بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

کِتَابُ الْفِتَنْ

امام العلامات الحافظ شیخ نعیم بن حماد

مترجم: مولانا ابوبکر واحدی

نظر ثانی: پروفیسر مولانا محمد رفیق چوہدری

یکے از مطبوعات ...... العلم ٹرسٹ

العلم ٹرسٹ کچا لارنس روڈ بمقابل ڈرگ کورٹ لاہور

0423-6882867

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ

نام کتاب	....	**کِتَابُ الْفِتَن**
مصنف	....	امام العلامات الحافظ شیخ نعیم بن حماد
مترجم	....	مولانا ابوبکر واحدی
نظر ثانی	....	پروفیسر مولانا محمد رفیق چوہدری
سن اشاعت	....	اپریل 2015ء
تعداد	....	1000
قیمت	....	-/1200 روپے

ادارہ کا مقصد ایسی کتب کی اشاعت کرنا ہے جو تحقیق کے لحاظ سے اعلیٰ معیار کی ہوں۔ اس ادارے کے تحت جو کتب شائع ہوں گی اس کا مقصد کسی کی دل آزاری یا کسی کو نقصان پہنچانا نہیں ہے۔ اللہ کے فضل و کرم، انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کمپوزنگ طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری احتیاط کی گئی ہے۔ بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی یا صفحات درست نہ ہوں تو از راہِ کرم مطلع فرماویں۔ انشاء اللہ اگلے ایڈیشن میں ازالہ کیا جائیگا۔ (ناشر)

انتساب!

سیدالانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

کی اس دعا کے نام

اللھم انی اعوذ بک من فتنہ مسیح الدجال

اے اللہ میں مسیح دجال کے فتنہ سے پناہ مانگتا ہوں

شیخ نعیم بن حماد اور کتاب الفتن کا تعارف

خراسان کی فتح پر احنف بن قیس رضی اللہ تعالی مامور ہوئے تھے۔ یہ فتح بڑی اہمیت رکھتی تھی کیونکہ یہ شکست خوردہ یزدگرد کا آخری مستقر تھا۔ گویا خراسان کا سقوط دولت ساسانیہ کے اختتام کی علامت تھی۔ یزدگرداب مروشاہجان میں مقیم تھا۔ موجودہ ترکمانستان کا یہ شہر دریاے مرغاب کے اختتام پر آباد ہے، جسے آجکل شہر ماری کہا جاتا ہے۔ احنف بن قیس رضی اللہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالی کے حکم پر بصرہ سے اپنا لشکر لے کر 21 ہجری (641 عیسوی) میں ہرات (افغانستان) پر حملہ آور ہوئے اور اسے فتح کرلیا۔ آپ نے صحار عبدی کے حوالے ہرات کیا، جبکہ حارث بن حسان کو سرخس (ترکمانستان وایران کی سرحد) اور مطرف بن عبداللہ کو نیشاپور (مشہد کے مغرب میں ایران کا شہر) روانہ کر کے خود مروشاہجان کی طرف بڑھے۔ یزدگرد یہ خبر سن کر مرورود (افغانستان میں ایک چھوٹا سا قصبہ) کی طرف فرار ہوگیا اور احنف بن قیس رضی اللہ نے مروشاہجان پر قبضہ کرلیا۔ یہ شہر عباسی دور میں مشرق کا دارلخلافہ بنا۔ یہی مقام تھا جہاں سے ابو مسلم خراسانی نے عباسی خلافت کے قیام کے لیے تحریک شروع کی۔ یہاں بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ نے جہاد کیا تھا اور یہیں ان کی قبر ہے۔ سلطان سنجر سلجوکی بھی ہیں مقیم رہا اور یہیں دفن ہوا۔ سلجوکی سلطان ملک شاہ نے اس شہر کی خوبصورتی کو چار چاند لگادے تھے۔ اس نے ڈیم اور قلعوں کے ساتھ ساتھ اس شہر کی دیوار بھی تعمیر کروادی تھی۔ بعدازاں منگولوں نے اس شہر کو شدید نقصان پہنچایا۔ منگولوں کے بعد اسے سلطان تیمور نے فتح کیا تو اسکے بیٹے شاہ رخ نے اس شہر کو اسکی پرانی خوبصورتی لوٹانے کی بھرپور کوشش کی مگر یہ سوگوار شہر کبھی اپنے گذشتہ شباب کو نہ لوٹ سکا۔

احنف بن قیس رضی اللہ تعالی کے مجاہدوں کے تذکرے سے بات اس لیے شروع کی ہے کہ اس معرکے میں عرب کے مشہور قبیلے الخزاعی کے لوگوں نے بھی داد شجاعت لی تھی جنھیں فتح کے بعد مروشاہجان میں ہی آباد ہونے کا حکم دیا گیا تھا۔ دوسری صدی ہجری میں اس قبیلے کے ایک شخص حماد بن معاویہ کے گھر ایک بچے نے جنم لیا جو آگے چل کر امام العلامات الحافظ نعیم بن حماد بن معاویہ بن الحارث ابن ہمام بن سلمہ بن مالک الخزاعی کے نام سے تاریخ حدیث میں امر ہوا۔ ابتدائی تعلیم مرو میں ہی پائی اور پھر علم حدیث کے شوق میں عراق اور حجاز میں وقت گزارا۔ مرو میں پیدا ہونے کی وجہ سے المروزی کہلوائے، کنیت ابوعبداللہ تھی اور دائیں آنکھ سے نابینا ہو جانے کی وجہ سے آپکو نعیم بن حماد الاعور بھی لکھا جاتا تھا۔

آپ علمی سفر کے ابتدائی دور میں جہم بن صفوان سمرقندی کے فرقے سے متاثر ہوئے لیکن پھر رجوع کرلیا اور اس کے فرقے کی ردّ میں کتب بھی لکھیں۔ شیخ نعیم بن حماد نے عظیم المرتبت، فقیہ امام ابوحنیفہ کے تلامذہ سے بھی شرف تلمیذ حاصل کیا۔ بلکہ امام عبداللہ بن مبارک انکے ابتدائی اساتذہ میں سے ہیں۔ فقہی طرز پر شیخ نعیم بن حماد کی آرا امام ابوحنیفہ سے مخالفت پر ملتی ہیں جسے دورِ حاضر میں تقلید کے جھگڑے میں ضرورت سے زیادہ جگہ دے دی گئی ہے۔ شیخ نعیم کا تعارف لکھتے ہوئے اس باب کو نظر انداز کرنا مشکل تھا، مگر اس نوع کی بحث کا خلاف مزاج ہونے کی بنیاد پر صرف اتنے تبصرے پر انحصار کروں گا کہ جہاں شیخ نعیم بن حماد کا شمار محدثین کے اساتذہ میں ہوتا ہے وہاں امام اعظم ابوحنیفہ کا شمار نعیم بن حماد کے شیوخ کے بھی شیوخ میں ہوتا ہے۔ جرح وتعدیل سے شائد ہی کوئی دامن خالی ہو لہٰذا جرح وتعدیل کی بحث یا کسی تاریخ روایت کی بنیاد پر اسلاف کے کسی علمی اختلاف کو اکھاڑے کا رنگ دینا دورِ فتن ہی کی نشانی ہی قرار پا سکتی ہے۔

امام نعیم کے متعلق یہ ذکر بھی ملتا ہے کہ حدیث کی طرف انکا زیادہ رجحان ایک خواب کے بعد پیدا ہوا۔ آپ نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ نے فرمایا نعیم تم وہی ہو نا جو ہماری حدیث کو نظر انداز کر دیتے ہو۔ نعیم بن حماد نے گھبرا کر کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے مختلف ابواب میں احادیث عطا فرما دیجئے تا کہ میں ان ارشادات سے ہر بات اخذ کرلیا

کروں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو سینے سے لگایا۔ غالبًا یہی خواب تھا جسکی برکت سے نعیم بن حماد احادیث کی المسند تصنیف کرنے والے پہلے شخص بنے باقی محدثین کے مسندات ان کے بعد لکھی گئیں۔ نعیم بن حماد کی وہ مسند روایت کرنے والے صحابہ کے ناموں کے حروف تہجی کی ترتیب سے لکھی گئی تھی۔ لگے ہاتھوں یہ ذاتی گمان بھی ذکر کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ غالبًا یہ اسی خواب کا اثر تھا کا شیخ نعیم بن حماد نے اپنے شاگردوں مثلاً امام بخاری کی طرح روایت کو جرح وتعدیل کی کسوٹی پر پرکھ کر انکی خبر کو قبول یا رد کرنے کی بجائے معلق، مرسل، معزل، منقطع، صحیح، حسن، مدلس، مرسل، موضوع، متروک اور منکر سب طرح کی روایات اکٹھی کر کے انہیں رد یا قبول کرنے کا بوجھ متاخرین کے سر پر ڈالا یا ہے۔

عراق کے حالات نے شیخ نعیم بن حماد کو مصر جانے پر مجبور کر دیا۔ وہاں آپ نے 40 سال کے لگ بھگ قیام کیا۔ مامون الرشید کے دور میں فتنۂ خلق قرآن کو سرکاری سرپرستی حاصل ہوئی تو بڑے بڑے اعیان کو ابتلاء میں مبتلا کیا گیا۔ مامون کے انتقال کے بعد معتصم خلیفہ بن گیا۔ اس نے محمد بن ابی دؤاد کو اپنا وزیر اور قوتِ بازو بنایا۔ اس طرح معتصم، مامون سے بھی زیادہ اس نظریے کے لیے سخت گیر ثابت ہوا۔ اسی فتنہ کے ڈر سے بعض علما نے اس مسئلہ سے توقف کیا، وہ نفیاً یا اثباتاً اس کا کوئی جواب نہ دیتے تھے۔ قرآن مخلوق ہے یا نہیں۔ امام احمد بن حنبل اور شیخ نعیم بن حماد جیسے بعض شیوخ نے استقامت کا مظاہرہ کیا، اور حکومت کی مرضی کے برعکس قرآن کو مخلوق ماننے سے انکار کر دیا۔ شیخ نعیم بن حماد کی گرفتاری کا حکم صادر کر دیا گیا۔ مصر سے عراق انہیں امام شافعی کے مشہور شاگرد امام یوسف بن یحیی بویطی کے ساتھ بیڑیاں پہنا کر لایا گیا۔ جب ان سے قرآن پاک کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے دونوں آرا کے درمیان تطبیق کرنا چاہی مگر حکومت وقت کے حسب منشا جواب دینے سے انکار کرنے پر انہیں سامرآ (بغداد سے 78 میل شمال) کی جیل میں قید کر دیا گیا اور بیڑیاں پہنا کر رکھی گئیں، یہاں تک، وہ قید وبند کے صعوبتیں برداشت کرتے 228 ہجری (843 عیسوی) میں اپنے خالق واحد سے جا ملے۔ جیل میں انہوں نے وصیت فرمائی تھی کہ مجھے اسی حالت میں (بیڑیوں سمیت) دفن کیا جائے، میں اپنے مخالفوں سے اپنے اللہ کی عدالت میں مخاصمت کروں گا۔ ناس ہو اس اختلافِ فہم پر عدم برداشت کے رویے کا کہ ظالموں نے جیل میں ان کی وفات کے بعد شاہی حکم پر اسی طرح بیڑیوں کی حالت میں انہیں گڑھے میں ڈال دیا۔ اس عظیم محدث کو نہ کفن دیا گیا اور نہ ہی ان پر نماز جنازہ پڑھی گئی۔ آپ کا جیل کا دور 7 سال کے لگ بھگ بتایا جاتا ہے انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ اللہم اغفر لحینا ومیتنا وشاہدنا وغائبنا

امام بخاری، ابن معین اور امام احمد رحمہم اللہ اور باقی محدثین جنہیں براہ راست نعیم بن حماد سے تعلق اور واسطہ رہا ہے۔ انہوں نے اس عظیم محدث کا ذکر ہمیشہ اچھے لفظوں سے کیا ہے۔ امام عجلی، امام ابو حاتم، امام حاکم، علامہ ذہبی، امام ابن حبان، حافظ ابن حجر، خطیب بغدادی اور امام دارقطنی وغیرہ نے انہیں حدیث کے بڑے ثقہ اساتذہ میں شمار کیا ہے۔ صحاح ستہ میں آپ سے روایات بخاری، مسلم کے مقدمے اور ترمذی وغیرہ میں ملتی ہیں۔ صحاح ستہ کے علاوہ دیگر کتب احادیث میں بھی آپ سے کثرت سے روایات لی گئی ہیں۔

علم الاخرالزمان، اصحاب رسول میں سب سے زیادہ رازدارِ رسول حضرت حذیفہؓ بن یمان کو نصیب ہوا۔ محدثین میں سے اس علم کا امام شیخ نعیم بن حماد کو کہا جاتا ہے۔ خلفائے راشدین اور دیگر اصحاب رسول نے فتن سے بچنے کیلئے جس طور سے حضرت حذیفہ بن یمان کے علم سے استفادہ کیا کہ آج بھی فتن کے اس انتہائی سطح میں ڈوبی امت کی نجات کی راہیں اسی علم میں پوشیدہ ہیں۔ رسول اللہ کی زندگی کے آخری ایام میں حضرت جبرائیلؑ نے امت کے سامنے انسانی شکل میں آ کر پورے دین کا خلاصہ حدیثِ احسان کے پانچ سوالوں کی شکل میں رکھ دیا تھا۔ غور طلب بات یہ ہے کہ حضرت جبرائیلؑ کے پانچ میں سے دو سوال علم الاخرالزمان سے ہی متعلق تھے۔ علم الاخرالزمان ہی ختم نبوت کی عقلی دلیل بھی ہے کہ جب قیامت تک کی تمام انبا (خبریں) دی جا چکی

تو کسی اور نبی کی ضرورت چہ معنی دارد۔ وہ ساری خبریں انسانی قافلے کیلئے سنگ میل کا کردار ادا کرنے کو تیار قرآن مقدس اور احادیث کے فتن و ملاحم کے ابواب میں محفوظ ہیں۔ تفسیر القرآن بالحدیث کرتے ہوئے ان احادیث کا استعمال آٹے میں نمک کے

برابر بھی نہیں کیا گیا۔ احادیث کو فقہ مرتب کرنے میں تو مسلمانوں نے کمال درجے میں استعمال کیا مگر فتن کی احادیث پر فقہ جیسا کام تو کجا انہیں موضوع کے اعتبار سے کبھی تمام کتب احادیث سے ایک جگہ اکٹھا بھی نہیں کیا گیا۔ نبی کے بعد نبوت کے خداموں کو اسی علم کی بنا پر دنیا کو حال اور مستقبل کی خبریں دینی ہیں۔ انتہا درجے پر دجل کے اس دور میں اس علم کے بغیر حالات پر تبصرہ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے کوئی اندھا اندھیری رات میں جنگل میں لکڑیاں چننے پر مامور کر دیا جائے۔ دوسری جانب وہ علوم جو اس علم کے کھلنے کے لیے ضروری ہیں انکے حصول کے بغیر صرف علم الرجال کی بنیاد پر ان احادیث پر تبصرہ کرنا بھی ایسا ہی ہے جیسے کسی اپنے دور کے کاریگر درزی کو ضعیف و نحیف اور اندھا ہو جانے کے بعد سوئی میں دھاگہ ڈالنے کا کام سپرد کر دیا جائے۔ اول الذکر لوگ اگر اس علم سے استفادہ کرنا چاہیں تو انکو اپنی کمزوریوں کا احساس ہو جانا کوئی دشوار عمل نہیں۔ تاہم ثانی الذکر بوڑھے کو شائد اپنی عمر بھر کے تجربے کا خمار اپنی کمزوری پر نظر کروانے کی بجائے سوئی اور دھاگے کے بناوٹ میں غلطیاں ڈھونڈنے پر لگا دے۔ ثانی الذکر لوگوں سے پیار کی بنیاد پر اپنی بساط کے مطابق ان مذکورہ بنیادی علوم کا ذکر کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔

1۔ تاریخ اور بالخصوص اقوام یافث اور سامی کی تاریخ پر نظر۔
2۔ قرآن احادیث اور تاریخ اسلامیہ کے اطلس کا مطالعہ۔
3۔ عالمی سیاست، معیشت اور سماجی حالات سے آگاہی۔
4۔ ممالک کے باہمی تعلقات کی نوعیت کا علم
5۔ موجودہ مالیاتی نظام اور بالخصوص کرنسی اور بینکوں کے معاملات کا علم اور انکی خبروں پر نظر
6۔ معاملات کے ظاہر کو دیکھ کر رائے قائم کرنے کی بجائے ان کی باطن پر سوچنے کا مزاج۔
7۔ " تکوینی وقت کا ہمارے مہ و سال سے فرق کا ادراک۔ تکوینی وقت کی اقسام مثلاً الدہر، السابوع، العدان اور القرون وغیرہ پر نظر۔

آخری سطور میں چند باتیں شیخ نعیم بن حماد کی اس کم و بیش سوا بارہ سو سال قدیم نایاب کتاب کی اشاعت پر بھی ہو جائیں۔ اس کتاب کی اشاعت میں کوشش کرنے والے لوگوں کے اس دنیا سے گزر جانے کے بعد بھی اس کتاب سے انشاء اللہ استفادہ ہوتا رہے گا۔ لہٰذا یہ درج کر دینا فائدے سے خالی نہ ہوگا کہ اس کتاب کی اشاعت میں مرکزی کردار ہمارے دور کے عظیم محقق مصنف اور دانشور جناب اوریا مقبول جان عباسی صاحب کا ہے۔ جنکی تحریروں نے مجھ سمیت کئی لوگوں کو فتن کے اس دور میں سوچنے کا انداز سکھایا ہے۔ اس کتاب کی اشاعت میں جتنی خوبیاں نظر آتیں ہیں وہ انہی کی کاوشوں کا نتیجہ ہے اور جو خامیاں اس پہلی اشاعت میں رہ گئی ہیں اس میں میری ناتجربہ کاری اور کم علمی کا ہاتھ ہے جنہیں اگلی اشاعتوں میں درست کر لیا جائے گا۔

آخری التماس یہ ہے کہ

اس کتاب کا کوئی قاری اگر آدم و ابلیس کے قصے اور معرکہ روح و بدن کے ان آخری عظیم ترین سپہ سالاروں یعنی امام المہدی رضی اللہ یا مسیح علیہ السلام یا انکی معیت میں وقت گزارنے والوں۔ میں سے کسی کا دور پالے تو اپنے ساتھ ساتھ مجھ بدکار کا بھی سلام پیش کر دے اور بخشش کی دعا کی درخواست امانت اور وصیت سمجھ کر کر دے۔

مع السلامہ

مبین قریشی

دورِ فتن

قرآنِ حکیم میں قربِ قیامت اور آخرالزمان کی ایک نشانی کو انتہائی اہمیت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ دورِ فتن کے بارے میں سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نےجہاں اپنی امت کو خبر دار کیا، وہیں اس زمانے کی بہت سی نشانیوں کے ساتھ اس نشانی ''یاجوج اور ماجوج'' کے کھولے جانے کے بارے میں بھی وضاحت کا ساتھ بتایا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن حکیم میں کس قدر وضاحت کے ساتھ ''یاجوج اور ماجوج'' کے کھولے جانے کے وقت کا تعین یعنی Time Line کو سورۂ الانبیاء کی آیات 95 اور 96 میں بیان کیا ہے۔

*''اور ممکن نہیں کہ جس بستی کو ہم نے ہلاک کر دیا ہو پھر وہ پلٹ آئیں، یہاں تک کہ
جب ''یاجوج اور ماجوج'' کھول دیئے جائیں اور وہ ہر بلندی سے نکل پڑیں۔''*

''یاجوج اور ماجوج'' کون ہیں، قرآن پاک میں ان کی نشانی بتاتے ہوئے اللہ سورہ الکہف میں فرماتا ہے۔ ''اے ذوالقرنین! ''یاجوج اور ماجوج'' زمانۂ آخر میں فساد پھیلانے والے لوگ ہیں (الکہف۔94)۔ چونکہ یاجوج اور ماجوج نے زمانۂ آخر میں فساد پھیلانا تھا اس لیے ذوالقرنین نے دو پہاڑوں کے درمیان موجود درّے میں تانبے اور لوہے کی ایک دیوار بنا دی اور فرمایا کہ یہ اسے اس وقت تک عبور نہیں کر سکتے جب تک اللہ کا حکم نہ ہو جائے۔ قرآن پاک کی سورۃ الانبیاء کی اوپر دی گئی آیات میں جس قوم کی جانب اشارہ کیا گیا ہے وہ بنی اسرائیل ہے۔ اس قوم کو تاریخ کے حوالوں سے دیکھیں کہ کیا یہ قوم اپنی ''بستی'' میں واپس آ چکی ہے؟۔ اگر آ چکی ہے تو پھر ''یاجوج اور ماجوج کون ہیں۔

بنی اسرائیل کے تذکرے قرآن پاک میں بیشمار آئے ہیں۔ اس قوم پر مختلف عذابوں کا ذکر بھی ہے اور ان کی نافرمانیوں، حیلہ سازیوں اور مکاریوں کی داستانیں بھی بہت وضاحت، سے بیان کی گئی ہیں۔ اگر یہی بنی اسرائیل واپس یروشلم آ چکی ہے تو پھر آج کا دور ہی دورِ آخرالزمان ہے، دورِ فتن ہے۔ اور اگر یہ دورِ فتن ہے تو پھر قرآن پاک کے تعین کردہ اس وقت کے مطابق یاجوج اور ماجوج کون ہیں، کہاں ہیں۔ یہ ہے وہ سوال جو آج کے دورِ فتن کا سب سے بڑا سوال ہے۔ بنی اسرائیل کے بارے میں اللہ فرماتا ہے۔ ''اور ہم نے دنیا میں ان کو مختلف جماعتوں میں بانٹ دیا'' یعنی بنی اسرائیل وہ واحد قوم ہے جن کی بستی ایسے تباہ نہیں کی گئی کہ کوئی بھی زندہ نہ بچے، جیسے عاد و ثمود، بلکہ یہ قوم پوری دنیا میں بکھیر دی گئی۔ تاریخ شاہد ہے کہ 70ء کے قریب رومی افواج نے حملہ کر کے یروشلم کو تباہ برباد کر دیا اور یہودی قوم پوری دنیا میں تتر بتر ہو گئی اور دو ہزار سال تک مختلف ملکوں کی خاک چھانتی رہی۔ یہ مقدس بستی، یروشلم ہے اور اس بستی کے آس پاس یہودی پہلی جنگ عظیم اوّل کے زمانے میں واپس آ کر آباد ہونا شروع ہو گئے تھے۔ ان کی یہ آبادکاری ایک عالمی معاہدے بالفور ڈیکلریشن کے نتیجے میں شروع ہوئی۔ یہودی قرآن پاک کی بتائی گئی اس برباد بستی میں واپس آ گئے ہیں تو پھر قرآن کے مطابق ''یاجوج اور ماجوج'' کو اب تک پوری دنیا پر چھا جانا چاہیے تھا۔ یہ یاجوج اور ماجوج کون ہیں؟۔ قران پاک کی بتائی ہوئی وہ حقیقت جس کا ادارک علامہ اقبال کو ہوا اور انہوں نے اپنے اس شعر میں اس

آیت کی تفسیریوں کی۔

کھل گئے یاجوج اور ماجوج کے لشکر تمام

چشمِ مسلم دیکھ لے تفسیر حرفِ ''ینسلون''

یاجوج اور ماجوج کون ہیں؟ رسول ﷺ نے فرمایا ''اللہ نے بنی آدم کو دس حصوں میں تقسیم کیا۔ ان میں نو حصے یاجوج ماجوج بنائے اور ایک حصہ باقی سارے لوگ'' (مستدرکِ حاکم)۔ یعنی یہ بنی آدم میں سے ہیں، پھر فرمایا ''اگر انہیں کھلا چھوڑ دیا جائے تو وہ لوگوں پر ان کے معاش میں فساد پھیلائیں گے (طبرانی)'یعنی اس دنیا کا سودی نظام، کارپوریٹ کلچر اور کمیونسٹ معیشت سب ان کے فساد کی علامتیں ہیں۔ یہ کب سے آزاد ہونا شروع ہوئے؟ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی متفق علیہ روایت کے مطابق سیدہ زینبؓ بنت جحش فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس گھبرائے ہوئے آئے اور فرمایا ''عربوں کیلئے خرابی ہے، اس شر سے جو قریب آ گیا ہے''۔ پھر انگلی اور انگوٹھے کا اشارہ کرتے فرمایا ''آج اس کے برابر یاجوج اور ماجوج نے دیوار میں سوراخ کر لیا ہے''۔

تاریخ یہاں ایک واقعے کا ذکر کرتی ہے کہ کوہ قاف کے دامن' جہاں ذوالقرنین نے دیوار بنائی تھی، وہاں پر آباد ایک قبیلے نے انہی دونوں میں یہودیت کو مذہب کے طور پر اختیار کر لیا۔ آج ان یورپی یہودیوں کی نسل اس قدر بڑھ چکی ہے کہ تمام دنیا کے یہودیوں میں اصل بنی اسرائیل ایک فیصد ہیں اور یہ ننانوے فیصد۔ انہیں اشکنازی (Ashkenazi) یہودی کہا جاتا ہے۔ یہی وہ یہودی ہیں جنہوں نے 1896ء میں صیہونیت کی بنیاد رکھی اور مشہورِ عالم پروٹوکول (Protocols) تحریر کیے۔ پروٹوکول تحریر کرنے کے بعد اشکنازی یہودیوں اور مغربی یورپ کے عیسائیوں کے درمیان ایک گٹھ جوڑ ہوا ہے جس کے نتیجے میں یہودیوں پر دو ہزار سالہ زوال ختم ہوا۔ لیکن اتحاد سے ایک تہذیب نے جنم لیا جس کا نام ہے جدید مغربی تہذیب (Modern western civilization) نے جنم لیا۔ بیسویں صدی کے آغاز میں یہودیوں نے بحر طبریہ عبور کر کے یروشلم میں آباد ہونا شروع کیا اور اس دور میں اس جدید مغربی تہذیب نے اپنے پنجے پھیلا دیئے۔ لیکن اس جدید مغربی تہذیب کے پس پردہ وہ بینکاری کا سودی نظام ہے جو جس کے بطن سے ایک جعلی کاغذی کرنسی نے جنم لیا اور سود کے ذریعے پوری دنیا معاشی، جمہوری اور سیاسی نظام کو اپنے شکنجے میں لے لیا۔ انہوں نے وہی کیا جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا ''' اگر انہیں کھلا چھوڑ دیا جائے تو وہ لوگوں کے معاش میں فساد پھیلائیں گے۔'' قرآن انہیں فساد پھیلانے والے یعنی مفسدین کے نام سے یاد کرتا ہے۔ فساد پھیلانے والوں کی تعریف اللہ کریم نے سورۃ البقرہ کی ابتدائی آیات میں کھول کر فرما دی۔ ''اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم زمین میں فساد نہ مچاؤ تو وہ کہتے ہیں ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں'' (البقرہ۔ 11) یہ لوگ صرف چند لاکھ یہودی اور عیسائی نہیں بلکہ وہ پورا عالمی نظام ہے جو اس پوری دنیا میں اپنی جڑیں مضبوط کر چکا ہے۔ چونکہ یاجوج اور ماجوج دجال کی آمد سے پہلے اس کے پورے نظام کو مضبوط کرنے کے لیے نکالے گئے ہیں' اس لیے انہوں نے پوری دنیا کو اپنے نظام کا اسی طرح غلام بنا لیا ہے جیسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''' آدمی صبح کافر ہوگا اور شام کو مسلمان۔'' (مسند احمد) صبح وہ سود کے بینکاری نظام کو سجدہ کرتا ہے اور رات کو اللہ کے حضور۔ رات کو ٹیکنالوجی کو خدا مانتا ہے اور صبح اللہ کو۔ پارلیمنٹ میں بیٹھتا ہے تو اسے سپریم اور بالاتر سمجھتا ہے، اسے قانون کا ماخذ بتاتا ہے اور قرآن پڑھتے ہوئے اللہ کو سپریم کہتا ہے اور قرآن کو قانون کا ماخذ بتاتا ہے۔ ریاست اقتدارِ اعلیٰ کی علامت ہے جبکہ اللہ نے اقتدارِ اعلیٰ کو اپنے لیے خاص کرتے ہوئے اپنے آپ کو ''الملک'' کہا ہے۔

''یاجوج اور ماجوج'' کی سب سے بڑی علامت جو سیّد الانبیاء نے بتلائی وہ یہ ہے کہ ''اگر انہیں کھلا چھوڑ دیا جائے تو وہ

لوگوں پر ان کے معاش میں فساد پھیلائیں گے (طبرانی)۔ اسی طرح ان کی ایک اور طاقت اور نا قابل تسخیر قوت کا ذکر صحیح مسلم کی ایک حدیثِ قدسی میں ہوا ہے "ہم نے اپنے بندوں سے (یاجوج ماجوج) ایسے تخلیق کیئے ہیں کہ کوئی ان کو شکست نہیں دے سکتا حتیٰ کہ میں ان سے جنگ کروں"۔ بنی آدم کی نسل سے پیدا ہونے والے یہ یاجوج اور ماجوج وہ ہیں جنہیں قرآن کی سورہ کہف میں فساد پھیلانے والے کہا گیا ہے اور جنہیں اللہ خود جنگ کے ذریعے ختم کرے گا۔ قرآن پاک سے ایک دلیل اس گروہ کو واضح کرتی ہے۔ سورۃ فاتحہ سے لے کر سورۃ الناس تک اللہ نے کسی گروہ کے خلاف جنگ کا اعلان نہیں کیا سوائے سود کھانے والوں کے۔ اللہ فرماتا ہے "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اگر تم واقعی مومن ہو تو سود کا جو حصہ بھی باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو۔ پھر اگر تم ایسا نہ کرو گے تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلانِ جنگ سن لو (البقرہ 279-278)۔ اللہ نے قاتلوں، زانیوں، مشرکوں، چوروں، غیبت کرنے والوں حتیٰ کہ کسی بڑے سے بڑے گناہ کا ارتکاب کرنے والوں کے خلاف اعلان جنگ نہیں کیا۔ لیکن سود کھانے والوں کے خلاف کیا۔ اللہ حکیم و دانا ہے، عالم الغیب ہے۔ وہ جانتا تھا کہ یاجوج اور ماجوج جب اس دنیا پر اپنے فتنے سے غالب آئیں گے تو ان کی پشت پر ایک مضبوط سودی نظام ہوگا۔ یہی معاش میں وہ بگاڑ ہے جس کی جانب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا ہے۔

"یاجوج اور ماجوج" کے اس فتنے کے بارے میں عموماً یہ تصور کر لیا گیا ہے کہ یہ دجال کے خروج کے ہمرکاب ہوگا۔ جبکہ قرآن پاک چونکہ اسے یروشلم میں یہودیوں کی واپسی کے ساتھ منسلک کرتا ہے، بلکہ دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ہم زمانہ بناتا ہے۔ قرآن کی اس سچائی کے مطابق آج ہم اسی "یاجوج اور ماجوج" کے "ورلڈ آڈر" میں زندہ ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں کی ایک ترتیب اس حدیث میں بتائی ہے۔ جو مسند احمد، ابوداؤد، مستدرک حاکم اور نعیم بن حماد کی الفتن میں درج ہے۔ ان فتنوں کا علیحدہ علیحدہ ذکر بھی باقی حدیث کی کتابوں میں بھی موجود ہے۔ لیکن ترتیب زمانی اس حدیث میں موجود ہے "حضرت عمیر بن ہانی نے فرمایا میں نے عبداللہ بن عمر کو فرماتے سنا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں کو بیان فرمایا یہاں تک کہ احلاس کے فتنے کو بیان کیا۔ کسی نے پوچھا احلاس کا فتنہ کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ فتنہ فرار، گھر بار اور مال کے لٹ جانے کا ہوگا۔ پھر خوشحالی اور آسودگی کا فتنہ ہوگا۔ اس کا دھواں ایسے شخص کے قدموں کے نیچے سے نکلے گا جو یہ گمان کرتا ہوگا کہ وہ مجھ سے ہے حالانکہ وہ مجھ سے نہیں ہوگا۔ میرے اولیاء تو متقین ہیں۔ پھر لوگ ایک نااہل شخص پر متفق ہو جائیں گے۔ پھر تاریک فتنہ ہوگا۔ یہ فتنہ ایسا ہوگا کہ امت کا کوئی فرد نہیں بچے گا جس کو اس کے تھپیڑے نہ لگیں۔ جب بھی کہا جائے گا کہ یہ فتنہ ختم ہو گیا تو وہ لمبا ہو جائے گا۔ ان فتنوں میں آدمی صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر۔ لوگ اسی حالت میں رہیں گے یہاں تک کہ دو خیموں میں بٹ جائیں گے۔ ایک ایمان والوں کا خیمہ جس میں بالکل نفاق نہیں ہوگا۔ دوسرا نفاق والوں کا خیمہ جس میں ایمان نہیں ہوگا۔ تو جب تم اس طرح تقسیم ہو جاؤ تو بس تم دجال کا انتظار کرنا کہ آج آئے یا کل آئے" اس حدیث میں جس تاریک فتنے کا ذکر کیا گیا اس کی ایک اور حدیث سے مطابقت ملتی ہے جس کا مفہوم یہ کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ سود اس قدر عام ہو جائے گا کہ ہر کسی تک اس کا غبار ضرور پہنچے گا۔ یعنی یہ فتنہ پوری بنی نوع انسان کو گھیرے میں لے لے گا۔ حرم کی چار دیواری اور مدینہ النبی کے اردگرد، بغداد کی گلیوں، مشہد کے بازاروں، سیدنا علی ہجویری کی نگری، غرض کوئی جگہ اور مقام دیکھ لیں آپ کو سودی نظام معیشت کی کارفرمائیاں نظر آئیں گی۔ کرنسی نوٹوں سے اے ٹی ایم مشینوں اور بینکوں کی عمارات تک سب کی سب اس دجالی ورلڈ آڈر کی گواہی دیتی ہیں جسے یاجوج اور ماجوج نے اس دنیا پر نافذ کر رکھا ہے اور جس کا بظاہر کوئی توڑ اس دنیا کو نہیں سوجھ رہا۔ اس لیے کہ اس کے پیچھے وہ پورا نظام ہے جو ٹیکنالوجی، فوجی طاقت اور ریاستی جبر کے ساتھ سیکولر تعلیم اور اخلاقیات کے ساتھ پنجے گاڑے ہوئے ہے۔ یہی وہ نظام ہے جس میں صبح کا کفر اور رات کا ایمان بتایا گیا ہے۔ ہم اس پورے نظام کے کل پرزے بن

چکے ہیں۔ہم دن بھر اسے قائم رکھنے کی عبادت میں مصروف رہتے ہیں اور رات کو اپنے اللہ کے حضور سجدہ ریز ہو کر مومن ہونے کا اقرار کرتے ہیں۔اس نظام کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے یاجوج اور ماجوج دو مخصوص عربی الفاظ سے تعبیر کیا ہے۔یاجوج عربی زبان کا

فاعل (Active) لفظ ہے اور ماجوج مفعول (Passive)۔یعنی یہ دو چہروں والے لوگ ہوں گے۔ظلم کریں گے اور کہیں گے ہم امن کے پیامبر ہیں۔اپنے آپ کو مذہب کے علمبردار کہیں گے لیکن مذہب سے ان کا دور کا بھی واسطہ نہ ہوگا۔غرض یاجوج اور ماجوج بنی آدم میں سے ایسی قوم،قبیلہ یا گروہ ہے جو اس قدر طاقتور ہے جسے صرف اللہ ہی اپنی طرف سے اعلانِ جنگ سے ختم کرے گا،جو معیشت میں فساد پھیلائیں گے اور جو قرآن کے مطابق مفسدین ہیں۔سیاسی نظام،عدالتی نظام اور معاشی نظام میں فساد برپا کیئے ہوئے ہیں۔ہر وہ حکم جو اللہ نے ان معاملات میں دیا ہے،اس کے مقابلے میں انہوں نے ایک مربوط تصور کے ساتھ نظام وضع کیا،سودی معیشت،عوام کی حاکمیت،زنا،چوری اور قتل کی سزاؤں کے مقابلے میں زنا اور بے حیائی وفحاشی کو معاشرتی رویہ قرار دینا،چوروں کو دارالاصلاح کی راہ دکھانا اور قصاص کا قانون جس میں اللہ نے زندگی رکھی ہے اسے ختم کرنا۔یہ ایک پورا ورلڈ آڈر ہے جس کی بقا سود کے معاشی نظام پر ہے۔ان کا یہ فساد صرف اور صرف حکمرانی کے معاملات میں ہی نہیں بلکہ زندگی کے ہر معاملے میں نظر آتا ہے۔خاندانی نظام کا فساد جس کی وجہ سے اب حرامی اور حلالی بچے کی تمیز ختم ہوگئی ہے۔جنسی تعلقات کا فساد کہ اب ہم جنس پرستی اور ہم جنس پرستوں کے حقوق کی جدوجہد کر رہے ہوتے ہیں۔زراعت کے نظام میں فساد کہ اب جس طرح کیمیکل اور جنیاتی انجینئرنگ کے ذریعے بیج تیار ہو رہے اور ان میں قوموں کو تباہ کرنے کے لیے زہر تک شامل کیا جا رہا ہے۔نسلی فساد ایسا کہ ایک خاص منصوبے سے پوری کی پوری قوم کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جاتا ہے۔مذہبی تصورات میں فساد ایسا کہ ہر مذہب کی ایک نئی صورت دنیا کے سامنے پیش کی جاتی ہے اور پھر اپنے پروردہ مذہبی علماء کو اس نظام کا گرویدہ بنا دیا جاتا ہے۔یہی وہ نظام ہے جس میں مذہبی رہنما بھی اسلامی جمہوریت،اسلامی سوشلزم،اسلامی بینکنگ،اسلامی کلچر وغیرہ جیسی اصطلاحات سے اس دین کا حلیہ بگاڑ دیتے ہیں۔ایک مکمل دین جو اپنی اصطلاحات اور اپنی طرزِ زندگی لے کر مبعوث ہوا تھا۔صرف ایک مثال دیکھئے کہ بڑے سے بڑا اسلامی مفکر بھی انسانی حقوق کی اصطلاح استعمال کرتا ہے۔حقوق العباد نہیں کہتا۔کیونکہ یہ لفظ بولنے سے اللہ کا تصور سامنے آجاتا ہے اور دوسری بات یہ کہ حقوق العباد انسانی رشتوں کے حوالے سے ہیں جب کہ یاجوج ماج کے دجالی نظام میں یہ تصور ہی بے معنی ہے۔اسلام میں والدین،اولاد،پڑوسی،بیوہ،یتیم،نادار،مسکین،بیوی اور خاوند کے حقوق ہیں۔لیکن انسانی حقوق کے چارٹر میں کہیں ان کا ذکر نہیں۔بس لفظ انسان لکھا گیا ہے۔بوڑھا ہے تو اولڈ ایج ہوم میں بھیج دو اور بے نیاز ہو جاؤ۔خاندانی نظام سے ماورا بچے پیدا کرو اور ریاست کو ذمہ دار بنا دو۔

آخر میں ایک حسن حدیث لکھ رہا ہوں کہ ان فتنوں سے بچنے کا راستہ کیا ہے۔حضرت حذیفہؓ بن یمان نے فرمایا،لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے بارے میں سوال کرتے اور میں شر کے بارے میں سوال پوچھتا،اس خوف سے کہ کہیں شر مجھے پکڑ نہ لے(بخاری،مسلم)انہی حذیفہ بن یمان کا قول نعیم بن حماد نے کتاب الفتن میں درج کیا ہے۔"یہ فتنے ایسے لمبے ہو جائیں کہ جیسے گائے کی زبان لمبی ہوتی ہے۔ان فتنوں میں اکثر لوگ تباہ ہو جائیں گے۔البتہ وہ رہیں گے جو پہلے سے ان فتنوں کو پہچانتے ہوں گے۔کتاب الفتن کا اُردو ترجمہ کر کے اسے شائع کرنے کا اصل مقصد یہ ہے کہ ہم اس دورِ فتن کے فتنوں کو پہچان سکیں۔

اوریا مقبول جان
چیئرمین
العلم ٹرسٹ

دیباچہ

خراسان کی فتح بن قیس رضی اللہ مامور ہوئے تھے۔ یہ فتح بڑی اہمیت رکھتی تھی کیونکہ یہ شکست خوردہ یزدگرد کا آخری مستقر تھا۔ گویا خراسان کا سقوط دولت ساسانیہ کے اختتام کی علامت تھی۔ یزدگرد اب مروشاہجہان میں مقیم تھا۔ موجودہ ترکمانستان کا یہ شہر دریائے مرغاب کے اختتام پر آباد ہے جسے آج کل شہر ماری کہا جاتا ہے۔ احنف بن قیس رضی اللہ امیر المومنین عمر رضی اللہ کے حکم پر بصرہ سے اپنا لشکر لے کر ۲۱ ہجری (641 عیسویں) میں ہرات (افغانستان) پر حملہ آور ہوئے اور اسے فتح کیا۔ آپ نے صحار عبدی کو پیچھے ہرات چھوڑا، جبکہ حارث بن حسان کو سرخ (ترکمانستان و ایران سرحد) اور مطرف بن عبداللہ کو نیشاپور (مشہد کے مغرب میں ایران کا شہر) روانہ کر کے خود مروشاہجہان کی طرف بڑھے۔ یزدگرد یہ خبر سن کر مرورود (افغانستان میں ایک چھوٹا سا قصبہ) کی طرف فرار ہو گیا اور احنف بن قیس رضی اللہ نے مرد شاہجہان پر قبضہ کر لیا۔ یہ شہر عباسی دور میں مشرق کا دار اخلافہ بنا کیونکہ ابو مسلم خراسانی نے یہیں سے عباسی خلافت کے قیام کے لیے تحریک شروع کی تھی یہاں بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ نے جہاد کیا تھا اور یہیں ان کی قبر ہے۔ سلطان سنجر سلجوکی بھی یہیں مقیم رہا اور یہیں دفن ہوا۔ سلجوکی سلطان ملک شاہ نے اس شہر کی خوبصورتی کو چار چاند لگا دیے تھے اسی نے ڈیم اور قلعوں کے ساتھ ساتھ اس شہر کی دیوار بھی تعمیر کروا دی تھی۔ مگر بعد ازاں منگولوں نے اس شہر کو شدید نقصان پہنچایا۔ منگولوں کے بعد اسے سلطان تیمور نے فتح کیا تو اس کے بیٹے شاہ رخ نے اس شہر کو اس کی پرانی خوبصورتی لوٹانے کی بھرپور کوشش کی مگر یہ سوگوار شہر کبھی اپنے شباب کو نہ لوٹ سکا۔

احنف بن قیس رضی اللہ کے مجاہدوں کے تذکرے سے بات اس لیے شروع کی کہ اس معرکے میں عرب کے مشہور قبیلے الخزاعی کے لوگوں نے بھی داد شجاعت لی تھی جنہیں فتح کے بعد مرو شاہجہان میں ہی آباد ہونے کا حکم دیا گیا تھا۔ دوسری صدی ہجری کے کسی نامعلوم سال میں اس قبیلے کے ایک شخص حماد بن معاویۃ کے گھر ایک بچے نے جنم لیا جو آگے چل کر امام العلامت الحافظ نعیم بن حماد بھی معاویۃ بن الحارث ابن ہمام بن سلمۃ بن مالک الخزاعی کے نام سے تاریخ میں حدیث میں امر ہوا۔ ابتدائی تعلیم مرو میں ہی پائی اور پھر علم حدیث کے شوق میں عراق اور حجاز میں وقت گزارا۔ مرو میں پیدا ہونے کی وجہ سے المروزی کہلوائے، کنیت ابو عبداللہ تھی اور دائیں آنکھ سے نابینا ہو جانے کی وجہ سے آپ کو نعیم بن حماد الاعور بھی لکھا جاتا تھا۔

نعیم بن حماد اپنے علمی سفر کے ابتدائی دور میں جم بن صفوان سمرقندی کے فرقہ سے متاثر ہوئے لیکن پھر رجوع کر لیا اور اس فرقے کی رد میں کتب لکھیں۔ شیخ نعیم بن حماد نے عظیم المرتبت فقیہ امام ابوحنیفہ کے تلامذہ سے بھی شرف تلمذ حاصل کیا۔ بلکہ امام عبداللہ بن مبارک ان کے ابتدائی اساتذہ میں سے ہیں۔ امام بخاری، امام ابن معین اور امام احمد رحمہم اللہ اور باقی محدثین جنہیں براہ راست نعیم بن حماد سے تعلق اور واسطہ رہا انہوں نے اس عظیم محدث کا ذکر ہمیشہ اچھے لفظوں سے کیا ہے۔ امام عجلی، امام ابو حاتم، امام حاکم، علامہ ذہبی، امام ابن حبان، حافظ ابن حجر، خطیب بغدادی اور امام دارقطنی وغیرہ نے انہیں حدیث کے بڑے اور ثقہ اساتذہ میں شمار کیا ہے۔ صحاح ستہ میں آپ سے بخاری، مسلم کے مقدمے اور ترمذی وغیرہ میں اور صحاح کے علاوہ دیگر کتب احادیث میں

بھی آپ سے کثرت سے روایات لی گئی ہیں۔

امام نعیم کے متعلق یہ ذکر بھی ملتا ہے کہ حدیث کی طرف انکار رجحان ایک خواب کے بعد پیدا ہوا۔ آپ نے خواب میں رسول اللہ کو یہ فرماتے دیکھا کے نعیم ہماری باتوں کونظر انداز کرتا ہے۔ نعیم بن حماد نے گھبرا کر کہا یا رسول اللہ آپ مجھے مختلف ابواب میں احادیث عطا فرما دیجئے تا کہ میں ان ارشادات سے ہر باب اخذ کر لیا کروں۔ رسول اللہ نے آپ کو سینے سے لگا لیا۔ غالبًا اس خواب کے اثر سے نعیم بن حماد احادیث کی المسند تصنیف کرنے والے پہلے محدث بنے باقی محدثین کی مسندات ان کے بعد ہی لکھی گئیں۔ نعیم بن حماد کی وہ مسند روایت کرنے والے صحابہ کے ناموں کے حروف تہجی کی ترتیب سے لکھی گئی تھی اور غالبًا یہ اسی خواب کا اثر تھا کہ شیخ نعیم بن حماد نے اپنے شاگردوں مثلاً امام بخاری و مسلم کی طرح رواۃ کو فنی جرح و تعدیل کی کسوٹی پر رکھ کر قبول یا رد کرنے کی بجائے صحیح، حسن اور ضعیف سب طرح کے روایات اکٹھی کر کے انہیں رد یا قبول کرنے کا بوجھ متاثرین کو منتقل کر دیا۔ اسی سبب سے کتاب الفتن میں عزیز، غریب، مبہم، متصل، مرسل، مقطوع اور موقوف روایت شامل ہیں۔

عراق کے سیاسی حالات نے شیخ نعیم بن حماد کو مصر جانے پر مجبور کر دیا۔ وہاں آپ نے چالیس برس کے لگ بھگ قیام کیا۔ خلق قرآن کے لایعنی فساد کے دوران شیخ نعیم بن حماد کی گرفتاری کا حکم صادر کر دیا گیا۔ مصر سے عراق امام شافعی کے مشہور شاگرد امام یوسف بن یحیٰی بویطی کے ساتھ پہنا کر لائے گئے۔ قرآن کی حیثیت کے سوال پر انہوں نے دونوں آراء کی تطبیق کرنا چاہی۔ مگر حسب منشا جواب کے انکار کر پر سامرآ (بغداد سے 78 میل شمال) کی جیل میں بیڑیوں سے جکڑ کر قید کر دیے گئے۔ سات سال قید و بند کے صوبتیں برداشت کرتے 228 ہجری (843 عیسوی) میں اپنے خالق سے جا ملے۔ جیل میں انہوں نے وصیت فرمائی تھی کہ انہیں بیڑیوں سمیت دفن کیا جائے۔ ناس ہو اختلاف فہم پر عدم برداشت کے رویے کا کہ شاہی اہلکاروں نے انہی بیڑیوں کی حالت میں جنازہ اور کفن کے بغیر ہی جیل کے ایک گڑھے میں پاٹ دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللھم اغفر لحینا ومیتنا و شاہدنا وغائبنا

رسول اللہ کی حیات طیبہ کے آخری دور یعنی نبوت کے قیامت تک ختم ہو جانے سے پہلے حضرت جبرائیل نے انسانی شکل میں امت کے سامنے آ کر پیغام نبوت کا خلاصہ کر دیا تھا۔ حدیث جبرئیل کے پانچ میں سے دو سوال اسی علم سے متعلق تھے۔ ایک سوال میں اس علم کی حدود اور دوسرے سوال میں اس علم کا دائرہ کار متعین کر دیا گیا تھا۔ رسول اللہ کی وفات کے بعد خلفائے راشدین اور صحابہ کبار کے حالات شاہد ہیں کہ انہوں نے اس علم کو بھرپور اہمیت دی۔ راز دار رسول حضرت حذیفہ بن یمان اخرالزمان اور فتن کے علم میں باقی اصحاب رسول کے امام تھے۔ سیرت و تاریخ سے پتا چلتا ہے کہ خلفائے راشدین اور دیگر اصحاب رسول فتن کے باب میں انہی کی تقلید کرتے تھے۔ ۱۹۲۹ کے سال اس راز دار رسول اور علم الفتن کے امام حضرت حذیفہ بن یمان کا عراق کے بادشاہ فیصل بن حسین (شریف مکہ حسین بن علی کا بیٹا) اور عراق کے مفتی اعظم کی خوابوں میں حضرت جابر بن عبداللہ انصاری سمیت مسلمانوں کے سب سے بڑے اجتماع یعنی حج کے مہینے میں قبر سے نکالنے کا مطالبہ متعلقہ سالوں اور شخصیات کے حوالے سے حضرت حذیفہ بن یمان کے علوم یعنی اخرالزمان اور فتن کے علوم کی روشنی میں ہی دیکھا جانا چاہیے تھا۔ قبر کی خشک مٹی دیکھ کر قبر میں پانی پڑنے کے اشارات بھی نظر انداز ہو گئے۔ وہ سال اور دہائیاں اخرالزمان کی نمائندہ سال اور دہائیاں تھیں۔ غالبًا صدی کے اوائل میں اس واقعے سے مقصود اہل نظر کے لیے اگلے سالوں کی اذان تھی۔

انتہا درجے پر دجل کے اس دور میں اس علم کے بغیر حالات پر تبصرہ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے کوئی اندھیری رات میں جنگل میں لکڑیاں چننے پر مامور کر دیا جائے۔ دوسری جانب وہ مزاج جو علم الاخرالزمان کے فہم کے لیے ضروری ہیں ان کے بغیر صرف

علم الرجال کی بنیاد پر ان احادیث پر تبصرہ کرنا بھی ایسا ہی ہے جیسے کسی اپنے دور کے کاریگر درزی کو ضعیف و نحیف اور اندھا ہو جانے کے بعد سوئی میں دھاگہ ڈھالنے کا کام سپرد کر دیا جائے۔ ان احادیث پر غور روایت سے زیادہ درایت اور استخراجی سے زیادہ استقرائی مزاج کے ساتھ عالمی سیاست، موجودہ مالیاتی اور معاشی نظام، سامی اور یافثی اقوام کی تاریخ کے مدو جزر، بدلتے جغرافیوں اور تکوینی اوقات کے شعور کے پس منظر میں کرنا چاہیے۔

جیسا کے لکھا جا چکا کہ اس کتاب الفتن میں عزیز، غریب، مبہم، متصل، مرسل، مقطوع اور موقوف ہر طرح کی روایت شامل ہیں۔ مگر اردو ترجمہ کے لیے ہماری اس کتاب کے انتخاب کے بہت سی وجوہات ہیں۔ ایک تو یہ فتن کے موضوع پر پہلی تاریخی کتاب ہے اور دوسری وجہ اس کا ناپید ہو جانا ہے۔ فتن کے موضوع پر لکھی جانے والی ہر کتاب میں اس کتاب کا حوالہ ضرور ملتا ہے مگر یہ کتاب عربی میں بھی ناپید ہے۔ یہ ترجمہ اس کتاب کا پہلا اردو ترجمہ ہے۔ جو کہ ہمارے دور کے عظیم محقق اور دانشور جناب اوریا مقبول جان صاحب کی کاوشوں سے آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اوریا مقبول جان صاحب کے تبصرے اور تحریریں ان کے اس علم سے دلچسپی اور گہری نظر کی غماز ہیں۔ آپ کا اندازہ فکر بلاشبہ اس موضوع کا نمائندہ اندازِ فکر ہے اور آپ مجھ سمیت ہزاروں لوگوں کے لیے استاد ہیں جو آپ کی تحریروں اور مجلس سے سوچ کے نئے زاویے لیتے ہیں۔

مبین قریشی

فہرست

- اُن فتنوں کا تذکرہ جن کے بارے میں نبی اَکرم ﷺ اَور صحابہ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن نے پیش گوئی فرمادی۔ ۱۷
- رسول اللہ ﷺ کی وفات سے لے کر قیامت تک واقع ہونے والے فتنوں کے نام اوران کی تعداد ۴۳
- فتنوں میں عقلوں کے کم ہوجانے اور سمجھدار لوگوں کے ختم ہوجانے کا بیان ۵۹
- جب لوگوں میں فتنے اَور مَصائب پھیل جائیں تو اس وقت موت کی تمنا کرنے کی رخصت واجازت ہے ۶۸
- صحابہ کرامؓ اور دوسرے لوگوں کی اس ندامت کا ذکر جو فتنے کے وقت یا فتنہ گزر جانے کے بعد ان کو لاحق ہوئی ۷۶
- فتنے کے دور میں مال واَولاد کا کم ہونا بہتر ہے اور اس دور میں کون سا مال اور کیا چیز بہتر ہے؟ ۹۳
- وہ تعداد جو حضرت رَسول اللہ ﷺ کے بعد اِس اُمّت کے خلفاء کی ذِکر کی جاتی ہے ۹۵
- رسول اللہ ﷺ کے بعد آنے والا خلفاء کا ذکر ۹۸
- بادشاہوں میں سے خلفاء کی پہچان ۱۰۰
- حضرت رسول اللہ ﷺ کے بعد آنے والے اُمراء کے نام ۱۰۶
- پہلا جزء اِختتام پذیر ہوا اِس کے بعد جو جز ہے اس کی حدیث کے پہلے رَاوی محمد بن ثور اور عبدالرزاق ہے ۱۱۰
- حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد بنی اُمیّہ کے بادشاہوں کے نام اوران کا تذکرہ ۱۲۲
- دُوسرا باب: بنی اُمیّہ کے بادشاہوں کے بارے میں ۱۲۶
- فتنوں سے بچنا، اور فتنوں کے دور میں مستحب ہے کہ اِنسان اپنے ہاتھ کو روکے، اور قتل وَغارتگری سے رُکنا اور گوشہ نشینی اِختیار کرنا اور فتنوں میں جھانکنے کی کراہت ۱۳۶
- وَهُوَ حَسۡبِیۡ وَنِعۡمَ الۡوَكِیۡلُ ۱۸۳
- باب اُن لوگوں کے متعلق جو فتنوں میں جدا ہونے کی رائے رَکھتے ہیں ۱۹۰
- بنواُمیّہ کی بادشاہت کے ختم ہونے کی علامات ۱۹۷
- بنوعباس کے خُروج کا بیان ۲۰۶
- بنی عباس کی مُدّت ختم ہونے کی پہلی علامت ۲۲۱
- بنوعباس کے باہمی اختلاف کے بعد اُن کی بادشاہت کے ختم ہونے کی علامتوں میں سے پہلی علامت ترکوں کا خروج ہے ۲۲۸

- بنوعباس کی بادشاہت کے ختم ہونے کی چند آسمانی علامات ۲۲۳
- شام کے فتنے کی ابتداء ۲۴۳
- نچ اور کمزور لوگوں کے غلبہ کا تذکرہ ۲۵۰
- فتنوں میں جائے پناہ ۲۵۶
- بَربَر اور اہلِ مغرب کے خروج کی نشانیوں میں سے پہلی علامت ۲۶۸
- بَربَر اور اہلِ مغرب (شمالی افریقہ) کے خروج زمانہ کے حالات ۲۷۱
- شام اور مصر میں قوم بَربَر کی غارت گری اور ان کے برے اخلاق ۲۷۵
- سُفیانی کون ہوگا؟ ۲۸۸
- سُفیانی کے خروج کی ابتداء ۲۹۳
- تین جھنڈوں کا بیان ۲۹۶
- وہ جھنڈے جو مصر اور شام وغیرہ میں ظاہر ہوں گے مگر سُفیانی اُن پر غالب آئے گا ۲۹۷
- شام اور عراق میں بنی عباس، اہلِ مشرق، سُفیانی اور مَروانیوں کے حالات کے تذکرہ کا ذکر ۳۰۶
- اہلِ شام اور بنی عباس کی بادشاہت اور رقہ اور سُفیانی کے واقعات ۳۱۰
- سُفیانی کا لشکر عراق پہنچنے پر بغداد اور مدینۃ الزوراء میں ہونے والے واقعات کا ذکر ۳۱۹
- سُفیانی اور اس کے ساتھیوں کا کوفہ میں داخل ہونا ۳۲۳
- مہدی علیہ السلام کے کالے جھنڈے اور اصحابِ سُفیانی وعباسی کے درمیان اُن کی لڑائی ۳۲۵
- سُفیانی کے معاملے کا پہلا اختتام اور ہاشمی کا خراسان سے کالے جھنڈوں کے ساتھ اس کے ساتھیوں کے خلاف نکلنا اور اُن کے مابین جو لڑائیاں ہوں گی یہاں تک کہ سُفیانی کے شہسوار مشرق پہنچ جائیں ۳۳۱
- سُفیانی لشکر کا زمین میں دھنسنا ۳۴۱
- حضرت مہدی علیہ السلام کے ظہور کی علامات ۳۴۷
- خروجِ حضرت مہدی علیہ السلام کی دوسری نشانی ۳۵۲
- لوگوں کا مکہ میں جمع ہونا اور وہاں لوگوں کا حضرت مہدی علیہ السلام سے بیعت کرنا ۳۵۶
- حضرت مہدی علیہ السلام کا مکہ سے بیت المقدس اور شام کی طرف کوچ اور سفیانی کے لشکر سے ان کا مقابلہ ۳۶۴
- حضرت مہدی علیہ السلام کی سیرت، اُن کا عدل وانصاف اور اُن کے زمانے کی خوشحالی ۳۶۵
- امام مہدی علیہ السلام کے اوصاف ۳۸۴
- حضرت مہدی علیہ السلام کا نام ۳۸۸
- حضرت مہدی علیہ السلام کی کنیت ۳۸۹

حضرت مہدی علیہ السلام کی حکومت کی مُدّت	۳۹۹
حضرت مہدی علیہ السلام کے بعد جو کچھ ہوگا	۴۰۲
ہندوستان کا جہاد	۴۲۸
حمص، قضاعۃ اور یمن میں مہدی کے بعد قحطانی کے دور کے حالات	۴۳۰
اعماق اور قسطنطنیہ کی فتح	۴۴۴
شہر اعماق کے حالات اور قسطنطنیہ کی فتح سے متعلق مزید اُحادیث	۴۹۱
اسکندریہ، اطراف مصر اُور رُوم کے خُروج سے متعلق روایات	۵۲۸
خُروجِ دجّال سے پہلے کے حالات	۵۴۴
دجّال کے نکلنے سے پہلے کی علامات	۵۴۹
دجّال کا خُروج کہاں سے ہوگا؟	۵۵۸
دجّال کا خُروج اور اُس کی سیرت اور اُس کے ہاتھوں جو شر و فساد بَرپا ہوگا اُس کا ذکر	۵۶۱
دجّال کے باقی رہنے کی مقدار کا بیان	۵۸۴
ساتواں جزء تمام ہوا	۵۸۶
دجّال سے بچنے کے لیے جائے پناہ	۵۸۹
حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کا نزول اور آپ کی سیرت	۵۹۴
حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے نزول کے بعد باقی رہنے کی مقدار	۶۰۶
یاجوج ماجوج کا نکلنا	۶۱۰
دھنسنے، زلزلے، جھٹکے اور مسخ کا ذکر	۶۴۹
وہ آگ جو لوگوں کو شام کی طرف دھکیل دے گی	۶۵۶
قیامت کی علامات	۶۶۷
قیامت کی علامات میں سے سُورج کا مغرب کی طرف سے طلُوع ہونا	۶۷۱
سُورج کا مغرب سے طلُوع ہونا	۶۸۷
دَابۃُ الْاَرْض کا نکلنا	۶۹۴
حبشہ کا بیان	۷۰۱
حبشہ کے نکلنے کا بیان	۷۰۴
ترکوں کا بیان	۷۱۰
فتنوں کے اُوقات	۷۲۱

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

اُن فتنوں کا تذکرہ جن کے بارے میں

نبی اَکرم ﷺ اَور صحابہ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالیٰ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے پیش گوئی فرمادی

اخبرنا الشيخ ابوبكرعبد الغفار بن محمدبن الحسين بن على بن الحسن الشيروى بقراء تى عليه بينسابور اخبرنا ابوبكر محمد بن عبد الله بن احمد بن ريذه اخبرنا ابوالقاسم سليمان بن احمد بن أيوب، حدثنا عبدالرحمن بن حاتم المرادى بمصر ابوزيد سال ۲۸۰ھ.

۱. حدثنا نعيم بن حماد المروزي حدثنا عبد الله بن المبارک عن معمر عن علي بن زيد عن أبي نضرة عن أبي سعيد الخدري وابن عيينة عن علي بن زيد عن أبي سعيد الخدري وابن عيينة عن علي بن زيد عن أبي نضرة.

عن أبي سعيد الخدري رضى الله عنه قال صلى بنا رسول الله ﷺ صلاة العصر بنهار ثم خطب إلى أن غابت الشمس فلم يدع شيئا هو كائن إلى يوم القيامة إلا حدثنا به حفظه من حفظه ونسيه من نسيه.

۱۔ نعیم بن حماد المروزی نے عبداللہ بن المبارک سے، انہوں نے معمر سے، انہوں نے علی بن زید سے، انہوں نے ابی نضرہ سے روایت کی ہے کہ ابوسعید الخدری فرماتے ہیں نیز، ابن عیینہ نے، علی بن زید سے انہوں نے ابونضرۃ سے روایت کی ہے کہ، حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اَکرم ﷺ نے ہمیں دن کو عصر کی نماز پڑھائی پھر آپ ﷺ نے سورج ڈوبنے تک خُطبہ دیا کہ جس میں قیامت تک جو کچھ ہونا ہے وہ آپ ﷺ نے ہمیں بتایا۔ پھر جس نے یاد رکھا، اس نے یاد رکھا، اور جس نے بھلا دیا سو بھلا دیا۔

۞ ۞ ۞

۲. حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن سنان حدثنا أبو الزاهرية عن كثير بن مرة أبي شجرة عن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله ﷺ إن الله رفع لي الدنيا فأنا أنظر إليها وإلى ما هو كائن فيها إلى يوم القيامة كما أنظر إلى كفي هذه

جليان من الله جلاه لنبيه كما جلا للنبيين قبله.

۲﴾ الحکم بن نافع [illegible]

اَبی شجرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رَسولُ اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا ہے کہ بے شک اَللہ تعالیٰ نے میرے سامنے دُنیا کواس طرح پیش کردیا گویا میں اُسے دیکھ رہاہوں، اَور جو کچھ اِس میں قیامت تک ہونے وَالا تھا اُسے بھی دیکھ رہا تھا، جیسے مَیں اَپنی ہتھیلی کو دیکھ رہاہوں، اللہ تعالیٰ نے اسے اَپنے نبی کریم ﷺ پر ظاہر کیا جیسے کہ اس نے سابقہ اَنبیاءِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر ظاہر فرمایا تھا۔

✿ ✿ ✿

۳. حدثنا عبد الله بن وهب عن ابن لهيعة عن عقيل عن ابن شهاب عن أبي إدريس الخولاني عن حذيفة بن الايمان رضى الله عنه قال أنا أعلم الناس بكل فتنة هي كائنة إلى يوم القيامة وما بى أن يكون رسول الله ﷺ أسر إلي في ذلک شيئا لم يحدث به غيرى ولكن رسول الله ﷺ حدث مجلسا أناهم فيه عن الفتن التي تكون منها صغار ومنها كبار فذهب أولئک الرهط كلهم غيري.

۳﴾ عبداللہ بن وَھب نے، اِبن لھیعہ سے، انہوں نے عقیل سے، انہوں نے اِبن شہاب سے، انہوں نے اَبوادریس الخولانی سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قیامت تک جتنے فتنے پیدا ہونے والے ہیں، لوگوں میں سے سب سے زیادہ اُنہیں جاننے والا مَیں ہوں، اَور کیونکر نہ جانوں! رَسول اللہ ﷺ نے مجھ سے وہ رَاز کی باتیں فرمائی ہیں جو کسی اَور سے نہیں فرمائیں، ہاں! لیکن حضرت نبی اَکرم ﷺ ایک مجلس میں تشریف لائے اَور آنے والے فتنوں سے خبردار فرمایا، چھوٹے فتنوں پر بھی اَور بڑے فتنوں پر بھی۔ اُس مجلس کے حاضرین میں سے اب میرے سوا تمام لوگ دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں۔

✿ ✿ ✿

۴. حدثنا بقية بن الوليد وأبوالمغيرة عن صفوان بن عمرو قال حدثني السفر بن نسير الأزدي عن حذيفة بن اليمان رضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺ تكون فتن كقطع الليل المظلم يتبع بعضها بعضا تأتيكم مشتبهة كوجوه البقر لا يدرون أيها من أى.

۴﴾ عیسیٰ بن یونس نے، اَوزاعی سے، انہوں نے حسان بن عطیہ سے، انہوں نے اَبوادریس الخولانی سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اَکرم ﷺ نے اِرشادفرمایا کہ اَندھیری رات کے سایوں کی طرح پے در پے فتنے برپا ہوں گے۔ وہ تم پر گائے کے چہروں کی طرح باہم ملتے جلتے ہوں گے۔ معلوم نہ ہوگا کہ

کون سا فتنہ کن فتنوں میں سے ہے، فتنے گایوں کے ریوڑ کی طرح تم پر آئیں گے اُس میں اکثر لوگ ہلاک ہو جائیں گے، سوائے اُن کے جنہیں اُن کے بارے میں پہلے سے علم ہوگا۔

٥. حدثنا عيسى بن يونس حدثنا الأوزاعي عن حسان بن عطية عن أبي إدريس الخولاني عن حذيفة بن اليمان قال هذه فتن قد أظلت كجباه البقر يهلك فيها أكثر الناس إلا من كان يعرفها قبل ذلک.

٥ عیسیٰ بن یونس نے اوزاعی سے، انہوں نے حسان بن عطیہ سے، انہوں نے ابی إدریس الخولانی سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ فتنے تم پر چھا جائیں گے، جیسے گائے کی بیماری ہوتی ہے، اس میں اکثر لوگ ہلاک ہو جائیں گے، سوائے ان کے جو انہیں پہلے سے جانتے ہوں گے۔

٦. حدثنا رشدين بن سعد عن ابن لهيعة قال حدثني سلمان بن عامر عن أبي عثمان الأصبحي

عن أبي هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺ إذا تقارب الزمان أناخ بكم الشرف الجون فتن كقطع الليل المظلم.

٦ رشدین بن سعد نے، إبن لہیعہ سے، انہوں نے سلمان بن عامر سے، انہوں نے أبو عثمان الاصبحی سے روایت کی ہے کہ حضرت أبو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے إرشاد فرمایا کہ جب زمانہ تیز رفتار ہو جائے گا (دنوں کا کام منٹوں میں ہوگا) تو تم پر اندھیری رات کے سایوں کی طرح فتنے چھا جائیں گے۔

٧. حدثنا سفيان بن عيينة عن الزهري عن عروة بن الزبير عن كرز بن علقمة الخزاعي قال قال رجل لرسول الله ﷺ هل للإسلام من منتهى قال نعم أيما أهل بيت من العرب أو العجم أراد الله بهم خيرا أدخل عليهم الإسلام قال ثم مه قال ثم تكون فتن كأنها الظلل.

فقال الرجل كلا والله إن شاء الله يارسول الله فقال رسول الله بلى والذي نفسي بيده ثم لتعوذن فيها أساود صبا يضرب بعضكم رقاب بعض قال الزهري الأسود الحية أذا نهشت نزت ثم ترفع رأسها ثم تنصب.

٧ سفیان بن عیینہ نے، زُھری سے، انہوں نے، عُروہ بن الزبیر سے روایت کی ہے کہ، کرز بن علقمہ الخزاعی

فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اُکرم ﷺ سے پوچھا کہ کیا اِسلام پھلے پھُولے گا ؟ تو آپ ؐ نے اِرشادفرمایا: جی ہاں ! اللہ تعالیٰ [illegible]
اِرشادفرمایا کہ پھرتو فتنے ہوں گے گویا کہ وہ سایہ ہے، اُس شخص نے کہا کہ یا رَسولَ اللہ ﷺ اِن شاءاللہ ایسا ہرگز نہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا اُس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، ایسا ہوکر رہے گا، پھرتم صَبَا کے علاقے کے سیاہ زہریلے سانپوں سے پناہ چاہو گے، اورایک دوسرے کی گردن مارو گے۔

٥ ٥ ٥

۸. حدثنا الوليد بن مسلم عن الأزواعي عن عبد الواحد بن قيس عن عروة بن الزبير عن كرز بن علقمة عن النبي ﷺ نحو ذلک.

۸﴾ الولید بن مسلم نے، الاوزاعی سے، انہوں نے عبدالواحد بن قیس سے، انہوں نے عُروۃ بن زُبیر سے روایت کی ہے کہ کرز بن علقمہ نے بھی نبی اُکرم ﷺ سے اِسی مفہوم کی روایت نقل کی ہے۔

٥ ٥ ٥

۹. حدثنا ابن المبارک عن معر عن الزهري عن عروة بن الزبير عن كرز بن علقمة بمثل حديث سفيان إلا أنه قال قال أعرابي يا رسول الله ﷺ

۹﴾ اِبن المبارک نے، معمر سے، انہوں نے الزھری سے، انہوں نے عُروۃ بن زُبیر سے، وہ کرز بن علقمہ سے سفیان کی طرح کی روایت نقل کرتے ہیں اوراس میں مزید یہ ہے کہ وہ سائل دیہاتی تھا۔

٥ ٥ ٥

۱۰. حدثنا عبد الوهاب بن عبد المجيد الثقفي حدثنا يونس بن عبيد عن الحسن عن أبي موسى الأشعري رضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺ إن بين يدي الساعة لهرجا قالا وما الهرج قال القتل والكذب قالوا يارسول الله قتل أكثر مما يقتل الأن من الكفار قال أنه ليس بقتلكم للكفار ولكن يقتل الرجل جاره وأخاه وابن عمه.

۱۰﴾ عبدالوہاب بن عبدالمجید الثقفی نے، یونس بن عبید سے، انہوں نے، الحسن سے روایت کی ہے کہ، حضرت اَبوموسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رَسول اللہ ﷺ نے اِرشادفرمایا ہے کہ قیامت سے پہلے ''ھرج'' ہوگا، تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا وہ ''ہرج'' کیا ہے؟ آپ ؐ نے اِرشادفرمایا کہ قتل اُور جھوٹ، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اَجمعین نے عرض کیا کہ جتنے کفاراَب قتل کئے جارہے ہیں اِس سے بھی زیادہ کفارقتل کئے جائیں گے؟ آپ ﷺ نے اِرشادفرمایا کہ ''ھرج'' تمہارا کافروں کوقتل کرنا نہیں بلکہ آدمی اَپنے پڑوسی، اَپنے بھائی اوراَپنے چچازاد بھائی کوقتل کرے گا۔

٥ ٥ ٥

۱۱. حدثنا ابن المبارک أخبرنا المبارک بن فضالة عن الحسن عن أسيد المتشمس بن معاوية قال سمعت أبا موسى يقول ليكونن من أهل الإسلام بين يدي الساعة الهرج والقتل حتى يقتل الرجل جده وابن عمه وأباه وأخاه وأيم الله لقد خشيت أن تدركني وإياكم.

۱۱﴾ ابن المبارک، مبارک بن فضالہ سے وہ، الحسن سے، وہ اُسید بن المتشمس بن معاویہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت سے پہلے مسلمانوں میں ہرج اور قتل ہوگا حتی کہ آدمی اپنے دادا، اپنے چچازاد بھائی، اپنے باپ اور اپنے بھائی کو قتل کرے گا، اور اللہ کی قسم! مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں میں اور تم اس فتنے کا شکار نہ ہو جائیں۔

○ ○ ○

۱۲. حدثنا جرير بن عبد الحميد عن عاصم الأحول قال حدثني شيخ عن أبي موسىٰ الأشعري رضی الله عنه قال إن بعدكم فتنا كقطع الليل المظلم يصبح الرجل فيها مؤمنا ويمسي كافرا ويمسي مؤمنا ويصبح كافرا.

۱۲﴾ جریر بن عبدالحمید، عاصم الاحول سے، وہ شیخ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تمہارے بعد اندھیری رات کی طرح فتنے رونما ہوں گے جس میں آدمی صبح کو مسلمان ہوگا اور شام کو کافر ہوگا، اور شام کو مسلمان ہوگا اور صبح کو کافر ہوگا۔

○ ○ ○

۱۳. حدثنا جرير بن عبد الحميد عن ليث بن أبي سليم عن مجاهد قال قال رسول اللهﷺ بين يدي الساعة فتن كقطع الليل المظلم يمسي الرجل فيها مؤمنا ويصبح كافرا ويصبح كافرا ويصبح مؤمنا ويمسى كافرا يبيع احدهم دينه بعرض من الدنيا قليل.

۱۳﴾ جریر بن عبدالحمید، لیث بن ابی سلیم سے روایت کی ہے کہ مجاہد فرماتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت سے پہلے اندھیری رات کی طرح فتنے ہوں گے، اُس میں شام کو آدمی مؤمن ہوگا اور صبح کو کافر ہوگا اور صبح کو مؤمن ہوگا اور رات کو کافر ہوگا، وہ دنیا کے حقیر مال کے لیے اپنا دین بیچ ڈالے گا۔

○ ○ ○

۱۴. حدثنا إبراهيم بن محمد الفراري عن الأوزاعي عن يحي ابن أبي كثير عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه قال هذه فتن أظلت كقطع الليل المظلم كلما ذهب منها رسل بدا رسل آخر يصبح الرجل فيها مؤمنا ويمسى كافرا ويمسى

مؤمنا ويصبح كافرا يبيع فيها ويصبح كافرا ويصبح فيها أقوام دينهم بعرض من الدنيا قليل.

۱۴﴾ ابراہیم بن محمد الفراری،الاوزاعی سے، وہ یحییٰ ابن اَبی کثیر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ فتنے اَندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح تم پر منڈلا رہے ہیں، جب اُس کا ایک حصہ گزر جائے گا تو دوسرا حصہ ظاہر ہو جائے گا، آدمی اُن فتنوں میں صبح کو مؤمن اور شام کو کافر ہوگا، اَور شام کو مؤمن اَور صبح کو کافر ہوگا، اُن فتنوں میں بہت سے لوگ دنیا کے مال کی خاطر اپنا دین بیچ ڈالیں گے۔

۞ ۞ ۞

۱۵. قال أبو الزاهرية وحدثنا جبير بن نفير عن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله ﷺ إن الفتنة راتعة في بلاد الله تطأ في خطامها لا يحل لأحد أن يوقظها ويل لمن أخذ بخطامها. قال أبو الزاهرية وقال عبد الله بن عمرو أنكم لن تروا من الدنيا إلا بلاء وفتنة ولن تزداد الأمور إلا شدة.

۱۵﴾ اَبوالزاہریہ نے جبیر بن نفیر سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رَسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ بے شک فتنے اَللہ کے شہروں میں اپنی لگاموں کو روندتے ہوئے چرتے ہیں، کسی کے لئے اُس فتنوں کو ہوا دینا جائز نہیں، ہلاکت ہے اُس شخص کے لئے جو اُن کی لگام تھامے، حضرت اَبوالزاہریہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ

۞ ۞ ۞

۱٦. حدثنا عبد الخالق بن يزيد الدمشقي عن أبيه عن مكحول عن حذيفة بن اليمان رضي الله عنه قال مامن صاحب فتنة يبلغون ثلثمائة أنسان ألا ولو شئت أن أسميه باسمه واسم أبيه ومسكنه إلى يوم القيامة كل ذلک مما علمنيه رسول الله ﷺ قالوا بأعيانها قال أو أشباهها يعرفها الفقهاء أو قال العلماء إنكم كنتم تسألون رسول الله ﷺ عن الخير وأسأله عن الشرو تسألونه عما كان وأسأله عما يكون.

۱٦﴾ عبدالخالق بن یزیدالدمشقی، یزید سے، وہ مکحول سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اَگر میں چاہوں تو قیامت تک آنے والے ہر فتنہ باز جس کی جماعت کی تعداد تین سو(300) تک پہنچی ہو، میں اُس کا نام، اُس کے باپ کا نام، اُس کی رہائش تک بتا سکتا ہوں، اَور یہ سب باتیں مجھے رَسول اللہ ﷺ نے بتائی ہیں لوگوں نے کہا کہ کیا ان کا تعین کر دیا گیا ہے؟ فرمایا ہاں، یونہی سمجھ لو۔ اہل علم ان کو پہچان لیں گے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی

اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ تم لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر کے متعلق پوچھتے تھے اور مَیں شر کے بارے میں پوچھتا تھا، تم گزشتہ باتوں کے بارے میں پوچھتے تھے اور مَیں آنے والی باتوں کے متعلق پوچھتا تھا۔

○ ○ ○

۱۷. حدثنا عبد القدوس عن عفير بن معدان قال حدثنا قتادة قال قال حذيفة سمعت رسول الله ﷺ يقول ليخرجن من أمتي ثلثمائة رجل معهم ثلثمائة راية يعرفون وتعرف قبائلهم يبتغون وجه الله يقتلون على الضلالة.

۱۷﴾ عبدالقدوس، عفیر بن معدان سے، وہ قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مَیں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ میری اُمّت کے تین سو (300) آدمی خروج کریں گے، ہر ایک کے پاس جھنڈا ہوگا۔ وہ سب معلوم ہیں، اور اُن کے قبائل بھی معلوم ہیں، اللہ کی رَضا چاہتے ہوں گے، مگر گمراہی پر لڑیں گے۔

○ ○ ○

۱۸. حدثنا عبدالقدوس بن سعيد بن سنان عن أبي الزاهرية عن حذيفة بن اليمان قال لو حدثتكم بكل ما أعلم ما رقبتم بي الليل.

۱۸﴾ عبدالقدوس، سعید بن سنان سے، وہ ابوالزاہریہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان فرماتے ہیں کہ اگر میں تمہیں وہ ساری باتیں بتادوں جو میں جانتا ہوں تو رات آنے تک تم مجھے دیکھ نہ سکو۔

○ ○ ○

۱۹. قال أبو الزاهرية وقال عبد الله بن عمرو لا تزالوا في بلاء وفتنة ولا يزداد الأمر إلا شدة فإذا لم يلي الوالي لله ولم يؤدي المولى عليه طاعة الله فأوشكوا بكره الله فان كره الله اشد من كره الناس.

۱۹﴾ ابوالزاہریہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تم مسلسل مصائب اور فتنوں میں رَہو گے، اور ہر معاملے میں انتہا پسندی کی مصیبت ہوگی، جب نگران اللہ کی رَضا کیلئے نگران نہ بنے، اور رعایا اللہ کی اطاعت نہ کرے تو قریب ہے کہ اللہ اُنہیں ناپسند کرے، بے شک اللہ کا ناپسند کرنا لوگوں کے ناپسند کرنے سے زیادہ سخت ہے۔

○ ○ ○

۲۰. حدثنا عبد الوهاب الثقفي عن أيوب السختياني عن أبي قلابة عن أبي إدريس قال كنت أنا وأبو صالح و أبو مسلم فقال أحدهما لصاحبه هل تخافون من شيء قالوا نخاف الطلب قال فقلت إن الطلب لا يدرك إلا أخريات الناس قالوا صدقت إنه لم يكن نهب قط إلا كان له طلب وإن الناس لم يصيبوا نهبا قط أعظم من

الإسلام وإن الفتنة تطلبه وإنها لا تدرک إلا أخريات الناس.

٢٠ عبدالوہاب الثقفی، اَیوب السختیانی سے، وہ اَبوقلابہ سے روایت کرتے ہیں کہ اَبوادریس فرماتے ہیں کہ مَیں

اَور اَبوصالح اَور اَبومسلم اَکٹھے ایک جگہ تھے اُن میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کیا تمہیں کسی چیز کا ڈر ہے؟ اُنہوں نے کہا کہ ہمیں طلب کے فتنے کا ڈر ہے، اَبواِدریس کہتے ہیں کہ مَیں نے کہا کہ طلب تو آخری زمانے کے لوگوں کو پا لیگی؟ اُنہوں نے کہا کہ تُو نے سچ کہا، بے شک لوٹ مار نہیں ہے مگر اُس کیلئے جس میں طلب ہو، اَور اِسلام میں طلب سے بڑا کوئی فتنہ نہیں، اَور فتنہ اِنسان کو طلب کرے گا، اَور یہ فتنہ آخری دور کے لوگوں پر آئے گا۔

٭ ٭ ٭

٢١ حدثنا هشيم حدثنا ابن أبي خالد عن قيس بن أبي حازم قال قال رسول الله ﷺ ترسل على الأرض الفتن إرسال القطر.

٢١ ہشیم نے، اِبن اَبی خالد سے روایت کی ہے کہ قیس بن اَبی حازم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رَسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ زمین پر فتنے بارش کے قطروں کی طرح بھیجے جائیں گے۔

٭ ٭ ٭

٢٢. حدثنا الوليد بن مسلم وابن وهب عن ابن لهيعة عن عبيد الله بن أبي جعفر قال لما قص الله تعالىٰ على موسى عليه السلام شأن هذه الأمة تمنى أن يكون رجلا منهم فقال الله يا موسى إنه يصيب آخرها بلاء وشدة قال أحدهما من الفتن فقال موسى يا رب ومن يصبر على هذا قال الله إني أعطيتهم من الصبر والإيمان ما يهون عليهم البلاء.

٢٢ وَلید بن مسلم اور اِبن وَہب نے، اِبن لَہیعہ سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن ابی جعفر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب اَللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سامنے اِس اُمّت کی شان وَفضیلت بیان کی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آرزُو کی کہ وہ بھی اِس اُمّت میں سے ہو جائے، تو اَللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اَے موسیٰ (علیہ السلام)! اِس اُمّت کے آخر پر مصائب اَور شِدّتیں آئیں گی (ایک راوی نے روایت کی ہے کہ فتنے آئیں گے) تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اَے میرے رَبّ! جو اُن مصائب پر صبر کرلے؟ اس پر تو اَللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مَیں اُن کو ایسا صبر اَور اِیمان دوں گا جس کی وَجہ سے یہ تکالیف اُن کے لیے ہلکی ہو جائیں گی۔

٭ ٭ ٭

٢٣. حدثنا رشدين بن سعد عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن عبدالله بن عمرو بن العاص رضى الله عنهما قال قال رسول الله ﷺ ستكون فتن في أمتي حتى يفارق

الرجل فيها أباه وأخاه حتى يعير الرجل ببلائه كما تعير الزانية بزناها.

۲۳﴾ رشدین بن سعد نے، ابن لھیعہ سے، اس نے ابوقبیل سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ عنقریب میری اُمّت میں فتنے ہوں گے جس کی وجہ سے آدمی اپنے باپ اور بھائی سے جدا ہو جائے گا حتی کہ انسان کو اُس کے مصائب کی وجہ سے ایسے عار دلائی جائے گا جیسے زانیہ کو زنا کی وجہ سے عار دلائی جاتی ہے۔

٭ ٭ ٭

۲۴. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة أن ابن هبيرة السبئي حدثه قال سمعت أباتميم الجيشاني يقول أتتكم الفتن ديما كديم المطر.

۲۴﴾ ابن وہب، ابن لھیعہ سے، وہ ابن ھبیرہ السبئی سے روایت کی ہے کہ ابوتمیم الجیشانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم پر بارش کے قطروں کی طرح فتنے برسیں گے۔

٭ ٭ ٭

۲۵. حدثنا ابن عيينة عن الزهري عن عروة عن أسامة بن زيد رضى الله عنه قال أشرف النبي ﷺ أطم فقال هل ترون ما أرى إني لأرى مواقع الفتن خلال بيوتكم كمواقع القطر.

۲۵﴾ ابن عیینہ، زُہری سے، وہ عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت نبی اکرم ﷺ نے ایک چٹان پر سے جھانکا پھر فرمایا کیا تم وہ دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں؟ میں فتنوں کی جگہ تمہارے گھروں کے درمیان دیکھ رہا ہوں جیسے کہ بارش کے قطرے ہو(تے ہیں)۔

٭ ٭ ٭

۲۶. حدثنا محمد بن عبدالله التيهرتي حدثنا ابن أنعم عن مكحول عن أبي ثعلبة عن أبي إدريس عن حذيفة بن اليمان رضى الله عنه قال ما أنا إلى طريق من طرقكم بأهدى مني بكل فتنة هي كائنة وبناعقها وقائدها إلى يوم القيامة.

۲۶﴾ محمد بن عبداللہ التیہرتی، ابن انعم سے، وہ مکحول سے، وہ ابوثعلبہ سے وہ ابوادریس سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تم طریقوں میں سے جس طریقے پر بھی ہو میں اُسے زیادہ جانتا ہوں، میں قیامت تک آنے والے ہر فتنے، اُن کے پیروکاروں کو اور قائدین سب سے آگاہ ہوں۔

٭ ٭ ٭

۲۷. حدثنا أبو معاوية عن حجاج الصواف عن حميد بن هلال العلوى عن يعلى بن الوليد عن جندب الخير عن حذيفة بن اليمان قال والله ما أنا بالطريق إلى قرية

من القرى و لا إلى مصر من الأمصار بأعلم منى بما يكون من بعد عثمان بن عفان،

۲۷ ابومعاویہ، حجاج الصواف سے، وہ حمید بن ہلال العدوی سے، وہ یعلی بن الولید سے، وہ جُندب الخیر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بستیوں میں سے کوئی بستی اَور شہروں میں سے کوئی شہر، خدا کی قسم! حضرت عثمان بن عفان ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' کے بعدان کے راستوں میں ہونے وَالے فتنوں کو مجھ سے زیادہ کوئی جاننے وَالانہیں۔

٭ ٭ ٭

۲۸. حدثناابن وهب حدثنى حرملة بن عمران عن سعيد بن سالم عن أبى سالم الجيشانى قال سمعت عليا رضى الله عنه يقول بالكوفة من ثلثمائة تخرج إلا ولو شئت سميت سائقها و ناعقها إلى يوم القيامة.

۲۸ ابن وَہب، ہرملہ بن عمران سے، وہ سعید بن سالم سے روایت کرتے ہیں کہ اَبوسالم الجیشانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مَیں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کوفہ میں سُنا ہے کہ وہ فرمارہے تھے تین سو(300) آدمیوں پرمشتمل کوئی جماعت جو قیامت تک خروج کرنے وَالی ہے، اَگرمَیں چاہوں تو اُن کے قائدین اَور پیروکاروں کے نام بتا سکتا ہوں۔

٭ ٭ ٭

۲۹. حدثناالوليد عن ابن جابر عن بسر بن عبيد الله الحضرمى عن أبى إدريس الخولانى قال سمت حذيفة بن اليمان يقول كان الناس يسألون رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الخير و كنت أسأله عن الشر مخافةأن يدركنى.

فقلت يارسول الله إنا كنا أهل جاهلية و شر فقد جاء الله بهذا الخير فهل بعد الخير من شر قال نعم قال فقلت فهل بعد ذلک الشر من خير قال نعم قال قلت فهل بعد ذلک الشر من خيرقال نعم وفيه دخن قلت وما دخنه قال قوم يستنون بغير سنتى ويهتدون بغير هدى تعرف منهم وتنكر قلت فهل بعد ذلک الخير من شر قال نعم دعاة إلى أبواب جهنم من أجاهم إليها قذفوه فيها قال قلت صفهم لى يا رسول الله قال هم من جلدتنا ويتكلمون بألسينتنا.

۲۹ وَلید نے، اِبن جابر سے، انہوں نے بسر بن عبیدُ اللہ الحضرمی سے روایت کی ہے کہ اَبو اِدریس الخولانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت حذیفہ بن الیمان کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ وہ فرمارہے تھے کہ لوگ حضرت رَسول اللہ ﷺ سے خیر کے متعلق دَریافت کرتے اَور مَیں شَر کے بارے میں پوچھتا تھا اِس اَندیشہ سے کہ وہ مجھے پانہ لے، پس مَیں نے کہا کہ اَے اَللہ کے رَسول ﷺ! ہم جاہلیت اَور شرّوَالے لوگ تھے، اَللہ تعالیٰ یہ خیر لایا ہے، کیا اِس خیر کے بعد کبھی شَر بھی ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا جی ہاں!

مَیں نے عرض کیا کہ کیا اُس شَر کے بعد کوئی خیر بھی ہوگا؟ آپ ﷺ نے اِرشادفرمایا کہ جی ہاں! مَیں نے عرض کیا کہ کیا اُس خیر کے بعد شَر بھی ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جی ہاں! اَوراس میں دُخن بھی ہوگا، مَیں نے عرض کیا کہ ''دُخن'' کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے اِرشادفرمایا کہ لوگ میری سُنّت کے خلاف سُنّتیں اَپنائیں گے اَور میرے طریقے کے خلاف طریقے اپنائیں گے، اُن میں سے بعض کو تو جانے گا بعض کو نہ جانے گا، مَیں نے عرض کیا کہ اُس خیر کے بعد شَر بھی ہوگا، تو آپ ﷺ نے اِرشادفرمایا کہ جی ہاں! جہنم کے دَروازوں کی طرف بلانے والے ہوں گے، جواُن کی پکار پر لبیک کہے گا وہ اُسے جہنم میں پھینک دیں گے، مَیں نے عرض کیا کہ اَے اللہ کے رسول ﷺ! اُن کے اَوصاف میرے سامنے بیان فرمادیجئے! آپ ﷺ نے اِرشادفرمایا کہ وہ ہمارے ہم جنس ہوں گے اَور ہماری زَبان بولیں گے۔

٭ ٭ ٭

۳۰. حدثنا الوليد واخبر نا الأوزاعی عن حسان بن عطية عن حذيفة مثل ذلک.

۳۰﴿ الولید نے، اوزاعی سے، انہوں نے حسان بن عطیہ سے بھی روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ

٭ ٭ ٭

۳۱. حدثنا عيسى بن يونس عن إسماعيل بن أبی خالد عن قيس بن أبی حازم عن حذيفة بن اليمان قال كان أصحابی يتعلمون الخير وأنا أتعلم الشر مخافة أن أقع فيه قال عيسى يعنی من الفتن.

۳۱﴿ عیسیٰ بن یونس نے، اِسماعیل بن ابی خالد سے، انہوں نے قیس بن ابی حازم سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے ساتھی خیر سیکھتے تھے اور میں شَر کی باتیں سیکھتا تھا، اس اَندیشہ سے کہ کہیں فتنوں میں جانہ پڑوں۔

٭ ٭ ٭

۳۲. حدثنا عثمان بن كثير بن دينار عن محمد بن مهاجر عن يونس بن ميسرة بن حلبس الجبلانی عن حذيفة بن اليمان قال قلت يارسول اللّٰه إنا كنا فی جاهلية وشر فجاء اللّٰه بهذا الخير فهل بعد هذا الخير من شر قال نعم و فيه دخن قوم من جلدتنا يتكلمون بألسينتنا تعرف و تنكر دعاة على أبواب جهنم من أطاعهم أقحموه فيها.

۳۲﴿ عثمان بن کثیر بن دینار نے، محمد بن مہاجر سے، انہوں نے، یونس بن میسرہ بن الحلبس الجبلانی سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! ہم جاہلیت اور شر میں تھے، اللہ تعالیٰ یہ خیر لے کر آیا ہے، کیا اس خیر کے بعد پھر شر ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا جی ہاں، اوراس میں دھوکہ ہوگا، ہماری ہم جنس قوم ہوگی

جو ہماری زبان بولے گی، تُو اُس کی بعض باتوں کو پہچانے گا اور بعض کو نہیں جانے گا، وہ جہنم کی دروازوں کی طرف دعوت دیں گے، جو اُن کی اطاعت کرے گا وہ اُسے اُس میں داخل کر دیں گے۔

o o o

۳۳. حدثنا محمد بن شابور عن النعمان بن المنذر عن مكحول عن حذيفة عن النبی صلی اللّٰه عليه وسلم نحو ذلک.

۳۳﴾ محمد بن شابور نے، نعمان بن منذر سے، انہوں نے مکحول سے، انہوں نے حضرت حذیفہ بن الیمان سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اِسی قسم کی روایت بیان کی ہے۔

o o o

۳۴. حدثنا ضمرة بن ربيعة عن ابن شوذب عن أبی التياح عن خالد بن سبيع عن حذيفة قال كان الناس يسألون رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم عن الخير وكنت أسأله عن الشر مخافة أن أدركه فبينا أنا عند رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم ذات يوم قلت يا رسول اللّٰه هل بعد هذا الخير الذی أتانا اللّٰه به من شر كما كان قبله شر. قال نعم. قلت ثم ماذا. قال هدنة على دخن. قلت فما بعد الهدنة. قال دعاة إلى الضلالة فإن لقيت للّٰه يومئذ خليفة فالزمه.

۳۴﴾ ضمرہ بن ربیعہ نے اِبن شوذب سے، انہوں نے اَبی التیاح سے، انہوں نے خالد بن سبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ پیغمبر ﷺ سے خیر کے متعلق پوچھا کرتے تھے، اور میں شر کے متعلق سوال کیا کرتا تھا، تا کہ کہیں مَیں اُس کو پا نہ لوں، ایک دِن میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا، مَیں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا اس خیر کے بعد جو ہمارے پاس اللہ تعالیٰ لایا ہے۔ کوئی شر بھی ہوگا؟ جیسے کہ اس سے پہلے تھا، تو آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا جی ہاں، مَیں نے عرض کیا پھر کیا ہوگا؟ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ معاہدہ دھوکے پر ہوگا، مَیں نے عرض کیا یہ "ہدنہ" کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ گمراہی کی طرف دعوت دینے والے، اگر تُو اُس زمانے میں خلیفہ کے ساتھ مِلے جو من جانب اللہ ہو تو اُس کو لازم پکڑ لینا۔

o o o

۳۵. حدثنا عثمان بن كثير والحكم بن نافع عن سعيد بن سنان عن أبی الزهرية عن كثير بن مرة عن ابن عمر عن حذيفة بن اليمان رضى اللّٰه عنهم قال قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم لن تفنى أمتی حتى يظهر فيهم التمايز والتمايل والمعامع. قال حذيفة فقلت بأبی أنت وأمی يارسول اللّٰه وما التمايز. قال عصبية يحدثها الناس

بعدى فى الإسلام. قلت فما التمايل. قال يميل القبيل على القبيل فيستحل حرمتها ظلما. قال قلت و ما المعامع. قال مسير الأمصار بعضها إلى بعض فتختلف أعناقها فى الحرب هكذا وشبک رسول الله صلى الله عليه وسلم بين أصابعه وذلک إذا فسدت العامة يعنى الولاة وصلحت الخاصة طوبى لامرئ أصلح الله خاصته.

۳۵﴾ عثمان بن کثیر اور الحکم بن نافع نے، سعید بن سنان سے، انہوں نے ابوالزاہریہ سے، انہوں نے، کثیر بن مُرّۃ سے، انہوں نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ میری اُمت ہرگز فنا نہ ہوگی حتّٰی کہ ان میں، تمایز، اور تمایل اور معامع ظاہر ہو جائے، حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مَیں نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپؐ پرفِدا ہوں، یہ ''تمایز'' کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، قوم پُرستی، جو لوگ میرے بعد اِسلام میں پیدا کریں گے، مَیں نے عرض کیا کہ ''تمایل'' کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک قبیلہ دوسرے پر مائل ہوگا پس ان کی حُرمت کو ناحق حلال سمجھے گا، مَیں نے عرض کیا کہ اور یہ ''معامع'' کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک شہر کے لوگ دوسرے شہر کے لوگوں پر چڑھائی کریں گے اور جنگ میں ان کی گردنیں ایک دوسرے میں پھنس جائیں گی، آپ ﷺ نے اپنی اُنگلیوں کو ایک دوسرے میں پھنسا کر مثال دی، اور یہ حالت اُس وقت ہوگی جب عوام یعنی عہدیداران میں فساد ہوگا، اور خواص صالح ہوں گے، خوش خبری ہے اس شخص کے لئے جس کی اللہ تعالیٰ خاص کر اِصلاح فرمائے۔

○ ○ ○

۳۶. حدثنا جرير بن عبد الحميد عن أشعث عن جعفر عن سعيد. عن ابن عباس رضى الله عنهما قال لم يكن فى بنى إسرائيل شئ إلا وهو فيكم كائن.

۳۶﴾ جریر بن عبدالحمید نے اشعث سے، انہوں نے جعفر سے، انہوں نے سعید سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بنی اِسرائیل میں جو باتیں تھیں وہ تم میں ہو کر رہیں گی۔

○ ○ ○

۳۷. حدثنا محمد بن يزيد عن أبى خلدة عن أبى العالية قال لما فتحت تستر وجدنا فى بيت مال الهرمزان مصحفا عند رأس ميت على سرير وقال هو دانيال فيما يحسب قال فحملناه إلى عمر فأنا أول العرب قرأته فأرسل إلى كعب فنسخه بالعربية فيه ما هو كائن يعنى من الفتن.

۳۷﴾ محمد بن یزید نے ابی خلدہ سے روایت کی ہے کہ ابی العالیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب ''تُستر'' نامی شہر فتح ہوا، تو ہم نے ''ہرفزان'' کے بیت المال میں چارپائی پر پڑی ایک میت کے سرہانے ایک کتاب پائی، گمان ہے کہ وہ

لاش "حضرت دانیال علیہ السلام" کی تھی وہ کتاب لے کر ہم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے، حضرت ابوالعالیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں پہلا عربی ہوں جس نے وہ کتاب پڑھی، ہم میرے پاس حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیغام بھیج کر بلایا پس اُس نے وہ کتاب عربی زبان میں منتقل کی، اس میں آنے والے فتنوں کا ذکر تھا۔

○ ○ ○

۳۸. حدثنا إسحاق بن سليمان الرازى عن أبى جعفر عن الربيع ابن أنس عن أبى العالية. عن عبد الله بن مسعود رضى الله عنه فى قوله عزوجل يأيها الذين امنوا عليكم أنفسكم لايضركم من ضل إذا اهتديتم قال لم يجبى تأويل هذه بعد ثم قال عبدالله إن الله أنزل القرآن حيث أنزله فمنه اى قد مضى تأويلهن قبل أن ينزل ومنه اى وقع تأويلهن على عهد النبى صلى الله عليه وسلم ومنه اى وقع تأويلهن بعد النبى صلى الله عليه وسلم بقليل و منه اى يقع تأويلهن بعد اليوم ومنه اى يقع تأويلهن يوم الحساب وذلک ما ذكر من الحساب والجنة والنار.

۳۸﴾ اسحاق بن سلیمان الرازی نے ابی جعفر سے، انہوں نے ربیع ابن انس سے، انہوں نے ابی العالیہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ درج ذیل آیت:

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَايَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ۝﴾

کے متعلق فرماتے ہیں کہ:

ابھی تک اس آیت کا مصداق واقع نہیں ہوا پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے جب قرآن نازل کیا تو اس میں سے بعض آیتیں ایسی ہیں کہ ان آیتوں کے نازل ہونے سے پہلے ہی ان کا مصداق اور تفسیر واقع ہو چکی ہے اور بعض آیتیں ایسی ہیں کہ جن کی تفسیر اور مصداق نبی اکرم ﷺ کے دور میں واقع ہوئی اور بعض آیتیں ایسی ہیں کہ جن کا مصداق نبی اکرم ﷺ کے زمانے کے تھوڑے عرصے بعد واقع ہوئیں، اور بعض آیتیں ایسی ہیں کہ جن کا مصداق اس زمانے کے بعد واقع ہوگا اور بعض آیتیں ایسی ہیں جن میں حساب اور جنت و دوزخ کا ذکر ہوگا۔

○ ○ ○

۳۹. حدثنا الوليد بن مسلم عن ابن جابر و ابن ثوبان و عثمان بن أبى العاتكة عن عمير بن هانى قال. حدثنا شيوخ لنا شهدوا صفين قالوا أتينا جبل الجودى فإذا نحن بأبى هريرة فوافيناه قابضا بيديه أحديهما بالأخرى. خلف ظهره متكئا على الجبل يذكر الله تعالى فسلمنا عليه فرد السلام. فقلنا أخبرنا عن هذه الفتنة. فقال إنكم تنصرون فيها على عدوكم ثم قال تكون فتنة ما هذه عندها إلا كالماء فى العسل

تتركهم وأنتم قليل نادمون.

۳۹ ﴾ ولید بن مسلم نے ابن جابر سے، انہوں نے ابن ثوبان اور عثمان بن ابی العاتکہ سے روایت کی ہے کہ عمیر بن ہانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمارے شیوخ نے ہمیں بتلایا کہ وہ صفین کی جنگ میں حاضر تھے فرماتے ہیں کہ ہم ھُو دِی پہاڑ پر آئے۔ وہاں پر ہم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پایا اس حال میں کہ اس نے پہاڑ کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی، اور ایک ہاتھ سے دوسرے کو پکڑا ہوا تھا اور اس حال میں وہ اللہ کا ذکر کر رہے تھے۔ ہم نے انہیں سلام کیا۔ اُنہوں نے سلام کا جواب دیا۔ ہم نے عرض کیا کہ ہمیں اس فتنے کے متعلق بتلائیں؟ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اس فتنے میں تمہارے دُشمنوں کے خلاف تمہاری مدد کی جائے گی پھر فرمایا عنقریب ایک ایسا فتنہ ہوگا کہ یہ فتنہ اس کے سامنے ایسا ہے جیسے پانی شہد میں ہوتا ہے وہ تمہیں تتر بتر کر دے گا اور تم تھوڑے ہو گے! نادِم ہو گے!

○ ○ ○

۴۰. حدثنا عبد القدوس عن عفير بن معدان قال حدثنا قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب رضى الله عنه قال لا تقوم الساعة حتى تروا أمور اعظامالم تكونوا ترونها تكون ولا تحدثون بها أنفسكم.

۴۰ ﴾ عبد القدوس نے عفیر بن معدان سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے الحسن سے روایت کی ہے کہ سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت قائم نہ ہوگی حتی کہ تم بڑے بڑے واقعات دیکھ لو جو تم نے نہیں دیکھے ہوں گے، وہ ''واقعات'' ہوں گے اور تم ان کو اپنے لئے ذکر نہیں کرو گے۔

○ ○ ○

۴۱. حدثنا عبد القدوس عن أرطاة بن المنذر عن ضمرة بن حبيب عن سلمة بن نفيل رضى الله تعالىٰ عنه قال سمعت رسول الله ﷺ يقول إنكم تلبثون بعدي حتى تقولوا متى وستأتون أفتادا يفني بعضكم بعضا وبين يدي الساعة موتان شديد وبعده سنوات الزلازل.

۴۱ ﴾ عبد القدوس نے اُرطاۃ بن المنذر سے، انہوں نے ضمرۃ بن حبیب سے روایت کی ہے کہ سلمۃ بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو اِرشاد فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ بے شک تم میرے بعد رہو گے حتی کہ تم کہو گے کہ کب تک اور عنقریب تم آؤ گے سٹھیائے ہوئے لوگوں کے پاس، تم میں سے بعض دوسروں کو ختم کر دیں گے اور قیامت سے پہلے بہت سخت موتیں ہوں گی پھر اس کے چند سالوں بعد زلزلے ہوں گے۔

۴۲. حدثنا الوليد بن مسلم عن ابن جابر عن مكحول في قوله عزوجل لتركبن طبقا عن طبق قال في كل عشرين سنة تكونون في حال غير الحال التي كنتم عليها.

۴۲ ﴿ ولید بن مسلم نے، ابن جابر سے روایت کی ہے کہ مکحول رحمہ اللہ تعالیٰ، اَللہ عزوجل کے فرمان:

﴿لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ﴾

کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ بیس 20 سالوں میں تمہاری حالت اُس حالت سے مختلف ہوگی جس پر تم تھے۔

۰۔۰۔۰

۴۳.حدثنا بقية بن الوليد و عبد القدوس عن أبي بكر بن أبي مريم عن راشد بن سعد عن سعد بن أبي وقاص رضى الله عنه قال تلا رسول الله ﷺ هذه الأية قل هو القادر على ان يبعث عليكم عذابا من فوقكم اومن تحت ارجلكم فقال رسول الله ﷺ أما إنها كائنة ولم يأتي تأويلها بعد.

۴۳ ﴿ بقیہ بن ولید اور عبدالقدوس نے ابوبکر بن ابی مریم سے، انہوں نے راشد بن سعد سے روایت کی ہے کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کی:

﴿قُلْ هُوَالْقَادِرُعَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًامِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ ۝﴾

پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس آیت کا مصداق ابھی تک واقع نہیں ہوا ہے، اور یہ ہو کر رہے گا۔

۰۔۰۔۰

۴۴. حدثنا بقية بن الوليد والحكم بن نافع وعبد القدوس عن صفوان بن عمرو قال حدثني عمرو بن قيس عن عاصم بن حبيب السكوني عن معاذ بن جبل رضى الله عنه قال أما إنكم لن تروا من الدنيا إلا بلاء وفتنة ولن يزداد الأمر إلا شدة ولن تروا أمرا يهولكم أو يشتد عليكم إلا حقره بعده ما هو أشد منه.

۴۴ ﴿ بقیہ بن ولید اور الحکم بن نافع اور عبدالقدوس نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے عمرو بن قیس سے، انہوں نے عاصم بن حبیب السکونی سے روایت کی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک تم دُنیا میں مصیبتیں اور فتنے ہی دیکھو گے اور معاملہ سختی ہی کا ہوگا۔ تم ہرگز کسی ہولناک یا سخت وصیت کو نہیں دیکھو گے مگر یہ کہ جو مصیبت اس کے بعد آئی گی اس کے مقابلے میں تمہیں سابقہ مصیبت معمولی لگے گی۔

۰۔۰۔۰

۴۵. حدثنا أبو هارون الكوفى عن عمرو بن قيس الملائى عن المنهال بن عمرو عن زربن حبيش. سمع عليا رضى الله عنه يقول سلونى فوالله لا تسألونى عن فتة خرجت تقاتل مائة أو تهدى مائة إلا أنبأتكم بسائقها وقائدها وناعقها ما بينكم وبين قيام الساعة.

۴۵﴾ ابو ہارون الکوفی نے عمرو بن قیس الملائی سے، انہوں نے منہال بن عمرو سے، انہوں نے زر بن حبیش سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھ سے پوچھو اللہ کی قسم! تم مجھ سے کسی فتنے کے متعلق نہ پوچھو گے جس میں سو آدمی قتال کے لئے نکلیں گے یا جو فتنہ سو آدمیوں کو چلائے، مگر یہ کہ میں تمہیں اس کے چلانے والے، اس کے قائد، اس میں چلنے والوں کی اطلاع دے سکتا ہوں، تمہارے زمانے سے لے کر قیامت آنے تک۔

○ ○ ○

۴٦. حدثنا محمد بن شابور عن ابن جابر عن أبى عبد رب الدمشقى قال. سمعت معاوية ابن أبى سفيان يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا أنهُ لم يبقى من الدنيا إلا بلاء وفتنة.

۴٦﴾ محمد بن شابور نے ابن جابر سے، انہوں نے ابو عبدرب الدمشقی سے روایت کی ہے کہ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خبردار بے شک دُنیا میں مصائب اور فتنے ہی باقی رہیں گے۔

○ ○ ○

۴۷. حدثنا ابن المبارك ووكيع عن سفيان عن الزبير بن عدى. سمع أنس بن مالك رضى الله عنه يقول لا يأتى عليكم عام إلا هو شر من أخر سمعته من نبيكم صلى الله عليه وسلم.

۴۷﴾ ابن المبارک اور وکیع نے سفیان نے، انہوں نے زبیر بن عدی سے روایت کی ہے کہ اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تم پر جو سال آئے گا وہ گذشتہ سال سے بدتر ہوگا، یہ بات میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ سے سُنی ہے۔

○ ○ ○

۴۸. حدثنا مرحوم العطار عن أبى عمران الجونى. عن أبى الجلد جيلان قال ليصيبن أهل الإسلام البلاء والناس حولهم يرتعون حتى أن المسلم ليرجع يهوديا أو نصرانيا من الجهد.

۴۸﴾ مرحوم العطار، ابو عمران الجونی سے، کہ ابو الجلد جیلان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اہلِ اسلام پر فقر و فاقے آئیں گے اور دیگر لوگ ان کے گرد و نواح میں خوب سیر شکم ہوں گے، یہاں تک کہ کوئی مسلمان مصیبت کی وجہ سے یہودی یا عیسائی ہو جائے گا۔

○ ○ ○

۴۹. حدثنا وكيع وأبو معاوية عن الأعمش عن أبى وائل. عن حذيفة وأبى موسى رضى الله عنهما سمعا رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن بين يدى الساعة لأياما ينزل فيها الجهل ويكثر فيها الهرج. قالوا وما الهرج يا رسول الله. قال القتل

.إلا أن أبا معاوية لم يذكر حذيفة.

﴿۴۹﴾ وکیع اور ابو معاویہ نے الاعمش سے انہوں نے ابو وائل سے روایت کی ہے کہ حذیفہ اور ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اُنہوں نے آپ ﷺ کو اِرشاد فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ بے شک قیامت سے پہلے ایسا دور آئے گا جس میں جہل اُتر پڑے گا اور ہرج زیادہ ہوجائے گا، تو حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ اَے اللہ کے رسول ﷺ یہ ''ہرج'' کیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا ''قتل''۔

(حضرت ابومعاویہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے سند میں حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر نہیں کیا ہے)

(واحدیٰ)

۞ ۞ ۞

٥٠. حدثنا ابن مهدى عن سفيان عن الأعمش. عمن حدثه قال لا يأتيكم أمر تضجون منه إلا أردفكم آخر يشغلكم عنه.

﴿۵۰﴾ ابن مہدی نے سفیان سے، انہوں نے اعمش رحمہ اللہ تعالیٰ سے اور انہوں نے اس سے روایت نقل کی ہے جس نے اُسے یہ بات بتائی کہ تم پر کوئی معاملہ نہیں آئے گا کہ تم اس کے متعلق چیخ وپکار کررہے ہوگے مگر یہ کہ اُس کے بعد تمہارے پاس ایک اور معاملہ آجائے گا جو تمہاری توجہ پہلے معاملے سے ہٹادے گا۔

۞ ۞ ۞

٥١. حدثنا جرير بن عبد الحميد عن يزيد بن أبى زياد عن. إبراهيم بن علقمة عن عبد الله وعيسى بن يونس عن الأعمش عن أبى وائل. عن عبد الله قال كيف بكم إذا ألبستكم فتنة يهرم فيها الكبير ويربوا فيها الصغير يتخذها الناس سنة إذا ترك منها شيء قيل تركت السنة. قيل ياأبا عبد الرحمن ومتى ذلك. قال إذا كثرت جهالكم وقلت علماؤكم وكثرت قراؤكم وأمراؤكم وقلت أمناؤكم والتمست الدنيا بعمل الآخرة.

﴿۵۱﴾ جریر بن عبدالحمید نے یزید بن ابو زیادہ سے، انہوں نے ابراہیم بن علقمۃ سے، انہوں نے عبداللہ سے روایت کی ہے اور عیسیٰ بن یونس نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے روایت کی ہے کہ عبداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم پر ایسا فتنہ آئے گا کہ جس میں جوان بوڑھا ہوجائے گا اور جس میں بچے پرورش پاکر بڑے ہوں گے، لوگ اُسے سُنّت بنالیں گے، جب اس میں سے کچھ چھوڑا جائے گا تو کہا جائے گا کہ سُنّت چھوڑ دی گئی ہے، کسی نے کہا کہ اَے اَبوعبدالرحمٰن! یہ کب ہوگا؟ فرمایا جب تمہارے جُہَلاءَ زیادہ ہوجائیں گے، اور تمہارے علماء کم ہوجائیں گے، اور تمہارے قُرّاء

اور اُمراء زیادہ ہوں گے، اور تمہارے اُمانتدار کم ہو جائیں گے، اور آخرت کے عمل کے ذریعے دُنیا ڈھونڈی جائے گی۔

○ ○ ○

۵۲. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي وائل .عن حذيفة بن اليمان رضي الله عنه قال ما بينكم وبين أن يرسل عليكم الشر فراسخ إلا موت عمر رضي الله عنه.

۵۲ ابومعاویہ نے اعمش سے، انہوں نے ابو وائل سے روایت کی ہے کہ حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تمہارے اور تم پر آنے والے شر کے درمیان کوئی طویل فاصلہ نہیں ہے، سوائے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ کی موت (شہادت) کے۔

○ ○ ○

۵۳. حدثنا محمد بن جعفر عن شعبة عن عمرو بن مرة سمع أبا وائل يحدث. عن حذيفة قال ما بينكم وبين الشر إلا رجل ولو قد مات صب عليكم الشر فراسخ.

۵۳ محمد بن جعفر نے شعبہ سے، انہوں نے عمرو بن مرہ سے، انہوں نے ابووائل سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تمہارے اور شر کے درمیان ایک آدمی کھڑا ہے، جب وہ مَر جائے تو شر تم کو کئی کوس تک بہالے جائے گا۔

○ ○ ○

۵۴. حدثنا عبد الرزاق عن أبيه عن ميناء مولى عبدالرحمن بن عوف قال. رأيت أبا هريرة رضي الله عنه وسمع صبيانا يقولون الآخر شر فقال أبوهريرة إي نفسي بيده إلى يوم القيامة.

۵۴ عبدالرزاق اَپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میناء، مولیٰ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مَیں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا وہ بچوں کو دیکھ کر کہہ رہے تھے کہ ہر بعد والا شر ہے، پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جس ذات کے ہاتھ میں میری جان ہے اس کی قسم یہ سلسلہ قیامت تک یوں ہی چلے گا۔

○ ○ ○

۵۵. حدثنا ابن أبي غنية عن أبيه عن جبلة بن سحيم عن عامر ابن مطر. عن حذيفة بن اليمان أنه قال يا عامر لا يغرنک ما ترى فإن هولاء يوشكون أن يتفرجوا عن دينهم كما تنفرج المرأة عن المرأة قبلها.

۵۵ ابن ابی غنیہ اپنے والد سے وہ جبلہ بن سحیم سے، وہ عامر بن مطر سے روایت کرتے ہیں کہ حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اَے عامر! جو تو دیکھ رہا ہے اس سے دھوکے میں نہ آنا۔ قریب ہے کہ بے شک یہ لوگ اپنے دین سے جُدا ہو جائیں گے، جیسے عورت دوسری عورت سے جدا ہو جاتی ہے۔

○ ○ ○

۵۶. حدثنا ابن إدريس عن أبيه عن جده. عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أول الناس هلاكا فارس ثم العرب على إثرهم.

۵۶ ابن ادریس اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سب سے پہلے لوگوں میں سے فارس والے ہلاک ہوں گے، پھر ان کے پیچھے عرب والے۔

○ ○ ○

۵۷. حدثنا حسين بن حسن عن ابن عون عن الحسن. عن أبي بن كعب رضي الله عنه قال كان وجهنا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم واحدا فلما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم توجهنا هاهنا وهاهنا.

۵۷ حسین بن حسن، ابن عون سے، وہ حسن سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہمارا رُخ ایک تھا جب آپ ﷺ فوت ہوگئے تو ہم نے اِس طرف اور اُس طرف رُخ کرلیا۔

○ ○ ○

۵۸. حدثنا عبد العزيز بن أبان وأبو أسامة عن عبد الله بن الوليد المزني عن محمد بن عبد الرحمن بن أبي ذئب قال سمعت ابن الزبير يقول ما حدثني كعب بشيء أصيبه في سلطاني إلا وقد رأيت.

۵۸ عبدالعزیز بن اَبان اور اَبو اُسامہ نے عبداللہ بن الولید المزنی سے، انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن اَبی ذئب سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کچھ مجھے بتایا کہ میری حکومت میں جو کچھ ہوگا وہ سب کچھ میں نے دیکھ لیا۔

○ ○ ○

۵۹. حدثنا جرير بن عبد الحميد عن يزيد بن أبي زياد عن مجاهد. عن ابن عمر رضي الله عنهما أنه رأى بنيانا على أبي قبيس فقال يا مجاهد إذا رأيت بيوت مكة قد ظهرت على أخاشبها وجرى الماء في طرقها فخذ حذرك.

۵۹ جریر بن عبدالحمید، یزید بن اَبی زیاد سے روایت کرتے ہیں کہ مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ نے ابوقبیس کی پہاڑی پر ایک عمارت دیکھی تو فرمایا کہ اے مجاہد! جب تو مکہ کے گھروں کو دیکھے کہ وہ اپنی لکڑیوں سے نمایاں ہوگئے ہیں، اور پانی وہاں کے راستوں میں بہہ رہا ہے تو ہوشیار رہنا۔

○ ○ ○

٦٠. حدثنا عيسى بن يونس وابن عيينه يزيد بعضهم على بعض وأبو معاوية عن الأعمش عن أبي وائل قال. سمعت حذيفة بن اليمان رضي الله عنه يقول كنا عند عمر رضي الله عنه فقال أيكم يحفظ قول رسول الله صلى الله عليه وسلم في الفتنة. فقلت أنا أحفظه كما قاله. قال إنک لجری فهات. فقلت فتنة الرجل في أهله وماله وولده وجاره تكفرها الصلاة والصدقة والأمر بالمعروف والنهي عن المنكر. فقال ليس عن هذا أسألک ولكن عن التي تموج كموج البحر. فقلت لا تخف يا أمير المؤمنين فإن بينک وبينها بابا مغلقا. قال فيكسر الباب أو يفتح. قال قلت بل يكسر. فقال عمر إذا لا يغلق أبدا. قلت أجل. قال قلنا فهل يعلم عمر من الباب. قال نعم كما يعلم أن دون غد ليلة وذلک أني حدثته حدثنا ليس بالأغاليط. قال شقيق فهبنا أن نسأله من الباب فأمرنا مسروقا فسأله فقال الباب عمر.

۶۰ عیسیٰ بن یونس اور ابن عیینہ (بعض کے الفاظ بعض سے کم زیادہ ہے) اور ابومعاویہ نے اعمش ابووائل سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم میں سے کس کو حضرت رسول اللہ ﷺ کی (وہ) بات (جو) فتنہ کے متعلق (ہے) یاد ہے؟ تو حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ مجھے یاد ہے اسی طرح جیسے آپ ﷺ نے فرمایا تھا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بے شک تُو بے باک ہے، تو (پھر) بیان کر! میں نے کہا کہ آدمی کے لئے اس کے گھر والوں میں، اس کے مال میں، اس کی اولاد میں، اس کے پڑوسیوں میں فتنہ ہے، اس فتنہ کا کفارہ نماز، صدقہ، اَمر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اس فتنے کے متعلق تجھ سے نہیں پوچھ رہا ہوں بلکہ اُس فتنے کے متعلق پوچھ رہا ہوں جو سمندر کی موجوں کی طرح موجیں مارے گا؟ میں نے عرض کیا کہ اَے اَمیر المؤمنین آپ اَندیشہ مت کریں اس لئے کہ آپ کے اور فتنوں کے درمیان ایک بند دروازہ ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ نے پوچھا کیا وہ دروازہ توڑ دیا جائے گا، یا کھول دیا جائے گا؟ میں نے کہا وہ دروازہ توڑ دیا جائے گا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا پھر تو وہ کبھی بھی بند نہ ہوگا؟ میں نے کہا جی ہاں! حضرت ابووائل رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ کیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ وہ دروازہ کون ہے؟ تو حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہاں، جیسے وہ یہ جانتا تھا کہ کل کے بعد رات آنے والی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے حدیث سُنائی تھی کوئی پہیلی تو نہ تھی، حضرت ابووائل رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں ہمیں اس بات سے ہیبت ہوئی کہ ہم حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ سے پوچھیں کہ وہ دروازہ کون تھا، پس ہم نے مسروق سے کہا کہ وہ پوچھے! مسروق نے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا وہ دروازہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

○ ○ ○

۶۱. حدثنا بقية بن الوليد عن صفوان عن شريح بن عبيد. عن كعب قال ليأتين على الناس زمان يعير المؤمن با يمانه كما يعير اليوم الفاجر بفجوره حتى يقال للرجل إنک مؤمن فقيه.

۶۱ بقیہ بن الولید، صفوان سے، وہ شریح بن عبید سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ مؤمن کو اس کے ایمان کی وجہ سے عار دلائی جائے گی جیسے آج کل گنہگار کو اس کے گناہ کی وجہ سے عار دلائی جاتی ہے، حتیٰ کہ ایک آدمی سے کہا جائے کہ تُو تو مؤمن ہے! فقیہ ہے!

○ ○ ○

۶۲. حدثنا ابن عيينه عن جامع عن أبي وائل. عن عبد الله قال إذا فشا الكذب كثر الهرج.

۶۲ ابن عیینہ، جامع سے، وہ ابو وائل سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب جھوٹ پھیل جائے گا تو قتل و غارت گری زیادہ ہو جائے گی۔

○ ○ ○

۶۳. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي وائل عن عزرة بن قيس قال. قام رجل إلى خالد بن الوليد رضى الله عنه بالشام وهو يخطب فقال إن الفتن قد ظهرت. فقال خالد أما وابن الخطاب حي فلا إنما ذاک إذا كان الناس بذي بلاء وذي بلاء وجعل الرجل يتذكر الأرض ليس بها مثل الذي يفر إليها منه فلا يجده فعند ذلک تظهر الفتن.

۶۳ ابو معاویہ، اعمش سے، وہ ابی وائل سے روایت کرتے ہیں کہ عزرہ بن قیس رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ خالد بن ولید شام میں خطبہ دے رہے تھے ایک شخص دوران خطبہ کھڑا ہوا اور کہنے لگا بے شک فتنے ظاہر ہو چکے ہیں، تو حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ابھی (تو) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ زندہ ہیں، ابھی ظاہر نہ ہوں گے، یہ اس وقت ظاہر ہوں گے جب لوگ مصیبت زدہ ہوں گے اور اس وقت ایک آدمی اپنی زمین کا تذکرہ کرے گا کہ اس زمین میں اس فتنے کا قتل نہ ہوگا جس فتنے سے وہ بھاگ رہا ہوگا، پس وہ اس مصیبت کو وہاں نہیں پائے گا، اس وقت فتنے ظاہر ہوں گے۔

○ ○ ○

۶۴. حدثنا نوح بن أبي مريم عن ابن أبي ليلى عن حبيب بن أبي ثابت عن يحى بن وثاب عن علقمة والأسود عن عبد الله قال إن شر الليالي والأيام والشهور والأزمة أقربها إلى الساعة.

۶۴ نوح بن ابی مریم، ابن ابی لیلیٰ سے، وہ حبیب بن ابی ثابت سے، وہ یحییٰ بن وثاب سے وہ علقمہ اور اسود سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو راتیں اور دِن اور مہینے اور زمانہ جتنا قیامت کے قریب ہوگا اِتنا بدتر ین ہوگا۔

○ ○ ○

٦٥ . حدثنا مروان بن معاوية عن إبی مالک الأشجعی حدثنا ربعی بن حراش. عن حذيفة رضی الله عنه أنه لما قدم من عند عمر رضی الله عنه جلس يحدثنا فقال إن أمير المؤمنين لما جلست إليه قال للقوم.أيكم يحفظ قول رسول الله صلى الله عليه وسلم فی الفتن قالوا سمعنا. قال لعلكم تعنون فتنة الرجل فی نفسه وأهله . قالوا نعم قال لست عن ذاک أسأل تلک يكفرها الصلاة والصدقة ولكن قوله فی الفتن التی تموج موج البحر. قال فاسكت القوم فعلمت أنه إياى يريد فقلت يا أمير المؤمنين أنا. قال لله أبوک.قلت يا أمير المؤمنين إن دون ذلک بابا مغلقا يوشک أن يكسر أو يفتح. فقال عمر أكسرا لا أبا لک. قلت كسرا قال فلعله إن كسر أن يعاد فيغلق. قال قلت كسرا وإن ذلک الباب رجل يوشک أن يقتل أو يموت حديث ليس بالأغاليط.

۶۵ مروان بن معاویہ نے ابی مالک اشجعی سے، انہوں نے ابی بن حراش سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں سے واپس تشریف لائے تو وہ بیٹھ کر ہمیں باتیں بتانے لگے فرماتے ہیں کہ جب مَیں اَمیر المؤمنین کے پاس بیٹھا تو اس نے لوگوں سے پوچھا کہ تم میں سے کسی کو نبی اَکرم ﷺ کے فتنوں کے متعلق کچھ یاد ہے؟ سب نے کہا کہ ہمیں یاد ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا شاید تم وہ فتنہ سمجھ رہے ہو جو آدمی کے نفس اور گھر والوں کے متعلق ہے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مَیں اس فتنے کے متعلق نہیں پوچھ رہا ہوں اس فتنے کا کفارہ تو نماز اور صدقہ ہے لیکن مَیں اس فتنے کے متعلق پوچھ رہا ہوں جو سمندر کے موجوں کی طرح ٹھاٹھیں مارے گا؟ تو حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سب لوگ خاموش ہو گئے تو میں سمجھ گیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھ سے کہلوانا چاہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا اَے اَمیر المؤمنین! مَیں اس فتنے کو جانتا ہوں تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کے باپ کو جزائے خیر دے، میں نے عرض کیا اَے اَمیر المؤمنین! اس فتنے سے پہلے ایک بند دَروازہ ہے قریب ہے کہ وہ دروازہ توڑ دیا جائے یا کھول دیا جائے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کیا وہ توڑ دیا جائے گا؟ تیرا باپ مَرے! میں نے عرض کیا کہ توڑ دیا جائے گا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ شاید توڑنے کے بعد اُسے دوبارہ لوٹایا جائے اور بند کر دیا جائے؟ میں نے عرض کیا وہ توڑ دیا جائے گا اور یہ دروازہ دَر حقیقت ایک آدمی ہے قریب ہے کہ اس کو قتل کر دیا جائے گا یا وہ مَر جائے گا، اور یہ حدیث ہے کوئی جھوٹی بات نہیں۔

○ ○ ○

۲۲ . حدثنا ابن مبارک عن المبارک بن فضاله عن الحسن. عن النعمان بن بشير رضی اللّٰه عنه قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم إن بين يدی الساعة فتنا كأنها قطع الليل المظلم يصبح الرجل فيها مؤمنا ويمسی كافرا ويمسی مؤمنا ويصبح كافرا يبيع قوم فيها خلاقهم بعرض من الدنيا يسير أو بعرض من الدنيا. قال الحسن فو اللّٰه الذی لا إله إلا هو لقد رأيتهم صورا ولا عقول وأجساما ولا أحلام فراش نار وذبان طمع يغدون بدر همين ويروحون بدر همين يبيع أحدهم دينه بثمن عنز.

۲۲﴾ ابن مبارک نے، مبارک بن فضالہ سے، انہوں نے حسن سے روایت کی ہے کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے اندھیری رات کی مانند فتنے ہوں گے جس میں آدمی صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر ہوگا، اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہوگا۔ کچھ لوگ اپنا اخلاق و کردار معمولی دُنیا کے عوض بیچیں گے، حضرت حسن رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! میں نے خود اُنہیں دیکھا ہے صورتیں ہیں جو عقلوں سے خالی ہیں، جسم ہیں جو دانائی سے خالی ہیں۔

○ ○ ○

۲۷ . حدثنا هشيم عن سيار عن أبی وائل شقيق بن سلمة. عن حذيفة أن عمر رضی اللّٰه عنه قال لأصحاب رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم أيكم سمع قول رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم فی الفتنة. فقال حذيفة فقلت أنا سمعته يقول فتنة الرجل فی أهله وماله وجاره يكفر ذلک الصوم والصلاة والصدقة. فقال عمر ليس هذا أريد ولكن قوله فی الفتنة التی تموج كموج البحر يتبع بعضها بعضا. قال قلت فلا تخفها يا أمير المؤمنين فإن بينک وبينها بابا مغلقا. فقال كيف بالباب أيفتح أويكسر. قال بل يكسر ثم لا يغلق إلی يوم القيامة.

۲۷﴾ ہشیم، سیار سے، وہ ابی وائل سے، وہ شقیق بن سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اَصحابِ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ تم میں سے کسی نے حضرت رسول اللہ ﷺ کی بات فتنے کے بارے میں سُنی ہے؟ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مَیں نے کہا، مَیں نے سُنی ہے، آدمی کیلئے اس کے گھر والوں میں، اس کے مال میں، اور اس کے پڑوسی میں فتنہ ہے، جس کا کفارہ روزہ اور نماز اور صدقہ ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میری مُراد یہ فتنہ نہیں، میری مُراد وہ فتنہ ہے جو سمندر کی موجوں کی طرح ٹھاٹھیں مارے گا، بعض

فتنے بعض کے پیچھے ہوں گے، حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ آپ اس فتنہ سے اندیشہ نہ رکھیئے، بے شک آپ کے اوراس فتنے کے درمیان بند دروازہ ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ دروازے کے ساتھ کیا کیا جائے گا کھول دیا جائے گا؟ یا توڑ دیا جائے گا؟ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ بلکہ وہ دروازہ توڑ دیا جائے گا پھر وہ قیامت تک بند نہ ہوگا۔

٥ ٥ ٥

٦٨ . حدثنا هشيم عن يونس عن الحسن قال. أخبرنا أسيد بن المتشمش عن أبى موسى الأ شعرى رضى اللّٰه عنه. قال قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم إن بين يدى الساعة لهرجا. قلت وما الهرج. قال القتل. قلنا أكثر ممن يقتل اليوم. قال والمسلمون فى فروجهم يومئذ. قال ليس بقتلكم الكفار ولكن يقتل بعضكم بعضا حتى يقتل الرجل أخاه وابن عمه وجاره قال فأبلس القوم حتى ما يبدى رجل منا عن واضحة.

٦٨﴾ ہشیم، یونس سے وہ الحسن سے، وہ اُسید بن المتشمش سے روایت کرتے ہیں کہ ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک قیامت سے پہلے ''ہرج'' ہوگا، میں نے عرض کیا کہ یہ ''ہرج'' کیا ہے؟ تو حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، قتل! ہم نے عرض کیا کہ جتنے آج کل قتل ہو رہے ہیں اس سے بھی زیادہ قتل ہوں گے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان آج کل کشادگی میں ہے اور فرمایا کہ تمہیں کفار قتل نہیں کریں گے لیکن تم ایک دوسرے کو قتل کرو گے حتیٰ کہ آدمی اپنے بھائی کو اور اپنے چچازاد بھائی کو اور اپنے پڑوسی کو قتل کرے گا، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ سن کر لوگ مایوس ہو گئے حتیٰ کہ ہم میں سے کسی شخص نے اس بات کو کھل کر ظاہر نہ کیا۔

٥ ٥ ٥

٦٩ . حدثنا هشيم عن أبى بلج عن عمرو بن ميمون. عن عبد اللّٰه بن مسعود رضى اللّٰه عنه قال كيف بكم إذا لبستكم فتنة يهرم فيها الكبير ويربوا فيها الصغير ويتخذها الناس دينا فإذا غيرت قالوا هذا منكر قيل ومتى ذاك إذا كثرت أمراؤكم وقلت أمناؤكم وكثرت خطباؤكم وقلت فقهاؤكم وتفقه لغير الدين والتمست الدنيا بعمل الاخرة.

٦٩﴾ ہشیم، اَبی بلج سے، وہ عمر بن میمون سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم پر ایسا فتنہ آئے گا جس میں جوان بوڑھا ہو جائے گا، اور جس میں بچہ تربیت پا کر جوان ہوگا، اور لوگ اس فتنے کو دین بنالیں گے پس جب اس میں تبدیلی کی جائے گی تو لوگ اسے منکرات سمجھیں گے، عرض کیا گیا کہ یہ کب

ہونے والا ہے؟ فرمایا جب تمہارے اُمراء زیادہ ہوجائیں گے، اور اَمانتدار کم ہوجائیں گے، اور تمہارے خُطباء زیادہ ہوجائیں گے اور تمہارے فقہاء کم ہوجائیں گے، اور دین کے علاوہ دیگر چیزوں کی سمجھ حاصل کی جائے گی، اور آخرت کے عمل کے ذریعے دُنیا طلب کی جائے گی۔

○ ○ ○

۷۰. حدثنا ضمام عن أبی قبیل قال. سمعت مسلمة بن مخلد الأنصاری و کان زاد فی بعث البحر فکره الجند ذلک وهو علی المنبر فقال یا أهل مصر ما تنقمون منی فو الله لقد زدت فی عددکم و کثرت فی مددکم وقویتکم علی عدوکم اعلموا أنی خیر ممن یأتی بعدی والاخر فالاخر شر.

۷۰﴾ ضمام کہتے ہیں کہ اَبی قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت مسلمہ بن مخلد الانصاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے سمندر میں بھیجے جانے والے لشکر میں اِضافہ کیا، تو فوج نے اس اِضافے کو ناپسند کیا، میں نے حضرت مسلمہ رحمہ اللہ تعالیٰ کو منبر پر کہتے ہوئے سُنا ہے کہ اَے اَہلِ مصر! تم مجھے بُرا کیوں کہتے ہو؟ اللہ کی قسم! میں نے تمہاری تعداد میں اور تمہاری مدد میں اضافہ کیا ہے، اور مَیں نے تمہیں دُشمنوں پر قوّت دی ہے، جان لو! بے شک مَیں ان سے بہتر ہوں جو میرے بعد آنے والے ہیں، اور جو بعد میں آئے گا اِتنا اس میں شر زیادہ ہوگا۔

○ ○ ○

۷۱. حدثنا عبد العزیز بن محمد عن عمروبن أبی عمرو عن عبد الله بن عبد الرحمن الأنصاری. عن حذیفة بن الیمان رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تقوم الساعة حتی تقتلوا إمامکم وتجتلدوا بأسیافکم ویرث دنیاکم شرارکم. تسمیة الفتن التی هی کائنة وعددها من وفاة رسول الله صلی الله علیه وسلم إلی قیام الساعة.

۷۱﴾ عبد العزیز بن محمد نے عمرو بن اَبی عمرو سے، انہوں نے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن الانصاری سے روایت کی کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی حتی کہ تم اپنے امام کو قتل کرو گے، اور ایک دوسرے کو تلواروں کے ساتھ مارو گے، اور تمہاری دُنیا کے وارث تم میں بدترین لوگ ہوں گے۔

○ ○ ○

رسول اللہ ﷺ کی وفات سے لے کر قیامت تک

واقع ہونے والے فتنوں کے نام اوران کی تعداد

۴۷۔ حدثنا بقية بن الوليد والحكم بن نافع وأبو المغيرة عن صفوان بن عمرو عن عبد الرحمن بن جبير بن نفير الحضرمي عن أبيه. عن عوف بن مالك الأشجعي رضي الله عنه قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم اعدد يا عوف ستا بين يدي الساعة أولهن موتي فاستبكيت حتى جعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يسكتني. ثم قال قل إحدى والثانية فتح بيت المقدس قل اثنين والثالثة موتان يكون في أمتي كقعاص الغنم قل ثلاثا والرابعة فتنة تكون في أمتي قال وعظمها قل أربعا والخامسة يفيض المال فيكم حتى يعطى الرجل المائة الدينار فيتسخطها قل خمسا والسادسة هدنة تكون بينكم وبين بني الأصفر ثم يسيرون إليكم فيقاتلونكم والمسلمون يومئذ في أرض يقال لها الغوطة في مدينة يقال لها دمشق.

۴۷﴾ بقیہ بن الولید اور الحکم بن نافع اور ابوالمغیر ہ نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر الحضر می سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے اِرشاد فرمایا کہ اَے عوف! قیامت سے پہلے چھ 6 چیزوں کو شمار کر لینا، ان میں سب سے پہلے میری موت ہے، یہ سُن کر میں رونے لگا حتیٰ کہ حضرت رسول اللہ ﷺ مجھے خاموش کرانے لگے، پھر فرمایا کہو کہ یہ ایک 1 ہوئی، اور دوسری 2 بیت القدس کی فتح ہے، کہو کہ یہ دوسری 2 ہوئی، اور تیسری 3 دو موتیں ہوں گی میری اُمّت میں جیسے بکریوں کی سینے کی بیماری ہوتی ہے، کہو کہ یہ تین 3 ہوئی، چوتھی 4 میری اُمّت میں فتنہ ہوگا، حضرت عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اس فتنے کا بڑا ہونا بتایا، کہو کہ یہ چار 4 ہوئی، پانچویں 5 تم میں مال کی کثرت ہوگی حتیٰ کہ ایک آدمی کو سو 100 دینار دیئے جائیں گے جب بھی وہ ناراض ہوگا، یہ پانچ 5 ہوئیں تمہارے اور رُومیوں کے درمیان معاہدہ ہوگا پھر وہ تمہاری طرف روانہ ہو کر تم سے جنگ کریں گے اور مسلمان اس زمانے میں ایسی زمین میں ہوں گے جسے ''غوطہ'' کہیں گے، اور وہ دِمشق نامی شہر میں ہوگی۔

○ ○ ○

۷۳. حدثنا محمد بن شابور عن النعمان بن المنذر عن مكحول. عن عوف بن مالك قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم ست بین یدی الساعة أولهن موت نبیکم صلی الله علیه وسلم قل إحدی والثانیة فتح بیت المقدس والثالثة موت یقع فیکم کقعاص الغنم والرابعة فتنة بینکم لا یبقی بیت من العرب إلا دخلته والخامسة هدنة بینکم وبین بنی الأ صفر فیجتمعون لکم عدد حمل المرأة تسعة أشهر.

۷۳﴾ محمد بن شابور نے نعمان بن المنذر سے، انہوں نے مکحول سے روایت کی ہے کہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے کہا کہ قیامت سے پہلے چھ 6 علامتیں ہوں گی، ان میں سب سے پہلے تمہارے نبی ﷺ کی موت ہوگی، کہو کہ یہ ایک 1 ہوئی، اور دوسری 2 علامت بیت المقدس کی فتح، اور تیسری 3 علامت موت ہے جو تم میں واقع ہوگی، جیسے بکریوں کے سینے کی بیماری ہوتی ہے، اور چوتھی 4 علامت تم میں ایک فتنہ ہوگا کوئی گھر عرب کا باقی نہ رہے گا مگر یہ فتنہ اس میں داخل ہوگا، اور پانچویں 5 علامت تمہارے اور رُومیوں کے درمیان صُلح ہوگی، وہ تمہارے لئے جمع ہوں گے عورت کے حمل کی مدّت کے بقدر یعنی نو 9 مہینے۔

○ ○ ○

۷۴. حدثنا ابن عیینة عن صفوان بن سلیم عمن حدثه. عن عوف بن مالک قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ست قبل الساعة أولهن وفاة نبیکم وفتح بیت المقدس وموت کقعاص الغنم وهدنة تکون بینکم وبین بنی الأصفر وافتتاح مدینة الکفر ورد الرجل مائة دیناز سخطة.

۷۴﴾ ابن عیینہ، صفوان بن سلیم رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کرتے ہیں اور وہ اُن سے جنہوں نے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت سے پہلے چھ 6 علامتیں ہوں گی ان میں سب سے پہلے تمہارے نبی ﷺ کی وفات ہوگی، اور بیت المقدس کی فتح ہوگی، اور بکری کے سینے کی بیماری کی طرح موت ہوگی اور صلح ہوگی اور تمہارے اور رُومیوں کے درمیان، اور کُفر کا شہر کُھل جائے گا اور ایک آدمی سو 100 دینار کو کم سمجھ کر واپس کر دے گا۔

○ ○ ○

۷۵. حدثنا ابن وهب عن معاویة بن صالح عن ضمرة بن حبیب عن عوف بن مالک ومعاویة عن العلاء بن الحارث عن مکحول. عن عوف بن مالک قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم ست بین یدی الساعة أولهن وفاتی ثم فتح بیت

المقدس ثم منزل تنزله أمتى من الشام ثم فتنة تقع فيكم لا يبقى بيت عربى إلا دخلته ثم تصالحكم الروم.

۷۵ ابن وہب، معاویہ بن صالح سے، وہ ضمرہ بن حبیب سے وہ حضرت عوف بن مالک سے، نیز معاویہ، علاء بن حارث سے، وہ مکحول سے روایت کرتے ہیں کہ، حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ قیامت سے پہلے چھ 6 علامتیں ہوں گی، ان میں سب سے پہلے میری موت ہوگی پھر بیت المقدس کی فتح ہوگی پھر شام کے علاقے میں ایک منزل ہوگی جہاں پر میری اُمّت اُترے گی پھر تم میں ایک فتنہ واقع ہوگا کسی عربی کا گھر باقی نہیں رہے گا مگر وہ فتنہ اس میں داخل ہوجائے گا پھر رُومی تم سے صلح کریں گے۔

○ ○ ○

۷٦. حدثنا محمد بن سلمة الحرانى حدثنا محمد بن إسحاق عن حزن بن عبد عمر و قال دخلنا أرض الروم فى غزوة الطوانة فنزلنا مرجا فأخذت أنا برؤس دواب أصحابى فطولت لها فانطلق أصحابى يتعلفون فبينا أنا كذلك إذ سمعت السلام عليك ورحمة الله فالتفت فإذا أنا برجل عليه ثياب بياض. فقلت السلام عليك ورحمة الله فقال أمن أمة أحمد. قلت نعم. قال فاصبروا فإن هذه الأمة أمة مرحومة كتب الله عليها خمس فتن وخمس صلوات. قال قلت سمهن لى. قال أمسك إحداهن موت نبيهم واسمها فى كتاب الله تعالى بغتة ثم قتل عثمان واسمها فى كتاب الله الصماء ثم فتنة ابن الزبير واسمها فى كتاب الله العمياء ثم فتنة ابن الأشعث واسمها فى كتاب الله البتيراء ثم تولى وهو يقول وبقيت الصيلم وبقيت الصيلم فلم أدر كيف ذهب.

۷٦ محمد بن سلمہ الحرانی، محمد بن اِسحاق سے روایت کرتے ہیں کہ حزن بن عبد عمرو فرماتے ہیں کہ غزوہ طوانہ میں ہم رُوم کی زمین میں داخل ہوئے پس ہم نے ایک چراگاہ میں پڑاؤ ڈالا۔ میں اپنے ساتھیوں کے جانوروں کی نگرانی کرنے لگا اچانک میں نے سُنا کہ کوئی مجھے سلام کررہا ہے "اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ وَرَحْمَۃُ اللہِ" میں نے مُڑ کر دیکھا تو ایک شخص سفید کپڑے پہنے ہوئے تھا میں نے جواب میں کہا "اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ وَرَحْمَۃُ اللہِ" اس شخص نے پوچھا کہ تم اَحْمَد علیہ السلام کی اُمّت سے ہو؟ مَیں نے کہا جی ہاں! اُس شخص نے کہا: صبر کرو بے شک یہ مرحوم اُمّت ہے اللہ تعالیٰ نے ان پر پانچ فتنے اور پانچ نمازیں لکھ دی ہیں مَیں نے کہا کہ وہ فتنے میرے لئے بیان کیجئے ؟ اُس شخص نے کہا: یاد رکھو ان میں سے ایک حضرت نبی ﷺ کی موت ہے اور اس فتنے کو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں "بَغْتَۃً" کہا گیا ہے، پھر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قتل ہے، اس فتنے کا نام کتاب اللہ

میں "صماء" ہے، پھر ابن زبیر کا فتنہ ہے اور اس فتنے کا نام کتاب اللہ میں "عمیاء" ہے پھر ابن اشعث کا فتنہ ہے اور اس فتنے کا نام کتاب اللہ میں "بتراء" ہے، پھر وہ آدمی پیٹھ پھیر کر چلا اور کہے جا رہا تھا: باقی رہا [illegible] کا فتنہ اور [illegible] کا فتنہ باقی رہا، پس مجھے نہیں معلوم کہ وہ آدمی کیسے چلا گیا۔

○ ○ ○

۷۷. حدثنا أبو أسامة حدثنا الأعمش حدثنا منذر الثوری عن عاصم بن ضمرة. عن علی بن أبی طالب رضی الله عنه قال جعل الله فی هذه الأمة خمس فتن فتنة عامة ثم فتنة خاصة ثم فتنة عامة ثم فتنة خاصة ثم الفتنة السوداء المظلمة التی یصیر الناس کالبهائم ثم هدنة ثم دعاة إلی الضلالة فإن بقی لله یومئذ خلیفة فالزمه.

۷۷﴾ ابواسامہ، اعمش سے، وہ منذر الثوری سے، وہ عاصم بن ضمرہ سے روایت کرتے ہیں کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس امّت میں پانچ فتنے رکھے ہیں عام فتنہ، پھر خاص فتنہ، پھر عام فتنہ، پھر خاص فتنہ، پھر ایک تاریک سیاہ فتنہ ہوگا، جس میں لوگ جانوروں کی طرح ہو جائیں گے، پھر صلح ہوگی پھر گمراہی کی طرف دعوت دینے والے ہوں گے پس اگر اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کا کوئی خلیفہ باقی ہو تو ضرور اس کا ساتھ دو۔

○ ○ ○

۷۸. حدثنا أبو ثور وعبد الرزاق عن معمر عن طارق عن منذر الثوری عن عاصم بن ضمرة. عن علی رضی الله عنه قال جعلت فی هذه الأمة خمس فتن فذکر نحوه إلا أنه قال العمیاء الصماء المطبقة.

۷۸﴾ ابوثور اور عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے طارق سے، انہوں نے منذر الثوری سے، انہوں نے عاصم بن ضمرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس امّت میں پانچ فتنے واقع ہوں گے، پس مذکورہ بالا حدیث کی طرح ذکر کیا، ہاں اس روایت میں ہے کہ وہ فتنہ "عمیاء، صماء" مطبقہ ہوگا۔

○ ○ ○

۷۹. حدثنا یحی بن الیمان حدثنا سفیان الثوری عن أشعث بن أبی الشعثاء عن أشیاخ لبنی عبس. عن حذیفة قال تکون فتنة ثم تکون جماعة وتوبة ثم جماعة وتوبة حتی ذکر الرابعة ثم لا تکون توبة ولا جماعة.

۷۹﴾ یحیٰ بن الیمان، سفیان الثوری سے، وہ اشعث بن أبی الشعثاء سے، وہ أشیاخ بن عبس سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنہ ہوگا، پھر جماعت اور توبہ ہوگی پھر جماعت اور توبہ ہوگی، حتی کہ چار مرتبہ اس نے یہ ذکر کیا، پھر نہ توبہ ہوگی نہ جماعت ہوگی۔

○ ○ ○

۸۰. حدثنا ابن عيينة وأبو أسامة عن مجالد عن عامر عن صلة قال. سمعت حذيفة بن اليمان يقول فى الإسلام أربع فتن تسلمهم الرابعة إلى الدجال الرقطاء والمظلمة وهنه وهنه.

۸۰ ابن عُیینہ اورابواُسامہ،مجالد سے، وہ عامر سے، وہ صلہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان فرماتے ہیں کہ اسلام میں چار فتنے ہوں گے چوتھا فتنہ اُنہیں دجّال کے سپرد کردے گا،ان کے نام یہ ہیں ''الرقطاء، المظلمہ، هنه، هنه''۔

○ ○ ○

۸۱. حدثنا جرير بن عبد الحميد عن ليث بن أبى سليم قال حدثنى الثقة عن زيد بن وهب. عن حذيفة بن اليمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تكون فتنة ثم تكون جماعة ثم فتنة ثم تكون جماعة ثم فتنة تعوج فيها عقول الرجال.

۸۱ جریربن عبدالحمید،لیث بن أبی سلیم سے، وہ ثقہ سے، وہ زیدبن وہب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ فتنہ ہوگا پھر جماعت ہوگی،پھرفتنہ ہوگا پھر جماعت ہوگی،پھرفتنہ ہوگا جس میں مَردوں کی عقلیں ٹیڑھی ہوجائیں گی۔

○ ○ ○

۸۲. حدثنا يحى بن سعيد العطار عن عبدالرحمن بن الحسن عن الشعبى. عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تكون فى أمتى أربع فتن يكون فى الرابعة الفناء.

۸۲ یحیٰی بن سعیدالعطار،عبدالرحمٰن بن الحسن سے، وہ الشعبی سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ میری اُمّت میں چار4 فتنے ہوں گے چوتھے فتنے میں فنا ہوگی۔

○ ○ ○

۸۳. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن بعض شيوخ الجند. قال بينما خالد بن يزيد بن معاوية مقدم مروان بن الحكم وهو نازل فى دار عمر بن مروان ومعه سكين وفى يده قرطاس إذ قال مضت. الخمس والعشر وبقيت العشرون يعم شرها مشرقها ومغربها لا ينجو منها إلا أهل إنطابلس. فقال له شفى بن عبيد أصلحك الله ما هذه. قال الفتنة الأولى كانت خمسا والثانية كانت عشر سنين فتنة ابن الزبير ثم تكون الثالثة عشرين سنة يعم شرها مشرقها ومغربها ولا ينجو منها إلا أهل إنطابلس.

۸۳﴾ ابن وہب، ابن لہیعۃ، بعض شیوخ الجند سے روایت کرتے ہیں کہ خالد بن یزید بن معاویہ نے عمر بن مروان کے گھر پر ڈال رکھا تھا، اس کے ہاتھ میں ایک کاغذ تھا اور اس کے پاس [illegible] خالد نے کہا کہ پندرہ 15 سال گزر گئے ہیں اور بیس 20 سال باقی ہیں جن کا فتنہ مشرق ومغرب کو گھیر لے گا جس سے کوئی نجات نہ پاسکے گا سوائے اطابلس والے، شفی بن عبید نے خالد سے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اصلاح فرمائے یہ آپ جو کہہ رہے ہیں اس کی حقیقت کیا ہے؟ تو حضرت خالد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ پہلا فتنہ پانچ 5 سال رہا، اور دوسرا فتنہ دس 10 سال رہا جو کہ ابن زبیر کا فتنہ تھا پھر تیسرا فتنہ بیس 20 سال رہے گا جس کا شر مشرق ومغرب کو گھیر لے گا جس سے کوئی نجات نہ پائے گا سوائے اطابلس والوں کے۔

○ ○ ○

۸۴. حدثنا الوليد بن مسلم ورشدين بن سعد عن أبى لهيعة عن عبد العزيز بن صالح. عن حذيفة بن اليمان وسمى الوليد بينه وبين حذيفة رجلا لم أحفظه قال الفتن بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى آن تقوم الساعة أربع فالأولى خمس والثانية عشر والثالثة عشرون والرابعة الدجال.

۸۴﴾ الولید بن مسلم اور رشدین بن سعد، ابی لھیعہ سے، وہ عبدالعزیز بن صالح سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ولید نے عبدالعزیز اور حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان ایک اور راوی کا نام لیا تھا جو مجھے یاد نہ رہا) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد قیامت تک چار 4 فتنے ہوں گے، پہلا پانچ 5 سال، دوسرا دس 10 سال، تیسرا بیس 20 سال رہے گا اور چوتھا فتنہ دجّال کا (فتنہ) ہے۔

○ ○ ○

۸۵. قال نعيم قال الوليدوقال ابن لهية. عن يزيد بن ابي حبيب بلغنى أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تكون فتة تشمل الناس كلهم لا يسلم منها إلا الجند الغربى.

۸۵﴾ نعیم، الولید اور ابن لہیعہ سے روایت کرتے ہیں کہ یزید بن ابی حبیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک فتنہ ہوگا جو تمام لوگوں کو گھیر لے گا، اس سے سوائے مغربی لشکر کے کوئی بھی محفوظ نہ رہے گا۔

○ ○ ○

۸۶. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبى معبد. عن الحسن عن عمران بن حصين رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال تكون أربع فتن الأولى يستحل فيها الدم والمال والفرج والرابعة الدجال.

۸۶﴾ رُشدین، ابی لہیعہ سے، وہ أبی معبد سے، وہ الحسن سے روایت کرتے ہیں کہ عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چار 4 فتنے ہوں گے پہلے میں خون، دوسرے میں مال، تیسرے میں شرمگاہ کو حلال سمجھا جائے گا اور چوتھا فتنہ دجّال کا ہوگا۔

o o o

۸۷. حدثنا يحى بن سعيد العطار حدثنا حجاج رجل منا عن الوليد ين عياش قال. قال عبد الله بن مسعود رضى الله عنه قال لنا رسول الله صلى الله عايه وسلم أحذركم سبع فتن تكون بعدى فتنة تقبل من المدينة وفتنة بمكة وفتنة تقبل من اليمن وفتنة تقبل من الشام وفتنة تقبل من المشرق وفتنة من قبل المغرب وفتنة من بطن الشام وهى فتنة السفيانى. قال فقال ابن مسعود منكم من يدرك أولها ومن هذه الأمة من يدرک اخرها. قال الوليد بن عياش فكانت فتنة المدينة من قبل طلحة والزبير وفتنة مكة فتنة ابن الزبير وفتنة اليمن من قبل نجدة وفتنة الشام من قبل بنى أمية وفتنة المشرق من قبل هؤلاء.

۸۷﴾ یحییٰ بن سعید العطار نے حجاج سے، انہوں نے، الولید بن عیاش سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ارشاد فرمایا کہ مَیں تمہیں اپنے بعد ہونے والے سات 7 فتنوں سے ڈراتا ہوں، ایک فتنہ مدینہ کی طرف سے آئے گا، ایک فتنہ مکہ کی طرف سے آئے گا، ایک فتنہ یمن کی طرف سے آئے گا، ایک فتنہ شام کی طرف سے آئے گا، ایک فتنہ مشرق کی طرف سے آئے گا، ایک فتنہ مغرب کی طرف سے آئے گا، اور ایک فتنہ شام کے اندر سے آئے گا اور وہ فتنہ ''السفیانی'' ہے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم میں سے بعض پہلے فتنے کو پالیں گے او بعض ان فتنوں میں سے آخری کو پالیں گے، ولید بن عیاش کہتے ہیں کہ مدینہ کا فتنہ طلحہ اور زبیر کی طرف سے تھا اور مکہ کا فتنہ ابن الزبیر کی طرف سے تھا۔

اور یمن کا فتنہ نجدیوں کی طرف سے تھا، اور شام کا فتنہ بنواُمیہ کی طرف سے تھا اور مشرق کا فتنہ وہاں کے لوگوں کی طرف سے ہے۔

o o o

۸۸. حدثنا ضمره بن ربيعة عن يحى بن أبى عمرو السيبانى قال. قال أبو هريرة رضى الله عنه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أربع فتن تكون بعدى الأولى تسفک فيها الدماء والثانية يستحل فيها الدماء والأموال والثالثة يستحل فيها

الدماء والأموال والفروج والرابعة عمياء صماء تعرک فيها أمتی عرک الأديم.

۸۸ ضمرہ بن ربیعہ، یحییٰ بن ابی عمرو السیبانی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد چار 4 فتنے ہوں گے پہلے فتنے میں خون بہایا جائے گا اور دوسرے میں خون اور مالوں کو حلال سمجھا جائے گا اور تیسرے فتنے میں خون اور مال اور شرمگاہ کو حلال سمجھا جائے گا، اور چوتھا فتنہ اندھا اور بہرا ہوگا، وہ فتنہ میرے اُمّت میں ایسے سرایت کرے گا جیسے پانی زمین میں سرایت کرتا ہے۔

○ ○ ○

۸۹. حدثنا يحی بن سعيد العطار عن ضراربن عمرو بن إسحق بن عبدالله بن أبی فروة عمن حدثه. عن أبی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم تأتيكم بعدی أربع فتن الأولی يستحل فيها الدماء والثانية يستحل فيها الدماء والأموال والثالثة يستحل فيها الدماء والأموال والفروج والرابعة صماء عمياء مطبقة تمور مور الموج فی البحر حتی لا يجد أحد من الناس منها ملجأ تطيف بالشام وتغشی العراق وتخبط الجزيرة بيدها ورجلها وتعرک الأمة فيها بالبلاء عرک الأديم ثم لا يستطيع أحد من الناس يقول فيها مه مه ثم لا يعرفونها عن ناحية إلا انفتقت من نا حية أخری

۸۹ یحییٰ بن سعید العطار نے ضرار بن عمرو، اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروۃ سے، انہوں نے کسی اور سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے بعد تم پر چار 4 فتنے آئیں گے پہلے فتنے میں خون ریزی کو حلال سمجھا جائے گا، اور دوسرے فتنے میں خون اور مالوں کو حلال سمجھا جائے گا، اور تیسرے فتنے میں، خون مال اور شرمگاہوں کو حلال سمجھا جائے گا، اور چوتھے فتنہ بہرا اندھا اور سب پر چھا جانے والا ہوگا، وہ سمندر کی موجوں کی طرح ٹھاٹھیں مارے گا حتی کہ لوگوں میں سے کسی ایک کے لئے بھی اس فتنے سے بچنے کے لئے کوئی ٹھکانہ نہیں ملے گا وہ فتنہ ملک شام میں پھرے گا اور عراق کو ڈھانپ لے گا اور جزیرہ کو اپنے ہاتھ اور پاؤں سے روند ڈالے گا، اور وہ فتنہ میری اُمّت میں مصائب سمیت یوں جذب ہو جائے گا جیسے روئے زمین پانی کو جذب کر لیتی ہے، پھر لوگوں میں سے کوئی اس بات کی طاقت نہیں رکھے گا کہ اس سے کہے دُور ہو جا! پھر فتنہ دوسری طرف سے پھوٹ پڑے گا، دور ہو جاؤ پھر لوگ اس فتنے کو ایک طرف نہیں جانتے ہوں گے۔

○ ○ ○

۹۰. حدثنا عثمان بن كثير بن دينار عن محمد بن مهاجر أخی عمروبن مهاجر قال حدثنی جنيد بن ميمون عن ضرار بن عمرو قال. قال أبو هريرة قال رسول الله

صلى الله عليه وسلم فى قوله تعالى أويلبسكم شيعا قال أربع فتن تأتى الفتنة الأولى فيستحل فيها الدماء والثانية يستحل فيها الدماء والأموال والثالثة يستحل فيها الدماء والأموال والفروج والرابعة عمياء مظلمة تمور مور البحر تنتشر حتى لا يبقى بيت من العرب إلا دخلته.

۹۰ عثمان بن کثیر بن دینار نے محمد بن مہاجر سے، جو عمرو بن مہاجر کا بھائی ہے، انہوں نے جنید بن میمون سے، انہوں نے ضرار بن عمرو سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿اَوْيَلْبِسَكُمْ شِيَعًا﴾

کی تفسیر میں اِرشاد فرمایا کہ چار 4 فتنے آئیں گے پہلے فتنہ میں خون ریزی کو حلال سمجھا جائے گا اور دوسرے میں خون ریزی اور مال کو حلال سمجھا جائے گا اور تیسرے میں خون ریزی، مال اور شرمگاہ کو حلال سمجھا جائے گا، اور چوتھا فتنہ اندھا اور بہرا ہوگا، وہ سمندر کے موجوں کی طرح ٹھاٹھیں مارے گا اور وہ فتنہ پھیل جائے گا حتی کہ عرب کا کوئی گھر باقی نہیں رہے گا مگر وہ فتنہ اس میں داخل ہوجائے گا۔

° ° °

۹۱. حدثنا الحكم بن نافع عن أرطاة بن المنذر قال. بلغنا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تكون فى أمتى أربع فتن يصيب أمتى فى اخرها فتن مترادفة فالأولى تصيبهم فيها بلاء حتى يقول المؤمن هذه مهلكتى ثم تنكشف والثانية حتى يقول المؤمن هذه مهلكتى ثم تنكشف والثالثة كلما قيل انقضت تمادت والفتنة الرابعة تصيرون فيها إلى الكفر إذا كانت الإمعة مع هذا مرة ومع هذا مرة بلا إمام ولا جماعة ثم المسيح ثم طلوع الشمس من مغربها ودون الساعة اثنان. وسبعون دجالا منهم من لا يتبعه إلا رجل واحد.

۹۱ الحکم بن نافع کہتے ہیں کہ ارطاۃ بن المنذر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ میری اُمّت میں چار 4 فتنے ہوں گے، میری اُمّت کو آخر میں پے در پے فتنے پہنچیں گے، پہلے فتنے میں میری اُمّت کو مصائب پہنچیں گے، یہاں تک کہ مؤمن کہے گا یہ میری ہلاکت کا وقت ہے پھر وہ فتنہ دُور ہوجائے گا۔ پھر دُوسرا فتنہ آئے گا حتی کہ مومن کہے گا کہ یہ میری ہلاکت کا وقت ہے۔ پھر وہ فتنہ بھی دُور ہوجائے گا پھر تیسرا فتنہ آئے گا۔ جب بھی کہا جائے گا یہ ختم ہو رہا ہے تو وہ اَور دَراز ہوتا جائے گا۔ اور چوتھا فتنہ آئے گا کہ تم لوگ اُس میں کُفر کی طرف پھرو گے اُس وقت پیرو کار کبھی ایک کے

ساتھ ہوں گے اور کبھی دُوسرے کے ساتھ نہ ان کا کوئی امام ہوگا اور نہ کوئی جماعت ہوگی۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے، پھر لوگ [illegible] عرب سے [illegible] اور قیامت سے پہلے بہتر 72 دجال آئیں گے [illegible] بعض ان میں سے ایسے ہوں گے جن کا پیروکار صرف ایک شخص ہوگا۔

۰ ۰ ۰

۹۲. حدثنا مروان بن معاوية حدثنا الوليد بن عبد الله بن جميع. حدثنا أبو الطفيل قال سمعت حذيفة يقول الفتن ثلاث تسوقهم الرابعة إلى الدجال التى ترمى بالرضف والتى ترمى بالنشف والسوداء المظلمة والتى تموج موج البحر.

۹۲ مروان بن معاویہ نے ولید بن عبداللہ بن جمیع سے روایت کی ہے کہ ابوالطفیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ فتنے تین 3 ہیں اور چوتھا 4 فتنہ لوگوں کو دجّال کی طرف لے جائے گا، پہلا فتنہ وہ ہوگا جو گرم پتھروں پر ڈالا جائے گا اور دوسرا وہ ہوگا جو کالے سوارخ والے پتھروں پر ڈالا جائے گا اور تیسرا فتنہ اندھیرا سیاہ ہوگا اور چوتھا فتنہ وہ ہوگا جو سمندر کی موجوں کی طرح ٹھاٹھیں مارے گا۔

۰ ۰ ۰

۹۳. حدثنا الوليد بن مسلم عن عبدالرحمن بن يزيد بن جابر. عن عمير بن هانىء قال قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم فتنة الأحلاس فيها حرب وهرب وفتنة السراء يخرج دخنها من تحت قدمى رجل يزعم أنه منى وليس منى إنما أوليائى المتقون ثم يصطلح الناس على رجل ثم يكون فتنة الدهيماء كلما قيل انقطعت تمادت حتى لا يبقى بيت من العرب إلا دخلته يقاتل فيها لا يدرى على حق يقاتل أم على باطل فلايزالون كذلک حتى يصيروا إلى فسطاطين فسطاط إيمان لا نفاق فيه وفسطاط نفاق لا إيمان فيه فإذا هما اجتمعا فأبصر الدجال اليوم أوغدا.

۹۳ ولید بن مسلم عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر سے روایت کی ہے کہ عمیر بن ہانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک فتنہ "احلاس" کا ہوگا جس میں جنگ ہوگی اور بھاگنا ہوگا اور ایک فتنہ "سَرّا" کا ہوگا جس کا دُھواں میرے قدموں کے نیچے سے نکلے گا ایک آدمی گمان کرے گا کہ وہ مجھ سے ہے حالانکہ اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہ ہوگا، میرے دوست تو مُتّقِین ہیں (یعنی گناہوں سے بچنے والے اور اللہ سے محبت کرنے والے ہیں) پھر لوگ ایک آدمی پر اتّفاق کر لیں گے پھر "دھیماء" کا فتنہ ہوگا جب بھی کہا جائے گا کہ یہ ختم ہو رہا ہے تو وہ اَور دَراز ہوتا جائے گا حتی کہ کوئی گھر عرب کا باقی نہیں رہے گا مگر یہ فتنہ اس میں داخل ہو جائے گا، اس میں آدمی لڑے گا لیکن اُسے علم نہ ہوگا کہ وہ حق پر لڑ رہا ہے یا باطل پر، پس وہ

ہمیشہ اسی حالت میں رہیں گے، حتیٰ کہ وہ دو 2 گروہ میں تقسیم ہوجائیں گے ایک ایمان کا گروہ ہوگا جس میں کوئی منافقت نہ ہوگی اور دوسرا 2 نفاق کا گروہ ہوگا جس میں کوئی ایمان نہ ہوگا پس جب وہ دونوں اکٹھے ہوجائیں گے تو دجّال کو دیکھ لینا اُسی دن یا دُوسرے دِن نکل آئے گا۔

○ ○ ○

۹۴. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن الحارث بن يزيد قال سمعت عبد الله بن زرير الغافقي يقول سمعت عليا رضي الله عنه يقول الفتن أربع فتنة السراء وفتنة الضراء وفتنة كذا فذكر معدن الذهب ثم يخرج رجل من عترة النبي صلى الله عليه وسلم يصلح الله على يديه أمرهم.

۹۴ ابن وہب، ابن لہیعہ سے، وہ حارث بن یزید سے، وہ عبداللہ بن زبیر الغافقی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنے چار 4 ہیں "فِتْنَةُ السَّرَّاءِ، فِتْنَةُ الضَّرَّاءِ" اور فلاں فتنہ۔ پھر اُنہوں نے سونے کی معدنیات کا ذِکر کیا پھر فرمایا کہ حضرت نبی اکرم ﷺ کی اَولاد میں سے ایک شخص نکلے گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ معاملات کی اِصلاح فرمائیں گے۔

○ ○ ○

۹۵. حدثنا الوليد بن مسلم عن إسماعيل بن رافع عمن حدثه عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ستكون بعدي فتن منها فتنة الأحلاس يكون فيها حرب وهرب ثم بعدها فتن أشد منها ثم تكون فتنة كلما قيل انقطعت تمادت حتى لا يبقى بيت إلا دخلته ولا مسلم إلا صكته حتى يخرج رجل من عترتي.

۹۵ الولید بن مسلم نے، اسماعیل بن رافع سے، انہوں نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، عنقریب میرے بعد فتنے ہوں گے، ان میں سے ایک فتنہ "احلاس" ہوگا جس میں جنگ اور بھاگنا ہوگا، پھر اس کے بعد اس سے سخت فتنے ہوں گے، پھر ایک ایسا فتنہ ہوگا جس کے متعلق کہا جائے گا کہ وہ ختم ہو رہا ہے تو وہ اور دراز ہوجائے گا، حتیٰ کہ کوئی گھر باقی نہ رہے گا مگر یہ فتنہ اس میں داخل ہوجائے گا، اور کوئی مسلمان باقی نہ رہے گا مگر یہ فتنہ اسے تھپڑ مارے گا، حتیٰ کہ میری اولاد میں سے ایک آدمی نکلے گا۔

○ ○ ○

۹۶. حدثنا محمد بن حمير وابن وهب عن أبي لهيعة عن عبدالرحمن بن شريح عن عبد الله بن هبيرة قال الفتن أربع فالأولى بصيرة والثانية فتنة هوى والثالثة فتنة عمياء والرابعة الدجال.

۹۶ محمد بن حمیر اور ابن وہب، ابی لہیعہ سے، وہ عبدالرحمن بن شریح سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن ھبیرہ

رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ فتنے چار 4 ہوں گے، پہلا ''فتنہ بصیرہ'' ہے، دوسرا خواہش کا فتنہ ہے، تیسرا اندھا فتنہ ہے، چوتھا دجّال

کا [illegible]

۹۷ . حدثنا الوليد بن مسلم عن عبد الجبار بن رشيد الأزدى عن أمه عن ربيعة القيصر عن تبيع. عن كعب قال تكون فتن ثلاث كأمسكم الذاهب فتنة تكون بالشام ثم الشرقية هلاک الملوک ثم تتبعها الغربية وذكر الرايات الصفر قال والغربية هى العمياء.

۹۷ الولید بن مسلم، عبدالجبار بن رشید الازدی سے، وہ اپنی والدہ سے، وہ ربیعۃ القیصر تبیع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تین 3 فتنے ہوں گے جیسے تمہارے گزر جانے والا دن، ایک فتنہ شام میں ہوگا، پھر شرقی فتنہ ہوگا جس میں بادشاہ ہلاک ہوں گے، پھر اس کے بعد غربی فتنہ ہوگا اور پھر زرد جھنڈوں کا ذکر کیا اور فرمایا غربی فتنہ اندھا ہوگا۔

○ ○ ○

۹۸ . حدثنا ضمرة عن ابن شوذب عن أبى التياح عن أبيه عن أبى العوام. عن كعب قال تدور رحا العرب بعد خمس وعشرين بعد وفاة نبيهم صلى الله عليه وسلم ثم تنشأ فتنة فيكون فيها قتل وقتال ثم يعودون فى الأمن والطمأنينة حتى يكونوا فى الإستواء كالدوامة يعنى معاوية ثم تنشأ فتنة يكون فيها قتل وقتال فإنى أجدها فى كتاب الله المظلمة تلوى بكل ذى كبر.

۹۸ ضمرہ، ابن شوذب سے، وہ ابی التیاح سے، وہ اپنے باپ سے، وہ ابو العوام سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی وفات کے پچیس 25 سال بعد عرب کی چکی پھرے گی، پھر فتنہ پیدا ہوگا جس میں قتل وقتال ہوگا، پھر وہ اَمن وَاِطمینان کی حالت میں لوٹ جائیں گے، پھر فتنہ پیدا ہوگا جس میں قتل وقتال ہوگا اس فتنہ کو میں کتاب اللہ میں پاتا ہوں جو تاریک فتنہ ہوگا اور ہر بڑے کو گھیر لے گا۔

○ ○ ○

۹۹ . حدثنا أبو عمر الصفار عن أبى التياح عن أبى العوام عن كعب نحوه.

۹۹. ابو عمر الصفار، ابی التیاح سے، وہ ابو العوام سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی طرح کی حدیث ہے (یعنی) حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی وفات کے پچیس 25 سال بعد عرب کی چکی پھرے گی، پھر فتنہ پیدا ہوگا جس میں قتل وقتال ہوگا، پھر وہ اَمن وَاِطمینان کی حالت میں لوٹ جائیں گے، پھر فتنہ پیدا ہوگا جس میں قتل وقتال ہوگا۔ اس فتنہ کو میں کتاب اللہ میں پاتا ہوں جو تاریک فتنہ ہوگا اور ہر بڑے کو گھیر لے گا۔

○ ○ ○

١٠٠ . حدثنا ابن المبارک أخبرنا الأعمش عن أبي صالح قال قال كعب ومسجد المدينة يبنى والله لوددت أنه لا يبنى منه برج إلا سقط برج. فقيل له يا ابا إسحاق ألم تقل إن صلاة فيه أفضل عن ألف صلاة فيها سواه إلا المسجد الحرام. قال وأنا أقول ذلک ولكن فتنة نزلت من السماء ليس بينها وبين أن تقع إلا شبرا ولو قد فرغ من بناء هذا المسجد وقعت وذلک عند قتل هذا الشيخ عثمان بن عفان. فقال قائل أوليس قاتله كقاتل عمر. فقال كعب بلى مائة ألف أو يزيدون ثم يحل القتل ما بين عدن أبين إلى دروب الروم وجيش يخرج من الغرب وجيش يخرج من المشرق فيلتقون بأرض يقال لها صفين فيكون بينهم ملحمة عظيمة ثم لا يفترقون إلا عن حكيمن إلى اخر الحديث.

۱۰۰ ابن المبارک، الاعمش سے روایت کرتے ہیں کہ اَبی صالح رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مدینہ کی مسجد تعمیر کی جارہی تھی تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! مَیں چاہتا ہوں کہ اِس کا کوئی بُرج نہ بنایا جائے جو کہ بعد میں گر جائے۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ اَے ابو اِسحاق! کیا آپ یہ نہیں کہتے تھے کہ اس میں دوسری مسجدوں میں نماز پڑھنے کی نسبت ایک ہزار نمازوں کا ثواب ملتا ہے سوائے مسجدِ حرام کے؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ مَیں اَب بھی یہی کہتا ہوں، لیکن فتنہ آسمان سے نازل ہو چکا ہے۔ اس کے زمین پر پڑنے میں صرف ایک بالشت کا فاصلہ ہے، اگر اس مسجد کی تعمیر سے فارغ ہوجائے تو وہ فتنہ واقع ہوجائے گا اور یہ اس عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کے بعد ہوگا، پس کہنے والے نے کہا کہ کیا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قاتل حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قاتل کی طرح نہ ہوگا؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ بلکہ وہ تو ایک لاکھ 100000 یا اس سے بھی زیادہ ہوں گے۔ پھر عدن اَبین سے لے کر دروب الروم تک قتل و غارتگری ہوگی، اور ایک لشکر مغرب سے نکلے گا اور ایک لشکر مشرق سے نکلے گا پھر یہ آپس میں "صفین" نامی زمین پر جنگ کریں گے پھر ان کے درمیان ایک عظیم جنگ ہوگی، پھر یہ دونوں لشکر جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ دو فیصلہ کرنے والوں پر راضی ہو جائیں۔

٭ ٭ ٭

١٠١ . حدثنا بقية والحكم بن نافع وعبد القدوس عن صفوان ابن عمرو قال حدثني أبو المثنى ضمضم الأملوكي عن كعب أنه أتى صفين فلما رأى الحجارة التي على ظهر الطريق وقف ينظر إليها. فقال له صاحب له ما تنظر يا أباإسحاق. قال

وجدت نعتها فی الکتب أن بنی إسرائیل اقتتلوا بها تسع مرات حتی تفانوا وأن

العرب سیقتتلون بها العاشرة حتی یفنوا أو یتقاذفون. بالحجارة التی تقاذفت بها

بنو إسرائیل.

۱۰۱ بقیہ اور الحکم بن نافع اور عبدالقدوس نے، صفوان بن عمرو سے، انہوں نے ابوالمثنیٰ ضمضم الاملوکی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفین پہنچے تو جب انہوں نے راستے پر پڑے پتھر دیکھے تو کھڑے ہوکر اُنہیں دیکھنے لگے، ان کے ساتھی نے کہا کہ اَے ابو اِسحاق! آپ کیا دیکھ رہے ہیں؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے کہ مَیں نے اِن پتھروں کی صفات کتابوں میں پڑھی ہیں، بے شک بنی اِسرائیل نے ان پتھروں کے ذریعہ ایک دوسرے کو نو 9 مرتبہ قتل کیا یہاں تک کہ ان کی طاقت فنا ہوگئی، اَب عرب ان کے ذریعہ دسویں مرتبہ لڑیں گے اور ان کی طاقت فنا ہو جائے گی، یا زور پھینک دیئے جائیں گے اُس پتھر کے ساتھ، جس سے بنی اِسرائیل کو پھینکا گیا تھا۔

٭ ٭ ٭

۱۰۲. حدثنا عبد الوهاب الثقفی عن أيوب عن ابن سيرين. عن إبی الجلد قال تکون فتنة تکون بعدها أخری ما الأولی فی الإخرة إلا كثمر السوط يتبعه ذباب السيف ثم تكون فتنة يستحل فيها المحارم كلها تجتمع الأمة على خيرها تأتيه هينا وهو قاعد فی بیته.

۱۰۲ عبدالوہاب ثقفی، ایوب سے، وہ ابن سیرین سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوالجلد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایک فتنہ ہوگا اس کے بعد دُوسرا ہوگا، وہ دُوسرا پہلے کے سامنے ایسا ہوگا جیسے تلوار کی دَھار جو کوڑے کے پھل کے بعد ہو، پھر ایک فتنہ ہوگا جس میں ہر حرام کو حلال سمجھا جائے گا، اُمّت اس فتنے کی اَچھائی پر جمع ہوگی، وہ فتنہ ہر آدمی پر آسانی سے آئے گا اس حال میں کہ وہ آدمی گھر میں بیٹھا ہوگا۔

۱۰۳. حدثنا يحی بن اليمان عن سفيان الثوری عن سلمة بن كهيل عن أبی الوقاص. عن علی رضی الله عنه قال ألا أخبركم بفتنة الترسل قيل وما فتنة الترسل قال لو كان الرجل مقيدا بعشرة أقياد فی أهل الباطل ضير بها إلى أهل الحق ولو كان مقيدا بعشرة أقياد فی أهل الحق ضير بها إلى أهل الباطل.

۱۰۳ یحییٰ بن الیمان، سفیان الثوری سے، وہ سلمہ بن کہیل سے روایت کرتے ہیں کہ اَبی الوقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مَیں تمہیں 'ترسّل' کے فتنے کے متعلق نہ بتاؤں؟ عرض کیا گیا کہ یہ ''ترسل'' کا فتنہ کونسا ہے؟ فرمایا کہ اگر ایک آدمی دس زنجیروں میں اَہل باطل کی قید میں ہو تو اُسے اس فتنہ کے ذریعہ ضَرر دیا جائے گا

یہاں تک وہ اہل حق تک پہنچ جائے گا،اوراگروہ اہلِ حق کی قید میں ہوتو دس زنجیروں میں اُسے اس فتنہ کے ذریعہ ضرر دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ اہلِ باطل تک پہنچ جائے گا۔

٭ ٭ ٭

۱۰۴ . حدثنا هشيم عن يعلى بن عطاء عن محمد بن أبي محمد. عن عوف بن مالک الأ شجعي ر ضی ا لله عنه قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم أمسک ستا قبل السا عة أولها وفاة نبيكم صلى الله عليه وسلم قال فبكيت والثانية فتح بيت المقدس والثانية فتنة تدخل كل بيت شعر ومدر والرابعة موتان في الناس كقصاص الغنم والخامسة أن يفيض فيكم المال حتى يعطى الرجل المائة دينار فيتسخطها والسادسة هدنة تكون.بينكم وبين بني الأ صفرفيسيرون إليكم في ثمانين غاية تحت كل غاية إثنا عشر ألفا.

۱۰۴﴿ ھشیم ،یعلی بن عطاء سے، وہ محمد بن اَبی محمد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت رسول اللہ ﷺ نے اِرشادفرمایاچھ 6 نشانیاں قیامت سے پہلے گِن لینا! پہلی علامت تمہارے نبی ﷺ کی وفات ہے(حضرت عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ یہ سُن کرمَیں خوب رویا)دُوسری علامت بیت المقدس کی فتح ہے، تیسری علامت ایک فتنہ ہوگاجو ہرگھر میں داخل ہوگاخواہ وہ گھر بالوں سے بناہویامٹی سے،چوتھی علامت لوگوں میں بکری کے سینے کی بیماری کی طرح دوموتیں ہوں گی،پانچویں علامت تم میں مال کی کثرت ہوگی حتی کہ ایک آدمی کوسو100دِیناردیئے جائیں گے لیکن اس کے باوجودوہ ناراض ہوگا (کہ یہ کم ہیں)۔چھٹی علامت تمہارے اوررُومیوں کے دَرمیان صُلح ہوگی،وہ تمہاری طرف سے 80 جھنڈوں کے سائے میں آئیں گے ہرجھنڈے کے نیچے بارہ 12 ہزارکالشکرہوگا۔

٭ ٭ ٭

۱۰۵ . حدثنا هشيم عن مجالد قال حدثنا الشعبي عن صلة بن زفر.سمع حذيفة بن اليمان وقال له رجل خرج الد جال فقال أما ما كان فيكم أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم فلا والله لا يخرج حتى يتمنى قوم خروجه ولا يخرج حتى يكون خروجه أحب إلى أقوام من شرب الماء البارد في اليوم الحار وليكونن فيكم أيتها

الأمة أربع فتن الرقطاء والمظلمة وفلانة وفلانة ولتسلمنكم الرابعة إلى الدجال

وليقتتلن بهذا الغائط فتتان ما أبالي في أيهما رميت بسهم كنانتي.

۱۰۵ هشیم، مجالد سے، وہ شعبی سے، وہ صلة بن زفر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کو کہتے ہوئے سُنا کہ دجّال نے خروج کرلیا ہے، حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب تک تم میں حضرات صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین موجود ہیں وہ نہیں نکلے گا، اللہ کی قسم وہ نہیں نکلے گا یہاں تک کہ ایک قوم اس کے نکلنے کی تمنا کرے گی، وہ نہ نکلے گا حتی کہ اس کا نکلنا بعض قوموں کو ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ پسند ہوگا، اور اے لوگو تم میں چار 4 فتنے پھوٹیں گے، ایک فتنہ گرمی کے دِنوں میں "الرقطاء" ہے، دوسرا "مظلمہ" ہے اور تیسرا فلاں فلاں ہے، اور چوتھا فتنہ تمہیں دجّال کے حوالے کردے گا، اور اس نشیبی زمین میں دو جماعتیں جنگ کریں گی، مجھے پرواہ نہیں کہ دونوں میں سے کس پر اپنے ترکش کا تیر چلاؤں۔

۞ ۞ ۞

۱۰٦. حدثنا عبد الوهاب بن عبد المجيد عن يحى بن سعيد قال أخبرني أبو الزبير أن طاوسا أخبره أن رجلا اعترض لأبي موسى الأشعري. فقال أهذه الفتنة التي كانت تذكر وذلک حين افترق هو وعمرو بن العاص حين حكما. فقال أبو موسى ما هذه إلا حيصة من حيصات الفتن وبقيت الرداح المطبقة من أشرف لها أشرفت له القاعد فيها خير من القائم والقائم خير من الماشي والماشي خير من الساعي والصامت خير من المتكلم والنائم خير من المستيقظ ما يذكر من انتقاص العقول وذهاب أحلام الناس في الفتن.

۱۰٦ عبد الوہاب بن عبد المجید نے، یحیٰی بن سعید سے، انہوں نے ابو الزبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت طاؤس رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جب حضرت ابو موسیٰ اور عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما مصنف بنانے کے بعد جُدا ہوئے تو ایک شخص نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے آ کر اُن سے دریافت کیا کہ کیا یہ وہ فتنہ ہے جس کا ذِکر کیا جاتا ہے؟ تو حضرت ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یہ اُن فتنوں کی آہٹ میں سے ایک آہٹ ہے، جو اس فتنہ کی طرف جھانکے گا وہ فتنہ بھی اس کی طرف جھانکے گا، بیٹھا ہوا شخص اس میں کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا، اور کھڑا ہوا شخص اس میں چلنے والے سے بہتر ہوگا، اور چلنے والا اس میں کوشش کرنے والے سے بہتر ہوگا، خاموش آدمی اس میں بات کرنے والے سے بہتر ہوگا، اور اس میں سویا ہوا اُس میں بیدار سے بہتر ہوگا۔

۞ ۞ ۞

فتنوں میں عقلوں کے کم ہو جانے اور سمجھدار لوگوں کے ختم ہو جانے کا بیان

۱۰۷. حدثنا جرير بن عبد الحميد عن ليث بن أبى سيلم قال حدثنى الثقة عن زيد بن وهب. عن حذيفة بن اليمان رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تكون فتنة تعرج فيها عقول الرجال حتى ما تكاد ترى رجلا عاقلا وذكر فى الفتنة الثالثة.

۱۰۷﴾ جریر بن عبدالحمید نے، لیث بن ابوسلیم سے، انہوں نے الثقہ سے، انہوں نے زید بن وہب سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک فتنہ ہوگا جس میں لوگوں کی عقلیں ختم ہو جائیں گی، اور کوئی عقل مند آدمی نظر نہ آئے گا اور یہ بات آپ ﷺ نے تیسرے فتنے میں ذکر فرمائی۔

۞ ۞ ۞

۱۰۸. حدثنا الوليد بن مسلم عن عبد الرحمن بن يزيد بن جابر. عن عمير بن هانىء أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فى الفتنة الثالثة فتنة الدهيم ويقاتل الرجل فيها لا يدرى على حق يقاتل أم على باطل.

۱۰۸﴾ الولید بن مسلم، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر سے روایت کرتے ہیں کہ عمیر بن ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تیسرا فتنہ ''دہیم'' کا فتنہ ہوگا، لڑنے والے شخص کو علم نہ ہوگا کہ وہ حق پر لڑ رہا ہے یا باطل پر۔

۞ ۞ ۞

۱۰۹. حدثنا مروان بن معاوية الفزارى حدثنا أبو مالك الأشجعى حدثنا ربعى بن حراش. عن حذيفة بن اليمان قال تعرض الفتن على القلوب كعرض الحصير قال الفزارى الحصير الطريق فأى قلب أنكرها نكتت فيه نكتة بيضاء وأى قلب أشربها نكتت فيه نكتة سوداء حتى تصير القلوب إلى قلبين قلب أبيض مثل الصفا لا يضره فتنة ما دامت السموات والأرض والآخر مرباد أسود كالكوز مجخيا وقال بيده هكذا منكوسا لا يعرف معروفا ولا ينكر منكرا إلا ما أشرب من هواه وإن من دون ذلك بابا مغلقا وإن ذلك الباب رجل يوشك أن يقتل أو يموت حديث ليس بالأغاليط.

۱۰۹﴾ مروان بن معاویہ الفزاری، ابو مالک الاشجعی سے، انہوں نے ربعی بن حراش سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنے دلوں کی طرف راہ بنائیں گے، جو دل اس فتنہ کا انکار کرے گا تو اس کے دل میں ایک سفید نکتہ لگا دیا جائے گا۔ جو دل اس فتنے کو جذب کر لے گا اس میں ایک سیاہ نکتہ لگا دیا جائے گا، حتی کہ دلوں کی دو قسمیں

ہوجائیں گے، ایک تو سنگِ مَرمَر کی طرح سفید دِل، اُسے جب تک آسمان زمین باقی ہیں فتنہ ضَرر نہ پہنچائے گا اور دوسرا ٹیڑھا، سیاہ دِل ہوگا، جیسا کہ ٹیڑھا لوٹا ہو، نہ وہ کسی اچھائی کو جانے گا اور نہ کسی بُرائی کا اِنکار کرے گا صرف نفسانی خواہشات کے پیچھے لگے گا اوران فتنوں سے پہلے ایک بند دَروازہ ہے اور یہ دروازہ ایک آدمی ہے، قریب ہے کہ وہ قتل کردیا جائے یا مَر جائے، یہ حدیث ہے، کوئی قصے کہانیاں نہیں ہے۔

۞ ۞ ۞

١١٠. حدثنا جرير بن عبد الحميد عن منصور عن سالم بن أبى الجعد. عن حذيفة بن اليمان قال إن الفتنة إذا كانت عرضت على القلوب فأى قلب أنكرها أول مرة يكتب فيه نكتة بيضاء وأى قلب لم ينكرها يكتب فيه نكتة سوداء ثم تكون فتنة فتعرض على القلوب فإن أنكرها الذى أنكرها أول مرة نكتت فيه نكتة بيضاء وإن لم ينكرها الذى لم ينكرها أول مرة نكتت فيه نكتة سوداء ثم تكون فتنة فتعرض على القلوب فإن أنكرها الذى أنكره مرتين نكتت فيه نكتة بيضاء واشتد وصفى فلم يضره فتنة أبدا وإن لم ينكرها الذى لم ينكرها فى المرتين الأولين نكتت فيه سوداء فاسود قلبه كله وارباد ثم نكس فلم يعرف معروفا ولم ينكر منكرا.

١١٠﴾ جریر بن عبدالحمید منصور سے، وہ سالم بن ابوالجعد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک فتنہ دِلوں پر پیش کیا جائے گا۔ جس دِل نے پہلی بار ہی اس کا اِنکار کردیا تو اس میں ایک سفید نکتہ لگادیا جائے گا، اور جس دِل نے اس کا اِنکار نہ کیا اس پر سیاہ نکتہ لگادیا جائے گا، پھر اور فتنہ ہوگا جو دِلوں پر پیش کیا جائے گا۔ جس دِل نے پہلی باراس کا اِنکار کیا تھا اس نے دوبارہ بھی اس کا اِنکار کیا تو اس دِل پر سفید نکتہ لگادیا جائے گا، اور جس دِل نے پہلی باراس کا اِنکار نہ کیا تھا اس نے اَب کے بار بھی اس کا اِنکار نہ کیا تو اس دِل پر سیاہ نکتہ لگادیا جائے گا، پھر فتنہ ہوگا اَور دِلوں پر پیش کیا جائے گا۔ جس دِل نے پہلی دومرتبہ اس کا اِنکار کیا تھا اس نے اب بھی اس کا اِنکار کیا تو اس پر سفید نکتہ لگادیا جائے گا، جو بہت زیادہ صاف اور شفاف ہوگا پس اس دِل کو فتنہ کبھی بھی ضَرر نہ پہنچائے گا، اور اگر جس دِل نے پہلے دوبار اس کا اِنکار نہ کیا تھا اس نے اب کے بار بھی اس کا اِنکار نہ کیا تو اس دِل پر سیاہ نکتہ لگادیا جائے گا، وہ دِل پورا کا پورا سیاہ ہوجائے گا اور پھر وہ اندھا ہوجائے گا نہ کسی اچھائی کو اچھا جانے گا، اور نہ کسی بُرائی کو بُرا جانے گا۔

۞ ۞ ۞

١١١. حدثنا سفيان عن أبى هارون المدينى قال. قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف بكم إذا رأيتم المعروف منكرا والمنكر معروفا. قالوا وإن ذلك لكائن يا رسول الله. قال نعم.

١١١﴾ سفیان کی روایت ہے کہ حضرت ابی ہارون المدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

ارشادفرمایا کہ تمہارے کیا حالت ہوگی جب تم دیکھو گے کہ اچھائی برائی بن گئی ہے اور برائی اچھائی بن گئی ہے؟ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! کیا یہ حالت آنے والی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا جی ہاں۔

○ ○ ○

۱۱۲. حدثنا عبد القدوس عن سعيد بن سنان عن أبى الزاهرية. عن أبى ثعلبة الخشني قال من أشراط الساعة أن تنقص العقول وتعرب الأرحام ويكثرا لهم.

۱۱۲ عبدالقدوس نے، سعید بن سنان سے، انہوں نے ابوالزاہریہ سے روایت کی ہے کہ أبی ثعلبہ الخشنی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قیامت کی علامات میں سے ہے کہ عقلیں کم ہوجائیں گی، اور سمجھدار لوگ گزر جائیں گے، اورغم زیادہ ہوجائیں گے۔

○ ○ ○

۱۱۳. حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن سنان عن أبى الزاهرية. عن كثير بن مرة الحضرمى أبى شجرة. عن ابن عمر رضى الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليغشين أمتى بعدى فتن يموت فيها قلب الرجل كما يموت بدنه.

۱۱۳ الحکم بن نافع، سعید بن سنان سے، وہ، ابی الزاہریہ سے وہ کثیر بن مرہ الحضرمی أبی الشجرہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ میرے بعد میری اُمّت کو فتنے ڈھانپ لیں گے۔ جس میں آدمی کا دل مَر جائے گا جیسے کہ اس کا بدن مَر جاتا ہے۔

○ ○ ○

۱۱۴. حدثنا بقية بن الوليد وأبو اليمان جميعا عن حريز بن عثمان. عن أبى الزاهرية قال إذا قذف قوم بفتنة فلو كان فيهم أنبياء لا فتتنوا ينزع من كل ذى عقل عقله ومن كل ذى رأى رأيه ومن كل ذى فهم فهمه فيمكثون ما شاء الله فإذا بدا لله رد عليهم عقولهم ورأيهم وفهمهم فيتلهفوا على ما فاتهم. وقال بقية على ما كان منهم.

۱۱۴ بقیہ بن الولید اور ابوالیمان نے، حریز بن عثمان سے روایت کی ہے کہ، حضرت ابوالزاہریہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب کوئی قوم فتنے میں مبتلا کی جاتی ہے اگر بالفرض ان میں حضرات انبیاءِ کرام علیہم السلام بھی ہوں تو وہ بھی آزمائش میں ڈالے جاتے ہیں ہرذی عقل سے اس کی عقل اور ہرذی رائے سے اس کی رائے اور ہرذی فہم سے اس کی سمجھ سلب (یعنی چھین لی جاتی ہے) کرلی جاتی ہے، پھر وہ اس حالت پر جب تک اللہ چاہے باقی رہتے ہیں، پھر جب اللہ تعالیٰ مناسب سمجھتے ہیں تو ان پران کی عقلیں ان کی رائے ان کی سمجھ لوٹادیتے ہیں۔ لوگ ان چیزوں پر جواُن سے چھین لی گئیں۔ یاان کاموں پر جواُن سے ہوئے تھے افسوس کرتے ہیں۔

○ ○ ○

۱۱۵. حدثنا عبد الوهاب الثقفى عن يونس عن الحسن. عن أبى موسى الأشعرى رضى

الله عنه قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم هرجا بين يدى الساعة حتى يقتل الرجل جاره وأخاه وابن عمه. قالوا ومعنا عقولنا يومئذ. قال تنزع عقول أكثر أهل ذلك الزمان ويخلف لها هباء من الناس يحسب أحدهم أنه على شيء وليس على شيء.

۱۱۵﴿ عبدالوہاب الثقفی نے، یونس سے، انہوں نے الحسن سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قیامت سے پہلے ہونے والی قتل وغارتگری کا ذکر ارشاد فرمایا کہ جس میں آدمی اپنے پڑوسی اور بھائی اور چچازاد بھائی کو قتل کرے گا، حضرات صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ کیا اس زمانے میں ہمارے پاس ہماری عقلیں ہوں گی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس زمانے کے اکثر لوگوں کی عقلیں چھین لی جائیں گی، اور اس کے بدلے ان میں سے ہر ایک خود کو کسی موقف پر سمجھے گا حالانکہ وہ کسی چیز پر (بھی) نہ ہوگا۔

٥ ٥ ٥

١١٦. حدثنا ابن المبارك عن المبارك بن فضالة عن الحسن عن أسيد بن المتشمس بن معاوية قال. سمعت أبا موسى الأشعرى نحوه ولم يذكر فيه النبى صلى الله عليه وسلم إلا فى آخره كما عهد إلينا نبينا صلى الله عليه وسلم.

۱۱۶﴿ ابن المبارک نے، المبارک بن فضالہ سے، انہوں نے الحسن سے روایت کی ہے کہ اُسید بن المتشمس بن معاویہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ روایت میں نے حضرت اُبوموسیٰ الاشعری سے سُنی ہے لیکن اُنہوں نے اُسے نبی ﷺ کی طرف منسوب نہیں کیا تھا، ہاں آخر میں کہا تھا کہ جیسے نبی اُکرم ﷺ نے ہمیں وصیت فرمائی تھی۔

٥ ٥ ٥

١١٧. حدثنا ابن المبارك عن المبارك عن الحسن قال. قال عبد الله بن مسعود رضى الله عنه أخاف عليكم فتنا كأنها الدخان يموت فيها قلب الرجل كما يموت بدنه.

۱۱۷﴿ ابن المبارک نے، مبارک سے، انہوں نے الحسن سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے تم پر فتنوں کا اندیشہ ہے جو دُھویں کی طرح ہوں گے، اس میں آدمی کا دِل ایسے مَر جائے گا جیسا کہ اس کا جسم مَر جاتا ہے۔

٥ ٥ ٥

١١٨. حدثنا بقية بن الوليد عن أبى بكر بن أبى مريم. عن أبى ذر عبد الرحمن بن فضالة قال لما قتل قابيل هابيل مسخ الله عقله وخلع فؤاده فلم يزل تائها حتى مات.

۱۱۸﴿ بقیہ بن الولید نے، اَبی بکر بن اَبی مریم سے روایت کی ہے کہ ابوذر عبدالرحمٰن بن فضالہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب قابیل نے ہابیل کو قتل کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی عقل کو مسخ کر دیا اور اس کے دِل کو چھین لیا، پھر وہ ہمیشہ پریشان رہتا اور پریشانی کی حالت میں مرگیا۔

٥ ٥ ٥

۱۱۹ . حدثنا ابن مهدی عن سفيان عن جابر عن عامر . عن حذيفة قيل له أی الفتن أشد. قال أن تعرض علی قلبک الخير والشر فلا تدری أيهما تركب.

۱۱۹ ابن مہدی، سفیان سے، وہ جابر سے، وہ عامر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ کونسا فتنہ سخت ہوگا؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وہ جس میں تیرے دِل پر اَچھائی اور بُرائی پیش کی جائے گی پس تجھے سمجھ نہ آئے گی کہ ان میں سے کس کو اختیار کرنا چاہئے۔

۞ ۞ ۞

۱۲۰ . حدثنا عيسى بن يونس عن الأعمش عن عمارة عن أبی عمار . عن حذيفة قال يأتی علی الناس زمان يصبح الرجل بصيرا ويمسی وما يبصر بشفرة.

۱۲۰ عیسیٰ بن یونس نے الاعمش سے، انہوں نے عمارہ سے، انہوں نے ابوعمار سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جس میں آدمی صبح کو صاحبِ بصیرت ہوگا اور شام کو بے بصیرت ہوگا۔

۞ ۞ ۞

۱۲۱ . حدثنا إبراهيم بن محمد الفزاری عن الأوزاعی عن يحی بن أبی كثير. عن ابن مسعود قال هذه الفتن قد أظلت كقطع الليل المظلم كلما ذهب منها رسل جاء رسل يموت فيها قلب الرجل كما يموت بدنه.

۱۲۱ ابراہیم بن محمد الفزاری نے الاوزاعی سے، انہوں نے یحیٰی بن اَبی کثیر سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ فتنے اَندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح تم پر آئیں گے، جب ان میں سے ایک حصہ ختم ہوگا دوسرا آجائے گا، اس میں آدمی کا دِل ایسے مَر جائے گا جیسے اس کا بدن مَرتا ہے۔

۞ ۞ ۞

۱۲۲ . حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبی وائل. سمع أبا موسى يقول يا أيها الناس إنها فتنة باقرة تدع الحليم فيها كأنما ولد أمس تأتيكم من مأمنكم كداء البطن لا تدری أنى تؤتى.

۱۲۲ ابومعاویہ نے الاعمش سے، انہوں نے ابی وائل سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اَے لوگو! یہ فتنے نگل جانے والی گائیں ہیں، یہ فتنے عقلمند آدمی کو ایسا کردیں گے گویا کہ وہ گذشتہ کل پیدا ہوا ہو، یہ فتنے تمہاری اَمن کی جگہوں میں آجائیں گے جیسے پیٹ کی بیماری، جس کا پتہ نہیں چلتا کہ کہاں سے آئی ہے۔

۞ ۞ ۞

۱۲۳ . حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن سنان عن أبی الزاهرية. عن أبی ثعلبة الخشنی قال أبشروا بدنيا عريضة تأكل إيمانكم فمن كان منكم يومئذ علی يقين من ربه أتته فتنة

بيضاء مسفرة ومن كان منكم على شک من ربه أتته فتنة سوداء مظلمة ثم لم يبال الله فی أی الأودية سلک.

۱۲۳﴾ الحکم بن نافع نے سعید بن سنان سے، انہوں نے ابی الزاہریہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوثعلبہ الخشنی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عیش والی دُنیا پر خوش ہو جاؤ جو تمہارے ایمان کو کھا جائے گی۔ جو شخص ان دِنوں میں اپنے رَبّ کی طرف سے یقین پر ہو تو اس پر سفید روشن فتنہ آئے گا، اور جو اپنے رَبّ کی طرف سے شک میں ہو تو اس پر سیاہ تاریک فتنہ آئے گا، پھر اللہ تعالیٰ پرواہ نہ کرے گا کہ آدمی کس وادی میں جاتا ہے۔

○ ○ ○

۱۲۴ . حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن سنان عن أبی الزاهرية.عن كثير بن مرة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم من علامات البلاء وأشراط الساعة أن تعرب العقول وتنقص الأحلام ويكثر الهم وترفع علامات الحق ويظهر الظلم.

۱۲۴﴾ الحکم بن نافع نے سعید بن سنان سے، انہوں نے ابی الزاہریہ سے روایت کی ہے کہ حضرت کثیر بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ مصائب کی نشانیوں اور قیامت کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ عقلیں ختم ہو جائیں گی، اور سمجھدار لوگ کم ہو جائیں گے، اور غم زیادہ ہو جائیں گے اور حق کی علامات اُٹھ جائے گی، اور ظلم ظاہر ہو جائے گا۔

○ ○ ○

۱۲۵ . حدثنا أبو أسامة عن الأعمش قال حدثنی منذر الثوری عن عاصم بن ضمرة. عن علی رضی الله عنه قال فی الفتنة الخامسة العمياء الصماء المطبقة يصير الناس فيها كالبهائم.

۱۲۵﴾ ابواُسامہ، الاعمش سے، وہ منذر الثوری سے، وہ عاصم بن ضمرہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پانچواں فتنہ اَندھا، بہرا، اور مکمل چھا جانے والا ہوگا، اس میں لوگ جانوروں کی طرح ہو جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۲٦ . حدثنا أبوثور وعبد الرزاق عن معمرعن طارق عن منذرالثوري عن عاصم بن ضمرة. عن علي رضی الله عنه قال في الفتنة الخامسة العمياء الصماء المطبقة يصيرالناس فيها كالبها ئم.

۱۲٦﴾ اَبوثور اور عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے طارق سے، انہوں نے منذر الثوری سے، انہوں نے عاصم بن ضمرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پانچواں فتنہ اَندھا، بہرا، اور مکمل چھا جانے والا ہوگا، اس میں لوگ جانورں کی طرح ہو جائیں گے۔

○ ○ ○

١٢٧. حدثنا ضمرة بن ربيعة عن يحيى بن ابي عمرو السيباني عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الفتنة الرابعة تعرك فيها أمتي عرك الأديم يشتدفيها البلاء حتى لا يعرف فيها المعروف ولا ينكرفيها المنكر.

١٢٧﴾ ضمرہ بن ربیعہ نے، یحیٰ بن اَبی عمرو السیبانی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ چوتھا فتنہ میری اُمّت میں یوں سرایت کر جائے گا جیسے زمین میں پانی جذب ہو جاتا ہے، اس میں ایسی سخت آفت ہوگی حتیٰ کہ اچھائی کو اچھائی اور بُرائی کو بُرائی نہ سمجھا جائے گا۔

٭ ٭ ٭

١٢٨. حدثنا يحيى بن سيعد العطار عن ضرار بن عمرو عن إسحاق بن عبد الله بن ابى فروة عمن حدثه. عن أبى هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عيله وسلم تأتيكم من بعدى أربع فتن فالرابعة منها الصماء العمياء المطبقة تعرك الأمة فيها بالبلاء عرك الأديم حتى ينكر فيها المعروف ويعرف فيها المنكر تموت فيها قلوبهم كما تموت أبدانهم.

١٢٨﴾ یحیٰ بن سعید العطار نے ضرار بن عمرو سے، انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن اَبی فروہ سے، انہوں نے کسی اور سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد تم پر چار 4 فتنے آئیں گے، چوتھا فتنہ بہرا، اندھا، اور چھا جانے والا ہوگا، وہ فتنہ میری اُمّت میں آزمائشوں کے ساتھ سرایت کر جائے گا، جیسے پانی زمین میں سرایت کر جاتا ہے اس میں اچھائی کو بُرائی اور بُرائی کو اچھائی سمجھا جانے لگے گا، اس میں لوگوں کے دِل مُردہ ہو جائیں گے، جیسے کہ ان کے بدن مُردہ ہو جاتے ہیں۔

٭ ٭ ٭

١٢٩. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن عدى بن ثابت عن زربن حبيش. عن حذيفة بن اليمان قال لوددت أن عندى مائة رجل قلوبهم من ذهب فاصعد على صخرة فأحدثهم حديثا لا يضرهم فتنة بعده أبدا ثم أذهب فلا أراهم ولا يرونى.

١٢٩﴾ ابومعاویہ نے الاعمش سے، انہوں نے عدی بن ثابت سے، انہوں نے زربن حبیش سے روایت کی ہے، کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مَیں چاہتا ہوں کہ میرے پاس سو100 آدمی ہوں جن کے دِل سونا ہوں (یعنی بہت زیادہ پرہیزگار اور علم کے طلب کرنے والے ہوں پھر) مَیں ایک چٹان پر چڑھ کر اُنہیں حدیثیں سناؤں جس کے بعد اُنہیں فتنہ کبھی نقصان نہ پہنچا پائے گا، پھر مَیں چلا جاؤں، نہ مَیں اُنہیں دیکھوں اور نہ وہ مجھے دیکھیں۔

٭ ٭ ٭

١٣٠. حدثنا ابن المبارک عن زائدة بن قدامة عن الأعمش عن. عمارة عن أبى عمار.

عن حذيفة قال إن الفتنة تعرض على القلوب فأى قلب أشربها نكتت فيه نكتة سوداء وأى

قلب أنكرها نكتت فيه نكتة بيضاء فمن أحب منكم أن يعلم أصابته الفتنة أم لا فلينظر فإن

[illegible]

رأى حلالا كان يراه حراما أو حراما كان يراه حلالا فقد أصابته. قال وقال حذيفة أن الرجل ليصبح بصيرا يمسى ما يبصر بشعره.

١٣٠ ابن المبارک نے زائدہ بن قدامہ سے، انہوں نے الاحمر سے، انہوں نے عمارہ سے، انہوں نے ابوعمار سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک فتنے دِلوں پر پیش کئے جائیں گے، پھر جس دِل نے اُسے جذب کیا تو اس پر ایک سیاہ نکتہ لگادیا جاتا ہے، اور جو دِل ان سے انکار کرے گا اس پر سفید نکتہ لگادیا جاتا ہے، پس جو یہ جاننا چاہتا ہو کہ وہ فتنہ میں مبتلا ہے یا نہیں تو وہ دیکھے اگر وہ حلال کو حرام یا حرام کو حلال سمجھنے لگا ہے تو وہ فتنہ میں مبتلا ہو چکا ہے، حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بے شک ایک آدمی صبح کو صاحبِ بصیرت ہوگا اور شام کو بے بصیرت ہوگا۔

٥ ٥ ٥

١٣١. حدثنا أبو عمر البصرى عن أبى بيان المعافرى. عن تبيع عن كعب قال إذا كان سنة ستين ومائة أنتقص فيها حلم ذوى الأحلام ورأى ذوى الرأى.

١٣١ ابوعمر البصری نے ابی بیان المعافری سے، انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ جب ایک سو ساٹھ 160 ہجری ہوگی تو اس میں عقلمندوں کی عقل اور اہل رائے کی رائے میں خرابی شروع ہوجائے گی۔

٥ ٥ ٥

١٣٢. حدثنا هشيم أخبرنا سيار عن الشعى. عن حذيفة بن اليمان قال الفتنة حق وباطل يشتبهان فمن عرف الحق لم تضره الفتنة.

١٣٢ ہشیم نے سیار سے، انہوں نے شعبی سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنہ میں حق وَباطل مشتبہ ہوجاتے ہیں پھر جس نے حق کو پہچان لیا اسے فتنہ نقصان نہ پہنچائے گا۔

٥ ٥ ٥

١٣٣. حدثنا هشيم عن يونس عن الحسن قال حدثنا أسيد بن المتشمس. عن أبى موسى الأشعرى رضى الله عنه قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم فتنة بين يدى الساعة. قال قلت وفينا كتاب الله. قال وفيكم كتاب الله. قال قلت ومعنا عقولنا. قال ومعكم عقولكم.

١٣٣ ہشیم نے، یونس سے، وہ الحسن سے، وہ اسید بن المتشمس سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قیامت سے پہلے واقع ہونے والے فتنے کا ذکر ارشاد فرمایا، میں نے عرض کیا کہ ہمارے پاس ہمارے عقلیں ہوں گی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے پاس تمہاری عقلیں بھی ہوں گی۔

٥ ٥ ٥

۱۳۴ . حدثنا هشيم عن السيبانی عن الشعبی أخبرنا هزيل بن شرحبيل أن أبا مسعود الأنصاری جاء إلى حذيفة بن اليمان. فقال أخبرنا بأمر نأخذ به بعدک. فقال حذيفة إن الضلالة حق الضلالة أن تعرف ما كنت تنكرو تنكر ما كنت تعرف فانظر الذى أنت عليه اليوم فتمسک به فإنه لا يضرک فتنة بعد.

۱۳۴﴾ ہشیم ،السیبانی سے، وہ الشعبی سے، وہ ہزیل بن شرجیل سے روایت کرتے ہیں کہ ابومسعودالانصاری حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ ہمیں بتاؤ کہ ہم آپ کے بعد کس معاملے کو پکڑیں؟ بے شک گمراہی واقع ہوگی، گمراہی یہ ہے کہ تجھے معروف منکر دکھائی دے گا اور منکر معروف دکھائی دے گا، اپنی آج کل کی حالت کو خوب دیکھ لے!اور اسے لازم پکڑ لے! بے شک تجھے اس کے بعد فتنہ ضرر نہ پہنچائے گا۔

○ ○ ○

۱۳۵ . حدثنا ابن مهدی عن سفيان عن جابر عن عامر قال سئل حذيفة أى الفتن أشد. قال تعرض على قلبک الخير والشر فلا تدری أيهما تركب.

۱۳۵﴾ ابن مہدی، سفیان سے وہ جابر سے، وہ عامر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ سے پوچھا گیا کہ کونسا فتنہ سب سے زیادہ سخت ہوگا؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تیرے دل پر خیر اور شر پیش کیا جائے گا پس تجھے سمجھ نہ آئے گی کہ کس کو اختیار کروں!!!

○ ○ ○

۱۳۶ . حدثنا ضمرة عن إبراهيم بن أبی عبلة قال. بلغنی أن الساعة تقوم على أقوام أحلامهم أحلام العصافير.

۱۳۶﴾ ضمرہ کہتے ہیں کہ ابراہیم بن أبی عبلہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ قیامت ایسے عقل والوں پر قائم ہوگی جن کی عقلیں چڑیوں کی عقل جیسی ہوگی۔

○ ○ ○

۱۳۷ . حدثنا ابو معاوية عن الأعمش عن قيس بن راشد عن أبی جحيفة. عن على رضى الله عنه قال أقل ما تغلبون عليه من الجهاد الجهاد بأيديكم ثم الجهاد بألسنتكم ثم الجهاد بقلوبكم فأى قلب لم يعرف المعروف ولا ينكر المنكر جعل أعلاه أسفله.

۱۳۷﴾ ابومعاویہ، الأعمش سے، وہ قیس راشد سے، وہ أبی جحیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تمہارے جہاد میں کمی آتی جائے گی، پہلے جہاد ہاتھوں کے ساتھ ہوگا پھر جہاد تمہارے زبانوں کے ساتھ ہوگا پھر جہاد تمہارے دلوں کے ساتھ ہوگا پس جس دل نے اچھائی کو اچھائی اور بُرائی کو بُرائی نہ جانا اس کے اوپر کو نیچے کردیا جائے گا۔

○ ○ ○

۱۳۸ . حدثنا ابن مهدی عن سفيان عن زبيد عن الشعبی عن أبی جحيفة. عن على قال إذا

كان القلب لا يعرف معروفا ولا ينكر منكرا نكس فجعل أعلاه أسفله.

۱۳۸﴾ ابن مہدی، سفیان [illegible] الشعبی [illegible] روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب دِل اچھائی کو اچھائی اور برائی کو بُرائی نہ سمجھے تو وہ اُلٹ جاتا ہے، اس کے اوپر کے حصے نیچے کر دیا جاتا ہے۔

٭ ٭ ٭

۱۳۹ . حدثنا ابن مهدى عن إسرائيل عن حكيم بن جبير عن أبى البخترى. عن أبى مسعود قال ما ظنكم بالقلب إذا نكس.

۱۳۹﴾ ابن مہدی، اِسرائیل سے، وہ حکیم بن جبیر سے، وہ اَبو البختری سے روایت کرتے ہیں کہ ابو مسعود رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تمہارا کیا خیال ہے دِل کے بارے میں؟ جب اسے پلٹ دیا جائے؟۔

٭ ٭ ٭

۱۴۰ . حدثنا بقية عن صفوان بن عمرو قال حدثنى من سمع. عبد الله بن بسر يقول كان يقال كيف أنتم إذا رأيتم العشرين رجلا أو أكثر لا يرى فيهم رجل يهاب فى الله تعالى من رخص فى تمنى الموت لما يفشوا فى الناس من البلاء والفتن.

۱۴۰﴾ بقیہ نے صفوان بن عمرو سے روایت کی ہے کہ مجھے اس شخص نے یہ حدیث بتائی ہے جس نے عبداللہ بن بُسر سے سُنی تھی، حضرت عبداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم میں 20 یا اس سے زائد آدمی ہو گے، اور ان میں کوئی ایسا نظر نہ آئے گا جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو۔

جب لوگوں میں فتنے اَور مَصائب پھیل جائیں تو اس وقت موت کی تمنا کرنے کی رخصت واجازت ہے

۱۴۱ . حدثنا محمد بن الحارث البحرانى عن محمد بن عبد الرحمن البيلمانى عن أبيه. عن ابن عمر رضى الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل على القبر فيقول لوددت أنى مكان صاحبه لما يلقى الناس من الفتن.

۱۴۱﴾ محمد بن الحارث البحرانی نے محمد بن عبدالرحمٰن البیلمانی سے، وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ آدمی کا گزر قبر پر ہوگا پس وہ کہے گا بوجہ ان فتنوں کے جو لوگوں کی طرف سے اُسے پہنچے ہوں گے، میں چاہتا ہوں کہ کاش اس صاحبِ قبر کی جگہ میں ہوتا !!!

٭ ٭ ٭

۱۴۲ . حدثنا ابن وهب عن يونس قال حدثني أبو حميد مولى مسافع قال. سمعت أبا هريرة رضى الله عنه يقول ايأتين عليكم يوم يمشي أحدكم إلى قبر أخيه فيقول يا ليتني مكانه.

۱۴۲﴿ ابن وہب، یونس سے، وہ ابوحمید مولی مسافع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ضرور تم پر ایسا دور آئے گا کہ تم میں سے کوئی ایک اپنے بھائی کی قبر پر گزرے گا اور کہے گا کہ اے کاش! میں اس کی جگہ ہوتا۔

○ ○ ○

۱۴۳ . حدثنا ابن مهدى ووكيع عن سفيان عن سلمة بن كهيل عن أبي الزعراء. عن عبد الله قال يأتي على الناس زمان يأتي الرجل القبر فيضطجع عليه فيقول يا ليتني مكان صاحبه ما به حبا للقاء الله ولكن لما يرى من شدة البلاء.

۱۴۳﴿ ابن مہدی اور وکیع نے، سفیان سے، وہ سلمہ بن کھیل سے، وہ ابی الزعراء سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک آدمی کسی قبر پر آئے گا اور اس پر لیٹ جائے گا اور کہے گا کہ اے کاش! میں اس صاحب قبر کی جگہ ہوتا، وہ یہ بات اس وجہ سے نہیں کہے گا کہ اسے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا شوق ہے لیکن یہ بات وہ مصائب کی سختی کی وجہ سے کہے گا۔

○ ○ ○

۱۴۴ . حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن الزهرى قال. قال ابو هريرة رضى الله عنه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر أخيه فيقول يا ليتني مكانك.

۱۴۴﴿ عبدالرزاق سے، وہ معمر سے وہ الزہری سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ آدمی اپنے بھائی کی قبر پر گزرے گا اور کہے گا کہ اے کاش! میں تیری جگہ ہوتا۔

○ ○ ○

۱۴۵ . حدثنا عبد الوهاب الثقفى عن يحى بن سعيد قال أخبرني الزبرقان. عن أبى هريرة قال ليأتين على الناس زمان الموت فيه أحب الى أحدهم من الغسل بالماء البارد في اليوم القائظ ثم لا يموت.

۱۴۵﴿ عبدالوہاب الثقفی، یحیٰ بن سعید سے، وہ الزبرقان سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جس میں انہیں موت سخت گرمی کے دن [illegible] پانی سے غسل کرنے سے زیادہ محبوب ہوگی پھر بھی وہ نہ مرے گا۔

○ ○ ○

۱۴۶ . حدثنا ابو معاوية عن الأعمش عن إبراهيم. عن عبد الله قال ليأتين على الناس

زمان يجيء الرجل القبر فيتمرغ عليه كما تتمرغ الدابة يتمنى ان يكون فيه مكان صاحبه ليس به حبا للقاء الله يعني لما يرى من البلاء.

۱۴۶ ابومعاویہ،الاعمش سے، وہ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا دور آئے گا جس میں ایک آدمی قبر پر جا کر لوٹ پوٹ ہوگا جیسے جانور مٹی میں لوٹ پوٹ ہوتا ہے، وہ یہ آرزو کرے گا کہ وہ اس قبر میں صاحب قبر کی جگہ ہوتا، یہ آرزو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی شوق سے نہیں کرے گا بلکہ مصائب دیکھنے کی وجہ سے کرے گا۔

○ ○ ○

۱۴۷. حدثنا ابن مهدى عن سفيان عن الأعمش عن إبراهيم عن عبد الله نحوه.

۱۴۷ ابن مہدی، سفیان سے، وہ الاعمش سے، وہ ابراہیم سے، وہ عبداللہ سے ایسی ہی روایت بیان کرتے ہیں۔

(لیکن ہم ذکر کئے دیتے ہیں "واحدیؒ")

عبداللہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا دور آئے گا جس میں ایک آدمی قبر پر جا کر لوٹ پوٹ ہوگا جیسے جانور مٹی میں لوٹ پوٹ ہوتا ہے، وہ یہ آرزو کرے گا کہ وہ اس قبر میں صاحب قبر کی جگہ ہوتا، یہ آرزو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی شوق میں نہیں کرے گا بلکہ مصائب دیکھنے کی وجہ سے کرے گا۔

○ ○ ○

۱۴۸. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبى صالح. عن أبى هريرة قال لا تقوم الساعة حتى يأتى الرجل القبر فيتمرغ عليه كما تتمرغ الدابة يتمنى أن يكون مكان صاحبه.

۱۴۸ ابومعاویہ،الاعمش سے، وہ ابی صالح سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ایک آدمی قبر پر آ کر لوٹ پوٹ ہوگا جیسے جانور مٹی میں لوٹ پوٹ ہوتا ہے اور آرزو کرے گا کہ وہ اس قبر والے کی جگہ ہوتا۔

○ ○ ○

۱۴۹. حدثنا جنادة بن عيسى الأزدى وأبو أيوب عن أرطاة بن المنذر. عن أبى عذبة الحضرمى قال إن طال بكم عمر فيوشك بالرجل منكم أن يأتى قبر أخيه فيتمعك عليه ويقول يا ليتنى. كنت مكانك قد. نجوت قد نجوت. فقال غلام حدث من القوم وعم ذاک يا أبا عذبة. قال تدعون إلى عدو من ناحية فبينما أنتم كذلک إذ دعيتم إلى عدو آخر فلا تدرون إلى أى عدو كم تنفرون فيومئذ يكون ذلک.

۱۴۹ جنادہ بن عیسیٰ الازدی اور ابو ایوب نے، ارطاۃ بن المنذر سے روایت کی ہے کہ أبی عذبۃ الحضرمی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے تھے اگر تمہاری عمر دراز ہوئی تو تو دیکھے گا ہے کہ ایک آدمی اپنے بھائی کی قبر پر آ کر اس پر لوٹ پوٹ ہونے لگے اور کہے کہ اے کاش! (یہ جگہ) میری جگہ ہوتی، بے شک تو نے نجات پالی، بے شک تو نے نجات پالی، قوم کے ایک کم سن لڑکے نے

پوچھا کہ اے ابوعذبہ یہ کب ہوگا؟ تو حضرت ابوعذبہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ تمہیں ایک طرف کے دُشمن کی طرف بلایا جائے گا تم اسی حال میں ہوگے کہ تمہیں دوسرے دُشمن کی طرف بلایا جائے گا، تمہاری سمجھ میں نہ آئے گا کہ کس دُشمن کی جانب تم بڑھو، پس اس وقت یہ حالت ہوگی۔

۞ ۞ ۞

۱۵۰. حدثنا بقية وعبد القدوس عن صفوان بن عمرو عن عمروبن سليم الحضرمى. عن أبى عذبة الحضرمى قال إن طال بكم عمر قليل فليوشك بالرجل أن يأتى قبر حميمه فيتمعك عليه يقول يا ليتنى مكانك قد نجوت قد نجوت فذكر نحو الحديث الأول.

۱۵۰﴾ بقیہ اور عبدالقدوس نے، صفوان بن عمرو سے، انہوں نے عمرو بن سلیم الحضرمی سے روایت کی ہے کہ ابوعذبہ الحضرمی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر تمہاری عمر دراز ہوئی تو دیکھو گے کہ ایک شخص اپنے دوست کے قبر پر جا کر اس پر لوٹ پوٹ ہوگا اور کہے گا کہ اے کاش! میں تیری جگہ ہوتا، بے شک تُو نے نجات پالی، بے شک تُو نے نجات پالی، پس باقی حدیث اُوپر والی حدیث کی طرح ہے (یعنی) قوم کے ایک کم سن لڑکے نے پوچھا کہ اے ابوعذبہ یہ کب ہوگا؟ تو حضرت ابوعذبہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ تمہیں ایک طرف کے دُشمن کی طرف بلایا جائے گا تم اسی حال میں ہوگے کہ تمہیں دوسری دُشمن کی طرف بلایا جائے گا، تمہیں سمجھ میں نہ آئے گا کس دُشمن کی جانب تم بڑھو، پس اس وقت یہ حالت ہوگی۔

۞ ۞ ۞

۱۵۱. حدثنا بقية بن الوليد عن أبى بكر بن أبى مريم عن المشيخة. عن كعب قال يوشك أن يستصعب البحر حتى لا تجرى فيه جارية ويستصعب البر حتى لا يستطيع أحد يأوى إلى بيت.

۱۵۱﴾ بقیہ بن الولید نے ابی بکر بن ابی مریم سے، انہوں نے المشیخہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قریب ہے کہ سمندر سخت ہو جائیں گے، حتی کہ اس میں کشتیاں نہ چل سکیں گی، اور خشکی اتنی سخت ہو جائے گی کہ کسی میں یہ طاقت نہ ہوگی کہ وہ گھر میں پناہ پالے۔

۞ ۞ ۞

۱۵۲. حدثنا ابن وهب ورشدين جميعا عن ابن لهيعة عن عياش بن عباس عن أبى عبد الرحمن الحبلى. عن عبد الله بن عمرو رضى لله عنهما قال ليأتين على الناس زمان يتمنى المرء أنه فى فلك مشحون هو وأهله يموج بهم فى البحر من شدة ما فى الأرض من البلاء.

۱۵۲﴾ ابن وہب اور رشدین نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے عیاش بن عباس سے، انہوں نے ابی عبدالرحمن الحبلی، سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا دور آئے گا کہ آدمی تمنا کرے گا کہ وہ اپنے گھر والوں کے ساتھ ایک بھری ہوئی کشتی میں ہو، جو انہیں لئے سمندر میں موجیں مار رہی ہو، اور یہ تمنا ان مصائب کی وجہ سے ہوگی جو زمین پر ہوں گے۔

۞ ۞ ۞

۱۵۳۔ حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن حفص بن الوليد عن هلال بن عبد الرحمن القرشي عن عبد الله بن عمر [illegible] يقول يأتي على الناس زمان يتمنى الرجل ذو الشرف والمال والولد الموت مما يرى من البلاء من ولاتهم.

۱۵۳﴿ رشدین، ابن لہیعہ سے، وہ حفص بن الولید سے، وہ ہلال بن عبدالرحمن القرشی رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک معزز، مالدار، صاحب اولاد شخص بھی حکمرانوں کی تکلیفوں کی وجہ سے موت کی تمنا کرے گا۔

○ ○ ○

۱۵۴۔ حدثنا أبو المغيرة وبقية عن صفوان بن عمرو عن عمرو بن قيس السكوني عن عاصم بن حميد. عن معاذ بن جبل رضي الله عنه قال لن تروا من الدنيا إلا بلاء وفتنة ولن يزداد الأمر إلا شدة ولن تروا من الأئمة إلا غلظة ولن تروا أمرا يهولكم إلا حقره بعده أشد منه.

۱۵۴﴿ ابوالمغیرہ اور بقیہ نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے عمر بن قیس السکونی سے، انہوں نے عاصم بن حمید سے روایت کی ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تم ہرگز نہ دیکھو گے دنیا سے مگر مصائب اور فتنے، اور ہر کام میں سختی ہوگی اور تم اپنے حکمرانوں سے سختی کے علاوہ کچھ نہ دیکھو گے، اور جس مصیبت کو تم ہولناک سمجھو گے اس کے بعد تم جو مصیبت دیکھو گے تو اس کے مقابلے میں تمہیں سابقہ مصیبت معمولی لگے گی۔

○ ○ ○

۱۵۵۔ حدثنا مخلد بن حسين عن هشام عن محمد. عن أبي هريرة رضي الله عنه قال يوشك أن يكون الموت أحب إلى العلماء من الذهبة الحمراء.

۱۵۵﴿ مخلد بن حسین نے ہشام سے، انہوں نے محمد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عنقریب اہل علم کو موت سرخ سونے سے زیادہ پسند ہوگی۔

○ ○ ○

۱۵۶۔ حدثنا حسين بن حسن البصري عن ابن عون. عن عمير بن إسحاق قال كنا نتحدث أن أول ما يرفع عن الناس الألفة.

۱۵۶﴿ حسین بن حسن البصری نے ابن عوف سے روایت کی ہے کہ عمیر بن اسحاق رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم باہم کہا کرتے تھے کہ سب باہمی محبت اُٹھالی جائے گی۔

○ ○ ○

۱۵۷۔ حدثنا ابن مبارک عن معمر عن إسحاق بن راشد عن عمرو بن وابصة الأسدي عن أبيه. عن ابن مسعود رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر

فتنة. فقلت يا رسول اللّٰه متى ذلک. فقال إذا لم يأمن الرجل جليسه.

۱۵۷﴾ ابن مبارک، معمر سے وہ، اسحاق بن راشد سے، وہ عمرو بن رابصہ الاسدی سے، وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے فتنے کا ذکر کرتے ہوئے سُنا، تو میں نے عرض کیا کہ یہ کب واقع ہوگا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب انسان اپنے ہم مجلس سے محفوظ نہ ہو۔

۰ ۰ ۰

۱۵۸. حدثنا وكيع عن مالک بن مغول. عن الحكم بن عتيبة قال كان يأتي على الناس زمان لا يقر فيه عين الحكم.

۱۵۸﴾ وکیع نے مالک بن مغول سے روایت کی ہے کہ الحکم بن عتیبہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ دانا شخص کی آنکھیں بھی اس میں ٹھنڈی نہ ہوں گی۔

۰ ۰ ۰

۱۵۹. حدثنا ابن عيينة وابن فضيل جميعا عن حصين عن سالم بن أبي الجعد. عن معاذ بن جبل رضى اللّٰه عنه قال إذا رأيتم الدم يسفک بغير حقه والمال والمال يعطى على الكذب وظهر الشک والتلاعن وكانت الردة فمن استطاع أن يموت فليمت.

۱۵۹﴾ ابن عیینہ اور ابن فضیل نے حصین سے، انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے روایت کی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم ناحق خون ریزی ہوتے ہوئے دیکھو، اور جھوٹ پر مال کا دیا جانا دیکھو، اور شک اور ایک دوسرے کو لعن طعن کرنا، اور دین سے مُرتد ہونا ظاہر ہو جائے، اس وقت تم میں سے جو مَر سکتا ہے وہ مَر جائے تو بہتر ہے۔

۰ ۰ ۰

۱۶۰. حدثنا عيسى بن يونس عن الأوزاعي عن يحيى بن أبي كثير عن أبي سلمة. سمع أبا هريرة يقول يوشک أن يأتي على الناس زمان يكون الموت أحب إلى العالم من الذهبة الحمراء.

۱۶۰﴾ عیسیٰ بن یونس نے الاوزاعی سے، انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے، انہوں نے ابی سلمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ موت، علم والے کو سُرخ سونے سے بھی زیادہ پسند ہوگی۔

۰ ۰ ۰

۱۶۱. حدثنا ابن مهدى عن سفيان عن الأعمش عن زيد بن وهب. سمع عبد اللّٰه أن الفتنة وقفات وبعثات فمن استطاع أن يموت في وقفاتها فليفعل.

۱۶۱﴾ ابن مہدی، سفیان سے، وہ الاعمش سے، وہ زید بن وہب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنے کے دَرمیان کچھ وقفہ ہوگا پھر وہ اُٹھ جائے گا۔ پھر جو فتنوں کے درمیان ہونے والے وقفوں میں مَر سکتا ہے تو وہ مَر جائے۔

۰ ۰ ۰

۱۶۲ . قال سفيان وأخبرنا الحارث بن حصبرة عن زيد بن وهب عن حذيفة قال وقفاتها إذا غمد السيف وبعثاتها إذا سل السيف.

۱۶۲ سفیان نے الحارث بن حصیرہ سے، انہوں نے زید بن وہب سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنوں کے درمیان وقفہ جب ہوگا جب تلوار کو نیام میں ڈال دیا جائے، اور فتنوں کا اُٹھنا جب ہوگا جب تلوار کو نیام سے کھینچ لیا جائے۔

✿ ✿ ✿

۱۶۳ . حدثنا ابن مبارک عن زائدة عن الأعمش عن زيد بن وهب. عن حذيفة قال للفتنة وقفات وبعثات فمن استطاع منكم أن يموت في وقفاتها فليفعل.

۱۶۳ ابن مبارک، زائدہ سے، وہ الاعمش سے، وہ زید بن وہب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنوں کے درمیان کچھ وقفہ ہوگا پھر وہ فتنے دوبارہ سر اٹھائیں گے، پس جو فتنوں کے مابین ہونے والے وقفوں میں مَر سکتا ہے تو مَر جائے۔

✿ ✿ ✿

۱۶۴ . حدثنا أبو خالد الأحمر سليمان بن حيان الكوفي عن عاصم الأحول عن أبي عثمان قال كنا عند عبد الله بن مسعود جلوسا إذا وقع عليه خرؤ عصفور فقال ها بأصبعه ثم قال لموت ولدي وأهلي أهون علي من هذا. قال فو الله ما درينا ما أراد بذلك حتى وقعت الفتن فقلنا هذا حذر عليهم.

۱۶۴ ابو خالد الاحمر سلیمان بن حیا بن الکوفی نے عاصم الاحول سے روایت کی ہے کہ ابو عثمان رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بیٹھے تھے کہ ان پر کہیں سے چڑیا کی بیٹ آ پڑی، اُنہوں نے اسے اپنی اُنگلی کے اِشارے سے ہٹا دیا، پھر فرمانے لگے کہ میرے بچوں اور گھر والوں کی موت اس چڑیا کی بیٹ سے بھی میرے نزدیک زیادہ معمولی ہے، حضرت ابو عثمان رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! ہم نہ سمجھ پائے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقصد اس بات کرنے سے کیا تھا، حتیٰ کہ فتنے پھوٹ پڑے پھر ہم سمجھے کہ گھر والوں کی موت کی چاہت اس فتنے میں پڑنے کے ڈر سے تھی۔

✿ ✿ ✿

۱۶۵ . حدثنا ابن مبارک عن المبارک بن فضالة عن الحسن سمعه يقول أخبرني أبو الأحوص قال. دخلنا على ابن مسعود وعنده بنون له غلمان كأنهم الدنانير حسنا فجعلنا نتعجب من حسنهم فقال عبد الله كأنكم تغبطونني بهم. قلنا والله إن مثل هؤلاء غبط بهم الرجل المسلم فرفع رأسه إلى سقف بيت له قصير وقد عشش فيه الخطاف وباض فيه فقال والذي نفسي بيده لأن أكون قد نفضت يدي عن تراب قبورهم أحب إلي من أن يخر

عش هذا الخطاف فينكسر بيضه. قال ابن مبارك خوفا عليهم من الفتن.

۱۶۵ ابن المبارک نے المبارک بن فضالہ سے، انہوں نے الحسن سے روایت کی ہے کہ ابولاحوص رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر گئے ان کے پاس اس کے چھوٹے بیٹے تھے، جو خوبصورتی میں گویا دینار تھے، ہم ان کی خوبصورتی پر تعجب کرتے تھے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم لوگ اِن بچوں کی وجہ سے مجھ پر رَشک کرتے ہوں گے، ہم نے کہا کہ اللہ کی قسم! ان بچوں کی وجہ سے ایک مسلمان آدمی پر رَشک کیا جاسکتا ہے، تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سر اُٹھا کر گھر کی چھت کو دیکھا جو کہ نیچی تھی، ان میں پرندوں نے گھونسلے بنا رکھے تھے اور ان گھونسلوں میں اَنڈے دے رکھے تھے، حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں ان بچوں کی قبروں کی مٹی سے اَپنے ہاتھوں کو جھاڑ دوں یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس بات سے کہ گھونسلہ گر جائے اور ان کے اَنڈے ٹوٹ جائے، حضرت عبداللہ بن المبارک رَحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے بچوں پر فتنوں کا ڈر تھا۔

✿ ✿ ✿

١٦٦. حدثنا عبد الوهاب عن يحى بن سعيد أن أبا الزبير اخبره أن أبا الطفيل حدثنا أن. حذيفة بن اليمان قال كيف أنت وفتنة أفضل الناس فيها كل غني. خفي. فقال ابن الطفيل كيف وإنما هو عطاء أحدنا يطرح به كل مطرح ويرمى به كل مرمى. فقال حذيفة كن إذا كابن مخاض لا حلوبة فيحلب ولا ركوبة فيركب.

۱۶۶ عبدالوہاب نے، یحیٰی بن سعید سے، انہوں نے اباالزبیر سے، انہوں نے ابوالطفیل سے روایت کی ہے، کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ فتنے میں تیری کیا حالت ہوگی؟ فتنہ میں سب سے زیادہ اُفضل وہ شخص ہوگا جو مالدار ہو اور پوشیدہ ہو، ابن الطفیل رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ یہ پوشیدگی کیسے ہوسکتی ہے یہ فتنہ تو ہر ایک کو مل کے رہے گا، اسے اس کی وجہ سے پھینکنے کی جگہ میں پھینکا جائے گا، اور گرانے والی جگہ میں گرایا جائے گا، حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پھر تو اُونٹ کے ایک سالہ بچے کی طرح بن جا، جس سے نہ دودھ مانگا جائے کہ وہ دودھ دے اور نہ اس پر سواری کی جائے کہ کوئی اس پر سوار ہو جائے۔

✿ ✿ ✿

١٦٧. حدثنا أبو بكر بن عياش عن أبان قال سمعت أبا إياس معاوية بن قرة يذكر. عن النعمان بن مقرن رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العبادة فى الهرج والفتنة كالهجرة إلى.

۱۶۷ ابوبکر بن عیاش نے ابان سے، انہوں نے ابوایاس معاویہ بن مرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ قتل وغارتگری میں عبادت کرنا میری طرف ہجرت کر کے آنے کی طرح ہے۔

✿ ✿ ✿

١٢٨ . حدثنا ابن مبارک عن محمد بن مسلم قال سمعت عثمان بن أوس يحدث عن سليم بن هرمز عن عبد الله بن عمرو رضى الله عنهما قال أحب شىء إلى الله تعالى الغرباء. قيل أى شىء الغرباء. قال الذين يفرون بدينهم يجمعون إلى عيسى بن مريم عليه السلام. ما يذكر من ندامة القوم من أصحاب النبى صلى الله عليه وسلم وغيرهم فى الفتنة وبعد انقضائها وما تقدم إليهم فيها.

١٢٨﴿ ابن مبارک نے محمد بن مسلم سے، انہوں نے عثمان بن اوس سے، انہوں نے سلیم بن ہرمز سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ سب سے زیادہ محبوب اللہ تعالیٰ کو غرباء ہوں گے عرض کیا گیا یہ غرباء کون ہے؟ فرمایا جو اپنے دین کو بچانے کے لئے اپنے علاقوں سے بھاگ کر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے پاس اکٹھے ہوں گے۔

٭ ٭ ٭

صحابہ کرام اور دوسرے لوگوں کی اس ندامت کا ذکر جو فتنے کے وقت یا فتنہ گزر جانے کے بعد ان کو لاحق ہوئی

١٢٩ . حدثنا ابن المبارک عن عبد الله بن شوذب قال سمعت مالک بن دينار عن أبى محمد. عن أبى كنانة قال قدم علينا الزبير وأصحابه ونحن مملكون لربيعة فلحق سادتنا بعلى فاجتمعنا وقلنا عسى أن يخرجنا هؤلاء ويجىء سادتنا مع على وكيف نقاتلهم ثم قلنا نخرج فإذا التقيا لحقنا بهم ثم قال بعضنا لا نأمن ألا نطيق ذلک ولكن نستأذنهم فإن أذنوا لنا انطلقنا آمنين وإلا كنا على رأينا فأتينا الزبير بن العوام بجماعتنا. فقلنا له مع من تكون العبيد قال مع مواليهم قلنا فإن موالينا مع على. قال وكأنما ألقمناه حجرا فمكثنا ساعة. ثم قال لقد حذرنا هذا.

١٢٩﴿ ابن المبارک نے عبداللہ بن شوذب سے، انہوں نے مالک بن دینار سے، انہوں نے ابی محمد سے روایت کی ہے کہ ابی کنانہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ اور ان کے ساتھی ہمارے پاس آئے ہم ان کی جماعت میں شامل ہو گئے، ہم ربیعہ کے غلام تھے ہمارا آقا ربیعہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جماعت میں شامل ہو گیا، ہم نے آپس میں کہا کہ اگر یہ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ والے ہمیں میدانِ جنگ کی طرف بھیجیں گے اور ہمارے آقا حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ہمارے سامنے آئیں گے تب ہم اپنے آقا کا مقابلہ کیسے کریں گے؟ پھر ہم نے باہم طے کیا کہ جب میدانِ جنگ میں آمنا سامنا ہو گا اُس وقت ہم اپنے سردار کی جماعت میں شامل ہو جائیں گے، ہم میں سے بعض نے کہا کہ یہ ہمت کی بات ہے اور ہم سے اتنی ہمت نہ ہو سکے گی، چلو حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ والوں سے اجازت طلب کرتے ہیں اگر

اُنہوں نے اِجازت دے دی تو ہم اطمینان کے ساتھ یہاں سے چلے جائیں گے ورنہ دوسری صورت میں اپنے مشورہ پر عمل کریں گے، پھر ہماری ایک جماعت حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئی، اوران سے پوچھا کہ غلاموں کو کس کے ساتھ ہونا چاہیے؟ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اپنے آقاؤں کے ساتھ، ہم نے کہا ہمارے آقا تو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ہیں، جب ہم نے یہ بات کہی تو گویا ہم نے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منہ میں پتھر دے دِیا، ہم کچھ دیر خاموشی کی حالت میں رہے پھر حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہمیں اسی چیز کا ڈر تھا۔

۞ ۞ ۞

١٧٠. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي صالح. أن عليا رضي الله عنه قال حين أخذت السيوف مأخذها من الرجال لوددت أني مت قبل هذا بعشرين سنة.

۱۷۰﴾ ابومعاویہ نے، الاعمش سے روایت کی ہے کہ حضرت ابی صالح رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جب تلواروں نے لوگوں کو ہلاک کر دیا تو اس موقع پر حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مَیں چاہتا ہوں کہ یہ کچھ دیکھنے سے بیس 20 سال پہلے ہی مَیں مَر جاتا۔

۞ ۞ ۞

١٧١. حدثنا ابن المبارك عن ابن شوذب عن أبي التياح عن الحسن قال لود علي يعمل ما عمل ولود عمار أنه يعمل ما عمل ولود طلحة أنه لم يعمل ما عمل ولود الزبير انه لم يعمل ما عمل هبطوا على قوم متوشحي مصاحفهم أهل آخره فسيفوا بينهم.

۱۷۱﴾ ابن المبارک نے، ابن شوذب سے، انہوں نے ابی التیاح سے روایت کی ہے کہ حضرت حسن رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اولادِ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح عمل نہیں کیا، حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد نے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح عمل نہیں کیا، یہ لوگ ایک ایسی قوم سے جا ملے جو اپنے مصاحف سے اِعراض کرتے تھے، اوران میں سے ایک دوسرے پر تلوار چلاتے تھے۔

۞ ۞ ۞

١٧٢. حدثنا ابن المبارك عن عيسى بن عمر قال سمعت شيخا يحدث عمرو بن مرة قال قال عبد الله بن عمر ولم أره أحال على أحد دونه كنت أقرأ هذه الآية إنك ميت وإنهم ميتون ثم إنكم يوم القيامة عند ربكم تختصمون وكنت أرى أنها في أهل الكتاب حتى كبح بعضنا وجوه بعض بالسيوف فعرفنا أنها فينا.

۱۷۲﴾ ابن المبارک، عیسیٰ بن عمر سے، وہ شیخ سے روایت کرتے ہیں کہ عمرو بن مرہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے علاوہ کسی کا حوالہ دیے بغیر اس آیت:

﴿اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ ثُمَّ اِنَّکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عِنْدَ رَبِّکُمْ تَخْتَصِمُوْنَ○﴾

کی تفسیر میں فرمایا کہ میں سمجھتا تھا کہ یہ آیت اَہلِ کتاب کے بارے میں ہے، پھر ہم میں سے بعض نے دوسروں کے

چہروں کوتلواروں کے ذریعہ بدنُما کردیا پھر ہم سمجھے کہ یہ آیت تو ہمارے متعلق ہے۔

۞ ۞ ۞

١٧٣. حدثنا ابن المبارک عن يزيد بن إبراهيم عن الحسن في قوله تعالى واتقوا فتنة لا تصيبن الذين ظلموا منكم خاصة قال والله لقد علم أقوام حين نزلت أنه يشخص لها فوج.

١٧٣﴾ ابن المبارک نے یزید بن ابراہیم سے روایت کی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ آیت:

﴿وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّاتُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاصَّةً﴾

کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم! جب یہ آیت نازل ہوئی تو لوگوں کو یقین ہوگیا کہ اس فتنہ کے مِصداق کے لئے ایک فوج متعین کی جائے گی۔

۞ ۞ ۞

١٧٤. حدثنا ابن المبارک عن معمر عن علي بن زيد بن جدعان عن الحسن عن قيس بن عباد قال قلت لعلي رضي الله عنه أعهد إليک رسول الله ﷺ في هذا الأمر شيئا فقال ما عهد إلي في ذلک عها لم يعهده إلى الناس ولكن الناس وثبوا على عثمان رضي الله عنه فقتلوه فكانوا فيه أسوأ فعلا مني فرأيت أني أحق بها فوثبت عليها فالله أعلم أو أصبنا.

١٧٤﴾ ابن المبارک، معمر سے، وہ علی بن زید بن جدعان سے، وہ الحسن سے روایت کرتے ہیں کہ قیس بن عباد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مَیں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے آپ کو اس خلافت کے متعلق کوئی نصیحت کی تھی؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے جو نصیحت عام لوگوں کو کی تھی اس سے ہٹ کر مجھے کوئی نصیحت نہیں فرمائی، لیکن لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حملہ کرکے اُسے شہید کردیا، پس لوگوں کا خلافت کے متعلق بُری رَوِش اَور بُرا فعل اِختیار کرنے کا اِرادَہ ہوا، مَیں نے دیکھا کہ اس موقع پر مَیں خلافت کا سب سے زیادہ حق دار ہوں تو مَیں نے خلافت کی ذِمّہ داری اُٹھائی، اب یہ اللہ جانتا ہے کہ ہم نے غلط کیا یا صحیح کیا۔

۞ ۞ ۞

١٧٥. حدثنا عبد الرزاق عن سفيان عن الأسود بن قيس عن رجل عن علي رضي الله عنه قال ما عهد إلينا في الإمارة عهدا ناخذ به أنما هو شي ء رأيته فإن يک صوابا صوابا فمن الله وإن يک خطأ فمن قبل أنفسنا.

١٧٥﴾ عبدالرزاق نے سفیان سے، انہوں نے اسود بن قیس سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خلافت کے متعلق کوئی وصیّت نہیں کی گئی جسے ہم لازم پکڑتے، یہ جو مَیں نے کچھ کیا ہے یہ میری اپنی رائے ہے اگر دُرست ہے تو اللہ کی طرف سے ہے اور اگر غلط ہے تو ہمارے نفسوں کی طرف سے ہے۔

۞ ۞ ۞

١٧٦. حدثنا ابن المبارک عن سفيان عن أبي هاشم القاسم بن كثير حدثنا قيس الخارفي سمع عليا يقول أصابتنا فتنة بعد أبي بكر و عمر رضی الله عنهما فهو ما شاء الله.

١٧٦﴾ ابن المبارک، سفیان سے، وہ ابی ہاشم سے، وہ القاسم بن کثیر سے، وہ قیس الخارفی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بعد ہمیں جو فتنہ پہنچا ہے وہ اللہ کی مشیت ہے۔

۞ ۞ ۞

١٧٧. حدثنا ابن المبارک عن شعبة حدثنا محمد بن عبيد الله الثقفي قال سمعت أبا الضحى يذكر عن الحسن بن علي أنه قال لسايمان بن صرد لقد رأيت عليا حين اشتد القتال وهو يلوذبي ويقول يا حسن لوددت أني مت قبل هذا بعشرين سنة.

١٧٧﴾ ابن المبارک شعبہ سے وہ، محمد بن عبید اللہ الثقفی سے، وہ ابوالضحیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سلیمان بن صرد سے کہا کہ مَیں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ جب جنگ سخت ہو جاتی تو وہ میرے ساتھ چمٹ جاتے، اور فرماتے اَے حسن! مَیں چاہتا ہوں کہ کاش مَیں یہ دِن دیکھنے سے بیس 20 سال پہلے ہی مَر جاتا۔

۞ ۞ ۞

١٧٨. حدثنا ابن المبارک عن عيسى بن عمر قال حدثني حوط بن يزيد قال حدثني نمير بن سلمة قال حدثني سليمان بن صرد الخزاعي قال قال لي حسن بن علي رضی الله عنهما لقد رأيت عليا حين أخذت السيوف مأخذها من الرجال يتغوث بي يغوثا ويقول ياحسن ليتني مت قبل هذا اليوم بعشرين سنة.

١٧٨﴾ ابن المبارک نے، عیسیٰ بن عمر سے، انہوں نے حوط بن یزید سے، انہوں نے نمیر بن سلمہ سے روایت کی ہے کہ سلیمان بن صرد الخزاعی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ مَیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ جب تلواریں بندوں کو ہلاک کر رہی تھیں تو وہ میرے ذریعہ مدد حاصل کرتے، اور فرماتے اَے حَسن! کاش مَیں یہ دِن دیکھنے سے بیس 20 سال قبل ہی مَر جاتا۔

۞ ۞ ۞

١٧٩. حدثنا ابن المبارک عن جرير بن حازم قال حدثني محمد بن عبد الله بن أبي يعقوب الضبي عن عمه عن سليمان صرف عن حسن بن علي قال أراد أمير المومنين علي أمرا فتتابعت الأمور فلم يجد منزعا.

١٧٩﴾ ابن المبارک نے جریر بن حازم سے، انہوں نے محمد بن عبد اللہ بن ابی یعقوب الضبی سے، انہوں نے اپنے چچا سے، انہوں نے سلیمان بن صرد سے روایت کی ہے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اَمیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک چیز کا اِرادہ کیا جس سے بہت سارے مسائل پیدا ہوئے، پس اُنہیں جان چھڑانے کی کوئی جگہ نہ ملی۔

۞ ۞ ۞

حدثنا محمد بن يزيد عن العوام بن حوشب عن رجل حدثه عن سليمان بن صرف عن حسن بن علي سمع عليا رضي الله عنه يقول حين نظر إلى السيوف قد أخذت القوم يا حسن أكل هذا فينا ليتني مت قبل هذا بعشرين أو أربعين سنته.

۱۸۰ محمد بن یزید نے العوام بن حوشب سے، انہوں نے ایک آدمی سے، جس نے سلیمان بن صرف سے روایت کی ہے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تلواروں کو دیکھا کہ اس نے لوگوں کو گھیر لیا ہے، تو فرمانے لگے کہ اَے حسن! کیا یہ سب کچھ ہمارے بارے میں ہورہا ہے، کاش! مَیں اس سے بیس 20 یا چالیس 40 سال پہلے ہی مَر جاتا۔

○ ○ ○

۱۰۰۱. حدثنا هشيم عن حصين عن أبي وائل عن مسروق قال لما نشب الناس في أمر عثمان رضى الله عنه أتيت عائشة رضى الله عنها فقلت لها إياک أن يسترلوک عن رايک فقالت بئس ما قلت يا بنى لأن أقع من السماء إلى الأرض إلى غير عذاب الله أحب إلى من أن أعين على دم رجل مسلم وذلک انى رأيت رؤيا رأيتنى كأنى على ظرب وحولى غنم أو بقرربوض فوقع فيها رجال ينحرونها حتى ما أسمع لشيء منها خوار قالت فذهبت انزل من الظرب فكرهت أن أمر على الدماء فيصيبنى منها شيء وكرهت أن ارفع ثيابى فيبلوا منى ما لا أحب فبينا أنا كذلک إذ أتانى رجلان أو ثوران واحتملانى حتى جازا بى تلک الدماء قال حصين فحدثنا أبو جميلة قال رأيت يوم الجمل حيث عقر بها بعيرها أتاها عمارومحمد بن أبى بكر فقطعا الرحل ثم احتملاها فى. هود جها حتى ادخلاها دار أبى خلف فسمعت بكاء أهل الدار على رجل أصيب يومئذ. قالت ما هؤلاء. قالوا يبكون على حاجبهم. قالت أخر جونى أخرجونى.

۱۸۱ ہُشیم، حصین سے، وہ ابی وائل سے روایت کرتے ہیں کہ مسروق رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جب لوگ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے معاملے میں اُٹھ کھڑے ہوئے تو مَیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس بات کا خیال رکھیئے کہ کہیں یہ لوگ آپ کو آپ کی بات سے پھسلا نہ دیں! حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اَے میرے بیٹے! تُو نے غلط بات کہی ہے، اگر مَیں آسمان سے زمین پر بغیر خدائی عذاب کے آگروں۔ یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس بات سے کہ مَیں کسی مسلمان کے قتل کرنے میں تعاون کروں، اور اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ مَیں نے ایک خواب

دیکھا تھا جس میں مَیں گویا ایک پہاڑ پر تھی اور میرے اِرد گرد بکریاں اور گائیں بیٹھیں ستا رہی تھیں ان پر کئی آدمی آ پڑے اور اُنہیں ذبح کرنے لگے حتیٰ کہ جانوروں کی آوازیں میرے کانوں میں آنے سے رُک گئیں، پس مَیں پہاڑ پر سے اُتری پس مجھے یہ بات ناگوار گزری کہ مَیں خون پر گزروں اور مجھے کچھ خون لگ جائے، اور مجھے یہ بھی ناگوار لگ رہا تھا کہ مَیں اپنے کپڑے اُٹھاؤں، پس میرے جسم کا ایسا حصہ ظاہر ہو جائے جو مجھے ناپسند ہو، مَیں اِسی تذبذب میں تھی کہ میرے پاس دو آدمی یا دو بیل آئے، اُنہوں نے مجھے اُٹھایا اور مجھے اس خون سے پار لگا دیا، حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ابو جمیلہ نے کہا کہ مَیں نے ''یوم جمل' میں وہ جگہ دیکھی جہاں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اُونٹنی کے پاؤں کاٹے گئے تھے، حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور اُنہوں نے سواری کے پاؤں کاٹے اور پھر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ کو ہودج میں اُٹھایا اور ابو خلف نامی شخص کے گھر لے گئے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے گھر والوں کے رونے کی آواز سُنی، جو اپنے مقتول پر جو اسی دِن قتل ہوا تھا رو رہے تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا کہ اُنہیں کیا ہوا؟ عرض کیا گیا کہ یہ اپنے آدمی پر رو رہے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مجھے یہاں سے نکالو! مجھے یہاں سے نکالو!

٭ ٭ ٭

۱۸۲ . حدثنا هشيم عن مجالد عن الشعبی. عن عائشة رضی الله عنها أنها رات كأنها على ظرب وحولها غنم وبقر ربوض فوقع فيها رجل فقصت ذلک على أبی بكر رضی الله عنه. فقال لئن صدقت رؤياک ليقتلن حولک فئة من الناس.

۱۸۲﴿ ہُشیم، مجالد سے، وہ الشعبی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اُنہوں نے ایک خواب دیکھا جس میں گویا وہ ایک پہاڑ پر ہیں اور اس کے اِرد گرد بکریاں اور گائیں بیٹھی ستا رہی ہیں، پس ان پر ایک شخص آ پڑا، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ خواب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سُنایا تو اُنہوں نے فرمایا کہ اگر تیرا یہ خواب سچا ہے، تو تیرے اِرد گرد لوگوں کی ایک جماعت قتل کی جائے گی۔

٭ ٭ ٭

۱۸۳ . حدثنا هشيم عن العوام بن حوشب قال حدثنی رجل من قومی يقال له جميع قال. دخلت مع أمی على عائشة رضی الله عنها فقالت لها أمی ما كان مسيرک يوم الجمل. قالت كان قدرا.

۱۸۳﴿ ہُشیم، العوام بن حوشب سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی قوم کے ایک شخص جمیع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اپنی والدہ کے ہمراہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت آیا، میری ماں نے ان سے پوچھا کہ آپ کے یومِ جمل کی طرف جانے کا کیا سبب تھا؟ فرمانے لگیں بس یہ تقدیر میں لکھا ہوا تھا۔

٭ ٭ ٭

۱۸۴. حدثنا غسان بن مضر عن سعيد بن يزيد عن أبی نضرة عن أبی سعيد الخدری أنه
سئل عن علی وطلحة والزبير فقال أبو سعيد أقوام سبقت لهم سوابق وأصابتهم فتنة
فردوا أمرهم إلی اللّٰه.

۱۸۴﴾ غسان بن مضر نے سعید بن یزید سے، انہوں نے ،اَبی نضرہ سے روایت کی ہے کہ ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، حضرت علی، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر کے متعلق پوچھا گیا تو فرمانے لگے کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کے ساتھ جو ہونا تھا، ہو چکا۔ فتنہ اُنہیں پہنچ گیا، پس ان کا معاملہ اللہ کے سُپرد کردو!

٭ ٭ ٭

۱۸۵. حدثنا ابن المبارک عن ابن لهيعة. عن يزيد بن أبی حبيب قال قال رسول اللّٰه
صلی اللّٰه عليه وسلم يكون من أصحابی يعنی الفتنة التی كانت بينهم يغفرها اللّٰه لهم
لسابقتهم إن اقتدی بهم قوم من بعدهم أكبهم اللّٰه فی نار جهنم.

۱۸۵﴾ ابن المبارک نے ، ابن لہیعہ سے روایت کرتے ہیں کہ یزید بن حبیب رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ میرے بعض صحابہ (کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کے مابین فتنہ ہوگا، اللہ تعالیٰ اُنہیں ان کے سابقہ اعمال کی بناء پر معاف فرمادے گا، پس اگر کوئی ان کی پیروی ان کے بعد ان فتنے کی چیزوں میں کرے گا تو اللہ تعالیٰ انہیں اُوندھے منہ جہنم کی آگ میں ڈالے گا۔

٭ ٭ ٭

۱۸۶. حدثنا ابن إدريس عن ليث عن القاسم أبی هاشم عن سعيد بن قيس الخارفی قال.
سمعت عليا رضی اللّٰه عنه يقول علی هذا المنبر سبق رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم
وصلی أبو بكر وثلث عمر ثم خبطتنا فتنة فما شاء اللّٰه.

۱۸۶﴾ ابن اِدریس، لیث سے، وہ القاسم اَبی ہاشم سے روایت کرتے ہیں کہ سعید بن قیس الخارمی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مَیں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس منبر پر یہ کہتے ہوئے سُنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ دُنیا سے تشریف لے گئے۔ ان کے بعد حضرت ابوبکر اور تیسرے نمبر پر حضرت عمر بھی چلے گئے، پھر ہمیں فتنہ نے آلیا پس جو اللہ چاہتا ہے وہ ہوتا ہے۔

٭ ٭ ٭

۱۸۷. حدثنا محمد بن يزيد عن العوام بن حوشب عن محمد بن حاطب قال. قيل لعلی
رضی اللّٰه عنه إنهم سيسالونا عن عثمان فما نقول. قال قولوا كان من الذين آمنوا وعملوا
الصالحات ثم اتقوا وآمنوا ثم اتقوا وأحسنوا واللّٰه يحب المحسنين.

۱۸۷﴾ محمد بن یزید نے العوام بن حوشب سے، انہوں نے محمد بن خاطب سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی

اللہ تعالٰی عنہ سے سوال کیا گیا کہ لوگ عنقریب ہم سے حضرت عثمان رضی اللہ تعالٰی عنہ کے بارے میں پوچھیں گے، ہم اُنہیں کیا جواب دیں؟ تو فرمایا کہ کہو! حضرت عثمان رضی اللہ تعالٰی عنہ ان لوگوں میں سے تھا جو ایمان لائے اور نیک اَعمال کئے، پھر جنہوں نے تقویٰ اِختیار فرمایا اور اِیمان لائے پھر تقویٰ اِختیار فرمایا، اور اِحسان کیا اور اللہ تعالٰی اِحسان کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں۔

۞ ۞ ۞

۱۸۸. حدثنا يزيد بن هارون عن أبی خالد عن قيس بن أبی حازم. عن عائشة رضی الله عنها عن النبی صلى الله عليه وسلم. والعوام عن إبراهيم التيمی عن النبی صلى الله عليه وسلم أنه قال لأزواجه أيتكن التی تنبحها كلاب الحوأب فلمامرت عائشة نبحت الكلاب فسألت عنه. فقيل لها هذا ماء الحوأب. قالت ماأظننی إلا راجعة. قيل لها يا أم المؤمنين إنما تصلحين بين الناس.

۱۸۸﴾ یزید بن ہارون نے اَبی خالد سے روایت کی ہے کہ قیس بن اَبی حازم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا اور وہ اُسے نبی اَکرم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اَپنی بیویوں میں سے تم میں سے نہ جانے وہ کونسی ہوگی جس پر ''الحواب'' کے کُتّے بھونکیں گے؟ جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا گُذر اس جگہ پر ہوا اور اُنہوں نے کُتّوں کے بھونکنے کی آواز سُنی تو اس جگہ کے متعلق پوچھا، عرض کیا گیا یہ ''حواب'' نامی جگہ کا چشمہ ہے، فرمانے لگیں کہ میرا خیال ہے مجھے یہیں سے واپس لوٹ جانا چاہیے، عرض کیا گیا کہ اَے اُمّ المؤمنین! آپ تو لوگوں کے مابین صلح کرانے جا رہی ہیں۔

۞ ۞ ۞

۱۸۹. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن ابن طاوس. عن أبيه أن رسول أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لنسائه أيتكن التی تنبحها كلاب ماء كذا وكذا إياک يا حميراء يعنی عائشة.

۱۸۹﴾ عبدالرزاق معمر سے، وہ ابن طاؤس سے روایت کرتے ہیں کہ، طاؤس رحمہ اللہ تعالٰی کہتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں سے کہا کہ نہ جانے تم میں سے وہ کونسی ہوگی جس پر فلاں پانی کے کُتّے بھونکیں گے! اَے حمیرا! یعنی عائشہ تو وہ عورت بننے سے بچنا!

۞ ۞ ۞

۱۹۰. حدثنا عبد الرزاق عن ابن عيينة عن عمار الدهنی عن أبی الهذيل. أن ابن مسعود وحذيفة كانا جالسين ومر بامرأة على جمل قد أحدثت حدثا. فقال أحدهما لصاحبه لهی هی. فقال الآخرلا إن حول تلک بارقة يعنون عائشة رضی الله عنها.

۱۹۰﴾ عبدالرزاق نے ابن عُیینہ سے، انہوں نے عمار الدہنی سے، انہوں نے اَبی الہذیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ اور حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالٰی عنہ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک عورت جس نے کچھ

ایسا ویسا کام کیا تھا، اُسے اُونٹ پر لے جایا گیا، ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ یہ وہی ہے، دوسرے نے کہا کہ نہیں اُس کے ارد گرد تو تلواروں کی چمک ہوگی، ان کی مراد حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھی۔

٭ ٭ ٭

۱۹۱. حدثنا ابن عيينة عن يونس عن الحسن قال. قال قيس بن عباد لعلي أمرك هذا شيء عهدة إليك رسول الله صلى الله عليه وسلم أم رأى رأيته. فقال علي ما يريد إلى هذا. فقال ديننا ديننا. فقال ما هو إلا رأى رأيته.

۱۹۱﴾ ابن عُیینہ، یونس سے، وہ الحسن سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت قیس بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ آپ کا جو یہ معاملہ ہے یہ رسول اللہ ﷺ کی آپ کو وصیت تھی یا آپ کی اپنی رائے ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نہیں یہ میری اپنی رائے تھی جو میں نے مناسب سمجھی۔

٭ ٭ ٭

۱۹۲. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن وهب بن عبد الله عن أبي الطفيل. سمع حذيفة بن اليمان يقول لو حدثتكم أن أمكم تغزوكم أتصدقوني. قالو أو حق ذلك. قال حق.

۱۹۲﴾ عبدالرزاق، معمر سے، وہ وہب بن عبداللہ سے، وہ اَبی الطفیل سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں تمہیں یہ بتاؤں کہ تمہاری ماں تمہارے خلاف جہاد کرے گی تو کیا تم میری تصدیق کرو گے؟ لوگوں نے کہا کہ کیا یہ بات سچ ہے؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حق ہے، سچ ہے۔

٭ ٭ ٭

۱۹۳. حدثنا ابن مهدي عن جرير بن حازم سمع الحسن يحدث. عن الزبير بن العوام رضي الله عنه قال نزلت هذه الآية واتقوا فتنة لا تصيبن الذين ظلموا منكم خاصة ونحن يومئذ متوافرون فجعلنا نعجب ما هذه الفتنة ونقول أي فتنة تصيبنا ما هذه حتى رأيناها.

۱۹۳﴾ ابن مہدی نے جبیر بن حازم سے، انہوں نے الحسن سے روایت کی ہے کہ انہوں نے زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ جب یہ آیت:

﴿وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً﴾

ترجمہ: اس فتنہ سے ڈرو جو تم میں سے صرف ظالموں کو نہ پہنچے گا۔

نازل ہوئی اور اس زمانے میں ہم زیادہ تعداد میں تھے، تو ہم تعجب کرتے کہ یہ کیسا فتنہ ہوگا اور ہم کہتے کہ یہ کونسا فتنہ ہوگا جو ہم سب کو پہنچے گا، یہاں تک کہ ہم نے اس فتنہ کو دیکھ لیا۔

٭ ٭ ٭

۱۹۴ . حدثنا عبد الوهاب عن أيوب عن محمد بن سيرين قال. قال علي رضي الله عنه إني لأرجو أن أكون أنا وعثمان ممن قال الله تعالى ونزعنا ما في صدورهم من غل إخوانا على سرر متقابلين.

﴿۱۹۴﴾ عبدالوہاب، اُیوب سے، وہ محمد بن سیرین سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ مجھے اُمید ہے کہ مَیں اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان لوگوں میں داخل ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

﴿وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ۝﴾

ترجمہ: ہم ان کے دلوں سے کینہ نکال دیں گے وہ آپس میں بھائیوں کی طرح تخت پر ایک دوسرے کے سامنے ہوں گے۔

۞ ۞ ۞

۱۹۵ . حدثنا عبد الوهاب عن أيوب وخالد جميعا عن أبي قلابة عن أبي الأشعث الصنعاني. عن مرة بن كعب رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر فتنة فقربها فمر عثمان بن عفان. فقال هذا يومئذ على الهدى فقمت إليه فأخذت بعضديه واقبلت بوجهه على رسول الله صلى الله عليه وسلم وحسرت عن رأسه وكان متقنعا في ثوب. فقلت يا رسول الله هذا. قال هذا فإذا هو عثمان بن عفان. وقال خالد كعب بن مرة ولم يذكر أبا الأشعث الصنعاني.

﴿۱۹۵﴾ عبدالوہاب نے ایوب اور خالد سے، انہوں نے اُبی قلابہ سے، انہوں نے اُبی الاشعث الصنعانی سے روایت کی ہے کہ حضرت مرہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مَیں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو فتنے اور اس کے قریب آنے کا ذکر کرتے ہوئے سُنا کہ اِتنے میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گزر ہوا، اُنہوں نے چادر سے اُپنے سر کو ڈھانپ رکھا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا فتنے کے دِنوں میں یہ شخص ہدایت پر ہوگا، پس مَیں فوراً حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب لپکا اور مَیں نے اُسے دونوں بازوؤں سے پکڑ کر اس کا رُخ رسول اللہ ﷺ کی طرف کیا اور اس کے سَر سے کپڑا اٹھایا، مَیں نے عرض کیا کہ اَے اللہ کے رسول اللہ ﷺ! کیا یہ وہی شخص ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ''عثمان'' وہی شخص ہے، خالد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سَند میں ابوالاشعث الصنعانی کو ذِکر نہیں کرتا تھا۔

۞ ۞ ۞

۱۹۶ . حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن شقيق قال. سمعت سهل بن حنيف يقول بصفين أيها الناس اتهموا رأيكم فو الله لقد رأيتني يوم أبي جندل ولو أستطيع أن أرد أمر

رسول الله صلى الله عليه وسلم لرددته والله ما وضعنا سيوفنا على عواتقنا إلى أمرقط إلا أسهل بنا إلى أمر نعرفه إلا أمر كم هذا. قال الأعمش وكان شقيق إذا قيل له أشهدت صفين. قال نعم وبئست الصفون.

۱۹۶ ابومعاویہ،الاعمش سے، وہ شقیقسے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سہل بن حنیف رحمہ اللہ تعالیٰ نے صفین کی جنگ میں فرمایا کہ اَے لوگو!اپنی رائے پر اِعتماد مت کرو! اللہ کی قسم مجھے اپنی اوقات یوم ابی جندل میں معلوم ہوگئی تھی۔ اگراس دِن (اپنی رائے پر اِعتماد کرکے) رسول اللہ ﷺ کے حکم کورَد کردیتا تو البتہ مَیں اُسے رَد کردیتا (لیکن میری رائے کا غلط ہونا اورآپ ﷺ کے فیصلے کا صحیح ہونا ظاہر ہوگیا) خدا کی قسم! جب بھی ہم نے اپنی گردنوں پرتلواریں اُٹھائی تواس کا اُٹھانا ہمارے لئے آسان تھااس لئے کہ ہم اس معاملے کو جانتے تھے لیکن تمہارا یہ معاملہ اس میں تلواریں اُٹھانا ہمارے لئے مشکل ہے،حضرت اَعمش رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جب شقیق سہیل رحمہ اللہ تعالیٰ سے پوچھا گیا کہ کیا آپ صفین کی لڑائی میں تھے؟ تو وہ فرماتے ''ہاں'' اور (وہ) بدترین لڑائی تھی۔

٭ ٭ ٭

۱۹۷. حدثنا عبد الرزاق عن سفيان عن الأسود بن قيس عن رجل. عن علي رضى الله عنه أنه قال يوم الجمل ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يعهد الينا عهد نأخذ به فى الامارة ولكن شيء رأيناه من قبل أنفسنا فان يك صوابا فمن الله وان يك خطأ فمن قبل أنفسنا ثم استخلف أبو بكر فأقام واستقام ثم استخلف عمر فأقام واستقام حتى ضرب الدين بجرانه ثم ان أقواما طلبوا الدنيا يعفوا عمن يشاء ويعذب من يشاء.

۱۹۷ عبدالرزاق،سفیان سے، وہ الاسود بن قیس سے،انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ''یومِ جمل'' میں فرمایا کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے خلافت کے متعلق ہمیں کوئی ایسی نصیحت نہیں فرمائی تھی جس کے ذریعہ ہم خلافت لے لیتے،لیکن یہ ہماری اپنی رائے تھی اگر یہ دُرست ہے تو اللہ کی طرف سے ہے اور اگر غلط ہے تو ہمارے نفسوں کی طرف سے ہے،پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا وہ خود بھی صحیح رہے اَوروں کو بھی صحیح رَکھا،پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بنائے گئے وہ خود بھی سیدھے رہے اوروں کو بھی سیدھا رَکھا یہاں تک دِین اطراف میں پھیل گیا،پھر بے شک کچھ لوگ تھے،جو دُنیا کے طلبگار تھے جسے چاہتے معاف کرتے اور جسے چاہتے عذاب دیتے۔

٭ ٭ ٭

۱۹۸. حدثنا ابن أبى غنية عن أبيه عن الحكم عن أبى وائل قال. سمعت عمارا على هذا

المنبر يقول ان عائشة لزوجة نبيكم صلى الله عليه وسلم في الدنيا والأخرة ولكنه بلاء ابتليتم.

۱۹۸﴾ ابن ابی غنیہ اپنے باپ سے، انہوں نے الحکم سے روایت کی ہے کہ حضرت أبی وائل رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس منبر پرسنا فرمارہے تھے کہ بے شک حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تمہارے نبی اکرم ﷺ کی بیوی ہے دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی لیکن یہ ایک اِمتحان ہے جس میں تم مبتلا کئے گئے ہو۔

۞ ۞ ۞

١٩٩. حدثنا ابن نمير عن عبد العزيز بن سياه قال حدثنا حبيب بن أبي ثابت عن أبي وائل قال. قام سهل بن حنيف بصفين فقال يا أيها الناس اتهموا أنفسكم لقد كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الحديبية ولو نرى قتالا لقاتلنا في الصلح الذي كان بين رسول الله صلى الله عليه وسلم وبين المشركين.

۱۹۹﴾ ابن نمیر نے عبدالعزیز بن سیاہ سے، انہوں نے حبیب بن ابو ثابت سے، انہوں نے ابو وائل سے روایت کی ہے کہ سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفین میں کھڑے ہو کر فرمانے لگے کہ اَے لوگو! اپنی رایوں پر اِعتماد نہ کرو! ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ میں تھے، اگر ہم اپنی رایوں پر اِعتماد کر کے قتال کرتے تو اِس صلح کے موقع پر کرتے جو صلح آپ ﷺ اور مشرکین کے درمیان ہوئی تھی۔

۞ ۞ ۞

٢٠٠. حدثنا ابن فضيل عن حصين بن عبد الرحمن عن شقيق بن سلمة. عن حذيفة بن اليمان رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليردن على الحوض أقوام حتى اذا عرفتهم وعرفوني اختلجوا دوني فأقول يا رب أصحابي أصحابي فيقول انك لا تدري ما أحدثوا بعدك.

۲۰۰﴾ ابن فضیل نے حصین بن عبدالرحمٰن سے، انہوں نے شقیق بن سلمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے حوض پر کچھ لوگوں کو لایا جائے گا جن کو میں پہچان لوں گا اور وہ مجھے پہچان لیں گے پھر مجھ سے اُنہیں دُور کر دیا جائے گا، پس میں کہوں گا کہ اَے میرے رَبّ! یہ تو میرے ساتھی ہیں، اِرشاد ہوگا کہ تجھے نہیں معلوم اُنہوں نے تیرے بعد کیا کام کئے تھے۔

۞ ۞ ۞

٢٠١. حدثنا عيسى بن يونس وابن المبارك عن معمر. عن الزهري قال هاجت الفتنة وأصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم متوافرون.

۲۰۱﴾ عیسیٰ بن یونس نے ابن المبارک سے، انہوں نے معمر سے روایت کی ہے کہ زُہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

کہ فتنہ اُٹھ کھڑا ہوا حالانکہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کثیر تعداد میں موجود تھے۔

٭ ٭ ٭

۲۰۲. حدثنا عتاب بن بشير عن خصيف عن مجاهد. عن عائشة رضى الله عنها قالت دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعثمان بين يديه يناجيه فلم أدرك من مقالته شيئا الا قول عثمان أظلما وعدوانا أظلما وعدوانا يا رسول الله فما دريت ما هو حتى قتل عثمان فعلمت أن النبى صلى الله عليه وسلم انما عنى قتله. قالت عائشة وما أحببت أن يصل الى عثمان شيء الا وصل الى مثله غير أن الله علم أنى لم أحب قتله ولو أحببت قتله لقتلت وذلك لما رمى هودجها من النبل حتى صار مثل القنفذ.

۲۰۲﴾ عتاب بن بشیر نے خصیف سے، انہوں نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مَیں حضرت رسول اللہ ﷺ کے پاس گئی تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے سامنے بیٹھے تھے اور باہم سرگوشی میں باتیں کر رہے تھے، مجھے ان کی باہمی باتوں کا علم نہ ہو سکا صرف مَیں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اتنی بات سُنی تھی کہ اُے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ظلم اور سرکشی کرتے ہوئے! کیا ظلم اور سرکشی کرتے ہوئے! پس مَیں نہ سمجھی کہ اس کا مطلب کیا ہے؟ یہاں تک کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کر دیا گیا پھر میری سمجھ میں آیا کہ آپ ﷺ اس کے قتل (یعنی شہادت) کی بات فرما رہے تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے یہ پسند ہے کہ جو چیزیں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملی ہیں وہ چیزیں مجھے بھی مِل جائیں بے شک اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ مَیں اس کے قتل کو پسند نہیں کرتی تھی، اگر مجھے اس کا قتل پسند ہوتا تو مَیں اُسے خود قتل کرتی، یہ باتیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس وقت فرما رہی تھی جب ان کے ہودج کو تیروں سے مارا گیا حتی کہ وہ ہودج ''سیہ'' جانور کی طرح ہو گیا۔

٭ ٭ ٭

۲۰۳. حدثنا المطلب بن زياد حدثنا كثير أبو اسماعيل. عن ابن عباس قال دخلت على عائشة رضى الله عنها فقلت السلام عليك يا أمة. قالت وعليك يا بنى. قال قلت لها ما أخرجك علينا مع منافقى قريش. قالت كان ذلك قدرا مقدورا.

۲۰۳﴾ المطلب بن زیاد نے کثیر ابو اسماعیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، مَیں نے کہا کہ اُے امّی اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ اُنہوں جواب میں کہا اُے میرے بیٹے وَعَلَیْکَ السَّلَامُ. میں نے عرض کیا کہ کس چیز نے آپ کو قریش کے منافقین کے ساتھ مل کر ہمارے خلاف

خروج پر آمادہ کیا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ یہ بات تقدیر میں پہلے سے مقرر ہو چکی تھی۔

٭ ٭ ٭

۲۰۴. حدثنا وكيع عن سفيان عن منصور عن ابراهيم وخالد الحداء عن الحسن قالا قال علي رضي الله عنه اني لأرجو أن أكون أنا وطلحة والزبير ممن قال الله تعالىٰ اخوانا على سرر متقابلين.

۲۰۴﴾ وکیع، سفیان سے، وہ منصور سے، وہ ابراہیم وخالد الحذاء سے، وہ الحسن سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے اُمید ہے کہ میں اور طلحہ اور زُبیر ان لوگوں میں سے ہوں گے جن کے متعلق اللہ نے فرمایا ہے کہ:

﴿اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقَابِلِيْنَ٥﴾

ترجمہ: وہ آپس میں بھائی ہوں گے تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔

٭ ٭ ٭

۲۰۵. حدثنا وكيع عن أبان البجلي عن ربع بن حراش قال. قام حنيد بن السوداء الى علي فقال الله أعدك من ذلك فصاح به علي صيحة طننت أن القصر هد ثم قال ان لم نكن نحن هم فمن هم.

۲۰۵﴾ وکیع نے، ابان البجلی سے، انہوں نے ربع بن حراش سے، انہوں نے حنید بن السوداء سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جانب کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان میں شمار کیا ہے؟ اس پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ چلائے اور اس قدر چلائے کہ مجھے یہ لگا کہ محل گر جائے گا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر ہم وہ نہیں ہیں تو پھر اور کون ہے!!!

٭ ٭ ٭

۲۰٦. حدثنا ابن مهدي عن مهدي بن ميمون عن محمد بن عبد الله بن أبي يعقوب قال حدثتني عمتي ضبثم عن سليمان بن صرد قال بلغني عن أمير المؤمنين علي ذروا من قول تشذر علي به من شتم وايعاد فسرت اليه حوادا فأتيته حين رفع يده من الجمل فلقيت الحسن بن علي فقلت انه بلغني عن أمير المؤمنين ذرو من قول تشدر الي به من شتم وايعاد فسرت اليه جوادا فأتيته لأعتذر اليه أو أتنصل اليه فقال يا سليمان والله لأمير المؤمنين كان أكره لهذا من دم سنيه ان أمير المؤمنين أراد أمرا فتتابعت به الأمور فلم يجد منزعا وساكفيك أمير المؤمنين.

۲۰٦﴾ ابن مہدی نے مہدی بن میمون سے، انہوں نے محمد بن عبداللہ بن ابی یعقوب سے، انہوں نے ضبثم سے

روایت کی ہے کہ سلیمان بن صرد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے اَمیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بات پہنچی ہے، کہ

ایسی باتیں چھوڑ دو۔ جن کے ذریعے مجھے بد نام کیا جائے گالیوں اور دھمکیوں سے، پھر میں تیز رفتار گھوڑے پر ان کی جانب روانہ ہوا، پھر میں ان کے پاس پہنچا جب وہ جنگ جمل سے فارغ ہوئے تھے، مَیں حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مِلا، مَیں نے ان سے کہا کہ مجھے اَمیر المؤمنین کی طرف سے یہ بات پہنچی ہے کہ ایسی باتیں چھوڑ دو جس کے ذریعہ میری بد نامی ہو گالی اور دھمکی میں سے ، لہٰذا مَیں تیز رفتار گھوڑا لے کر ان کی طرف روانہ ہوا ہوں، مَیں ان سے ملنا چاہتا ہوں، پس مَیں تیز رفتار گھوڑے پر اُن کے پاس آیا ہوں تا کہ اس کے سامنے معذرت کرلوں یا ان کی طرف ترکش (جس میں تیر رکھے جاتے ہیں) نکالوں، حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اَے سلیمان! خدا کی قسم! اَمیر المؤمنین اپنے شرافت والے خون کی وجہ سے اُسے ناپسند کرتے ہیں، بے شک اَمیر المؤمنین نے ایک چیز کا اِرادہ کیا، جس کی وجہ سے بہت سے مسائل پیدا ہوئے، پس اُنہوں نے کوئی نکلنے کی جگہ نہ دیکھی اور مَیں تیرے لئے اَمیر المؤمنین کی جانب سے کافی ہوں۔

۞ ۞ ۞

۲۰۷. حدثنا ابن مهدى عن أبى عوانة عن ابراهيم بن محمد بن المنتشر عن أبيه عن عبيد بن نضيلة عن سليمان بن صرد قال. أتيت عليا حين فرغ من الجمل فلما رآنى قال يا بن صرد تنانات وتزحزحت وتربصت كيف ترى الله صنع. قلت يا أمير المؤمنين ان الشوط بطين وقد أبقى الله من الأمور ما تعرف فيها عدوک من صديقک فلما قام. قلت للحسن بن على ما أراک أغنيت عنى شيئا وقد كنت حريضا أن أشهد معه. فقال هذا يقول لک ما تقول وقد قال لى يوم الجمل حين مشى الناس بعضهم الى بعض. يا حسن ثكلتک أمک أو هبلتک أمک والله ما أرى بعد هذا من خير.

۲۰۷﴾ ابن مہدی نے ابی عوانہ سے، انہوں نے ابراہیم بن محمد بن المنتشر سے، انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے عبید اللہ بن نضیلہ سے روایت کی ہے کہ سلیمان بن صرد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگِ جمل سے فارغ ہوئے تو مَیں ان کے پاس گیا جب اُنہوں نے مجھے دیکھا تو فرمایا اَے اِبنِ صرد! تو کیوں دُور ہو گیا تھا اور اِیڑیوں کے بل پلٹ گیا تھا اور اِنتظار کرتا رہا؟ تیرا کیا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کیسا کیا؟ مَیں نے عرض کیا کہ اَے اَمیر المؤمنین! اِختتام دُور ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے اُمور اَب بھی باقی رکھے ہوئے ہیں جس میں آپ اپنے دُشمن اور دوست میں فرق کرلیں گے، جب وہ کھڑے ہو گئے تو مَیں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ کیا وجہ ہے کہ تُو میرے کام نہ آیا حالانکہ تو جانتا ہے کہ مَیں اس کے ساتھ اس جنگ میں شرکت کا متمنی تھا؟ تو حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اَمیر المؤمنین نے اَبھی جو آپ کو اِرشاد فرمایا سو فرمایا، لیکن جنگ کے دِن جب لوگ ایک دوسرے کی طرف بڑھ رہے تو اُنہوں نے مجھے اِرشاد فرمایا تھا کہ اَے حسن (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تیرے ماں تجھے روئے، خدا کی قسم اس کے بعد مَیں کوئی خیر نہ دیکھوں گا۔

۲۰۸. حدثنا ابن مهدی عن سفیان عن أبیه عن أبی یعلی عن محمد بن علی قال. قال علی رضی الله عنه لو سیرنی عثمان الی صرار لسمعت له واطعت.

۲۰۸﴾ ابن مہدی نے سفیان سے، انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے اَبی یعلیٰ سے، انہوں نے محمد بن علی سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے کسی اُونچی گھاٹی کی طرف بھیجے تب بھی مَیں ان کی بات سُنوں گا اور اِطاعت کروں گا۔

✿ ✿ ✿

۲۰۹. حدثنا عبد القدوس عن صفوان بن عمرو عن عبد الرحمن بن جبیر عن أبیه. عن عائشة رضی الله عنها قالت والله لوددت أنی لم أذکر عثمان بکلمة قط وأنی عشت فی الدنیا برصا سالخ ولأصبع عثمان الذی یشیر بها الی السماء خیر من طلاع الأرض من علی.

۲۰۹﴾ عبدالقدوس نے، صفوان بن عمرو سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن جبیر سے، انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کی قسم! مَیں چاہتی ہوں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق ایک بھی بُری بات نہ کہوں، اگر چہ مجھے دُنیا میں گندے برص کی بیماری میں عمر گزارنی پڑے، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ اُنگلی جس کے ذریعہ وہ آسمان کی طرف اِشارہ کرتے تھے وہ مجھ سمیت ان تمام چیزوں سے جو زمین پر موجود ہیں، بہتر ہے۔

✿ ✿ ✿

۲۱۰. حدثنا عبد القدوس عن صفوان بن عمروعن عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر عن أبیه. عن عوف بن مالک الأشجعی رضی الله عنه قال رفع رسول الله ﷺ قطعة سلسلة من ذهب بقیة بقیت من قسمة الفیء بطرف عصاه فتسقط ثم یرفعها وهو یقول وکیف أنتم یوم یکثر لکم من هذا فلم یجبه أحد فقال رجل من أصحاب رسول الله ﷺ والله لوددنا لو أکثر الله لنا منه وصبر من صبر وفتن من فتن. فقال رسول الله ﷺ لعلک تکون فیه شر مفتون.

۲۱۰﴾ عبدالقدوس نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر سے، انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی لاٹھی سے ایک مرتبہ سونے کی زنجیر کا ایک ٹکڑا اُٹھایا جو مال فئے کی تقسیم سے باقی رہ گیا تھا، آپ ﷺ وہ زنجیر سے اُٹھاتے اور وہ گر جاتی، آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری کیا حالت ہوگی جب تمہارے لئے اس قسم کی چیزیں زیادہ ہو جائیں گے، کسی نے جواب نہ دیا، ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ اللہ کیقسم! ہم چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لئے یہ زیادہ کر دے، پس جو صبر کرتا ہے صبر کرے، اور جو فتنے میں مبتلا ہوتا ہے فتنے میں مبتلا ہو جائے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شاید تُو اس وقت ہوگا، اس میں فتنہ انگیز شر ہے۔

✿ ✿ ✿

٢١١. حدثنا عبد الصمد بن عبد الوارث عن حماد بن سلمة. قال حدثنا أبو عمرو القسملى عن بنت أهبان الغفارى. أن عليا رضى الله عنه أتى أهبان فقال ما يمنعك أن تتبعنا. فقال أوصانى خليلى وابن عمك صلى الله عليه وسلم أن ستكون فرقة وفتنة واختلاف فاذا كان ذلك فاكسر سيفك واقعد فى بيتك واتخذ سيفا من خشب.

٢١١﴿ عبدالصمد بن عبدالوارث نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے ابوعمرو القسملی سے، انہوں نے اُہبان الغفاری کی بیٹی سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت اُہبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور ان سے پوچھا کہ کس چیز نے تجھے ہمارے پیچھے چلنے سے روکا تھا؟ حضرت اُہبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میرے دوست یا کہا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چچازاد بھائی (یعنی حضرت نبی کریم ﷺ) نے مجھے یہ نصیحت کی تھی کہ عنقریب فرقے، فتنے اور اِختلافات ہوں گے، جب یہ حالت ہو جائے تو اپنی تلوار کو توڑ دینا اور اپنے گھر میں بیٹھ جانا اور ایک تلوار لکڑی کی بنا لینا۔

❁ ❁ ❁

٢١٢. حدثنا ابن عيينة عن أبى جناب قال. شهدت طلحة وهو يقول شهدت الجماجم فما طعنت برمح ولا ضربت بسيف ولوددت أنهما قطعتا من هاهنا يعنى يديه ولم أكن شهدته.

٢١٢﴿ ابنِ عُیینہ کی روایت ہے کہ اَبی جناب رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مَیں نے حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ وہ فرما رہے تھے کہ مَیں ''جماجم'' کی جنگ میں شریک ہوا، نہ مَیں نے کوئی نیزہ چلایا اور نہ کوئی تلوار چلائی، اور مَیں چاہتا ہوں کہ میرے یہ دونوں ہاتھ کٹ جاتے لیکن میں اس میں شریک نہ ہوتا۔

❁ ❁ ❁

٢١٣. حدثنا ابن المبارك عن شعبة عن قتادة عن أبى نصرة عن قيس بن عباد قال. قلنا لعمار أرأيت قتالكم هذا أرأى رأيتموه فان الرأى يخطىء ويصيب أو عهدا عهده اليكم رسول الله صلى الله عليه وسلم. فقال ما عهد الينا رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا لم يعهده الى الناس كافة. ما يستحب من خفة المال والولد فى الفتن وما يستحب يومئذ من المال وغير. ذلك

٢١٣﴿ ابن المبارک نے شُعبہ سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے اَبی نصرہ سے روایت کی ہے کہ قیس بن عباد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ تم لوگوں نے جو یہ جنگ لڑی تو یہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی تمہیں کوئی نصیحت تھی یا تمہاری اپنی رائے تھی؟ کیونکہ رائے صحیح بھی ہوتی ہے اور غلط بھی؟ تو عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کوئی ایسی نصیحت یا وصیت نہیں فرمائی تھی جو اور سب لوگوں کو نہ کی ہو۔

❁ ❁ ❁

فتنے کے دور میں مال واولاد کا کم ہونا بہتر ہے

اور اس دور میں کون سا مال اور کیا چیز بہتر ہے؟

۲۱۴. حدثنا أبو المغيرة عن معان بن رفاعة السلامي. عن أبي المهلب وأبي عثمان قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أبل في ذلك الزمان ابلا أو اتخذ كنزا أو غفارا مخافة الدوائر لقي الله تعالى يوم القيامة خابيا غالا.

۲۱۴ ابوالمغیرہ نے، معان بن رفاعہ السلامی سے روایت کی ہے کہ، ابوالمہلب اور ابوعثمان فرماتے ہیں کہ جس نے اُس زمانے میں مصائب کے ڈر سے اُونٹ جمع کئے یا خزانہ جمع کیا، یا چوپائے وغیرہ جمع کرے وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ نقصان والا خیانت کرنے والا ہوگا۔

۞ ۞ ۞

۲۱۵. حدثنا ابن وهب عن مسلمة بن علي عن قتادة عن ابن المسيب. عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ناقة مقتبة يومئذ خير من دسكرة نقل مائة ألف.

۲۱۵ ابن وہب نے مسلمہ بن علی سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے ابن المسیب سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ پالان لگی اُونٹنی اس زمانے میں بہتر ہوگی محل سے، ایک لاکھ میں بھی سستی سمجھی جائے گی۔

۞ ۞ ۞

۲۱۶. حدثنا ابن وهب عن سفيان عن سلمة بن كهيل عن أبي الزعراء. عن عبد الله قال خير المال يومئذ سلاح صالح وفرس صالح يزول عليه العبد أين ما زال.

۲۱۶ ابن وہب، سفیان سے، وہ سلمہ بن کھیل سے، وہ اَبی الزعراء سے روایت کرتے ہیں کہ، حضرت عبداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بہترین مال اس زمانے میں اچھے ہتھیار اور اچھا گھوڑا ہے، جس پر انسان جہاں جانا چاہے جا سکتا ہے۔

۞ ۞ ۞

۲۱۷. حدثنا عبد الوهاب الثقفي عن يحى بن سعيد قال حدثنا عبد الرحمن ابن عبد الله بن أبي صعصعة عن أبيه عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يوشك أن يكون خير المال امرىء مسلم غنم يتبع بها شعف الجبال ومواقع القطر يفر بدينه من الفتن.

۲۱۷ عبدالوہاب الثقفی نے، یحیٰ بن سعید سے، انہوں نے عبدالرحمٰن ابن عبداللہ بن اَبی صعصعہ سے، انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ قریب ہے کہ مسلمان آدمی

کا بہترین مال بکریاں ہوں گی، جنہیں لے کر وہ پہاڑوں کی گھاٹیوں اور بارش کے برسنے کی جگہ میں چلا جائے۔ اپنے دین کی

حفاظت کے لئے وہ فتنوں سے فرار ہوگا۔

۲۱۸. حدثنا محمد بن الحارث عن محمد بن عبد الرحمن بن البيلماني عن أبيه. عن ابن عمر رضى الله عنهما عن النبى صلى الله عليه وسلم قال أسعد الناس فى الفتن رب شاء فى رأس جبل معتزل عن شرور الناس.

۲۱۸ محمد بن الحارث نے محمد بن عبدالرحمن البیلمانی سے، انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فتنوں میں وہ آدمی نیک بخت ہے جس کے پاس کچھ بکریاں ہوں اور پہاڑ کی چوٹی پر رہتا ہو، لوگوں کے شر سے جدا اور دور ہو۔

۲۱۹. حدثنا ابن المبارک عن معمر ابن طاوس. عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير الناس فى الفتن رجل أخذ برأس فرسه يخيف العدو ويخيفونه أو رجل معتزل يؤدى حق الله عليه.

۲۱۹ ابن المبارک، معمر سے، وہ ابن طاؤس سے، وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فتنوں میں لوگوں میں سے بہترین وہ آدمی ہے جو اپنے گھوڑے کے سر کو پکڑے ہو، دشمن سے ڈرتا ہو، اور دشمن اس سے ڈرتے ہوں، یا لوگوں سے کنارہ کش ہونے والا وہ آدمی جو اللہ کے حقوق ادا کرتا ہو۔

۲۲۰. قال معمر وحدثنى ابن خثيم. أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال خير الناس فى الفتن رجل يأكل من فىء سيفه فى سبيل الله ورجل فى رأس شاهقة يأكل من رسل غنمه.

۲۲۰ معمر، ابن خثیم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فتنے کے دور میں بہتر آدمی وہ ہے جو اللہ کے راستے میں اپنی تلوار کے منہ سے کھاتا ہے، اور وہ آدمی جو بلند و بالا پہاڑ کی چوٹی پر ہو اور اپنی بکریوں کے ریوڑ سے کھاتا ہو۔

۲۲۱. حدثنا ابن المبارک أخبرنا عيسى بن عمر حدثنا عمرو بن مرة عن أبى وائل قال. قال سهل بن حنيف أيها الناس اتهموا رأيكم فانا والله ما أخذنا بقوائمهم الى أمر يقطعنا قط الا أسهلن بنا الى أمر نعرفه الا أمركم هذا فانه لا يزداد الا شدة ولبسا فانى رأيتنى يوم أبى جندل ولو أجد أعوانا على رسول الله ﷺ لأنكرت.

۲۲۱ ابن المبارک نے عیسیٰ بن عمر سے، انہوں نے عمرو بن مرہ سے، انہوں نے ابو وائل سے روایت کی ہے کہ سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے لوگو! اپنی رایوں پر اعتماد نہ کرو، اللہ کی قسم! کسی بھی معاملے میں تلوار کے دستے

پکڑنا ہمارے لئے اِنتہائی آسان تھے اس لئے ہم اس کی حقیقت جانتے تھے، مگر تمہارا یہ معاملہ اس میں تو شِدّت اور اِلتباس زیادہ ہو رہا ہے، میں نے اَپنے آپ کو ''یوم ابوجندل'' میں دیکھ لیا، اَگر میں کچھ مددگار رَسول اللہ ﷺ کے خلاف پاتا تو میں اِنکار کر دیتا۔

٭ ٭ ٭

۲۲۲. حدثنا ابن المبارک عن هشام بن حسان. عن الحسن قال قال رسول الله صلى الله عليو وسلم والذى نفسى بيده ليرفعن لى يوم القيامة أقوام ممن صحبنى حتى اذا رأيتهم وعرفتهم اختلجوا دونى فاقول أى رب أصيحابى أصيحابى فيقول انک لا تدرى ما أحدثوا بعدک.

۲۲۲﴾ اِبن المبارک، ہشام بن حسان سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، قیامت کے دِن کچھ لوگ جو میرے ساتھ رہے میری طرف لائے جائیں گے۔ جب مَیں اُنہیں دیکھ لوں گا اور پہچان لوں گا تو میرے اور ان کے درمیان رُکاوٹ ڈال دی جائے گی، مَیں عرض کروں گا کہ اَے میرے رَبّ! یہ تو میرے ساتھی ہیں، یہ تو میرے ساتھی ہیں، اِرشاد ہوگا کہ تجھے نہیں معلوم کہ اُنہوں نے تیرے بعد کیا کچھ کیا۔

٭ ٭ ٭

۲۲۳. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح. عن أرطاة قال يقتل السفيانى كل من عصاه وينشرهم بالمناشير ويطبخهم بالقدور ستة أشهر. قال ويلتقى المشرقان والمغربان. عدة ما يذكر من الخلفاء بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم فى هذه الأمة.

۲۲۳﴾ الحکم بن نافع نے، جراح سے روایت کی ہے کہ اَرطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سفیانی ہر اس شخص کو قتل کرے گا جو اس کی نافرمانی کرے، اور اُنہیں آرے سے چیر دے گا، اور اُنہیں ہانڈیوں میں پکائے گا، یہ سلسلہ چھ 6 مہینے تک رہے گا، اور دونوں مشرق اور دونوں مغرب آپ میں لڑ پڑیں گے۔

٭ ٭ ٭

وہ تعداد جو حضرت رَسول اللہ ﷺ کے بعد اِس اُمّت کے خلفاء کی ذِکر کی جاتی ہے

۲۲۴. حدثنا عيسى بن يونس حدثنا مجالد بن سعيد عن الشعبى عن مسروق. عن عبد الله بن مسعود رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون بعدى من الخلفاء عدة نقباء موسى.

۲۲۴﴾ عیسیٰ بن یونس نے مجالد بن سعید سے، انہوں نے الشعبی سے، انہوں نے مسروق سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد خلفاء ہوں گے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نقیبوں کی تعداد کے برابر ہوں گے۔

٭ ٭ ٭

٢٢٥ . حدثنا أبو معاوية عن داود بن أبی هند عن الشعبی. عن جابر بن سمرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یزال هذا الأمر عزیزا الی اثنی عشر خلیفة کلهم من قریش.

۲۲۵﴿ ابومعاویہ نے، داؤد بن أبی ہند سے، انہوں نے الشعبی سے روایت کی ہے کہ، جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے إرشاد فرمایا کہ یہ خلافت کا سلسلہ مسلسل معزز رہے گا بارہ 12 خلفاء تک اور وہ سارے خلفاء قریشی ہوں گے۔

٭ ٭ ٭

٢٢٦ . حدثنا یحی بن سیلم عن عبد الله بن عثمان بن خثیم. عن أبی الطفیل قال أخذ عبد الله بن عمرو بیدی. فقال یا عامر بن واثلة اثنا عشر خلیفة من کعب بن لؤی ثم النقف والنقاف لن یجتمع أمر الناس علی امام حتی تقوم الساعة.

۲۲۶﴿ یحیٰ بن سلیم نے عبداللہ بن عثمان بن خثیم سے روایت کی ہے کہ، ابوالطفیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھے ہاتھ سے پکڑا۔ پھر فرمایا: اے عامر بن واثلہ! بارہ 12 خلفاء کعب بن لؤی کی اولاد سے ہوں گے پھر بچوں کی حکومت ہوگی ہرگز لوگوں کا معاملہ ایک امام پر جمع نہ ہوگا یہاں تک قیامت آ جائے گی۔

٭ ٭ ٭

٢٢٧ . حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن محمد بن زيد بن مهاجر قال أخبرنی طلحة بن عبد الله بن عوف قال سمعت عبد الله بن عمر رضی الله عنهما يقول ونحن عنده نفر من قريش كلنا من بنی کعب بن لؤی فقال سيكون منكم يا بنی کعب اثنا عشر خليفة.

۲۲۷﴿ ابن وہب ابن لہیعہ سے، انہوں نے محمد بن زید بن مہاجر سے روایت کی ہے کہ حضرت طلحہ بن عبداللہ بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھے تھے اور ان کے پاس قریش کی ایک جماعت تھی جو سب کے سب بنی کعب بن لؤی کے قبیلہ سے تھے، تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اے بنی کعب! عنقریب تم میں بارہ 12 خلفاء ہوں گے۔

٭ ٭ ٭

٢٢٨ . حدثنا الوليد بن مسلم وغيره عن عبد الملک بن أبی غنية حدثنا المنهال عن سعيد بن جبير. عن ابن عباس رضی الله عنهما أنهم ذكروا عنده اثنا عشر خليفة ثم الأمير. فقال ابن عباس والله ان منا بعد ذلک السفاح والمنصور والمهدی يدفعها الی عيسى بن مريم.

۲۲۸﴿ الولید بن مسلم وغیرہ نے عبدالملک بن أبی غنیہ سے، انہوں نے المنہال سے، انہوں نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس لوگوں نے بارہ 12 خلفاء پھر امیر کا ذکر کیا، تو حضرت عبداللہ بن

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ کی قسم! بے شک اس کے بعد ہم میں سے "السفاح" اور "المنصور" اور "مهدی" بھی ہوں گے۔ "مہدی" اُس خلافت کو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے حوالے کرے گا۔

۞ ۞ ۞

۲۲۹. حدثنا رشدين بن سعد، عن ابن لهيعة عن خالد بن أبي عمران، عن حذيفة بن اليمان رضي الله عنه قال يكون عثمان رضي الله عنه اثنا عشر ملكا من بني أمية. قيل له خلفاء. قال بل ملوك.

۲۲۹﴾ رشدین بن سعد نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے خالد بن اَبی عمران سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ بارہ (12) بادشاہ بنی اُمیہ سے ہوں گے، کسی نے پوچھا اُنہیں "خلفاء" کہا جائے گا؟ فرمایا نہیں بلکہ بادشاہ ہوں گے۔ ۞ ۞ ۞

۲۳۰. حدثنا عبد الصمد بن عبد الوارث عن حماد بن سلمة عن يعلى بن عطاء عن بحير بن أبي عبيدة. عن سرح اليرموكي قال اجد في التوراة أن هذه الأمة اثنا عشر ربيا أحدهم نبيهم فاذا وفت العدة طغوا وبغوا ووقع بأسهم بينهم.

۲۳۰﴾ عبدالصمد بن عبدالوارث نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے یعلی بن عطاء سے، انہوں نے بحیر بن اَبی عبیدہ سے روایت کی ہے کہ سرج الیرموکی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مَیں توریت میں پاتاہوں کہ اِس اُمّت کے بارہ (12) رہنما آئیں گے، ان میں سے ایک ان کا نبی ہوگا جب اس کی مدّت پوری ہوجائے گی تو وہ سرکشی اور بغاوت کریں گے، اور ان کے درمیان باہمی جنگ واقع ہوگی۔

۞ ۞ ۞

۲۳۱. حدثنا ضمرة عن ابن شوذب عن أبي المنهال عن أبي زياد. عن كعب قال ان الله تعالى وهب لاسماعيل عليه السلام من صلبه اثنى عشر قيما أفضلهم وأخيرهم ابو بكر وعمر وعثمان رضي الله عنهم.

۲۳۱﴾ ضمرہ نے ابن شوذب سے، انہوں نے ابوالمنہال سے، انہوں نے اَبی زیاد سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت اِسمٰعیل علیہ السلام کو اس کی نسل میں بارہ (12) نگران عطاء فرمائے ہیں، ان بارہ (12) میں سب سے اَفضل اور بہتر حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہیں۔

۞ ۞ ۞

۲۳۲. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش قال حدثنا الثقات من مشايخنا. أن نشوعا سأل كعبا عن عدة ملوك هذه الأمة. فقال أجد في التوراة اثنى عشر ربيا. ما يذكر من الخلفاء بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم.

۲۳۲﴾ ابوالمغیرہ نے ابن عیاش سے، انہوں نے اپنے ثقہ مشائخ سے روایت کی ہے کہ ایک مرض الموت میں

مبتلا شخص نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس اُمّت کے بادشاہوں کی تعداد پوچھی؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں تورات میں بارہ 12 قائدین کو پاتا ہوں۔

رسول اللہ ﷺ کے بعد آنے والا خلفاء کا ذکر

۲۳۳۔ حدثنا بقية بن الوليد وعبد القدوس عن صفوان بن عمرو عن عبد الرحمن بن جبير بن نفير. عن أبي عبيدة بن الجراح رضي الله عنه قال أحدهما قال رسول الله صلى عليه وسلم أول هذه الأمة نبوة ورحمة ثم خلافة ورحمة ثم ملكا عضوضا وقال أحدهما عاض وفيه رحمة ثم جبروت صلعاء ليس الأحد فيها متعلق تضرب فيها الرقاب وتقطع فيها الأيدي والأرجل وتؤخذ فيها الأموال.

۲۳۳۔ بقیہ بن الولید اور عبدالقدوس، صفوان بن عمرو سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن جبیر بن نُفیر سے روایت کی ہے کہ اَبوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اِس اُمّت کے اوّل میں نبوّت اور رحمت ہوگی، پھر خلافت اور رحمت ہوگی پھر جبری بادشاہ یا بادشاہت ہوگی اس میں بھی رحمت ہوگی پھر جبر اور مُصیبت ہوگی جس میں لوگوں کا کوئی خصہ نہ ہوگا۔ اس میں گردنوں کو اُڑایا جائے گا اور ہاتھوں اور پاؤں کو کاٹ دیا جائے گا اور مالوں کو چھین لیا جائے گا۔

۲۳۴۔ حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن خالد بن يزيد عن سعيد بن أبي هلال عن حذيفة بن اليمان رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ إن هذه الأمر بدأ نبوة ورحمة ثم يكون خلافة ورحمة ثم يكون ملكا عضوضا يشربون الخمور ويلبسون الحرير ويستحلون الفروج وينصرون ويرزقون حتى يأتيهم أمر الله.

۲۳۴۔ ابن وہب نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے خالد بن یزید سے، انہوں نے سعید بن اَبی ہلال سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس معاملے کی اِبتداء میں نبوّت اور رحمت ہے پھر خلافت اور رحمت ہوگی پھر جبری بادشاہت ہوگی، لوگ شراب پیں گے، اور ریشم پہنیں گے، اور شرمگاہوں کو حلال سمجھیں گے، اُن کی مدد کی جائے گی اور اُن کو رزق دیا جائے گا حتی کہ اُن پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آ جائے گا۔

۲۳۵۔ حدثنا يحيى بن سعيد العطار عن أيوب عن قتادة عن أبي ثعلبة. عن أبي عبيدة بن الجراح رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أول هذه الأمة نبوة ورحمة ثم خلافة ورحمة ثم ملكا عضوضا ثم تصير جبرية وعبثا.

۲۳۵۔ یحییٰ بن سعید العطار نے، اَیوب سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے ثعلبہ سے روایت کی ہے کہ ابو ثعلبہ

حضرت أبوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ اس اُمّت کی ابتداء میں نبوت اوررحمت ہوگی پھرخلافت اوررحمت ہوگی پھر جبری بادشاہت ہوگی پھرظلم، جبراورکھیل کودہوگا۔

۞ ۞ ۞

۲۳۶ . حدثنا الحكم بن نافع البهراني أخبرنا سعيد بن سنان عن أبي الزاهرية عن كثير بن مرة أبي سجرة الضرمي عن ابن عمر قال قال عمر بن الخطاب رضي الله عنهما إن الله بدأ هذا الأمر يوم بدأه نبوة ورحمة ثم يعود خلافة ورحمة ثم سلطانا ورحمة ثم ملكا ورحمة ثم يعود خلافة ورحمة ثم سلطانا ورحمة ثم ملكا ورحمة ثم جبروة صلعاء يتكادمون عليها تكادم الحمير.

۲۳۶ الحکم بن نافع البہرانی نے سعید بن سنان سے، انہوں نے أبی الزاہریہ سے، انہوں نے کثیر بن مرہ أبی شجرہ الحضرمی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس دن سے اللہ تعالیٰ نے اس معاملے کی ابتداء کی یہ نبوّت اوررحمت تھی پھرلوٹ کرخلافت اوررحمت ہوگی پھرسلطنت اوررحمت ہوگی پھر بادشاہت اوررحمت ہوگی پھرلوٹ کرخلافت اوررحمت ہوگی پھر بادشاہت اوررحمت ہوگی پھر جبروالی مُصیبت ہوگی لوگ اس میں سے چریں گے جیسے کہ گدھے گھاس چرتے ہیں۔

۞ ۞ ۞

۲۳۷ . حدثنا ضمرة عن ابن شوذب عن يحيى بن أبي عمرو السيباني قال. سمعت كعبا يقول أول هذه الأمة نبوة ورحمة ثم خلافة ورحمة ثم سلطان ورحمة ثم ملك جبرية فإذا كان ذلك فبطن الأرض يومئذ خير من ظهرها.

۲۳۷ ضمرہ، ابن شوذب سے، وہ یحییٰ بن أبی عمروالسیبانی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس اُمّت کا اوّل نبوت اوررحمت ہے، پھرخلافت اوررحمت ہے، پھرسلطنت اوررحمت ہے پھر جبری بادشاہت ہوگی، جب یہ حالت ہوجائے تب زمین کا اندرونی حصہ اس کے بیرونجھے سے بہتر ہوگا۔

۞ ۞ ۞

۲۳۸ . حدثنا الحكم بن نافع أخبرنا صفوان بن عمرو عن شريح بن عبيد. عن كعب قال لا يزال لهذه الأمة خليفة يجمعهم وإمارة قائمة ويعطى الرزق والجزية حتى يبعث عيسى بن مريم عليه السلام ثم يكون هو يجمعهم ثم تنقطع الإمارة.

۲۳۸ الحکم بن نافع نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اِس اُمّت کے لئے ہمیشہ خلیفہ رہے گا جو اِنہیں اَکٹھا کرے گا، اورامارت قائم رہے گی، اوررزق اور جزیہ دیاجائے گا، یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام مبعوث فرمادیے جائیں گے۔ پھروہ انہیں اَکٹھا کریں گے۔ پھرامارت ختم ہوجائے گی۔

۞ ۞ ۞

۲۳۹ . حدثنا هشيم عن العوام بن حوشب عن حبيب بن أبي ثابت. أن أبا عبيدة وبشير

بن سعيد أبا النعمان تذاكرا فقالا تكون نبوة ورحمة ثم خلافة ورحمة ثم ملكا عضوضا

وجبرية وفساد يستحلون الفروج ويشربون الخمور ويلبسون الحرير وهم مع ذلك ينصرون ويرزقون. معرفة الخلفاء من الملوك.

۲۳۹﴾ ہُشیم نے، العوام بن حوشب سے، انہوں نے حبیب بن ابو ثابت سے روایت کی ہے کہ ابوعبیدہ اور بشیر بن سعید ابونعمان رحمہ اللہ تعالیٰ آپس میں گفتگو کر رہے تھے، دونوں نے کہا کہ نبوّت اور رحمت ہوگی پھر خلافت اور رحمت ہوگی پھر زبردستی اور جبری بادشاہت ہوگی اور فساد ہوگا۔ لوگ شرمگاہوں کو حلال سمجھیں گے، اور شرابیں پئیں گے، اور ریشم پہنیں گے، اور اس کے باوجود ان کی مدد کی جائے گی اور انہیں رزق دیا جائے گا۔ ○ ○ ○

بادشاہوں میں سے خلفاء کی پہچان

٢٤٠. حدثنا محمد بن يزيد وهشيم عن العوام بن حوشب قال أخبرني شيخ من بني أسد في أرض الروم عن رجل من قومه. شهد عمر بن الخطاب رضي الله عنه سأل اصحابه وفيهم طلحة والزبير وسلمان وكعب. فقال إني سائلكم عن شيء وإياكم أن تكذبوني فتهلكوني وتهلكوا أنفسكم أنشدكم بالله ماذا تجدوني في كتبكم أخليفة أنا أم ملك. فقال طلحة والزبير إنك لتسألنا عن أمر ما نعرفه ما ندري ما الخليفة ولست بملك. فقال عمر إن يقل فقد كنت تدخل فتجلس مع رسول الله صلى الله عليه وسلم. ثم قال سلمان وذلك أنك تعدل في الرعية وتقسم بينهم بالسوية وتشفق عليهم شفقة الرجل على أهله وقال محمد بن يزيد وتقضي بكتاب الله. فقال كعب ما كنت أحسب أن في المجلس أحدا يعرف الخليفة من الملك غيري ولكن الله ملأ سلمان حكما وعلما ثم قال كعب أشهد أنك خليفة ولست بملك. فقال له عمرو كيف ذاك. قال أجدك في كتاب الله. قال عمر تجدني باسمي. قال كعب لا ولكن بنعتك أجد نبوة ثم خلافة ورحمة. وقال محمد بن يزيد خلافة على منهاج نبوة ثم ملكا عضوضا قال وقال هشيم وجبرية وملكا عضوضا. فقال عمر ما أبالي إذا جاوز ذلك رأسي.

۲۴۰﴾ محمد بن یزید اور ہشیم نے العوام بن حوشب سے، انہوں نے شیخ بن اسد سے، انہوں نے اپنی قوم کے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اَصحاب سے پوچھا جن میں طلحہ، سلمان، زبیر اور حضرت کعب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تھے، کہ میں تم سے ایک چیز کے متعلق پوچھتا ہوں تم اس میں میرے ساتھ جھوٹ بولنے سے بچنا ورنہ تم مجھے بھی ہلاک کرو گے اور اپنی جانوں کو بھی ہلاک کرو گے، میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ تم مجھے

اپنی کتابوں میں کیا پاتے ہو؟ کیا میں خلیفہ ہوں یا بادشاہ؟ حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ آپ ہم سے ایک ایسی بات کے متعلق پوچھتے ہیں جسے ہم نہیں جانتے ہمیں معلوم نہیں کہ خلیفہ کیا ہے اور آپ بادشاہ نہیں ہو! حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر تو یہ بات کہے تو تو کہہ سکتا ہے، اس لئے کہ آپ حضور ﷺ کے ہاں داخل ہوتے تھے اور بیٹھا کرتے تھے، پھر سلمان نے کہا آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) رعایا میں انصاف کرتے ہیں اور ان کے درمیان برابری کے ساتھ تقسیم کرتے ہیں، اور ان پر ایسی شفقت کرتے ہیں جیسے آدمی اپنے گھر والوں پر کرتا ہے، اور آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اللہ کی کتاب کے ساتھ فیصلہ کرتے ہیں، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میرا خیال یہ تھا کہ میرے سوا مجلس میں کوئی بھی ایسا موجود نہیں ہے جو خلیفہ اور بادشاہ کے فرق کو جانتا ہو، اللہ تعالیٰ نے سلمان کو علم وحکمت کے ساتھ بھر دیا تھا۔ پھر حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) خلیفہ ہیں بادشاہ نہیں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا وہ کیسے؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو اللہ کی کتاب میں پاتا ہوں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے میرا نام اس میں پایا ہے؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نہیں لیکن آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی صفات میں نے اس میں پائی ہیں، میں نے اس میں پایا ہے، کہ نبوّت ہوگی پھر نبوّت کے طریقے پر خلافت ہوگی اور رحمت ہوگی پھر زبردستی اور جبر کی بادشاہت ہوگی اور ظالم بادشاہ ہوگا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب یہ چیز میرے سر سے گزر جائے تو مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے۔

۰ ۰ ۰

۲۴۱. حدثنا الحکم بن نافع أخبرنا صفوان بن عمرو عن أبی الیمان وشریح بن عبید عن کعب قال. قال عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ عنہ أنشدک اللّٰہ یا کعب أتجدنی خلیفة أم ملکا. قال قلت بل خلیفة فاستحلفه. فقال کعب خلیفة واللّٰہ من خیر الخلفاء وزمانک خیر زمان.

۲۴۱ حکم بن نافع نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے ابو الیمان اور شریح بن عبید، سے انہوں نے کعب سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تجھے اللہ کا واسطہ اے کعب! کیا تم مجھے خلیفہ پاتے ہو یا بادشاہ؟ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا بلکہ میں آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو خلیفہ پاتا ہوں پس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قسم دلائی تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ خلیفہ، اور اللہ کی قسم آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بہترین خلفاء میں سے ہیں، اور آپ کا زمانہ بہترین زمانہ ہے۔

۰ ۰ ۰

۲۴۲. حدثنا عثمان بن کثیر عن محمد بن مهاجر عن العباس بن سالم قال حدثنی عمیر بن ربیعة قال حدثنی مغیث الأوزعی. أن عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ عنہ أرسل إلی کعب فقال له کعب کیف تجد نعتی. قال خلیفة قرن من حدید لا تخاف فی اللّٰہ لومة

الائم ثم خليفة تقتله أمته ظالمين له ثم يقع البلاء بعد.

۲۴۲ عثمان بن کثیر نے محمد بن مہاجر سے، انہوں نے عباس بن سالم سے، انہوں نے لمیر بن ربیعہ سے، انہوں نے مغیث الاوزاعی سے روایت کی ہے کہ، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف پیغام بھیجا پھر کہا کہ اَے کعب! تم میری کیا صفت پاتے ہو؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ خلیفہ کا زمانہ لوہے کا ہوگا وہ اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرے گا۔ پھر اس کے بعد جو خلیفہ ہوگا اُسے لوگ ظلم کرتے ہوئے قتل کردیں گے (یعنی شہید کردیں گے)۔ پھر اس کے بعد آفات واقع ہوجائیں گی۔

○ ○ ○

۲۴۳. حدثنا محمد بن عبد الله التيهرتي عن محمد بن إسحاق عن إبراهيم بن عقبة عن عطاء مولى ام بكرة الأسلمية. عن سعيد بن المسيب قال الخلفاء ثلاثة وسائرهم ملوک أبوبكر وعمروعمر. قيل له عرفنا أبا بكر وعمر فمن عمر الثانی. قال إن عشتم أدركتموه وإن متم كان بعد كم.

۲۴۳ محمد بن عبداللہ التہیرتی نے محمد بن اسحاق سے، انہوں نے ابراہیم بن عقبہ سے، انہوں نے عطا مولی ام بکرۃ الاسلمیہ، سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن میتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ خلفاء تو تین 3 ہیں باقی سب بادشاہ ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور حضرت عمر رحمہ اللہ، کسی نے کہا کہ اس حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو تو ہم جانتے ہیں یہ دُوسرا عمر کون ہے؟ تو حضرت سعید بن میتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اگر تم زندہ رہے تو تم اُسے پالو گے اور اگر تم مَر گئے تو وہ تمہارے بعد ہوگا۔

○ ○ ○

۲۴۴. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عن محمد بن إسحاق نحوه وزاد فيه عن حبيب بن هند الأسلمي عن سعيد بن المسيب.

۲۴۴ اَبوالمغیرہ نے اِبن عیاش سے، انہوں نے محمد بن اِسحاق سے، انہوں نے حبیب بن ہند الاسلمی سے روایت کی ہے کہ حضرت سعید بن میتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:۔

(یہ حدیث مذکورہ بالا حدیث کی طرح ہے، لیکن ہم پھر بھی لکھ دیتے ہیں ''واحدیؔ'')

خلفاء تو تین 3 ہیں باقی سب بادشاہ ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور حضرت عمر، کسی نے کہا کہ اس حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو تو ہم جانتے ہیں یہ دُوسرا عمر کون ہے؟ تو حضرت سعید بن میتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اگر تم زندہ رہے تو تم اُسے پالو گے اور اگر تم مَر گئے تو وہ تمہارے بعد ہوگا۔

○ ○ ○

۲۴۵. حدثنا نعيم حدثنا بقية بن الوليد عن عبد الله بن نعيم المعافری قال. سمعت

المشيخة يقولون من أمر بمعروف ونهى عن منكر فهو خليفة الله في الأرض وخليفة كتابه وخليفة رسول الله صلى الله عليه وسلم.

۲۴۵- نعیم، بقیہ بن الولید سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن نعیم المعاوی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے مشائخ رحمہم اللہ تعالیٰ سے سُنا ہے وہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اَمر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا ہے وہ زمین پر اللہ کا خلیفہ ہے اور اس کی کتاب کا خلیفہ ہے اور اس کے رسول اللہ ﷺ کا خلیفہ ہے۔

٭ ٭ ٭

۲۴۶. حدثنا المعتمر بن سليمان عن الأشعر بن بجير قال. قال أبو محمد النهدى لا يكون في عقب النبي صلى الله عليه وسلم ملك.

۲۴۶- المعتمر بن سلیمان نے اشعر بن بجیر سے روایت کی ہے کہ حضرت اَبو محمد الہندی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ کی اَولاد میں سے کوئی بادشاہ نہیں ہوگا۔

٭ ٭ ٭

۲۴۷. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن إبراهيم عن همام أن عمر بن الخطاب رضي الله عنه أتاه رجل من أهل الكتاب فقال السلام عليك يا ملك العرب. فقال عمر وهكذا تجدونه في كتابكم ألستم تجدون النبي ثم الخليفة ثم أمير المؤمنين ثم الملوك بعد. فقال بلى بلى.

۲۴۷- ابومعاویہ نے الاعمش سے، انہوں نے ابراہیم سے روایت کی ہے کہ، حضرت ہمام رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اہلِ کتاب کا ایک آدمی حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اَے عرب کے بادشاہ! اَلسلامُ علَیک، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ کیا تم اپنی کتابوں میں ایسے ہی پاتے ہو؟ کیا تم یہ نہیں پاتے کہ نبی ہوگا، پھر خلیفہ، پھر اَمیر المؤمنین، پھر ان کے بعد بادشاہ ہوں گے؟ اس اَہلِ کتاب کے آدمی نے کہا کہ کیوں نہیں! کیوں نہیں!۔

٭ ٭ ٭

۲۴۸. حدثنا محمد بن يزيد الوسطي عن العوام بن حوشب عن رجل. عن أبي هريرة رضي الله عنه قال الخلافة بالمدينة والملك بالشام.

۲۴۸- محمد بن یزید الواسطی نے العوام بن حوشب سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خلافت مدینے میں اور بادشاہت شام میں ہوگی۔

٭ ٭ ٭

۲۴۹. حدثنا هشيم ومحمد بن يزيد عن العوام بن حوشب قال حدثنا سعيد بن جمهان قال. سمعت سفينة مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الخلافة بعدى في أمتي ثلاثون سنة. قال محمد بن يزيد في حديثه فحسبوا

ذالک کان تمام ولاية علی. فقالوا لسفينة إنهم يزعمون أن عليا لم يكن خليفة. فقال من يزعم ذلک ابنوا الزرقاء اولی بذلک واحق.

۲۴۹ ہُشیم اور محمد بن یزید نے العوام بن حوشب سے، انہوں نے سعید بن جمہان سے روایت کی ہے کہ، سفینہ مولی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خلافت میرے بعد تیں 30 سال ہوگی، حضرت محمد بن یزید رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ لوگوں نے جب حساب لگایا تو تیں 30 سال حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت پر مکمل ہو گئے تھے، لوگوں نے حضرت سفینہ کو کہا کہ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ خلیفہ نہ تھے؟ تو حضرت سفینہ نے فرمایا کہ بنو الزرقاء ایسا گمان کرنے والے کون ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ خلافت کے سب سے زیادہ مستحق اور مقدار ہیں۔

○ ○ ○

۲۵۰. حدثنا ضمرة عن ابن شوذب. عن يحيى بن أبي عمرو السيباني قال ليس من الخلفاء من لم يملک المسجدين مسجد الحرام ومسجد بيت المقدس.

۲۵۰ ضمرہ، ابن شوذب سے روایت کرتے ہیں کہ، یحیی بن ابی عمرو السیبانی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ جو آدمی دو 2 مسجدوں یعنی مسجد الحرام اور مسجد بیت المقدس کا مالک نہ ہو وہ خلیفہ نہیں ہے۔

○ ○ ○

۲۵۱. حدثنا الوليد ورشدين عن ابن لهيعة عن أبی زرعه عن صباح قال لا خلافة بعد حمل بنی أمية حتی يخرج المهدی.

۲۵۱ ولید اور رشدین نے ابی لہیعہ سے، انہوں نے ابوزرعہ سے روایت کی ہے کہ صباح رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ بنو امیہ کے اٹھ جانے کے بعد خلافت نہیں ہوگی حتی کہ حضرت مہدی کا ظہور ہو جائے۔

○ ○ ○

۲۵۲. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن أيوب عن حميد ابن هلال. عن عتبة بن غزوان السلمی قال ألا إنها لم تكن نبوة إلا تناسخت حتی تكون ملكا.

۲۵۲ عبد الرزاق، معمر سے، وہ ایوب سے، وہ حمید ابی ہلال سے روایت کرتے ہیں کہ عتبہ بن غضبان السلمی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ خبردار! بے شک نبوت ختم ہو چکی ہے اور پھر بادشاہت ہوگی۔

○ ○ ○

۲۵۳. حدثنا رشيدين بن سعيد عن ابن لهيعة عن خالد بن أبی عمران. عن الحذيفة بن اليمان رضی الله عنه قال ليكونن بعد عثمان رضی الله عنه إثنا عشر ملكا من بنی أمية. قيل له خلفاء. قال بل ملوک.

۲۵۳ رشدین بن سعید نے ابی لہیعہ سے، انہوں نے خالد بن ابی عمران سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے بعد بنو امیہ میں بارہ (12) بادشاہ آئیں گے، کسی نے عرض کیا کہ خلفاء آئیں گے؟ کہا نہیں وہ بادشاہ ہوں گے۔ ○ ○ ○

٢٥٤. حدثنا فضالة بن حصين الضبى سمعت يزيد بن نعامة أبا مودود الضبى قال. سمعت عتبة بن غزوان السلمى صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لم تكن نبوة قط إلا كان بعدها ملكا.

٢٥٤﴾ فضالہ بن حسین الضبی نے یزید بن نعامہ ابا مودود الضبی سے روایت کی ہے کہ عتبہ بن غزوان السلمی جو کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبوت کبھی بھی نہیں رہی مگر اس کے بعد بادشاہت آئی ہے۔

۞ ۞ ۞

٢٥٥. حدثنا محمد بن عبد الله التيهرتى عن محمد بن إسحاق عن إبراهيم بن عقبة عن عطاء مولى أم بكرة الأسلمية. عن سعيد بن المسيب قال الخلفاء ثلاث وسائرهم ملوک. قيل من هؤلاء. قال أبوبكر وعمر وعمر. قيل له قد عرفنا أبا بكر وعمر فمن عمر الثانى. قال إن عشتم أدركتموه وإن متم كان بعدكم.

٢٥٥﴾ محمد بن عبداللہ التیہرتی نے محمد ابن اسحاق سے، انہوں نے ابراہیم بن عقبہ سے، انہوں نے عطاء مولیٰ اُم بکرہ الاسلمیہ سے روایت کی ہے کہ سعید بن المسیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ خلفاء تو تین 3 ہیں اور باقی سب بادشاہ ہیں، عرض کیا گیا کہ وہ تین 3 کون سے ہیں؟ فرمایا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر، عرض کیا گیا ہم حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تو ہم جانتے ہیں یہ دُوسرا عمر کون ہے؟ فرمایا اگر تم زندہ رہے تو تم اُسے پالو گے اور اگر تم مر گئے تو وہ تمہارے بعد آئے گا۔

۞ ۞ ۞

٢٥٦. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عن محمد بن إسحاق نحوه وزاد فيه عن حبيب بن هند الأسلمى عن ابن المسيب.

٢٥٦﴾ ابوالمغیرہ نے ابن عیاش سے، انہوں نے محمد بن اسحاق سے، انہوں نے حبیب بن ہند الاسلمی سے، انہوں نے سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی قول نقل کیا ہے۔ (یہ حدیث مذکورہ بالا حدیث کی طرح ہے "واحدیٰ")

۞ ۞ ۞

٢٥٧. حدثنا هشيم عن مجالد عن عامر أخبرنا مسروق. عن عائشة رضى الله عنها قالت قلت يا رسول الله كيف هذا الأمر من بعدک. قال فى قومک ما كان فيهم خير. قلت فاى العرب أسرع فناء. قال قومک. قال قلت وكيف ذاک. قال يستحلهم الموت وينفسهم الناس. تسمية من يملک بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم.

٢٥٧﴾ ہُشیم، مجالد سے، وہ عامر سے، وہ مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ کے بعد امارت کی کیفیت ہوگی؟ ارشاد فرمایا کہ امارت تیری قوم میں رہے گی، جب تک ان میں خیر ہوگی، میں نے عرض کیا کہ عرب میں سب سے زیادہ تیزی سے کون فنا ہوں گے؟ ارشاد فرمایا تیری قوم، میں نے عرض کیا یہ کیسے ہوگا؟ فرمایا ان پر موت آپڑے گی، اور ان پر لوگ کم تر کو ترجیح دیں گے۔

۞ ۞ ۞

حضرت رسول اللہ ﷺ کے بعد آنے والے اُمراء کے نام

۲۵۸۔ حدثنا ابن المبارک أخبرنا حشرج بن نباتة عن سعيد بن جمهان عن سفينة مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لما بنى رسول صلى الله عليه وسلم مسجد المدينة جاء أبو بكر بحجر فوضعه ثم جاء عمر بحجر فوضعه ثم جاء عثمان بحجر فوضعه. فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هؤلاء يلون الخلافة بعدي.

۲۵۸۔ ابن المبارک نے حشرج بن نباتہ سے، انہوں نے سعید بن جمہان سے روایت کی ہے کہ سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مولیٰ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جب آپ ﷺ مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر فرما رہے تھے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک پتھر اُٹھا کر لائے اور اُسے رکھا پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک پتھر اُٹھا کر لائے اور اُسے رکھا، پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک پتھر اُٹھا کر لائے اور اُسے رکھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ میرے بعد خلافت پر مامور ہوں گے۔

☆ ☆ ☆

۲۵۹۔ حدثنا هشيم عن العوام بن حوشب عمن حدثه عن عائشة رضى الله عنها قالت لما أسس رسول الله ﷺ مسجد المدينة جاء أبوبكر بحجر فوضعه ثم جاء عمر بحجر فوضعه ثم جاء عثمان يحجر فوضعه فقال رسول الله ﷺ هؤلاء يلون الخلافة بعدي

۲۵۹۔ ہُشیم نے العوام بن حوشب سے، انہوں نے کسی اور سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت رسول اللہ ﷺ نے مسجد نبوی ﷺ کی بنیاد رکھی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک پتھر اُٹھا کر لائے اور اُسے رکھ دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک پتھر اُٹھا کر لائے اور اُسے رکھا، پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک پتھر اُٹھا کر لائے اور اُسے رکھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ میرے بعد خلافت کے متولّی ہوں گے۔

☆ ☆ ☆

۲۶۰۔ حدثنا يزيد بن هارون حدثنا عبد الأعلى بن أبي المساور عن عامر الشعبي. عن رجل من بني المصطلق قال بعثني قومي بنوا المصطلق إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى من يدفعون صدقاتهم بعده فأتيته فلقيني على بن أبي طالب رضى الله عنه فسألني. فقلت أرسلني قومي بنوا المصطلق إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم يسألونه إلى. من يدفعون صدقاتهم بعده. فقال له على سلمه ثم إتنى فاخبرني فأتى رسول الله ﷺ فاخبره أن قومه ارسلوه يسألونه الى من يدفعون صدقاتهم بعده. فقال أدفعوها إلى أبي بكر فرجع إلى على فأخبره. فقال له على ارجع إليه إلى من يدفعونها بعد ابى بكر. فسأله فقال ادفعوها إلى عمر بعده فأتى عليا فأخبره. فقال ارجع إليه فسأله إلى من

يدفعونها بعد عمر فأتاه فسأله. فقال ادفعوها إلى عثمان بن عفان فرجع إلى علي فأخبره. فقال له علي ارجع إليه فسأله إلى من يدفعونها بعد عثمان. فقال الرجل إني لأستحيي أن أرجع إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد هذا.

۲۶۰ یزید بن ہارون نے عبدالاعلیٰ بن أبي المساور سے، انہوں نے عامر الشعبی سے روایت کی ہے کہ قبیلہ بنوالمصطلق کے ایک شخص نے کہا کہ مجھے میری قوم بنوالمصطلق نے رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیجا تا کہ میں ان سے پوچھوں کہ ان کے بعد ہم صدقات کس کو دیں؟ لہٰذا میں آپ ﷺ کی طرف آیا۔ راستے میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھ سے ملے اور مجھ سے حال پوچھا؟ میں نے کہا کہ میری قوم بنوالمصطلق نے مجھے پیغمبر ﷺ کے پاس بھیجا تا کہ میں ان سے پوچھوں کہ ان کے بعد ہم صدقات کسے دیں؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جاؤ یہ پوچھو! پھر آپ ﷺ جو جواب دیں وہ مجھے بھی آ کر بتا دینا؟ وہ شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ کو بتایا کہ اُسے اس کی قوم نے یہ معلوم کرنے کے لئے بھیجا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد وہ اپنے صدقات کسے دیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا (حضرت) ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو دینا وہ شخص حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور اُسے خبر دی، تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جاؤ حضور ﷺ کے پاس اور ان سے پوچھو کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد وہ صدقات کسے دیں گے؟ اس شخص نے آپ ﷺ سے پوچھا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ (حضرت) ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے بعد (حضرت) عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو دینا، وہ شخص حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور اُسے خبر دی، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جاؤ حضور ﷺ کے پاس اور ان سے پوچھو کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد وہ صدقات کسے دیں گے، وہ شخص آپ ﷺ کے پاس آیا، اور یہ بات پوچھی، آپ ﷺ نے فرمایا صدقات (حضرت) عثمان بن عفان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو دینا، وہ شخص حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور اُسے خبر دی، تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور ﷺ کے پاس واپس جاؤ اور ان سے پوچھو کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد وہ صدقات کسے دیں گے؟ اس آدمی نے کہا کہ اب مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس جانے میں شرم آتی ہے۔

۞ ۞ ۞

۲۶۱. حدثنا أسد بن موسى حدثنا عبد الرحمن بن زياد قال حدثني أبو يزيد عبد الملك بن أبي كريمة قال. حدثني عمرو بن لبيد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم اشترى بكرا من أعرابي بدين نظره فأدبر الأعرابي فلقي علي بن أبي طالب رضي الله عنه. فقال علي للأعرابي إن قبض الله رسوله حقك إلى من فرجع الأعرابي إلى رسول الله. فقال من لي بحقي إن أتى عليك الموت. قال أبو بكر الصديق لك بحقك فأدبر الأعرابي فلقيه علي أيضا. فقال ما قال لك رسول الله. قال حقي إلى أبي بكر الصديق. قال فإن أبا بكر يموت. قال فرجع الأعرابي فقال يا رسول الله إن مات أبوبكر فإلى من حقي. فقال إلى عمر بن الخطاب فأدبر الأعرابي فلقيه علي. فقال ما قال لك رسول

الله. قال حقي إلى عمر. قال فإن عمر يموت. قال صدقت فرجع فقال يا رسول الله فإن

عمر يموت فمن لي به. قال حقك إلى عثمان. قال فأدبر الأعرابي فلقيه علي. فقال ما قال لك رسول الله. قال حقي إلى عثمان. قال فإن مات عثمان. قال فرجع إلى النبي قال فإن عثمان يموت يا رسول الله فإلى من حقي قال فإلى الذي أرسلك.

۲۶۱ اسد بن موسیٰ نے عبدالرحمٰن بن زیادہ سے، انہوں نے اُبو یزید سے، انہوں نے عبدالملک بن ابو کریمہ سے روایت کی ہے کہ عمرو بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دیہاتی سے اُونٹ اُدھار خریدا، وہ دیہاتی جانے لگا تو اس کی ملاقات حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی، تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیہاتی سے کہا اگر اللہ اپنے رسول ﷺ کی رُوح قبض کرلے تو تیرا اُدھار کون دے گا؟ وہ دیہاتی آپ ﷺ کے پاس واپس لوٹ کر آیا اور کہنے لگا کہ اگر آپ ﷺ پر موت آجائے تو میرا حق کون ادا کرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا (حضرت) ابوبکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تیرا حق تجھے اَدا کرے گا، وہ دیہاتی واپس ہوا، تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر اس سے ملے اور اس سے پوچھا کہ آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟ دیہاتی نے کہا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرا حق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دے دیں گے، تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے کہا کہ حضور ﷺ کے پاس جاؤ اور کہو کہ اگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوت ہوجائیں تب میرا حق کون دے گا؟ وہ دیہاتی واپس گیا اور کہنے لگا کہ اَے اللہ کے رسول ﷺ اگر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوت ہوجائیں تب میرا حق کون دے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ (حضرت) عمر بن الخطاب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تیرا حق دے گا، وہ دیہاتی واپس ہوا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سے ملے اور پوچھا کہ تجھے رسول اللہ ﷺ نے کیا کہا ہے؟ دیہاتی نے کہا کہ آپ صحیح کہتے ہیں، وہ دیہاتی واپس گیا اور کہنے لگا اَے اللہ کے رسول ﷺ! اگر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوت ہوجائیں تب میرا حق کون دے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا تیرا حق (حضرت) عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ دے گا، وہ دیہاتی واپس ہوا، تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سے ملے اور پوچھا کہ تجھے رسول اللہ ﷺ نے کیا کہا ہے؟ دیہاتی نے کہا کہ میرا حق حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ادا کرے گا، تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اگر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوت ہوجائیں تو پھر وہ دیہاتی آپ ﷺ کے پاس لوٹ کر آیا اور کہنے لگا اَے اللہ کے رسول ﷺ! اگر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوت ہوجائیں تب میرا حق کون دے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا پھر تیرا حق وہ دے گا جو تجھے بھیج رہا ہے۔

○ ○ ○

۲۶۲. حدثنا ابن المبارک عن یونس عن الزهری قال حدثنی من سمع جابر بن عبد الله رضی عنهما يقول رأى رجل صالح الليلة كأن أبا بكر نيط برسول الله ثم نيط عمر بأبي بكر ثم نيط عثمان بعمر. قال جابر فلما قمنا قلنا الرجل الصالح رسول الله وهؤلاء ولاة الأمر من بعده.

۲۶۲ ابن المبارک، یونس سے، وہ الزہری سے، انہوں نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ جابر بن عبداللہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک نیک آدمی نے خواب دیکھا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کو کمر سے پکڑے ہوئے ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کمر سے پکڑا ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کمر سے پکڑا ہے، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم حضور ﷺ کی مجلس سے کھڑے ہوئے تو ہم نے کہا کہ یہ خواب دیکھنے والا رجل صالح حضرت رسول اللہ ﷺ خود تھے، اور یہ تمام اَفراد رسول اللہ ﷺ کے بعد حکومت کے مُتوَلّی ہوں گے۔

٭ ٭ ٭

۲۶۳. حدثنا ابن عاية عن ابن عون عن محمد بن سيرين عن عقبة بن أوس السدوسى قال قال عبد الله بن عمرو أبوبكر الصديق اصبتم اسمه عمر الفاروق قرن من حديد أصبتم اسمه ابن عفان ذوالنور قتل مظلوما أوتى كفلين من الرحمة ملك الأرض المقدسة معاوية وابنه قالوا ألاتذكر حسنا ألا تذكر حسينا. قال فعاد لمثل كلا مه حتى بلغ معاوية وابنه وزاد السفاح وسلام ومنصور وجابر والأمين وأمير العصب كلهم لا يرا مثله ولا. يدرک مثله كلهم من بنى كعب بن لؤى فيهم رجل من قحطان منهم من لا يكون إلا يومين منهم من يقال له لتبا يعنا أو لنقتلنک فإن لم يبايعهم قتلوه آخر

۲۶۳﴾ ابن علیہ نے ابن عوف سے، انہوں نے محمد بن سیرین سے، انہوں نے عقبہ بن اوس السدوسی سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تم نے اس کا نام پالیا، حضرت عمر فاروق لوہے کا ایک دور ہے تم نے اس کا نام بھی پالیا حضرت عثمان بن عفّان کو مظلوماً شہید کیا گیا جسے رحمت کے دو حصے ملے، مقدس زمین کے بادشاہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اُن کا بیٹا ہے، لوگوں نے کہا کہ کیا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر نہیں کرتے؟ کیا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ذکر نہیں کرتے؟ تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بات دُہرائی یہاں تک کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اس کے بیٹے تک پہنچے، پھر مزید اضافہ کر کے فرمایا کہ السفاح، سلام، منصور، جابر، امین، امیر العصب ہوں گے، نہ ان کا مثل دیکھا جائے گا نہ ان کے مثل پایا جائے گا، یہ سب کے سب بنی کعب بن لوی کے قبیلے سے ہوں گے، ان میں سے ایک قحطان قبیلے سے ہوگا، ان میں سے بعض صرف دو دِن حکمران رہیں گے، ان میں سے بعض سے کہا جائے گا کہ تم ہماری بیعت کرلو ورنہ ہم تمہیں قتل کردیں گے اگر وہ ان کی بیعت نہیں لے گا تو وہ اُسے قتل کردیں گے۔

٭ ٭ ٭

الجزء الأول يتلوه فى الذى يليه إن شاء الله تعالى حدثنا محمد بن ثور وعبد الرزاق والحمد لله وحده وصلى الله على سيدنا محمد واله وصحبه وسلم تسليما. بسم الله الرحمن الرحيم وهو حسبى. أخبرنا أبو بكر محمد بن عبد الله بن أحمد بن ريذة أخبرنا أبو القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب الطبرانى قال أخبرنا أبو زيد عبد الرحمن بن حاتم المرادى بمصر سنة ثمانين ومئتين حدثنا نعيم بن حماد.

پہلا جزء اختتام پذیر ہوا اس کے بعد جو جزء ہے اس کی حدیث کے پہلے راوی محمد بن ثور اور عبدالرزاق ہے۔

وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَامُحَمَّدٍوَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًاo

ہمیں خبردی ابوبکر محمد بن عبداللہ بن احمد بن ریزہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبردی ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن اَیوب الطمرانی رحمہم اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ہمیں خبردی ہے ابوزید عبدالرحمٰن بن حاتم المرادی بمصر ہیں 240 ہجری میں ہمیں حدیث سُنائی نعیم بن حماد المروزی رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ نے۔

٭ ٭ ٭

۲۶۴. حدثنا محمد بن ثور وعبد الرزاق عن معمر عن أيوب عن محمد بن سيرين عن عقبة بن أوس. عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضى الله عنهما قال وجدت فى بعض الكتب يوم غزونا يوم اليرموک أبوبكر الصديق أصبتم اسمه عمر الفاروق قرن من حديد أصبتم اسمه عثمان ذو النورين أوتى كفلين من الرحمة لأنه قتل مظلوما أصبتم اسمه ثم يكون سفاح ثم يكون منصور ثم يكون مهدى ثم يكون الأمين ثم يكون سين وسلام يعنى صلاحا وعافية ثم يكون أمير الغضب ستة منهم من ولد كعب بن لؤى ورجل من قحطان كلهم صالح لا يرى مثله قال محمد وقال أبو الجلد يكون على الناس ملوک بأعمالهم.

۲۶۴﴿ محمد بن ثور اور عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے، اَیوب سے، انہوں نے محمد بن سیرین سے، انہوں نے عقبہ بن اَوس سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما، جب ہم نے یرموک کی جنگ کی تو میں نے بعض کتابوں میں پایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تم نے اس کا نام پالیا، حضرت عمر الفاروق لوہے کا سینگ تم نے اس کا زمانہ پالیا، حضرت عثمان ذوالنورین جسے رحمت کے دو حصے دیئے گئے، اس لئے کہ انہیں ظلماً قتل کیا گیا، تم نے اُس کا نام پالیا، پھر سفاح پھر منصور پھر مہدی پھر اَمین ہوگا، پھر سین اور سلام ہوگا یعنی درستی اور عافیت ہوگی، پھر چھ 6 غضب والے امیر ہوں گے، ان میں سے بعض کعب بن لوی کی اولاد میں سے ہوں گے، اور ایک آدمی قحطانی ہوگا جو نیک اور بے مثل ہوگا، حضرت محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت اَبوالجلد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ لوگوں پر بادشاہ ان کے اعمال کے مطابق ہوں گے۔

٭ ٭ ٭

۲۶۵. حدثنا عبد الوهاب الثقفى عن هشام عن ابن سيرين عن عقبة بن أوس عن عبد الله بن عمرو نحوه.

۲۶۵﴿ عبدالوہاب الثقفی نے ہشام سے، انہوں نے ابن سیرین، سے انہوں نے عقبہ بن اوس سے روایت کی ہے

کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب ہم نے یرموک کی جنگ لڑی تو میں نے بعض کتابوں میں پایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تم نے اس کا نام پالیا، حضرت عمر الفاروق لوہے کا سینگ تم نے اس کا زمانہ پالیا، حضرت عثمان ذوالنورین جسے رحمت کے دو حصے دیئے گئے، اس لئے کہ اُسے ظلماً قتل کیا گیا، تم نے اس کا نام پالیا، پھر سفاح پھر منصور پھر مہدی پھر اَمین ہوگا، پھر سین اور سلام ہوگا یعنی درستی اور عافیت ہوگی، پھر چھ 6 غضب والے امیر ہوں گے، ان میں سے بعض کعب بن لؤی کی اولاد میں سے ہوں گے، اور ایک آدمی قحطانی ہوگا نیک اور بے مثل ہوگا، حضرت محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت اَبوالجلد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ لوگوں پر بادشاہ ان کے اعمال کے مطابق ہوں گے۔

۞ ۞ ۞

٢٦٦. حدثنا الوليد بن مسلم عن سعيد عن قتادة عن عبد الله ابن عمرو نحوه إلا أنه قال لا ترون بعدهم مثلهم.

٢٦٦﴾ الولید بن مسلم، سعید سے، وہ قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب ہم نے یرموک کی جنگ لڑی تو مَیں نے بعض کتابوں میں پایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تم نے اس کا نام پالیا، حضرت عمر الفاروق لوہے کا سینگ تم نے اس کا زمانہ پالیا، حضرت عثمان ذوالنورین جسے رحمت کے دو حصے دیئے گئے، اس لئے کہ اُسے ظلماً قتل کیا گیا، تم نے اس کا نام پالیا، پھر سفاح پھر منصور پھر مہدی پھر اَمین ہوگا، پھر سین اور سلام ہوگا یعنی درستی اور عافیت ہوگی، پھر چھ 6 غضب والے امیر ہوں گے، ان میں سے بعض کعب بن لؤی کی اولاد میں سے ہوں گے، اور ایک آدمی قحطانی ہوگا جو نیک اور بے مثل ہوگا، حضرت محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت اَبوالجلد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ لوگوں پر بادشاہ ان کے اعمال کے مطابق ہوں گے، تم ان کے بعد ان کے جیسے نہ دیکھ پاؤ گے!

۞ ۞ ۞

٢٦٧. حدثنا الوليد حدثنا سعيد بن عبد العزيز عمن حدثه. أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يليكم عمرو عمر ويزيد ويزيد والوليد والوليد ومروان ومروان ومحمد ومحمد. سمعت محمد بن فضيل عن السرى بن إسماعيل عن عامر الشعبى عن سفيان بن الليل قال سمعت حسن بن على رضى الله عنهما يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تذهب الأيام والليالى حتى يجتمع أمر هذه الأمة على رجل واسع السرم ضخم البلعم يأكل ولا يشبع وهوم ع و ى.

٢٦٧﴾ الولید نے سعید بن عبدالعزیز سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے اُمیر ہوں گے، عمر اور عمر یزید اور یزید، الولید اور الولید، مروان اور مروان، محمد اور محمد، مَیں نے محمد بن فضیل رحمہ اللہ تعالیٰ سے اس نے حضرت السری بن اِسمٰعیل رحمہ اللہ تعالیٰ سے اس نے حضرت عامر الشعبی رحمہ اللہ تعالیٰ سے اس نے حضرت سفیان بن اللیل رحمہ اللہ تعالیٰ سے اس نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا ہے کہ

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رات اور دن نہ ختم ہوں گے حتی کہ اس اُمّت کا معاملہ ایک ایسے آدمی پر جمع ہوگا جو بسیع

آنتوں والا اور بڑے حلق والا ہوگا کھائے گا لیکن سیر نہ ہوگا وہ (م، ع، و، ی،) ہے۔

٭ ٭ ٭

۲۶۸. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن شمر بن عطيه عن هلال بن يساف قال حدثني البريد الذي بعثه معاوية إلى صاحب الروم يسأله من الخليفة بعد عثمان. قال فدعي صاحب الروم مصحفا فنظر فيه. فقال الخليفة بعده معاوية صاحبك الذي أرسلك.

۲۶۸ ابومعاویہ نے الاعمش سے، انہوں نے شمر بن عطیہ سے روایت کی ہے کہ، ہلال بن یساف رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے اس پیغام رَساں نے یہ بات بتلائی ہے جسے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رُوم کے بادشاہ کی طرف یہ معلوم کرنے کے لئے بھیجا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد خلیفہ کون ہوگا، اس رُومی بادشاہ نے ایک کتاب منگائی اور اُسے دیکھا۔ پھر کہا کہ (حضرت) عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے بعد خلیفہ (حضرت) معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہوگا، تیرا وہ صاحب جس نے تجھے بھیجا ہے۔

٭ ٭ ٭

۲۶۹. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي صالح قال كان معاوية يسير مع عثمان فجعل الحادي يقول ..... إن الأمير بعده علي.... وفي الزبير خلف رضي. فقال كعب ومعاوية يسير في ناحية الموكب على بغلة شهباء فقال كعب الأمير بعده صاحب البغلة الشهباء.

۲۶۹ اَبومعاویہ نے، اَعمش سے روایت کی ہے کہ، ابوصالح رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ جا رہے تھے، اچانک ایک غیبی صدا آئی کہ (حضرت) عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے بعد امیر (حضرت) علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہوگا حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قافلے کے ایک طرف ہو کر خچر پر سوار تھے، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اَمیر اس کے بعد یہ خچر والا ہوگا۔

٭ ٭ ٭

۲۷۰. حدثنا ابن وهب حدثنا ابن لهيعة عن الحارث بن يزيد قال سمعت عتبة بن راشد الصدفي قال سمعت عبد الله بن الحجاج ونحن ننتظر عبد الله بن عمرو يخرج علينا قال. سمعت الآن عبد الله بن عمرو يقول يكون بعد الجبارين الجابر يجبر الله به أمة محمد صلى الله عليه وسلم ثم المهدي ثم المنصور ثم السلام ثم أمير العصب فمن قدر على الموت بعد ذلك فليمت.

۲۷۰ ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے الحارث بن یزید سے، انہوں نے عتبہ بن راشد الصدفی سے

روایت کی ہے کہ عبداللہ بن الحجاج رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مَیں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی سُنا، حالانکہ ہم حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکلنے کا اِنتظار کر رہے تھے، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دو (2) جباروں کے بعد ایک جابر آئے گا جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اُمّت محمد ﷺ کو جوڑ دے گا، پھر مہدی، پھر منصور، پھر سلام، پھر اَمیر العصب آئے گا، پھر اس کے بعد جو موت پر قدرت رکھتا ہے اُسے مَر جانا چاہیئے۔

۲۷۱. حدثنا ضمره عن ابن شوذب عن أبى المنهال عن أبى زياد عن كعب قال. إن الله تعالى وهب لإسماعيل عليه السلام من صلبه اثنى عشر قيما أفضلهم وخيرهم أبو بكر الصديق وعمر بن الخطاب وعثمان ذوالنور يقتل مظلوما يؤتى أجره مرتين وملك الشام وابنه والسفاح ومنصور وسين وسلام يعنى صلاحا وعافية.

۲۷۱﴾ ضمرہ نے ابنِ شوذب سے، انہوں نے اَبی المنہال سے، انہوں نے اَبی زیاد سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اِسماعیل علیہ السلام کو ان کی اولاد میں بارہ (12) سربراہ بخشے ہیں. ان میں سے افضل اور بہترین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، اور حضرت عثمان ذوالنورین جسے ظلماً قتل کیا گیا، جسے دوہرا اجر ملا، اور شام کا بادشاہ اور اس کا بیٹا ہے، اور سفاح اور منصور اور سین اور سلام ہے یعنی صلاح اور عافیت ہے۔

۲۷۲. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن يزيد بن عمرو المعافرى عن يدوم الحميرى سمع تبيع بن عامر يقول يعيش السفاح أربعين سنة اسمه فى التوراة طائر السماء.

۲۷۲﴾ اِبن وہب نے، اِبن لہیعہ سے انہوں نے، یزید بن عمرو المعافری سے، انہوں نے یدوم الحمیر ی سے روایت کی ہے کہ تبیع بن عامر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ سفاح چالیس 40 سال زندہ رہے گا اس کا نام تورات میں آسمانی پرندہ ہے۔

۲۷۳. حدثنا ابن وهب عن عبد الرحمن بن زياد بن أنعم عن أبى عبد الرحمن الحبلى عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضى الله عنهما قال سيلى أمر هذه الأمة خلفاء يتوالون كلهم صالح وعليهم تفتح الأرضين كلها أولهم جابر. قال ابن أنعم يجبر الله الناس على يديه والثانى المفرح وهو كالطيره لفروخها والثالث ذو العصب يمكث أربعين سنة لا خير فى الدنيا بعدهم قال ونسيت ما قال فى ذى العصب وهو رجل صالح.

۲۷۳﴾ اِبن وہب نے عبدالرحمٰن بن زیاد بن اَنعم سے، انہوں نے اَبی عبدالرحمٰن الحبلی سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عنقریب اس اُمّت کے معاملے کے مُتوَلّی خلفاء ہوں گے جو پے در پے آئیں گے وہ سب کے سب نیک ہوں گے۔ ان پر زمین کھول دی جائے گی۔ ان میں سے پہلا ''جابر'' ہوگا، اِبنِ اَنعم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ

جابر کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو اس کے ہاتھوں پر جمع کرے گا، دوسرا فرصت پہچاننے والا ہوگا، وہ لوگوں کے لئے ایسے ہوگا جیسے پرندہ اپنے بچوں کے لئے، اور تیسرا پھُوں والا ہوگا، وہ چالیس 40 سال رہے گا، ان کے بعد دنیا میں کوئی خیر نہیں، راوی کہتے ہیں کہ میں بھول گیا کہ اُنہوں نے پھُوں والے کے متعلق کیا فرمایا اور وہ بہرحال نیک آدمی ہوگا۔

۞ ۞ ۞

۲۷۴. حدثنا عثمان بن كثير بن دينار عن محمد بن مهاجر عن العباس بن سالم أن عمير بن ربيعة حدثه عن مغيث الأوزاعي حدثه أن عمر سأل كعبا. كيف يجد نعته قال قرن من حديد قال لا يخاف في الله لومة لائم. قال ثم مه. قال ثم يكون من بعدك خليفة تقتله أمته ظالمين له. قال ثم مه. قال يم يقع البلاء بعد.

۲۷۴﴾ عثمان بن کثیر بن دینار نے محمد بن مہاجر سے، انہوں نے عباس بن سالم سے، انہوں نے عمیر بن ربیعہ سے، انہوں نے حضرت مغیث الاوزاعی سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ وہ اُسے کس صفت والا پاتے ہیں؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا لوہے کا سینگ ہے، اللہ تعالیٰ کے معاملے میں کسی کی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا پھر کیا ہے؟ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ پھر آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے بعد ایک خلیفہ ہوگا جسے اس کے لوگ ناحق قتل کریں گے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ پھر کیا ہوگا؟ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اس کے بعد مصائب واقع ہوں گے۔

۞ ۞ ۞

۲۷۵. حدثني أبو المغيرة عن ابن عياش قال حدثنا الثقات من مشايخنا عن كعب أنه التقى هو ويشوع وكان عالما قارئا للكتب قبل مبعث النبي صلى اللهؐ عليه وسلم فتذاكرا أمر الدنيا وما يحدث فيها. فقال يشوع يظهر نبي يظهر دينه على الأديان كلها وأمته على الأمم يأمرون بالمعروف وينهون عن المنكر. قال كعب صدقت. فقال له يشوع هل عندك علم من ملوكهم يا كعب. قال نعم يملك اثنا عشر ملكا منهم أولهم صديق يموت موتا ثم الفاروق يقتل قتلا ثم الأمين يقتل قتلا ثم رأس الملوك يموت موتا ثم صاحب الأحراس يموت موتا ثم جبار يموت موتا ثم صاحب العصب وهو آخر الملوك يموت موتا ثم يملك صاحب العلامة يموت موتا فأما الفتن فإنها تكون إذا قتل ابن ما حق الذهبيات فعند ذلك يسلط البلاء ويرفع الرخاء وعند ذلك يكون أربعة ملوك من أهل بيت صاحب العلامة ملكان لا يقرأ لهما كتاب وملك يموت على فراشه يكون

مكثه قليل وملك يجيء من قبل الجرف على يديه يكون البلاء وعلى يديه تكسر الأكاليل يقيم على حمص عشرين ومائة صباح يأتيه الفزع من قبل أرضه فيرتحل منها فيقع البلاء بالجرف ويقع البلاء بينهم.

۲۷۵۔ ابوالمغیرہ نے ابن عیاش سے، انہوں نے ثقہ مشائخ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور یشوع کی باہم ملاقات ہوئی یشوع عالم تھا اور کتاب کا پڑھنے والا تھا۔ یہ ملاقات نبی کریم ﷺ کی بعثت سے پہلے ہوئی۔ اُنہوں نے باہم دُنیا کے متعلق اور جو کچھ اس میں ہونے والا ہے اس کا مذاکرہ کیا۔ یشوع نے کہا کہ ایک نبی ظاہر ہوگا اور اس کا دِین تمام اَدیان پر اور اس کی اُمّت تمام اُمّتوں پر غالب ہوجائے گی، وہ نیکی کا حکم کریں گے اور برائی سے منع کریں گے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ آپ سچ کہتے ہیں یشوع نے کہا کہ اَے کعب! کیا تجھے ان کے بادشاہوں کا کچھ علم ہے؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہاں ان میں سے بارہ (12) کو قتل کردیا جائے گا۔ پھر اَمین ہوگا جسے قتل کردیا جائے گا۔ پھر بادشاہوں کا سردار ہوگا وہ اپنی موت مرے گا۔ پھر چوکیداروں والا ہوگا وہ بھی اپنی موت مرے گا۔ پھر جبار ہوگا وہ بھی اپنی موت مرے گا۔ پھر پٹھوں والا ہوگا وہ آخری بادشاہ ہوگا جو اپنی موت مرے گا پھر علامت والا بادشاہ ہوگا وہ بھی اپنی موت مَرے گا۔

جب سابقہ آثار مٹانے والا قتل کردیا جائے گا پھر اس وقت بلائیں مُسلّط کردی جائیں گے اور کشادگی ختم ہوجائے گی۔ اس وقت صاحبِ علامت کے گھر والوں سے چار 4 بادشاہ ہوں گے دو 2 بادشاہ تو ایسے ہوں گے کہ جن کے لئے کتاب نہیں پڑھی جائے گی اور ایک بادشاہ ہوگا جو اپنے بہتر پر مَرے گا اور اس کا ٹھہرنا بہت کم ہوگا اور ایک بادشاہ مقام جرف کی طرف سے آئے گا اس کے ہاتھوں پر مصائب ہوں گے اور اس کے ہاتھوں سے تاج لٹیں گے، وہ حمص میں 120 دِنوں تک قیام کرے گا۔ اُسے ایک ڈر کی خبر اپنی سرزمین کی طرف سے پہنچے گی۔ وہاں اپنی سرزمین سے کوچ کر جائے گا۔ پھر جرف میں مصائب آپڑیں گے اور ان کے درمیان مصائب واقع ہوجائیں گے۔

٭ ٭ ٭

۲۷٦. حدثنا الوليد بن مسلم عن مروان بن جناح عن يونس بن ميسرة الجبلاني قال. قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا الأمر كائن بالمدينة ثم بالشام ثم بالجزيرة ثم بالعراق ثم بالمدينة ثم ببيت المقدس فإذا كانت ببيت المقدس فثم عقر دارها ولا يخرج من قوم فيعود إليهم.

۲۷٦۔ ولید بن مسلم نے مروان بن جناح سے روایت کی ہے کہ حضرت یونس بن میسرہ الجبلانی رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اقتدار مدینہ میں ہوگا۔ پھر شام میں پھر جزیرہ میں۔ پھر عراق میں۔ پھر مدینہ میں۔ پھر بیت المقدس میں۔ جب بیت المقدس میں خلافت ہوگی تو خلافت کے پھرنے کو روک دیا جائے گا، اور جس قوم سے خلافت نکل جائے گی پھر دوبارہ ان کی طرف نہیں لوٹے گی۔

٭ ٭ ٭

٢٧٧. حدثنا عبد القدوس عن أرطاة بن المنذر قال. بلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أنزلت النبوة على في ثلاثة أمكنة مكة والمدينة والشام فإذا خرجت من أحدهن لم ترجع إلى يوم القيامة.

۲۷۷﴾ عبدالقدوس کہتے ہیں کہ حضرت أرطاۃ بن منذر فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ مجھ پرنبوّت تین 3 جگہوں پر نازل ہوئی مکہ میں، مدینہ میں اور شام میں :جب ان میں سے کسی ایک سے بھی یہ نکل جائے گی تو قیامت تک لوٹ کر نہ آئے گی۔

۞ ۞ ۞

٢٧٨. حدثنا ابن وهب حدثنا ابن لهيعة عن عياش بن عباس قال سمعت يعفر بن حمرة يقول أخبرني عمي معدي كرب بن عبد كلال يقول. قال لنا كعب الأحبار إن منصور خامس خمس عشرة خليفة.

۲۷۸﴾ ابنِ وہب نے ابنِ لہیعہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عیاش بن عباس رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت یعفر بن حمرہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے سُنا وہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے چچا حضرت، معدی کرب بن عبدکلال رحمہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت کعب ابن الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ منصور پندرہ 15 خلفاء میں سے پانچواں ہوگا۔

۞ ۞ ۞

٢٧٩. حدثنا الوليد بن مسلم عن ابن لهيعة عن يزيد بن قوذر عن تبيع عن كعب قال. المنصور منصور بني هاشم.

۲۷۹﴾ ولید بن مسلم نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے یزید بن قوذر سے انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ منصور بنی ہاشم کا منصور ہے۔

۞ ۞ ۞

٢٨٠. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن الحارث بن يزيد الحضرمي عن الفضل بن عفيف الدؤلي. عن عبد الله بن عمرو أنه قال يا معشر اليمن تقولون إن المنصور منكم فلا والذي نفسي بيده إنه لقرشي أبوه ولو شاء أن أنسبه أقصى جد هو له فعلت.

۲۸۰﴾ ولید نے ابنِ لہیعہ سے، انہوں نے حارث بن یزید الحضرمی سے، انہوں نے فضل بن عفیف الدؤلی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اَے یمن کی جماعت تم کہتے ہو کہ منصور تم میں سے ہے، نہیں اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ قریشی ہے، قریشی النسل ہے، اگر میں چاہوں تو میں اس کے آخری دادے تک تمہیں اس کا نسب بتا سکتا ہوں۔

۞ ۞ ۞

٢٨١. قال نعيم سمعت من يذكر عن ابن عون عن محمد قال السلام الذي يكون بعد معاوية.

۲۸۱﴾ نعیم نے ایک شخص سے، اُس نے ابی عون سے روایت کی ہے کہ حضرت محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سلام

وہ ہے جو حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد ہوگا۔

❁ ❁ ❁

۲۸۲. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن يزيد بن عمرو المعافرى عن يدوم الحميرى سمع تبيع بن عامر يقول السفاح يعيش أربعين سنة اسمه فى التوراة طائر السماء.

۲۸۲﴾ ابن وہب نے ابنِ لہیعہ سے، انہوں نے یزید بن عمرو المعافری سے، انہوں نے یدوم الحمیری سے روایت کی ہے کہ حضرت تبیع بن عامر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ''السفاح'' چالیس 40 سال زندہ رہے گا، اس کا نام تورات میں آسمان کا پرندہ ہے۔

❁ ❁ ❁

۲۸۳. حدثنا الوليد بن مسلم عن جراح عن أرطاة قال أمير العصب ليس من ذى ولاذو ولكنهم يسمعون صوتا ما قاله إنس ولا جان بايعوا فلانا باسمه ليس من ذى ولاذو ولكنه خليفة يمانى قال الوليد وفى علم كعب أنه يمانى قرشى وهو أمير العصب والعصب أهل اليمن ومن تبعهم من سائر الذين اخرجوا من بيت المقدس.

۲۸۳﴾ الولید بن مسلم نے جراح سے روایت کی ہے کہ حضرت أرطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ''عصب'' کا امیر نہ ان میں سے ہوگا نہ ان میں سے ہوگا، لیکن سب لوگ ایک آواز سُنیں گے، جو نہ اِنسان کی ہوگی اور نہ جنات کی ہوگی، کہ فلاں کی بیعت کرلو، اس کا نام لیا جائے گا، وہ نہ اس میں سے ہوگا نہ اس میں سے ہوگا لیکن وہ یمنی خلیفہ ہوگا، حضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جانتے تھے کہ وہ یمانی ہوگا قریشی ہوگا، وہ ''عصب'' کا امیر ہوگا ''عصب'' اہلِ یمن کے لوگ ہیں اور ان کے بعد وہ تمام لوگ جو بیت المقدس سے نکالے جائیں گے۔

❁ ❁ ❁

۲۸۴. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن ابن أبى ذئب عن سعيد بن أبى سعيد المقبرى. عن أبى هريرة رضى الله عنه قال لا تذهب الأيام والليالى حتى يسوق الناس رجل من قحطان.

۲۸۴﴾ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے ابنِ أبی ذئب سے، انہوں نے سعید بن أبی سعید المقبری سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رات اور دِن ختم نہ ہوں گے لوگوں کو ایک قحطانی آدمی ہنکائے گا۔

❁ ❁ ❁

۲۸۵. حدثنا الوليد بن مسلم عن شيخ عن يزيد بن الوليد الخزاعى عن كعب قال. يملک ثلاثة من ولد العباس المنصور والمهدى والسفاح.

۲۸۵﴾ الولید بن مسلم نے شیخ سے، انہوں نے یزید بن الولید الخزاعی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں تین بادشاہوں گے، منصور السفاح، المہدی۔

۞ ۞ ۞

۲۸٦. حدثنا الولید عن ابن لهیعة عن عبد الرحمن بن قیس بن جابر الصدفی قال. قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یکون بعد الجبابرة رجل من أهل بیتی یملأالأرض عدلا ثم القحطانی بعده والذی بعثنی بالحق ما هو دونه.

۲۸٦﴾ الولید نے، ابنِ لہیعہ سے روایت کی ہے کہ عبدالرحمٰن بن قیس بن جابر الصدفی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جبارین کے بعد میرے اہلِ بیت کے ایک مَرد کی حکومت ہوگی جو زمین کو انصاف سے بھر دے گا، پھر اس کے بعد قحطانی آئے گا اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے وہ اس سے کم نہ ہوگا۔

۞ ۞ ۞

۲۸۷. حدثنا هشیم عن العوام بن حوشب عمن حدثه. عن علی قال الأئمة من قریش خیارهم علی خیارهم وشرارهم علی شرارهم ألا ولیس بعد قریش إلا الجاهلیة.

۲۸۷﴾ ھُشیم نے العوام بن حوشب سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پیشوا قریش میں سے ہوں گے ان میں سے اچھے اچھوں پر اور برے بُروں پر حکومت کریں گے، خبردار سُن لو! قریش کے بعد صرف جاہلیت ہے۔

۞ ۞ ۞

۲۸۸. حدثنا عبد الملک بن عبد الرحمن أبو هشام الذماری قال. حدثنی عمر بن عبد الرحمن الذماری قال وجد حجر فی قبر نطفان. قال عبد الرحمن أدرکت ذلک مکتوب فیه بالمسند خوری وطری کیل نسک زعلی وجمادی وبنلک حلی ومحرزی بح بثور عاد تکونن بک هجری بحمیر الأخیار ثم للجش الشرار ثم الفارس الأحرار ثم لقریش اتجار ثم حار محار جنح حار وکل مره ذو شعتیر زحر وهعدی زجره عنه مخوار.

۲۸۸﴾ عبدالملک بن عبدالرحمٰن ابو ہشام الذماری کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالرحمٰن الزماری فرماتے ہیں کہ ''نطفان'' کی قبر میں ایک پتھر پایا گیا، حضرت عبدالرحمٰن رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مَیں نے اس کو پڑھا تو اس میں لکھا تھا تو اُس میں مسند زبان میں لکھا تھا کہ:

خوری، وطری، کیل نسک زعلی وجمادی وبنلک حلی وقحرزی بنح بثورعادتکونن بک هجری.

مطلب یہ کہ قبیلہ حمیر کے معزز لوگوں کی حکومت ہوگی۔ پھر شریر حبشیوں کی۔ پھر آزاد فارسیوں کی پھر تاجر قریش کی، پھر حار

محار ہوں گے، محار، ہر گرم کو ڈھانپ لے گا۔ اور ہر کڑوے کو بھی ڈھانپ لے گا۔ وہ شعتیر، زحرا اور سعدی والا ہوگا اُسے تحوار روکے گا۔

○ ○ ○

٢٨٩. حدثنا عثمان بن كثير والحكم بن نافع عن سعيد بن سنان عن الوليد بن عامر النونى عن يزيد بن حمير. عن كعب قال قيل لمن الملک ظفار قال لحمير الأخيار قيل لمن الملک ظفار قال للحبش الشرار قيل لمن الملک ظفار قال الفارس الأحرار قيل لمن الملک ظفار قال لقريش اتجار قيل لمن الملک ظفار قال إلى حمير بحار وقال الحكم لحمير التجار.

۲۸۹﴾ عثمان بن کثیر اور الحکم بن نافع نے، سعید بن سنان سے انہوں نے الولید بن عامر النونی سے، انہوں نے یزید بن حمیر سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کہا گیا ہے کہ کس کیلئے بادشاہت کامیاب ہوگی؟ فرمایا پسندیدہ حمیر کے لئے۔ کہا گیا کہ کس کے لئے۔ بادشاہت کامیاب ہوگی؟ فرمایا شریر حبشیوں کے۔ لئے، کہا گیا کس کیلئے بادشاہت کامیاب ہوگی؟ فرمایا آزاد فارسیوں کے لئے، کہا گیا کس کے لئے بادشاہت کامیاب ہوگی؟ فرمایا تاجر قریشیوں کے لئے، کہا گیا کس کے لیے بادشاہت کامیاب ہوں گی؟ فرمایا سمندری حمیر کے لئے، حضرت حکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ تاجر حمیر کے لئے۔

○ ○ ○

٢٩٠. حدثنا عثمان بن عبد الحميد عن بشر بن المفضل عن جويرية بن أسماء عن نافع قال. قال عمر بن الخطاب رضى الله عنه يكون رجل من ولدى بوجهه شين يلى فيملأها عدلا قال نافع ولا أحسبه إلا عمر بن عبد العزيز.

۲۹۰﴾ عثمان بن عبد الحمید نے بشر بن المفضل سے، انہوں نے جویریہ بن أسماء سے، انہوں نے نافع سے روایت کی ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میری اولاد میں سے ایک شخص ہوگا جس کے چہرے پر دھبہ ہوگا جو مسلمانوں کا امیر بنے گا، وہ زمین کو انصاف سے بھردے گا، حضرت نافع رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میرا خیال یہ ہے کہ وہ شخص حضرت عمر بن العزیز تھے۔

○ ○ ○

٢٩١. حدثنا روح بن عبادة عن سعيد بن أبى عروبة عن قتادة قال. قال عمر بن عبد الغزيز رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فى النوم وعنده أبوبكر وعمر وعثمان وعلى رضى الله عنهم فقال لى أدنه فدنوت حتى قمت بين يديه فرفع إلى بصره. فقال أما إنک ستلى هذه الأمة وستعدل عليهم.

۲۹۱﴾ روح بن عبادہ نے، سعید بن ابی عروبہ سے، انہوں نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ عمر بن عبد العزیز رحمہ

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ان کے ساتھ تھے، آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ قریب ہو جاؤ! میں قریب چلا گیا یہاں تک کہ آپ ﷺ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ آپ ﷺ نے نگاہ اُٹھا کر مجھے دیکھا اور فرمایا کہ عنقریب تو اس اُمت کا اَمیر ہو گا اور تو ان کے ساتھ انصاف کرے گا۔

٭ ٭ ٭

۲۹۲۔ حدثنا ضمرة بن ربيعة عن على بن أبى حملة عن الوليد بن هشام قال. لقينى يهودى فأعلمنى أن عمر بن عبد العزيز سيلى هذا الأمر وسيعدل فيه ثم لقينى بعد فقال لى إن صاحبك قد سقى فمره فليتدارک نفسه فلقيته فذكرته له فقال لى قاتله الله ما أعلمه لقد علمت الساعة التى سقيت فيها ولو كان شفائى أن أمس شحمة أذنى ما فعلت أو أوتى بطيب فأرفعه إلى أنفى فأشمه ما فعلت.

۲۹۲﴾ ضمرہ بن ربیعہ نے، علی بن اَبو حملہ سے روایت کی ہے کہ حضرت الولید بن ہشام رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ایک یہودی کی مجھ سے ملاقات ہوئی۔ اس نے مجھے بتایا کہ (حضرت) عمر بن عبدالعزیز (رحمہ اللہ تعالیٰ) اس حکومت کے امیر بنیں گے، اور اِنصاف سے کام لیں گے، پھر کچھ عرصہ بعد وہ یہودی مجھ سے ملا اور مجھ سے کہا کہ تمہارے اَمیر کو زہر پلایا گیا ہے، اسے کچھ مشورہ دو تا کہ وہ اپنی جان بچائے، میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ سے ملا اور یہ بات اُنہیں بتائی، اُنہوں نے مجھ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ اِس یہودی کو ہلاک کرے اُسے یہ بات کس قدر معلوم تھی، بے شک مجھے وہ گھڑی معلوم تھی جس میں مجھے زہر پلایا گیا، اگر میری شفا اس میں ہو کہ میں اپنے کان کی لَو کو چھولوں جب بھی میں یہ نہیں کروں گا، یا میری شفا اس میں ہو کہ میرے پاس خوشبو لائی جائے جسے میں ناک کی طرف اُٹھا کر سونگھوں پھر بھی میں یہ نہیں کروں گا۔

٭ ٭ ٭

حدثنا محمد بن منيب المعدى عن السرى بن يحى حدثنا بسطام بن مسلم عن العقيلى مؤذن عمر بن الخطاب قال. بعثنى عمر رضى الله عنه إلى أسقف من الأساقفة فدعوته له فقال له عمر ويحک أتجدون نعتنا عندكم. قال نعم يا أمير المؤمنين. قال كيف تجدونى. قال نجدک قرنا من حديد. قال وماقرن من حديد قال قوى شديد. قال عمر الحمد لله. قال ويحک ثم مه. قال ثم رجل من بعدک ليس به بأس على أنه يوثر أقرباء ه. فقال عمر رحم الله عثمان رحم الله عثمان. قال ويحک ثم مه قال ثم صدع فى حجر قال وما صدع فى. حجر. قال سيف مسلول ودم مسفوک. قال فكبر ذلک

على عمر فقال تبا لك سائر اليوم. فقال الأسقف يا أمير المؤمنين فإنها ستكون بعد ذلك جماعة قال. فقال لي عمر قم فأذن فلا أدري هل سأله بعد ذلك شيئا أم لا.

۲۹۳﴾ محمد بن منیب العدی نے السری بن یحیٰ سے، انہوں نے بسطام بن مسلم سے روایت کی ہے کہ عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مؤذن تھے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے یہودیوں کے علماء میں سے ایک عالم کے بُلانے کے لئے بھیجا۔ مَیں اُسے بُلا لایا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے کہا کہ تیرا ناس ہو، کیا تو ہمارے اوصاف اپنے پاس پاتا ہے؟ یہودی عالم نے کہا کہ جی ہاں اَمیر المؤمنین! حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا تم مجھے کیسے پاتے ہو؟ یہودی نے کہا کہ ہم آپ کو لوہے کا سینگ پاتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا لوہے کا سینگ کا کیا مطلب ہے؟ یہودی نے کہا کہ قوّت والا سخت، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ تیرا ناس ہو، اس کے بعد کیا ہے؟ یہودی نے کہا کہ پھر آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے بعد ایک آدمی ہوگا جس میں اور کوئی عیب نہ ہوگا سوائے اس کے کہ وہ اپنے رشتہ داروں کو ترجیح دے گا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اللہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رَحم فرمائے، اللہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رَحم فرمائے، تیرا ناس ہو پھر کیا ہوگا؟ یہودی نے کہا کہ پھر پتھر میں شگاف ہوگا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا شگاف کا پتھر میں ہونے کا کیا مطلب؟ یہودی نے کہا کہ اس کا مطلب ہے ننگی تلوار اور بہتا ہوا خون، یہ بات حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بھاری لگی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ تیرے لئے ہمیشہ ہلاکت ہو، یہودی عالم نے کہا کہ اس کے بعد جماعت اکٹھی ہوجائے گی، حضرت عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جاؤ اَذان دو! اس کے بعد مجھے معلوم نہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے کچھ پوچھا یا نہیں!!!

۞ ۞ ۞

۲۹۴. حدثنا الحكم بن نافع عن صفوان بن عمرو عن شريح ابن عبيد عن كعب قال. لم يبعث الله تعالى نبوة ولا جعل خلافة ولا ملكا إلا في أهل القرى والحضارة كانوا لا يطعمون أن يجعلها في أهل عمود ولا بدو. ما يذكر في ملك بني أمية وتسمية أساميهم بعد عمر رضي الله عنه.

۲۹۴﴾ الحکم بن نافع نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے شریح ابن عبید سے روایت کی ہے کہ، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبوّت اور خلافت اور بادشاہت نہیں بھیجی مگر بستی والوں میں اور شہر والوں میں، اور اُنہیں یہ توقع نہ تھی کہ اللہ تعالیٰ ان چیزوں کو خیمے والوں میں اور دیہات والوں میں رکھیں گے۔

۞ ۞ ۞

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد بنی اُمیہ

کے بادشاہوں کے نام اوران کا تذکرہ

۲۹۵. حدثنا يزيد بن هارون عن عبد الأعلى بن أبي المساور عن الشعبي عن رجل من بني المصطلق قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن زكاة قومي إلى من ندفعها بعد عمر. فقال ادفعوها بعد عمر إلى عثمان.

۲۹۵ یزید بن ہارون نے عبدالاعلیٰ بن ابی المساور سے، انہوں نے الشعبی سے روایت کی ہے کہ بنومصطلق کے ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اپنی قوم کی زکوٰۃ کے متعلق کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعدوہ ہم کے دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا (حضرت) عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے بعد زکوٰۃ (حضرت) عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو دینا۔

۞ ۞ ۞

۲۹۶. حدثنا ابن علية عن أيوب عن ابن عون عن محمد بن سيرين عن عقبة بن أوس. عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما قال بعد عمر ابن عفان ثم معاوية وابنه.

۲۹۶ ابن علیہ ایوب سے، وہ ابن عون سے، وہ محمد بن سیرین سے، وہ عقبہ بن اوس سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اس کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اس کے بعد اس کا بیٹا امیر بنیں گے۔

۞ ۞ ۞

۲۹۷. حدثنا ضمرة عن ابن شوذب عن أبي المنهال عن أبي زياد عن كعب مثله.

۲۹۷ ضمرہ ابن شوذب سے، وہ ابوالمنہال سے، ابی زیاد سے، کعب، وہ یہی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے بعد اس کا بیٹا امیر بنیں گے۔

۞ ۞ ۞

۲۹۸. حدثنا عثمان بن كثير عن محمد بن مهاجر عن العباس بن سالم عن عمير بن ربيعة عن مغيث الأوزاعي. أن عمر رضي الله عنه سأل كعبا من بعده فقال خليفة تقتله أمته ظالمين له يعني عثمان رضي الله عنه.

۲۹۸ عثمان بن کثیر نے محمد بن مہاجر سے، انہوں نے عباس بن سالم سے، وہ عمیر بن ربیعہ سے، انہوں نے مغیث الاوزاعی سے روایت کی ہے کہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ ان کے بعد کون خلیفہ ہوگا، تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ وہ شخص خلیفہ ہوگا جسے اس کے عوام ناحق قتل کر دیں گے یعنی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۞ ۞ ۞

۲۹۹. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش قال حدثنا الثقات من مشايخنا. عن كعب قال سألنى يشوع عن ملوک هذه الأمة بعد نبيها وذلک قبل أن يستخلف عمر. فقال عمر الأمين يعنى عثمان ثم رأس الملوک يعنى معاوية.

۲۹۹﴾ ابوالمغیرہ نے ابن عیاش سے، انہوں نے اپنے ثقہ مشائخ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے یشوع نے اس اُمّت کے بادشاہوں کے متعلق پوچھا۔ یہ اس اُمّت کے نبی ﷺ کے بعد، اور یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفہ بنائے جانے سے پہلے کی بات ہے، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اَمیر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں گے، پھر اَمین یعنی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں گے، پھر بادشاہوں کا سردار یعنی حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوگا۔

✿ ✿ ✿

۳۰۰. حدثنا محمد بن منيب عن السرى بن يحى عن بسطام بن مسلم عن العقيلى مؤذن عمر. عن عمر رضى الله عنه أنه سأل أسقفا عن الأساقفة وأنا حاضر من بعده. فقال رجل ليس به بأس يؤثر أقرباءه. فقال عمر رحم الله عثمان رحم الله عثمان.

۳۰۰﴾ محمد بن منیب نے السری بن یحیٰی سے، انہوں نے بسطام بن مسلم سے روایت کی ہے کہ، العقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مؤذن تھے، فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہودیوں کے علماء میں سے ایک عالم سے میری موجودگی میں پوچھا کہ ان کے بعد کون خلیفہ ہوگا؟ یہودی عالم نے کہا کہ ایک آدمی ہوگا جس میں کوئی عیب نہ ہوگا صرف وہ اپنے رشتہ داروں کو ترجیح دے گا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اللہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رَحم فرمائے، اللہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رَحم فرمائے۔ ✿ ✿ ✿

۳۰۱. حدثنا ابو معاوية عن الأعمش عن شمر بن عطية عن هلال بن يساف. قال حدثنى البريد الذى بعثه معاوية إلى صاحب الروم يسأله من الخليفة بعد عثمان. قال فدعى صاحب الروم مصحفا فنظر فيه فقال بعده معاوية صاحبک الذى أرسلک.

۳۰۱﴾ ابومعاویہ، الاعمش سے، وہ شمر بن عطیہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہلال بن یساف رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے اس قاصد نے بتایا جسے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رُوم کے بادشاہ کی طرف بھیجا تھا تاکہ اس سے پوچھے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد کون خلیفہ ہوگا؟ رُومی بادشاہ نے ایک کتاب منگائی پس اس میں دیکھا اور کہا کہ اس کے بعد (حضرت) معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) خلیفہ ہوں گے، تیرا وہ صاحب جس نے تجھے بھیجا۔

✿ ✿ ✿

۳۰۲. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش. عن أبى صالح قال كان معاوية يسير مع عثمان رضى الله عنهما فجعل الحادى يقول...... إن الأمير بعده على...... وفى الزبير خلف

رضى. فقال كعب ومعاوية يسير فى ناحية الموكب على بغلة شهباء الأمير بعده صاحب

البغلة الشهباء.

۳۰۲ ابومعاویہ نے الاعمش سے، روایت کی ہے کہ ابی صالح رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ سفر کررہے تھے ایک آواز دینے والے نے کہا: بے شک امیر (حضرت) عثمانؓ کے بعد (حضرت) علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہوگا، حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سواری کے ایک طرف خچر پر تھے، تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد یہ خچر والا امیر بنے گا۔

۞ ۞ ۞

۳۰۳. حدثنا محمد بن فضيل عن السرى بن إسماعيل عن عامر الشعبى قال حدثنى سفيان بن الليل قال سمعت حسن بن علىّ على يقول. سمعت عليا رضى الله عنه يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تذهب الليالى والأيام حتى يجتمع أمر هذه الأمة على معاوية.

۳۰۳ محمد بن فضیل نے السری بن إسماعیل سے، انہوں نے عامر الشعبی سے، انہوں نے سفیان بن اللیل سے روایت کی ہے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رات اور دِن ختم نہ ہوں گے یہاں تک اس اُمّت کا معاملہ (حضرت) معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) پر جمع ہوجائے گا۔

۞ ۞ ۞

۳۰۴. حدثنا ابن وهب عن حرملة بن عمران عن سعيد بن سالم عن أبى سالم الجيشانى قال. سمعت عليا رضى الله عنه بالكوفة يقول إنى أقاتل على حق ليقوم ولن يقوم والأمرلهم. قال فقلت لأصحابى ما المقام هاهنا وقد أخبرنا أن الأمر ليس لهم فاستاذناه إلى مصر فاذن لمن شاء منا واعطى كل رجل منا الف درهم وأقام معه طائفة منا.

۳۰۴ اِبنِ وہب نے حرملہ بن عمران سے، انہوں نے سعید بن سالم سے روایت کی ہے کہ حضرت اَبی سالم الجیشانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مَیں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوفہ میں سنا کہ مَیں حق پر لڑوں گا تا کہ وہ قائم ہوجائے اور وہ ہرگز قائم نہ ہوگا اور معاملہ حکومت کے مخالفین کے ہاتھ میں چلا جائے گا، حضرت ابوسالم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مَیں نے اپنے ساتھی سے کہا کہ یہاں ٹھہرنا تو مناسب نہیں، جبکہ یہ خود ہمیں خبر دے رہا ہے کہ حکومت ان کے پاس نہیں رہے گی، ہم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مصر جانے کی اِجازت طلب کی، پس ہم میں سے جس نے چاہا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُسے اِجازت دے دی، اور ہم میں سے ہر ایک کو ہزار درہم دیئے اور ہم میں سے ایک جماعت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ٹھہر گئی۔

۞ ۞ ۞

۳۰۵. حدثنا عبد القدوس أبو المغيرة عن صفوان بن عمرو عن عبد الرحمن بن أبى عوف الجرشى. أن رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر الشام فقال رجل وكيف لنا

بالشام يا رسول الله وفيها الروم ذات القرون فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعله أن يكفيها غلام من غلمان قريش وأهوى رسول الله صلى الله عليه وسلم بعصاة معه إلى منكب معاوية

۳۰۵ عبدالقدوس أبوالمغیرہ نے صفوان بن عمرو سے روایت کی ہے کہ، حضرت عبدالرحمٰن بن أبی عوف الجرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شام کا ذکر کیا۔ ایک آدمی نے کہا کہ اَے اللہ کے رسول ﷺ! ہمیں شام کیسے حاصل ہوگا؟ وہاں تو مسلح رُومی ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے إرشاد فرمایا شاید ان کے لئے قریش کے نوجوانوں میں سے ایک نوجوان کافی ہوجائے اور آپ ﷺ نے اَپنی عصا سے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کندھے کی طرف إشارہ کیا۔

✿ ✿ ✿

۳۰۶. حدثنا محمد بن منيب العدني عن السرى بن يحي عن عبد الكريم بن رشيد. أن عمر بن الخطاب رضى الله عنه قال يا أصحاب رسول الله تناصحوا فإنكم إن لا تفعلوا غلبكم عليها يعني الخلافة مثل عمرو بن العاص ومعاوية بن أبى سفيان.

۳۰۶ محمد بن منیب العدنی نے السری بن یحیٰی سے، انہوں نے عبدالکریم بن رشید سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اَے اَصحاب رسول اللہ ﷺ! نصیحت و خیر خواہی کی باتیں کرو! اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو خلافت پر حضرت عمرو بن العاص اور حضرت معاویہ بن أبی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما جیسے لوگ غالب آ جائیں گے۔

✿ ✿ ✿

۳۰۷. حدثنا محمد بن منيب عن السرى بن يحي عن عبد الكريم بن رشيد. عن محمد سيرين قال والله إنى لأراه كان يتصنع لها يعني معاوية على عهد أبى بكر وعمر رضى الله عنهما يعني للخلافة.

۳۰۷ محمد بن منیب نے السری بن یحیٰی سے، انہوں نے عبدالکریم بن رشید سے روایت کی ہے کہ حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! میرا گمان یہ ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلافت لینے کے لئے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں بھی کوشش کرتے تھے۔

✿ ✿ ✿

۳۰۸. حدثنا محمد بن جعفر عن شعبة بن الحجاج عن عمارة بن أبى حفصة قال. سمعت عكرمة يقول عجبت من إخواننا بنى أمية دعوتنا دعوة المؤمنين ودعوتهم دعوة المنافقين وهم ينصرون علينا.

۳۰۸ محمد بن جعفر نے، شعبہ بن الحجاج سے، انہوں نے عمارہ بن أبی حفصہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عکرمہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے اَپنے بنواُمیّہ بھائیوں پر تعجب ہے، ہمارے دعوت تو مومنین کی دعوت ہے اور ان کی دعوت منافقین کی دعوت ہے لیکن اس کے باوجود ہمارے خلاف ان کی مدد کی جاتی ہے۔

✿ ✿ ✿

۳۰۹. حدثهم هشيم عن العوام بن حوشب عن أبي صادق عن علي قال إن معاوية

سيظهر عليكم. قالوا فلم نقاتل. قال لابد للناس من أمير بر أو فاجر.

۳۰۹﴾ ھشیم نے، العوام بن حوشب سے، انہوں نے ابو صادق سے روایت کی ہے، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ عنقریب حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تم پر غالب آ جائے گا، لوگوں نے کہا کہ کیا ہم قتال نہ کریں؟ تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا لوگوں کے لئے امیر کا ہونا ضروری ہے، نیک ہو یا بُرا۔

○ ○ ○

باب آخر من مللك بني أمية

دُوسرا باب: بنی اُمیّہ کے بادشاہوں کے بارے میں

۳۱۰. حدثنا عبد الله بن مروان المرواني عن أبي بكر بن أبي مريم عن راشد بن سعد أن. مروان بن الحكم لما ولد وفع إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ليدعوا له فأبى أن يفعل ثم قال ابن الزرقاء هلاك عامة أمتي على يديه ويدى ذريته.

۳۱۰﴾ عبداللہ بن مروان المروانی نے ابی بکر بن ابی مریم سے روایت کی ہے کہ حضرت راشد بن سعد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جب مروان بن الحکم پیدا ہوا تو اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تا کہ آپ ﷺ اس کے لئے دُعا فرمائیں، آپ ﷺ نے دُعا کرنے سے انکار کر دیا پھر فرمایا "زرقاء" کا بیٹا! میری اُمّت کے لوگ اس کے اور اس کی اولاد کے ہاتھوں ہلاک ہوں گے۔

○ ○ ○

۳۱۱. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عن عبيد الله بن عبيد الكلاعي. قال حدثنا بعض أشياخنا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لما نظر إليه ليدعوا له قال لعن الله هذا وما في صلبه إلا الذين آمنوا وعملوا الصالحات وقليل ماهم.

۳۱۱﴾ ابوالمغیرہ نے ابن عیاش سے روایت کی ہے کہ حضرت عبیداللہ بن عبید الکلاعی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے میرے بعض مشائخ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب مروان کو دیکھا تا کہ دُعا فرمائیں، تو آپ ﷺ نے بددُعا کی، کہ اللہ کی لعنت ہو اس پر اور جو اس کی پشت میں ہیں ان پر، سوائے ان کے جو ایمان لائیں اور نیک اعمال کریں اور ایسے افراد ان میں بہت کم ہوں گے۔

○ ○ ○

۳۱۲. حدثنا هشيم عن جويبر عن الضحاك قال قال لي النزال بن سبرة ألا أحدثك حديثا سمعه من أبي حسن علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال قلت بلى قال سمعته يقول لكل أمة آفة وآفة هذه الأمة بنو أمية.

۳۱۲﴾ ہشیم نے جویبر سے روایت کی ہے کہ حضرت ضحاک رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھ سے نزال بن سبرہ نے

کہا کہ میں تمہیں وہ بات نہ سُناؤں جو مَیں نے ابوالحسن علی بن اَبی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنی ہے؟مَیں نے کہا کہ کیوں نہیں! کہا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہراُمّت کے لئے ایک آفت ہوتی ہےاوراس اُمّت کی آفت بنواُمیّہ ہے۔

۞ ۞ ۞

۳۱۳. حدثنا محمد بن فضيل عن الأعمش عن سالم بن أبي الجعد عن علي بن علقمة الأنماري قال سمعت عبدالله بن مسعود رضى الله عنه يقول ان لكل شيء آفة تفسده وآفة هذا الدين بنو أمية

۳۱۳ محمد بن فضیل نے الاعمش سے، انہوں نے سالم بن اَبی الجعد سے، انہوں نے علی بن علقمہ الانماری سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر چیز کیلئے ایک آفت ہوتی ہے جواسے خراب کردیتی ہے۔اس دِین کی آفت بنواُمیّہ ہے۔

۞ ۞ ۞

۳۱۴. حدثنا بقية بن الوليد وعبدالقدوس عن أبي بكر بن أبي مريم عن راشد بن سعد عن أبي ذر رضى الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا بلغت بنو أمية أربعين اتخذو عباد الله خولا ومال الله نحلا وكتاب الله دغلا

۳۱۴ بقیہ بن الولیداور عبدالقدوس نے ابوبکر بن ابومریم سے، انہوں نے راشد بن سعد سے روایت کی ہے کہ ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب بنواُمیّہ چالیس کو پہنچ جائیں گےتو وہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کوغلام بنائیں گےاوراللہ تعالیٰ کے مال کوغنیمت سمجھیں گےاوراللہ تعالیٰ کی کتاب کودھوکہ دیں گے۔

۞ ۞ ۞

۳۱۵. حدثنا عبدالصمد بن عبدالوارث عن حماد بن سلمة عن عاصم بن بهدلة عن يزيد بن شريك أن الضحاك بن قيس أرسل معه الى مروان بكسوة فقال مروان من على الباب فقال أبو هريرة فأذن له فسمعته يقول بعد ما دخل سمعت رسول الله ﷺ يقول يكون هلاك هذه الأمة على يدي أغيلمة من قريش قال حماد واخبرني عمار بن أبي عمار سمع أبا هريره يقول يكون هلاك هذه الأمة على يدى اغيلمة من قريش.

۳۱۵ عبدالصمد بن عبدالوارث نے حماد سلمہ سے، انہوں نے عاصم بن بہدلہ سے روایت کی ہے کہ حضرت یزید بن شریک رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ضحاک بن قیس نے اس کے ہاتھ ایک تھیلی مروان کی طرف بھیجی،مروان نے پوچھادروازہ پر کون ہے؟ کہا گیا کہ (حضرت) ابو ہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہیں مروان نے اُنہیں اِجازت دی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ داخل ہوئے تو مَیں نے اس سے سُنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا ہے کہ اس اُمّت کی ہلاکت قریش کے چندلڑکوں کے ہاتھوں ہوگی، حماد نے کہا کہ عمار بن ابی عمار نے بتایا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس اُمّت کی ہلاکت قریش کے چندلڑکوں کے ہاتھوں ہوگی۔

۞ ۞ ۞

۳۱۶. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن ابن موهب أن معاوية بينا هو جالس وعنده ابن عباس اذ ادخل عليهم مروان بن الحكم في حاجة فلما ادبر قال معاوية لا بن عباس أما تعلم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا بلغ بنو الحكم ثلاثين رجلا اتخذوا مال الله تعالى بينهم دولا وعباده خولا وكتابه دغلا قال ابن عباس اللهم نعم ثم ان مروان رد عبدالملک الى معاوية في حاجته فلما أدبر عبدالملک قال معاوية أنشدک بالله يابن عباس أما تعلم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر هذا فقال أبو الجبابرة الأربعة قال اللهم نعم فعند ذلک ادعى معاوية زياد بن عبيد.

۳۱۶﴾ رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے روایت کی ہے کہ ابنِ موہب رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیٹھے ہوئے تھے کہ مروان بن الحکم کسی کام سے اندر آیا، جب وہ چلا گیا تو حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ کیا آپ جانتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب حَکَم کے بیٹے تیس 30 تک پہنچ جائیں گے تو وہ اللہ کے مال کو باہمی دولت بنالیں گے؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ جی ہاں بالکل، پھر مروان نے عبدالملک کو کسی کام سے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیجا جب وہ چلا گیا تو حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اَے حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہما)! میں تجھے اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تو جانتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس عبدالملک کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ یہ چار جبّارین کا باپ ہے؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ جی ہاں بالکل، پس اس وقت حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت زیاد بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دعویٰ کیا۔

۞ ۞ ۞

۳۱۷. حدثنا عبدالرزاق عن أبيه عن ميناء مولى عبدالرحمن بن عوف قال كان لا يولد لأحد مولود الا أتى به النبي صلى الله عليه وسلم فدعا له فأدخل عليه مروان فقال هو الوزغ بن الوزغ الملعون بن الملعون.

۳۱۷﴾ عبدالرزاق اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میناء مولی حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جس کا بھی بچہ پیدا ہوتا وہ اُسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کرتے آپ ﷺ اس کے لئے دُعا کرتے، پس مروان کو آپ ﷺ کے پاس لایا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا یہ تو گرگٹ کا بچہ ہے، مَلعُون ہے، مَلعُون کا بچہ ہے۔

۞ ۞ ۞

۳۱۸. حدثنا أبو المغيرة عن صفوان بن عمرو عن شريح بن عبيد عن كعب قال سيلي أموركم غلمان من قريش يكونون بمنزلة العجاجيل المذاود ان تركت أكلت مابين أيديها وان انفلتت نطحت من أدركت

۳۱۸﴾ ابوالمغیرہ نے صفوان بن عمرو سے انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عنقریب تمہارے حکمران قریش کے چند لڑکے ہوں گے، وہ ایسے ہوں گے جیسے دُم والے بچھڑے۔ اگر اُنہیں چھوڑ دیا جائے تو وہ اپنے سامنے موجود سب کچھ کھالیں اور اگر اُنہیں بھگایا جائے تو وہ ہر سامنے آنے والے کو ٹکر ماریں۔

٭ ٭ ٭

۳۱۹. حدثنا الوليد بن مسلم عن أبي رافع اسماعيل بن رافع قال قال أبو سعيد الخدري رضی الله عنه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان أهل بيتي سيلقون من أمتي بعدي قتلا شديدا وان أشد قومنا لنا بغضا بنو أمية وبنو المغيرة من بني مخزوم

۳۱۹﴾ الولید بن مسلم نے ابو رافع اسماعیل بن رافع سے روایت کی ہے کہ ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عنقریب میرے اہل بیت میری اُمّت کی طرف سے شدید قتل ہوں گے، اور ہم سے سب سے زیادہ بُغض رکھنے والے بنواُمیّہ اور بنومخزوم کے بنوالمغیرہ ہوں گے۔

٭ ٭ ٭

۳۲۰. حدثنا محمد بن جعفر عن شعبة عن محمد بن أبي يعقوب الضبي قال سمعت أبا نصر الهلالي يحدث عن بجالة بن عبد أو عبد ابن بجالة قال قلت لعمران بن حصين حدثني عن أبغض الناس الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال تكتم علي حتى أموت قال قلت نعم قال بنو أمية وثقيف وبنو حنفية

۳۲۰﴾ محمد بن جعفر نے شعبہ سے، انہوں نے محمد بن ابی یعقوب الضبی سے، انہوں نے ابونصر الہلالی سے روایت کی ہے کہ بجالہ بن عبد یا عبد بن بجالہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مَیں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ سے لوگوں میں سب سے زیادہ کسے بُغض ہے؟ حضرت عمران نے کہا یہ بات میرے مَرنے تک چھپا کے رکھو گے؟ مَیں نے کہا کہ جی ہاں! حضرت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ بنواُمیّہ اور ثقیف اور بنوحنیفہ۔

٭ ٭ ٭

۳۲۱. حدثنا ابن عيينة عن سليمان الأحوال عن مجاهد عن تبيع قال يملک من بني أمية أربعة من صلب رجل سليمان بن عبدالملک وهشام ويزيد والوليد

۳۲۱﴾ اِبن عُیینہ نے سلیمان الاحول سے، انہوں نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ تبیع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنی اُمیّہ کے ایک آدمی کے چار بیٹے بادشاہ بنیں گے، جن کے نام ہیں ''سلیمان بن عبدالملک، ہشام، یزید، ولید''۔

٭ ٭ ٭

۳۲۲. حدثنا هشيم عن أبي حرة عن الحسن رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سيكون رجل اسمه الوليد يسد به ركنا من أركان جهنم أو زاوية من زاوياها.

۳۲۲ ہُشیم نے، ابوحرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ عنقریب ولید نامی ایک شخص ہوگا جس کے ذریعہ جہنم کی بنیادوں میں سے کوئی بنیاد یا جہنم کے کونوں میں سے کوئی کونا بھر دیا جائے گا۔

٭ ٭ ٭

۳۲۳. حدثنا الوليد بن مسلم حدثنا سعيد بن عبدالعزيز قال بلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يليكم عمروعمر ويزيد ويزيد والوليد والوليد ومروان ومروان ومحمد ومحمد

۳۲۳ الولید بن مسلم روایت کرتے ہیں کہ سعید بن عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا تمہارے امیر بنیں گے ''عمر'' اور ''عمر'' ''یزید'' اور ''یزید'' ''ولید'' اور ''ولید'' ''مروان'' اور ''مروان'' ''محمد'' اور ''محمد''۔

٭ ٭ ٭

۳۲۴. حدثنا رشيدين عن ابن لهيعة عن يزيد بن أبي حبيب قال كان يقال اذا كان على الناس خليفة أحول فان قدرت أن تخرج من مصر الى الشام فافعل وذلك قبل خلافة هشام.

۳۲۴ رشدین نے ابن لہیعہ سے روایت کی ہے کہ یزید بن أبی حبیب رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ جب لوگوں پر کانا خلیفہ مقرر ہوجائے، پھر اگر تو اس وقت مصر سے شام کی طرف نکلنے پر قدرت پائے تو نکل جانا اور یہ بات اُنہوں نے ہشام کی خلافت سے پہلے کہی تھی۔

٭ ٭ ٭

۳۲۵. حدثنا ضمام بن اسماعيل عن أبي قبيل أن عبدالملك بن مروان جاءه مخبر يخبره أنه ولد له غلام وان أمه سمته هشاما فقال هشمها الله في النار

۳۲۵ ضمام بن اسماعیل سے روایت ہے کہ، أبی قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ عبدالملک بن مروان کے پاس قاصد یہ خبر لے کر آیا کہ اس کا بیٹا ہوا ہے جس کا نام اس کی ماں نے ''ہشام'' رکھا ہے، تو عبدالملک نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اس کی ماں کو آگ میں چورچور کرے۔

٭ ٭ ٭

۳۲۶. حدثنا عبدالله بن مروان عن أبيه عن سعيد بن خالد عن مكحول قال بلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يكون من قريش أربعة زنادقة قال أبوه فسمعت سعيد بن خالد يذكر عن ابن أبي زكريا نحو ذلك ثم قال هو مروان بن محمد بن مروان بن الحكم والوليد بن يزيد بن عبدالملك بن مروان بن الحكم ويزيد بن خالد بن يزيد بن معاوية بن أبي سفيان وسعيد بن خالد الذي كان بخراسان

۳۲۶ عبداللہ بن مروان اپنے والد سے، وہ سعید بن خالد سے روایت کرتے ہیں کہ مکحول رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ قریش میں چار 4 زندیق ہوں گے، مروان کہتے ہیں کہ میں نے

سعید بن خالد رحمہ اللہ تعالیٰ سے سُنا۔ وہ یہ بات ابن ابی زکریا رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں، پھر کہا کہ وہ زندیق ہیں: مروان بن محمد بن مروان بن الحکم، اور الولید بن یزید بن عبدالملک بن مروان بن الحکم، اور یزید بن خالد بن یزید بن معاویہ بن اَبی سفیان اور سعید بن خالد خراسانی۔

○ ○ ○

۳۲۷. حدثنا عبدالقدوس سمع ابن عياش قال حدثني سعيد بن خالد عن مكحول عن النبي ﷺ وسعيد بن خالد عن ابن أبي زكريا عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله قال فسألته عنهم فسماهم مثل ذلک سواء

۳۲۷﴿ عبدالقدوس نے ابن عیاش سے، انہوں نے سعید بن خالد سے روایت کی ہے کہ مکحول رحمہ اللہ تعالیٰ نبی اَکرم ﷺ سے اور سعید بن خالد، ابنِ ابی الزکریا، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اس سے ان کے ناموں کے بارے میں پوچھا تو اس نے بالکل وہی نام لئے۔

○ ○ ○

۳۲۸. حدثنا الوليد بن مسلم عن الأوزاعي عن الزهري عن ابن المسيب قال ولد لأخي أم سلمة غلام فسموه الوليد فذكر ذلک لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال سميتموه بأسماء فراعنتكم ليكونن في هذه الأمة رجل يقال له الوليد هو شر على هذه الأمة من فرعون على قومه قال الزهري ان استخلف الوليد بن يزيد فهو هو والا فالوليد بن عبدالملک

۳۲۸﴿ الولید بن مسلم نے الاوزاعی سے، انہوں نے زُہری سے روایت کی ہے کہ ابن المسیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اُمِ سلمہ کے بھائی کا بیٹا ہوا تو اُنہوں نے اس کا نام الولید رکھا، تو یہ بات رسول اللہ ﷺ کو بتائی گئی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم نے اس کا نام اپنے فرعونوں کے نام پر رکھا، اس اُمّت میں ایک آدمی ''ولید'' نامی ہوگا، اِتنا فرعون بھی اپنی قوم کے حق میں بُرا نہ تھا جتنا وہ اس اُمّت کے حق میں بُرا ہوگا، علامہ زُہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر ''ولید بن یزید'' کو خلیفہ بنایا گیا تو وہ ہے ورنہ ''ولید بن عبدالملک'' ہے۔

○ ○ ○

۳۲۹. حدثنا ضمرة بن ربيعة عن أيوب بن برير قال حدثني من دخل مع الحجاج على أسماء ابنة أبي بكر فقال لها ما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يكون في ثقيف كذاب ومبير فأما الكذاب فقد عرفناه واما المبير فأنت قال نعم أنا مبير المنافقين

۳۲۹﴿ ضمرہ بن ربیعہ سے روایت ہے کہ اَیوب بن برید رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ یہ بات مجھے اس شخص نے بتائی جو حجاج کے ہمراہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گیا تھا، حجاج نے حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ تُو نے رسول اللہ ﷺ سے کیا سُنا ہے؟ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے

سُنا ہے کہ ''قبیلہ ثقیف'' میں ایک جھوٹا اور ایک خون ریز ہوگا، رہا جھوٹا تو اُسے ہم پہچان چکے، اور خون ریز تو وہ تُو ہے حجاج نے کہا کہ

ہاں میں منافقین کا خون بہانے والا ہوں۔

۞ ۞ ۞

۳۳۰. حدثنا يزيد بن هارون عن سهيل بن ذكوان قال لما قتل الحجاج ابن الزبير دخل على أسماء ابنة أبي بكر فقالت ما فعل ابن الزبير قال قتله الله قالت أما والله لقد قتلته صواما قواما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يخرج من ثقيف ثلاثة الكذاب والذيال والمبير فأما الكذاب فقد مضى وأما المبير فأنت المبير وقالت واما الذيال فما رأيناه بعد قال فمر ابن عمر رضى الله عنه بابن الزبير مصلوبا فقال قد أفلحت أمة أنت شرها

۳۳۰﴾ یزید بن ہارون سے روایت ہے کہ سہیل بن ذکوان کہتے ہیں کہ جب حجاج نے ابن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کردیا تو وہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئے حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا ابن الزبیر کے ساتھ کیا گیا ہے؟ حجاج نے کہا اللہ نے اُسے ہلاک کردیا، حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا اللہ کی قسم تُو نے ایک بہت زیادہ روزے رکھنے والے اور بہت زیادہ نماز پڑھنے والے کو قتل کیا ہے! مَیں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ ''قبیلہ ثقیف'' میں تین آدمی پیدا ہوں گے، ایک ''جھوٹا'' ایک ''ذیال'' (لمبے دانت والا) اور ایک ''خون ریز'' ہوگا، رہا جھوٹا تو وہ گُزر چکا، اور خون ریز! تو وہ تُو ہے، اور ''ذیال'' (لمبے دانت والا) تو وہ ابھی تک ہم نے نہیں دیکھا، حضرت سہیل رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا گزر ابن زُبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ہوا جن کو سولی پر لٹکایا گیا تھا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ تُو نے اُمّت کے شر سے نجات پالی ہے۔

۞ ۞ ۞

۳۳۱. حدثنا عثمان بن عبدالحميد عن جويرية بن أسماء عن نافع قال قال عمر بن الخطاب رضى الله عنه يكون رجل من ولدي بوجهه شين يلي فيملأها عدلا قال نافع ولا أحسبه الا عمر بن عبدالعزيز

۳۳۱﴾ عثمان بن عبدالحمید نے جویریہ بنت اسماء سے، انہوں نے نافع سے روایت کی ہے کہ عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میری اولاد میں ایک شخص ہوگا جس کے چہرے پر دھبّہ ہوگا، وہ اُمیر بنے گا پس وہ زمین کو اِنصاف سے بھر دے گا۔ حضرت نافع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرا خیال یہ ہے کہ وہ حضرت عمر ابنِ عبدالعزیز ہیں۔

۞ ۞ ۞

۳۳۲. حدثنا ضمرة عن ابن شوذب قال دخل عمر بن عبدالعزيز اصطبلا لأبيه فشجه فرس لأبيه فخرج والدماء تسيل على وجهه فقال أبوه لعلك تكون أشج بني أمية

۳۳۲﴾ ضمرہ بن شوزب رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے والد کے اَصطبل میں داخل ہوئے اُسے اُس کے والد کے گھوڑے نے زخمی کردیا وہ اَصطبل سے نکلا اور خون اس کے چہرے پر بہہ رہا تھا اس کے والد نے اُسے دیکھ کر کہا شاید تُو ہی وہ بنی اُمیّہ کا زخم خوردہ ہوگا۔

۞ ۞ ۞

۳۳۳. حدثنا رشيدين عن ابن لهيعة عن خالد بن أبي عمران قال قال حذيفة بن اليمان رضى الله عنه ليكونن بعد عثمان رضى الله عنه اثنا عشر ملكا من بني أمية قيل له أخلفاء قال بل ملوک

۳۳۳﴿ رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے خالد بن ابو عمران سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد بنو اُمیّہ میں بارہ (12) بادشاہ آئیں گے کسی نے عرض کیا وہ خلفاء ہوں گے؟ فرمایا نہیں بلکہ وہ بادشاہ ہوں گے۔ ✿ ✿ ✿

۳۳۴. حدثنا الوليد عن أبي عبيدة المشجعي عن أبي أمية الكلبي حدثهم في خلافة يزيد بن عبدالملک قال لما اختلف الناس بعد معاوية وفتنة ابن الزبير أتينا شيخا من القدماء قدأدرک الجاهلية قد سقط حاجباه على عينيه فقلنا أخبرنا عن زماننا هذا وما اختلف الناس فيه وأشر علينا قال فدعا بعصابة فعصب بها جلدة حاجبيه حتى ارتفعت عن عينيه فأبصرنا قال أشير عليكم أن تلزموا بيوتكم فان هذا الأمر سيصير الى رجل من بني أمية يليكم ثنتين وعشرين سنة ثم يموت ثم يليكم من بعده خلفاء يتتابعون في سنيات يسيرة حتى يليكم رجل علامته في عينه يعني هشام بن عبد الملک يجمع المال جمعا لم يجمعه أحد قبله يعيش تسع عشرة سنة ثم يموت ثم يليكم رجل منهم شاب يعطي الناس عطايا لم يعطها أحد كان قبله ثم يثنى به رجل من أهل بيته خفي لم يكن يذكر فيقتله فتراق على يديه الدماء ثم يأتيكم مدبر من هاهنا وأشار الى الجزيرة

۳۳۴﴿ الولید نے ابی عبیدہ المشجعی سے روایت کی ہے کہ ابو امیہ کلبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یزید بن عبدالملک کی خلافت میں کہا کہ جب ابنِ زبیر کے فتنے اور (حضرت) معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی موت کے بعد لوگوں میں اِختلاف ہوا تو ہم ایک پرانے بوڑھے کے پاس آئے جس نے جاہلیت کا دور بھی پایا تھا اور اس کی پلکیں اس کی آنکھوں پر پڑی ہوئی تھیں، ہم نے اس سے کہا کہ ہمیں ہمارے اس زمانے اور لوگوں کے اس اختلاف کے متعلق بتایئے اور ہمیں مشورہ دیجئے؟ اس بوڑھے نے ایک پٹی منگوائی اس کے ذریعہ اپنی پلکوں کی کھال کو باندھا حتی کہ پلکیں آنکھوں سے اُٹھ گئیں، اس نے ہمیں دیکھا اور کہا کہ مَیں تمہیں یہ مشورہ دیتا ہوں کہ اپنے گھروں میں بیٹھے رہو، بے شک تمہاری حکومت کا یہ معاملہ بنی اُمیّہ کے ایک شخص کے ہاتھ آئے گا، جو بائیس 22 سال تمہارا اَمیر رہے گا، پھر اس کے بعد پے در پے خلفاء اَمیر بنیں گے، جن کی امارت چند سالوں کی ہوگی، پھر اس کے بعد ایک آدمی اَمیر بنے گا، جس کی علامت اس کی آنکھ میں ہوگی، مراد ہشام بن عبدالملک تھے، وہ اِتنا مال جمع کرے گا کہ اس سے پہلے کسی نے اِتنا مال جمع نہیں کیا ہوگا، وہ اُنیس 19 سال تک زِندہ رہے گا پھر مَر جائے گا، پھر ان میں سے ایک نوجوان تمہارا اَمیر بنے گا وہ لوگوں کو اِتنے عطیہ دے گا کہ اس سے پہلے کسی نے اِتنے عطیئے نہیں دیے ہوں گے، پھر اُسی کے گھرانے سے ایک شخص چپکے سے

اُٹھے گا اور وہ اس نوجوان کو قتل کردے گا، پھر اس کے ہاتھوں بہت خون ریزی ہوگی پھر تمہارے پاس ایک مُذبّذ آدمی اس طرف سے آئے گا۔اس بوڑھے نے جزیرہ کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے کہا۔

٭ ٭ ٭

۳۳۵۔ حدثنا عبدالله بن مروان أبو سفيان قال حدثني سعيد ابن يزيد عن الزهري قال بلغني أن عبداللّيه بن سلام قال قبل مقتل عثمان رضى الله عنه أنه مقتول الى شهرين فوثب مروان مغضبا ليدخل على عثمان فلم يزالوا به حتى كف عنه فقال عبدالله بن قيس للزهري ان هذا العلم مخزون عن الناس فهل عندك منه علم تحدثنا به وذلک في امارة هشام فقال له الزهري أتحب الاستراحة من هشام فكان قد كان ذاک وهو هالک الى عامين أو نحوهما قيل له موت أو قتل قال بل موت قيل له فمن بعده قا هذا الغلام من أهل بيته قيل له فما مدته قال كنوم الصبي قيل يموت موتا أو يقتل قيل فمن بعده قال الذي يأتي من هاهنا وأشار الى الجزيرة وسليمان بن هشام يومئذ أمير الجزيرة قيل له ما هو قال اسمه واسم أبيه ثمانية أحرف قيل وما مدته قال كالثوب البالي اذا رقع من مكان تهتک من مكان.

۳۳۵﴾ عبداللہ بن مروان ابوسفیان نے سعید ابن زید سے روایت کی ہے کہ،علامہ زُہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ عبداللہ بن سلام نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت سے پہلے فرمادیا تھا کہ دومہینوں کے اندر اُن کو قتل (یعنی شہید) کردیا جائے گا، پھر مروان غُصے کی حالت میں اُٹھا تا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جائے، وہ لوگ مسلسل حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے لگے رہے حتیٰ کہ اُنہیں شہید کردیا،عبداللہ بن قیس رحمہ اللہ تعالیٰ نے علامہ زُہری رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہا کہ لوگوں سے یہ علم پوشیدہ ہے کیا آپ کے پاس اس کا علم ہے جو آپ ہمیں بتائیں؟ اور یہ دور ہشام کی امارت کا تھا، تو علامہ زُہری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس سے کہا کہ کیا تم ہشام کی حکمرانی ختم ہونے سے راحت پانا چاہتے ہو تو یہ فیصلہ تو ہو چکا ہے، ہشام تقریباً دو 2 سال کے اَندر اَندر ہلاک ہوجائے گا،کسی نے پوچھا اَپنی موت مَرے گا یا قتل کیا جائے گا؟ تو علامہ زُہری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اپنی موت مَرے گا، پوچھا گیا کہ اس کے بعد کون ہوگا؟ فرمایا کہ اس کے گھروالوں میں سے ایک لڑکا، پوچھا گیا اس کا دورِ خلافت کتنا عرصہ رہے گا؟ فرمایا جیسے بچے کی نیند ہوتی ہے،عرض کیا گیا کہ وہ اپنی موت مَرے گا یا قتل کیا جائے گا؟ فرمایا جو اس طرف سے آئے گا اور جزیرہ کی طرف اشارہ کیا،ان دِنوں جزیرہ کے اَمیر سلیمان بن ہشام تھے، پوچھا گیا کہ وہ کون ہے؟ فرمایا اس کے اور اس کے باپ کے نام میں آٹھ حروف آتے ہیں،عرض کیا گیا اس کی مدّت کتنی ہوگی؟ فرمایا پرانے کپڑے کی طرح جو ایک جگہ سے سی لیا جاتا ہے تو دوسری جگہ سے پھٹ جاتا ہے۔

٭ ٭ ٭

۳۳۶۔ حدثنا أبو أسامة عن الأعمش عن شمر بن عطية عن هلال بن يساف قال أخبرني

البريد الذي جاء برأس المختار الى ابن الزبير قال لما وضعه بين يديه قال ما حدثني كعب في سلطاني بشيء الا وجدته كما قال الا هذا فانه حدثني أنه يقتلني رجل من ثقيف فأرا ني أنا الذي قتلته

۳۳۶ ابوأسامہ نے الاعمش سے، انہوں نے شمر بن عطیہ سے روایت کی ہے کہ ہلال بن سیاف رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے اس قاصد نے بتایا کہ جو مختار کا سَر لے کر ابنِ زُبیر کے پاس آیا تھا۔ جب اس نے سَر ابنِ زُبیر کے سامنے رکھا تو ابنِ زُبیر نے کہا کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میری حکومت کے دور میں جو کچھ ہونے کی خبر دی تھی وہ مَیں نے پالی سوائے اس کے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے بتایا تھا کہ ''ثقیف'' کا ایک آدمی مجھے قتل کرے گا میرا خیال یہ ہے کہ مَیں نے اُسے قتل کردیا ہے۔

o o o

۳۳۷. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن ابن خثيم عن عمرو بن دينار قال قال أبو هريرة رضى الله عنه فتنة ابن الزبير حيصة من حيصات الفتن

۳۳۷ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے ابن خثیم سے، انہوں نے عمرو بن دینار سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ابن زُبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قتل فتنوں کی آہٹ ہوگی۔

o o o

۳۳۸. حدثنا ضمام عن أبي قبيل قال لما رأى ابن عمر رؤس أصحاب ابن الزبير تحمل على الرماح والقصب قال تتهادون بالرؤس ولا تدرون الى ما صارت اليه الأرواح

۳۳۸ ضمام سے روایت ہے کہ ابو قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت ابن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھیوں کے سَروں کو نیزوں اور بانسوں پر اُٹھایا ہوا دیکھا تو فرمایا تم ان کے سَروں کی بے حرمتی کر رہے ہو تمہیں نہیں معلوم کہ ان کی رُوحیں کہاں پہنچ چکی ہیں۔

o o o

۳۳۹. حدثنا ابن المبارک عن سفيان عن سليمان عن أبي وائل قال لقيت أبا العلاء صلة بن زفر فقلت يا أبا العلاء هل بأهلک شيء من هذا الوجع يعني الطاعون قال أنا لأن يخطيهم أخوف مني من أن يصيبهم

۳۳۹ ابن المبارک، سفیان، سلیمان، ابی وائل رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میری ملاقات ابوالعلاء صلہ بن زفر رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہوئی تو مَیں نے کہا کہ اُے ابوالعلاء کیا آپ کے گھرانے میں کسی کو طاعون کی بیماری لگی؟ اُنہوں نے فرمایا کہ میرے نزدیک ان کا طاعون سے بچنا اُنہیں طاعون لگنے سے زیادہ خوفناک ہے۔

o o o

۳۴۰. حدثنا عيسى بن يونس عن الأوزاعي عن يحي بن أبي كثير عن أبي سلمة عن أبي هريرة رضى الله عنه سمعه يقول فقلت اللهم اشف أبا هريرة فقال اللهم لا ترجعها ثم قال يوشک أن يأتي على الناس زمان يكون الموت فيه أحب الى العالم من الذهبة الحمراء

۳۴۰﴾ عیسیٰ بن یونسؒ نے الاوزاعی سے، انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کی ہے کہ ابوسلمہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ (حضرت) ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُسے یہ دُعا مانگتے ہوئے سنا ہے کہ اَے اللہ! حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شفاء عطا فرما، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اَے اللہ اس کی دُعا قبول نہ فرما، عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں عالم دین کو موت بھی سُرخ سونے سے زیادہ محبوب ہوگی۔

۞ ۞ ۞

۳۴۱. حدثنا ابن المبارک عن الأعمش عن أبي وائل أن عبدالله بن مسعود ذكر عثمان رضى الله عنه يوما فقال أهلكه الشحّ وبئست البطانة أو بطانة السوء قال قلنا له ألا تخرج فنخرج معک فقال لأن أزاول جبلا راسيا أهون علي من أن أزاول ملكا مؤجلا

العصمة من الفتن وما يستحب فيها من الكف والامساک عن القتال والعزلة فيها وما يكره من الاستشراف لها.

۳۴۱﴾ ابن المبارک روایت کرتے ہیں کہ الاعمش، ابو وائل فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کیا اور فرمایا اُسے کنجوسی اور بُری دوستی نے ہلاک کیا، ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ خُروج کیوں نہیں کرتے ہم بھی آپ کے ساتھ خروج کریں گے؟ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اگر مَیں ایک بھاری پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹادوں تو یہ میرے لیے زیادہ آسان ہے۔ اس سے کہ میں مقررہ بادشاہت کو وقت ختم ہونے سے پہلے ہٹادوں۔

۞ ۞ ۞

فتنوں سے بچنا، اور فتنوں کے دور میں مستحب ہے کہ اِنسان اپنے ہاتھ کو روکے، اور قتل وَغارتگری سے رُکنا اور گوشہ نشینی اِختیار کرنا اور فتنوں میں جھانکنے کی کراہت

۳۴۲. حدثنا ابن المبارک عن معمر عن اسحاق بن راشد عن عمرو بن وابصة الأسدي عن أبيه عن عبدالله بن مسعود رضى الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله

عليه وسلم يقول تكون فتنة النائم فيها خير من المضطجع والمضطجع فيها خير من القاعد والقاعد فيها خير من القائم والقائم خير من الماشي والماشي فيها خير من الراكب والراكب خير من المجري قتلاها كلها في النار قال قلت يا رسول الله ومتى ذلک قال أيام الهرج قال قلت ومتى ايام الهرج قال حين لا يأمن الرجل جليسه قال قلت فبم تأمرني ان أدركت ذلک قال اكفف نفسک ويدک وادخل دارک قال قلت يا رسول الله أرأيت ان دخل علي داري قال فادخل بيتک قال قلت ان دخل علي بيتي قال فادخل مسجدک ثم اصنع هكذا ثم قبض بيمينه على الكوع وقل ربي الله حتى تقتل على ذلک

۳۴۲ ابن المبارک نے معمر سے، انہوں نے اسحاق بن راشد سے، انہوں نے عمرو بن وابصہ الاسدی سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا فتنہ پیدا ہوگا، جس میں سویا ہوا لیٹے ہوئے سے بہتر ہوگا، لیٹا ہوا بیٹھے ہوئے سے بہتر ہوگا، اور بیٹھا ہوا کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا، اور کھڑا ہوا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا سوار سے بہتر ہوگا اور سوار کوشش کرنے والے سے بہتر ہوگا۔ اس کے مقتولین سب کے سب جہنمی ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ کب ہوگا؟ فرمایا قتل کے دنوں میں، میں نے عرض کیا اور یہ قتل کے ایام کب ہوں گے؟ فرمایا جب آدمی اپنے ہم مجلس سے مطمئن نہ ہوگا، میں نے عرض کیا اگر میں یہ دور پالوں تو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا اپنی ذات اور ہاتھ کو روکے رکھو اور گھر میں بیٹھ جاؤ! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اگر وہ میرے گھر میں داخل ہوجائے پھر؟ فرمایا پھر اپنے کمرے میں داخل ہوجانا! میں نے عرض کیا اگر وہ کمرے میں داخل ہوجائے پھر فرمایا پھر اپنی مسجد میں داخل ہوجانا اور یوں کرنا آپ ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ سے اپنی کلائی پکڑلی، اور کہنا ”ربی اللہ!“ میرا رب اللہ ہے یہاں تک کہ تجھے اس حال میں قتل کردیا جائے۔

٭ ٭ ٭

۳۴۳. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن أبي اسحاق عن عمارة ابن عبد سمع حذيفة بن اليمان رضى الله عنه يقول اياكم والفتن لا يشخص لها أحد فوالله ما شخص لها أحد الا نسفته كما ينسف السيل انها تشتبه مقبلة حتى يقول الجاهل هذا يشبه وتبين مدبرة فاذا رأيتموها فاجثموا في بيوتكم وكسروا سيوفكم وقطعوا أوتاركم.

۳۴۳ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے ابواسحاق سے، انہوں نے عمارہ ابن عبد سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنوں سے بچنا، فتنوں کے لئے کوئی شخص کھڑا نہ ہو، اللہ کی قسم جو بھی اس کیلئے کھڑا ہوتا ہے یہ اُسے بہالے جاتے ہیں، جیسے پانی کی لہر بہالے جاتی ہے، بے شک یہ فتنے مشتبہ ہوکر آتے ہیں، حتی کہ جاہل کہتا ہے یہ تو ملتا جلتا ہے اور جاتے وقت یہ فتنے واضح ہوتے ہیں، جب تم اُنہیں دیکھو تو اپنے گھروں میں گھس کر بیٹھ جاؤ اور اپنی تلواروں کو توڑ ڈالو اور اپنی تانتوں کو کاٹ ڈالو۔

٭ ٭ ٭

۳۴۴. حدثنا حفص بن غياث عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة رضى الله عنه

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ويل للعرب من شر قد اقترب قد أفلح من كف يده

۳۴۴۔ حفص بن غیاث نے الاعمش سے، انہوں نے ابی صالح سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہلاکت ہے عرب کے لئے اس شر کی وجہ سے جو قریب آ چکا ہے، بے شک، وہ شخص کامیاب ہوا جس نے اپنا ہاتھ روک رکھا۔

۳۴۵. حدثنا عبد الرزاق عن معمر يحيى بن أبي كثير عن أبي هريرة قال اني لأ علم فتنة يوشک أن تكون التي قبلها معها كنفجة أرنب واني لأ علم المخرج منها قالوا وما المخرج منها قال أن أمسک يدي حتى يجيء من يقتلني

۳۴۵۔ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے یحییٰ بن أبی کثیر سے روایت کی ہے کہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں بے شک میں فتنے کو جانتا ہوں بے شک قریب ہے کہ پہلے اور بعد والے دونوں فتنے مل کر ایسے ہو جائے جیسے خرگوش کی دوڑ، اور بے شک میں اس سے نکلنے کا راستہ بھی جانتا ہوں، لوگوں نے کہا کہ اس سے نکلنے کا کیا راستہ ہے؟ ارشاد فرمایا کہ میں اپنا ہاتھ روکے رکھوں یہاں تک کوئی آ جائے اور مجھے قتل کر ڈالے۔

۳۴۶. حدثنا عيسى بن يونس عن ابن أبي خالد عن زيد بن وهب عن حذيفة بن اليمان قال فتنتان من المسلمين ما أبالي في أيتهما عرفتک قتلا هما قتلى جاهلية

۳۴۶۔ عیسیٰ بن یونس نے ابن ابی خالد سے، انہوں نے زید بن وہب سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں میں سے دو جماعتیں ہوں گی جن کے مقتولین جاہلیت کی موت مریں گے، مجھے پرواہ نہیں کہ ان دونوں میں سے کس میں تو ہے۔

۳۴۷. حدثنا بقية بن الوليد والحكم بن نافع عن سعيد بن سنان قال حدثني أبو الزاهرية عن جبير بن نفير عن ابن عمر رضى الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الفتنة اذا اقبلت شبهت واذا أدبرت أسفرت وان الفتنة تلقح بالنجوى وتنتج بالشكوى فلا تثيروا الفتنة اذا حميت ولا تعرضوا لها اذا عرضت ان الفتنة راتعة في بلاد الله تطأ في خطامها لا يحل لأحد من البرية أن يوقظها حتى يأذن الله تعالى لها الويل لمن أخذ بخطامها ثم الويل له

۳۴۷۔ بقیہ بن الولید اور الحکم بن نافع نے سعید بن سنان سے، انہوں نے ابو الزاہریہ سے انہوں نے جبیر بن نفیر سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک فتنہ جب آتا ہے تو مشتبہ ہوتا ہے اور جب جاتا ہے تو واضح ہو جاتا ہے، بے شک فتنہ پیدا ہوتا ہے سرگوشیوں کی وجہ سے اور چلتا ہے شکوے کی

وجہ سے، پس فتنے کو مت اُٹھاؤ جب وہ گرم ہو اور نہ فتنے پر پیش ہو جب وہ سامنے ہے بے شک فتنہ اللہ کے شہروں میں چرتا ہے، وہ اپنی لگام کو روندتا ہے، کسی کے لئے حلال نہیں کہ اُسے بیدار کرے یہاں تک اس کے متعلق اللہ کا حکم آئے، ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جو فتنے کی لگام تھامے پھر ہلاکت ہے اس کے لئے!

۞ ۞ ۞

۳۴۸. حدثنا وكيع عن سفيان عن الأعمش عن زيد بن وهب عن عبد الله قال ان الفتنة اذا أقبلت شبهت واذا أدبرت أسفرت

۳۴۸﴾ وکیع نے سفیان سے، وہ الاعمش سے، وہ زید بن وہب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک فتنہ جب آتا ہے تو مشتبہ ہوتا ہے، اور جب جاتا ہے تو واضح ہوتا ہے۔

۞ ۞ ۞

۳۴۹. قال سفيان واخبرنا الحارث بن حصيرة عن زيد بن وهب عن حذيفة بن اليمان مثل ذلک وزاد فيه قال قيل لحذيفة ما اقبالها قال سل السيف قيل فما ادبارها قال غمد السيف .

۳۴۹﴾ سفیان نے حارث بن حصیرہ سے، انہوں نے زید بن وہب سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسے ہی مَرْوِی ہے، حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ فتنہ کے آنے کا کیا مطلب ہے؟ ارشاد فرمایا کہ تلواروں کا بے نیام ہونا، پوچھا گیا فتنہ کے جانے کیا مطلب ہے؟ فرمایا تلواروں کا نیام میں چلے جانا۔

۞ ۞ ۞

۳۵۰. حدثنا ابن عيينة عن منصور عن ربعي عن حذيفة أن رجلا قال له كيف تأمرني اذا اقتتل المصلون قال تدخل بيتک ثم تغلق عليک بابک فمن جائک فقل هكذا فقل سفيان بيدة فاكتتف وقل بؤ باثمي واثمک .

۳۵۰﴾ ابنِ عُیینہ نے منصور سے، انہوں نے ربعی سے روایت کی ہے کہ، حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک شخص نے پوچھا جب نمازیوں کو قتل کیا جائے گا تو آپ مجھے کیا حکم دیں گے، فرمایا اپنے گھر میں داخل ہو جانا اور دروازہ بند کر لینا اور جو تیرے پاس آئے تُو اس سے یوں کہنا کہ میرے اور اپنے گناہ کا بوجھ اُٹھا !!!

۞ ۞ ۞

۳۵۱. حدثنا محمد بن عبد الرحمن بن الحارث عن محمد بن عبد الرحمن بن البيلماني عن أبيه عن ابن عمر رضى الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اياكم والفتن فان للسان فيها مثل وقع السيف

۳۵۱﴾ محمد بن عبدالرحمٰن بن الحارث نے محمد بن عبدالرحمٰن البیلمانی سے، انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فتنوں سے بچنا۔ بے شک اس میں بولنے والا ایسے ہے جیسے تلوار چلانے والا۔

۞ ۞ ۞

۳۵۲. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن زيد بن وهب عن حذيفة قال وكلت الفتنة

بثلاث بالجاد النحرير الذي لا يريد أن يرتفع له منها شيء الا قمعه بالسيف وبالخطيب الذي يدعوا اليه الأ مور وبالشريف المذكور فأما الجاد النحرير فتصرعه وأما هذان الخطيب والشريف فتحثهما حتى تبلوا ما عند هما

۳۵۲﴾ ابومعاویہ نے الاعمش سے، انہوں نے زید بن وہب سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنہ تین آدمیوں کی وجہ سے اُٹھتا ہے، ایک تو وہ عاقل جو کسی باطل کے ساتھ ہو، جو نہیں چاہتا کہ کوئی چیز اس کی جانب اُٹھے مگر یہ کہ یہ اُسے تلوار کے ذریعہ ختم کردے، اور دوسرا خطیب ہے جسے بہت سارے اُموراس کی طرف دعوت دیتے ہیں، اور تیسرا معزز آدمی جس کا ذکر کیا جاتا ہے۔ پھر جو عاقل جو باطل پر ہوتا ہے تو فتنہ اُسے پچھاڑ دیتا۔ رہے دونوں خطیب اور شریف، تو فتنہ اُنہیں اُبھارتا ہے یہاں تک پُرانا ہو جاتا ہے جو ان کے پاس ہوتا ہے۔

✿ ✿ ✿

۳۵۳. حدثنا محمد بن عبد الله التيهرتي حدثنا ابن أنعم عن مكحول عن أبي ثعلبة أو أبي ادريس الخولاني عن حذيفة بن اليمان رضى الله عنه قال اتقوا فرقتين تقتتلان على الدنيا فانهما تجعان الى النار جرا

۳۵۳﴾ محمد بن عبداللہ التیہرتی نے ابن انعم سے، انہوں نے مکحول سے، انہوں نے، اُبی ثعلبہ سے، یا ابو اِدریس الخولانی سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دو فرقوں سے بچنا جو دُنیا کے بارے میں لڑیں گے۔ یہ دونوں فرقے جہنم کی جانب کھینچے جائیں گے۔

✿ ✿ ✿

۳۵۴. حدثنا الوليد بن مسلم عن أبي جوبر عن بسر بن عبد الله الحضرمي عن أبي ادريس الخولاني قال سمعت حذيفة بن اليمان يقول قلت يا رسول الله ما تأمرني ان أدركت ذلك يعني الفتن قال تلزم جماعة المسلمين وامامهم قال قلت فان لم يكن لهم امام ولا جماعة قال فاعتزل تلك الفرق كلها ولو أن تعظ بأصل شجرة يدركك الموت وأنت على ذلك

۳۵۴﴾ الولید بن مسلم نے ابو جابر سے، انہوں نے بسر بن عبداللہ الحضرمی سے، انہوں نے ابو اِدریس الخولانی سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مَیں نے عرض کہ یارسول اللہ ﷺ! اگر میں فتنوں کو پالوں تو آپ ﷺ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمانوں کی جماعت اور ان کے اِمام کو لازم پکڑ لینا، مَیں نے عرض کیا اگر نہ لوگوں کا اِمام ہو اور نہ جماعت ہو پھر؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان تمام فرقوں سے جُدا رہنا! اگرچہ درخت کی جڑ کیوں نہ چبانا پڑے، اسی حال میں رہنا یہاں تک کہ تجھے موت آجائے۔ ✿ ✿ ✿

۳۵۵. حدثنا الوليد قال قال الأوزاعي وأخبرنا بن عطية عن حذيفة بن اليمان عن النبي صلى الله عليه وسلم مثل ذلک

۳۵۵﴿ ولید نے اوزاعی سے، انہوں نے، ابن عطیہ سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مَیں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! اگر میں فتنوں کو پالوں تو آپ ﷺ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمانوں کی جماعت اوران کے اِمام کولازم پکڑلینا، مَیں نے عرض کیا اگر نہ لوگوں کا اِمام ہواور نہ جماعت ہو پھر؟ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: ان تمام فرقوں سے جُدا رہنا! اگرچہ درخت کی جڑ کیوں نہ چبانی پڑے، اسی حال میں رہنا یہاں تک تجھے موت آجائے۔

٭ ٭ ٭

۳۵٦. حدثنا عثمان كثير بن دينار عن محمد بن مهاجر أخي عمرو بن مهاجر عن يونس بن ميسرة الجبلاني عن حذيفة بن اليمان قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم دعاة على أبواب جهنم من أطاعهم قحموه فيها قال قلت يا رسول الله فكيف النجاة منها قال تلزم الجماعة وامام الجماعة قال قلت فان لم تكن جماعة ولا امام جماعة قال فاهرب من تلک الفرق كلها ولو يدرككک الموت وأنت عاظ بساق شجرة

۳۵٦﴿ عثمان بن کثیر بن دینار نے محمد بن مہاجر سے (جو کہ عمرو بن مہاجر کے بھائی تھے)، انہوں نے یونس بن میسرہ الجبلانی سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے جہنم کے دروازوں کی طرف دعوت دینے والوں کا ذکر کیااورارشادفرمایا کہ جواِن کی اِطاعت کرے گاوہ اُسے جہنم میں پھنکوادیں گے، مَیں نے عرض کیااس سے نجات کی کیا صورت ہے؟ ارشادفرمایا جماعت اور جماعت کے اِمام کولازم پکڑیں، میں نے عرض کیااگر نہ اِمام ہواور نہ جماعت ہو پھر؟ فرمایاان تمام فرقوں سے بھاگ جاؤ! اگرچہ تجھے موت آجائے اس حال میں کہ تُو دَرخت کے تنے کے ساتھ چمٹے ہوئے ہو۔

٭ ٭ ٭

۳۵۷. حدثنا ضمرة عن ابن شوذب عن أبي التياح عن خالد ابن سبيع عن حذيفة بن اليمان قال قلت يا رسول الله فما العصمة من ذلک وذكر دعاة الضلالة فقال ان لقيت لله يومئذ خليفة في الأرض فالزمه ان ضرب ظهرک وأخذ مالک والا فاهرب في الأرض حتى يأتيک الموت وأنت عاظ على أصل شجرة

۳۵۷﴿ ضمرہ نے اِبن شوذب سے، انہوں نے اَبی التیاح سے، انہوں نے خالد ابن سبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مَیں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! اس سے بچنے کیا صورت ہے؟ جس وقت آپ ﷺ نے گمراہ دَاعیوں کا ذکر کیا تھا، آپ ﷺ نے ارشادفرمایا اگراس وقت اللہ کا خلیفہ زمین پر ہوتو اُسے لازم پکڑ لے اگرچہ وہ تیری پیٹھ مارے اور تیرامال چھینے، ورنہ کسی زَمین کی طرف بھاگ جاؤ یہاں تک تمہیں موت آئے اس حال میں کہ تم دَرخت کی جڑ کے ساتھ چمٹے ہوئے ہو۔

٭ ٭ ٭

٣٥٨. حدثنا عبد الصمد بن عبد الوارث عن حماد بن سلمة حدثنا أبو عمرو القسملي عن بنت أهبان الغفاري أن عليا رضى الله عنه أتى أهبان فقال ما يمنعك أن تتبعنا فقال أوخليلي وابن عمك أنه سيكون فتنة وفرقة اختلاف فاذا كان ذلك فاكسر سيفك واقعد في بيتك واتخذ سيفا من خشب

٣٥٨﴾ عبدالصمد بن عبدالوارث نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے ابوعمرو القسملی سے، انہوں نے بنت اُہبان الغفاری سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت اُہبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اوران سے پوچھا کہ ہمارے پیچھے چلنے سے تیرے لئے کیا چیز رکاوٹ بنی؟ حضرت اُہبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میرے دوست جو کہ تیرا چچازاد ہے (یعنی نبی کریم ﷺ) اُس نے مجھے وصیت کی تھی کہ عنقریب فتنے، فرقہ بازی اور اختلافات ہوں گے اس وقت تو اپنی تلوار توڑ دینا اور گھر میں بیٹھ جانا اور لکڑی کی تلوار بنالینا۔

○ ○ ○

٣٥٩. حدثنا ابن عيينة عن أبي جناب قال سمعت طلحة يقول شهدت الجماجم فما طعنت برمح ولا ضربت بسيف ولوددت أنهما قطعتا من هاهنا يعني يديه ولم أكن شهدته

٣٥٩﴾ ابن عُیینہ نے ابو جناب سے روایت کی ہے کہ حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مَیں ''جماجم'' کی جنگ میں شریک ہوا مگر نہ مَیں نے نیزہ چلایا اور نہ مَیں نے تلوار سے کسی کو مارا، اور مَیں چاہتا ہوں کہ کاش میرے یہ دونوں ہاتھ ٹوٹ جاتے لیکن مَیں اس میں حاضر نہ ہوتا۔

○ ○ ○

٣٦٠. حدثنا ابن عيينة ابن عن أبي نجيح عن مجاهد قوله تعالى لا تجعلنا فتنة للقوم الظالمين (يونس ٨٥) قال لا تسلطهم علينا حتى يفتنونا فيفتتنوا بنا

٣٦٠﴾ ابن عُیینہ نے، ابن ابی نجیح سے روایت کی ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان:

﴿لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ۝﴾ (یونس، آیت ٨٥)

کی تفسیر میں فرمایا کہ تُو ان ظالموں کو ہم پر مسلط نہ فرما یہاں تک کہ وہ ہمیں فتنہ میں ڈال دیں، پھر ہماری وجہ سے وہ فتنہ میں پڑ جائیں۔

○ ○ ○

٣٦١. حدثنا محمد بن ثور عن معمر عن أيوب عن أبي قلابة قال لما أنجلت فتنة ابن الأشعث كنا في مجلس ومعنا مسلم بن يسار فقال مسلم الحمد لله الذي أنجاني من هذه الفتنة فوالله ما رميت فيها بسهم ولا طعنت فيها برمح ولا ضربت فيها بسيف قال أبو قلابة فقلت له فما ظنك يا مسلم بجاهل نظر اليك فقال والله ما قام مسلم هذا المقام الا وهو يراه عليه حقا فقتل أو قتل قال فبكى والذي نفسي بيده حتى تمنيت أن لا أكون قلت له شيئا .

۳۶۱﴾ محمد بن ثور نے معمر سے، انہوں نے ایوب سے روایت کی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب ابن الاشعث کا فتنہ ختم ہوا تو ہم ایک مجلس میں بیٹھے تھے ہمارے ساتھ مسلم بن یسار رحمہ اللہ تعالیٰ بھی تھے، تو حضرت مسلم بن یسار رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے اس فتنہ سے نجات بخشی، اللہ کی قسم نہ میں نے اس میں تیر پھینکا ہے، نہ نیزہ چلایا ہے، اور نہ تلوار سے مارا ہے، حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے مسلم، تیرا اس ناواقف شخص کے متعلق کیا گمان ہوگا جو تیری طرف دیکھتا ہوگا اور کہتا ہوگا کہ مسلم جب اس جماعت والوں کے ہمراہ ہے تو یہ اس کے نزدیک حق پر ہوں گے، پس یہ سوچ کر وہ قتل کرتا ہوگا اور قتل ہوتا ہوگا، حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ یہ بات سُن کر حضرت مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ اتنے روئے کہ خدا کی قسم میں یہ آرزو کرنے لگا کہ کاش میں اُسے کچھ نہ کہتا۔

۞ ۞ ۞

۳۶۲. حدثنا ابن امبارک عن حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن الحسن عن جندب بن عبد الله البجلي رضى الله عنه أن رجلا من أهل الشام حمل على رجل من أصحاب علي يوم صفين فنزل اليه ليذبحه قال فشددت أنا برمحي نحوه لأجهضتة عنه فاجهضته عنه فما أذكرها الا أخذت بحلقي.

۳۶۲﴾ ابن المبارک نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے علی بن زید سے، انہوں نے الحسن سے روایت کی ہے کہ جندب بن عبداللہ البجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ صفین کی جنگ میں ایک شامی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھیوں میں سے ایک آدمی پر حملہ کیا، پھر وہ اپنی سواری سے اس کی طرف اُترا تا کہ اُسے ذبح کرے، میں اپنا نیزہ لے کر اس پر حملے کے ارادہ سے بڑھا تا کہ اُسے روک دوں، لیکن مجھے روک دیا گیا، مجھے اتنا یاد ہے کہ کسی نے میرے گلے کو پکڑ لیا تھا۔

۞ ۞ ۞

۳۶۳. حدثنا يحيى بن أبي غنية عن أبية عن جبلة بن سحيم عن عامر بن مطر عن حذيفة أنه قال عامر لا يغرنک من ترى فان هؤلاء يوشكوا أن ينفرجوا عن دينهم كما تنفرج المرأة عن قبلها فاذا فعلوا ذلک فعليک بما أنت عليه اليوم .

۳۶۳﴾ یحیٰ بن ابو غنیہ اپنے والد سے، وہ جبلہ بن سحیم سے، وہ عامر بن مطر سے روایت کرتے ہیں، حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے کہا کہ اے عامر! جو لوگ تجھے نظر آرہے ہیں یہ تجھے دھوکے میں نہ ڈال دے، قریب ہے کہ یہ اپنے دین سے دُور ہو جائیں، جیسے عورت پہلو سے دُور ہو جاتی ہے جب وہ ایسا کرے تو تجھ پر لازم ہے کہ جس عقیدے اور اعمال پر تو آج ہے (یعنی اپنے اُس عقیدے اور اعمال کو لازم پکڑنا ورنہ گمراہی کے سوا کچھ بھی نہیں)۔

۞ ۞ ۞

۳۶۴. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن ابن طاوس عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لأبي ذرأراک يا أبا ذر لقائفا كيف بک يا ابا ذر اذا أخرجوک من

المدينة قال آتي الأرض المقدسة قال فكيف ان أخرجوک منها قال ارجع الى المدينة
قال فان أخرجوک منها قال آخذ بسيفي فاضرب به حتى اقتل قال لا ولكن اسمع واطع
ولو لعبد أسود قال فلما أتى الربذة وجد بها غلاما أسود لعثمان فأقيمت الصلاة فقال يا أبا
ذر تقدم فقال اني أمرت أن أسمع وأطيع ولو لعبد أسود قال فتقدم العبد فصلى

۳۶۴﴾ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے ابن طاؤس سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشادفرمایا کہ اَے اَبوذر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ! تیری کیاحالت ہوگی جب لوگ تجھے مدینہ سے نکال دیں گے؟ حضرت اَبوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہاکہ مَیں ''ارضِ مقدسہ'' چلاجاؤں گا، آپ ﷺ نے فرمایا تیری کیاحالت ہوگی اگروہ تجھے وہاں سے بھی نکال ڈالیں؟ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہامَیں مدینہ لوٹ آؤں گا، آپ ﷺ نے فرمایااگروہ تجھے مدینہ سے بھی نکال دیں پھر؟ تو حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہاکہ تب مَیں اپنی تلوار لے کرلڑتا رہوں گا یہاں تک قتل کردیاجاؤں، آپ ﷺ نے ارشادفرمایاکہ نہیں! لیکن بات سُنو اَور اِطاعت کرو، اگرچہ کالاغلام کیوں نہ ہو، جب حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ''ربذہ'' آئے تو وہاں پر (ایک) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک کالے غلام کوپایاجب نماز کاوقت ہوا، تو اس غلام نے کہااے ابوذر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) آگے بڑھیئے؟ حضرت اَبوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہامجھے حکم دیاگیا ہے کہ مَیں سُنواور اِطاعت کروں اگرچہ کالاغلام کیوں نہ ہو، پس وہ غلام آگے بڑھااوراس نے نماز پڑھائی۔

✿ ✿ ✿

۳۶۵. حدثنا ضمرة عن ابن شوذب عن أبي التياح أبيه عن أبي العوام عن كعب قال رحا العرب بعد خمس وعشرين بعد وفاة نبيها صلى الله عليه وسلم ثم تنشأ فتنة فيها قتل وقتال فامسک عليک فيها يدک وسلاحک ثم تكون أخرى بعد الا طمانينة فامسک عليک فيها يدک وسلاحک فاني أجدها في كتاب الله المظلمة تلوي بكل ذي كبر

۳۶۵﴾ ضمرہ نے ابن شوذب سے، انہوں نے ابوالتیاح سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابوالعوام سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عرب کی چکی نبی ﷺ کی وفات کے پچیس 25 سال بعد گھوم جائے گی، اس وقت قتل وقتال کا فتنہ پھوٹ پڑے گا، اس میں اپنے ہاتھ اوراپنے اَسلحے کوروکے رکھ، اِطمینان کے بعد پھرفتنہ ہوگااس میں بھی اپنے ہاتھ اوراپنا اَسلحہ روکے رکھ، بے شک میں اس فتنہ کواللہ کی کتاب میں تاریک پاتاہوں، یہ فتنہ ہرمتکبرکوگھیرے گا۔

✿ ✿ ✿

۳۶۶. حدثنا أبو عمر الصفار عن التياح عن أبي العوام عن كعب قال تدور رحا العرب بعد وفاة نبيها بعد خمس وعشرين سنة ثم تفشوا فتنة يكون فيها قتل وقتال فامسک عليک فيها نفسک وسلاحک حتى تنجلي لا لک ولا عليک ثم يستوي الناس كالدوامة ثم تنشأ فتنة اني لأ جدها في كتاب الله المنزل المظلمة لا تنجلي حتى تلوي

بكل ذي كبر فامسك عليك فيها نفسك وسلاحك واهرب منها أشدالهرب وان لم تجد الا حجر عقرب تدخل فيه فادخل فيه

۳۶۶ ابوعمر الصفار نے التیاح سے، انہوں نے ابو العوام سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے پچیس 25 سال بعد عرب کی چکی گھوم جائے گی، ان میں فتنہ پھوٹ پڑے گا جس میں قتل وقتال ہوگا، پس اس میں اپنے آپ کو اور اپنے ہتھیار کو روکے رکھنا یہاں تک کہ وہ فتنہ چھٹ جائے تاکہ نہ تیرا فائدہ ہو نہ تیرا نقصان ہو، پھر سب لوگ برابر ہو جائیں گے، ہمیشہ کی طرح پھر فتنہ پیدا ہو جائے گا، میں اس فتنے کو اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب میں پاتا ہوں کہ وہ فتنہ [illegible] یہاں تک گھیر دے ہر متکبر کو، اس میں بھی اپنے آپ کو اور اپنے اسلحے کو روکے رکھنا اور اس سے بہت زیادہ بھاگنا، یہاں تک کہ تو اگر کوئی جگہ نہ پائے سوائے بچھو کے بل کے تو بھاگ کر اس میں داخل ہو جانا۔

۳۶۷. حدثنا ضمرة عن يحيى بن أبي عمرو السيباني قال قال أبو هريرة رضى الله عنه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وذكر الفتنة الرابعة لا ينجو من شرها الا من دعا كدعاء الغرق أسعد أهلها كل تقي خفي اذا ظهر لم يعرف وأن جلس لم يفتقد وأشقى أهلها كل خطيب مسقع أو راكب موضع

۳۶۷ ضمرہ نے یحییٰ بن ابوعمرو السیبانی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چوتھے فتنے کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اس کے شر سے کوئی نجات نہ پا سکے گا سوائے اس شخص کے جو ڈوبتے ہوئے کی طرح دُعا کرے، گھر والوں کے اعتبار سے سب سے نیک بخت وہ آدمی ہوگا جو پرہیزگار ہو، غیر مشہور ہو۔ جب وہ گھر سے نکلتا ہے تو کوئی اُسے پہچانتا نہیں ہے اور اگر گھر میں بیٹھا ہے تو کوئی اس کی غیر حاضری محسوس نہیں کرتا ہے، اور گھر والوں کے اعتبار سے بدترین آدمی ہر اونچی آواز والا خطیب ہوگا، یا کسی جگہ کی طرف سفر کرنے والا ہوگا۔

۳۶۸. حدثنا معافى بن عمران عن ابن لهيعة عن عبيد الله بن أبي جعفر قال قال رسول الله ﷺ تكون فتنة لا ينجو منها الا من لم يصب من مالها ومن أصاب من مالها كمن أصاب من دمها.

۳۶۸ معافی بن عمران نے ابنِ لہیعہ سے روایت کی ہے کہ عبید اللہ بن ابی جعفر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک فتنہ ہوگا کہ جس سے نجات کوئی نہیں پائے گا سوائے اس شخص کے جس نے اس فتنے کے مال کو نہ لیا ہو اور جس نے اس کے مال میں سے لیا وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے اس کے خون میں سے لیا۔

۳۶۹. حدثنا يحيى بن سعيد العطار عن ضرار بن عمرو عن اسحاق بن عبد الله بن أبي

فروة عمن حدثه عن أبي هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺ أسعد الناس فيها

كل خفي ان ظهر لم يعرف وان جلس لم يفتقد.

۳۶۹﴾ یحیٰی بن سعید العطار نے ضرار بن عمرو سے، انہوں نے اِسحاق بن عبداللہ بن اَبی فروہ سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فتنے کے زمانے میں وہ شخص سب سے زیادہ نیک بخت ہوگا جو غیر مشہور ہوگا۔ اگر وہ باہر نکلتا ہے تو پہچانا نہیں جاتا اور اگر گھر میں بیٹھا رہتا ہے تو کوئی اس کو غیر حاضر نہیں سمجھتا۔

۳۷۰. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة عن المنذر قال بلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في الفتنه الرابعة تصيرون فيها الى الكفر فالمؤمن يومئذ من يجلس في بيته والكافر من سل سيفه وأهراق دم أخيه ودم جاره.

۳۷۰﴾ الحکم بن نافع نے جراح سے روایت کی ہے کہ، ارطاۃ بن المنذر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چوتھے فتنے کے متعلق فرمایا کہ تم لوگ اس میں کفر کی طرف جاؤ گے، اس زمانے میں مؤمن وہ ہوگا جو اپنے گھر میں بیٹھا رہے، اور کافر وہ ہوگا جو تلوار نیام سے نکالے، اور اپنے بھائی اور اپنے پڑوسی کا خون بہائے۔

۳۷۱. حدثنا ابن المبارک عن ابن أبي خالد عن عبد الرحمن بن عائذ عن عقبة بن عامر رضى الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله علسه وسلم يقول من مات ولم يشرک بالله شيئا ولم يتند من الدماء الحرام بشيء دخل من أي أبواب الجنة شاء

۳۷۱﴾ اِبن المبارک نے ابن ابوخالد سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن عائذ سے روایت کی ہے کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ جو اس حال میں مَرا کہ نہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کیا، اور نہ کسی حرام خون میں ملوِث ہوا، تو یہ آدمی جنت کے جس دَروازے سے داخل ہونا چاہے، داخل ہوجائے۔

۳۷۲. حدثنا ابن المبارک عن هشام عن الحسن قال قاأبو موسى الأشعري رضى الله عنه ما خصم أبغض الى لقاء يوم القيامة من رجل يجيء تشخب أو داجه دما يحبسني عند ميزان القسط فيقول يا رب سل عبدک بم قتلني فأقول كذب فلا أستطيع أن أقول كان كافرا فيقول أنت أعلم بعبدي مني

۳۷۲﴾ اِبن المبارک نے ہشام سے، انہوں نے الحسن سے روایت کی ہے کہ ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے زیادہ بُرا قیامت کے دِن اُس مخالف کی ملاقات ہے جو اس حال میں آئے کہ اس کی گردن کی رَگیں خون سے تَر ہوں، اور وہ مجھے اِنصاف کے تَرازُو کے پاس روک دے اور کہے کہ اَے میرے رَبّ! اپنے بندے سے پوچھ کہ اس نے مجھے

کیوں قتل کیا ؟ پس مَیں کہوں گا کہ یہ جھوٹ بولتا ہے، مَیں یہ نہیں بول سکوں گا کہ وہ کافر تھا، کہیں اللہ تعالیٰ یہ نہ فرمادے کہ تُو میرے بندے کو مجھ سے زیادہ جانتا ہے؟

✿ ✿ ✿

۳۷۳. حدثنا ابن المبارک عن سليمان بن المغيرة عن حميد بن هلال عن جندب بن عبدالله قال لا يلقين أحد منكم الله يوم القيامة بملء كف من دم رجل يقول لا اله الا الله فانه من صلى الصبح فهو في ذمة الله فلا يخفرن الله أحد منكم في حافره فيكبه الله تعالى اذا جمع الأولين والأخرين اي في جهنم

۳۷۳﴾ ابن المبارک نے سلیمان بن المغیرہ سے، انہوں نے حمید بن ہلال سے روایت کی ہے کہ جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تم میں سے کوئی بھی اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دِن اس حال میں نہ ملے کہ اس کے ہاتھ کسی لا الہ الا اللہ کہنے والے کے خون سے رَنگے ہوئے ہوں، جو شخص صبح کی نماز پڑھتا ہے وہ اللہ کے ذِمّہ میں ہوتا ہے، پس تم میں سے کوئی اللہ تعالیٰ کے اس ذِمّہ کو نہ توڑے، ورنہ اللہ تعالیٰ اُسے اُوندھے منہ جہنم میں ڈالے گا، جب وہ سب لوگوں کو جمع کرے گا۔

✿ ✿ ✿

۳۷۴. حدثنا عبدالوهاب عن أيوب عن محمد أن الأشتر أنه استاذن على علي محجبه ثم أذن له فاذا عنده ابن لطلحة قال أتاک حجبتنى من أجل هذا قال أجل قال ولو كان ابن عثمان حجبتني له قال أجل قال اني لأرجو أن أكون أنا وعثمان ممن قال الله تعالى ونزعنا مافي صدورهم من غل اخوانا على سرر متقابلين (الحجر. ۴۷)

۳۷۴﴾ عبدالوہاب نے ایوب سے روایت کی ہے کہ حضرت محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اُشتر نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں داخل ہونے کی اِجازت طلب کی، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روک دیا۔ بعد میں اِجازت دے دی، تو وہاں پر حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیٹا بیٹھا ہوا تھا، اُشتر نے کہا میرا خیال ہے آپ نے مجھے اس کی وجہ سے اَندر آنے سے روک دیا تھا؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جی ہاں! اُشتر نے کہا اگر (حضرت) عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا بیٹا ہوتا تو آپ اس کی وجہ سے بھی مجھے روک دیتے ؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جی ہاں! پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھے اُمید ہے کہ میں اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

﴿وَنَزَعْنَا مَافِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ٥﴾

ترجمہ: ہم ان کی باہمی کدورتیں نکال دیں گے وہ بھائیوں کی طرح ہوجائیں گے، تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔

✿ ✿ ✿

۳۷۵. حدثنا ابن المبارک عن عوف عن أبي المنهال قال حدثني صفوان بن عمرو عن جندب بن عبدالله البجلي قال ليتقي الله أحدكم ولا يحولن بينه وبين الجنة بعلما ينظر الى أبوابها ملء كف من دم مسلم أهراقه

۳۷۵﴾ ابن المبارک نے عوف سے، انہوں نے ابو المنہال سے روایت کی ہے کہ صفوان بن عمرو اور جندب بن

عبداللہ البجلی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم میں سے ہر ایک اللہ سے ڈرے اور ہرگز اس کے اور جنت کے درمیان جب کہ وہ جنت کے دروازوں کو دیکھ رہا ہو، کسی مسلمان کا خون جو اس نے بہایا تھا حائل نہ ہونا چاہیئے۔

۞ ۞ ۞

۳۷۶. حدثنا ابن المبارک عن هشام بن حسان قال حدثني بكر بن عبدالله المزني قال شيعنا رجلا من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فسمعته يقول لا يحولن بين أحدكم وبين الجنة بعلما ينظر الى أبوابها ملء كف من دم مسلم أهراقه

۳۷۶﴾ ابن المبارک نے ہشام بن حسان سے روایت کی ہے کہ، بکر بن عبداللہ المزنی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ہماری جماعت میں ایک صحابی رسول اللہ ﷺ تھا جس سے میں نے سُنا کہ ہرگز تمہارے اور جنت کے درمیان جب کہ وہ جنت کے دروازوں کو دیکھ رہا ہے کسی مسلمان کا چلّو بھر خون حائل نہ ہونا چاہیئے جو اس نے بہایا تھا۔

۞ ۞ ۞

۳۷۷. حدثنا ابن المبارک عن شعبة عن قتادة عن يونس بن جبير قال سمعت جندب بن عبدالله يقول ان نزل بلاء فقدم مالک دون دينک فان المخروب من خرب دينه وان المسلوب من سلب دينه واعلم أنه لا غنى بعد النار ولا فقر بعد الجنة ان النار لا يفک أسيرها ولا يستغني فقيرها

۳۷۷﴾ ابن المبارک نے شعبہ سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے یونس بن جبیر سے روایت کی ہے کہ، جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تجھ پر کوئی آفت آئے تو اپنا مال آگے کر دینا نہ کہ اپنا دِین، بے شک برباد ہے وہ شخص جس کا دِین خراب ہوا، اور لُوٹا ہوا ہے وہ شخص جس کا دِین چھن گیا اور جان لے! کہ جہنم پانے میں کوئی مالداری نہیں، اور جنت پانے میں کوئی فقیری نہیں، بے شک جہنم کا قیدی کبھی رہا نہ ہوگا، اور نہ اس کا فقیر کبھی غنی ہوگا۔

۞ ۞ ۞

۳۷۸. حدثنا ابن المبارک عن عمر بن سعيد بن أبي حسين القرشي عن محمد بن عبدالله بن عياض عن يزيد بن طلحة بن ركانة سمع محمد بن علي سمع عليا رضى الله عنه يقول اللهم اكبب اليوم قتلة عثمان لمنا خرهم.

۳۷۸﴾ ابن المبارک نے عمر بن سعید بن اَبی حسین القرشی سے، انہوں نے محمد بن عبداللہ بن عیاض سے، انہوں نے یزید بن طلحہ بن رکانہ سے، انہوں نے محمد بن علی سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ اَے اللہ! حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قاتلوں کو آج گردن کے بَل گرادے۔

۞ ۞ ۞

۳۷۹. حدثنا ابن المبارک عن عوف عن أبي المنهال عن أبي برزة الأسلمي قال ان

ذاک الذي بالشام يعني مروان والله ان يقاتل الا على الدنيا وان ذاک الذي بمكة يعني ابن الزبير والله ان يقاتل الا على الدنيا وان الذين تدعونهم قراء كم والله ان يقاتلوا الا على الدنيا فقال له ابن له فما تأمرنا اذا قال لا أرى خير الناس الا عصابة ملبدة وقال بيده خماص البطون من أموال الناس خفاف الظهور من دمائهم

۳۷۹﴾ ابن المبارک نے عوف سے، انہوں نے ابوالمنہال سے روایت کی ہے کہ، اَبی برزہ الاسلمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا بے شک وہ شخص جو شام میں ہے یعنی مروان، اللہ کی قسم! وہ دُنیا کے لئے لڑ رہا ہے، اور بے شک وہ شخص جو مکہ میں ہے یعنی ابن الزبیر اللہ کی قسم! وہ دُنیا کے لئے لڑ رہا ہے، اور جنہیں تم اپنے علماء کہتے ہو اللہ کی قسم! وہ سب دُنیا کے لئے لڑ رہے ہیں، ابو برزہ کے بیٹے نے کہا کہ پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا میں لوگوں میں بہترین جماعت اسے پاتا ہوں جو لپٹی ہوئی ہے، پھر ہاتھ سے اِشارہ کرتے ہوئے فرمانے لگے کہ ان کے پیٹ لوگوں کے مال سے خالی ہیں ان کی کمریں لوگوں کے خون سے بوجھل نہیں۔

۳۸۰. حدثنا ابن المبارک عن هشام عن الحسن عن ضبة بن محصن عن أم سلمة رضى الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقوم عليكم أئمة تعرفون عنهم وتنكرون فمن أنكر فقد نجا ومن كره فقد سلم ولكن من رضى وتابع قيل يارسول الله أفلا نقتلهم أو نقاتلهم قال أما ما صلوا الصلاة فلا

۳۸۰﴾ اِبن المبارک نے ہشام سے، انہوں نے الحسن سے، انہوں نے ضبہ بن محصن سے روایت کی ہے کہ اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم پر ایسے حکمران آئیں گے جن کے بعض کام صحیح اور بعض غلط ہوں گے، جس نے غلط کام کرنے سے اِنکار کیا اس نے نجات پائی اور جس نے مکروہ سمجھا وہ بھی محفوظ رہا، سوائے اس کے جس نے ان کی بُرائی میں پیروی کی اور اس پر راضی ہوا، عرض کیا گیا یارسول اللہ ﷺ! کیا ہم انہیں قتل نہ کر دیں؟ یا اُن کے خلاف جنگ نہ کریں؟ ارشاد فرمایا کہ جب تک وہ نماز پڑھتے ہیں اُس وقت تک نہیں۔

۳۸۱. حدثنا معتمر بن سليمان عن أبيه عن الحسن قال قيل يارسول الله أفلا نقاتلهم قال أما ما أقاموا الصلاة فلا

۳۸۱﴾ معتمر بن سلیمان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ الحسن رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ! کیا ہم ان کے خلاف نہ لڑیں؟ فرمایا نہیں، جب تک وہ تم میں نماز قائم کیے ہوئے ہیں۔

۳۸۲. حدثنا ابن المبارک عن عبدالرحمن بن يزيد بن جابر قال حدثني مولى لبني فزارة عن مسلم بن قرظة ابن عم عوف بن مالک سمع عوف بن مالک رضى الله عنه

سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول شر أيمتكم الذين تبغضونهم ويبغضونكم وتلعنونهم ويلعنونكم قال قلنا يارسول الله أفلا ننابذهم عند ذلك قال لا ما أقاموا الصلاة فيكم فلا ألا من ولي عليه وال فرآه يأتي شيئا من معصية الله فليكره ما يأتي من معصية الله ولا ينزع يدا من طاعة

۳۸۲﴾ ابن مبارک نے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر سے، انہوں نے، مسلم بن قرظہ سے روایت کی ہے کہ عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشادفرمایا کہ تمہارے بدترین اُمراء وہ ہوں گے جوتم سے بُغض رکھیں گے اورتم اُن سے بُغض رکھو گے، تم ان پرلعنت دو گے اوروہ تم پرلعنت دیں گے، ہم نے عرض کیا کہ اَے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہم اُن سے اس وقت کی ہوئی بیعت کوتوڑ نہ دیں؟ تو آپ ﷺ نے اِرشادفرمایا نہیں جب تک وہ تم میں نماز قائم کئے ہوئے ہوں۔ خبردار! جس پرکوئی اَمیر مقرر ہوجائے پس وہ اپنے اَمیر میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی دیکھےتو وہ اُس نافرمانی کوبُرا جانے، اوراپناہاتھ اُس کی اِطاعت سے نہ کھینچے۔

٭…٭…٭

۳۸۳. حدثنا هشيم عن مجالد عن عامر عن صلة عن حذيفة قال تعودوا الصبر قبل أن ينزل بكم البلاء فانه لن يصيبكم أشد مما أصابنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم

۳۸۳﴾ ہُشیم، مجاہد سے، وہ عامر سے، وہ صلہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مصیبتوں کے آنے سے پہلے صبر کی عادت بنالو، تمہیں ہرگز سخت تکلیف نہ پہنچے گی جوہمیں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پہنچی تھی۔

٭…٭…٭

۳۴۸. حدثنا ابن المبارک عن حماد بن سلمة عن أبي عمران الجوني عن عبدالله بن الصامت عن أبي ذر رضى الله عنه قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أباذر كيف تعمل اذا جاع الناس حتى لا تستطيع أن تقوم من فراشک الىٰ مسجدک الى فراشک قال قلت الله ورسوله أعلم. قال تأتي من أنت منه قال قلت أرأيت ان أبى علي قال تدخل بيتک قال قلت أرأيت ان أبى علي قال ان خشيت أن يبهرک شعاع السيف فالق طائفة ردائک على وجهک يبوء باثمک واثمه قال قلت أفلا أحمل السلاح قال اذا تشركه.

۳۸۴﴾ اِبن مبارک نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے اَبوعمران الجونی سے، انہوں نے عبداللہ بن صامت سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اِرشادفرمایا کہ اَے ابوذر! تُو کیا کرے گا جب لوگ بھوکے ہوں گے؟ اورتجھ میں اِتنی طاقت نہ ہوگی کہ تُو اپنے بستر سے مسجد تک چلا جائے، اوراپنی مسجد سے بستر تک آجائے، مَیں نے عرض کیا اللہ اوراُس کا رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں، تو آپ ﷺ نے اِرشادفرمایا: کہ تم اُن لوگوں کے پاس چلے

جانا جن میں سے تم ہو، مَیں نے عرض کیا اگر مجھے منع کر دیا گیا تو پھر؟ ارشاد فرمایا: اپنے گھر میں جا بیٹھنا، مَیں نے عرض کیا اگر وہاں نہ چھوڑے اور اَندر آ جائے تو پھر؟ ارشاد فرمایا اگر تجھے یہ اَندیشہ ہو کہ تلوار کی چمک تجھے حواس باختہ کر دے گی تب اپنی چادر اپنے چہرے پر ڈال دینا، وہ اپنا گناہ اور تیرا گناہ اُٹھا لے گا، مَیں نے عرض کیا کہ کیا مَیں اُس پر اَسلحہ نہ اُٹھاؤں؟ ارشاد فرمایا کہ ایسی صورت میں تُو اُس کا شریک ہو جائے گا۔

٭…٭…٭

۳۸۵. حدثنا ابن المبارک عن یونس عن الزهري عن أبي سلمة بن عبدالرحمن أن حسین بن علي دخل علی عثمان رضی الله عنه وهو محصور فقال یا أمیر المؤمنین أنا طوع یدک فمرني بما شئت فقال له عثمان یا ابن أخي فاجلس في بیتک حتی یأتي الله بأمره فلا حاجة لي في هراقة الدماء.

۳۸۵﴾ اِبن المبارک نے یونس سے، انہوں نے الزہری سے، انہوں نے ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اُن کے محاصرے کی حالت میں آ کر عرض کرنے لگے کہ اَے اَمیر المؤمنین! مَیں آپ کے زیرِ دست ہوں، آپ مجھے جو چاہے حکم دیں مَیں تعمیل کروں گا، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا کہ اَے میرے بھتیجے! جا اَپنے گھر میں بیٹھ جا، یہاں تک اللہ تعالیٰ اپنا فیصلہ کر ڈالے، مجھے خون ریزی کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

٭…٭…٭

۳۸٦. حدثنا ابن المبارک عن یزید بن ابراهیم عن ابن سیرین قال قال أبو مسعود الأنصاري رضی الله عنه أصبح أمرائي یخیروني أن أقیم علی ما أرغم أنفي وقبح وجهي أو آخذ سیفي فأقتل فأقتل فأدخل النار فاخترت أن أقیم علی ما أرغم أنفي وقبح وجهي ولا آخذ سیفي فأ قاتل فأقتل فأدخل النار

۳۸٦﴾ اِبن المبارک نے یزید بن اِبراہیم سے، انہوں نے، اِبن سیرین سے روایت کی ہے کہ ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے اُمراء مجھے اِختیار دیں گے یا تو اس میں ٹھہرا رہوں اس حال میں کہ میری ناک رُسوا ہو اَور چہرہ قبیح ہو، یا تلوار لوں پھر قتل کروں اور قتل ہو جاؤں، اور آگ میں داخل ہو جاؤں، پھر مَیں نے یہ پسند کیا کہ مَیں رُسوا ہو جاؤں لیکن تلوار ہاتھ میں نہ لوں کہ قتال کروں پھر قتل ہو جاؤں اور آگ میں دَاخل ہو جاؤں۔

٭…٭…٭

۳۸۷. حدثنا ابن أبي غنیة عن أبیه عن جبلة بن سحیم عن عامر بن مطر قال قال لي حذیفة یا عامر لا یغرنک ما تری والناس یثوبون الی المسجد فان هؤلاء یوشکون أن ینفر جوا عن د ینهم کما تنفرج المرأة عن قبلها فاذا فعلوا ذلک فعلیک بما أنت علیه الیوم.

۳۸۷﴿ ابن اَبی غُنیہ اپنے باپ سے، وہ جبلہ بن سحیم سے روایت کرتے ہیں کہ عامر بن مطر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا اَے عامر! تجھے دُھوکہ میں نہ ڈالے وہ چیز جو تُو دیکھ رہا ہے کہ

لوگ اُٹھ کر مسجد کی طرف جا رہے ہیں بے شک یہ لوگ قریب ہے کہ اپنے دین سے جُدا ہو جائیں، جیسے عورت اپنے پہلو سے جُدا ہوتی ہے، جب وہ ایسا کام کریں تو تجھ پر لازم ہے کہ تو اُن نظریات پر جن پر تو آج ہے، کاربند رہے۔

۞...۞...۞

۳۸۸. حدثنا ابن المبارک عن سفيان عن حبيب بن أبي ثابت عن أبي البختري عن حذيفة قال ألا ان الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر حسن وليس من السنة أن ترفع السلاح على امامک

۳۸۸﴿ ابن المبارک، سفیان سے، وہ حبیب بن اَبو ثابت سے، وہ ابوالبختری سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ خبردار! اَمر بالمعروف اور نہی عن المنکر اچھا کام ہے اور سُنّت نہیں کہ تو اَسلحہ اپنے اِمام کے خلاف اُٹھائے۔

۞...۞...۞

۳۸۹. حدثنا ابن المبارک عن محمد بن طلحة اليامي عن ابراهيم ابن عبدالأعلى عن سويد بن غفلة قال قال لي عمر رضى الله عنه لعلک تبقى حتى تدرک الفتنة فاسمع وأطع وان كان عليک عبد حبشي ان ضربک فاصبر أو حرمک أو ظلمک فاصبر وان أراداک على أمر ينقصک في دينک فقل سمعا وطاعة دمي دون ديني

۳۸۹﴿ ابن المبارک نے محمد بن طلحہ الیامی سے، انہوں نے اِبراہیم بن عبد الاعلیٰ سے روایت کی ہے کہ، سوید بن غفلہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے کہا کہ شاید تُو زندہ رہے حتیٰ کہ تجھے فتنہ پالے، پس سُنتا اور اِطاعت کرنا اگرچہ تجھ پر حبشی غلام کیوں نہ ہو اگر وہ تجھے مارے تو صبر کر اور اگر تجھے محروم کریں یا تجھ پر ظلم کریں تو صبر کر اور اگر وہ تجھ سے ایسے کام کا اِرادہ کریں جس کی وجہ سے تیرے دین میں نقصان آئے تو تُو کہہ دے کہ آپ کی بات سُنتا ہوں اور اِطاعت کرتا ہوں لیکن دین کے بجائے میرا خون حاضر ہے۔

۞...۞...۞

۳۹۰. حدثنا ابن المبارک عن سليمان بن المغيرة عن عبدالله بن مغفل عن عبدالله بن سلام أنه قال حين هاج الناس بعثمان يا أيها الناس لا تقتلوا عثمان فوالذي نفسي بيده ما قتلت أمة قط نبيها فيصلح الله أمرهم حتى يهريقوا دم سبعين ألفا منهم وما قتلت أمة قط خليفتها فيصلح الله أمرهم حتى يهريقوا دم أربعين ألفا منهم

۳۹۰﴿ ابن المبارک نے سلیمان بن المغیرہ سے روایت کی ہے کہ، عبداللہ بن مغفل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حملہ کا اِرادہ کیا تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اَے

لوگو! حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل مت کرو! اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، کسی اُمّت نے اپنے نبی کو جب قتل کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے معاملے کو دُرست نہ کیا حتی کہ ان میں ستّر ہزار کا خون بہہ گیا، اور کوئی اُمّت جب اپنے نبی کے خلیفہ کو قتل کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کے معاملے کو نہیں سدھارتے حتی کہ ان میں چالیس ہزار کا خون بہہ جائے۔

✿…✿…✿

۳۹۱. حدثنا ابن المبارک عن أبي معشر عن سعيد المقبري عن أبي هريرة رضی الله عنه قال كنت مع عثمان رضي اللّٰه عنه في الدار فقتل منا رجل فقلت يا أمير المؤمنين ناب الضراب قتلوا منا انسانا قال عزمت عليک لما طرحت سيفک فانما تراد نفسي فساقي المؤمنين اليوم بنفسي قال فطرحت سيفي فما أدري اين وقع

۳۹۱﴾ ابن المبارک نے ابومعشر سے، انہوں نے سعید المقبری سے روایت کی ہے کہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ گھر میں تھا۔ ہمارا ایک آدمی قتل کر دیا گیا، میں نے عرض کیا کہ مارنے والے خوش ہو رہے ہیں، اُنہوں نے ہمارا ایک آدمی قتل (یعنی شہید) کر دیا ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میں تجھے حکم دیتا ہوں کہ تُو اپنی تلوار پھینک دے، یہ لوگ میری جان کے دَرپے ہیں، آج میں مؤمنین کو اپنی قربانی دے کر بچاؤں گا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی تلوار پھینک دی، معلوم نہیں وہ کہاں جا گری !!!

✿…✿…✿

۳۹۲. حدثنا ابن أبي غنيمة عن ابن أبي خالد عن حصين الحارثي قال قال زيد بن أرقم لعليَ رضی اللّٰه عنه نشدتک باللّٰه أنت قتلت عثمان قال فاطرق ساعة ثم قال والذي فلق الحبة وبرأ النسمة ما قتلت عثمان ولا أمرت بقتله

۳۹۲﴾ ابن ابی غنیمہ نے ابن ابی خالد سے، انہوں نے حصین الحارثی، زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ میں تمہیں خدا کا واسطہ دیتا ہوں کیا آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کیا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کچھ دیر سَر جھکائے رکھا پھر کہا کہ اُس ذات کی قسم جس نے دَانے کو چیرا اور رُوح کو پیدا کیا میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہ قتل کیا ہے اور نہ اُس کے قتل کا حکم دیا ہے۔

✿…✿…✿

۳۹۳. حدثنا ابن المبارک عن جرير بن حازم قال حدثني أيوب وابن وهشام عن محمد بن سيرين أن كعبا بعث الى عثمان رضي اللّٰه عنه وهو محصور ان حقک اليوم على كل مسلم كحق الولد على ولده وانک مقتول لا محالة فاكفف يدک فانه أعظم لحجتک عند اللّٰه يوم القيامة فلما بلغه ذلک قال لأصحابه اعزم على كل من كان يرى لي عليه حقا لما خرج عني فغضب مروان فرمى بالسيف من يده حتى أثر في الجدار وقال

المغيرة بن الأخنس وأنا لأعزم على نفسي لأقتلن فقاتل حتى قتل

۳۹۳﴾ ابن المبارک نے جریر بن حازم سے انہوں نے ایوب اور ابن عون اور ہشام سے انہوں نے محمد بن سیرین سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پیغام بھیجا جب اُن کا محاصرہ کیا گیا تھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آج ہر مسلمان پر ایسے حق ہے جیسے باپ کا حق بیٹے پر ہوتا ہے اور آپ لازماً قتل کر دیئے جائیں گے، پس اپنا ہاتھ رُوک دیجئے! اس کی وجہ سے قیامت کے دن آپ کی حُجت بڑی ہو جائے گی، جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ پیغام مِلا تو انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ مَیں حکم دیتا ہوں کہ ہر اُس شخص کو جو یہ سمجھتا ہے کہ میرا اُس پر حق ہے، کہ میری طرف سے خُروج نہ کرے، مروان یہ سُن کر غصے میں آ گیا اَور اپنے ہاتھ سے تلوار دِیوار پر دے ماری جس کی وجہ سے دِیوار میں نشان پڑ گیا، مغیرہ بن الاخنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ مَیں نے اپنے اوپر لازم کر رکھا ہے کہ مَیں لڑوں گا، پھر وہ لڑا یہاں تک کہ قتل (شہید) کر دیا گیا۔

۞ ۞ ۞

۳۹۴. وحدثنا ابن المبارک عن جرير بن حازم قال سمعت حميد بن هلال العدوي يقول قال رجل منا رأيت عثمان رضى الله عنه بعلما قتل أحسن ما كنت أراه عليه ثياب بياض فقلت يا أمير المؤمنين أي الأمور وجدت أوثق قال الدين القيم ليس فيه سفک دم ثلاث مرات فلما كان يوم الجمل لبست سلاحي وركبت فرسي وأخذت رمحي وكنت في الرعلة الأولى فبينا أنا كذلک اذا عرضت لي رؤياي فقلت ألم يقل لک عثمان في المنام كيت وكيت فصرفت فرسي الى المنزل فألقيت سلاحي وجلست في بيتي حتى انقضى ذلک الأمر لم أخرج منه في شيء

۳۹۴﴾ ابن المبارک نے جریر بن حازم سے روایت کی ہے حمید بن ہلال العدوی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ہمارے ایک آدمی نے کہا کہ مَیں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں دیکھا کہ وہ شہید ہونے کے بعد بہترین حالت میں تھے۔ اُنہوں نے سفید کپڑے پہن رکھے تھے، مَیں نے عرض کیا کہ اَے اَمیر المؤمنین! آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے تمام کاموں میں سے کس کام کو سب سے زیادہ پُختہ پایا؟ تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تین مرتبہ اِرشاد فرمایا کہ وہ مضبوط دِین جس میں خونریزی نہ ہو، وہ شخص کہتا ہے کہ جب ''یومِ جمل'' تھا تو مَیں نے اَسلحہ پہنا۔ اپنے گھوڑے پر سوار ہوا، اور اپنے نیزے کو پکڑا اور مَیں پہلے قافلہ میں تھا، اُسی دوران مجھے اپنا خواب یاد آیا مَیں نے اپنے آپ سے کہا کہ کیا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تجھے خواب میں فلاں فلاں بات نہیں کہی تھی؟ مَیں نے اپنے گھوڑے کو گھر کی جانب پھیرا اَور اَسلحہ اُتار کر گھر میں بیٹھ گیا یہاں تک یہ معاملہ ختم ہو گیا اور مَیں اس میں شامل نہیں ہوا۔

۞ ۞ ۞

۳۹۵. حدثنا ابن المبارک عن عمر بن سعيد عن عبدالكريم أبي أمية سمع جابر بن

زيد الأزدي سمع عليا رضى الله عنه يقول ما أمرت بقتل عثمان ولا أحببته ولكن بنوا عمي اتهموني فأرسلت اعتذرت فأبوا أن يقبلوا فعبدت فصمت

۳۹۵﴾ ابن المبارک نے، عمر بن سعید سے، انہوں نے عبدالکریم ابوامیہ سے، انہوں نے جابر بن زید الازدی سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مَیں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہ تو قتل کیا اور نہ مَیں نے کبھی ایسی حرکت کو پسند کیا، لیکن میرے چچازاد بھائی مجھ پر تہمت لگاتے ہیں، مَیں نے ان کے پاس معذرت بھیجی لیکن اُنہوں نے اسے قبول کرنے سے اِنکار کردیا۔

٭٭٭

۳۹۶. حدثنا ابن عيينة عن جعفر عن أبيه عن علي رضى الله عنه قال اللهم جلل قتلة عثمان اليوم خزية.

۳۹۶﴾ ابن عُیینہ نے، جعفر سے، وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اَے اللہ! آج کے دِن قاتلین حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رُسوائی کو ظاہر فرما دے۔

٭٭٭

۳۹۷. حدثنا ابن المبارک عن هشام عن الحسن قال قال محمد بن مسلمة أعطاني رسول الله صلى الله عليه وسلم سيفا فقال قاتل به المشركين ما قوتلوا فاذا رأيت أمتي تضرب بعضها في بعض فات به أحدا فاضرب به حتى ينكسر ثم اجلس في بيتک حتى تأتيک يد خاطئة أو منية قاضية قال ففعل

۳۹۷﴾ ابن المبارک نے ہشام سے، انہوں نے الحسن سے روایت کی ہے کہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک تلوار دی اور فرمایا کہ اس کے ساتھ مشرکوں کے خلاف لڑنا جب تک وہ لڑتے ہیں، جب تُو میری اُمّت کو دیکھے کہ وہ ایک دوسرے کو مار رہے ہیں تو یہ تلوار اُحد پہاڑ پر دے مارنا تا کہ ٹوٹ جائے، پھر اپنے گھر میں جا بیٹھنا پھر تو کسی خطا کار کے ہتھے چڑھ جائے یا تجھے طبعی موت آ جائے، پس محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا ہی کیا۔

٭٭٭

۳۹۸. حدثنا ابن المبارک عن حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن أبي بردة بن أبي موسى قال دخلنا على محمد بن مسلمة بالربذة فقلت له ألا تخرج الى الناس فانک في هذا الأمر بمكان يسمع منک فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انه ستكون فتنة وفرقة فاضرب بسيفک عرض أحد وكسر نبلک وقطع وترک واقعد في بيتک فقد فعلت ما أمرني به واذا سيف معلق بعمود الفسطاط فأنزله فسله فاذا سيف من خشب ثم قال قد فعلت بسيفي ما أمرني رسول الله صلى الله عليه وسلم وهذا أعده أهيب به الناس.

۳۹۸﴾ ابن المبارک نے حماد ابن سلمہ سے، انہوں نے علی بن زید سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو بردہ بن أبي موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں ہم محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس مقام ربذہ میں آئے میں نے ان سے کہا کہ آپ لوگوں کی طرف کیوں نہیں جاتے؟ آپ کا اسلام میں ایک مقام ہے، آپ کی بات سُنی جائے گی؟ محمد بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ عنقریب فتنہ اور فرقہ پرستی ہوگی۔ تم اپنی تلوار کو اُحد پہاڑ پر مار دینا اور اپنے تیر بھی توڑ ڈالنا، اور اپنے کمان کی تانت کاٹ ڈالنا، اور گھر میں جا بیٹھنا، پھر جیسے آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا تھا میں نے ویسے ہی کیا، وہاں خیمے کے ستون پر ایک تلوار لٹکی ہوئی تھی اُنہوں نے اُسے اُتارا اور نیام سے باہر نکالی تو وہ لکڑی کی تلوار تھی، پھر فرمایا کہ میں نے اپنی تلوار کے ساتھ وہی کام کیا جس کا رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا تھا اور یہ لکڑی کی تلوار تو میں نے لوگوں کو ڈرانے کے لئے تیار کر رکھی ہے۔

٭٭٭

۳۹۹. حدثنا ابن المبارک عن حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن أبي عثمان أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يا خالد بن عرفطة انه سيكون أحداث وفتن واختلاف فان استطعت أن تكون المقتول ولا تكن القاتل فافعل

۳۹۹﴾ ابن المبارک نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے علی بن زید سے روایت کی ہے کہ ابو عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا کہ اَے خالد بن عرفطہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! عنقریب نئے فتنے اور اِختلاف ہوں گے، اگر تو مقتول بن سکے۔ تو بن جانا لیکن قاتل نہ بننا۔

٭٭٭

۴۰۰. حدثنا ابن المبارک عن عيسى بن عمر قال سمعت شيخا يحدث عمرو بن مرة قال قال عبدالله بن عمرو رضى الله عنهما لم أره أحال على أحد دونه كنت أقرأ هذه الآية ثم انكم يوم القيامة عند ربكم تختصمون (الزمر: ۳۱) فكنت أرى أنها في أهل الكتاب حتى كبح بعضنا وجوه بعض بالسيوف فعرفنا أنها فينا

۴۰۰﴾ ابن المبارک نے عیسیٰ بن عمر سے، انہوں نے شیخ سے روایت کی ہے کہ عمرو بن مرہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میرے خیال میں اس حدیث کو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نقل کیا ہے، کسی اور نے روایت نہیں کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب میں یہ آیت پڑھتا تھا کہ:

﴿ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ۝﴾ (الزمر، آیت ۳۱)

ترجمہ: پھر تم اَپنے رب کے ہاں باہم جھگڑو گے۔

میں سمجھتا تھا کہ یہ اَہل کتاب کے بارے میں ہے لیکن جب ہم نے ایک دوسرے کے چہرے تلوار کے ذریعہ بگاڑ ڈالے تو ہم سمجھے کہ یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

٭٭٭

۴۰۱. حدثنا ابن عيينة عن عمرو بن دينار عن أبي جعفر قال حدثني حرملة مولى أسامة

بن زيد قال بعثني أسامة الى علي فقال لي انه سيسألک ما خلف صاحبک فقل له انه يقول لک والله لو كنت في شدق أسد لأحببت أن أكون معک فيه ولكن هذا أمرلم أره قال فجئت عليا رضی الله عنه فقلت له هذه المقالة قال فلم يعطني شيئا قال وأتيت حسنا وحسينا وابن جعفر فأوقروالي راحلتي قال عمرو رأيت حرملة ولم أسمع منه هذا الحديث.

۴۰۱﴾ ابن عُیینہ نے عمرو بن دینار سے، انہوں نے ابوجعفر سے روایت کی ہے کہ حضرت حرملہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو کہ حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آزادکردہ باندی تھی فرماتی ہیں کہ مجھے حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف یہ کہہ کر بھیجا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تجھ سے پوچھیں گے کہ کس چیز نے تیرے مالک کو ہمارے ساتھ مل کرلڑنے سے باز رکھا؟ تم اُن سے کہنا کہ وہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم اگر مَیں شیر کے جبڑوں میں ہوتا پھر بھی مجھے یہ بات پسند ہوتی کہ مَیں آپ کے ساتھ اس جنگ میں ہوتا،لیکن آپ کے اس معاملے کو مَیں درست نہیں سمجھتا،حضرت حرملہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ مَیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ کے پاس آئی اور مَیں نے اُن سے یہ بات کہی تو اُنہوں نے مجھے کچھ جواب نہ دیا، پھر مَیں حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اِبن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئی تو اُنہوں نے میرے آنے کا اِکرام کیا۔ حضرت عمرو رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مَیں نے حضرت حرملہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیکھا تھا،لیکن ان سے حدیث نہیں سُنی تھی۔

۞ ۞ ۞

۴۰۲. حدثنا ابن المبارک عن أسامة بن زيد رضی الله عنه قال أخبرني محمد بن عبدالله بن عمرو بن عثمان بن محمد بن عبدالرحمن ابن لبيبة أخبره أن عمر بن سعد ذهب الى أبيه سعد وهو بالعقيق معتزل في أرض له فقال يا أبتاه لم يبق من أصحاب بدر غيرک ولا من أهل الشورى فلو انک انبعثت بنفسک ونصبتها للناس ما اختلف عليک اثنان فقال ألهذا جئت أي بني أقعدت حتى لم يبق من أجلي الا مثل ظمأ الدابة ثم أخرج فاضرب أمة محمد صلى الله عليه وسلم بعضها ببعض اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول خير الرزق ما يكفي وخير الذكر الخفي

۴۰۲﴾ ابن المبارک نے اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے محمد بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عثمان بن محمد بن عبدالرحمٰن اِبن لبیبہ سے روایت کی ہے کہ، عمر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے وہ ''عقیق'' نامی جگہ پر اپنی زمینوں میں سب سے الگ تھلگ تھے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اَے ابّا جان! اَصحابِ بدر میں آپ کے علاوہ کوئی باقی نہ رہا اور نہ اہلِ شوریٰ میں سے کوئی باقی رہا، تو اگر آپ اُٹھ کھڑے ہوں اور خلافت کے لئے خود کو لوگوں پر پیش فرمادیں تو اس پر دو آدمی بھی اِختلاف نہ کریں گے؟ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

فرمایا اَے میرے بیٹے! کیا تُو اب یہاں آیا ہے جب میری زندگی کا خاتمہ ہونے والا ہے کہ مَیں نکلوں اور اُمّت کو ایک دوسرے سے لڑائی میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ بہترین رزق وہ ہے جو کفایت کر جائے اور بہترین ذکر وہ ہے جو آہستہ ہو۔

✿ ✿ ✿

۴۰۳. حدثنا ابن المبارک عن المفضل بن لا حق عن أبي بكر بن حفص عن سليمان بن عبدالملک قال حدثني رجل من أهل اليمن قال سمعت سعد بن مالک رضی الله عنه يقول كنت رجلا من أهل مكة بها مولدي وداري ومالي فلم أزل بها حتى بعث الله تعالى نبيه صلى الله عليه وسلم فآمنت به واتبعته فمكثت بها ماشاء الله ان أمكث ثم خرجت منها فارا بديني الى المدينة فلم أزل بها حتى جمع الله لي بها مالي وأهلي وأنا اليوم فار بديني من المدينة الى مكة كما فررت بديني من مكة الى المدينة

۴۰۳﴾ ابن المبارک نے المفضل بن لاحق سے، انہوں نے ابی بکر بن حفص سے، انہوں نے سلیمان بن عبدالملک سے، انہوں نے ایک یمنی سے روایت کی ہے کہ سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مَیں مکہ کا رہنے والا تھا، میری وہاں پیدائش ہوئی اور میرا گھر بار وہیں پر تھا، پھر مَیں وہاں مقیم رہا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کو مبعوث فرمایا، پھر مَیں اُن پر ایمان لایا اور مَیں نے اُن کی پیروی کی، پھر مَیں مَکّہ میں جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا ٹھہرا رہا، پھر میں نے اپنے دین کی وجہ سے وہاں سے ہجرت کی اور مدینہ پہنچا، مَیں مسلسل وہاں رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے اس کے بدلے میں یہاں پر مال اور اَہل جمع فرما دیئے، اور آج مَیں اپنے دِین کی وَجہ سے مدینہ سے مَکّہ کی طرف بھاگ رہا ہوں جیسے میں اپنے دِین کی وَجہ سے مَکّہ سے مدینہ کی طرف بھاگا تھا۔

✿ ✿ ✿

۴۰۴. حدثنا ابن المبارک عن عبدالله بن نافع عن أبيه عن ابن عمر رضى الله عنهما قال لما قتل عثمان لقيه علي رضى الله عنهما فقال يا أبا عبدالرحمن انک رجل مطاع في أهل الشام واني أرى فتنة تغلي مراجلها فاذهب فقد أمرتک عليهم فقال اذكرک الله وقرابتک من فاستشفع صلى الله عليه وسلم وصحبتي اياه لما أعفيتني فأبى فستشفع عليه بحفصة رضى الله عنها فأبى فخرج الى مكة فبعث في طلبه حتى أنهم ليأتون البعير فيعجلون أن يخطموه وظن أنه يريد الشام فأخبر أنه الى مكة فسكن

۴۰۴﴾ ابن المبارک نے عبداللہ بن نافع سے، انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر دیا گیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ملاقات حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اَے ابو عبدالرحمٰن (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! تُو ایسا آدمی ہے کہ اہل شام تیری اطاعت کرتے ہیں اور

مَیں دیکھ رہا ہوں کہ وہاں فتنہ اُبل رہا ہے، جائیے مَیں نے آپ کو ان کا اَمیر بنادیا، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ مَیں آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں اور رسول اللہ ﷺ کی آپ کے ساتھ رِشتہ داری اور آپ کی اُن کے ساتھ صحبت کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ مجھے اس کام سے معاف رکھئے، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی درخواست قبول کرنے سے اِنکار کر دیا، تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو سفارش کے لئے بھیجا مگر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہ مانے۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ مکہ چلے گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو لانے کے لیے اُن کے تعاقب میں لوگ بھیجے کہ اُن کے اونٹ کی بھاگ پکڑ کر ان کو واپس لائیں مگر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سمجھ کر کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کو شام ضرور بھیجنا چاہتے ہیں، لوگوں سے معذرت کر لی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیج دیا کہ اُن سے جا کر کہہ دیں کہ اب میں مکہ روانہ ہو چکا ہوں اور وہیں رہوں گا۔

٭٭٭

۴۰۵. حدثنا ابن المبارک عن الأسود بن شيبان السدوسي عن خالد بن سمير هرب موسى بن طلحة بن عبيد الله من المختار الى البصرة مع وجوه أهل الكوفة وكان الناس يرون في زمانه انه المهدي فسمعته يوما وذكر الفتنة فقال رحم الله عبدالله بن عمر أو أبا عبدالرحمن والله اني لأحسبه على عهد النبي صلى الله عليه وسلم الذي عهد اليه لم يفتن بعده ولم يتغير والله ما استفزته قريش في فتنتها الأولى فقلت في نفسي ان هذا الزري على أبيه في مقتله

۴۰۵﴾ ابن المبارک نے الاسود بن شیبان السدوسی سے، انہوں نے خالد بن سمیر سے روایت کی ہے کہ موسیٰ بن طلحہ بن عبیداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ کوفہ کے معززین سمیت مختار کے ڈر سے بصرہ کی طرف بھاگا۔ اس دور کے لوگوں کا یہ خیال تھا کہ حضرت موسیٰ بن طلحہ بن عبیداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ مہدی ہیں ایک دِن مَیں نے حضرت موسیٰ بن طلحہ بن عبیداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ کو فتنے کا ذکر کرتے ہوئے سُنا۔ وہ کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر رحم کرے، میرا خیال ہے وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ کئے ہوئے وعدہ پر پختہ تھے کہ نہ آپ ﷺ کے بعد کسی فتنہ میں پڑے گا اور نہ تبدیل ہوگا اللہ کی قسم ! حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو قریش نے اپنے پہلے فتنے میں نہیں اُٹھایا، مَیں اپنے دِل میں کہتا تھا کہ یہ شخص اپنے والد کے قتل کے متعلق بُزدِل ہے۔

٭٭٭

۴۰۶. حدثنا ابن المبارک عن الأسود بن شيبان عن خالد بن سمير قال غدا علي على ابن عمر رضى الله عنهما فقال هذه كتبنا قد فرغنا منها اركب بها الى أهل الشام فقال أنشدک بالله وأنشدک الاسلام قال انک والله لتركبنه قال أذكرک الله واليوم الآخر فان هذا أمر لم أكن من أوله في شيء ولست كائنا من آخره في شيء واني والله ما أرد عليک من أهل لشام شيئا والله لئن كان أهل الشام يريدونک لتأتينک طاعتهم وان

كانوا لا يريدونك ما أنا عليك منهم شيئا قال انك والله لتركبنه طائعا أو كارها فدخل

ابن عمر داره والصرف عنه علي حتى الدس في سواد الليل فدعى بنجائبه فقعد عليها

فرمى بها الى مكة.

۴۰۶﴾ ابن المبارک نے الاسود بن شیبان سے روایت کی ہے کہ خالد بن سمیر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس گئے اور فرمایا کہ یہ ہمارے گھوڑے ہیں ہم ان سے فارغ ہو چکے ہیں۔ آپ ان پر سوار ہو کر اہلِ شام کی طرف جائیں؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ میں آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں! میں آپ کو اسلام کا واسطہ دیتا ہوں! حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، اللہ کی قسم! آپ اس پر ضرور سوار ہوں گے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ میں آپ کو اللہ تعالیٰ اور آخرت کا واسطہ دیتا ہوں؟ میں اس معاملے کے نہ شروع میں تھا اور نہ اس کے آخر میں ہونا چاہتا ہوں؟ اور اللہ کی قسم! میں آپ کے خلاف ہونے سے اہلِ شام کو باز نہیں رکھ سکتا، اگر اہل شام آپ کو چاہتے ہوں گے تو اُن کی اطاعت آپ کو پہنچ جائے گی، اور اگر وہ آپ کو نہیں چاہتے تو میں ان کو آپ سے باز نہیں رکھ سکتا؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی قسم تُو ضرور بضرور اس پر سوار ہوگا یا اطاعت گُوار بن کر خواہ مجبور بن کر، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے گھر میں داخل ہوئے، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں سے واپس چلے گئے یہاں تک کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رات کی تاریکی میں داخل ہوئے تو انہوں نے اپنی اُونٹیاں منگوائیں اور ان پر سوار ہو کر مکّہ کی طرف روانہ ہو گئے۔

✿...✿...✿

۴۰۷. حدثنا ابن المبارک عن ابن شوذب قال حدثني يزيد البصري وكان في بني ضبيعة سمع مطرف بن الشخير قال سمعت أبا الدراء رضى الله عنه يقول حبذا موتا على الاسلام قبل الفتن

۴۰۷﴾ ابن المبارک نے ابن شوذب سے، انہوں نے بنی ضبیعہ کے یزید البصری سے، انہوں نے مطرف بن الشخیر سے روایت کی ہے کہ ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنوں سے پہلے اسلام کی حالت میں موت کا آنا خوش بختی ہے۔

✿...✿...✿

۴۰۸. حدثنا ابن المبارک عن شعبة عن سعد بن ابراهيم عن أبيه قال لما بلغ عليا رضى الله عنه أن طلحة يقول انما بايعت واللج على قفاي أرسل ابن عباس الى أهل المدينة فسألهم عما قال فقال أسامة بن زيد أما اللج على قفاه فلا ولكن بايع وهو كاره فوثب الناس عليه حتى كادوا يقتلونه

۴۰۸﴾ ابن المبارک نے شعبہ سے، انہوں نے سعد بن ابراہیم سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ

جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بات پہنچی کہ حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مَیں نے بیعت اس حال میں کی کہ میری گدی پر تلوار تھی تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت اِبن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اہلِ مدینہ کی طرف بھیجا تا کہ ان سے حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس بات کے بارے میں پوچھا جائے تو حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اس کی گدی پر تلوار تو نہیں تھی لیکن بیعت اس نے ناپسندیدگی سے کی، اس موقع پر سب لوگ حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ٹوٹ پڑے یہاں تک قریب تھا کہ وہ اُسے قتل کر ڈالتے۔

٭…٭…٭

۴۰۹. حدثنا ابن المبارک عن ابن لهيعة قال حدثني محمد بن عبدالرحمن بن نوفل أن واهب بن ابي مغيث أخبرقال دخلت مع المنذر بن الزبير على ابن عمر وقد أكثر عمرو بن سعيد في أشياء يفرط فيها فقلنا له ألا تقوم فتنهى عن المنكر قال بلى ان شئتم فاذهبوا بنا قالوا لو انطلقنا معنا بناس فانا نخاف يفرط منه اليک فقال ما أنا بصاحب ما تريدون

۴۰۹﴾ اِبن المبارک نے اِبن لہیعہ سے، انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل سے روایت کی ہے کہ عمرو بن سعید رحمہ اللہ تعالیٰ نے بہت سے معاملات میں حد سے تجاوز کر لیا تھا، حضرت واہب بن ابی مغیث رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مَیں مُنذر بن زُبیر کے ہمراہ حضرت اِبن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس گیا اور ہم نے ان سے کہا کہ کیا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہی عن المنکر کے لئے کھڑے نہیں ہوتے ؟ تو حضرت اِبن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کیوں نہیں! اگر تم چاہو تو ہمارے ساتھ چلو، کسی نے کہا اگر ہم لوگوں کے ساتھ مل کر اس کے پاس جائیں گے تو ہمیں اندیشہ ہے کہ وہ آپ کے متعلق بھی حد سے تجاوز کر جائیں گے، حضرت اِبن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ پھر تو مَیں اُس کام کا نہیں جو تم کرنا چاہتے ہو۔

٭…٭…٭

۴۱۰. قال ابن لهيعة وأخبرني الحارث بن يزيد عن ناعم مولى أم سلمة قال سمعت أبا هريرة رضى الله عنه يقول ان السلطان لا يكلم اليوم وذلک في زمن معاوية

۴۱۰﴾ اِبن لہیعہ نے، الحارث بن یزید سے، انہوں نے ناعم مولیٰ اُمِ سلمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ سُلطان سے اِس زمانے میں بات نہیں کی جا سکتی اور وہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور تھا۔

٭…٭…٭

۴۱۱. حدثنا ابن المبارک عن جرير بن حازم قال حدثني عيسى بن عاصم أن الوليد بن عقبة أرسل الى ابن مسعود أن أسكت عن هؤلاء الكلمات ان أصدق الحديث كتاب الله وأحسن الهدي هدي محمد وشر الأمور محدثاتها فقال ابن مسعود أما دون أن يفرقوا بين هذه وهذه فلا فقام عتريس بن عرقوب فاشتمل على السيف ثم أتى عبدالله

فقام عند رأسه فقال هلک من لم يأمر بالمعروف وينه عن المنكر فقال عبدالله لا ولكن هلک من لم يعرف بقلبه معروفا ولم ينكر بقلبه منكرا فقال عتريس لوقلت غير هذا لمشيت الى هذا الرجل حتى أضربه بالسيف حتى لا يعملو الله بالمعصية في أجواف البيوت فقال له عبدالله اذهب فالق بسيفک وتعال فاقعد في ناحية هذه الحلقة.

۴۱۱﴾ ابن المبارک نے جریر بن حازم سے، انہوں نے عیسیٰ بن عاصم سے روایت کی ہے کہ ولید بن عقبہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پیغام بھیجا کہ یہ کلمات کہنا چھوڑ دو کہ باتوں میں سب سے سچی بات کتاب اللہ کی ہے، اور بہترین طریقہ حضرت محمد ﷺ کا طریقہ ہے اور بدترین چیزیں بدعات ہیں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ جب تک اس اور اس کے درمیان (یعنی سر اور دھڑ کے درمیان) جدائی نہ کردی جائے اس وقت تک باز نہ آؤں گا، اس کے بعد عتریس بن عرقوب نے اپنی تلوار اُٹھائی پھر اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور اس کے سر کے قریب کھڑے ہو کر کہنے لگا کہ وہ شخص ہلاک ہوا جو اَمر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا نہیں، بلکہ وہ شخص ہلاک ہوا جو دِل سے اَچھائی کو نہیں جانتا اور بُرائی کو بُرا نہیں جانتا، عتریس بن عرقوب نے کہا کہ اگر آپ نے اس کے علاوہ کوئی بات کی تو میں اس آدمی (یعنی ولید) کے پاس جاؤں گا اور اُسے تلوار سے ماروں گا یہاں تک وہ گھروں کے اَندر بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کریں گے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے کہا جا! اور یہ تلوار رکھ کر واپس آ! اور اس حلقے کے ایک کونے میں بیٹھ جا۔

❁ ❁ ❁

۴۱۲. حدثنا ابن المبارک عن كهمس عن أبي الأزهر الصنعا ني عن أبي العا لية أن عبدالله بن الزبير وعبدالله بن صفوان كانافي الحجر فمر بها ابن عمر فبعثا اليه فأتاهما له عبدالله بن صفوان ما يمنعک أبا عبدالرحمن أن تبايع أمير المؤمنين يعني ابن الزبير وقد بايع له أهل العروض وأهل العراق وعامة أهل الشام فقال لا والله لا أبايعكم وأنتم واضعوان سيوفكم على عواتقكم تصيب أيديكم من دماء المسلمين

۴۱۲﴾ ابن المبارک نے کہمس نے، انہوں نے ابوالازہر الصنعانی سے، انہوں نے ابی العالیہ سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن زُبیر اور عبداللہ بن صفوان دونوں ''مقامِ حطیم'' میں تھے وہاں سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا گزر ہوا۔ اُن دونوں نے اُسے بُلوا بھیجا۔ وہ ان کے پاس تشریف لائے تو عبداللہ بن صفوان نے اس سے کہا کہ اَے ابوعبدالرحمٰن! آپ کو کس چیز نے اَمیرالمؤمنین یعنی ابن الزبیر کی بیعت سے روک کے رکھا ہے؟ حالانکہ مال والوں نے (یعنی حجاز حضرات) اور اَہلِ عراق نے اور عام اہل شام نے ان کی بیعت کرلی ہے، تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا نہیں، اللہ کی قسم! میں تمہاری بیعت نہیں کروں گا جب تک تم نے تلواریں اپنی کندھوں پر رَکھی ہوئی ہیں، اور مسلمانوں کے خون سے ہاتھ رَنگ رہے ہو۔

❁ ❁ ❁

۴۱۳. حدثنا ابن مبارك عن جرير بن حازم قال حدثنا غيلان بن جرير عن أبي قيس عن أبي هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قاتل تحت راية عمية يغضب لعصبية أو ينصر عصبية أو يدعوا الى عصبية فقتل فقتله جاهلية ومن خرج على أمتي يضرب برها وفاجرها لا ينحاش من مؤمنها ولا يفي لذي عهد عهدها فليس مني ولست منه.

۴۱۳﴾ ابن المبارک نے، جریر بن حازم سے، انہوں نے غیلان بن جریر سے، انہوں نے ابی قیس سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو گمراہی کے جھنڈے کے نیچے لڑا، قوم پرستی کی وجہ سے غصہ ہوتا ہے، یا قوم پرستی کی بنیاد پر مدد کرتا ہے، یا قوم پرستی کی طرف دعوت دیتا ہے پھر وہ مارا جاتا ہے تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہے اور جس نے میری امّت پر خروج کیا اور اس کے نیکوکار اور بُروں کو مارا، اور جو امّت کے مومن کے ضرر پہنچانے سے باز نہ آیا، اور نہ عہد کئے گئے لوگوں سے عہد پورا کیا تو وہ مجھ سے نہیں اور مَیں اس سے نہیں۔

✿…✿…✿

۴۱۴. حدثنا ابن مبارك عن سفيان عن يونس عن غيلان بن جرير نحوه

۴۱۴﴾ ابن مبارک نے سفیان سے، انہوں نے یونس سے، انہوں نے غیلان بن جریر سے ایسی ہی روایت بیان کی ہے:
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو گمراہی کے جھنڈے کے نیچے لڑا، قوم پرستی کی وجہ سے غصہ ہوتا ہے، یا قوم پرستی کی بنیاد پر مدد کرتا ہے، یا قوم پرستی کی طرف دعوت دیتا ہے پھر وہ مارا جاتا ہے تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہے اور جس نے میری امّت پر خروج کیا اور اس کے نیکوکار اور بُروں کو مارا، اور مومن امّت کے کسی مومن کو ضرر پہنچانے سے باز نہ آیا، اور نہ عہد کئے گئے لوگوں سے عہد پورا کیا تو وہ مجھ سے نہیں اور مَیں اس سے نہیں۔

✿…✿…✿

۴۱۵. حدثنا ابن مبارك وعيسى بن يونس جميعا قالا أخبرنا سليمان الاعمش عن عبدالله بن مرة عن مسروق عن عبدالله رضى الله عنه قال قام فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم مقامي فيكم فقال والذي لا اله غيره لا يحل دم رجل يشهد أن لا اله الا الله وأني رسول الله الا أحد ثلاثة نفر النفس بالنفس والثيب الزان والمفارق للجماعة التارك لدينه
وقال ابن المبارك أو قال التارك للاسلام

۴۱۵﴾ ابن المبارک نے عیسیٰ بن یونس سے، انہوں نے سلیمان الاعمش سے، انہوں نے عبداللہ بن مرہ سے، انہوں نے مسروق سے روایت کی ہے کہ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جہاں مَیں تمہارے درمیان کھڑا ہوں اس جگہ نبی کریم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے تھے اور ارشاد فرما رہے تھے کہ اُس ذات کی قسم! جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، جو آدمی یہ گواہی

دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور مَیں اللہ کا رسول (ﷺ) ہوں تو اس کا خون حلال نہیں، مگر ان میں سے تین کا خون حلال ہے:

نمبر1: کسی کے قتل کے بدلے قتل کیا جائے۔

نمبر2: شادی شُدہ زانی ہو۔

نمبر3: جماعت سے جُدا ہونے والا ہو (یعنی) اپنے دِین کو چھوڑنے والا ہو (مرتد ہو)۔

(ابن المبارک رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اِسلام کو چھوڑنے والا سے حضرت محمد ﷺ کے لائے ہوئے دِین کو چھوڑنے والا مراد ہے)۔

۞ ۞ ۞

۴۱۶. حدثنا ابن المبارک عن اسماعيل بن أبي خالد عن قيس بن أبي حازم عن الصنابحي رضى الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول أنا فرطكم على الحوض واني مكاثر بكم الأمم فلا تقتتلن بعدي

۴۱۶﴾ ابن المبارک نے اِسمٰعیل بن اَبی خالد سے روایت کی ہے کہ قیس بن ابی حازم الصنابحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مَیں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ مَیں حوضِ کوثر پر تمہارا اِنتظار کروں گا اور مَیں دیگر اُمتوں کے مقابلے میں تمہاری کثرت پر فخر کروں گا، پس تم ہرگز میرے بعد ایک دوسرے کو قتل نہ کرنا۔

۞ ۞ ۞

حدثنا مرحوم العطار عن أبيه قال لما كانت فتنة يزيد بن المهلب اختلف الناس فيه قال فانطلقنا الى محمد بن سفيان فقلنا له ما ترى في أمر هذا الرجل وقلنا له كيف نريد أن تصنع أنت فقال انظروا أسعد الناس حين قتل عثمان رضى الله عنه فاقتدوا به قال فقلنا هذا ابن عمر كف يده.

۴۱۷﴾ مرحوم العطار اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب یزید بن المہلب کا فتنہ اُٹھا تو لوگوں کا اس کے متعلق اِختلاف ہوا تو ہم محمد بن سفیان کے پاس گئے اور اُن سے کہا کہ آپ کی اس آدمی کے بارے میں کیا رائے ہے؟ اور ہم نے اس سے کہا کہ ہم کیا اِرادہ کریں؟ آپ سوچ کر بتائیں؟ اُنہوں نے ارشاد فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کے بعد سب سے نیک بخت آدمی کو دیکھو اور اس کی اِقتداء کرو! ہم نے کہا کہ یہ تو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں جس نے اپنا ہاتھ روکے رکھا ہے۔

۞ ۞ ۞

۴۱۸. حدثنا هشيم عن يعلى بن عطاء عن أبيه عن عبدالله بن عمرو رضى الله عنهما قال زوال الدنيا بأسرها أهون على الله من دم امرىء مسلم يسفک بغير حق.

۴۱۸﴾ ہُشیم نے یعلیٰ بن عطاؔ سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک پوری دُنیا کا زوال ایک مسلمان کے ناحق خون بہانے سے کم تر ہے۔

۞ ۞ ۞

٤١٩. حدثنا هشيم عن يونس بن عبيد عن حميد بن هلال قال قيل لسعد أيام تلك الفتن يا أبا اسحاق ألا تنظر في هذا الأمر فانک من اهل بدر وانک بقية اهل الشوریٰ ولک حال قال ماأنا بقميصی هذا بأحق مني بالخلافة وما أنا بالذي أقاتل حتى أوتي بسيف يعرف الؤمن الكافر والكافر من المؤمن فيقول هذا مؤمن فلا تقتله وهذا كافر فاقتله.

۴۱۹﴾ ہُشیم نے یونس بن عبید سے، انہوں نے حمید بن ہلال سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فتنے کے زمانے میں کہا گیا کہ اے ابو اسحاق! کیا آپ کی نگاہ خلافت پر نہیں ہے؟ آپ تو اہلِ بدر، اور اہلِ شوریٰ میں سے ہیں، اور آپ کی ایک خاص شان ہے، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ خلافت کہاں، میں تو اپنی اس قمیص کا بھی زیادہ حق دار نہیں ہوں، اور میں اس وقت تک لڑنے والا نہیں ہوں جب تک مجھے ایسی تلوار نہ دیدی جائے جو مؤمن کو کافر سے اور کافر کو مؤمن سے پہچانے، اور وہ مجھے بتادے، کہ یہ مؤمن ہے اِسے مت قتل کر، اور یہ کافر ہے اِسے قتل کر۔

✿ ✿ ✿

٤٢٠. حدثنا هشيم عن يونس عن الحسن قال أخبرنا أسيد بن المتشمس عن أبي موسى الأشعري رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم بين يدي الساعة فتنة ثم قال أبو موسى والذي نفسي بيده مالي ولكم منها مخرج ان أدركناها فيما عهد الينا نبينا الا أن نخرج منها كما دخلناها لا نحدث فيها شيئا

۴۲۰﴾ ہُشیم، یونس سے، وہ الحسن سے، وہ اُسید بن المتشمس سے روایت کرتے ہیں کہ موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قیامت سے پہلے فتنوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اُس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میرے اور تمہارے لئے ان فتنوں میں سے جن کی اطلاع آپ ﷺ نے دی تھی نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہے سوائے اس کے ہم اس سے ویسے ہی نکل جائیں جیسے اس میں داخل ہوئے تھے اور اس میں کوئی نیا کام نہ کریں۔

✿ ✿ ✿

٤٢١. حدثنا هشيم أخبرنا حصين حدثنا أبو حازم قال لما احتضر الحسن بن علي رضی الله عنهما أوصى أ ن يدفن مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الا أن يكون في ذلک تناز ع أو قتال فيدفن في مقابر المسلمين فلما مات جاء مروان بن الحكم في بني أمية ولبسوا السلاح وقال لا يدفن مع النبي صلى الله عليه وسلم منعتم عثمان فنحن نمنعكم فخافوا أن يكون بينهم قتال قال قال أبو حازم قال أبو هريرة أرأيت لو ابنا لموسى أوصى أن يدفن مع ابيه فمنع ألم يكن ظلموا قلت بلى قال فهذا ابن رسول الله صلى الله عليه وسلم يمنع أن يدفن مع أبيه ثم انطلق أبو هريرة الى الحسين رضی الله عنهما فكلمه

وناشده الله وقال أوصى أخوك ان خفت أن يكون قتالا فردوني الى مقابر المسلمين فلم يزل به حتى فعل وحمله الى البقيع فلم يشهده أحد من بني أمية الا خالد بن الوليد بن عقبة فانه ناشدهم الله وقرابته فخلوا عنه فشهددفنه مع الحسين رضى الله عنه

۴۲۱﴾ ہُشیم نے حصین سے، انہوں نے ابوحازم سے روایت کی ہے کہ جب حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما قریب المرگ ہوئے تو اُنہوں نے وصیّت کی کہ ان کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دفن کردیا جائے لیکن اگر جھگڑے اور جنگ وقتال کی نوبت آئے تو اُنہیں مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کردیا جائے۔ پھر جب وہ فوت ہوگئے تو مروان بن الحکم بنی اُمیّہ کے پاس گیا تو سب نے اَسلحہ پہنا اور کہا کہ (حضرت) حسن (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نبی ﷺ کے ساتھ دفن نہ ہونے دیں گے، تم لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو روکا تھا اَب ہم تمہیں روکیں گے، اب اس بات کا خطرہ پیدا ہوگیا کہ ان کے درمیان جنگ چھڑ جائے گی، تو حضرت ابوحازم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اگر موسیٰ علیہ السلام کا بیٹا یہ وصیّت کرتا کہ اُسے اس کے باپ کے ہمراہ دفن کیا جائے پھر اُسے روک دیا جائے، تو کیا منع کرنے والے ظالم نہ ہوں گے، مَیں نے کہا کیوں نہیں، تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ تو رسول اللہ ﷺ کا بیٹا ہے، جسے اس کے باپ کے ساتھ دفن ہونے سے روکا جارہا ہے، پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے ان سے گفتگو کی اور اُن کو اللہ کا واسطہ دیا اور کہا کہ آپ کے بھائی نے وصیّت کی تھی کہ اگر قتل وقتال کا خطرہ ہو تو مجھے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کردینا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلسل ان سے بات کرتے رہے، یہاں تک کہ حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ راضی ہوگئے، اور حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جنازہ لے کر وہ بقیع کے قبرستان چلے گئے، اس کے جنازے میں بنی اُمیّہ کا کوئی فرد شریک نہ ہوا سوائے خالد بن الولید بن عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے، انہوں نے اُنہیں اللہ تعالیٰ اور رشتہ داری کا واسطہ دیا تو لوگوں نے اس کا راستہ چھوڑا، پس وہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تدفین میں حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ شریک تھے۔

٭٭٭

۴۲۲. حدثنا ابن فضيل عن السري بن اسماعيل عن الشعبي عن سفيان بن الليل قال أتيت حسن بن علي رضى الله عنهما بعد رجوعه من الكوفة الى المدينة فقلت له يا مذل المؤمنين فكان مما احتج عليّ أن قال سمعت عليا رضى الله عنه يقول سمعت رسول الله ﷺ يقول لا تذهب الليالي والأيام حتى يجتمع أمر هذه الأمة على رجل واسع الشرم ضخم البلعم يأكل ولايشبع وهو معاوية فعلمت أن أمر الله تعالى واقع وخفت أن تجري بيني وبينه الدماء والله ما يسرني بعد اذ سمعت هذا الحديث أن لي الدنيا وما طلعت عليه الشمس والقمر واني لقيت الله تعالى بمحجمة دم امرىء مسلم ظلما.

۴۲۲﴾ ابن فضیل نے، السری بن اِسمٰعیل سے، انہوں نے الشعبی سے روایت کی ہے کہ سفیان بن لیل رحمہ

اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جب حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کوفہ سے مدینہ لوٹے تو مَیں ان کے پاس آیا اور مَیں نے ان سے کہا کہ اَے مؤمنین کو ذلیل کرنے والے! اُنہوں نے مجھ پر جو حجت پیش کی، کہا کہ مَیں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو اِرشاد فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ رات اور دِن نہ ختم ہوں گے یہاں تک کہ اِس اُمّت کا معاملہ ایک ایسے شخص پر جمع ہوگا جو وسیع آنت والا اور بڑے حلق والا ہوگا، جو کھائے گا اور سیر نہ ہوگا، اور وہ (حضرت) معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہیں، پس مجھے یقین ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم واقع ہو کر رہے گا، اور مجھے یہ ڈر ہوا کہ میرے اور اس کے درمیان خونریزی ہو جائے گی، اللہ کی قسم! مجھے پسند نہیں کہ یہ حدیث سُننے کے بعد میرے لئے دُنیا اور وہ چیز ہو جس پر سورج اور چاند طلوع ہوتا ہے، اور مَیں اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملوں مسلمان کے ناحق خون کا بوجھ مجھ پر ہو۔

٭…٭…٭

۴۲۳. حدثنا هشيم عن يونس عن الحسن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للحسن بن علي ابني هذا سيد وسيصلح الله على يديه بين فئتين من المسلمين عظيمتين

۴۲۳﴾ ہُشیم نے یونس سے، وہ الحسن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے متعلق ارشاد فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سَردار ہے، عنقریب اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کے دو عظیم جماعتوں کے مابین صُلح فرما دے گا۔

٭…٭…٭

۴۲۴. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن الزهري قال لقي علي رضى الله عنه أسامة بن زيد أو أرسل اليه فقال له علي ما كنا نعدک الا من أنفسنا يا أسامة فلم تدخل معنا في هذا الأمر فقال أسامة يا أبا الحسن انک والله لوأخذت مشفر الأ سد لأ خذت بمشفرة الآخر معک حتى نهلک جميعا أونحيا جميعا فأما هذا الأمر التي أنت فيه فوالله ما كنت لأدخل معک فيه أبدا

۴۲۴﴾ عبدالرزاق، معمر سے، وہ الزہری رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے یا اُن کو بُلوایا اور کہا کہ آپ کو ہم اپنے لوگوں میں شمار کرتے تھے، اَے (حضرت) اُسامہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! آپ ہمارے ساتھ اس جنگ میں شریک کیوں نہ ہوئے؟ تو حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اَے ابوالحسن (رضی اللہ تعالیٰ عنہما)! اللہ کی قسم! اگر آپ شیر کا ایک جبڑا پکڑتے اور دوسرا مَیں پکڑتا اور آپ کے ساتھ مل کر یہاں تک کہ ہم دونوں مرجاتے یا دونوں زندہ رہ جاتے، باقی رہا یہ معاملہ جس میں آپ ہیں تو مَیں اس میں کبھی بھی آپ کے ساتھ داخل نہ ہوں گا۔

٭…٭…٭

۴۲۵. وحدثنا نعيم قال سمعت من يذكر عن مالک بن مغول عن نافع عن ابن عمر رضى الله عنهما أنه قال لرجل يسأله عن القتال مع الحجاج أو بن الزبير فقال له ابن

عمرمع أي الفر يقين قاتلت فقتلت ففي لظى

۴۲۵﴾ نعیم نے ایک آدمی سے، اُس نے مالک بن مغول سے انہوں نے نافع رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ

ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کیا ابن زُبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ یا حجاج بن یوسف کے ہمراہ ہوکر لڑوں؟ تو حضرت اِبن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشادفرمایا کہ ان دونوں جماعتوں میں سے جس کے ساتھ بھی تُو مل کر لڑے پھر ماردیا جائے توتُو آگ میں جائے گا۔

٭٭٭

۴۲۶. حدثنا ضمام بن اسماعيل عن أبي قبيل قال قال عبد الله بن سلام كفوا عن هذا الشيخ لا تقتلوا يعني عثمان رضى الله عنه فالما بقي من أجله اليسير فأقسم بالله لئن قتلتموه ليسلن الله تعالى سيفه ثم لا يغمده الى يوم القيامة

۴۲۶﴾ ضمام بن اِسمٰعیل نے ابوقبیل سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشادفرمایا کہ رُک جاؤ اس بوڑھے آدمی سے یعنی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل مت کرو! بے شک اس کی عمر میں اب تھوڑی مدّت باقی ہے، مَیں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر تم نے اُسے قتل کردیا تو اللہ تعالیٰ اپنی تلوار نیام سے نکال دے گا پھر وہ اُسے نیام میں قیامت تک داخل نہ کرے گا۔

٭٭٭

۴۲۷. حدظنا ضمام بن اسماعيل المعافري عن أبي شريح المعافري قال قلت لا بن عمر أو قالوا له ألا ترى ما يصنع هؤ لاء القوم عملوا بخلاف السنة أفلا تامربالمعروف وتنهى عن المنكر قال بلى قالوا فانما نخاف عليک ولكنا نقوم معک قال فقوموا على بركة الله قالوا انا نخاف ولكنا نحمل السلاح قال أما هذا فلا.

۴۲۷﴾ ضمام بن اِسمٰعیل المعافری نے روایت کی ہے کہ ابوشریح المعافری رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مَیں نے یا سب لوگوں نے حضرت اِبن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ کیا آپ لوگوں کو نہیں دیکھتے کہ وہ کیا کررہے ہیں؟ سُنّت کے خلاف عمل کر رہے ہیں؟ کیا آپ اُنہیں اَمر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں کرتے؟ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جواب دیا کیوں نہیں، لوگوں نے کہا کہ ہمیں آپ پر اَندیشہ ہے۔ لہٰذا ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔ تو حضرت اِبن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشادفرمایا کہ ٹھیک ہے کھڑے ہوجاؤ! اللہ تعالیٰ برکت دے، اُنہوں نے کہا کہ ہمیں ڈر ہے لہٰذا ہم اَسلحہ اُٹھائیں گے، تو حضرت اِبن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشادفرمایا کہ اگر یہ کام ہے! تو پھر کچھ نہیں۔

٭٭٭

۴۲۸. حدثنا الوليد بن مسلم عن الأوزاعي قال سمعت ميمون بن مهران يقول قال علي بن أبي طالب رضى الله عنه ما يسرني أنى من أحد سبعين من قتلة عثمان أن لي الدنيا ومافيها

۴۲۸﴾ الولید بن مسلم نے، الاوزاعی سے، انہوں نے میمون بن مہران سے روایت کی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشادفرمایا کہ مجھے دُنیا و مافیہا ملے اور مَیں ستّر قاتلین حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں سے ایک بن جاؤں یہ مجھے ہرگز پسند نہیں ہے۔

٭ ٭ ٭

۴۲۹. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن ابن طاووس عن أبيه عن عباس قال سمعت عليا رضى الله عنه يقول والله ما قتلت عثمان ولا أمرت بقتله

۴۲۹﴾ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں ابن طاؤس سے، وہ اپنے والد سے، وہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشادفرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! مَیں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوقتل نہیں کیا اور نہ اس کے قتل کا حکم دیا ہے۔

٭ ٭ ٭

۴۳۰. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن ابن طاووس عن أبيه قال لما وقعت فتنة عثمان رضى الله عنه قال رجل لأهله أوثقوني بالحديد فاني مجنون فلما قتل عثمان قال خلوا عني الحمد الله الذي شفاني من الجنون وعافاني من قتل عثمان

۴۳۰﴾ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے ابن طاؤس سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں فتنہ واقع ہوا تو ایک شخص نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ مجھے لوہے میں قید کردو مَیں پاگل ہو چکا ہوں! جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قتل (شہید) کردیئے گئے تو اس نے کہا مجھے رہا کردو، الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دیوانگی سے شفادی اور مجھے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ کے قتل سے معاف رکھا۔

٭ ٭ ٭

۴۳۱. حدثنا عبد الوهاب بن عبد المجيد عن أيوب عن ابن سيرين عن ابن أبي بكرة عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا لا ترجعوا بعدي ضلالا يضرب بعضكم رقاب بعض.

۴۳۱﴾ عبدالوہاب بن عبدالمجید نے ایوب سے، انہوں نے ابن سیرین سے، انہوں نے ابن ابوبکرہ سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ خبردار میرے بعد گمراہ نہ ہونا، کہ تم ایک دوسرے کی گردنیں مارتے پھرو۔

٭ ٭ ٭

۴۳۲. حدثنا ابن علية عن أيوب عن ابن سيرين قال نبئت أن سعدا كان يقول قد جاهدت اذ أنا أعرف الجهاد ولا أقاتل حتى تأتوني بسيف له عينان ولسان وشفتان فيقول هذا مؤمن وهذا كافر

۴۳۲﴾ ابن عُلَیّہ نے ایوب سے روایت کی ہے کہ ابن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ بے شک میں جہاد کر چکا ہوں، جبکہ میں جہاد کو جانتا تھا، اور اب میں نہیں لڑوں گا یہاں تک کہ تم میرے پاس ایسی تلوار لے آؤ! جس کی دو آنکھیں، دو زبان اور دو ہونٹ ہوں، اور وہ یہ بتائے کہ مؤمن ہے اور فلاں کافر۔

○ ○ ○

۴۳۳. حدثنا عبد الوهاب الثقفي وأبو معاوية عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر رضى الله عنهما قال قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حمل علينا السلاح فليس منا وقال أبو معاوية من سل علينا السلاح فليس منا

۴۳۳ عبدالوہاب ثقفی اور ابو معاویہ نے عبیداللہ سے، انہوں نے نافع سے روایت کی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے ہم پر ہتھیار اُٹھایا وہ ہم میں سے نہیں۔

○ ○ ○

۴۳۴. حدثنا عبد الوهاب بن عبد المجيد عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر رضى الله عنهما أتاه رجلان في فتنة ابن الزبير فقالا ان الناس قد صنعوا ماترى وأنت ابن عمر بن الخطاب وصاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم فما يمنعك أن تخرج قال يمنعني أن الله تعالى حرم علي دم أخي المسلم قالا أولم يقل الله تعالى قاتلوهم حتى لا يكون فتنة ويكون الدين لله البقرة (۱۹۳) قال فقد قاتلنا حتى لم تكن فتنة وكان الدين لله فأنتم تريدون أن نقاتل حتى تكون فتنة ويكون الدين لغير الله

۴۳۴ عبدالوہاب ثقفی نے عبیداللہ سے، انہوں نے نافع سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے زمانے کے فتنے کے موقع پر دو آدمی آئے، اُنہوں نے کہا کہ بے شک لوگ جو کچھ کر رہے ہیں وہ آپ دیکھ رہے ہو، اور آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے اور رسول اللہ ﷺ کے صحابی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہیں، آپ کو خروج سے کس چیز نے روکا ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ مجھے یہ بات روک رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر میرے مسلمان بھائی کا خون حرام کیا ہے، اُنہوں نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ ان کے ساتھ لڑو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے؟ اور پورا دین اللہ تعالیٰ کا ہو جائے؟ (اور حوالہ کے طور پر سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 193 کو پیش کیا) تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ ہم لڑے یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہا اور دین اللہ کا ہو چکا تھا، اب تم یہ چاہتے ہو کہ ہم لڑیں یہاں تک کہ فتنہ بن جائے اور دین غیر اللہ کا ہو جائے؟

○ ○ ○

۴۳۵. حدثنا ابو عبد الصمد العمي حدثنا أبو عمران الجوني عن عبد الله بن الصامت عن أبي ذر رضى الله عنه قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أبا ذر أرأيت ان الناس قتلوا حتى تغرق حجارة الزيت من الدماء كيف أنت صانع قال قلت الله ورسوله

أعلم قال تدخل بيتک قلت فان أتي علي قال تاتي من أنت منه قال قلت فاحمل السلاح قال اذا تشترک معهم قال قلت فکيف أصنع يارسول الله ﷺ قال ان خفت أن يبهرک شعاع السيف فالق طائفة من ردائک علی وجهک يبوء باثمک واثمه

۴۳۵﴾ ابوعبدالصمدالعمی نے ابوعمران الجونی سے، انہوں نے عبداللہ بن الصامت سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ اَے ابوذر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! تیرا کیاخیال ہے جب لوگوں کوقتل کیاجائے گا، یہاں تک کہ "مقام زیت" کے پتھران کے خون میں ڈوب جائیں گے؟ تُو اُس وقت کیاکرے گا؟ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مَیں نے عرض کیاکہ اللہ اوراس کارسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں، آپ ﷺ نے ارشادفرمایاکہ اپنے گھرمیں داخل ہوجانا، مَیں نے عرض کیاکہ اگرکوئی مجھ پر وہاں بھی آجائے تو پھر؟ آپ ﷺ نے ارشادفرمایاکہ پھرتُو اپنے لوگوں میں چلے جانا، مَیں نے عرض کیاکہ کیامَیں اَسلحہ اُٹھاؤں؟ آپ ﷺ نے ارشادفرمایاکہ ایسی صورت میں تُو بھی اُن کے ساتھ شریک ہوجائے گا، مَیں نے عرض کیا پھرمَیں کیاکروں یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے ارشادفرمایاکہ اگرتجھے اَندیشہ ہوکہ تلوارکی چمک تجھے حواس باختہ کردے گی تو اپنے چہرے پراپنی چادرکاایک ٹکڑا ڈال دینا، وہ اپنا گناہ اورتیرا گناہ اُٹھائے گا۔

۞ ۞ ۞

۴۳۶. حدثنا ابن ادريس عن يحيى بن سعيد عن عبد الله بن عامر بن ربيعة قال قال عثمان رضى الله عنه يوم الدار من أعظم الناس عني عناء لرجل كف يده وسلاحه

۴۳۶﴾ ابن اِدریس نے یحییٰ بن سعید سے، انہوں نے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے محاصرے کے دنوں میں لوگوں سے فرمایامجھ پر سب سے زیادہ عنایت کرنے والا وہ شخص ہے جواپنا ہاتھ اور اپنے اَسلحے کوروک دے۔

۞ ۞ ۞

۴۳۷. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة قال دخلت على عثمان رضى الله عنه يوم الدار فقلت يا أمير المؤمنين طاب أضرب قال يا أبا هريرة أيسرک أن تقتل الناس جميعاواياي معهم قال قلت لا قال فانک والله لئن قتلت رجلا واحدا لكأنما قتلت الناس جميعا فرجعت ولم أقاتل قال أبو صالح وسمعت عبد الله بن سلام يوم قتل عثمان رضى الله عنه يقول والله لا تهريقوا محجما من دم الا ازددتم من الله بعدا.

۴۳۷﴾ ابومعاویہ نے الاعمش سے، انہوں نے ابوصالح سے روایت کی ہے کہ ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مَیں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھران کے محاصرے کے دنوں میں ان کے پاس آیااورمَیں نے عرض کیاکہ اَے امیرالمؤمنین! خاموشی اِختیارکرنی ہے یالڑناہے؟ تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشادفرمایاکہ اَے ابوہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ

عنہ)! کیا تجھے یہ بات اچھی لگے گی کہ تُو سب لوگوں کو مجھ سمیت قتل کر دے؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں، تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ والے نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی قسم! اگر تُو ایک آدمی کو قتل کرے گا تو گویا کہ تُو نے سب انسانوں کو قتل کر دیا۔ اس پر میں واپس لوٹ گیا اور نہ لڑا۔ ابو صالح کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن سلام سے سُنا وہ فرما رہے تھے کہ اللہ کی قسم! اگر تم خون کا ایک قطرہ بھی بہاؤ گے تو اللہ تعالیٰ سے دُور ہو جاؤ گے۔

۴۳۸. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي صالح عن جابر بن عبد الله رضى الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان دماء كم وأموالكم عليكم حرام كحرمة يومكم هذا في شهركم هذا في بلدكم هذا

۴۳۸﴾ ابو معاویہ نے الاعمش سے، انہوں نے ابی صالح سے روایت کی ہے کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا کہ بے شک تمہارے خون اور تمہارے مال ایک دوسرے پر حرام ہیں جیسے آج کے دن، اس مہینے اور اس شہر میں تم پر وہ حرام ہیں۔

۴۳۹. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن ابراهيم قال قال عبد الله لا يزال الرجل في فسحة من دينه مالم يهريق دما حراما فاذا أهراق دما نزع منه الحياء

۴۳۹﴾ ابو معاویہ نے الاعمش سے، انہوں نے ابراہیم سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی ہمیشہ اپنے دین کے دائرے میں ہوتا ہے جب تک وہ خون نہیں بہاتا جب وہ خون بہا دیتا ہے تو اس سے حیا نکال دی جاتی ہے۔

۴۴۰. حدثنا أبو معاوية عن ليث عن عطاء قال قال عبد الله بن سلام نجد عثمان رضى الله عنه في كتاب الله تعالى أميرا على الخاذل والقاتل

۴۴۰﴾ ابو معاویہ نے لیث سے، انہوں نے عطاء سے روایت کی ہے کہ، حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اس طرح پاتے ہیں کہ وہ بے وفاؤں اور قاتلوں پر امیر ہوں گے۔

۴۴۱. حدثنا عبد الوهاب الثقفي عن يحيى بن سعيد قال سمعت عبد الله بن عامر يقول كنت مع عثمان رضى الله عنه في الدار فقال أعزم على كل من رأى أن لي عليه سمعا وطاعة الا كف يده وسلاحه فان أفضلكم عني عناء من كف يده وسلاحه ثم قال قم يا ابن عمر فاجر بين الناس فقام ابن عمر وقام معه رجل من قومه من بني عدي وبني سراقة وبني مطيع ففتحوا الباب فدخل الناس فقتلوا عثمان قال عبد الله بن عامر قام عامر بن

ربيعة يصلي من الليل حيث شغب الناس في الطعن على عثمان رضى الله عنه فصلى من الليل ثم نام فأتي في المنام فقيل له قم فسل الله أن يعيذک من الفتنة التي أعاذ الله منها صالح عباده فقام فصلى ثم اشتكى فما خرج قط الا جنازة

۴۴۱﴾ عبدالوہاب الثقفی نے یحییٰ بن سعید سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مَیں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں تھا، اُنہوں نے ارشاد فرمایا کہ مَیں حکم دیتا ہوں ہر اُس شخص کو جو یہ سمجھتا ہے کہ میری بات سُنتا اور اِطاعت کرنا اُس پر واجب ہے کہ وہ اپنا ہاتھ اور اپنا اَسلحہ روکے رکھے، بے شک تم میں سے سب سے اَفضل مجھ پر عنایت کرنے والا وہ شخص ہے جو اپنا ہاتھ اور اَسلحہ روکے رکھے، پھر ارشاد فرمایا کہ اَے اِبن عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما)! کھڑے ہو جاؤ! حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کھڑے ہوگئے اور اس کے ہمراہ اس کی قوم بنی عدی کے لوگ اور بنی سراقہ اور بنی مطیع کے لوگ کھڑے ہوگئے، پھر اُنہوں نے دروازہ کھول دیا لوگ اَندر آئے اور اُنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل (شہید) کر ڈالا، حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب لوگ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل (شہید) کرنے کے لئے جمع ہوئے تھے تو عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کو نماز پڑھنے لگے۔ جب نماز پڑھ چکے پھر سو گئے، کوئی ان کے پاس خواب میں آیا اور کہنے لگے کہ کھڑے ہو جاؤ! اللہ تعالیٰ سے سوال کرو کہ وہ تجھے فتنے سے محفوظ رکھے جس فتنے سے اس نے اپنے نیک بندوں کو محفوظ رکھا ہے۔ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی پھر وہ ایسے بیمار ہوئے کہ گھر سے نہ نکل سکے اور ان کا جنازہ ہی اٹھا۔

✿ ✿ ✿

۴۴۲. حدثنا اسهل بن يوسف عن حميد عن ميمون بن سياه عن جندب قال ستكون فتن قلنا يا أبا عبد الله فما تأمرنا قال الأعض ليكن أحدكم حلس بيته فانه لا ينبجس لها أحد الا أردته

۴۴۲﴾ سہل بن یوسف نے، حمید سے، انہوں نے میمون بن سیاہ سے روایت کی ہے کہ حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عنقریب فتنے ہوں گے، ہم نے کہا اَے ابوعبداللہ! آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں، فرمایا کہ زمین، تم میں سے ہر ایک اپنے گھر کا ٹاٹ بن جائے، بے شک اس کی طرف کوئی نہیں کھنچتا مگر وہ فتنے اُسے اُلٹا دیتے ہیں۔

✿ ✿ ✿

۴۴۳. حدثنا صدقة الصنعاني عن رباح بن زيد عن معمر عن ابن طاووس عن أبيه عن ابن عباس رضى الله عنهما قال لما أصيب علي رضى الله عنه وبايع الناس الحسن قال قال لي زياد أتريد أن يستقيم لكم الأمر قال قلت نعم قال فاقتل فلانا وفلا نا ثلاثة من أصحابه قال قلت أليس قد صلوا صلاة الغداه قال بلى قال قلت فلا والله مالى ذلک سبيل

۴۴۳﴾ صدقہ الصنعانی نے رباح بن یزید سے، انہوں نے معمر سے، انہوں نے ابن طاؤس سے، انہوں نے اپنے

والد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر دیا گیا اور لوگ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کرنے لگے تو زیاد نے مجھ سے کہا کہ کیا تو چاہتا ہے کہ تم لوگوں کا معاملہ بالکل سیدھا ہو جائے؟ میں نے کہا کہ جی ہاں! زیاد نے کہا کہ تب فلاں، فلاں اور فلاں اس کے تین ساتھیوں کو قتل کر ڈالو، میں نے کہا کہ کیا انہوں نے صبح کی نماز نہیں پڑھی تھی، کہا کہ کیوں نہیں، میں نے کہا کہ پھر تو اُن کے قتل کا کوئی جواز نہیں ہے۔

٭٭٭

۴۴۴. حدثنا صدقة عن رباح عن معمر عن أيوب عن نافع عن ابن عمر رضی الله عنهما أنه لم يتهيأ لقتال احد من أهل القبله الا نقتال نجدة الحروري حين خاف أن يصدوه عن البيت

۴۴۴ صدقہ نے رباح سے انہوں نے، معمر سے، انہوں نے ایوب سے، انہوں نے نافع سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کبھی بھی کسی اہلِ قبلہ کے قتال کے لئے تیار نہ ہوئے سوائے خوارج کے، اور وہ بھی اس وقت جب اُنہیں اندیشہ ہوا کہ وہ اُنہیں بیت اللہ سے روک دیں گے۔

٭٭٭

۴۴۵. حدثنا المطلب بن زياد عن عبد الله بن عيسى عن عبد الرحمن بن أبي ليلى قال رايت عليا رضی الله عنه رافعا حضنية في سكة بني فلان يقول اللهم اني أبرأ اليک من دم عثمان

۴۴۵ مطلب بن زیاد نے عبداللہ بن عیسیٰ سے روایت کی ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فلاں لوگوں کی گلی میں ہاتھوں کو اُٹھا کر دُعا مانگتے ہوئے دیکھا۔ وہ کہہ رہے تھے کہ اَے اللہ! میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خون سے بری ہوں۔

٭٭٭

۴۴۶. حدثنا عيسى بن يونس عن اسماعيل بن أبي خالد عن زيد ابن وهب سمع حذيفة بن اليمان رضی الله عنه يقول يقتتل بهذا الغائط يعنى فئتان من المسلمين قتلاهما قتلى جاهلية

۴۴۶ عیسیٰ بن یونس نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے، انہوں نے، زید ابن وہب سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس نشیبی زمین میں مسلمانوں کی دو جماعتیں باہم لڑیں گے، ان کے مقتولین جاہلیت کے مقتولین ہوں گے۔

٭٭٭

۴۴۷. حدثنا عتاب بن بشير الجرزي عن خصيف عن زياد بن أبي مريم عن حذيفة بن اليمان أنه لما أتاه قتل عثمان رضی الله عنه وهو مريض قال أجلسوني فرفع يديه ثم قال

اللهم الي أشهدك أني لم آمر ولم أشرك ولم أرض يقولها ثلاث مرات

۴۴۷ عتاب بن بشیر الجزری نے خصیف سے، انہوں نے زیاد بن ابی مریم سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل (شہید) ہونے کی اِطلاع پہنچی تو وہ بیمار تھے اُنہوں نے کہا مجھے بٹھاؤ، لوگوں نے اُن کو بٹھایا، اُنہوں نے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے پھر فرمایا کہ اَے اللہ میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ مَیں نے نہ اس کا حکم دیا نہ مَیں اس میں شریک ہوا اور نہ مَیں اس سے راضی ہوں، یہ بات اُنہوں نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

٭٭٭

۴۴۸. حدثنا أبو معاوية عن أبي مالك الأشجعي عن سالم بن أبي الجعد عن ابن الحنفية وابن عباس قالا قيل لعلي رضی الله عنه هذه عائشة تلعن قتلة عثمان فرفع علي يديه حتى بلغ بهما وجهه وقال وأنا ألعن قتلة عثمان لعنهم الله في السهل والجبل يقولها مرتين أو ثلاثا ثم التفت الينا ابن الحنفية فقال أما في و في هذا يعني ابن عباس شاهدا عدل

۴۴۸ ابومعاویہ نے ابو مالک الاشجعی سے، انہوں نے سالم بن ابو الجعد سے روایت کی ہے کہ ابن الحنفیہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ یہ (حضرت) عائشہ (صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت) عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے قاتلوں پر لعنت کرتی ہے، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے یہاں تک کہ ان کو چہرے تک بُلند کیا، اور فرمایا مَیں بھی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قاتلوں پر لعنت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کی ان پر لعنت ہو، ہموار زمین اور پہاڑوں پر یہ بات اُنہوں نے دو یا تین مرتبہ فرمائی، سالم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ پھر ابن الحنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ میرے اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے متعلق دو عادِل گواہ موجود ہیں۔

٭٭٭

۴۴۹. حدثنا أبو معاوية عن عاصم الأحول عن أبي كبشة السدوسي قال سمعت أبا موسى ان من ورائكم فتنا كقطع الليل المظلم يصبح الرجل فيها مؤمنا ويمسي كافرا ويمسي مؤمنا ويصبح كافرا القاعد فيها خير من القائم والقائم خير من الماشي والماشي خير من الراكب قالوا فما تأمرنا قال كونوا أحلاس البيوت

۴۴۹ ابومعاویہ نے عاصم الاحول سے، انہوں نے ابو کبشہ السدوسی سے روایت کی ہے کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ بے شک تم پر آگے تاریک رات کے ٹکڑوں کی طرح فتنے آ رہے ہیں جس میں صبح کو آدمی مؤمن ہو گا تو شام کو کافر ہو گا، اور شام کو مؤمن ہو گا تو صبح کو کافر ہو گا، ان فتنوں میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے سے بہتر ہے اور کھڑا ہوا چلنے والے سے بہتر ہے، اور چلنے والا سوار سے بہتر ہے، لوگوں نے کہا کہ آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا کہ گھروں کے ٹاٹ بن جاؤ!

٭٭٭

۴۵۰.   حدثنا أبو معاوية حدثنا عاصم بن محمد عن أبيه عن ابن عمر رضى الله عنهما
انه قال يوم قتل عثمان رضى الله عنه والله لئن قتلتموه لا تصلوا جميعا أبدا ولا تحجوا
جميعا أبدا ولا تجبون فيئا جميعا أبدا الا أن تحضر الأ بدان والأهواء مختلفة

۴۵۰﴾   ابومعاویہ نے عاصم بن محمد سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل (شہادت) کے دن فرمایا کہ اگر تم اُسے قتل (شہید) کردو گے تو نہ کبھی اکٹھے نماز پڑھ سکو گے اور نہ کبھی اکٹھے حج کرسکو گے۔

✿ ✿ ✿

۴۵۱.   حدثنا محمد بن يزيد الواسطي عن العوام بن حوشب عن عبدالله بن أبي الهذيل
قال خباب بن الأرت لابنه حين وقع الناس في أمر عثمان رضى الله عنه فقال كاني بهؤلاء
قد خرجوا في أدنى فتنة فاذا لقيتهم فيها فكن كخير ابني آدم

۴۵۱﴾   محمد بن یزید الواسطی نے العوم بن حوشب سے، انہوں نے عبداللہ بن ابوالہذیل رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت ہوئی تو حضرت خباب بن اَرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے کو وصیّت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ گویا کہ یہ لوگ قریبی فتنہ میں نکل چکے ہیں، جب تُو ان سے ملے تو حضرت آدم علیہ السلام کے اچھے بیٹے کی طرح پیش آنا۔

✿ ✿ ✿

۴۵۲.   حدثنا عبدة بن سليمان الكلابي عن عاصم الأحوال عن زرارة وأبي عبدالله
سمعا عليا رضى الله عنه يقول والله ما أمرت والله ما شركت ولا قتلت رضيت يعني قتل
عثمان رضى الله عنه.

۴۵۲﴾   عبدہ بن سلیمان الکلابی نے عاصم الاحول سے، انہوں نے زرارہ اور ابوعبداللہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ اللہ کی قسم اور نہ مَیں نے حکم دیا، نہ مَیں شریک ہوا، نہ مَیں نے قتل کیا اور نہ مَیں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل (شہادت) پر راضی ہوں۔

✿ ✿ ✿

۴۵۳.   حدثنا عبدالوهاب الثقفي عن أيوب عن محمد عن ابن أبي بكرة عن أبيه عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال ألا لا ترجعن بعدي ضلالا يضرب بعضكم رقاب بعض ألا ليبلغ
الشاهد منكم الغائب ألا ان دماء كم وأموالكم وأحسبه قال وأعراضكم عليكم حرام
كحرمة يومكم هذا في بلدكم هذا في شهركم هذا وستلقون ربكم فيسأ لكم عن أعمالكم
ألا فلا ترجعن بعدي ضلالا يضرب بعضكم رقاب بعض ألا ليبلغ الشاهد منكم الغائب.

۴۵۳﴾   عبدالوہاب الثقفی نے ایوب سے، انہوں نے محمد سے، انہوں نے ابن ابوبکرہ سے، انہوں نے اپنے والد

سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خبردار! میرے بعد گمراہی کی طرف نہ لوٹ جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو خبردار! جو تم میں موجود ہیں وہ دوسروں تک یہ بات پہنچادیں، خبردار! تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر حرام ہیں جیسے آج کے دِن، اِس شہر میں، اِس مہینہ میں یہ حرام ہیں اور عنقریب تم اپنے رَبّ سے ملوگے وہ تم سے تمہارے اَعمال کے بارے میں پوچھے گا، خبردار! میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو، خبردار! جو تم میں سے حاضر ہیں وہ دوسروں تک پیغام پہنچادیں۔

✿ ✿ ✿

۴۵۴. حدثنا حفص بن غياث عن عاصم عن سيار بن سلامة قال دخلنا على أبي برزة حين تفرق الناس فقال انه أغبط الناس عندي عصابة ملبدة خماص البطون من أموالهم خفيف ظهورهم من دمائهم.

۴۵۴﴾ حفص بن غیاث نے عاصم سے روایت کی ہے کہ سیار بن سلامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے جب کہ لوگ بکھر گئے تھے، حضرت ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے کہ لوگوں میں سب سے زیادہ قابلِ رَشک میرے نزدیک وہ پَراگندہ حال جماعت ہے جن کے پیٹ لوگوں کے مالوں سے خالی ہیں، اور جن کی پیٹھیں لوگوں کے خون سے آلودہ نہیں ہیں۔

✿ ✿ ✿

۴۵۵. حدثنا حفص بن غياث عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ويل للعرب من شرقد اقترب قد أفلح من كف يده

۴۵۵﴾ حفص بن غیاث نے الاعمش سے، انہوں نے ابوصالح سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہلاکت ہے عرب کے لئے اس شر سے جو قریب آچکا ہے، وہ آدمی کامیاب ہوا جس نے اس سے اپنا ہاتھ روکے رکھا۔

✿ ✿ ✿

۴۵۶. حدثنا ابن ادريس عن هشام عن محمد بن سيرين قال دخل زيد بن ثابت على عثمان رضى الله عنهما فقال هذه الأنصار بالباب يقولون ان شئت كنا أنصار الله مرتين فقال أما القتال فلا

۴۵۶﴾ ابن اِدریس نے، ہشام سے روایت کی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ یہ اَنصار دروازے پر موجود ہیں کہہ رہے ہیں کہ آپ چاہیں تو ہم اللہ کے دِین کی دوسری مرتبہ بھی مدد کریں گے، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اگر چہ قتل وَقتال کے ذریعہ ہو تو پھر نہیں۔

✿ ✿ ✿

۴۵۷. حدثنا ابن أبي غنية عن صدقة بن المثنى عن جده رباح بن الحارث قال سمعت

الحسن بن علي رضى الله عنهما وهو يخطب الناس بالمدائن فقال ألا ان أمر الله واقع وان كره الناس واني ما أحب أن لي من أمة محمد صلى الله عليه وسلم مثقال حبة خردل يهراق ملء محجمة من دم اذ علمت ما ينفعني مما يضرني واني لا أجد لي ولكم فالحقوا بطمانيتكم يعني مامنكم

۴۵۷﴾ ابن ابی غُنیہ نے صدقہ بن المثنی سے، انہوں نے اپنے دادا رباح بن الحارث رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ مَیں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو مدائن میں لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے سُنا کہ اس میں اُنہوں نے فرمایا کہ خبردار! اللہ کا حکم واقع ہوکر رہے گا اگرچہ لوگوں کو ناگوار لگے، اور مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرے لئے اُمّتِ محمدﷺ کا ذرّہ برابر بھی خون ہو جو بہہ رہا ہو، جب مَیں اپنے فائدے یا نقصان کی چیزوں کو جان چکا ہوں، مَیں تمہارے اور اپنے لئے کوئی جگہ نہیں پاتا۔ لہٰذا اَپنے اَمن کی جگہوں پر چلے جاؤ!

✿ ✿ ✿

۴۵۸۔ حدثنا ابن أبي غنية عن حفص بن عمر بن أبي الزبير قال قال عمر بن عبد العزيز اذا كان لک امام يعمل بكتاب الله وسنة رسول الله فقاتل مع امامک واذا كان عليک امام لا يعمل بكتاب الله ولا سنة رسول الله فخرج عليه خارجي يدعو الى كتاب الله وسنة رسول الله فاجلس في بيتک

۴۵۸﴾ ابن ابی غُنیہ نے حفص بن عمر بن ابی الزبیر سے روایت کی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب تیرا اِمام ہو جو کتاب اللہ پر عمل کرے اور سُنّتِ رسول اللہﷺ پر عمل کرے تو اپنے اِمام کے ہمراہ مِل کر جہاد کر، اور اگر تیرا حکمران ایسا ہو کہ نہ کتاب اللہ پر عمل کرے اور نہ سُنّتِ رسول اللہﷺ پر عمل کرے، تو اس کے خلاف کوئی خروج کرے جو کتاب اللہ اور سُنّتِ رسول اللہﷺ کی طرف دعوت دے تو اپنے گھر میں بیٹھ جانا۔

✿ ✿ ✿

۴۵۹۔ حدثنا بقية بن الوليد عن سليمان الأنصاري عن الحسن عن الأحنف بن قيس قال بايعت علي بن أبي طالب رضى الله عنه قال فرآني أبو بكرة وأنا متقلد سيفا فقال ما هذا يا ابن أخي قلت بايعت عليه قال لا تفعل يا بن أخي فان القوم يقتتلون على الدنيا وانما أخذوها بغير مشورة قلت فأم المؤمنين قال امرأة ضعيفة سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يفلح قوم يلي أمرهم امرأة

۴۵۹﴾ بقیہ بن الولید نے سلیمان الانصاری سے، انہوں نے الحسن سے روایت کی ہے احنف بن قیس فرماتے ہیں کہ مَیں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کی، مجھے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تلوار لٹکائے دیکھا تو پوچھا کہ اَے بھتیجے! ایسا نہ کر، بے شک یہ دُنیا کے لئے لڑ رہے ہیں اور دُنیا اُنہوں نے بغیرِ مشورہ کے لی ہے، مَیں نے کہا کہ تو اُمّ المؤمنین

کا کیا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ وہ کمزور عورت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ وہ قوم کامیاب نہ ہوگی جن کے کاموں کی سربراہ عورت ہو۔

✿ ✿ ✿

۴۶۰. حدثنا أبو خالد الأحمر عن أبي مالک الأشجعي عن أبي حازم عن أبي هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليرفعن لي رجال وأنا على الحوض حتى اذا عرفوني وعرفتهم اختلجوا دوني فأقول يا رب أصحابي فيجيبني مجيب انک لا تدري ما أحدثوا بعدک

۴۶۰﴾ ابوخالد الاحمر نے ابو مالک الاشجعی سے، انہوں نے ابی حازم سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں حوضِ کوثر پر ہوں گا تو میرے سامنے کچھ لوگ لائے جائیں گے، یہاں تک جب میں اُنہیں اور وہ مجھے پہچان لیں گے، تو وہ مجھ سے روک دیئے جائیں گے، میں عرض کروں گا کہ اَے میرے رَبّ! یہ تو میرے ساتھی ہیں، مجھے ایک جواب دینے والا جواب دے گا کہ آپ کو نہیں معلوم کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا، بدعات کیں۔

✿ ✿ ✿

۴۶۱. هدثنا عبد الوهاب عن خالد الحذاء عن أبي قلابة عن كعب بن مرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر فتنة حاضرة فمر رجل مقنع رأسه نصف النهار في شدة الحر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا يومئذ على الهدي قال فقمت فأ خذت بمنكبيه وحسرت عن رأسه وأقبلت بوجهه الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله هذا قال نعم فاذا هو عثمان رضى الله عنه

۴۶۱﴾ عبدالوہاب نے خالد الحذاء سے، انہوں نے ابو قلابہ، سے روایت کی ہے کہ کعب بن مرّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رَسول اللہ ﷺ نے آنے والے فتنے کا ذکر کیا، تو ایک شخص سَر کو ڈھانپے نصف النہار میں گرمی کی شدت میں وہاں سے گُزرا، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ شخص اُس دِن ہدایت پر ہوگا، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں کھڑا ہوا اور میں نے اس شخص کو دونوں کندھوں سے پکڑا اور اُس کے سَر سے چادر ہٹائی، اور اس کے چہرے کو رسول اللہ ﷺ کی طرف پھیر دیا، میں نے عرض کیا کہ یہ شخص ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جی ہاں، وہ شخص عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

✿ ✿ ✿

۴۶۲. حدثنا وكيع عن سفيان عن الأعمش عن عبد الله بن مرة مسروق عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من نفس تقتل ظلما الا كان على ابن آدم الأول كفل منهالأنه أول من سن القتل

۴۶۲﴾ وکیع، سفیان سے، وہ الاعمش سے، وہ حضرت عبداللہ بن مرّہ سے، وہ مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس انسان کو بھی ناحق قتل کیا جاتا ہے تو حضرت آدم علیہ

السلام کے پہلے بیٹے (قابیل) پراس کا بوجھ ہوگا اس لئے کہ اُس نے قتل کا طریقہ جاری کیا۔

۴۶۳. حدثنا عيسى عن الأعمش عن عبد الله بن مرة عن مسروق عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله الا أنه قال كفل من دمها

۴۶۳﴾ عیسیٰ، الاعمش سے، وہ عبداللہ بن مرّہ سے، وہ مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس انسان کو بھی ناحق قتل کیا جاتا ہے، مگر یہ کہ حضرت آدم علیہ السلام کے پہلے بیٹے (قابیل) پراس کا بوجھ ہوگا اس لئے کہ اُس نے قتل کے گناہ کا بوجھ اٹھایا۔

۴۶۴. حدثنا وكيع عن الأعمش عن أبي وائل عن عبدالله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أول ما يقضي بين الناس يوم القيامة في الدماء يجيء الرجل آخذا بيد الرجل يقول يا رب هذا قتلني فيقول فيم قتلته فيقول يا رب قتلته لتكون العزة لفلان قال فيقول فانها ليست له بؤ بعملك ويجيء الرجل آخذ بيد الرجل فيقول هذا قتلني فيقول فيم قتلته فيقول لتكون العزة لله قال فيقول فان العزة لي

۴۶۴﴾ وکیع، الاعمش سے، وہ ابو وائل سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں کے درمیان سب سے پہلے خون کا فیصلہ ہوگا، ایک آدمی دوسرے آدمی کو ہاتھ سے پکڑ کر لائے گا اور کہے گا کہ اے میرے رب! اس نے مجھے قتل کیا تھا، ارشاد ہوگا کہ تُو نے اِسے کیوں قتل کیا؟ وہ عرض کرے گا کہ اے میرے رب! مَیں نے اِسے اس لئے قتل کیا تا کہ عزّت فلاں شخص کے لئے ہوجائے، ارشاد ہوگا کہ عزّت اُس کے لئے نہیں، یہ تو اپنے عمل کا بوجھ اُٹھائے گا، اور ایک شخص دوسرے شخص کو ہاتھ سے پکڑ کر لائے گا اور کہے کہ اس نے مجھے قتل کیا ہے، ارشاد ہوگا کہ تُو نے اِسے کیوں قتل کیا؟ وہ عرض کرے گا تا کہ عزّت اللہ کے لئے ہو، ارشاد ہوگا کہ تمام عزّتیں میرے لئے ہیں۔

۴۶۵. حدثنا وكيع وعيسى بن يونس عن الأعمش عن ابراهيم عن عبدالله قال لا يزال الرجل في فسحة من دينه ما نقيت كفه من الدم فاذا غمس يده في دم حرام نزع منه الحياء.

۴۶۵﴾ وکیع اور عیسیٰ بن یونس نے، الاعمش سے، انہوں نے ابراہیم سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی اپنے دین کے دائرے میں ہوتا ہے، جب تک اس کا ہاتھ خون سے رَنگا ہوا نہ ہو، جب وہ اپنا ہاتھ حرام خون میں ملوث کردیتا ہے تو اُس سے حیا کو نکال دیا جاتا ہے۔

۴۶۶. حدثنا وكيع عن عيينة بن عبدالرحمن عن أبيه عن أبي بكرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قتل معاهدا في غير كنهه حرم الله عليه الجنة

۴۶۶﴾ وکیع نے عُیینہ بن عبدالرحمٰن سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ جس نے کسی معاہدہ کئے ہوئے ذمی کو بغیر کسی وجہ کے قتل کیا تو اللہ تعالی ایسے شخص پر جنت حرام فرمادیتا ہے۔

٭ ٭ ٭

۴۶۷. حدثنا عبدالعزيز بن محمد الدراوردي عن ثور بن زيد عن أبي الغيث عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ويل للعرب من شرقد اقترب من فتنة عمياء صماء بكماء القاعد ها خير من القائم والقائم فيها خير من الماشي والماشي فيها خير من الساعي ويل للساعي فيها من الله تعالى يوم القيامة.

۴۶۷﴾ عبدالعزیز بن محمد الدراوردی نے ثور بن زید سے، انہوں نے ابوالغیث سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایاہلاکت ہے عرب کے لئے اس شر سے جو قریب آ چکا ہے وہ ایک اندھا، بہرا اور گونگا فتنہ ہے، اس میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے شخص سے بہتر ہے، اور کھڑا ہوا شخص چلنے والے سے بہتر ہے، اور چلنے والا کوشش کرنے والے سے بہتر ہے، قیامت کے دن اللہ تعالی کی طرف سے ہلاکت ہے اس فتنے میں کوشش کرنے والے کیلئے۔

٭ ٭ ٭

۴۶۸. حدثنا عبدالعزيز عن زيد بن أسلم عن من حدثه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من صلى صلاة الصبح فلا تخفروا الله في جواره فانه من الله في جواره طلبه الله ثم أدركه ثم كبه على منخره في جهنم

۴۶۸﴾ عبدالعزیز نے، زید بن اسلم سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ جس شخص نے صبح کی نماز پڑھی (وہ اللہ تعالی کی پناہ میں ہے) پس تم اللہ کی پناہ کومت توڑو، بے شک جس نے اللہ کی پناہ کوتوڑا، اللہ تعالیٰ اُسے طلب کرے گا پھر اُسے پکڑ کر اُوندھے منہ جہنم میں ڈال دے گا۔

٭ ٭ ٭

۴۶۹. حدثنا عبدالرزاق عن الأوزاعي عن عمير بن هانيء قال رأيت ابن عمر رضى الله عنهما يقول ابن الزبير ونجدة والحجاج يتهافتون في النار تهافت الذباب في المرق فاذا سمع المنادي أسرع اليه

۴۶۹﴾ عبدالرزاق، الاوزاعی سے، وہ عمیر بن ہانی سے، روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارشادفرماتے ہیں کہ زُبیر، خوارج اور حجاج آگ میں بھنبھنا رہے ہیں، جیسے کہ مکھی شوربے میں بھنبھناتی ہے، جب پکار سُنی جاتی ہے تو اس کی طرف جلدی کی جاتی ہے۔

٭ ٭ ٭

۴۷۰. حدثنا وكيع عن عثمان بن واقد عن أبي الحصين قال رأيت ابن عمر ساجدا عند الكعبة بحيال الحجر وهو يقول اللهم اني أعوذ بك من شرما تسوط به قريش

۴۷۰ وکیع نے عثمان بن واقد سے روایت کی ہے کہ ابی الحصین رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حطیم کے سامنے سجدہ ریز دیکھا وہ دعا مانگ رہے تھے کہ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس شر سے جو قریش پر مسلط ہو۔

☆ ☆ ☆

۴۷۱. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن ابن طاوس عن عكرمة ابن خالد عن ابن عباس قال قتل علي وبايع الناس ابنه الحسن رضى الله عنهما جاء زياد الى ابن عباس فقال أتريدون أن يثبت لكم هذا الأمر قال نعم فارسل الى فلان وفلان فاضرب أعناقهم قال ابن عباس أصلوا الغداة اليوم قال نعم قال فلا سبيل اليهم أراهم في ذمة لله فلما بلغ ابن عباس ماصنع زياد بعد قال ما أراه الا قد كان أشار علينا بالذي هو رائيه

۴۷۱ عبدالرزاق، معمر سے، وہ ابن طاؤس سے، وہ عکرمہ بن خالد سے روایت کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل (شہید) کر دیا گیا اور لوگوں نے ان کے بیٹے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی تو زیاد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ کیا تم چاہتے ہو کہ تمہارا یہ معاملہ پختہ رہے؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جی ہاں! تو زیاد نے کہا پھر فلاں اور فلاں کی گردنیں اُڑا دیجئے؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کیا اُنہوں نے آج صبح کی نماز پڑھی ہے؟ زیاد نے کہا: جی ہاں! حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا پھر تو اُن کو قتل کرنے کا کوئی جواز نہیں اس لئے کہ وہ اللہ کے ذِمّہ میں داخل ہو گئے ہیں، جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ بات پہنچی کہ زیاد نے اس کے بعد کیا کیا تو ارشاد فرمانے لگے کہ میرا خیال یہ ہے کہ زیاد نے ہمیں بہکانے کی کوشش کی تھی۔

☆ ☆ ☆

۴۷۲. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن أبي اسحاق عن عمارة بن عبد عن حذيفة رضى الله عنه قال اياكم والفتن لا يشخص لها أحد فوالله ما شخص لها احد الا نسفته كما ينسف السيل انها تشبه مقبلة حتى يقول الجاهل هذا يشبه وتبين مدبرة.

۴۷۲ عبدالرزاق، معمر سے وہ ابو اسحاق سے، وہ عمارہ بن عبد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ تم فتنوں سے بچنا، کوئی ان کے آگے خود کو کھڑا نہ کرے، جس نے اپنے آپ کو ان کے آگے کھڑا کیا تو وہ اُسے بہا لے جائیں گے، جیسا کہ پانی کا ریلا بہا لے جاتا ہے، یہ فتنے آتے ہیں تو مشتبہ ہوتے ہیں، ناواقف آدمی کہتا ہے کہ یہ معاملہ تو مشتبہ ہے، مگر جاتے ہوئے یہ فتنے واضح ہو جاتے ہیں۔

☆ ☆ ☆

وَهُوَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْلِ

ابوبکرمحمدبن احمدبن ریزہ،ابوالقاسم سلیمان بی أحمدالطبرانی

ابوعبدالرحمن بن حاتم المرادی،نعیم بن حمادرحمہ اللہ تعالیٰ

۴۷۳. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن عبدالله بن عثمان بن خثيم عن عمرو بن دينار عن أبي هريرة رضى الله عنه قال فتنة ابن الزبير حيصةمن حيصات الفتن وبقيت الرداع المطبقة من أشرف لها أشرفت له ومن ماج فيها ماجت به

۴۷۳﴾ عبدالرزاق، معمر سے، وہ عبداللہ بن عثمان بن خثیم سے، وہ عمرو بن دینار سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ابن زُبیر کا فتنہ تو فتنوں کی آہٹ ہے،اور چھا جانے والے بہت سے بڑے فتنے ابھی باقی ہیں،جس نے ان فتنوں کی طرف جھانکا تو یہ فتنے بھی اس کی طرف جھانکتے ہیں اور جو گھسے گا تو وہ فتنے اُسے موجوں کی طرح تھپیڑے ماریں گے۔

۞ ۞ ۞

۴۷۴. قال معمر وقال يحي بن أبي كثير عن ي هريرة قال اني لأعلم فتنة يوشك أن تكون التي قبلها معها كنفجة أرنب وأني لأعلم المخرج منها قالوا وما المخرج منها قال أن أمسك بيدي حتى يجيء من يقتلني

۴۷۴﴾ معمر اور یحییٰ بن ابوکثیر روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک میں ایسے فتنے کو جانتا ہوں کہ جو فتنے اس سے پہلے تھے وہ ان کے مقابلے میں خرگوش کی دوڑ کی طرح معمولی ہوں گے، اور میں ان فتنوں سے نکلنے کا راستہ بھی جانتا ہوں،لوگوں نے کہا کہ اس سے نکلنے کا کیا راستہ ہے؟ارشاد فرمایا کہ میں اپنے ہاتھوں کو روکے رکھوں یہاں تک کہ کوئی آ کر مجھے قتل کر ڈالے۔

۞ ۞ ۞

۴۷۵. حدثنا محمد بن منيب العدني عن السري بن يحي عن الحسن قال قال جندب بن عبدالله واستكرهه بعض تلک الأمراء في بعض تلک الفتن فخرج به قال فبرز رجل من أهل الشام فقال من يبارز فبرز له رجل من أهل العراق قال فعدوت على الشامي بالرمح وأيم الله ما أريد الا أن أحجز بينهما قال فقلت اليک اليک فلم أزل به حتى انصرف قال فوالله اني لأذكر عدوتي تلک بعدما أنام نومة فيمتنع مني نومي بقية ليلتي واني لأذكرها بعدما يوضع طعامي بين يدي فيمتنع مني حتى ما أصل اليه

۴۷۵﴾ محمد بن منیب العدنی نے السری بن یحییٰ سے، انہوں نے الحسن سے روایت کی ہے کہ جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بعض اُمراء نے ان فتنوں میں نکلنے پر مجبور کیا۔ تو وہ نکل گئے، اہلِ شام کے لشکر میں سے ایک شخص نکلا اور کہنے لگا کہ کون ہے جو مجھ سے لڑے گا؟ اہلِ عراق میں سے ایک آدمی اس کے مقابلے کے لئے نکلا، حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مَیں نے اَپنا نیزہ لے کر شامی پر حملہ کیا اللہ کی قسم میرا اِرادہ صرف یہ تھا کہ مَیں ان دونوں کے درمیان رُکاوٹ بن جاؤں مَیں نے شامی سے کہا کہ دور ہو جا! دور ہو جا! مَیں مسلسل اُسے کہتا رہا یہاں تک کہ وہ واپس ہو گیا۔ اللہ کی قسم! جب مَیں نے سونے کا ارادہ کیا تو مجھے اپنا وہ حملہ کرنا یاد آ یا پس میری نینداس کے بعد سے ختم ہو گئی، اور جب میرے سامنے کھانا رکھا جاتا ہے تب بھی وہ حملہ کرنا مجھے یاد آ تا ہے، پس کھانا بھی مجھ سے روک دیا گیا یہاں تک کہ مَیں اس تک نہیں پہنچ پاتا ہوں۔

۞ ۞ ۞

۴۷۶. حدثنا محمد بن منيب عن السرى بن يحي عن مالک بن دينار قال لما أبيحت المدينه أخذ أبو سعيد الخدري رضى الله عنه في الجبل فتبعه رجل من أهل الشام فلما رآه أبو سعيد أنه لا ينصرف عنه أقبل عليه بالسيف فقال اليک اليک قال فابى الشامي الا أن يوقعه فلما رأى ذلک أبو سعيد ألقى السيف وقال لئن بسطت الي يدک لتقتلني ما أنا بباسط يدي اليک لأقتلک اني أخاف الله رب العالمين قال فأخذ الشامي بيده فأنزله من الجبل قال أبو سعيد لقد رأيتني أقاتل مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا المكان المشركين قال فقال له الشامي من أنت قال أنا أبو سعيد الخدري قال فقال له اذهب بارک الله فيک

۴۷۶﴾ محمد بن منیب نے السری بن یحییٰ سے روایت کی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب مدینہ میں قتلِ عام کو مباح کر دیا گیا تو حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہاڑ پر چلے گئے۔ اُن کے پیچھے ایک شامی آیا۔ جب حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُسے دیکھا کہ وہ واپس نہیں جا رہا ہے تو حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی طرف تلوار لہرائی اور کہا کہ دور ہو جا! دور ہو جا! مگر شامی نے اُسے گرفتار کئے بغیر واپس جانے سے اِنکار کر دیا۔ جب حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ صورتِ حال دیکھی تو اَپنی تلوار پھینک دی اور فرمانے لگے کہ تو میرے قتل کرنے کے لئے ہاتھ بڑھائے گا تو مَیں تیرے قتل کے لئے ہاتھ دراز نہیں کروں گا مَیں اللہ سے جو رَبُّ الْعٰلَمِیْن ہے ڈرتا ہوں، شامی نے حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہاتھ سے پکڑا اور پہاڑ سے اُتارا، حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھے یاد آ رہا ہے کہ مَیں اس جگہ پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر مشرکین سے لڑا تھا۔ شامی نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا مَیں ابوسعید الخدری (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہوں، شامی نے اُس سے کہا کہ آپ تشریف لے جائیں، اللہ تعالیٰ آپ کو برکت دے۔

۞ ۞ ۞

۴۷۷. حدثنا جرير عن ليث عن طاوس عن ابن عباس قال قال علي رضى الله عنهم والله ما قتلت ولا أمرت ولكني غلبت

۴۷۷﴾ جریر، لیث سے، وہ طاؤس سے، وہ حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم نہ میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کیا اور نہ ان کے قتل کا حکم دیا، مگر میں نے لوگوں کے سامنے مغلوب ہوگیا۔

۞ ۞ ۞

۴۷۸. حدثنا مروان بن معاوية عن سلمة بن نبيط عن الضحاك أن رجلا كان يقوم على رأس الأمير سأله قال يؤتى بالرجل الى الأمير لا أدري ما حاله فيأمرني أن أضرب عنقه قال لا تضرب عنقه قال فان الأمير يأمرني قال وان أمرك الأمير فلا تطعه قال اذا يضرب عنقي قال فكن أنت المضروب عنقه

۴۷۸﴾ مروان بن معاویہ نے سلمہ بن نبیط رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ ضحاک کہتے ہیں کہ ایک شخص نے جو امیر کے سر پر ڈیوٹی دیتا تھا اُس نے حضرت ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ ایک آدمی کو امیر کے پاس لایا جاتا ہے مجھ اس کا حال معلوم نہیں، اَمیر مجھے اس کی گردن مارنے کا حکم دیتا ہے؟ تو حضرت ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اُس کی گردن نہ مارو! اس شخص نے کہا کہ اَمیر نے مجھے حکم دیا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ اگرچہ اَمیر نے تجھے حکم دیا ہو، اس کی اِطاعت کر! اس نے کہا پھر تو اَمیر میری گردن مار دے گا؟ حضرت ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ تُو وہ شخص بن جا جس کی گردن ماری گئی ہو۔

۞ ۞ ۞

۴۷۹. حدثنا عيسى بن يونس عن الأعمش عن أبي الضحى عن مسروق قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع لا ترجعن بعدي كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض

۴۷۹﴾ عیسیٰ بن یونس نے الاعمش سے، انہوں نے ابی الضحیٰ سے روایت کی ہے کہ، مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الواع کے موقع پر ارشاد فرمایا تھا کہ میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردنیں مارتے پھرو۔

۞ ۞ ۞

۴۸۰. حدثنا عيسى بن يونس عن الأعمش عن مجاهد قال كنت في الغزو فلما رجعت قال لي ابن عمر رضى الله عنه يا مجاهد كفر الناس بعدك هذا ابن الزبير وأهل الشام يقتل بعضهم بعضا

۴۸۰﴾ عیسیٰ بن یونس نے الاعمش سے روایت کی ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں ایک غزوہ میں تھا۔ جب

وہاں سے لوٹا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے کہا کہ اَے مجاہد! لوگوں نے تیرے بعد کفر کیا۔ یہ ابن زبیر اور اہلِ

شام دونوں ایک دوسرے کو قتل کرتے پھرتے تھے۔

۞ ۞ ۞

۴۸۱. حدثنا وكيع عن الأعمش عن ثابت بن عبيد عن أبي جعفر الأنصاري قال رأيت عليا رضى الله عنه مختبئا بسيفة جالسا في ظلة النساء قال فسمعته يقول حين قتل عثمان رضى الله عنه تبالكم سائر اليوم.

۴۸۱﴾ وکیع، الاعمش سے، وہ ثابت بن عبید سے روایت کرتے ہیں کہ ابی جعفر الانصاری رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مَیں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا وہ اپنی تلوار سمیت چُھپ گئے اور گھر میں عورتوں کے پاس جا کر بیٹھ گئے، جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل (شہید) کر دیا گیا تو ارشاد فرمانے لگے کہ لوگو! تمہارے لئے ہمیشہ کے لئے ہلاکت ہے۔

۞ ۞ ۞

۴۸۲. حدثنا وكيع عن مسعر عن عمران بن عمير عن كلثوم الخزاعي قال سمعت ابن مسعود يقول ما أحب أني رميت عثمان بسهم قال مسعر آراه قال أريد قتله ولا لي مثل أحد ذهبا

۴۸۲﴾ وکیع، مسعر سے، وہ عمران بن عمیر سے، وہ کلثوم الخزاعی سے روایت کرتے ہیں کہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے یہ پسند نہیں کہ مَیں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اُس کے قتل کے ارادہ سے ایک تیر مارتا خواہ مجھے اُحد پہاڑ کے برابر سونا حاصل ہو۔

۞ ۞ ۞

۴۸۳. حدثنا بقية بن الوليد عن صفوان بن عمرو قال حدثني بعض الأشياخ عن كعب أنه كان يقول ما أثار الفتنة قوم الا كانوا لها جزرا

۴۸۳﴾ بقیہ بن الولید نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے اپنے شیخ سے روایت کی ہے کہ بعض الاشیاخ، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ جو لوگ فتنہ اُٹھاتے ہیں آخر وہی اُس کی غذا بن جاتے ہیں۔

۞ ۞ ۞

۴۸۴. حدثنا بقية بن الوليد عن الأحوص عن أبي عون سعيد بن المسيب قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أعان على قتل مسلم بشطر كلمة جاء يوم القيامة مكتوبا بين عينيه آيس من رحمة الله

۴۸۴﴾ بقیہ بن الولید نے الاحوص سے، انہوں نے ابوعون سے روایت کی ہے کہ سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان کے قتل میں ایک بات کے ذریعہ بھی تعاون کرے گا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہے۔

۴۸۵. حدثنا ابن المهدي عن همام بن يحيىٰ عن قتادة قال قال أبو موسى الأشعري رضی اللّٰه عنه مثل الناس في الفتنة كمثل قوم كانوا في سفر فغشيتهم ظلمة فقام بعضهم وتعسف بعضهم فانجلت وقد حادوا عن الطريق

۴۸۵﴾ ابن المہدی نے ہمام بن یحییٰ سے، انہوں نے حضرت قتادہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ فتنے میں لوگوں کی مثال اس قوم کی طرح ہے جو سفر میں ہوں اور انہیں اندھیرا ڈھانپ دے، ان میں سے بعض کھڑے رہ جاتے ہیں، اور بعض چلتے رہتے ہیں۔ پھر وہ اَندھیرا چھٹ جاتا ہے تو وہ راستے سے بھٹکے ہوئے ہوتے ہیں۔

۞ ۞ ۞

۴۸۶. حدثنا وليد بن مسلم عن ابن جابر عن القاسم أبي عبدالرحمن قال قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم ألا انبئكم بدواء الفتنة ان اللّٰه لا يحل فيها شيئا حرمة قبل ذلک فما بال أحدكم يستأذن بباب أخيه ثم يأتيه الغد فيقتله

۴۸۶﴾ الولید بن مسلم نے ابن جابر سے روایت کی ہے کہ القاسم ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا میں تمہیں فتنہ کی دواء کے متعلق نہ بتاؤں؟ اللہ تعالیٰ نے جو چیز اس سے پہلے حرام کی ہے اُسے فتنے میں حلال نہیں کرتا، تمہاری کیا حالت ہے کہ تم اپنے بھائی کے دروازے پر آ کر اُس سے اِجازت مانگتے ہو پھر اگلے دن اس کے پاس آ کر اُسے قتل کر دیتے ہو۔

۞ ۞ ۞

۴۸۷. حدثنا ابن أبي عدي عن ابن عون عن محمد قال لما اجتمعوا على باب عثمان رضی اللّٰه عنه قيل له لو خرجت في كتيبتک عسى ان رأوها رجعوا قال فخرج عثمان في كتيبته قال فيستل من أولئک رجل ويستل من هؤلاء رجل فاضطربا بأسيافهما فحانت من عثمان التفاتة فقال في نزعي وتأميري يقتتلون فرجع فدخل الدار فما أعلمه خرج بعد ذلک حتى قتل قال محمد وقعت الفتنة حين وقعت وأصحاب رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم لعشرة ألف أو أكثر فلو أذن لهم لضربوهم حتى يخرجوهم من أو قطار المدينة قال محمد فأتاه ابن الزبير وابن عمر والحسن بن علي لعشرة ألف أو أكثر فلو أذن لهم لضربوهم حتى يخرجوهم من أقطار المدينة قال ابن عون وقال نافع لبس ابن عمر الدرع مرتين ونبئت أن أنا هريرة كان يطيف بالدار فيقول أم طاب أم ضربا

۴۸۷﴾ ابن ابی عدی نے ابن عون سے روایت کی ہے کہ محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بلوائی لوگ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دروازے پر جمع تھے تو آپ سے کہا گیا کہ اگر آپ اپنے لشکر سمیت باہر نکلے تو ممکن ہیں اُسے دیکھ کر بلوائی لوگ واپس چلے جائیں؟ اس پر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے لشکر سمیت باہر نکلا تو اِن میں سے ایک آدمی نے نیام سے تلوار

نکالی،اور دوسری طرف سے بھی ایک آدمی نے تلوار نکالی، پھر یہ دونوں تلواروں کے ساتھ باہم اُلجھ گئے،تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ایک قسم کی بے چینی طاری ہوگئی۔فرمانے لگے۔میری موجودگی اور میری امارت میں یہ باہم قتل وغارتگری کر رہے

ہیں! پھر آپ واپس گھر لوٹ آئے،اس کے بعد کبھی باہر نہ نکلے یہاں تک کہ قتل (شہید) کردیئے گئے،محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب فتنہ واقع ہوا تو اُس وقت حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تعداد میں دس ہزار 10000 یا اس سے زائد تھے، اگر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُنہیں اجازت دیتے تو وہ بلوائیوں کو مارتے اور مدینہ کے اطراف سے اُنہیں باہر نکال دیتے، محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ابن الزبیر،ابن عمر،اور حسن بن علی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بھی آئے تھے،حضرت ابن عون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ذرع دومرتبہ پہنی،اور مجھے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آپ کے گھر کے چاروں طرف چکر لگاتے تھے،اُنہوں نے بھی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا تھا،خاموش رہنا ہے؟ یا لڑنا ہے؟

٭ ٭ ٭

۴۸۸. حدثنا أبو المغيرة عن صفوان عن عبد الرحمن بن جبير أن عثمان رضى الله عنه قال يوم حوصربم يستحلون قتلي وانمايحل القتل على ثلاثة من كفر بعد ايمان وزنا بعد أحصان أو قتل نفسا بغير نفس ولم آت من ذلک شيئا والله لئن قتلتموني لا تصلوا جميعا ولا تجاهدوا عدوا جميعا الاعن أهواء متفرقة

۴۸۸ ابوالمغیرہ نے صفوان سے، وہ عبدالرحمٰن بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جس دن حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا محاصرہ کیا گیا تو اُنہوں نے ارشاد فرمایا کہ تم میرے قتل کو کس بنیاد پر جائز سمجھتے ہو؟ حالانکہ قتل تین وجوہ سے جائز ہوتا ہے:

نمبر1: جو ایمان لانے کے بعد کفر کرے۔

نمبر2: شادی شدہ ہونے کے بعد زنا کرے۔

نمبر3: یا کسی کو قتل کے بدلے میں قصاص کے طور پر قتل کیا جائے۔

اللہ کی قسم! اگر تم مجھے قتل کرو گے تو نہ کبھی اکٹھے نماز پڑھ سکو گے اور نہ کبھی دشمن کے خلاف اکٹھے جہاد کر سکو گے ہاں یہ کہ خواہشات متفرق ہوجائیں گی۔

٭ ٭ ٭

۴۸۹. حدثنا أبو المغيرة عن صفوان عن عبد الرحمن بن جبير قال قال عبد الله بن سلام والله ليقتلن في عثمان قوم هم اليوم في أصلاب ابائهم ما ولدوا بعد

۴۸۹ ابوالمغیرہ نے صفوان سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن جبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم! حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں وہ لوگ قتل کردیئے جائیں گے جو آج اپنے

باپوں کی پیٹھ میں ہیں، اور ابھی تک پیدا نہیں ہوئے ہیں۔

٭ ٭ ٭

۴۹۰. حدثنا أبو المغيرة عن أبي بكر بن أبي مريم عن عبد الرحمن بن فضالة قال لما قتل قابيل أخاه هابيل مسخ الله عقله وخلع فؤاده فلم يزل تائها حتى مات

۴۹۰﴾ ابوالمغیرہ نے، ابوبکر بن ابی مریم سے روایت کی ہے کہ عبدالرحمٰن بن فضالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کردیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی عقل کو مسخ کردیا اور اس کے دل کو خالی کردیا۔ وہ ہمیشہ پریشان رہا یہاں تک کہ فوت ہوگیا۔

٭ ٭ ٭

۴۹۱. حدثنا المعتمر بن سليمان عن أبيه عن خليفة عن الحسن قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم أمراء سوء وأئمة سوء وذكر ضلالة بعضهم تملأ ما بين السماء والأرض قال قيل يارسول الله ألا نضرب وجهه بالسيف قال لا ما صلى أو قال ما صلوا الصلاة فلا.

۴۹۱﴾ المعتمر بن سلیمان اپنے والد سے، وہ خلیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے برے حکمرانوں کا ذکر کیا، اور ان کی بعض گمراہیوں کا ذکر کیا جو آسمان اور زمین کے مابین فضا کو بھر دیں گی، عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ! کیا ہم ان کے چہرے اپنی تلواروں سے نہ ماریں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نہیں جب تک وہ نماز پڑھتے ہیں۔

٭ ٭ ٭

۴۹۲. حدثنا المعتمر بن سليمان عن الحجاج ابن فرافصة عن محمد بن عجلان عن رجل من جهينة عن أبي الدرداء رضي الله عنه قال سترون أمورا تنكرونها فعليكم بالصبر ولا تغيروا ولا تقولوا نغير حتى يكون الله تعالى هو المغير

۴۹۲﴾ المعتمر بن سلیمان نے حجاج بن فرافصہ سے، انہوں نے محمد بن عجلان سے انہوں نے ایک جُهَنِی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عنقریب تم ایسے اُمور کو دیکھو گے جو ناآشنا ہوں گے، تم پر صبر کرنا لازم ہے اور تبدیل بھی نہ کرنا، اور مت کہنا کہ ہم تبدیل کرلیں گے حتی کہ اللہ تعالیٰ جو کہ تبدیل کرنے والا ہے تبدیل کردے۔

٭ ٭ ٭

۴۹۳. قال حجاج وحدثني محمد بن سيرين عن كعب قال اتقوا السلطان بنقيته فان السلطان لايبقي من مدته الايوم واحد فهلك في ذلك اليوم الرجل واهله فان ازالة جبل راسيا أهون من ازالة ملك مؤجل

۴۹۳ حجاج اور محمد بن سیرین روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ''توریہ'' کر کے
[illegible]
سلطان سے بچو، بے شک سلطان کی مدّت میں سے اگر ایک دِن بھی باقی ہو تو اس دِن ایک آدمی اور اس کے سارے اہل وعیال ہلاک ہو سکتے ہیں، مقررہ بادشاہت سے ہٹانے سے مضبوط پہاڑ کا ہٹانا زیادہ آسان ہے۔

۞ ۞ ۞

۴۹۴. حدثنا بقية بن الوليد وعيسي بن يونس عن الأ حوص بن حكيم عن أبي عون الأنصاري عن سعيد بن المسيب قال قال رسول الله صلى الله وليه وسلم من أعان على قتل مؤمن بشطر كلمة جاء يوم القيامة مكتوبا بين عينيه آيس من رحمة الله الا أن عيسى زاد رجلا.

۴۹۴ بقیہ بن الولید اور عیسیٰ بن یونس نے الاحوص بن حکیم سے، انہوں نے ابی عون الانصاری سے روایت کی ہے کہ حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے ایک کلمہ کے ساتھ بھی کسی مؤمن کے قتل میں مدد کی وہ قیامت کے دِن اس حال میں آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان'' اللہ کی رحمت سے مایوس'' لکھا ہوا ہوگا۔

۞ ۞ ۞

۴۹۵. حدثنا عيسى بن يونس عن الأفريقي عن ابن يسار عن ابن عمر رضى الله عنهما قال لا والله ما علمنا عليا شرک في قتل عثمان سرا ولا علانية ولكن كان رأسا ففزع الناس اليه فولي الأمر فألحق به مالم يصنع.

۴۹۵ عیسیٰ بن یونس نے الافریقی سے، انہوں نے ابن یسار سے روایت کی ہے کہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہے کہ اللہ کی قسم! ہمیں نہیں معلوم کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل میں چھپ کر یا علی الاعلان شریک ہوئے ہوں، لیکن چونکہ وہ بنیادی شخص تھے تو لوگ ان کی جانب جمع ہوئے پھر ان کو خلافت پر مامور کر دیا گیا اور ان کے ساتھ وہ باتیں ملادی گئیں جو انہوں نے نہیں کیں۔

۞ ۞ ۞

باب من كان يرى الاعترال في الفتن

باب اُن لوگوں کے متعلق جو فتنوں میں جدا ہونے کی رائے رکھتے ہیں

۴۹۶ حدثنا ابن المبارک عن المبارک بن سعيد عن الحسن عن أسيد بن المعشمس ابن معاوية قال سمعت أبا موسى الأشعري رضى الله عنه وذكر فتنة ثم قال

وأيم الله لان أدركتني واياكم ما أعلم لي ولكم منها مخرجا فيما عهد الينا نبينا صلى الله عليه وسلم الا وأن نخرج منها كما دخلناها قال الحسن أي سالمين

۴۹۶ ابن المبارک نے المبارک بن سعید سے، انہوں نے الحسن سے، انہوں نے، اُسید بن المتشمس سے، انہوں نے ابن معاویہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتنوں کا ذکر کیا پھر فرمایا کہ اللہ کی قسم! اگر فتنے مجھے اور تمہیں پالیں تو میں اپنے اور تمہارے لئے اس سے نکلنے کی کوئی راہ نہیں پاتا، وہ فتنے جو ہمارے نبی کریم ﷺ نے ہمیں بتائے ہیں۔ ہاں ہم اس سے حفاظت کے ساتھ اور سلامتی کے ساتھ نکل سکتے ہیں جیسے ہم اس میں داخل ہوئے تھے۔

۰ ۰ ۰

۴۹۷. حدثنا عبد الوهاب عن يونس عن الحسن عن أبي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه ذكر فتنة ثم قال أبو موسى مالي ولكم منها مخرج ان نحن أدركناها الا أن نخرج منها كما دخلناها هكذا عهد الينا نبينا صلى الله عليه وسلم

۴۹۷ عبدالوہاب نے یونس سے، انہوں نے الحسن سے روایت کی ہے کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فتنوں کا ذکر کیا تھا۔ اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں سے کہا کہ اگر ہم ان فتنوں کو پالیں تو میرے اور تمہارے لئے اس سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں مگر یہ کہ ہم ان سے ایسے نکلیں جیسے ہم ان میں داخل ہوئے تھے۔ ہمیں نبی کریم ﷺ نے یہی تاکید فرمائی تھی۔

۰ ۰ ۰

۴۹۸. حدثنا جرير بن عبد الحميد عن عاصم الأحول قال حدثني شيخ عن أبي موسى الأشعري قال ان بعد كم فتنا القاعد فيها خير من القائم والقائم خيرمن الساعي ذكر الراكب فكونوا فيها أحلاس بيوتكم

۴۹۸ جریر بن عبدالحمید نے عاصم الاحول سے، انہوں نے شیخ سے روایت کی ہے کہ شیخ ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تمہارے بعد فتنے آئیں گے جس میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا اور کھڑا شخص کوشش کرنے والے سے بہتر ہوگا، یہاں تک کہ سوار کا بھی ذکر کیا، پس تم فتنوں میں اپنے گھروں کے ٹاٹ بن جاؤ۔

۰ ۰ ۰

۴۹۹. حدثنا سهل بن يوسف عن حميد عن ميمون بن سياه عن جندب قال ستكون فتن فعليكم بالأرض وليكن أحدكم حلس بيته فانه لا ينبجس لها أحد الاأردته

۴۹۹ سہل بن یوسف نے حمید سے، انہوں نے میمون بن سیاہ سے روایت کی ہے کہ حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عنقریب فتنے ہوں گے تو تمہیں زمین پر ٹھہرنا لازم ہے اور تم میں سے ہر ایک اپنے گھر کا ٹاٹ بن جائے، بے شک ان فتنوں میں شامل ہوگا یہ فتنے اُسے الٹادیں گے۔

۰ ۰ ۰

۵۰۰. حدثنا أبو معاوية عن دارد بن أبي هند عن شيخ من بنى قشير عن أبي هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتى على الناس زمان يخير الرجل

فيه بين العجز والفجور فمن أدرک ذلک فليختر العجز على الفجور

۵۰۰﴾ ابومعاویہ نے داؤد بن ابی ہند سے، انہوں نے بنی قشیر کے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ جس میں آدمی کو عاجزی اور گناہ کے درمیان اختیار دیا جائے گا، پس جو وہ زمانہ پائے تو عاجزی کو گناہ پر ترجیح دے۔

٭ ٭ ٭

۵۰۱. حدثنا ابراهيم بن محمد الفزارى عن عوف عن الحسن قال قال عبد الله بن مسعود رضى الله عنه يأتى على الناس زمان المؤمن فيه أذل من الأمة أكيسهم الذي يروغ بدينه روغان الثعالب

۵۰۱﴾ ابراہیم بن محمد الفزاری نے عوف سے انہوں نے الحسن سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ اُمّت میں سب سے ذلیل مؤمن ہوگا، ان میں سمجھدار وہ ہے جو اپنے دین کے لئے چالاک ہو جیسے لومڑی چالاک ہوتی ہے۔

٭ ٭ ٭

۵۰۲. حدثنا الوليد بن مسلم عن الأوزعي عن عبد الوهاب بن قيس عن عروة بن الزبير عن كرز الخزاعي رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير الناس يومئذ مؤمن معتزل في شعب من الشعاب يتقي ربه ويذر الناس من شره

۵۰۲﴾ الولید بن مسلم نے الاوزاعی سے، انہوں نے عبدالوہاب بن قیس سے، انہوں نے عروہ بن الزبیر سے روایت کی ہے کہ کرز الخزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اُس دور میں لوگوں میں سے بہترین وہ مؤمن ہوگا جو گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں سب سے جدا ہوگا، اپنے رَبّ سے ڈرتا ہوگا اور لوگوں کو اپنے شَر سے بچاتا ہوگا۔

٭ ٭ ٭

۵۰۳. حدثنا أبو معاوية وعيسى بن يونس جميعا عن الأعمش عن ابراهيم عن همام بن الحارث عن حذيفة رضى الله عنه قال ليأتين على الناس زمان لا ينجو منه أحد الا الذي يدعوا كدعاء الغرق.

۵۰۳﴾ ابومعاویہ اور عیسٰی بن یونس نے الاعمش سے، انہوں نے ابراہیم سے، انہوں نے ہمام بن الحارث سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں کوئی بھی نجات نہ پائے گا سوائے اس شخص کے جو ڈوبتے ہوئے آدمی کی طرح دُعا کرے۔

٭ ٭ ٭

۵۰۴. حدثنا عبدة بن سليمان عن الأعمش عن عمارة عن أبي عمار عن حذيفة مثله قال الأعمش عن ابراهيم عن همام بن الحارث عن حذيفة مثله

۵۰۴﴾ عبدة بن سلیمان نے الاعمش سے، انہوں نے عمارہ سے، انہوں نے ابوعمار سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں کوئی بھی نجات نہ پائے گا سوائے اس شخص کے جو ڈوبتے ہوئے آدمی کی طرح دُعا کرے۔ الاعمش نے ابراہیم سے، انہوں نے ہمام بن الحارث سے، حضرت حذیفہ بن الیمان سے اسی مضمون کی حدیث بیان کی ہے۔

٭ ٭ ٭

۵۰۵. حدثنا الوليد بن مسلم عن اسماعيل بن رافع عمن حدثه عن ابن مسعود قال خير الناس في الفتنة أهل شاء سود يرعين في شعف الجبال ومواقع القطر وشر الناس فيها كل راكب موضع وكل خطيب مسقع

۵۰۵﴾ الولید بن مسلم نے اسمٰعیل بن رافع سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنے میں لوگوں میں سے بہترین لوگ، کالی بکریوں والے ہیں جو انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور بارش کے گرنے کی جگہ میں چراتے ہیں اور فتنے میں بدترین ہر جگہ کا سوار اور اُونچی آواز والا خطیب ہے۔

٭ ٭ ٭

۵۰۶. حدثنا ابن المهدي عن زائدة عن الأعمش عن زيد بن وهب عن حذيفة قال ان الرجل ليكون في الفتنة أو من الفتنة وما هو منها

۵۰۶﴾ ابن المہدی نے زائدہ سے، انہوں نے الاعمش سے، انہوں نے زید بن وہب سے روایت کی ہے، کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی فتنے میں شامل ہوگا یا فتنے والوں میں سے ہوگا حالانکہ درحقیقت وہ اس میں سے نہیں ہوگا۔

٭ ٭ ٭

۵۰۷حدثنا ابراهيم بن محمد الفزاری عن ليث عن مجاهد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الاسلام بدأ غريبا وسيعود غريبا فطوبى للغرباء بين يدي الساعة

۵۰۷﴾ ابراہیم بن محمد الفزاری نے لیث سے روایت کی ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک اسلام اجنبی ماحول کی حالت میں ظاہر ہوا اور عنقریب یہ دوبارہ اجنبی ماحول کی طرف لوٹے گا۔ لہٰذا قیامت سے پہلے معاشرے کے اجنبی لوگوں کے لئے مبارک باد ہو۔

٭ ٭ ٭

۵۰۸. حدثنا ابن عيينة عن مسعر عن عون بن عبد الله قال بينما رجل بمصر في فتنة ابن الزبير ينكت في الأرض اذ قام عليه رجل فقال له بأي شيء تحدث نفسك أبا الدنيا قال بل اتفكر في الذي نزل بالناس فأنا بهامهتم قال فان الله قد نجاك منها بفكرتك

فيها من الذي سأل الله فلم يعطه أو اتكل عليه فلم يكفه

۵۰۸﴾ ابن لہیعہ نے بکر سے روایت کی ہے کہ ابن عمر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص ابن الزبیر کے فتنے میں مصر کے اندر لکڑی کے ساتھ زمین کو کُرید رہا تھا، اس کے قریب ایک شخص کھڑا ہوا اور اُس سے کہا کہ اَے ابوالدنیا! تُو اپنے دِل کے ساتھ کیا باتیں کر رہا ہے؟ اس آدمی نے کہا کہ مَیں لوگوں پر جو حالات آئے ہیں ان کے متعلق سوچ رہا ہوں اور ان کے بارے میں فکرمند ہوں، دوسرے شخص نے کہا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس فکرمندی کی وجہ سے، آپ کو فتنوں سے نجات دی کون ہے ایسا شخص جو اللہ تعالیٰ سے سوال کرے اور اللہ تعالیٰ اُسے نہ دے، اس پر توکل کرے اور وہ اس کے لیے کافی نہ ہو؟

٭ ٭ ٭

۵۰۹. حدثنا محمد بن حمير وابن وهب عن ابن لهيعة عن الرحمن بن شريح عن عبد الله بن هبيرة قال من أدرک الفتنة فليکسر رجله فان انجبرت فليکسر الأخرى الا أن ابن حمير لم يذكر ابن شريح

۵۰۹﴾ محمد بن حمیر نے ابن وہب سے، انہوں نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن شریح سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن ہبیرہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو فتنہ کو پالے تو وہ اپنی ٹانگ توڑ دے اگر وہ صحیح ہوجائے تو دوسری توڑ دے۔

٭ ٭ ٭

۵۱۰. حدثنا وكيع عن سفيان عن حبيب بن أبي ثابت عن ابراهيم عن علقمة قال اذا ظهر أهل الحق على أهل الباطل فلست في فتنة

۵۱۰﴾ وکیع، سفیان سے، وہ حبیب بن أبی ثابت سے، وہ، ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اَہلِ حق، اَہلِ باطل پر غالب آجائیں پھر تو فتنہ میں نہیں ہے۔

٭ ٭ ٭

۵۱۱. حدثنا ابن المبارک عن معمر عن أبي طاووس عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير الناس في الفتن رجل أخذ برأس فرسه يخيف العدو ويخيفونه أو رجل معتزل يؤدي حق الله عليه

۵۱۱﴾ ابن المبارک، معمر سے، وہ ابو طاؤس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ فتنوں میں لوگوں میں سے بہترین وہ آدمی ہے جس نے اپنے گھوڑے کو سَر سے پکڑا ہو اور دُشمن کو ڈراتا ہو، اور دُشمن اس کو ڈراتے ہوں، ایسا آدمی سب سے جدا ہو کر اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کے اَحکام نافذ کرتا ہے۔

٭ ٭ ٭

۵۱۲. حدثنا معمر وحدثني ابن خيثم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال خير الناس في الفتن رجل يأكل من فيء سيفه في سبيل الله ورجل في رأس شاهقة يأكل من رسل غنمه

۵۱۲﴾ معمر سے روایت کرتے ہیں کہ ابن خیثم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فتنوں میں لوگوں میں سے بہترین وہ آدمی ہے جو اللہ کے راستے میں اپنی تلوار کے منہ سے کھاتا ہے، اور وہ آدمی جو بلند پہاڑ کی چوٹی پر ہو اور اپنی بکریوں کے ریوڑ کے ذریعے اپنی روزی کھاتا ہے۔

٭ ٭ ٭

۵۱۳. وحدثنا ابن المبارک عن اسماعيل بن عياش قال حدثني عقيل بن مالک عن عبد الله بن خالد بن معدان عن أبيه رفع الحديث قال السعيد من جنب الفتن ومن ابتلى بشيء منها فصبر فواها ثم واها

۵۱۳﴾ ابن المبارک نے اسمٰعیل بن عیاش سے انہوں نے عقیل بن مالک سے، انہوں نے عبداللہ بن خالد بن معدان سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے فتنوں سے پرہیز کیا اور جو فتنوں میں مبتلا ہوا اُس نے صبر کیا تو ان کے لئے تو ''واہ واہ'' ہے۔

٭ ٭ ٭

۵۱۴. حدثنا هشيم عن داود بن ابي هند عن رجل من بني ربيعة بن كلاب قال سمعت أبا هريرة رضى الله عنه يقول ليأتين على الناس زمان يخير الرجل بين العجز والفجور فمن أدرک ذلک منكم فيخير العجز على الفجور فان العجز خير من الفجور

۵۱۴﴾ ھُشیم نے داؤد بن ابی ہند سے، انہوں نے بنی ربیعہ بن کلاب کے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ضرور لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ جس میں آدمی کو عاجزی اور گناہ میں اِختیار دیا جائے گا، پس جس نے تم میں سے اس زمانے کو پالیا تو اُسے چاہیے کہ وہ گناہ کے مقابلے میں عاجزی کو اختیار کرے، اس لئے کہ عاجزی گناہ سے بہتر ہے۔

٭ ٭ ٭

۵۱۵. حدثنا هشيم عن مجالد قال أخبرنى الشعبي عن صلة بن زفر سمع حذيفة بن اليمان يقول ليخيرن الرجل منكم بين العجز والفجور فمن أدرک منكم ذلک فليختر العجز على الفجور

۵۱۵﴾ ہشیم، مجالد سے، وہ الشعبی سے، وہ صلۃ بن زُفر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ضرور تم میں سے کچھ مَردوں کو عاجزی اور گناہ کے درمیان اِختیار دیا جائے گا جس نے تم میں سے اس دور کو پایا تو عاجزی کو گناہ پر ترجیح دے۔

٭ ٭ ٭

۵۱۶. حدثنا هشيم عن عوف قال بلغني أن عليا رضى الله عنه قال يأتي على الناس زمان المؤمن فيه أذل من الأمة وقال ابن مسعود يروغ المؤمن فيه بدينه كروغان الثعالب

۵۱۶ ہشیم نے روایت کی ہے کہ عوف تک یہ روایت پہنچی تھی کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ مؤمن اس دور میں لوگوں میں سب سے زیادہ ذلیل ہوگا، اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مؤمن اس دور میں اپنے دِین کی حفاظت کے لئے ایسی مکاریاں کرے گا جیسے لومڑی مکاری کرتی ہے۔

٭ ٭ ٭

۵۱۷. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن ابن طاووس عن أبيه عن حذيفة قال يأتي على الناس زمان خير منازلهم البادية

۵۱۷ عبدالرزاق، معمر سے، وہ ابن طاؤس سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ ان کے بہترین گھر دیہات والے گھر ہوں گے۔

٭ ٭ ٭

۵۱۸. حدثنا ضمام عن أبي قبيل أن عبد الله بن الزبير أرسل الى أمه فقال ان الناس قد انفضوا عني وقد دعاني هؤلاء الى الأمان فما ترين فقالت ان كنت خرجت لا حياء كتاب الله وسنة نبيه فمت على الحق وان كنت انما خرجت على طلب دنيا فلا خير فيك حيا ولا ميتا

۵۱۸ ضمام نے ابو قبیل سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن الزبیر نے اپنی ماں کی طرف پیغام بھیجا کہ لوگ مجھ سے جدا ہو چکے ہیں اور یہ لوگ مجھے اَمان کی طرف بلا رہے ہیں تو آپ کیا فرماتی ہیں؟ ان کی ماں نے کہا کہ اگر تو اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے نبی کریم ﷺ کی سنّت کو زندہ کرنے کے لئے نکلا تھا تو حق پر مَر جا اور اگر تو دُنیا کی طلب میں نکلا تھا تو نہ تیرے زندہ ہونے میں خیر ہے نہ تیرے مَرنے میں بھلائی ہے۔

٭ ٭ ٭

۵۱۹. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن ابن خثيم عن عمرو بن دينار عن أبي هريرة قال فتنة ابن الزبير حيصة من حيصات الفتن وبقيت الرداح المطبقة من أشرف لها أشرفت له ومن ماج فيهاماجت به

۵۱۹ عبدالرزاق، معمر سے، وہ ابن خثیم سے، وہ عمرو بن دینار سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ابن الزبیر کا فتنہ فتنوں کی آہٹوں میں سے ایک آہٹ ہے، اور بہت بڑے چھا جانے والے فتنے ابھی باقی ہیں، جو اُن کی طرف جھانکے گا وہ بھی اُس کی طرف جھانکیں گے، اور جو اُن میں گھسے گا تو وہ اُسے موجوں کی طرح تھپیڑے ماریں گے۔

٭ ٭ ٭

العلامات في انقطاع ملك بني أمية

بنواُمیّہ کی بادشاہت کے ختم ہونے کی علامات

۵۲۰. حدثنا سفيان عن العلاء بن أبي العباس سمع أبا الطفيل سمع عليا رضى الله عنه يقول لا يزال هذا الأمر في بني أمية مالم يختلفوا بينهم

۵۲۰﴾ سفیان نے العلاء بن ابوالعباس سے، انہوں نے ابوالطفیل سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ خلافت کا معاملہ ہمیشہ بنواُمیّہ میں رہے گا جب تک ان میں باہم اختلاف نہ ہو۔

○ ○ ○

۵۲۱. حدثنا ابن وهب عن حرملة بن عمران سعيد بن سالم الجيشاني سمع عليا يقول الأمر لهم حتى يقتلوا قتيلهم ويتنافسوا بينهم فاذا كان ذلک بعث الله عليهم أقوما من المشرق فيقتلوهم بددا واحصوهم عددا والله لا يملكون سنة الا ملكنا سنتين ولا يملكون سنتين الا ملكنا أربعا

۵۲۱﴾ ابن وہب نے حرملۃ بن عمران سے، انہوں نے سعید بن سالم الجیشانی سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ خلافت بنی اُمیّہ کے لئے رہے گی یہاں تک کہ وہ اپنے مقتولین کو قتل کریں گے، اور باہم ایک دوسرے پر رغبت کریں گے جب یہ حال ہوجائے گا تو اللہ تعالیٰ ان پر مشرق سے چند قوموں کو بھیج دے گا جو انہیں چُن چُن کر قتل کریں گے، اوران کی تعداد کو شمار کریں گے، اللہ کی قسم! ان کی حکومت ایک سال ہوگی تو ہماری دو سال ہوگی، اوران کی حکومت دو سال ہوگی تو ہماری چار سال ہوگی۔

○ ○ ○

۵۲۲. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن أيوب عن ابن سيرين عن عبيدة قال سمعت عليا رضى الله عنه يقول لا يزال هؤلاء القوم آخذين بثبج هذا الأمر مالم يختلفوا بينهم فاذا اختلفوا بينهم خرجت منهم فلم تعد اليهم الى يوم القيامة يعني بني أميه

۵۲۲﴾ عبدالرزاق، معمر سے، وہ ایوب سے، وہ ابن سیرین سے، وہ عبیدہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بنواُمیّہ کی قوم خلافت پر مسلسل چمٹی رہے گی، جب تک ان میں باہم اختلاف نہ ہو پھر جب ان میں اختلاف ہوجائے گا تو خلافت ان سے نکل جائے گی اور قیامت تک ان میں لوٹ کر نہ آئے گی۔

○ ○ ○

۵۲۳. حدثنا المعتمر بن سليمان عن أبي عمرو قال حدثني قيس بن سعد عن الحسن بن محمد بن علي قال لا يزال القوم على ثبج من أمرهم حتى ينزل بهم احدى أربع خلال

يلقي الله بأسهم بينهم أو تجيء الرايات السود من قبل المشرق فتستبيحهم او تقتل النفس الزاكية في البلد الحرام فيتخلى الله منهم أويبعثوا جيشا الى البلد الحرام

فيخسف بهم

۵۲۳﴿ المعتمر بن سلیمان نے، ابی عمرو سے، انہوں نے قیس بن سعد سے روایت کی ہے کہ حسن بن محمد بن علی فرماتے ہیں کہ یہ بنواُمیّہ والے اپنی خلافت پر ہمیشہ قابض رہیں گے، یہاں تک کہ ان میں چار 4 باتوں میں سے ایک بات نہ آجائے:

نمبر 1: اللہ تعالیٰ ان کے درمیان لڑائی پیدا فرمادے۔

نمبر 2: کالے جھنڈے مشرق کی طرف سے آجائیں اور وہ ان کے خون کو مباح سمجھیں۔

نمبر 3: نفسِ زکیہ کو شہرِ محترم میں قتل کردیا جائے، پھر اللہ تعالیٰ کی مدد ان سے چلی جائے گی۔

نمبر 4: یہ لوگ محترم شہر کی طرف لشکر کشائی کریں پھر اور وہاں پر دھنس جائیں۔

٭ ٭ ٭

۵۲۴. حدثنا عبد الرزاق عن معمر قال أخبرني بعض الحي عن الهندبنت المهلب أن عكرمة مولى ابن عباس أخبرها وكان يدخل عليها كثيرا ويحدثها قال قال ابن عباس رضى الله عنه لا يزال هذا الأمر في بني أمية مالم يختلف بينهم رمحان فاذا اختلف بينهم رمحان خرجت منهم الى يوم القيامة.

۵۲۴﴿ عبدالرزاق، معمر سے، وہ اپنے قبیلے کے ایک آدمی سے، وہ الہند بنت المهلب سے روایت کرتے ہیں کہ عِکرمہ رحمہ اللہ تعالیٰ جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا آزاد کردہ غلام تھا اور ہند کے پاس بہت آتا جاتا تھا، اس نے ہند کو بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ خلافت ہمیشہ بنی اُمیّہ میں رہے گی جب تک ان میں باہمی نیزے نہ چلیں، جب ان میں نیزے چلیں گے تو خلافت ان سے قیامت تک کے لئے نکل جائے گی۔

٭ ٭ ٭

۵۲۵. حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة بن المنذر قال حدثني تبيع ابن امرأة كعب قال ملک بني أمية مائة عام لبني مروان من ذلک نيف وستون عاما لا يذهب ملكهم حتى ينزعوه بأيديهم يريدون سده فلا يستطيعونه كلماسدوه من ناحية انهدم من ناحية يفتتحون بميم ويختمون بميم ولا يذهب ملكهم حتى يخلع خليفة منهم فيقتل ويقتل حملاه ويقتل حمار الجزيرة الأصهب مروان ثم ينقطع ملكهم وعلى يديه هدم الأكاليل

۵۲۵﴿ عبداللہ بن مروان نے ارطاۃ بن المُنذر سے روایت کرتے ہیں کہ تبیع ابن حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بنواُمیّہ کی بادشاہت سو 100 سال رہے گی جس میں سے ساٹھ 60 سال سے زیادہ بنو مروان کی حکومت ہوگی مروان ان کی بادشاہت ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ اپنے ہاتھوں سے اس میں سوراخ کریں گے، پھر وہ سوراخ بند کرنا چاہیں گے تو

بند نہ کرسکیں گے، جب وہ ایک طرف کو بند کردیں گے تو دوسری طرف سوراخ ہوجائے گا، ان کی حکومت ''م'' سے شروع ہوکر ''م'' پرختم ہوگی، اوران کی بادشاہت اس وقت ختم ہوگی جب وہ اپنے ایک خلیفہ کو معزول کر کے اُسے قتل کردیں گے، اوراُس کی ماں کوقتل کردیں گے اور جزیرۃ الاصہب کا جبار بھی قتل کردیا جائے گا، جس کا نام ''مروان'' ہے پھران کی بادشاہت ختم ہوجائے گی اور اس کے ہاتھوں ''اکلیل'' منہدم ہوگا۔

○ ○ ○

۵۲۶. حدثنا رشدين بن سعد عن ابن لهيعة عن عبد العزيز بن صالح عن علي بن رباح عن ابن مسعود قال يلي على الناس خليفة شاب يبايع لابنين له فيقتل بدمشق بغدر وتختلف الناس بعده

۵۲۶﴾ رشدین بن سعد نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالعزیز بن صالح سے، انہوں نے علی بن رباح سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پرنوجوان خلیفہ مامور ہوگا۔ وہ بیعت لے گا اس کے بیٹے نہ ہوں گے پھر وہ دھوکہ کے ساتھ دمشق میں قتل کردیا جائے گا اس کے بعد لوگوں میں اختلاف ہوجائے گا۔

○ ○ ○

۵۲۷. حدثنا بقية وعبد القدوس عن بشر بن عبد الله بن يسار عمن حدثه عن عرباض بن سارية قال اذا قتل خليفة بالشام لم يزل فيها دم مسفوك حراما وامام لا تحل حرمته حتى يأتي أمر الله

۵۲۷﴾ بقیہ اور عبدالقدوس نے بشر بن عبداللہ بن یسار سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ عرباض بن ساریہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب شام میں خلیفہ کو قتل کردیا جائے گا تو اس میں ہمیشہ حرام خون بہے گا اور امام کے خون کی حرمت حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے۔

○ ○ ○

۵۲۸. حدثنا يحيى بن سعيد العطار عن رجل منهم يقال له حجاج عن مهاجر عن رجل من السكاسك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قتلت قريش حمليها أغرى الله العدواة بينها حتى لا يبقى ذو كبر في نفسه ولا أمير الا قتل ويكون الصيلم بالجزيرة

۵۲۸﴾ یحییٰ بن سعید العطار نے اپنے قبیلے کے حجاج نامی شخص سے، اس نے مہاجر سے روایت کی ہے کہ سکاسک کے ایک آدمی نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ جب قریش اپنے ماتحتوں کو قتل کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے درمیان دشمنی ڈال دیں گے۔ یہاں تک کہ نہ اُن کا کوئی متکبر باقی رہے گا، اور نہ کوئی امیر بلکہ سب کو قتل کردیا جائے گا۔

○ ○ ○

۵۲۹. حدثنا أبو هارون عن عمرو بن قيس الملائي عن المنهال ابن عمرو عن زر بن حبيش سمع عليا رضى الله عنه يقول ألا ان أخوف الفتن عندي عليكم فتنة بني أمية ألا

يذكر فيقتله تهراق على يديه الدماء وتنقطع على يديه الأرحام وتهرج على يديه الأموال ثم يأتيكم مدين من هاهنا وأشار الى الجزيرة فيأخذها بسيفه قسرا ثم تأتيكم بعد مدين الرايات السود يسيلون عليكم سيلا

۵۳۷﴾ الولید بن مسلم نے ابوعبدۃ المشجعی سے روایت کی ہے کہ ابواُمیہ الکلبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات ایک ایسے شیخ سے نقل کرکے بیان کی ہے جس نے جاہلیت کا دور بھی پایا تھا کہ تم پر ہشام کی موت کے بعد ایک نوجوان آدمی اُمیر بنے گا جو لوگوں کو ایسے عطیات دے گا جو اس سے پہلے کسی نے عطیات نہیں دیئے ہوں گے، پھر اس کے گھر کے افراد میں سے ایک غیر مشہور آدمی چپکے سے اُٹھے گا اور اُسے قتل کردے گا، پھر اس کے ہاتھوں پر خون بہے گا اور اس کے ہاتھوں رشتہ داریاں ٹوٹ جائیں گی، اور اس کے ہاتھوں مال لوٹے جائیں گے، پھر تمہارے پاس یہاں سے جزیرۃ کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے کہا مدین آئے گا، جو خلافت کو تلوار کے زور سے مضبوطی کے ساتھ لے لے گا، پھر مدین کے بعد کالے جھنڈے آئیں گے جو تم پر سیلاب کی طرح آئیں گے۔

° ° °

۵۳۸. حدثنا عبدالله بن مروان عن سعيد بن يزيد التنوخي عن الزهري قال يموت هشام موتا ثم غلام من أهل بيته يقتل قتلا ثم الذي يأتي من نحو الجزيرة وسليمان بن هشام يومئذ بالجزيرة يقتل قتلا ومن بعده الرايات السود

۵۳۸﴾ عبداللہ بن مروان نے سعید بن یزید التنوخی سے روایت کی ہے کہ علامہ زُہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ ہشام طبعی موت مرے گا۔ پھر اس کے گھر والوں میں سے ایک لڑکا ہوگا جسے قتل کردیا جائے گا، پھر وہ ہوگا جو جزیرۃ کی طرف آئے گا، ان دنوں میں سلیمان بن ہشام جزیرہ کے اُمیر تھے، وہ بھی قتل کردیا جائے گا، پھر کالے جھنڈے ہوں گے۔

° ° °

۵۳۹. حدثنا هشيم عن جويبر عن الضحاک عن النزال بن سبرة سمع عليا رضى الله عنه يقول لا يزال بلاء بني أمية شديد حتى يبعث الله العصب مثل قزع الخريف يأتون من كل ولا يستأمرون أمير ولا مأمورا فاذا كان ذلک أذهب الله ملک بني أمية

۵۳۹﴾ ہشیم، جویبر سے، وہ ضحاک سے، وہ نزال بن سبرہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مسلسل بنی اُمیّہ پر مصیبت سخت ہوتی رہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ''العصب'' کو اُٹھائے گا، وہ ہر طرف سے آئیں گے نہ کسی کو اُمیر بنائیں گے اور نہ ماتحت، جب یہ صورتِ حال ہوگی تو اللہ تعالیٰ بنو اُمیّہ کی بادشاہت ختم کردے گا۔

° ° °

۵۴۰. حدثنا الوليد بن مسلم عن عبدالجبار بن رشيد الأزدى عن ربيعة القصير عن تبيع عن كعب قال تكون بالشام فتنة تسفک فيها الدماء وتقطع فيها الأرحام وتهرج فيها الأموال ثم تتبعها الشرقية.

۵۴۰﴾ الولید بن مسلم نے عبدالجبار بن رشید الازدی سے، انہوں نے ربیعہ قیصر سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ شام میں فتنہ ہوگا جس میں خون بہے گا، اور قطعِ رحمی کی جائے گی، اور اَموال لُوٹے جائیں گے پھر اس کے بعد مشرقی فتنہ آئے گا۔

۞ ۞ ۞

۵۴۱. حدثنا رشيدين عن ابن لهيعة عن يزيد بن أبي حبيب عن كعب قال يكون بعد موته رجل يلي قدر حمل امراة وفصال ولدها ويملك آخر لا يكون شيء حتى يهلك ثم يأتي رجل يقبل من تيماء قد حضر أجله يكون هو وولده خمسين سنة

۵۴۱﴾ رشدین، ابن لہیعہ سے، وہ یزید بن ابو حبیب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں پھر اس کے مَرنے کے بعد ایک آدمی اُمیر بنے گا جس کی خلافت کی مدّت اور عورت کے حمل اور اپنے بچے سے دُودھ چُھڑوانے کے برابر ہوگی، اور دوسرا بادشاہ بنے گا وہ کچھ بھی نہ ہوگا یہاں تک کہ ہلاک ہو جائے گا، پھر ایک آدمی ''تیماء'' کی طرف سے آئے گا جس کی موت قریب ہوگی۔ وہ اور اس کی اولاد پچاس (50) سال تک مسلط رہیں گے۔

۞ ۞ ۞

۵۴۲. حدثنا رشيدين عن ابن لهيعة عن يزيد بن قوذر عن ابی صالح عن تبيع قال آخر خليفة من بني أمية يكون سلطانه سنتين لا يبلغ ذلک

۵۴۲﴾ رشدین، ابی لہیعہ سے، وہ یزید بن قوذر سے، وہ ابی صالح سے روایت کرتے ہیں کہ تبیع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنواُمیّہ کے آخری خلیفہ کی بادشاہت دو (2) سال تک بھی نہ رہے گی۔

۞ ۞ ۞

۵۴۳. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش حدثنا الثقات من مشايخنا أن يشوع وكعبا اجتمعا وكان يشوع رجلا عالما قارئا للكتب قبل مبعث النبي صلى الله عليه وسلم فتساء لا فسأل يشوع كعبا فقال ألک علم بما يكون بعد هذا النبي من الموک قال كعب أجد في التوراة اثني عشر ملكا أولهم صديق ثم الفاروق ثم الأمين ثم رأس الملوک ثم صاحب الأحراس ثم جبار ثم صاحب العصب وهو آخر الملوک يموت موتا فأما الفتن فانهما تكون اذا قتل ابن ماحق الذهبيات فعند ذلک يسلط البلاء ويرفع الرخاء وعند ذلک يكون أربعة ملوک من أهل بيت صاحب العلامة ملكان لا يقرألهم كتاب وملک يموت على فراشه يكون مكثه قليل وملک يجيء من قبل الجوف على يديه يكون البلاء وعلى يديه تكسر الأكاليل يقيم على حمص عشرين ومائة صباح يأتيه الفزع من قبل أرضه فيرتحل منها فيقع البلاء بالجوف ويقع البلاء بينهم ثم ينقطع أمرهم ويجيء من أهل بيت غيرهم فيغلب عليهم

۵۴۳﴾ ابوالمغیرہ نے ابن عیاش سے، انہوں نے اپنے ثقہ مشائخ سے روایت کی ہے کہ یشوع اور حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں اکٹھے جمع ہوگئے۔ یشوع سابقہ کتابوں کا عالم اور پڑھنے والا تھا۔ نبی کریم ﷺ کی بعثت سے پہلے، ان دونوں نے ایک دوسرے سے پوچھنا شروع کیا، یشوع نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ کو ان بادشاہوں کا علم ہے جو اس نبی کے بعد آئیں گے؟ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں تورات میں پاتا ہوں بارہ (12) بادشاہوں کو، ان میں سے پہلا ''صِدّیق'' پھر ''فاروق'' پھر ''امین'' پھر بادشاہوں کا ''سردار'' ہوگا، پھر ''چوکیداروں والا'' ہوگا پھر ''جبار'' ہوگا پھر ''عصب'' والا ہوگا وہ آخری بادشاہ ہوگا جو طبعی موت مرے گا، پھر ''صاحب علامت'' بادشاہ بنے گا وہ بھی طبعی موت مرے گا پھر فتنے تو یہ اُس وقت پیدا ہوں گے جب سابقہ آثار کو مِٹانے والے کا بیٹا قتل کردیا جائے گا، پھر اس وقت مصائب مسلط کردیے جائیں گے اور خوش حالی اُٹھادی جائے گی، اس وقت ''صاحب العلامۃ'' کے گھرانے سے چار بادشاہ بنیں گے، دو بادشاہ ایسے ہوں گے کہ ان کے لئے کتاب نہیں پڑھی جائے گی، اور ایک بادشاہ اپنے بستر پر مَرے گا، جس کا دور بہت کم ہوگا، اور ایک بادشاہ ''جوف'' کی طرف سے آئے گا اس کے ہاتھوں مصائب ہوں گے اور اس کے ہاتھوں تاج توڑ دیے جائیں گے، وہ ''حمص'' میں ایک سو بیس (120) دِنوں تک رہے گا، پھر اُسے اپنے ملک کی طرف سے ڈر ہوگا، وہ وہاں سے کوچ کر جائے گا، پھر بلائیں ''جوف'' میں واقع ہوجائیں گی، اور بلائیں خود ان لوگوں کے درمیان واقع ہوجائیں گی، پھر ان کا معاملہ ختم ہوجائے گا اور ان کے علاوہ دوسرے گھرانے کے لوگ آجائیں گے، پھر وہ اُن پر غالب آجائیں گے۔

۞ ۞ ۞

۵۴۴. اخبرني أبو عامر الطائي قال كنت بحمص يوم حاصر مروان حمص أربعة أشهر أو نحو ذلك حتى خلص اليهم الجوع والعطش وضاق من فيها حتى أرادوا مصالحته قال فكان مروان يأمر قوما يحفرون خارج المدينة فاذا أخذوا في الحفر تحت سورها حفر بحذاهم من داخل المدينة قوم آخرون من أهل حمص حتى يلتقوا في الأسراب وكان لأهل حمص نبطى في المدينة اذا أخذ أصحاب مروان في الحفر أمر من في المدينة أن يحفروا بحذاهم فلا يزالون يحفرون حتى يلتقوا وربما سقط عليهم حفيرتهم فيموتون جميعا وكان مروان لا يأمر الحفر عليهم من موضع الا حفروا داخل المدينة بحذاهم فقيل لمروان في المدينة نبطي لا يحفر عليهم من خارج حفرا الا أمرهم فحفروا بحذانا حتى نلتقي نحن وهم فيها قال فدس مروان الى النبطي فأطعمه في مال يوصله اليه فأبى النبطي أن يخرج اليه فلما أيس من النبطي قال اقطعوا عنهم كل ماء يصل اليهم من وجه من الوجوه فلما علم أهل حمص بذلك أقاموا على سورهم رجلا أسود عريان بحذاء عسكره فناداهم فقال يامروان ان كنت عطشانا أسقيناك وان كنت جائعا

أطعمناك وان كنت تريد أن نفعل بك كذا وكذا فعلنا بك فاحفظ عسكرك لا يغرقك ما يرسل عليك من الماء ثم نادوا في المدينة أن يرسلوا الحريس نهرلهم يجري الى خارج المدينة يخيف المدينة وقدرها فصبوا فيه الماء من الآبار فخرج منه على عسكر مروان ماء جرارا فلما مربعسكر مروان فزعوا منه فقال مروان ما هذا قالوا ماء أرسلوه عليك من مدينة حمص فقال ظننت أنه قد وصل اليهم العطش وعندهم من فضول الماء ما يخاف على عسكرنا منه الغرق ارتحلوا فارتحل عنهم.

۵۴۴ ابو عامر الطائی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں حمص میں تھا جب مروان نے تقریباً چار مہینے سے حمص کا محاصرہ کر رکھا تھا یہاں تک کہ اہلِ حمص بھوکے پیاسے ہوگئے، اور جو لوگ قلعہ میں تھے وہ سب تنگ ہوگئے، یہاں تک کہ اُنہوں نے صلح کرنے کا اِرادہ کیا، مروان شہر سے باہر لوگوں کو حکم دیتے تھے کہ شہر کی طرف سُرنگ کھودو اس کی دیواروں کے نیچے سے سُرنگ کھودو! تو شہر میں جو لوگ موجود ہوتے وہ بھی اس کی سیدھ میں سُرنگ کھودتے یہاں تک کہ دونوں طرف کے لوگ سُرنگ میں آمنے سامنے ہو جاتے، اور شہر میں اہلِ حمص کا ایک نبطی غلام تھا جب مروان کے لوگ سُرنگ کھودنے لگتے تو وہ شہر والوں کو حکم دیتا کہ اس کے سامنے کی طرف سُرنگ کھودو! وہ یوں سُرنگیں کھودتے رہے، یہاں تک کہ بسا اَوقات اس میں آمنے سامنے ہو جاتے اور بسا اَوقات ان پر سُرنگ گر پڑتی پس وہ سب اس میں مَر جاتے، مروان جس جگہ بھی سُرنگ کھودنے کے لئے کہتا شہر والے کے سامنے سُرنگ کھود ڈالتے، مروان سے کہا گیا کہ شہر میں اس نبطی ہے جب اہلِ حمص کی جانب باہر سے سُرنگ کھودی جاتی ہے تو وہ اُنہیں حکم دیتا ہے (کہ تم بھی اُن کے سامنے سُرنگ کھودو!) پھر وہ ہمارے سامنے سُرنگ کھود ڈالتے ہیں، یہاں تک کہ ہمارا اُن کے ساتھ سُرنگ میں آمنا سامنا ہو جاتا ہے، مروان نے ایک نبطی کی طرف خفیہ پیغام بھیجا، اور اُسے مال کی لالچ دی جو مروان اُسے پہنچائے گا۔ نبطی نے مروان کے پاس آنے سے اِنکار کر دیا۔ جب مروان نبطی سے مایوس ہوگیا تو کہا کہ ہر قسم کا پانی جو اُنہیں پہنچتا ہے ہر صورت میں وہ اُن سے روک دیا جائے! جب اہلِ حمص کو اس بات کا علم ہوا تو اُنہوں نے قلعہ کی دِیوار پر مروان کے لشکر کے سامنے ایک کالے ننگے آدمی کو کھڑا کیا جس نے آواز دے کر کہا کہ اگر تُو پیاسا ہے تو ہم تجھے پانی پلائیں گے اور اگر تُو بھوکا ہے تو ہم تمہیں کھانا کھلائیں گے، تو جس طرح چاہتا ہے کہ ہم تیرے ساتھ پیش آئیں تو ہم اُس طرح پیش آئیں گے، اب تُو اپنے لشکر کی خیر منا، کہیں اُنہیں وہ چیز ڈبو نہ دے جو تجھ پر چھوڑا جائے گا۔ شہر میں اِعلان کیا کہ ''حریس نامی'' نہر جو ان کے شہر سے باہر بہہ رہی ہے، وہ ان پر چھوڑی جائے گی، جس کی مِقدار سے شہر والے اُنہیں ڈرائیں گے، پس شہر والوں نے اس نہر میں کنوؤں سے پانی ڈالا، تو مروان کے لشکر کی طرف تیز پانی نکل کر آیا، جب وہ پانی مروان کے لشکر پر گُزرا تو وہ اس سے ڈر گئے، مروان نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ پانی ہے جو اہلِ حمص نے آپ پر شہر کی طرف سے چھوڑا ہے، مروان نے کہا کہ میں تو یہ سمجھا تھا کہ یہ پیاسے ہوں گے! حالانکہ ان کے پاس تو زائد پانی ہے جس سے ہمارے لشکر کے ڈوبنے کا خطرہ ہے یہاں سے واپس چلو! پھر وہ واپس چلے گئے۔

✿ ✿ ✿

في خروج بني العباس

بنوعباس کے خُروج کا بیان

۵۴۵. حدثنا ضمرة بن ربيعة عن عبدالواحد عن الزهري قال بلغني أن الرايات السود تخرج من خراسان فاذا هبطت من عقبة خراسان هبطت تنفي الاسلام فلا يردهاالا رايات الأعاجم من أهل المغرب

۵۴۵﴾ ضمرہ بن ربیعہ نے عبدالواحد سے روایت کی ہے کہ زہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ کالے جھنڈے خراسان سے نکلیں گے، جب وہ خُراسان کی گھاٹی پر سے اُتریں گے تو اِسلام کو باہر نکالتے ہوئے اُتریں گے، اُنہیں سوائے اہلِ مغرب کے عجمی جھنڈوں کے کوئی نہ لوٹا سکے گا۔

٭ ٭ ٭

۵۴۶. حدثنا ضمرة أخبرنا رجاء بنّ أبي سلمة عن عقبة بن أبي زينب أنه قدم بيت المقدس يتضمن فقلت لعلك انما تخاف المغرب قال لا ان فتنتهم لن تعدوهم مالم تخرج الرايات السود فاذا خرجت الرايات السود فخف شرهم

۵۴۶﴾ ضمرہ نے رجاء بن ابی سلمہ سے روایت کی ہے کہ عقبہ بن اَبو زینب بیت المقدس تشریف لائے وہ چُھپ رہے تھے، تو مَیں نے کہا شاید آپ مغرب والوں سے ڈررَہے ہیں؟ اُنہوں نے کہا کہ ان کا فتنہ تو ہرگز ان سے آگے نہ بڑھے گا جب تک کالے جھنڈے نہ نکلیں گے۔ جب کالے جھنڈے خُروج کریں تو ان کے شر سے ڈرنا!

٭ ٭ ٭

۵۴۷. حدثنا رشيدين عن أبي حفص الحجري عن المقدام الحجري عن ابن عباس قال قلت لعلي بن ابي طالب رضى الله عنه دولتنا يا أبا حسن قال اذا رأيت فتيان أهل خراسان أصبتم أنتم اثمها وأصبنا نحن برها

۵۴۷﴾ رشدین نے ابوحفص الحجری سے، انہوں نے المقدام الحجری سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مَیں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ اَے ابوحسن (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! ہماری حکومت کب آئے گی؟ فرمایا جب تُو خُراسانی نوجوانوں کو دیکھے گا! تم ان کے گناہ کو پاؤ گے اور ہم ان کی نیکی کو پائیں گے۔

٭ ٭ ٭

۵۴۸. حدثنا الوليد بن مسلم عن أبي عبدالله عن عبدالكريم أبي أمية عن محمد بن الحنفية قال تخرج راية سوداء من خراسان لبني العباس

۵۴۸﴾ الولید بن مسلم نے ابوعبداللہ سے، انہوں نے عبدالکریم ابو امیۃ سے روایت کی ہے کہ محمد بن الحنفیۃ رحمہ

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ خُراسان سے بنوعباس کی حمایت میں کالے جھنڈے نکلیں گے۔

٭ ٭ ٭

۵۴۹. حدثنا ابن ثور وعبدالرزاق عن معمر عن الزهري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يغلب على الدنيا لكع بن لكع قال عبدالرزاق قال معمر وهو أبو مسلم

۵۴۹﴾ ابن ثور اور عبدالرزاق نے معمر سے روایت کی ہے کہ الزھری رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ تمہاری دُنیا پر کمینہ ابن کمینہ غالب آ جائے گا، معمر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ اس سے مراد "ابومسلم" ہے۔

٭ ٭ ٭

۵۵۰. حدثنا الوليد أبي عبدالله عن الوليد بن هشام المعيطي عن أبان بن الوليد بن عقبة بن أبي معيتط عن ابن عباس رضى الله عنه أنه قدم على معاوية وأنا حاضره فأجازه وأحسن جائزته ثم قال يا أبا العباس هل يكون لكم دولة قال اعفني من هذا يا أمير المؤمنين قال لتخبرني قال نعم وذلک في آخر الزمان قال فمن أنصاركم قال أهل خراسان قال ولبني أمية من بني هاشم نطحات ولبني هاشم من بنى أمية نطحات ثم يخرج السفياني

۵۵۰﴾ الولید نے ابوعبداللہ سے، انہوں نے الولید بن ہشام المعیطی سے روایت کی ہے کہ اَبان بن الولید بن عقبہ بن اَبی معیط رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میری موجودگی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے، تو اُنہوں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو بہت اچھا اِنعام دیا، پھر کہا کہ اَے ابوعباس! کیا تمہاری بھی حکومت ہوگی؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اے امیر المؤمنین مجھے ایسی باتوں سے معاف رکھیئے! حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ آپ مجھے ضرور بتائیں؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ جی ہاں! اور یہ آخر دور میں ہوگی، حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ آپ کے مددگار کون ہوں گے؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ خُراسان والے، اس کے بعد ارشادفرمایا کہ بنی اُمیّہ اور بنی ہاشم میں باہم کچھ اِختلافات ہوں گے، تو سفیانی خُروج کرے گا۔

٭ ٭ ٭

۵۵۱. حدثنا رجل عن داود بن عبدالجبار الكوفي عن سلمة بن مجنون قال سمعت أبا هريرة رضى الله عنه يقول كنت في بيت ابن عباس فقال اغلقوا الباب ثم قال هاهنا من غيرنا أحد قالوا لا وكنت في ناحية من القوم فقال ابن عباس اذا رأيتم الرايات السود تجيء من قبل المشرق فأكرموا الفرس فإن دولتنا فيهم قال أبو هريرة فقلت لا بن عباس فلا أحدثک ما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وانک لهاهنا قلت نعم فقال حدث فقلت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا خرجت الرايات السود فان أولها فتنة وأوسطها ضلالة وآخرها كفر

۵۵۱﴾ ہم سے ایک راوی نے اس نے داؤد بن عبدالجبار الکوفی سے، انہوں نے سلمۃ بن مجنون سے روایت کی ہے
کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے سنا کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے گھر میں تھا
اُنہوں نے کہا دروازہ بند کرلو! پھر پوچھا کہ یہاں پر ہمارے سوا کوئی ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں، تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشادفرمایا کہ مَیں ان لوگوں سے ایک کونے میں تھا، پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا جب تم کالے جھنڈے مشرق کی طرف سے آتے ہوئے دیکھو تو اُن شہسواروں کا اِکرام کرنا اِس لئے کہ ہماری حکومت اُن میں ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مَیں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کیا کہ مَیں آپ کو وہ نہ بتاؤں جو مَیں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ تم بھی یہاں پر ہو؟ مَیں نے کہا کہ جی ہاں! تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ حدیث بیان کرو! مَیں نے کہا کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو اِرشادفرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جب کالے جھنڈے نکلیں گے تو ان کا آغاز فتنہ ہوگا، اوران کا وسط گمراہی ہوگی، اوران کا آخر کفر ہوگا۔

✿ ✿ ✿

۵۵۲. حدثنا عبدالخالق بن زيد الدمشقی عن أبيه عن مكحول قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مالي ولبني العباس شيعوا أمتي وألبسوهم ثياب السواد ألبسهم الله ثياب النار

۵۵۲﴾ عبدالخالق بن زید الدمشقی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مکحول رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ میرا بنوعباس کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ اُنہوں نے میری اُمّت کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا اور اُنہوں نے ان کو کالا لباس پہنایا، اللہ تعالیٰ اُنہیں آگ کا لباس پہنائے۔

✿ ✿ ✿

۵۵۳. حدثنا محمد بن سلمة الحراني عن محمد بن اسحق عن محمد بن عبدالله بن قيس بن مخرمة عن أبي بكر بن حزم أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تذهب الدنيا حتى تصير لكع بن لكع

۵۵۳﴾ محمد بن سلمۃ الحرانی نے محمد بن اسحٰق سے، انہوں نے محمد بن عبداللہ بن قیس بن مخرمہ سے، انہوں نے ابوبکر بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا کہ دُنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ کمینہ بن کمینہ کے ہاتھ آئے گی۔

✿ ✿ ✿

۵۵۴. حدثنا عبدالعزيز بن محمد الدر اوردي عن عمرو بن أبي عمرو عن عبدالله بن عبدالرحمن عن حذيفة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى يكون أسعد الناس بها لكع بن لكع

۵۵۴ عبدالعزیز بن محمد الدراوردی نے عمرو بن ابی عمرو سے، انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ لوگوں میں سب سے زیادہ خوش قسمت کمینہ ابن کمینہ بنے گا۔

٭…٭…٭

۵۵۵. حدثنا محمد بن عبدالله أبو عبدالله التاهرتي التيمي عن عبدالرحمن بن زياد بن أنعم عن مسلم بن يسار عن سعيد بن المسيب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تخرج من المشرق رايات سود لبني العباس ثم تمكث ما شاء الله ثم تخرج رايات سود صغار على رجل من ولد أبي سفيان وأصحابه من قبل المشرق

۵۵۵ محمد بن عبداللہ ابو عبداللہ التاہرتی التیمی نے عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم سے، انہوں نے مسلم بن یسار سے روایت کی ہے کہ سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بنی عباس کے لئے مشرق کی طرف سے کالے جھنڈے نکلیں گے، پھر وہ ٹھہرے رہیں گے جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا، پھر کالے چھوٹے جھنڈے نکلیں گے، جو ابوسفیان کی اولاد میں سے ایک آدمی پر جمع ہوں گے، اور اس کے ساتھی بھی مشرق کی طرف ہوں گے۔

٭…٭…٭

۵۵۶. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن حمزة بن أبي حمزة النصيبي عن أبي هريرة رضي الله عنه قال ويل للعرب بعد الخمس والعشرين والمائة ويل لهم من هرج عظيم الأجنحة وما الأجنحة والويل في الأجنحة رياح قفا هبوبها ورياح تحرك هبوبها ورياح تراخي هبوبها ألا ويل لهم من الموت السريع والجوع الفظيع والقتل الذريع يسلط الله عليها البلاء بذنوبها فتكفر صدورها وتهتك سنورها ويغير سرورهاألا وبذنوبها تنتزع أوتادها وتقطع أطنابها وتكدر رياحها ويتحير مراقها ألا ويل للقريش من زنديقها يحدث أحداثا يكدر دينها ويهدم عليها حدوها ويقلب عليها جيوشها ثم تقوم النائحات الباكيات باكية تبكي على دنياها وباكية تبكي على ذل رقابها وباكية تبكي من استحلال فروجها وباكية من تبكي من قبل في بطونها وباكية من جوع أولادها وباكية بكيمن ذلها بعد عزها وباكية تبكي على رجالها وباكية تبكي خوفا من جنودها وباكية تبكي شوقا الى قبورها.

۵۵۶ ابن وہب نے، ابنِ لہیعہ سے، انہوں نے حمزۃ بن ابی حمزۃ نصیبی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سو پچیس سال بعد عرب کے لیے ہلاکت ہوگی! ان کے قتل وغارت کی وجہ سے ان پر ایسی ہلاکت ہوگی جس کے پَر بڑے ہوں گے، اور پَر کیا ہیں؟ اور ہلاکت تو پَروں میں ہے، ہوائیں اس کے چلنے کو پلٹتی ہیں اور ہوائیں اس کے چلنے کو حرکت دیتی ہیں، اور ہوائیں اس کے چلنے کو پیچھے کر دیتی ہے، خبردار! ہلاکت ہے ان کے لئے اچانک موت ہونے سے، اور رُسوا

کردینے والی بھوک سے، اوراولاد کے قتل ہونے سے، اوراللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کی وجہ سے ان پر مصائب مسلط کردے گا۔ ان کے سینے اِنکار کریں گے، ان کی آبروریزی ہوگی، اوران کی خوشیاں ختم ہوجائیں گی، خبردار! گناہوں کی وجہ سے ان کی میخیں اکھیڑ دی جائیں گی، اوران کی طنابیں کاٹ دی جائیں گے، اوران کی ہوائیں گردو غبار والی ہوجائیں گی اُن کا اُون منتشر ہوجائے گا، خبردار! ہلاکت ہے قریش کے لئے ان کے ایک زندیق کی وجہ سے، جو بدعات ایجاد کرے گا، ان کے دِین کو بگاڑ دے گا، ان کی حدود کو منہدم کرے گا، اوران کے لشکروں کو پلٹ دے گا۔ پھر نوحہ کرنے والیاں، کھڑی ہوجائیں گی، کوئی رونے والی اپنی دُنیا پر روئے گی، اورکوئی رونے والی اپنی گردن کی ذِلّت پر روئے گی کوئی رونے والی اپنی شرمگاہ کے حلال سمجھے جانے پر روئے گی، اورکوئی رونے والی ان پر روئے گی جو کوئی اُس کے پیٹ میں پہلے تھا، اورکوئی رونے والی اپنی اولاد کی بھوک پر روئے گی اورکوئی رونے والی اس پر روئے گی جس نے اُسے عزّت دینے کے بعد ذلیل کیا اورکوئی رونے والی اپنے مَردوں پر روئے گی، اورکوئی رونے والی لشکر کے خوف سے روئے گی اورکوئی رونے والی اپنی قبروں والوں کی بے حرمتی پر روئے گی۔

٭ ٭ ٭

۵۵۷. حدثنا عبدالرزاق وابن ثور عن معمر عن طارق عن منذر الثوري وقال عبدالرزاق أراه عن منذر الثوري عن محمد بن علي قال وأحسبه ذكر عليا رضي الله عنه أنه قال ويل للعرب بعد الخمس وعشرين والمائة من شرقد اقترب الأجنحة وما الأجنحة الويل والطوبا في الأجنحة ريح قفا هبوبها وريح تهيج هبوبهاويح تراخى هبوبها ويل لهم من قتل ذريع وموت سريع وجع فظيع يصب عليها البلاء صبا فيكفر صدورها ويغير سرورها ويهتك ستورها ألا وبذنوبها يظهر مراقها وينزع أوتادها وتقطع أطنابها ويل لقريش من زنديقها يحدث أحداثا يكدر دينها وتنزع منها هيبتها وتهدم عليها خدورها ويقلب عليها جنودها فعند ذلك تقوم النائحات الباكيات وباكية تبكي على دنياها وباكيةتبكي على دينها وباكية تبكي على ذلها بعد عزها وباكية تبكي من جوع أولادها وباكية تبكي من قبل أولادها في بطونها وباكية تبكي من استذلال أرقابها وباكية تبكي من استحلال فروجها وباكية تبكي على سفك دمائها وباكية تبكي من جنودها وباكية تبكي شوقا الى قبورها

۵۵۷ عبدالرزاق اور اِبن ثور نے معمر سے، انہوں نے طارق سے، انہوں نے منذر الثوریؒ سے روایت کی ہے کہ محمد بن علی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک سوپچیس سال کے بعد عرب کے لئے ہلاکت ہے اس شر کی وجہ سے جو قریب آچکا ہے، اور پَر کیا ہے؟ ہلاکت ہے اور ہلاکت پَروں میں ہے ہَوا اُس کے چلنے کو پلٹتی ہے، اور ہَوا اُس کے چلنے کو اُٹھاتی ہے اور ہَوا اُس کے چلنے کو پیچھے کرتی ہے، ہلاکت ہے ان کے لئے ان کی اَولاد کے قتل ہونے کے سبب سے، اوراچانک

موت کے باعث بوجہ رُسوا کردینے والی بھوک کے، ان پر مصائب بہادیے جائیں گے، پھران کے سینے کُفر کریں گے اوران کی خوشیاں ختم ہو جائیں گی اور ان کے پَردے پھٹ جائیں گے، خبردار! اوراُن کے گناہوں کے وجہ سے اُن کا اُون ظاہر ہوجائے گا اوراُن کے میخیں اُکھیڑ دی جائیں گی اوران کی طنابیں کاٹ دی جائیں گے، ہلاکت ہے قریش کے لئے ان کے زِندیق کے وجہ سے جو بہت ساری بدعات اِیجاد کرے گا، اوران کے دین کو بگاڑ دے گا۔ ان کا رعب جاتا رہے گا۔ ان کی عورتوں کو بے آبرو کردے گا۔ وہ بدعتی ان کے لشکروں کو پلٹ دے گا، اس وقت نوحہ کرنے والی، رونے والی کھڑی ہوجائیں گی، رونے والی روئے گی اپنے دین پر، اوررونے والی روئے گی عزّت کے بعد ذِلّت پر، اوررونے والی روئے گی اولاد کی بھوک پر، اوررونے والی روئے گی اپنی اس اولاد کی وجہ سے جو اس کے پیٹ میں تھی اوررونے والی اپنی گردنوں کی تذلیل پر روئے گی اوررونے والی روئے گی اپنے شرمگاہوں کے حلال سمجھے جانے پر، اوررونے والی روئے گی اپنے خون کے بہنے پر اوررونے والی روئے گی لشکروں کی وجہ سے، اور رونے والی روئے گی اپنی قبروں کی بے حرمتی پر۔

٥٥٨. حدثنا عبدالله بن مروان عن أبيه عن راشد بن داود الصنعاني عن أبي أسماء عن ثوبان رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال مالي ولبني العباس شيعوا أمتي وسفكوا دماء هم وألبسهم ثياب السواد ألبسهم الله ثياب النار

٥٥٨ عبداللہ بن مروان، اپنے والد سے، وہ راشد بن داؤد الصنعانی، ابو اسماء سے، وہ ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا میرا بنی عباس کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ اُنہوں نے میری اُمّت میں تفرقہ ڈال دیا، ان کے خون بہائے، اوراُنہیں کالے لباس پہنائے۔ اللہ تعالیٰ ان بنی عباس کو آگ کے کپڑے پہنائے۔

٥٥٩. حدثنا الوليد بن مسلم عن أبي عبدة المشجعي قال حدثنا أبو أمية الكلبي في خلافة يزيد بن عبدالملك قال حدثنا شيخ أدرك الجاهلية قد سقط حاجباه على عينيه أتيناه نسأله عن زماننا فاخبرنا عن بني أمية حتى ذكر خروج مروان ثم يجيء بعد مرين الذي يخرج من الجزيرة الرايات السود يسيلون عليكم سيلا حتى يدخلوا دمشق لثلاث ساعات من النهار وترفع عن أهلها الرحمة ثم تعاودها الرحمة ويرفع عنهم السيف ثم يسيرون حتى ينتهوا الى المغرب

٥٥٩ الولید بن مسلم نے ابی عبدۃ المشجعی سے روایت کی ہے کہ ابو اُمیہ الکلبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یزید بن عبدالملک کے دورِ خلافت میں یہ بات کہی کہ ایک بوڑھے نے ہمیں بتایا کہ وہ بوڑھا اِتنا عمر رَسیدہ تھا کہ اس نے جاہلیت کا دور بھی پایا تھا اوراس کی بھنویں اس کی آنکھوں پر گری ہوئی تھیں، ہم اس کے پاس آئے اورہم نے اپنے زمانے کے متعلق اس سے پوچھا؟ اس نے ہمیں بنی اُمیّہ کے متعلق اِطلاع دی یہاں تک کہ مروان کے خُروج کا بھی ذکر کیا، پھر مروان کے بعد وہ مرین جو جزیرہ سے خُروج

کرے گا، کالے جھنڈے آئیں گے، وہ تم پر ریلے کی طرح بہیں گے، یہاں تک کہ وہ دِمشق میں تین گھنٹوں میں داخل جائیں گے اور اہلِ دمشق پر سے رحم اُٹھا لیا جائے گا پھر ان میں رحمت لوٹ آئے گی اور ان پر سے تلوار اُٹھالی جائے گی، پھر وہ چلیں گے یہاں تک کہ مغرب پہنچ جائیں گے۔

✿ ✿ ✿

۵۷۰. حدثنا الوليد بن مسلم عن عبدالجبار بن رشد الأزدي عن أبيه عن ربيعة القصير عن تبيع عن كعب قال تكون بعد فتنة الشامية الشرقية هلاک الملوک وذل العرب حتى يخرج أهل المغرب

۵۷۰﴿ الولید بن مسلم نے عبدالجبار بن رشد الازدی سے، وہ اپنے والد سے، وہ ربیعۃ القصیر سے، وہ تبیع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ شامی مشرقی فتنے کے بعد بادشاہوں کی ہلاکت ہوگی اور عرب کی ذلّت ہوگی یہاں تک کہ اہلِ مغرب خُروج کریں گے۔

✿ ✿ ✿

۵۷۱. حدثنا عبدالله بن مروان حدثنا محمد ابن سوار عن عبيد الله بن الوليد عن محمد بن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ويل لأمتي من الشيعتين شيعة بني أمية وشيعة بني العباس وراية الضلالة

۵۷۱﴿ عبداللہ بن مروان نے محمد بن سوار نے اُس نے عبیداللہ بن الولید سے روایت کی ہے کہ محمد بن علی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دو جماعتوں کی وجہ سے میری اُمّت کی ہلاکت ہوگی، ایک بنی اُمیّہ کی جماعت اور دوسری بنی عباس کی گمراہ جھنڈے والے جماعت۔

✿ ✿ ✿

۵۷۲. حدثنا عبدالله بن مروان عن أرطاة بن المنذر قال حدثني تبيع عن كعب قال لا تذهب الأيام حتى تخرج لبني العباس رايات سود من قبل المشرق

۵۷۲﴿ عبداللہ بن مروان نے ارطاۃ بن المنذر سے، انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ زیادہ زمانہ ختم نہ ہوگا یہاں تک کہ بنی عباس کے لئے کالے جھنڈے مشرق کی طرف سے نکلیں گے۔

✿ ✿ ✿

۵۷۳. وقال عبدالله وأخبرني أبي عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه

۵۷۳﴿ عبداللہ اپنے والد سے وہ عمرو بن شعیب سے، وہ اپنے والد شعیب سے، وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ زیادہ زمانہ ختم نہ ہوگا یہاں تک کہ بنی عباس کے لئے کالے جھنڈے مشرق کی طرف سے نکلیں گے۔

✿ ✿ ✿

٥٦٤. حدثنا عبدالله بن مروان عن سعيد بن يزيد التنوحي عن الزهري قال تقبل الرايات السود من المشرق يقودهم رجال كالبخت المجللة أصحاب شعور أنسابهم القرى وأسمائهم الكنى يفتتحون مدينة دمشق ترفع عنهم الرحمة ثلاث ساعات

﴿٥٦٤﴾ عبداللہ بن مروان نے سعید بن یزید التنوخی سے روایت کی ہے کہ علامۃ الزہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کالے جھنڈے مشرق کی طرف سے آئیں گے، اُن کی قیادت ایسے مَرد کررہے ہوں گے جیسے کہ وہ بُختی اُونٹ ہو، وہ بالوں والے ہوں گے، اُن کے نسب دیہات میں ہوں گے، اوران کے نام ”کنیت“ کے ساتھ ہوں گے۔ وہ دِمشق کا شہر فتح کریں گے، اور شہر سے تین گھنٹوں کے لئے رَحم اُٹھالیا جائے گا۔

✿ ✿ ✿

٥٦٥. حدثنا ابن أبي هريرة عن أبيه عن علي بن أبي طلحة قال يدخلون دمشق برايات سود عظام فيقتلون فيها مقتلة عظيمة فيها مقتلة عظيمة شعارهم بكش بكش

﴿٥٦٥﴾ ابن ابی ہریرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ علی بن ابی طلحہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ دِمشق میں بڑے بڑے کالے جھنڈوں کے ساتھ داخل ہوں گے اوراس میں بہت قتل وَغارت گری کریں گے، ان کا شعار ہوگا ”بَکش بَکش“۔

✿ ✿ ✿

٥٦٦. حدثنا سعيد ابو عثمان حدثنا جابر الجعفي عن أبي جعفر قال اذا بلغت سنة تسع وعشرين ومائة واختلفت سيوف بني أمية ووثب حمار الجزيرة فغلب على الشام ظهرت الرايات السود في سنة وعشرين ومائة ويظهر الأكبش مع قوم لا يؤبه لهم قلوبهم كزبر الحديد شعورهم الى المناكب ليست لهم رأفة ولا رحمة على عدوهم أسمائهم الكنى وقبائلهم القرى عليهم ثياب كلون الليل المظلم يقود بهم الى آل العباس وهني دولهم فيقتلون أعلام ذلك الزمان حتى يهربوا منهم الى البرية فلا تزال دولتهم حتى يظهر النجم ذو الذناب ويختلفون فيما بينهم

﴿٥٦٦﴾ سعید ابوعثمان نے جابر اَلجعفی سے روایت کی ہے کہ ابوجعفر فرماتے ہیں کہ ١٢٩ھ میں اور بنی اُمیہ آپس میں لڑیں گے، اور جزیرۃ کا گدھا اُٹھ کر شام پر غالب آجائے گا اُس وقت کالے جھنڈے ظاہر ہوجائیں گے، تب ”اَکبش“ ایک ایسی قوم کے ساتھ ظاہر ہوگا جس کی کوئی پرواہ نہ کرتا تھا۔ ان کے دِل لوہے کے ٹکڑوں کی طرح ہوں گے۔ ان کے بال کندھوں تک ہوں گے، اُنہیں اپنے دُشمنوں پر نہ رَحم آئے گا نہ ترس، ان کے نام ”کُنیتیں“ ہوگی اوران کے قبائل گاؤں ہوں گے اُنہوں نے تاریک رات کے سیاہ کپڑے پہنے ہوں گے، وہ اُنہیں آلِ عباس کی قیادت میں لے جائیں گے اوران کی حکومت آسان کریں گے، وہ اس زمانے کے مشہور لوگوں کو قتل کردیں گے، یہاں تک کہ لوگ ان سے بھاگ کر صحرا کی طرف چلے جائیں گے، ان کی حکومت مسلسل رہے گی یہاں تک کہ ان میں باہمی اِختلاف ہوجائے گا، اور دُم والوں کا ستارہ ظاہر ہوجائے گا۔

٥٦٧. حدثنا محمد بن عبدالله التيهرتي عن شيخ لهم يقال له عبدالسلام بن مسلمة قال سمعت أباقبيل يقول وذكر بني أمية فنال منهم ثم قال يليكم بعدهم أصحاب الرايات السود فيطول أمرهم ومدتهم حتى يبايع الغلامين منهم فاذا أدركا اختلفوا فيما بينهم فيطول اختلافهم حتى ترفع بالشام ثلاث رايات فاذا رفعت كان سبب انقطاع مدتهم فاذا قريء بمصر من عبدالله عبد الله أمير المؤمنين لم يلبث أن يقرأ عليهم كتاب آخر من عبدالله عبدالرحمن أمير المؤمنين وهو صاحب المغرب وهو شر من ملك وهم يخربون مصر والشام فاذا كثف أمرهم بالشام اجتمعت الرايات السود وأصحاب الرايات الثلاث ومن بها من المغرب على أهل المغرب فيجتمعون جميعا عليهم فيقاتلونهم فتكون الغلبة لأهل الرايات ثلاث وينقطع أمر البربر ثم يقاتلون أصحاب الرايات السود حتى ينقطع أمرهم

٥٦٧﴾ محمد بن عبداللہ التھرتی نے اپنے شیخ عبدالسلام بن مسلمۃ سے روایت کی ہے کہ ابو قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ نے اُمیّہ کا ذکر کیا۔ ان کے حالات بتائے، پھر کہا کہ عنقریب تم پر ان کے بعد کالے جھنڈوں والے حکمران بنیں گے، ان کی حکومت کا معاملہ اور مدّت طویل ہوگی، یہاں تک کہ ان میں سے دو لڑکوں کے ہاتھ بیعت کی جائے گی، جب وہ بالغ ہوجائیں گے تو ان کا باہمی اِختلاف رہے گا، ان کا یہ اِختلاف طویل ہوجائے گا، پھر شام میں تین جھنڈے بُلند ہوں گے، جب یہ جھنڈے بُلند ہوجائیں گے، تو یہ ان کی مدّت کے ختم ہونے کا سبب بنیں گے، جب مصر میں خُطبہ پڑھا جارہا ہوگا کہ اللہ کا بندہ ''عبداللہ اَمیر المؤمنین'' تو کچھ ہی عرصہ بعد ان کے سامنے خُطبہ میں پڑھا جارہا ہوگا کہ اللہ کا بندہ ''عبدالرحمٰن اَمیر المؤمنین'' یہ عبدالرحمٰن مغرب کا رہنے والا ہے اور یہ بدترین بادشاہ ہوگا۔ یہ لوگ مصر اور شام کو وِیران کردیں گے، جب ان کا معاملہ شام میں بڑھے گا تب کالے جھنڈوں والے اور تین جھنڈوں والے، اور جو ان کے ہمنوا مغرب میں ہوں گے یہ سب اَہلِ مغرب کے خلاف اِتّفاق کرلیں گے، پھر یہ سب ان کے خلاف جمع ہوجائیں گے، اور ان سے لڑیں گے بالآخر غلبہ تین جھنڈوں والوں کو حاصل ہوگا اور بَربَر کا معاملہ ختم ہوجائے گا، پھر یہ تین جھنڈوں والے کالے جھنڈوں والوں سے لڑیں گے تو کالے جھنڈے والوں کا معاملہ بھی ختم ہوجائے گا۔

✿ ✿ ✿

٥٦٨. عن أبي المغيرة عن أرطاة بن المنذر عمن حدثه عن ابن العباس رضى الله عنهما أنه أتاه رجل وعنده حذيفة فقال يا ابن عباس قوله تعالى حم عسق (الشورى ١.٢) فاطرق ساعة وأعرض ساعة ثم كررها فلم يجبه بشيء فقال حذيفة أنا أنبئك قد عرفت لم كرهها انما نزلت في رجل من أهل بيته يقال له عبد الا له وعبد الله ينزل على نهر من أنهار المشرق يبني عليه مدينتان يشق النهر بينهما شقا جمع فيها كل جبار عنيد قال

أرطاة اذا بنيت مدينة على شاطيء الفرات ثم أتتكلم الفواصل والقواصم وانفرجتم عن دينكم كما تنفرج المرأة عن قبلها حتى لا تمتنعوا عن ذل ينزل بكم واذا بنيت مدينة بين النهرين بأرض منقطعة من أرض العراق أتتكم الدهيماء

۵٦۸﴾ ابی المغیرہ نے، ارطاۃ بن المنذر سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آیا اس موقع پر ان کے پاس حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود تھے اس شخص نے پوچھا کہ اَے اِبن عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) !اللہ تعالیٰ کا فرمان:

﴿حٰمٓ عٓسٓقٓ٥﴾ (الشُورىٰ. آیت ۲۱)

کا کیا مطلب ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب نہ دیا، حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں تجھے بتاتا ہوں کہ تجھے پتہ ہے کہ یہ جواب دینے کو کیوں ناپسند کرتا ہے؟ اس لئے کہ یہ اس کے گھر کے ایک فرد کے متعلق نازل ہوئی ہے، جس کا نام ''عبدالالہ'' اور ''عبداللہ'' ہوگا، وہ مشرق کی نہروں میں سے ایک نہر پر اُترے گا، جس پر دو شہر بنائے جائیں گے، ان کے درمیان سے نہر کو کھود کر نکالا جائے گا، اس میں ہر قسم کے سرکش اور ظالم جمع ہوں گے، حضرت ارطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جب فرات کے کنارے شہر بن گیا تو میں آیتوں کے آخر کو پڑھا کرتا تھا، اور تم اپنے دِین سے ایسے جدا ہو جاؤ گے جیسے عورت بے شرمی میں اپنی شرمگاہ سے جدا ہو جاتی ہے، یہاں تک کہ تم اس ذِلّت کو بھی نہ روکو گے جو تم پر آئے گی، اور جب دو نہروں کے درمیان اس زمین پر جو عراق کی زمین سے جدا ہے ایک شہر آباد ہوگا تب تم پر ''دھیما'' نامی فتنہ آئے گا۔

٥٦٩. حدثنا عبدالصمد بن الوارث عن حماد بن سلمة عن حميد عن بكر بن عبدالله أن يوسف بن عبدالله بن سلام مربدار مروان بن الحكم فقال ويل لأمة محمد من أهل هذه الدار حتى تخرج الرايات السود من قبل خراسان

۵٦۹﴾ عبدالصمد بن عبدالوارث نے، حماد بن سلمہ سے انہوں نے حمید سے روایت کی ہے کہ بکر بن عبداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام رحمہ اللہ تعالیٰ کا گور مروان بن الحکم کے گھر پر ہوا تو فرمانے لگے کہ اس گھر والوں کی وجہ سے اُمّتِ محمد یہ ﷺ کے لئے ہلاکت ہے یہاں تک کہ خُراسان کی جانب سے کالے جھنڈے نکل آئیں گے۔

٥٧٠. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عمن حدثه عن كعب قال تظهر رايات سود لبني العباس حتى ينزلوا الشام ويقتل الله على أيديهم كل جبار عنيد أو عدولهم يرابط بسـ ـحتهم آدم خمسة وأربعين صباحا فيد خلها سبعون ألفا شعارهم فيها أمت أمت ثم تضع الحرب أوزادها فيمكث ملكهم تسع في سبع ثم ينتكث أمرهم بعد ثلاث وسبعين سنة

۵۷۰﴾ ابوالمغیرہ نے ابن عیاش سے، انہوں نے کسی آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ بنی عباس کے حق میں کالے جھنڈے ظاہر ہوں گے جو شام میں جا اُتریں گے اور اللہ تعالیٰ اُن کے ہاتھوں ہر سَر کش ظالم کو یاان کے دُشمنوں کو قتل کردے گا، لوگ پینتالیس 45 دنوں تک ان کی نگرانی کریں گے۔ پھر کالے جھنڈوں والے

سَتّر ہزار 70000 کی تعداد میں اس (شہر) میں داخل ہو جائیں گے، ان کا شعار ''اُمت، اُمت'' ہوگا، پھر جنگ ختم ہو جائے گی، پھر ان کی بادشاہت بھی تہتر 73 سال بعد ختم ہو جائے گی۔

✿ ✿ ✿

۵۷۱. حدثنا عبدالقدوس عن ابن عياش عن ثعلبة بن مسلم الخثعمي عن عبدالله بن أبي الأشعث الليثي قال تخرج لبني العباس رايتان احداهما أولها نصر وآخرها وزرلا تنصرونها لا نصرها الله والأخرى أولها وزر وآخرها كفر لا تنصروها لا نصرها الله

۵۷۱﴾ عبدالقدوس نے ابن عیاش سے، انہوں نے ثعلبہ بن مسلم الخثعمی سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن ابی الاشعث اللیثی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنوعباس کے حق میں دو جھنڈے نکلیں گے۔ ان میں سے ایک ابتداء میں مدد۔ اور آخر میں بوجھ ہوگا، تم لوگ اس کی مدد نہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ اس کی مدد نہ کرے اور دوسرا جھنڈا ابتدا میں بوجھ ہوگا اور آخر میں کُفر ہوگا۔ تم اس کی مدد نہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مدد نہ کرے۔

✿ ✿ ✿

۵۷۲. حدثنا عبدالقدوس عن ابن عياش عن أم بدر قال سمعت سعيد بن زرعة يقول سمعت نوف البكالي يقول لأصحابه اني أجد أن هذا العام تجلل فيه دمشق المسوح والبراذع واللبود وتخرج قتلاهم على العجل وتبقر بطون نسائهم فقال كعب انما أولئک قوم يأتون من المشرق خردين معهم رايات سود مكتوب في را ياتهم عهدكم وبيعتكم وفينا بها ثم نكثوها فيأتون حتى ينزالوا بين حمص ودير مسحل فتخرج اليهم سرية فيعر كونهم عرک الأديم يسيرون الى دمشق فيفتحونها قسرا شعارهم أقبل أقبل يعني بكش بكش ترفع عنهم الرخمة ثلاث ساعات من النهار

۵۷۲﴾ عبدالقدوس نے ابن عیاش سے، انہوں نے اُمّ بدر سے، انہوں نے سعید بن زرعہ سے روایت کی ہے کہ نوف البکالی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ مجھے نظر آ رہا ہے کہ اس سال دِمشق میں مسوح، براذع اور لبود ظاہر ہوں گے ان کے مقتولین کو بچھڑوں پر نکالا جائے گا اور ان کی عورتوں کے پیٹوں کو پھاڑ دیا جائے گا، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ ایک قوم ہوگی جو مشرق کی طرف سے آئے گی، ان کے پاس کالے جھنڈے ہوں گے ان جھنڈوں پر لکھا ہوگا کہ:

''تم بیعت کر کے ہم سے عہد کرلو، ہم وہ عہد پورا کریں گے''۔

پھر وہ ''حمص'' اور ''دیر مسحل'' کے درمیان پڑاؤ ڈالیں گے، ان کی طرف ایک لشکر نکلے گا، مگر یہ اُنہیں یوں مار ڈالیں گے جیسے کھال کی دَباغت ہوتی ہے، پھر وہ دِمشق کی طرف روانہ ہوں گے اور اُسے زَبردستی فتح کرلیں گے، ان کا شِعار ''اَقبل، اَقبل''

یعنی ’’بکش بکش‘‘ ہوگا، اہل شہر سے دِن کے تین گھنٹوں کے لئے رَحمت اُٹھالی جائے گی۔

✿ ✿ ✿

۵۷۳. حدثنا الوليد ورشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن أبي رومان عن علي بن أبي طالب رضى الله عنه قال اذا رأيتم الرايات السود فالزموا الأرض فلا تحركوا ايديكم ولا أرجلكم ثم يظهر قوم ضعفاء لا يؤبه لهم قلوبهم كزبر الحديد هم أصحاب الدولة لا يفون بعهد ولا ميثاق يدعون الى الحق وليسوا من أهله أسماؤهم الكنى ونسبتهم القرى وشعورهم مرخاة كشعور النساء حتى يختلفوا فيما بينهم ثم يؤتي الله الحق من يشاء

۵۷۳﴾ الولید اور رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوقبیل سے، انہوں نے ابورومان سے روایت کی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم کالے جھنڈے دیکھ لو تو زمین پر پڑے رہو، نہ اپنے ہاتھوں کو حرکت دو اور نہ اپنے پاؤں کو حرکت دو، پھر ایک کمزور قوم ظاہر ہوجائے گی جس کی پرواہ نہیں کی جاتی تھی، ان کے دِل لوہے کے ٹکڑوں کی طرح ہوں گے۔ یہ ملک کے مالک بنیں گے، وہ نہ عہد پورا کریں گے اور نہ معاہدہ، وہ حق کی طرف دَعوت تو دیں گے لیکن وہ اس کے اَہل نہ ہوں گے ان کے نام ’’کُنیتیں‘‘ ہوں گی، اور ان کی نسبت دیہاتوں کی طرف ہوگی، ان کے بال عورتوں کی طرح لٹکے ہوں گے، یہاں تک کہ ان میں باہم اِختلاف ہوگا، پھر اللہ تعالیٰ جسے چاہے حق دے گا۔

✿ ✿ ✿

۵۷۴. حدثنا رشيدين عن ابن لهيعة عن عبدالعزيز بن صالح عن علي بن رباح عن ابن مسعود قال يخرج رجل من الجزيرة فيطأ الناس وطئة ويهريق الدماء ثم يخرج رجل من خراسان بعد قتل أخيه من بني هاشم يدعى عبدالله يلي نحوا من أربعين سنة ثم يهلك ويختلف رجلان من أهل بيته يسميان باسم واحد فتكون ملحمة بعقر قوفا فيظهر أقربه من الخليفة ثم تكون علامة في بنى الأصفر ويبعدىء نجم له ذنب فيزول عنهم ولا يعود اليهم

۵۷۴﴾ رشدین نے ابن لہیعہ سے، وہ عبدالعزیز بن صالح سے، وہ علی بن رباح سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص جزیرہ سے نکلے گا۔ پھر وہ لوگوں کو بالکل روند ڈالے گا، اور خون ریزی کرے گا، پھر بنی ہاشم میں سے ایک آدمی ’’عبداللہ‘‘ نامی اپنے بھائی کے قتل کے بعد خراسان سے نکلے گا، وہ تقریباً چالیس 40 سال اَمیر رہے گا، پھر وہ ہلاک ہوجائے گا، اور اس کے گھرانے کے دو اَفراد کا آپس میں اِختلاف ہوگا جن دونوں کا ایک ہی نام ہوگا پھر ’’عقرقوفا‘‘ نامی مقام پر جنگ ہوگی، پھر جو خلیفہ کے زیادہ قریب ہوگا وہ غالب آجائے گا، پھر حکومت کی علامت رُومیوں میں ہوگی اور ’’دُم دار ستارہ‘‘ ظاہر ہوگا، تو حکومت ان لوگوں سے چلی جائے گی اور دوبارہ ان میں لوٹ کر نہ آئے گی۔

✿ ✿ ✿

۵۷۵. حدثنا عبدالله بن مروان عن أرطاة بن المنذر عن تبيع عن كعب قال أسعد أهل الشام بخروج الرايات السود أهل حمص وأشقاهم بها أهل دمشق

۵۷۵﴾ عبداللہ بن مروان نے ارطاۃ بن المنذر سے، انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کالے جھنڈے نکلیں گے تو اہل شام میں سے سب سے نیک بخت ''حمص'' والے ہوں گے اور سب سے بد بخت ''دمشق'' والے ہوں گے۔

۞۞۞

۵۷۶. حدثنا ابن وهب عن حمزة بن عبدالواحد قال حدثني محمد بن عمرو بن طلحة عن محمد بن عمرو بن عطاء عن عبدالله بن صفوان بن أمية عن حفصة زوج النبي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا سمعتهم بناس يأتون من قبل المشرق أو كورها يعجب الناس من زيهم فقد أظلتكم الساعة

۵۷۶﴾ ابن وہب نے حمزۃ بن عبدالواحد سے، انہوں نے محمد بن عمرو بن طلحہ سے، انہوں نے محمد بن عمرو بن عطاء سے، انہوں نے عبداللہ بن صفوان بن امیہ سے روایت کی ہے کہ حفصہ زوجہ پیغمبر ﷺ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم مشرق کی طرف سے لوگوں کا آنا سنو لوگ ان کے طور طریقوں پر تعجب کریں تو تحقیق تم پر قیامت سایہ فگن ہو چکی ہوگی۔

۞۞۞

۵۷۷. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن سعيد بن نشيط عن صالح بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة رضى الله عنه قال أتيناه نعوده في نحمة أصابته قال فذكر معاوية فتغيط عليه وأغلظ عليه في القول ثم قال أبو هريرة للحسن بن علي رضى الله عنهما لا يكبرن عليك فوالذي نفسي بيده لو كانت الدنيا يوما واحدا لطول الله ذلك اليوم حتى تكون الخلافة لبني هاشم

۵۷۷﴾ ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے سعید بن نشیط سے، انہوں نے صالح بن ابی صالح سے روایت کی ہے کہ میرے والد ابو صالح رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کے لئے ان کے پاس آئے اُس (ستارہ لگنے کی وجہ سے) بیماری کے متعلق جو انہیں پہنچی تھی، تو آپ نے حضرت معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا ذکر کیا اور اُن پر غصے کا اظہار کیا۔ ان کے بارے میں سخت باتیں کی، پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ آپ پر ان کی حکمرانی گراں نہ گزرے! اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر دنیا کا ایک دن بھی باقی ہوگا پھر بھی اللہ تعالیٰ اُسے طویل کر دے گا یہاں تک کہ خلافت بنو ہاشم کو واپس مل جائے گی۔

۞۞۞

۵۷۸. حدثنا عثمان بن كثير عن محمد بن مهاجر قال حدثنا عيسى بن عطية الخولاني

عن راشد بن داود الصنعاني يسند الحديث قال بعد هلاک بني أمية يجيء جالب الوحوش يجتمع اليه أهل الأرض من زواياها الأربع فيعذب اللّٰه بهم هذه الأمة

۵۷۸﴾ عثمان بن کثیر نے محمد بن مہاجر سے، انہوں نے عیسیٰ بن عطیہ الخولانی سے، وہ راشد بن داؤد الصنعانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی حدیث کی طرف نسبت کر کے بتاتے ہیں کہ بنی اُمیہ کے خاتمہ کے بعد چاروں اَطراف سے لوگ جمع ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے اس اُمّت کو عذاب دے گا۔

✿ ✿ ✿

٨٧٩. حدثنا الحكم بن نافع أخبرنا حرير بن عثمان عن سعيد بن مرثد أبي العالية قال كنت جالسا مع شرحبيل بن ذي حماية عند قصر ابن آثال فمر به شيخ من العباد كبيرهم قد سقط حاجباه على عينيه متوكئا على عصى فقال هلم أيها الشيخ فجلس اليه فقال ما أبعد عقلک فقال فارس رأيتهم بهذه المدينة جلوسا حلقا حلقا يتحدثون يقولون سيظهر على أهل هذه الأرض المسلمون فيفتح اللّٰه لهم خزائن برها وبرها يعرفون بنعتهم بطول شعرهم ورماحهم ولبوسهم الأزر يكون آخر ملک منهم يقتلون بالعصب يصب على مائدهم الأموال والأطعمة الكثيرة فلا يشبعهم ذلک

۵۷۹﴾ الحکم بن نافع نے جریر بن عثمانؒ سے روایت کی ہے کہ سعید بن مرثد ابی العالیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مَیں "شُرحبیل بن ذی حمایہ" کے ساتھ اِبن آثال کے محل کے قریب بیٹھا ہوا تھا وہاں سے ایک بہت بوڑھے شخص کا گزر ہوا، جس کی بھنویں اس کی آنکھوں پر پڑی ہوئی تھیں، وہ لاٹھی پر ٹیک لگائے ہوئے تھا، حضرت شرحبیل نے اُسے آواز دے کر کہا کہ اَے شیخ! یہاں آیئے، وہ بوڑھا آ کر ان کے ساتھ بیٹھ گیا، حضرت شرحبیل نے کہا کہ تیرے دِماغ نے کام کرنا نہیں چھوڑا؟ اُس بوڑھے نے کہا کہ مَیں نے اس شہر میں ایرانیوں کو حلقہ بنائے بیٹھے ہوئے دیکھا۔ وہ بات چیت میں کہہ رہے تھے کہ عنقریب اس سرزمین پر مسلمان غالب آجائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے خشکی اور تری کے خزانے کھول دے گا، وہ اپنے اوصاف کے ذریعہ پہچانے جائیں گے، ان کے بال اور نیزے لمبے ہوں گے، اور ان کے کپڑے نیلے رَنگ کے ہوں گے، ان کا آخری بادشاہ اُنہی میں سے ہوگا، وہ "عصب" نامی جگہ پر لڑیں گے، ان کے دَسترخوانوں پر بہت زیادہ مال اور کھانے ہوں گے لیکن اُنہیں اس سے سیرابی نہ ہوگی۔

✿ ✿ ✿

٥٨٠. حدثنا عبدالقدوس عن سعيد بن سنان عن أبي الزاهرية عن حذيفة بن اليمان رضى اللّٰه عنه قال يخرج رجل من أهل لمشرق يدعوالى آل محمد وهو أبعد الناس منهم ينصب علامات سود أولها نصر وآخرها كفر يتبعه خشازة العرب وسفلة الموالي والعبيد الآباق ومراق الآفاق سيماهم السواد ودينهم الشرک وأكثرهم الجدع قال القلف ثم قال حذيفة لا بن عمر ولست مدركة يا أبا عبدالرحمن فقال عبداللّٰه ولكن أحدث به من

بعدي قال فتنة تدعى الحالقة تحلق الدين يهلك فيها صريح العرب وصالح الموالي

واصحاب الكنوز والفقهاء وتنجلي عن اقل من القليل

۵۸۰ عبدالقدوس نے، سعید بن سنان سے، انہوں نے ابوالزاہریہ سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مشرق سے ایک آدمی نکلے گا جو آلِ محمد (ﷺ) کی طرف دَعوت دے گا، حالانکہ اس کا اہلِ بیت کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہوگا۔ وہ کالے جھنڈے مقرر کرے گا، جس کا اوّل مددگار اور آخر کفر ہوگا، اس کی پیروی عرب کے بے کار لوگ کریں گے، اور آزاد کردہ نچلے موالی اور بھگوڑے غلام کریں گے اور اَطرافِ عالَم کے معمولی لوگ ہوں گے، اُن کی نشانی کالا پن ہے۔ ان کا دِین شرک ہوگا اور ان میں سے اَکثر "جدع" ہوں گے، مَیں نے عرض کیا "جدع" کیا ہے؟ فرمایا کہ "غیر ختنہ شُدہ"۔ پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ اَے ابوعبدالرحمٰن! آپ ان کو نہ پاسکو گے (یعنی وہ آپ کی وفات کے بعد آئیں گے) تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کوئی بات نہیں، مَیں یہ حدیث اپنے بعد کے لوگوں تک پہنچاؤں گا، حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک فتنہ آئے گا جس کا نام "مونڈھنے والا ہوگا" وہ دِین کو مونڈھ ڈالے گا۔ اس فتنے میں معزز عرب، نیک موالی، خزانوں کے مالک اور فقہاء مَر جائیں گے، اور یہ فتنہ تھوڑے لوگوں کی طرف سے ظاہر ہوگا۔

✿ ✿ ✿

۵۸۱. حدثنا المعتمر بن سليمان عن أبي عمرو قال حدثني قيس بن سعد عن الحسن بن محمد بن علي قال لا يزال بنو أمية على لبج من أمرهم حتى تخرج الرايات السود من المشرق فتبيحهم

۵۸۱ المعتمر بن سلیمان نے ابوعمرو سے، انہوں نے قیس بن سعد سے روایت کی ہے کہ حسن بن محمد بن علی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنواُمیّہ مسلسل اپنی حکومت پر قائم رہیں گے یہاں تک کہ کالے جھنڈے مشرق کی طرف سے نکلیں گے جو اُنہیں ختم کردیں گے۔

✿ ✿ ✿

۵۸۲. حدثنا الوليد عن روح بن أبي العيزار عن سعيد بن أبي عروبة عن قتادة عن الحسن وابن سيرين قالا تخرج راية سوداء من قبل خراسان فلا تزال ظاهرة حتى يكون هلاكهم من حيث بدأ من خراسان

۵۸۲ الولید نے روح بن ابوالعیزار سے، انہوں نے سعید بن ابوعروبہ سے، انہوں نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ حسن رحمہ اللہ تعالیٰ اور ابن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کالے جھنڈے خراسان کی جانب سے ظاہر ہوں گے۔ وہ مسلسل غالب رہیں گے یہاں تک کہ ان کی ہلاکت وہاں سے ہوگی جہاں سے ان کی اِبتداء ہوئی تھی، یعنی خراسان سے۔

✿ ✿ ✿

۵۸۳. حدثنا الوليد ورشيدين عن ابن لهيعة عن أبي زرعة عن عبدالله بن زبير عن علي قال هلاكهم من حيث بدأ

۵۸۳﴾ الولید اور رشدین نے ابولہیعہ سے، انہوں نے ابی زرعہ سے، انہوں نے عبداللہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ علی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان کی ہلاکت وہاں سے ہوگی جہاں سے ان کی ابتدا ہوئی تھی۔

۵۸۴. حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا رشيدين بن سعد المهري عن يونس بن يزيد الأيلي عن ابن شهاب عن قبيصة بن ذؤيب عن أبي هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تخرج من خراسان رايات سود لا يردها شيء حتى تنصب بايلياء يعني بيت المقدس

۵۸۴﴾ قتیبہ بن سعد نے رشدین بن سعد المھری سے، انہوں نے یونس بن یزید الایلی سے، انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے قبیصہ بن ذؤیب سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خراسان سے کالے جھنڈے نکلیں گے، انہیں کوئی چیز واپس نہ کرسکے گی یہاں تک کہ وہ ''ایلیاء'' یعنی بیت المقدس پر گاڑ دیئے جائیں گے۔

۵۸۵. عن الحكم بن نافع أبي اليمان الحمصي حدثنا جراح عن أرطاة بن المنذر عن تبيع عن كعب قال ليوشكن العراق يعرک عرک الأديم ويشق الشام شق الشعر وتفت مصرفت البعرة فعندها ينزل الأمر

۵۸۵﴾ الحکم بن نافع ابوالیمان الحمصی نے، جراح سے، انہوں نے ارطاۃ بن المنذر سے، انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عنقریب عراق کی دباغت کی جائے گی جیسے کھال کی دباغت کی جاتی ہے، اور شام کو چیرا جائے گا، جیسا کہ بالوں میں مانگ نکالی جاتی ہے، اور مصر کو توڑ دیا جائے گا جیسا کہ مینگنی ٹوٹ جاتی ہے، تو اس وقت اللہ کا حکم اُترے گا۔

أول علامة تكون في انقطاع مدة بني العباس

بنی عباس کی مُدّت ختم ہونے کی پہلی علامت

۵۸۶. حدثنا الحكم بن نافع أخبرنا جراح عن أرطاة قال هلاكهم اذا اختلفوا بينهم فأول علامة تكون من انقطاع ملكهم اختلاف بينهم

۵۸۶﴾ الحکم بن نافع نے جراح سے روایت کی ہے کہ ارطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنوعباس کی ہلاکت اس وقت ہوگی جب وہ باہم اختلاف کریں گے لہٰذا ان کی علامت ان کی بادشاہت کے ختم ہونے کی باہمی اختلاف ہے۔

٭٭٭

۵۸۷. حدثنا محمد بن عبداللّٰه عن عبدالسلام بن مسلمة عن أبي قبيل قال لا يزال الناس بخير في رخاء مالم ينقضي ملک بني العباس فاذا انتفض ملكهم لم يزالوا في فتن حتى يقوم المهدي

۵۸۷﴾ محمد بن عبداللہ نے عبدالسلام بن مسلمہ سے روایت کی ہے کہ ابی قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ لوگ ہمیشہ عیش و آرام کی بھلائی میں رہیں گے جب تک بنوعباس کی بادشاہت ختم نہ ہوجائے جب ان کی بادشاہت ختم ہوجائے گی تو لوگ ہمیشہ فتنوں میں رہیں گے، یہاں تک کہ (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کھڑے ہوجائیں گے۔

٭٭٭

۵۸۸. حدثنا الوليد بن مسلم عن أبي عبدة المشجعي حدثنا أبو أمية الكلبي قال حدثنا شيخ أدرک الجاهلية قد سقط حاجباه على عينيه قال لا تزال أصحاب الرايات السود شديدة رقابهم بعدما يظهر حتى يختلفوا فيما بينهم

۵۸۸﴾ الولید بن مسلم نے وابوعبدۃ المشجعی سے روایت کی ہے کہ، ابوامیۃ الکلبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمیں ایک بوڑھے نے یہ بات بتائی کہ جس نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا تھا اور اس کی دونوں بھنویں اس کی آنکھوں پر گری ہوئی تھی، اس نے کہا کہ غالب ہونے کے بعد کالے جھنڈوں والے ہمیشہ رہیں گے، سخت گردنوں والے ہوں گے یہاں تک کہ ان کا باہمی اختلاف ہوجائے۔

٭٭٭

۵۸۹. حدثنا محمد بن عبداللّٰه التهرتي عن عبدالسلام بن مسلمة قال سمعت أبا قبيل يقول لا يزال أمرهم ظاهر حتى يبايع لغلامين منهم فاذا أدركا اختلفوا فيما بينهم فيطول اختلافهم حتى ترفع بالشام ثلاث رايات فاذا رفعت كانت سبب انقطاع ملكهم

۵۸۹﴾ محمد بن عبداللہ التہیرتی نے عبدالسلام بن مسلمۃ سے روایت کی ہے کہ ابوقبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنوعباس کا معاملہ ہمیشہ غالب رہے گا یہاں تک کہ دولڑکوں کی بیعت کرلی جائے گی، جب وہ دونوں بالغ ہوجائیں گے تو ان میں باہمی اختلاف پیدا ہوگا جو طویل ہوجائے گا۔ پھر شام میں تین جھنڈے بلند ہوں گے جب یہ جھنڈے بلند ہوجائیں گے تو یہ ان کی بادشاہت کے ختم ہونے کا سبب ہوگا۔

٭٭٭

۵۹۰. حدثنا رشد بن عن ابن لهيعة عن خالد بن أبي عمران قال قال عي سيليكم أئمة فاذا افترقوا على ثلاث رايات فاعملوا أنه هلاكهم

۵۹۰﴾ رِشدین نے ابی لہیعہ سے، انہوں نے خالد بن أبی عمران سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تم پر حکمران مقرر ہوں گے جو بدترین حکمران ہوں گے۔ جب وہ تین جھنڈوں میں تقسیم ہو جائیں گے پھر سمجھ لینا کہ یہ ان کی ہلاکت ہے۔

٭ ٭ ٭

۵۹۱. حدثنا الوليد عن أبي عبدة المشجعي عن أبي أمية الكلبي قال حدثنا شيخ قد أدرك الجاهلية قد سقط حاجباه على عينيه قال لا تزال أصحاب الرايات السود شديدة رقابهم حتى يختلفوا فيما بينهم يخالف بعضهم بعضا فيفترقون ثلاث فرق فرقة يدعون لبني فاطمة وفرقة يدعو لبني العباس وفرقة يدعوا لأنفسهم قلت ومن انفسها قال لا أدري وهكذا سمعت

۵۹۱﴾ الولید نے ابی عبدۃ المشجعی سے روایت کی ہے کہ ابی اُمیہ الکلبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمیں ایک بوڑھے نے یہ بتایا جس نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا تھا اور اس کی بھنویں اس کی آنکھوں پر گری ہوئی تھیں، اس نے کہا کہ کالے جھنڈے والے ہمیشہ رہیں گے۔ ان کی گردنیں سخت ہیں پھر ان میں باہم اختلاف ہو جائے گا، وہ ایک دوسرے کے مخالف ہوں گے اور تین جماعتوں میں تقسیم ہو جائیں گے:

نمبر1: ایک جماعت بنی فاطمہ کی طرف دعوت دے گا۔

نمبر2: دوسرا فرقہ بنو عباس کی طرف دعوت دے گا۔

نمبر3: تیسرا فرقہ اپنی طرف دعوت دے گا۔

میں نے عرض کیا کہ اپنی طرف سے کون مُراد ہے؟ اس نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم میں نے ایسے ہی سُنا ہے۔

٭ ٭ ٭

۵۹۲. حدثنا الوليد وأخبرني أبو عبدالله عن مسلم بن الأخيل عن عبدالكريم أبي أمية عن محمد بن الحنيفية قال لا تزال الرايات السود التي تخرج من خراسان في أسنتها النصر حتى يختلفوا فيما بينهم فاذا اختلفوا فيما رفعت ثلاث رايات بالشام

۵۹۲﴾ الولید نے ابوعبداللہ سے انہوں نے مسلم بن الاخیل سے، انہوں نے عبدالکریم ابو اُمیہ سے روایت کی ہے کہ محمد بن الحنفیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ خراسان سے جو کالے جھنڈے نکلیں گے وہ ہمیشہ رہیں گے۔ ان کی مدد ہوگی۔ پھر ان میں باہمی اختلاف ہوگا، جس کے بعد شام میں تین جھنڈے بلند ہوں گے۔

٭ ٭ ٭

۵۹۳. حدثنا عبدالله بن مروان عن أرطاة بن المنذر عن تبيع عن كعب قال اذا اختلف آل العباس فيما بينهم فهو أول انتقاض أمرهم

۵۹۳﴾ عبداللہ بن مروان نے ارطاۃ بن المنذر سے انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آل عباس میں باہمی اختلاف شروع ہوجائے گا تو یہ ان کی حکومت کے خاتمے کا آغاز ہوگا۔

۵۹۴. حدثنا أبو عمرو البصري عن ابن لهيعة عن عبدالوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت البناني عن الحارث الهمداني عن ابن مسعود رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال السابع من بني العباس يدعو الناس الى الكفر فلا يجيبونه فيقول له أهل بيته تريد أن تخرجنا من معايشنا فيقول اني أسير فيكم بسيرة أبي بكر وعمر رضي الله عنهما فيأبون عليه فيقتله عدوله من أهل بيته من بني هاشم فاذا وثب عليه اختلفوا فيما بينهم فذكر اختلافا طويلا الى خروج السفياني

۵۹۴﴾ ابوعمرو البصری نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت بنانی سے، انہوں نے حارث الھمدانی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بنوعباس میں سے ساتواں خلیفہ لوگوں کو کفر کی طرف بلائے گا، پس لوگ اس کی بات نہیں مانیں گے، اس خلیفہ کے گھر والے اُسے کہیں گے کہ تو ہمیں ہمارے کام سے نکالنا چاہتا ہے؟ وہ کہے گا کہ میں تو (حضرت) ابوبکر و (حضرت) عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے طریقے پر گامزن ہوں، گھر والے اس کی اس بات کا انکار کریں گے۔ پھر اس کے گھر والوں میں سے ایک ہاشمی اُس کا دشمن ہوگا۔ جو اسے قتل کردے گا۔ جس کے بعد ان سب میں باہم اختلاف ہوجائے گا، پھر آپ ﷺ نے سفیانی کی خروج تک طویل اختلاف کا ذکر کیا۔

۵۹۵. حدثنا الوليد ورشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن أبي رومان عن علي قال اذا اختلف أصحاب الرايات السود بينهم كان حسف قرية بارم يقال لها حرستا وخروج الرايات الثلاث باشال عندها

۵۹۵﴾ الولید اور رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوقبیل، ابورومان سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کالے جھنڈوں والے باہم اختلاف کریں گے شام کی ایک بستی ''حرستا'' سے تین جھنڈے خروج کریں گے۔

۵۹۶. حدثنا عبدالله بن مروان عن أرطأة بن المنذر عمن حدثه عن كعب قال اذا خلع من بني العباس رجلان وهما الفرعان وقع بينهما الاختلاف الأول ثم يتبعه الاختلف الآخر الذي فيه الفناء وخروج السفياني عند اختلافهم الثاني

﴿۵۹۶﴾ عبداللہ بن مروان نے ارطاۃ بن المنذر سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بنی عباس میں سے دو آدمی خلافت سے معزول کئے جائیں گے اور وہ دونوں لڑکے ہوں گے اس وقت ان میں پہلا اختلاف واقع ہوگا۔ پھر اس کے بعد دوسرا اختلاف ہوگا، جس میں یہ مٹ جائیں گے، اور ''سفیانی'' ان کے دوسرے اختلاف کے وقت خروج کرے گا۔

٥٩٧. حدثنا أبو اسحاق الأقرع عن سليمان بن كثير أبي دود الواسطي وكان ثقة حدثني حاتم بن أبي صغيرة عن أبي الجلد قال يملك رجل وولده من بني هاشم اثنين وسبعين سنة

﴿۵۹۷﴾ ابو اسحٰق الاقرع نے سلیمان بن کثیر ابو داؤد الواسطی (ثقہ) سے، انہوں نے حاتم بن ابو صغیرہ سے روایت کی ہے کہ ابو جلد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنی ہاشم میں سے ایک باپ اور بیٹا بہتر (72) سال تک حکومت کریں گے۔

٥٩٨- حدثنا الوليد بن مسلم قال قرأت عن كعب قال يملك بنو العباس ألفا الا تسعة أشهر وبل لهم بعد ذلك وبعد الويل ويل

﴿۵۹۸﴾ ولید بن مسلم سے روایت ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بنو عباس نو (9) مہینے کم ایک ہزار مہینے حکومت کریں گے، اس کے بعد ان کے لئے ہلاکت ہے اور ہلاکت کے بعد ہلاکت ہے۔

٥٩٩- حدثنا أبو يوسف المقدسي وكان كوفيا حدثنا فطر بن خليفة عن منذر الثوري عن محمد بن الحنيفة قال يملك بنو العباس حتى يأتين الناس من الخير ثم يتشعب أمرهم فان لم تجدوا الا جحر عقرب فادخلوا فيه فانه يكون في الناس شر طويل ثم يزول ملكهم ويقول المهدي

﴿۵۹۹﴾ ابو یوسف المقدسی کوفی نے فطر بن خلیفہ سے، انہوں نے منذر الثوری سے روایت کی ہے کہ محمد بن الحنفیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنو عباس کی بادشاہت ہوگی یہاں تک کہ لوگوں کو ان سے خیر پہنچے گا، پھر ان کی حکومت میں پھوٹ پڑ جائے گی، اگر اس موقع پر وقت تمہیں بچھو کا سوراخ بھی ملے تو اس میں گھس جانا کیونکہ اس وقت لوگوں میں بہت بڑا شر ہوگا، پھر ان کی بادشاہت ختم ہو جائے گی (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کا ظہور ہوگا۔

٦٠٠. حدثنا ابن أبي هريرة عن أبيه عن علي بن أبي طلحة عن ابن عباس رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مات الخامس من أهل بيتي فالهرج الهرج يموت السابع ثم كذلك حتى يقوم المهدي قال بلغني عن شريك أنه قال هو

ابن العفر يعني هارون وكان الخامس ونحن نقول هو السابع والله أعلم

۷۰۰﴾ ابن ابی ہریرہ اپنے والد سے وہ علی بن ابی طلحہ سے روایت کرتے ہیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب میرے اہلِ بیت میں سے پانچواں فوت ہوگا تب قتل وغارتگری شروع ہوگی، جب ساتواں مرے گا تب بھی ایسے ہی قتل ہوں گے، یہاں تک کہ (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کھڑے ہو جائیں گے۔ ابن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ مجھے شریک سے یہ بات پہنچی ہے کہ وہ پانچواں "ابن العفر" یعنی ہارون ہے جبکہ ہمارا خیال ہے کہ ہارون ساتواں ہے، واللہ اعلم۔

٭٭٭

٧٠١. حدثنا ضمرة عن أبي حسان بن نوبة قال لا بد أن يملك ثلاثة من بني العباس أول أسمائهم عين

۷۰۱﴾ ضمرۃ نے روایت کی ہے کہ ابوحسان بن نوبۃ رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ بنوعباس میں سے تین آدمیوں کا بادشاہ بننا ناگزیر ہے ان کے نام کی ابتداء "عین" سے ہوگی۔

٭٭٭

٧٠٢. حدثنا الوليد عن شيخ من خزاعة عن أبي وهب الكلاعي قال لا يزال ملك بني العباس ظاهرا على من ناوأهم حتى يخرج عليهم أهل المغرب

۷۰۲﴾ ولید نے بنوخزاعہ کے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ ابووہب الکلاعی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ بنوعباس کی حکمرانی اپنے ماتحتوں پر غالب رہے گی یہاں تک کہ ان پر اہلِ مغرب خروج کریں۔

٭٭٭

٧٠٣. حدثنا عبدالله بن مروان عن أرطاة عن تبيع عن كعب قال اذا خسف بقرية يقال لها حرستا وخلع خليفتان من بني العباس واختلف آل العباس بينهم حتى يرفع فيهم اثنا عشر لواء وثنتا عشرة راية فعندها يغلب عليهم الفتن في دار ملكهم وبها يجتمعون فعند ذلك الآخره ويعبر جبحو وبها يجتمعون وعند ذلك سقوط ملكهم وخروج البربر على الشام

۷۰۳﴾ عبداللہ بن مروان نے ارطاۃ سے، انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ جب "حرستا" نامی بستی دھنس جائے گی، اور بنوعباس کے دو خلیفے معزول کر دیے جائیں گے، اور آلِ عباس باہمی اختلاف کریں گے یہاں تو ان میں بارہ (12) جھنڈے اور بارہ (12) علامتیں بلند ہوں گی، اس وقت ان کے مرکز پر فتنے غالب آ جائیں گے، اور اسی فتنہ پر وہ اکٹھے ہوں گے اس وقت دوسرا فتنہ ہوگا، جسے "جبحو" کہیں گے، وہ اس فتنہ پر جمع ہوں گے۔ اور اس وقت ان کی بادشاہت ختم ہو جائے گی، اور بربر شام پر خروج کریں گے۔

٭٭٭

٦٠٤. حدثنا عبدالله بن مروان عن سعيد بن يزيد عن الزهري قال انتفاض ملكهم اختلافهم فيما بينهم من حيث بدأ

٦٠٤﴾ عبداللہ بن مروان نے سعید بن یزید سے روایت کی ہے کہ علامہ زُہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنو عباس کی بادشاہت ان میں باہمی اِختلافات پیدا ہو جانے کی وجہ سے ختم ہوگی۔

✿ ✿ ✿

٦٠٥. حدثنا عبدالله بن مروان عن أرطاة قال آخر علامة من زوال ملك بني العباس ثلاثة ملوك منهم يتوالون أسماؤهم أسماء الأنبياء لا يجاوزوهم بعد هؤلاء الملوك ومدة بني العباس من هؤلاء الملوك الثلاثة أربعين عاما فاذا رأيت الاختلاف فيهم وجماعة من بني هاشم فيجتمعون بين النهرين وولاية رجل من بني العباس نحو المغرب واصطكاك الرايات السود والصفوف سره الشام وقبل والي مصر ومنع خراجها فهي من أمارة القطاع مدتهم

٦٠٥﴾ عبداللہ بن مروان کہتے ہیں کہ ارطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنو عباس کی بادشاہت کے زوال کی آخری علامت یہ ہے کہ ان میں پے در پے تین بادشاہ آئیں گے جن کے نام حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کے نام پر ہوں گے، ان بادشاہوں سے آگے بنو عباس کی بادشاہت نہ بڑھے گی، ان تینوں عباسی بادشاہوں کی حکومت چالیس 40 سال رہے گی، جب تُو بنو عباس میں اِختلاف دیکھے اور بنی ہاشم کی جماعت کو دیکھے کہ وہ دونوں دریاؤں کے درمیان جمع ہو چکی ہے؟ بنی عباس کے ایک آدمی کی امارت مغرب کی طرف دیکھے، اور کالے جھنڈوں کا اکٹھے ہو کر شام یا مصر کی طرف چلنا اور وہاں سے خراج نہ آنے کو دیکھے تو یہ بنو عباس کے دور کے ختم ہونے کی نشانیاں ہے۔

✿ ✿ ✿

٦٠٦. حدثنا ادريس الخولاني عن الوليد بن يزيد عن أبيه عن شفي الأصبحي قال يلي خمسة من ولد العباس كلهم جبابرة ويل للأرض منهم يموت خامس بني العباس يثب عليه والب شبه الأسد يأكل بفمه ويفسد بيديه السموات تضج الى الله تعالى مما يهراق على الأرض من الدماء يملك غداتين أو ثلاثة ثم يلي والي من بعض اخوة الأبد ثم يلي والي ينادي منادي من السماء الأرض الله والعبيد عبيد الله مال الله بين عبيده بالسوية يملك في هذه الولاية عشر سنين

٦٠٦﴾ اِدریس الخولانی نے، الولید بن یزید سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ شفی الاصحی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عباس کی اولاد میں سے پانچ (5) خلفاء بنیں گے، وہ سب کے سب ظالم وجابر ہوں گے۔ ان کی وجہ سے

زمین پر ہلاکت ہوگی۔ بنو عباس میں سے پانچواں بادشاہ مَر جائے گا، تو ایک شیر کے مشابہ شخص جو منہ سے کھائے گا اور اپنے دونوں ہاتھوں سے فساد کرے گا۔ وہ حکومت پر مسلط ہو جائے گا آسمان زمین پر بہانے والی خونریزی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے حضور فریاد کرے گا، وہ شخص دو (2) یا تین (3) صبح تک بادشاہ رہے گا، پھر اُبذ کے بھائیوں سے ایک بھائی حکمران بنے گا۔ پھر اس کے پیچھے ایسا حکمران آئے گا جس کے لیے آسمان سے صدا آئے گی کہ زمین اللہ کی ہے، اور انسان اللہ کے بندے ہیں اور اللہ کا مال اس کے بندوں کے درمیان برابر ہے، وہ شخص دس (10) سال تک اس بادشاہت پر فائز رہے گا۔

۞ ۞ ۞

أول علامة من علامات انقطاع ملكهم في خروج الترک بعد اختلافهم فيما بينهم

بنوعباس کے باہمی اختلاف کے بعد اُن کی بادشاہت کے ختم ہونے کی علامتوں میں سے پہلی علامت ترکوں کا خروج ہے

۶۰۷. حدثنا الوليد بن مسلم أخبرنا من سمع رسول الوليد بن يزيد الى قسطنطين سمع الوليد بن يزيد يقول الملاحم بينكم حتى تأتيكم الرايات السود ثميخرج عليكم الترک فيقاتلونهم فيقتلونهم ثم لا تجف براد ع دوابكم حتى يخرج أهل المغرب

۶۰۷ ﴿ الولید بن مسلم نے قسطنطیہ میں ولید بن یزید کے قاصد سے سُنا کہ ولید بن یزید نے کہا تھا کہ تمہارے درمیان جنگیں جاری ہوں گی حتی کہ تم پر کالے جھنڈے آ جائیں گے، پھر تمہاری خلاف تُرک خروج کریں گے، پھر بنو عباس اور تُرک باہم لڑیں گے، تُرک بنو عباس کو قتل کر دیں گے، پھر تمہارے جانوروں کے اُوپر رکھے جانے والے بورے ابھی سوکھے نہ ہوں گے کہ اہلِ مغرب خروج کریں گے۔

۞ ۞ ۞

۶۰۸. حدثنا الوليد بن مسلم قال حدثني قوم قدموا من أهل أرمينية يريدون الشام فلقوا بها أبا مسلم فقالوا إنا كرهنا عبد الله بن علي وقد أردنا العزلة فقال أصبتم لا تزال الرايات السود ظاهرة على من ناوأهم حتى تدخل الترک من باب أرمينية قال الوليد وهو اول علامة من علامات انتفاض امرهم بعد اختلافهم فيما بينهم

۶۰۸ ﴿ الولید بن مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آرمینیا کے کچھ لوگ، جو شام جا رہے تھے، ان کی ملاقات حضرت ابو مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ سے ہوئی، اُنہوں نے کہا کہ ہمیں عبداللہ بن علی ناپسند ہے، ہم نے گوشہ نشین ہونے کا ارادہ کیا ہے، حضرت

ابو مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ تم نے بالکل ٹھیک فیصلہ کیا، کالے جھنڈے اپنے مخالفین پر مسلسل غالب رہیں گے یہاں تک کہ تُرک ''آرمینیا'' کے دروازے سے داخل ہو جائیں گے، حضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ بنو عباس کے باہمی اختلاف کے بعد اُن کی حکمرانی کے ختم ہونے کی پہلی علامت ہوگی۔

✿ ✿ ✿

۷۰۹. حدثنا بقية بن الوليد والحكم قالا أخبرنا صفوان بن عمرو عن شريح بن عبيد عن كعب قال كأني أسمع خفق جعاب الترک بين الأغلة وبارق

﴿۷۰۹﴾ بقیہ بن الولید اور الحکم نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ گویا میں ''اَغلۃ'' اور ''بارق'' شہروں کے درمیان تُرکوں کے تَرکشوں کی کھڑکھڑاہٹ سُن رہا ہوں۔

✿ ✿ ✿

۷۱۰. حدثنا عبدالقدوس عن ابن عياش عن عصمة بن راشد عن عصام بن يحي الحضرمي عن عبدالله بن أبي قيس الحضرمي عن معاوية بن أبي سفيان أنه قال ان الذين يركبون المخرمات سيقعون على تلال الشام والجزيرة

﴿۷۱۰﴾ عبدالقدوس نے ابن عیاش سے، انہوں نے عصمۃ بن راشد سے، انہوں نے عصام بن یحییٰ الحضرمی سے، انہوں نے عبداللہ بن اُبی قیس الحضرمی سے روایت کی ہے کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بے شک وہ لوگ جو دُم گدوں پر سوار ہوتے ہیں، عنقریب وہ شام اور جزیرہ کے ٹیلوں پر گرے پڑے ہوں گے۔

✿ ✿ ✿

۷۱۱. حدثنا الحكم عن جراح عن أرطاة قال اذا خسف بقرية من قرى دمشق وسقطت طائفة من غربي مسجدها فعند ذلک تجتمع الترک والروم يقاتلون جميعا وترفع ثلاث رايات بالشام ثم يقاتلهم السفياني حتى يبلغ بهم قرقيسيا قال عصمة فاخبرني أبو حكيمة قال خرجت بابنة لي وانا أسكن الشام فقيل ان الذين يركبون المخرمات سيقعون على تلال الجزيرة والشام فيسبون نسائهم حتى ان الرجل ليرى بياض خلخال أمرأته فلا يستيع أن يدفع عنها

﴿۷۱۱﴾ الحکم نے جراح سے روایت کی ہے کہ ارطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب دِمشق کی بستیوں میں سے ایک بستی دھنس جائے گی اور اس کی مسجد کے غربی حصہ کا ایک حصہ گر جائے گا، پھر اس وقت رُوم اور تُرک جمع ہوں گے اور اکٹھے ہو کر لڑیں گے، اور شام میں تین (3) جھنڈے بلند ہوں گے۔ پھر ان سے سفیانی لڑیں گے، یہاں تک کہ وہ اُنہیں ''قرقیسیا'' نامی جگہ تک پہنچا دیں گے، عصمہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت ابو حکمۃ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ میں شام کا رہنے والا تھا لیکن اپنی بیٹی کو لے کر وہاں سے نکلا اِس لئے کہ مجھے بتلایا گیا تھا کہ بے شک وہ لوگ جو دُم گدوں پر سوار ہوتے ہیں، عنقریب وہ شام

اور جزیرہ کے ٹیلوں پر گرے پڑے ہوں گے۔ وہ اپنی عورتوں کو گالیاں دیں گے، ایک آدمی اپنی عورت کی پازیب کی سفیدی دیکھے گا لیکن اس میں یہ طاقت نہ ہوگی کہ اپنی عورت کی حفاظت کرلے۔

۶۱۲. قال ابن عياش فأخبرني عتبة بن تميم التنوخي عن الوليد بن عامر اليزني عن يزيد بن خمير عن كعب قال ترد الترک الجزيرة حتى يسقوا خيولهم من الفرات فيبعث الله عليهم الطاعون فيقتلهم فلا يفلت منهم الا رجل واحد قال ابن عياش وأخبرني عبدالله بن دينار عن كعب قال ينزلون آمدويشربون من الدجلة والفرات يسعون في لجزير وأهل الاسلام في تلک الجزيرة لا يستطيعون لهم شيئا فيبعث الله عليهم الثلج فيه صر وريح وجليد فاذا هم خامدون فير جعون فيقولون ان الله قد أهلكهم وكفاكم العدو ولم يبق منهم أحد قد هلكوا من عند آخرهم

۶۱۲ ابن عیاش نے، عُتبۃ بن تمیم التنوخی سے، انہوں نے الولید بن عامر الیزنی سے، انہوں نے یزید بن خمیر سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تُرک جزیرہ پر وارد ہوں گے یہاں تک کہ وہ اپنے گھوڑوں کو فرات سے پلا رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان پر طاعون مسلط کردے گا جس سے سوائے ایک شخص کے کوئی زندہ نہ بچے گا، حضرت ابن عیاش رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ ''آمِد'' نامی جگہ میں اُتریں گے، اور دِجلہ اور فرات سے پئیں گے، اور جزیرہ کے متعلق کوشش کریں گے اور اہلِ اِسلام جزیرہ میں ہوں گے لیکن ان میں تُرکوں سے لڑنے کی طاقت نہ ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ تُرکوں پر برفباری مسلط کردے گا، جس میں طوفانی ہوائیں اور سخت سَردی ہوگی جس سے وہ ناکام ہوکر واپس لوٹ جائیں گے، لوگ کہیں گے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے اُنہیں ہلاک کیا ہے اور وہ تمہارے دُشمنوں کے لئے تمہاری طرف سے کافی ہوگیا ہے، ان تُرکوں میں سے کوئی زندہ نہ بچے گا وہ سب کے سب ہلاک ہوجائیں گے۔

۶۱۳. حدثنا عبدالخالق بن يزيد بن واقد عن أبيه عن مكحول عن النبي ﷺ قال للترک خرجتان خرجة يخرجون والثانية يربطون خيولهم بالفرات لا ترک عدها.

۶۱۳ عبدالخالق بن یزید بن واقد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مکحول رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تُرک دو مرتبہ خروج کریں گے۔ ایک مرتبہ وہ خروج کریں گے اور جب وہ دوسری مرتبہ خروج کریں گے تو اپنے گھوڑے فرات پر باندھیں گے، اس کے بعد تُرک نہیں رہیں گے۔

۶۱۴. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال يقاتل السفياني الترک ثم يكون

استئصالهم على يدي المهدي وهو أول لواء يعقده المدي يبعثه الى الترک

۶۱۴﴾ الحکم بن نافع نے جراح سے روایت کی ہے کہ ارطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سفیانی تُرکوں کے خلاف لڑے گا، پھران کی بیخ کنی (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کے ہاتھوں ہوگی اور یہ پہلا جھنڈا ہوگا جسے (حضرت) مہدی (علیہ السلام) باندھے گا اور تُرکوں کی طرف بھیجے گا۔

✿✿✿

۶۱۵. حدثنا الوليد بن مسلم عن ابن لهيعة عن عبيدالله بن المغيرة عن عبدالله بن عمرو قال بقيت من الملاحم واحدة أولها ملحمة الترک بالجزيرة

۶۱۵﴾ الولید بن مسلم نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبیداللہ بن المغیرۃ سے روایت کی ہے کہ، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگوں میں سے ایک باقی ہے جس کی ابتداء تُرکوں کے خلاف جزیرہ میں جنگ کے ساتھ ہوگی۔

✿✿✿

۶۱۶. حدثنا الوليد عن ابن جابر وغيره عن مكحول قال قال رسول الله صلى الله ليه وسلم للترک خرجتان احداهما يخربون أذر بيجان والثانية يشرعون على ثني الفرات قال عبدالرحمن بن يزيد حديثه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال فبعث الله تعالى على خيلهم الموت فيرحلهم فيكون فيهم ذبح الله الأعظم لا ترک بعدها

۶۱۶﴾ الولید نے ابن جابر اور بعض دوسروں سے روایت کی ہے کہ مکحول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تُرک دو مرتبہ خروج کریں گے، ایک مرتبہ خروج میں وہ ''آذربیجان'' کو ویران کریں گے۔ دوسری مرتبہ میں وہ فرات کے کنارے جمع ہوں گے، حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رحمہ اللہ تعالیٰ اس حدیث میں نبی اکرم ﷺ سے ان کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے گھوڑوں پر موت بھیج دے گا، وہ جس کے ڈر سے وہاں سے کوچ کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو تباہ و برباد کر دے گا۔

✿✿✿

۶۱۷. حدثنا محمد بن عبدالله عن عبدالرحمن بن زياد عن مكحول عن حذيفة رضى الله عنه قال اذا رأيتم أول الترک بالجزيرة فقاتلوهم حتى تهزموهم أويكفيكم الله مؤنتهم فانهم يفضحوا الحرم بها فهو علامة خروج أهل المغرب وانتقاض ملک ملكهم يومئذ

۶۱۷﴾ محمد بن عبداللہ نے عبدالرحمٰن بن زیاد سے، انہوں نے مکحول سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم تُرک کو پہلے جزیرہ میں دیکھو تو اُن کے خلاف لڑو یہاں تک کہ تم انہیں شکست دے دو، یا تمہاری طرف سے اللہ تعالیٰ کی مدد کافی ہو جائے، بے شک وہ حرم کی بے حرمتی کرنا چاہتے ہیں، یہ اہلِ مغرب کے خروج اور ان کی بادشاہی کے ختم ہونے کی علامت ہوگی۔

✿✿✿

۲۱۸. حدثنا غير واحد عن ابن عياش عمن حدثه عن مكحول قال قال رسول الله ﷺ للترك خرجتان خرجة بالجزيرة يحتقبون ذوات الحجال فينصر الله المسلمين بهم فيكون فيهم ذبح الله الأعظم

۲۱۸﴾ ابن عیاش سے کئی راویوں نے اور خود انہوں نے دوسروں سے روایت کی ہے کہ مکحول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تُرک دومرتبہ خروج کریں گے ایک مرتبہ وہ جزیرہ میں خروج کریں گے وہ تُرک پازیب پہنی عورتوں کو اُونٹ کے پیچھے بٹھائیں گے، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان کے خلاف فتح دیں گے، ان میں اللہ تعالیٰ عظمت والے کی ذبح واقع ہوگی۔

۲۱۹. حدثنا الوليد ورشيدين عن ابن لهيعة حدثنا أبو زرعة عن عبدالله بن زرير عن عمار بن ياسر رضى الله عنه قال ان لأهل بيت نبيكم أمارات فالزموا الأرض حتى تنساب الترک في حلاف رجل ضعيف فيخلع بعد سنتينن من بيعته ويحالف الترک على الروم ويخسف بغربي مسجد دمشق ويخرج ثلاثة نفر بالشام ويأتي هلاک ملكهم من حيث بدأ ويكون بدو الترک بالجزيرة والروم بفلسطين ويتبع عبدالله عبدالله حتى تلتقي جنودها بقرقيسيا

۲۱۹﴾ الولید اور رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوزرعہ سے، انہوں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک تمہارے نبی کریم ﷺ کے گھرانے کی چند علامات ہیں لہٰذا تم اس سرزمین کو لازم پکڑو یہاں تک کہ تُرک اپنے آپ کو امارت کی طرف ایک کمزور آدمی کے ذریعہ سے منسوب کریں گے، جو دو(2) سال کے بعد اس کی بیعت کو توڑ دیں گے، اور تُرک رُومیوں سے مل جائیں گے اور دِمشق کی مسجد کا غربی حصہ دھنس جائے گا، اور شام میں تین 3 آدمی خُروج کریں گے اور ان کی بادشاہت کا خاتمہ ہوگا جہاں سے وہ شروع ہوئی تھی، اور تُرک کی اِبتداء جزیرہ سے اور رُوم فلسطین سے ہوگی، اور عبداللہ، عبداللہ کا پیچھا کرے گا یہاں تک کہ ان کے لشکر "قرقیسیا" میں جا ملیں گے۔

۲۲۰. حدثنا أبو عمرو البصري عن ابن لهيعة عن عبدالوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن أبيه عن الحارث عن ابن مسعود رضى الله عنه قال اذا ظهرالترک والخزر بالجزيرة وأذربيجان والروم بالعمق وأطرافها قاتل الروم رجل ن قيس من أهل قنسرين والسفياني بالعراق يقاتل أهل المشرق وقد اشتغل كل ناحية عدو فاذا قاتلهم أربعين يوما ولم يأتيه مدد صالح الروم على أن لايؤدي أحد الفريقين الى صاحبه شيئا

۲۲۰﴾ ابوعمرو البصری نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت سے انہوں

نے الحارث سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ''تُرکی'' اور ''خزری'' جزیرہ اور ''آذربیجان'' میں ظاہر ہوں گے اور رُومی ''عمق'' اور اس کے اَطراف میں ظاہر ہوں گے تو رُوم کے خلاف ''قنسرین'' شہر کا ایک آدمی جو قیس قبیلے سے ہوگا، وہ لڑے گا، اور سُفیانی مشرق والوں کے خلاف عراق میں لڑے گا، اور حکومتِ اِسلامی کا ہر علاقہ دُشمن کے خلاف بَرسَرِ پیکار ہوگا، جب وہ ان سے چالیس (40) دِن لڑیں گے اور کوئی کمک نہ آئے گی تو وہ رُوم کے ساتھ صلح کرلیں گے، اس شرط پر کہ دونوں فریقین ایک دوسرے کو کچھ نہ دیں گے۔

۶۲۱. حدثنا سعيد أبو عثمان عن جابر عن أبي جعفر اذا ظهر السفياني على الأبقع والمنصور اليماني خرج الترك والروم فظهر عليهم السفياني

۶۲۱ سعید ابوعثمان نے، جابر سے روایت کی ہے کہ ابوجعفر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب سُفیانی ''ابقع'' اور ''منصور الیمانی'' پر غالب آجائیں گے تب تُرک اور رُوم خُروج کریں گے اور ان پر سُفیانی ان پر غالب آجائیں گے۔

ما يذكر من علامات من السماء فيها في انقطاع ملك بني العباس

بنوعباس کی بادشاہت کے ختم ہونے کی چند آسمانی علامات

۶۲۲. حدثنا الوليد بن مسلم حدثنا شيخ عن يزيد بن الوليد الخزاعي عن كعب قال علامة انقطاع ملك ولد العباس حمرة تظهرفي جو السماء وهذه تكون فيما بين العشر من رمضان الى خمس عشرة وواهية فيما بين العشرين الى الرابع والعشرين من رمضان ونجم يطلع من المشرق يضيء كمايضيء القمر ليلة البدر ثم ينعقف قال الوليد وبلغني عن كعب أنه قال قحط في المشرق وواهية في المغرب وحمرة في الجوف وموت فاشي في القبلة

۶۲۲ الولید بن مسلم نے اپنے شیخ سے، اُس نے یزید بن الولید الخزاعی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اَولادِ عباس کی بادشاہت کے خاتمے کی علامت یہ ہے کہ دس (10) رمضان سے لے کر پندرہ (15) رمضان کے درمیان تک آسمان کی فضا میں ایک سُرخی ظاہر ہوگی۔ پھر دَھنسنا ہوگا جو بیس (20) رمضان سے چوبیس (24) رمضان کے درمیان ہوگا اور مشرق کی طرف سے ایک ستارہ طُلُوع ہوگا وہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکدار ہوگا پھر وہ بَل کھائے گا۔ حضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بات پہنچی ہے کہ اُنہوں نے فرمایا کہ مشرق میں قحط ہوگا اور مغرب میں دَھنسنا ہوگا، اور فضاء میں سُرخی ہوگی اور قبلہ میں عام موت ہوگی۔

۶۲۳. حدثنا سعيد أبو عثمان عن جابر عن أبي جعفر قال اذا بلغ العباس خراسان طلع

بالمشوق القرن ذو الشفا وكان أول ما طلع بهلاک قوم نوح حين غرقهم الله وطلع في زمان ابراهيم عليه اسلام حيث القوة في النار وحين أهلک الله فرعون ومن معه وحين قتل يحيى بن زكريا فاذا رأيتم ذلک فاستعيذوا بالله من شر الفتن ويكون طلوعه بعد انكساف الشمس والقمر ثم لا يلبثون حتى يظهر الأ بقع بمصر

۶۲۳﴾ سعید ابوعثمان نے جابر سے روایت کی ہے کہ ابوجعفر فرماتے ہیں کہ جب عباسی خراسان پہنچیں گے تو مشرق کی طرف سے ''قرن'' نامی ستارہ طلوع ہوگا جو اطراف والا ہوگا، اور پہلی مرتبہ وہ اس وقت طلوع ہوا تھا جب اللہ تعالیٰ نے قوم نوح کو پانی میں غرق کر کے ہلاک کیا تھا اور پھر جب لوگوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا تب یہ طلوع ہوا، اور تیسری بار یہ تو وہ اس وقت طلوع ہوا جب اللہ تعالیٰ نے فرعون اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کیا اور چوتھی مرتبہ وہ اُس وقت طلوع ہوا جب حضرت یحییٰ علیہ السلام کو شہید کیا گیا، جب تم یہ ستارہ دیکھو تو فتنوں کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو اور یہ سورج اور چاند کے گرہن ہونے کے بعد طلوع ہوگا، پھر لوگ زیادہ ٹھہرے نہیں رہیں گے، یہاں تک کہ ''ابقع'' مصر میں ظاہر ہو جائے گا۔

✿ ✿ ✿

۶۲۴. حدثنا الوليد عن شيخ عن الزهري قال في خروج السفياني ترى علامة في السماء

۶۲۴﴾ الولید نے اپنے شیخ سے روایت کی ہے کہ علامہ زہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سُفیانی کے خروج کی علامت تم آسمان پر دیکھ لوگے۔

✿ ✿ ✿

۶۲۵. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن عبد العزيز بن صالح عن علي بن رباح عن ابن مسعود قال تكون علامة في صفر ويبتدأ نجم له ذناب

۶۲۵﴾ رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالعزیز بن صالح سے، انہوں نے علی بن رباح سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ علامت صفر کے مہینہ میں ہوگی ایک دُم بہت ساری دُموں والا ستارہ ظاہر ہوگا۔

✿ ✿ ✿

۶۲۶. قال ابن لهيعة فأ خبرني عبد الوهاب بن بخت عن مكحول قال قال رسول اللهﷺ في السماء أية لليلتين خلتا و وفي شوال المهمة وفي ذي القعدة المعممة وفي ذي الحجة النزائل وفي المحرم وما المحرم قال عبد الوهاب بن بخت وبلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في رمضان آية في السماء كعمود ساطع وفي شوال البلاء وفي ذي القعدة الفناء وفي ذي الحجة ينتهب الحاج المحرم وما المحرم.

۶۲۶﴾ ابن لہیعہ نے عبدالوہاب بن بخت سے روایت کی ہے کہ مکحول رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول

اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آسمان میں دو (2) راتیں گزرنے کے بعد نشانی ہوگی، شوال میں ''مهمة'' نامی ذی قعدہ میں ''معمعة'' نامی، ذی الحجہ میں ''مزائل'' نامی، اور محرم تو محرم کی کیا بات ہے! حضرت عبدالوہاب بن بخت رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان میں آسمان میں لمبے ستون کی طرح نشانی ہوگی، شوال میں آفتیں ہوگیں، ذی قعدہ میں ''فنا'' ہوگا، ذی الحجہ میں حاجیوں کو لوٹا جائے گا اور محرم تو محرم کا کیا کہنا ہے۔

٭…٭…٭

۶۲۷. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن عبد الغفار عن سفيان الكلبي قال في سبع البلاء وفي ثمان الفناء وفي تسع الجوع

۶۲۷ رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالغفار سے روایت کی ہے کہ سُفیان الکلبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ساتویں میں آفتیں ہیں، آٹھویں میں ''فنا'' ہے اور نویں میں بھوک ہے۔

٭…٭…٭

۶۲۸. حدثنا ابن وهب عن مسلمة بن علي عن قتادة عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة رضى الله عنه عن النبي ﷺ قال تكون آية في شهر رمضان ثم تظهر عصابة في شوال ثم تكون معمعة في ذي القعدة ثم يسلب الحاج في ذي الحجة ثم تنتهک المحارم في المحرم ثم يكون صوت في صفر ثم تنازع القبائل في شهري ربيع ثم العجب كل العجب حمادي ورجب ثم ناقة مقتبة خير من دسكرة بغل مائة ألف قال أبو عبد الله نعيم لا أعلم الا أني سمعت من مسلمة بن علي ان شاء الله وبينه وبين قتادة رجل

۶۲۸ ابن وہب نے مسلمۃ بن علی سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے سعید بن المسیب سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہی کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان کے مہینے میں ایک نشانی ہوگی، پھر شوال میں جماعت ظاہر ہوگی، پھر ذی القعدہ میں ''معمعة'' ہوگا، پھر ذی الحجہ میں حاجیوں کو لوٹا جائے گا، پھر محرم میں ''حُرمَت'' والی چیزوں کی بے حرمتی ہوگی، پھر صفر میں آواز ہوگی پھر ربیع کے دونوں مہینوں میں قبائل لڑیں گے، پھر جمادی الاولیٰ اور رجب کے درمیان انتہائی تعجب خیز اُمور ہوں گے، پھر ایک لاکھ خچروں سے بہتر ایک پالان لگی اُونٹنی ہوگی حضرت ابوعبداللہ نعیم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم مگر میں نے حضرت مسلمہ بن علی رحمہ اللہ تعالیٰ سے سُنا ہے کہ ان شاء اللہ اس کے اور حضرت قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے درمیان ایک اور راوی ہے۔

٭…٭…٭

۶۲۹. حدثنا الوليد عن صدقة بن يزيد عن قتادة عن سعيد بن المسيب قال يأتي على المسلمين زمان يكون منه صوت في رمضان وفي شوال تكون مهمهة وفي ذي القعدة تنحاز فيها القبائل الى قبائلها وذو الحجة ينهب فيه الحاج والمحرم وما والمحرم

۶۲۹ الولید نے صدقۃ بن یزید سے، انہوں نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ سعید بن المسیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے

ہیں کہ مسلمانوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ رمضان میں آواز ہوگی اور شوال میں ''مهمهة'' ہوگا اور ذی قعدہ میں ایک قبیلہ دوسرے کے ساتھ لڑ پڑے گا اور ذوالحجہ میں حاجیوں کو لوٹا جائے گا، اور محرم کو محرم کی کیا بات ہے!

۶۳۰. حدثنا الوليد بن عنبسه القرشي عن سلمة بن أبي سلمة عن شهر بن حوشب قال بلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يكون في رمضان صوت وفي شوال مهمة وفي ذي القعدة تحارب القبائل وفي ذي الحجة ينتهب الحاج وفي المحرم ينادي منادى من السماء ألا ان صفوة الله من خلفه فلان فاسمعموا له وأطيعوا

۶۳۰ الولید نے عنبسہ القرشی سے، انہوں نے سلمہ بن ابی سلمہ سے روایت کی ہے کہ شہر بن حوشب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان میں آواز ہوگی اور شوال میں ''مهمة'' ہوگی اور ذی قعدہ میں قبائل کی جنگیں ہوں گی، اور ذی الحجہ میں حاجیوں کو لوٹا جائے گا، اور محرم میں ایک آواز دینے والا آسمان سے آواز دے گا کہ سنو! اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے اللہ کا پسندیدہ فلاں شخص ہے اس کی بات سنو اور اطاعت کرو!

۶۳۱. حدثنا أبو يوسف المقدسي عن الملك بن أبي سليمان عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يكون صوت في رمضان ومعمعة في شوال وفي ذي القعدة تحارب القبائل وعامئذ ينتهب الحاج وتكون ملحمة عظيمة بمنى يكثر فيها القعلى وتسيل فيها الدماء وهم على عقبة الجمرة

۶۳۱ ابو یوسف المقدسی نے عبدالملک بن ابوسلیمان سے، انہوں نے عمرو بن شعیب سے، انہوں نے اپنے والد شعیب سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان میں آواز ہوگی اور شوال میں ''معمعة'' ہوگی اور ذی قعدہ میں قبائل کی جنگ ہوگی، اور اسی سال حاجیوں کو لوٹا جائے گا اور منیٰ میں بڑی جنگ ہوگی جس میں بکثرت مقتولین ہوں گے، اور اس میں خون بہے گا اور یہ عقبہ کے جمرات پر ہوں گے۔

۶۳۲. حدثنا أبو يوسف عن محمد بن عبدالله عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن عبدالله بن عمرو رضى الله عنهما قال يحج الناس معا ويعرفون معا على غير امام فبيناهم نزول بمنى اذا أخذهم كالكلب فسادت القبائل بعضها الى بعض فاقتتلوا حتى تسيل العقبة دما.

۶۳۲ ابو یوسف نے محمد بن عبداللہ سے، انہوں نے عمرو بن شعیب سے، انہوں نے اپنے والد شعیب سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگ حج کریں گے اور سب عرفات میں بغیر امام کے ٹھہریں گے، پھر وہ منیٰ میں اُترے ہوں گے کہ کتے کی طرح اچانک انہیں ایک دم سے غصہ آئے گا پھر بعض قبائل بعض کی طرف اُٹھیں گے اور ایک دوسرے کو قتل کریں گے یہاں تک کہ عقبہ کا مقام خون سے نہا جائے گا۔

٦٣٣. حدثنا عيسى بن يونس والوليد بن مسلم عن ثور بن يزيد عن خالد بن معدان قال انه ستبدوا آية عمودا من نار يطلع من قبل المشرق يراه أهل الأرض كلهم فمن أدرک ذلک فليعد لأهله طعام سنة

٦٣٣﴾ عیسیٰ بن یونس اور الولید بن مسلم نے ثور بن یزید سے روایت کی ہے کہ خالد بن معدان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عنقریب ایک آگ کا بلند ستون مشرق کی طرف سے طلوع ہوگا، جسے تمام زمین والے دیکھ لیں گے۔ پھر جو اُسے پالے تو وہ اپنے گھر والوں کے لئے ایک سال کا کھانا جمع کر کے رکھے۔

٭٭٭

٣٦٤. قال الوليد فأخبرنا صفوان بن عمرو عبدالرحمن بن جبير ابن نفير عن كثير بن مرة الحضرمي قال آية الحدثان في رمضان علامته في السماء بعدها اختلاف في الناس فان أدركتها فأكثرمن الطعام ما استطعت

٦٣٤﴾ الولید نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن جبیر ابن نفیر سے روایت کی ہے کہ کثیر بن مرّہ الحضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حوادث کی نشانی یہ ہے کہ رمضان میں اس کی علامت آسمان میں ہوگی، اس کے بعد لوگوں میں اختلاف ہوجائے گا، جب تُو اُسے پالے تو جتنا ہو سکے زیادہ سے زیادہ خوراک جمع کر لینا۔

٭٭٭

٦٣٥. قال الوليد فأخبرني شيخ عن الزهري قال وفي ولاية السفياني الثاني وخروجه علامة ترى في السماء

٦٣٥﴾ الولید نے اپنے شیخ سے روایت کی ہے کہ زُہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سُفیانی ثانی کی حکومت اور نکلنے کی علامت تُو آسمان میں دیکھے گا۔

٭٭٭

٦٣٦. حدثنا ابن وهب عن ابن عياش عن صفوان بن عمرو بن عبدالرحمن بن جبير عن كثير بن مرة قال لا تنظر آية الحدثان في رمضان منذ سبعين سنة

٦٣٦﴾ ابن وہب نے ابن عیاش سے، انہوں نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن جبیر سے روایت کی ہے کہ کثیر بن مُرّہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تُو حوادث کی نشانی کو رمضان میں ستر (70) سال کے بعد دیکھ پائے گا۔

٭٭٭

٦٣٧. حدثنا جنادة بن عيسى عن أرطاة عن عبدالرحمن بن جبير عن كثير بن مرة قال اني لأنتظر آية الحدثان في رمضان منذ سبعين سنة

٦٣٧﴾ جنادۃ بن عیسیٰ نے ارطاۃ سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن جبیر سے روایت کی ہے کہ کثیر بن مُرّہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں سَتّر 70 سال سے رمضان میں حوادث کی نشانی کا اِنتظار کر رہا ہوں۔

٭٭٭

٦٣٨. حدثنا أبو عمر عن ابن لهيعة قال حدثني عبدالوهاب ابن حسين عن محمد بن ثابت البناني عن أبيه عن الحارث الهمداني عن ابن مسعود رضى الله عنه عن النبي صلى

اللّٰه عليه وسلم قال اذا كانت صيحة في رمضان فان يكون معمعة في شوال وتميز القبائل في ذي القعدة وتسفك الدماء في ذي الحجة والمحرم وما المحرم يقولها ثلاثا هيهات هيهات يقتل الناس فيها هرجا هرجا قال قلنا وما الصيحة يا رسول اللّٰه قال هذه في النصف من رمضان ليلة جمعة فتكون هذه توقظ النائم وتقعد القائم وتخرج العواتق من خدورهن في ليلة جمعة في سنة كثيرة الزلازل فاذا صليتم الفجر من يوم الجمعة فادخلوا بيوتكم واغلقوا أبوابكم وسدوا كواكم ودثروا أنفسكـ وسدوا آذانكم فاذا حسستم بالصيحة فخروالله سجدا وقولوا سبحان القدوس سبحان القدوس ربنا القدوس فان من فعل ذلک نجا ومن لم يفعل ذلک هلک

۶۳۸﴾ ابوعمر نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت البنانی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حارث ہمدانی سے روایت کی ہے کہ الحارث الہمدانی، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا کہ رمضان میں تیز چیخ ہوگی، شوال میں ''معمعۃ'' ہوگا، اور ذی قعدہ میں قبائل لڑیں گے، اور ذی الحجہ میں خونریزی ہوگی، اور محرم کیا ہے محرم؟ تین مرتبہ فرمایا دُوری ہے دُوری ہے، اس میں لوگ بہت زیادہ قتل کیے جائیں گے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا کہ یہ چیخ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ یہ نصف رمضان کو جُمعہ کی رات میں ہوگی جو سوئے ہوئے کو بیدار کردے گی اور کھڑے ہوئے کو بٹھادے گی اور پردہ دار عورت گھروں سے باہر نکل آئیں گی، جمعہ کی رات میں ہوگی۔ یہ اُس سال ہوگی جس سال کثرت سے زلزلے ہوں گے، جب تم جمعہ کے دِن فجر کی نماز پڑھ لینا تو اپنے گھروں میں داخل ہوجانا اور اپنے دروازوں کو بند کردینا اور اپنے روشن دانوں کو بھی بند کردینا اور خود پر چادر ڈال دینا اور اپنے کانوں کو بند کرلینا جب تمہیں وہ چیخ محسوس ہو تو اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہوجانا اور پڑھنا:

﴿سُبْحَانَ الْقُدُّوْسِ، سُبْحَانَ الْقُدُّوْسِ، رَبُّنَا الْقُدُّوْسُ٥﴾

(پاک ہے، پاک ہے، پاک ہے ہمارا رب پاک ہے۔)

بے شک جس نے ایسا کیا اس نے نجات پائی اور جس نے ایسا نہ کیا وہ ہلاک ہوا۔

۶۳۹. حدثنا الوليد قال رأينا رجفة أصابت أهل دمشق في أيام مضين من رمضان فهلک ناس كثير في شر رمضان سنة سبع وثلاثين ومائة ولم نرما ذكر من الواهية وهي الخسف الذي يذكر في قرية يقال لها حرستا ورأيت نجما له ذنب طلع في المحرم سنة خمس وأربعين ومائة مع الفجر من المشرق فكنا نراه بين يدي الفجر بقية المحرم ثم خفي ثم رأيناه بعد مغيب الشمس في الشفق وبعده فيما بين الجوف والفرات شهرين أوثلاثة ثم

خفي سنتين أوثلاثا ثم رأينا نجما خفياله شعلة قدر الذراع رأي العين قريبا من الجدي يستدير حوله بدوران الفلک في جمادين وأياما من رجب ثم خفي ثم رأينا نجما ليس بالأزهر طلع يمين قبلة الشام مادا شعلته من القبلة الى الجوف الى أرمينة فذكرت ذلک لشيخ قديم عندنا من السکاسک فقال ليس هذا بالنجم المنتظر قال الوليد ورأيت نجما في سنيات بقين من سني ابي جعفر ثم انعقف حتى التقى طرفاه فصار کطوق ساعة من الليل

٦٣٩ ﴾ ولیدرحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے ایک زلزلہ دیکھا جو اہلِ دمشق پر گزشتہ دنوں میں آیا تھا۔ اس میں بہت سارے لوگ ہلاک ہوگئے۔ یہ واقعہ ایک سو سینتیس (137ھ) ہجری کا ہے، اور ہم نے دھنسا نہیں دیکھا جس کا ''حرستا'' نامی گاؤں کے متعلق بیان کیا جاتا ہے میں نے سن ایک سو پینتالیس (145ھ) ہجری میں ماہ محرم کے اندر فجر کے وقت مشرق کی طرف سے ایک دم دار ستارہ طلوع ہوتے دیکھا۔ پھر ہم اُسے محرم کے بقیہ دنوں میں فجر سے پہلے دیکھتے تھے، پھر وہ چھپ گیا پھر ہم نے اُسے سورج کے ڈوبنے کے بعد شفق کے ساتھ اور اس کے بعد ''جوف'' اور ''فرات'' کے درمیان دو (2) یا تین (3) مہینے تک دیکھا۔ پھر وہ دو یا تین سال تک چھپ گیا، پھر ہم نے ایک پوشیدہ ستارہ اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھا۔ اس کے شعلے ایک ہاتھ لمبے تھے۔ وہ سرطان کے قریب تھا اور آسمان کے گھومنے کی وجہ سے اس کے اِرد گرد گھوم رہا تھا، اور یہ منظر جمادی الاولیٰ، جمادی الثانی، اور رجب کے کچھ ایام تک جاری رہا، پھر وہ چھپ گیا، پھر ہم نے ایک ستارہ دیکھا جو زیادہ روشن نہ تھا جو ''شام'' کے دائیں طرف طلوع ہوا تھا، اس کا شعلہ بہت دراز تھا ''قبلۃ الشام'' سے لے کر جوف تک بلکہ ''آرمینیا'' تک تھا، یہ باتیں میں نے ایک بوڑھے شیخ کو بتائیں جو ہمارے یہاں ''سکاسک'' میں تھا، اُس نے کہا کہ یہ وہ ستارہ نہیں ہے جس کا اِنتظار ہے، حضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے ایک ستارہ ان زمانے میں دیکھا جب ابو جعفر کے کچھ سال باقی تھے، اُس ستارے نے بل کھایا یہاں تک کہ اس کے دونوں کنارے باہم مل کر طوق کی شکل بن گئے اور یہ رات کا وقت تھا۔

✿ ✿ ✿

٦٤٠. قال الوليد وقال کعب هو نجم يطلع من المشرق ويضيء لأهل الأرض کاضاءة القمر ليلة البدر

٦٤٠ ﴾ الولید کہتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ ستارہ ہے جو مشرق سے طلوع ہوگا اور زمین والوں پر ایسے روشن ہوگا جیسے چودھویں رات کا چاند روشن ہوتا ہے۔

✿ ✿ ✿

٦٤١. قال الوليد والحمرة والنجوم التي رأيناها ليست بالآيات انما نجم الآيات نجم ينقلب في الآفاق في صفرأو في ربيعين أو في رجب وعند ذلک يسير خاقان بالأتراک تتبعه روم الظواهر بالرايات والصلب

٦٤١ ﴾ ولید رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سُرخی اور ستارے جو ہم نے دیکھے ہیں وہ نشانیاں نہیں ہیں، نشانیوں کا ستارہ

تو وہ ستارہ ہے جو آسمان کے کناروں میں گھومے گا۔ جو صفر یا ربیع الاوّل یا ربیع الثانی یا رجب کے مہینے میں ہوگا، اور اس وقت ''خاقان'' ترکوں کو لے کر چل پڑے گا، ان کے پیچھے رُومی ہوں گے، جن کے جھنڈے اور صلیبیں ظاہر ہوں گی۔

٭٭٭

۶۴۲. عن الوليد قال بلغني عن كعب أنه قال يطلع نجم من المشرق قبل خروج المهدي له ذناب قال وحدثت عن شريک أنه قال بلغني أنه قبل خروج المهدي تنكسف الشمس في شهر رمضان مرتين

۶۴۲۔ الولید رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بات پہنچی ہے کہ اُنہوں نے فرمایا ہے کہ (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کے نکلنے سے پہلے مشرق کی طرف سے ایک ستارہ طلوع ہوگا، جس کی کئی دُمیں ہوں گی، اور مجھے شریک کی طرف منسوب کرکے یہ بات بتلائی گئی ہے کہ اُنہوں نے کہا کہ یہ بات پہنچی ہے کہ (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کے نکلنے سے پہلے رمضان کے مہینے میں دومرتبہ سورج گرہن ہوگا۔

٭٭٭

۶۴۳. حدثنا عبدالله بن مروان عن أرطاة بن المنذر عن تبيع عن كعب قال هلاک بني العباس عند نجم يظهر في الجوف وهدة وواهية يكون ذلک أجمع في شهر رمضان تكون الحمرة ما بين الخمس الى العشرين من رمضان والهدة فيما بين النصف الى العشرين والواهية ما بين العشرين الى أربعة وعشرين ونجم يرمى به يضيء كما يضيء القمر ثم يلتوي كما تلتوي الحية حتى يكاد رأساها يلتقيان والرجفتان في ليلة الفسحين والنجم الذي يرمى به شهاب ينقض من السماء معها صوت شديد حتى يقع في المشرق ويصيب الناس منه بلاء شديد

۶۴۳۔ عبداللہ بن مروان نے ارطاۃ بن المنذر سے، انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بنی عباس کی ہلاکت اُس وقت ہوگی جب ''جوف'' میں ستارہ ظاہر ہوجائے گا، اس وقت چیخ اور دھنسنا واقع ہوگا، اور یہ سب کا سب رمضان کے مہینے میں ہوگا، سُرخی ظاہر ہوگی، پانچ سے بیس روزوں کے درمیان اور چیخ ہوگی نصف رمضان سے بیس رمضان کے درمیان تک، اور دھنسنا بیس رمضان سے لے کر چوبیس رمضان تک ہوگا، اور ایک ستارہ پھینکا جائے گا جو اتنا روشن ہوگا جیسے چاند روشن ہوتا ہے، پھر وہ بل کھائے گا جیسے سانپ بل کھاتا ہے، یہاں تک کہ اس کے دونوں سر مل جائیں گے، اور دو زلزلے رات میں ہوں گے، اور وہ ستارہ جو مارا جائے گا شہاب ہوگا جو آسمان سے ٹوٹ کر آئے گا اس میں سخت آواز ہوگی، وہ مشرق میں آگرے گا اور لوگوں کو اس کی وجہ سے کافی مصائب کا سامنا کرنا پڑے گا۔

٭٭٭

۶۴۴. حدثنا عبدالله بن مروان عن أبيه عن أبي الحوصاء عن طاووس قال تكون ثلاث رجفات رجفة باليمن شديدة ورجفة بالشام أشد منها ورجفة بالمشرق وهي الجاحف

وقد كان باليمن والشام ولم يكن بالمشرق

۶۴۴ عبداللہ بن مروان اپنے والد سے، وہ ابو الحوصاء سے روایت کرتے ہیں کہ طاؤس رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تین زلزلے ہوں گے۔ ایک یمن میں وہ سخت ہوگا۔ دوسرا شام میں وہ پہلے سے زیادہ سخت ہوگا، تیسرا مشرق میں ہوگا وہ تو بالکل ختم کردینے والا ہوگا، یمن اور شام کے زلزلے تو واقع ہو چکے ہیں لیکن مشرق والا ابھی تک نہیں ہوا ہے۔

۶۴۵. حدثنا شيخ من الكوفيين عن ليث عن شهر بن حوشب عن أبي هريرة رضى الله عنه قال في رمضان هدة توقظ النائم وتخرج العواتق من خدورها وفي شوال مهمهة وفي ذي القعدة تمشي القبائل بعضها الى بعض وفى ذى الحجة تهرق الدماء وفي المحرم وما المحرم يقولها ثلاثا قال وهو عند انقطاع ملك هؤلاء

۶۴۵ کوفہ کے ایک راوی نے لیث سے، انہوں نے شہر بن حوشب سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رمضان میں ایک سخت آواز ہوگی جو سوئے ہوئے کو بیدار کردے گی اور پردہ دار عورتوں کو ان کے پردوں سے نکال دے گی اور شوال میں "مهمهه" ہوگا، اور ذی قعدہ میں بعض قبائل دوسرے قبائل کی طرف چلیں گے، اور ذی الحجہ میں خونریزی ہوگی، اور محرم میں، اور محرم کیا ہے؟ تین مرتبہ فرمایا اس وقت ان کی حکومت ختم ہو جائے گی۔

۶۴۶. حدثنا عثمان بن كثير والحكم بن نافع عن سعيد بن سنان عن أبي الزاهرية عن سخبرة كثير بن مرة عن ابن عمر عن حذيفة بن اليمان رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لن تفنى أمتي حتى تظهر فيهم التمايز ولتمايل والمعامع فقلت يا نبي الله ما التمايز قال عصبية يحدثها الناس بعدي في الاسلام فقلت فما التمايل قال ميل القبيل على القبيل فيستحل حرمتها قلت فما المعامع مسير الأمصار بعضها الى بعض تختلف أعناقها في الحرب

۶۴۶ عثمان بن کثیر اور الحکم بن نافع نے سعید بن سنان سے، انہوں نے ابو الزاہریہ سے، انہوں نے سخبرۃ سے، انہوں نے کثیر بن مُرّہ سے، انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمانؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری اُمّت ہرگز فنا نہ ہوگی یہاں تک کہ ان میں ظاہر ہو جائے "تمایز" اور "تمایل" اور "معامع" میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی ﷺ! یہ "تمایز" کیا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ قوم پرستی، جو لوگ میرے بعد اسلام میں پیدا کردیں گے، مَیں نے عرض کیا کہ یہ "تمایل" کیا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ ایک قبیلے کی دوسرے کی طرف یلغار جس کی وجہ سے وہ اس کی حرمت کو حلال سمجھتا ہے، مَیں نے عرض کیا کہ یہ "معامع" کیا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ بعض اہل شہر کا دوسرے شہر والوں کی طرف چلنا اور پھر جنگ میں ان کی گردنوں کا ایک دوسرے کے مقابل ہونا۔

۶۴۷. حدثنا عثمان بن كثير عن جرير بن عثمان عن سليمان بن سمير عن كثير بن

مرة قال آية الحدثان في رمضان والهيش في شوال والنزائل في ذي القعدة والمعمعة في ذي الحجة وآية ذلک عمود ساطع في السماء من نور

۶۴۷﴾ عثمان بن کثیر نے جریر بن عثمان سے، انہوں نے سلیمان بن سمیر سے روایت کی ہے کہ کثیر بن مُرّہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حوادِث کی نشانی رمضان میں ہوگی۔ ''ہیش'' شوال میں ہوگا، اور مصائب کا نُزول ذی قعدہ میں ہوگا اور ''معمعمة'' ذی الحجہ میں ہوگا، اوراس کی نشانی یہ ہے کہ آسمان میں ایک لمبا روشنی ستون ہوگا۔

۶۴۸. أخبرنا جراح عن أرطاة قال في زمان السفياني الثاني المشوه الخلق هدة بالشام حتى يظن كل قوم أنه خراب مايليهم

۶۴۸﴾ جراح کہتے ہیں کہ ارطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سُفیانی ثانی کے دور میں تمام مخلوق کو ایک سخت چیخ ڈرادے گی اور ہر قوم والا سمجھے گا کہ اس کے ساتھ والی قوم برباد ہوگئی ہے۔

✿ ✿ ✿

۶۴۹. حدثنا عبدالقدوس عن عبدة بنت خالد بن معدان عن أبيها خالد بن معدان قال اذا رأيتم عمودا من نار من قبل المشرق في شهر رمضان في السماء فأعدوا من الطعام ما استطعتم فانها سنة جوع

۶۴۹﴾ عبدالقدوس نے عبدة بنت خالد بن معدان سے روایت کی ہے کہ ان کے والد خالد بن معدان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب تم مشرق کی طرف آسمان پر رمضان کے مہینے میں ایک آگ کا ستون دیکھو، تو جتنی خوارک جمع کرسکتے ہو جمع کرلینا بے شک وہ بھوک کا سال ہے۔

✿ ✿ ✿

۶۵۰. حدثنا عبدالقدوس وبقية والحكم بن نافع عن صفوان عن عبدالرحمن بن جبير عن كثير بن مرة الحضرمي قال اني لأنتظر ليلة الحدثان في رمضان منذ سبعين سنة قال عبدالرحمن بن جبير علامة تكون في السماء تكون اختلاف بين الناس فان أدر كتها فأكثر من الطعام ما استطعت

۶۵۰﴾ عبدالقدوس اور بقیہ اور الحکم بن نافع نے صفوان سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن جبیر سے روایت کی ہے کہ کثیر بن مُرّہ الحضرمی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں ستّر 70 سال سے رمضان میں حوادِث کی رات کا اِنتظار کررہا ہوں، حضرت عبدالرحمٰن بن جبیر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایک علامت آسمان پر ظاہر ہوگی مگر لوگوں میں اِختلاف ہوگا۔ اگر تُو اسے پالے تو جتنا زیادہ ہوسکے خوراک جمع کرلینا۔

✿ ✿ ✿

۶۵۱. قال صفوان وقال مهاجر النبال تكون في رمضان فترمض قلوبهم وشوال يشال بينهم وفي ذي القعدة يستقعدهم وفي ذي الحجة تسفک الدماء

٦٥١ صفوان کہتے ہیں کہ مہاجر النبال رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ نشانی رمضان میں ہوگی، پس لوگوں کے دِل جلنے لگیں گے، اور شوال اُن کے درمیان ''شال'' ہوگا اور ذی الحجہ میں خون بہے گا۔

٭ ٭ ٭

٦٥٢ . حدثنا عبدالقدوس عن ابن عياش عن الوليد بن عباد عن شهر بن حوشب قال الحدث في رمضان والمعمعة في شوال والنزائل في ذي القعدة وضرب الرقاب في ذي الحجة وفي ذلک العام يغار على الحاج

٦٥٢ عبدالقدوس نے ابن عیاش سے، انہوں نے الولید بن عباد سے روایت کی ہے کہ شہر بن حوشب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حوادث رمضان میں ہوں گے، اور ''معمعۃ'' شوال میں اور آفات کا نُزول ذی قعدہ میں، اور گردنوں کا مارنا ذی الحجہ میں، اور اِسی سال حاجیوں کو لوٹا جائے گا۔

٭ ٭ ٭

٦٥٣ . حدثنا عبدالقدوس عن حريز عن كثير بن مرة قال الحدثان في رمضان والهيش في شوال والنزائل في ذي الحجة والمعمعة في ذي الحجة والقضاء في المحرم ثم قال اني لأنتظر الحدثان منذ سبعين سنة

٦٥٣ عبدالقدوس نے حریز سے روایت کی ہے کہ کثیر بن مُرّہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حوادث رمضان میں اور ''ھیش'' شوال میں اور آفات کا نُزول اور ''معمعہ'' ذی الحجہ میں اور فیصلہ محرم میں ہوگا۔ پھر فرمایا کہ میں سَتّر 70 سال سے حوادِث کا اِنتظار کررہا ہوں۔

٭ ٭ ٭

٦٥٤ . حدثنا ابن المبارک وابن وهب عن ابن لهيعة عن يزيد بن أبي حبيب عن خالد بن يزيد بن معاوية قال اذا رأيت الرجل بالحرما معجبا برأيه فقد تمت خسارته

٦٥٤ اِبن المبارک اور اِبن وہب نے، اِبن لہیعہ سے، انہوں نے یزید بن ابو حبیب سے روایت کی ہے کہ خالد بن یزید بن حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تُو حرم میں کسی آدمی کو اپنی رائے کی خود پسندی میں مبتلا دیکھے تو یقیناً وہ آدمی پورے خسارے والا ہوا۔

٭ ٭ ٭

بدؤ فتنة الشام

شام کے فتنے کی اِبتداء

٦٥٥ . حدثنا بقية وعبدالقدوس والحكم بن نافع صفوان عن عبدالرحمن ابن جبير بن نفير عن هرقل عظيم الروم قال مثلنا ومثل العرب كرجل كانت له دار فأسكنها قوما فقال اسكنوا ما أصلحتم وإياكم أن تفسدوا فأخرجكم منها فعمروها زمانا ثم أطلع اليهم واذا هم قد أفسدوها فأخرجهم عنها وجاء بآخرين فأسكنهم أياها واشترط عليهم كما اشترط

على الذين من قبلهم فالدار الشام وربها الله تعالى أسكنها بني اسرائيل فكانوا أهلها زمانا ثم غيروا وأفسدوا فأطلع اليهم فأخرجهم منها وأسكنها بعدهم زمانا ثم اطلع الينا لو جدنا قد غيرنا وأفسدنا فأخرجنا منها وأسكنكم اياها معشر العرب فان تصلحوا فأنتم أهلها وان تغيروا وتفسدوا أخرجكم عنها كما أخرج من كان قبلكم

۶۵۵ بقیۃ اور عبدالقدوس اور الحکم بن نافع نے صفوان سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہرقل رُوم کا بادشاہ کہتا تھا کہ ہماری اور عرب کی مثال ایسی ہے کہ ایک آدمی کا گھر ہو پھر وہ کچھ لوگوں کو اس میں ٹھہرائے اور ان سے کہے کہ جب تک تم اس کی اِصلاح کرو گے اُس وقت تک تم اس میں رہو، اور خبردار! اس میں فساد نہ کرنا ورنہ میں تمہیں نکال دوں گا، ایک مُدّت تک وہ لوگ اس گھر کو آباد رکھیں، پھر ایک دِن مالک نے دیکھا کہ تو اُنہوں نے اس کے گھر میں خرابی کر رکھی ہے تو اس نے اُنہیں گھر سے نکال دیا، اور دوسروں کو لایا اور ان کو اس گھر میں اِسی شرط پر ٹھہرایا جیسے پہلے لوگوں کو ٹھہرایا تھا پس یہ گھر ”ملک شام“ ہے اور اس کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ اس نے یہاں بنی اِسرائیل کو آباد کیا وہ اس کے رہائشی بن کر ایک مُدّت تک رہے پھر وہ بدل گئے اور اُنہوں نے فساد مچایا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا فساد دیکھا اُنہیں وہاں سے نکال دیا۔ ان کے بعد ہم نے عیسائیوں کو ایک زمانے تک اس میں آباد کیا پھر اُس نے ہمیں دیکھا کہ ہم بدل گئے ہیں اور ہم نے فساد کیا تو اس نے ہمیں نکالا، اب اَے عرب کی جماعت تمہیں وہاں پر آباد کیا ہے، اب تم اِصلاح کرو گے تو تُم اس کے اَہل رہو گے، اور اگر تم بدل کر فساد کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں بھی پہلے لوگوں کی طرح وہاں سے نکال دے گا۔

۶۵۶. حدثنا عبدالله بن مروان عن أرطاة عن تبيع عن كعب قال ثلاث فتن تكون بالشام فتنة اهراقة الدماء وفتنة قطع الأرحام ونهب الأموال ثم يليها فتنة المغرب وهي العمياء

۶۵۶ عبداللہ بن مروان نے ارطاۃ سے، انہوں نے، تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ شام میں تین فتنے ہوں گے ایک فتنہ خونریزی کا، دوسرا فتنہ صِلہ رَحمی کے کاٹنے کا اور اَموال کے لوٹنے کا، پھر اس کے ساتھ مغرب کا فتنہ ہوگا جو کہ اَندھا ہوگا۔

۶۵۷. حدثني شيخ من البصريين يكنى أبا هارون عن شعبة بن الحجاج عن معاوية بن قرة عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا هلك أهل الشام فلا خير في أمتي

۶۵۷ ابو ہارون بصری نے شعبۃ بن الحجاج سے، انہوں نے معاویۃ بن قرہ سے، وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب اَہلِ شام ہلاک ہو جائیں گے تو میری اُمّت میں کوئی بھلائی نہ ہوگی۔

۶۵۸. حدثنا الوليد بن مسلم عن محمد بن أيوب سمع أباه سمع ابن فاتك الأسدي يقول أهل الشام سوط الله في أرضه ينتقم بهم ممن يشاء من عباده وحرام على منافقيهم

أن يظهروا على مؤمنيهم ولا يموتوا الا غما وهما

۶۵۸﴾ الولید بن مسلم نے محمد بن ایوب سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ابن فاتک الاسدی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اہلِ شام اللہ تعالیٰ کا کوڑا ہے جس کے ذریعے اپنے بندوں میں سے جسے چاہے سزا دیتا ہے، اور اس کے منافقین پر حرام ہے کہ ان کے مؤمنین پر غالب آجائیں، اور انہیں موت نہیں مگر غم اور فکر میں۔

✿ ✿ ✿

٦٥٩ . حدثنا الوليد عن اسماعيل بن رافع عمن حدثه عن أبن مسعود رضى الله عنه قال كل فتنة شوى حتى تكون بالشام فاذا كانت بالشام فهي الصليم وهي الظلمة

۶۵۹﴾ الولید نے، اِسماعیل بن رافع سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر فتنہ معمولی ہوگا مگر جب کہ وہ شام میں ہوگا تو وہ فتنہ سیاہ اَندھیرا بن جائے گا۔

✿ ✿ ✿

٦٦٠ . حدثنا عبد الوهاب الثقفي عن أيوب عن أبي قلابة عن كعب قال لا تزال الفتنة مؤامر بها مالم تبدو من الشام

۶۶۰﴾ عبدالوہاب الثقفی نے ایوب سے، انہوں نے ابی قلابہ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنہ ہمیشہ اِتنا اَہم نہ ہوگا جب تک وہ شام سے ظاہر نہ ہوجائے، وہاں تو وہ اَندھا فتنہ ہوگا۔

✿ ✿ ✿

٦٦١ . قال عبدالوهاب وحدثني المهاجر أبو مخلد عن أبي العالية قال أيها الناس لا تعدوا الفتن شيئا حتى تأتي من قبل الشام وهي العمياء

۶۶۱﴾ عبدالوہاب اور المھاجر ابو مخلد روایت کرتے ہیں کہ، ابو عالیہ فرماتے ہیں کہ اَے لوگو! فتنوں کو سنگین نہ سمجھو جب تک وہ شام کی طرف سے نہ آئے، شام کا فتنہ کو تو اَندھا ہوگا۔ ✿ ✿ ✿

٦٦٢ . حدثنا الوليد بن مسلم عن عبدالجبار بن رشيد الأزدي عن أبيه عن ربيعة القصير عن تبيع عن كعب قال الغربية هي العمياء

۶۶۲﴾ الولید بن مسلم نے عبدالجبار بن رشید الازدی سے، وہ اپنے والد سے، وہ ربیعہ القصیر سے، وہ تبیع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غربی فتنہ اَندھا ہوگا۔

✿ ✿ ✿

٦٦٣ . عن ابن المبارک اخبر معمر عن الزهري عن صفوان بن عبدالله أن رجلا قال يوم صفين اللهم العن أهل الشام فقال له علي رضى الله عنه مه لا تسب أهل الشام جم غفير فان فيهم الأبدال

۶۶۳﴾ اِبن المبارک معمر سے، وہ الزہری سے روایت کرتے ہیں کہ صفوان بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں کہ ایک شخص نے جنگ صفین کے موقع پر کہا کہ شام والوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو، تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے کہا کہ تمام شام والوں کو برا نہ کہو! بے شک اُن میں اَبدال ہیں۔ ○ ○ ○

۶۶۴. حدثنا عبدالقدوس وعمرو بن الحارث قالا حدثنا عبدالله بن سالم الحمصي عن علي بن أبي طلحة عن كعب قال ان الله تعالى خلق الدنيا بمنزلة الطائر فجعل الجناحين المشرق والمغرب وجعل الرأس الشام وجعل رأس الرأس حمص وفيها المنقار فاذا نقص المنقار الناس وجعل الجؤجؤ دمشق وفيها القلب فاذا تحرک القلب تحرک الجسد وللرأس ضربتان ضربة من الجناح المشرقي وهي على دمشق وضربة من الجناح الغربي وهي على حمص وهي أثقلها ثم يقبل الرأس على الجناحين فينتفهما ريشة ريشة

۶۶۴﴾ عبدالقدوس اور عمرو بن الحارث نے عبداللہ بن سالم الحمصی سے، انہوں نے علی بن ابی طلحہ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے دُنیا کو پرندے کی طرح بنایا ہے۔ اس کے دو پَر مشرق اور مغرب ہیں، اور اس کا سَر شام ہے اور سَر کا سر اَحمص ہے اور اس میں اس کی چونچ ہے جب چونچ ٹوٹے گی تو لوگ ٹوٹیں گے، اس کا پیٹ دِمشق ہے اور اس میں اس کا دِل ہے جب دِل حرکت کرتا ہے تو جسم حرکت کرتا ہے اور سَر دو وار کرتا ہے ایک وار اس کا مشرقی پر ہوتا ہے تو یہ وار دِمشق پر پڑتا ہے اور دوسرا غربی پر ہوتا ہے تو یہ حمص پر واقع ہوتا ہے، اور یہ اس سے بھاری ہوتا ہے پھر وہ سَر دونوں پروں پر متوجہ ہوجاتا ہے، اور اس کے ایک ایک بال کو نوچتا ہے۔ ○ ○ ○

۶۶۵. وحدثنا بقية وأبو المغيرة عن صفوان بن عمرو عن سواد السكسكي عن سليمان بن حاطب الحميري قال ليكونن بالشام فتنة يردد فيها كما يردد الماء في السقاء تكشف عنكم وأنتم نادمون عن جوع شديد فيكون ريح الجنز فيها أطيب من ريح المسک

۶۶۵﴾ بقیہ اور ابوالمغیرہ نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے سواد السکسکی سے روایت کی ہے کہ سلیمان بن حاطب الحمیری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ شام میں فتنہ ہوگا جو بار بار اس میں ایسے لوٹ کر آئے گا جیسے پانی اپنی مشکیزے میں بار بار لوٹ کر آتا ہے۔ وہ فتنہ تم سے اس حال میں دُور ہوگا کہ تم نادِم ہوگے، شدید بھوک ہوگی یہاں تک کہ کھال کی خوشبو مشک کی خوشبو سے زیادہ بھلی لگے گی۔ ○ ○ ○

۶۶۶. أخبرت عن عبدالرحمن بن يزيد عن أبي عبد رب عن تبيع قال اذا رأيت بالشام قصور البيض رؤسها الى السماء وغرس فيها الشجر مالم يغرس في زمن نوح فقد نزل بک الأمر

۶۶۶﴾ عبدالرحمٰن بن یزید نے ابوعبدرب سے روایت کی ہے کہ تبیع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب تُو شام میں سفید محلات دیکھنے لگ جن کے سر آسمان کی طرف اُٹھے ہوئے ہیں، اور اس میں ایسے درخت بوئے جائیں جو نوح علیہ السلام کے زمانے میں نہ بوئے گئے تھے تو سمجھ جا کہ تجھ پر آفت آ چکی ہے۔

۶۶۷. حدثنا الحكم بن نافع عن صفوان بن عمروعن شريح بن عبيد عن كعب قال رأس الأرض الشام وجناحاهامصر والعراق والذنباء الحجاز وعلى الذنابا‌ء يسلح الباز

۶۶۷ الحکم بن نافع نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ زمین کا سَر شام ہے اس کے دو پَر مصر اور عراق ہیں اس کی دُم حجاز ہے اور دُم کے بَل بوتے پر باز اُڑتا ہے۔

۞ ۞ ۞

۶۶۸. حدثنا ابن وهب عن عبدالله بن عمر عن أبي النضر عن كعب قال لا يزال للناس مدة حتى يقرع الرأس فاذا قرع الرأس يعني الشام هلك الناس قيل لكعب وما قرع الرأس قال الشام يخرب

۶۶۸ ابن وہب نے عبداللہ بن عمر سے، انہوں نے ابی النضرؒ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کے لئے ہمیشہ مہلت ہوگی جب تک کہ سَر پھٹنے نہ لگے۔ جب سَر یعنی مُلکِ شام پھٹے گا تو لوگ ہلاک ہوجائیں گے۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ سَر کے پھٹنے کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا کہ شام تباہ ہوجائے گا۔

۞ ۞ ۞

۶۶۹. حدثنا ابن وهب عن معاوية بن صالح عن عبدالرحمن بن جبير عن أبيه عن كعب قال تخرب الأرض قبل الشام بأربعين عاما

۶۶۹ ابن وہب نے معاویہ بن صالح سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن جبیر سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ باقی زمین شام سے چالیس (40) سال پہلے تباہ ہوجائے گی۔

۞ ۞ ۞

۶۷۰. حدثنا ابن عبدالوارث عن حماد بن سلمة عن أبي هارون العبدي عن نوف البكالي قال البصرة ومصر جناحا الأرض فاذاخربا وقع الأمر

۶۷۰ ابن عبدالوارث نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے ابو ہارون العبدی سے روایت کی ہے کہ نوف البکالی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بصرہ اور مصر زمین کے دو پر ہیں جب یہ تباہ ہوجائیں گے تو اس وقت آفت آجائے گی۔

۞ ۞ ۞

حدثنا ابن عبدالوارث عن حماد بن سلمة عن أبي المهزم سمع أبا هريرة رضى الله عنه يقول مثلت الدنيا على طائر فالبصرة ومصر جناحان واذا خربا وقع الأمر

۶۷۱ ابن عبدالوارث نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے، اَبی المہزم سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہے کہ دُنیا کی مثال پرندے کی طرح ہے، بصرہ اور مصر دو پَر ہیں، جب یہ خراب ہوجائیں گے تو آفت آجائے گی۔

۞ ۞ ۞

۶۷۲. حدثنا ضمام بن اسمائيل سمع أبا قبيل يذكر عن عبدالله بن عمرو قال تكون بالشام فتنة ترتفع فيها رشاها وأشرافها ثم يكثر سفهاؤهم وسفلتهم فيها حتى يستعبد

ما يذكر من غلبة سفلة الناس وضعفائهم

نیچ اور کمزور لوگوں کے غلبہ کا تذکرہ

٦٧٨. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن بكر بن سوادة قال قدم بنو خثعم على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ما رأيتم قالوا لا شيء قال لتخبرني قالوا رأينا حمارا قد علته قوائمه قال فما أولتم قالوا قلنا تعلوسفلة الناس وسقاطهم ويتضع أشرافهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فانه كما أولتم

﴿٦٧٨﴾ رشدین نے ابن لہیعہ سے روایت کی ہے کہ بکر بن سوادہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنو خثعم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے کہا کہ تم نے کیا دیکھا؟ اُنہوں نے عرض کیا کہ کچھ نہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ضرور بتاؤ؟ اُنہوں نے عرض کیا کہ ہم نے ایک گدھا دیکھا جس کی ٹانگیں اُٹھی ہوئی تھیں، آپ ﷺ نے پوچھا کہ تم نے اس سے کیا سمجھا؟ اُنہوں نے عرض کیا کہ ہم نے سمجھا کہ نیچ اور گرے پڑے لوگ غالب آجائیں گے، اور معزز لوگ ماتحت ہو جائیں گے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ایسا ہی ہوگا جیسا کہ تم نے تاویل کی۔

❁ ❁ ❁

٦٧٩. حدثنا ضمام عن أبي قبيل عن عبد الله بن عمرو قال تكون بالشام فتنة ترتفع فيها ريساهم وأشرافهم ثم لا يأتي عليها الا قليل حتى ترتفع فيها سفهاؤهم وسفلتهم حتى يستعبدوا ريساهم وأشرافهم كما كانوا يستعبدونهم من قبل ذلك

﴿٦٧٩﴾ ضمام نے ابو قبیل سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ شام میں فتنہ ہوگا جس میں سمجھدار اور معزز لوگ بلند ہوں گے، پھر ان پر زیادہ زمانہ نہیں گزرے گا مگر یہ کہ ان کے بے وقوف اور نیچ لوگ بلند ہو جائیں گے جو سمجھدار اور معزز لوگوں کو غلام بنائیں گے، جیسا کہ اُنہوں نے اُن کو اس سے پہلے غلام بنا رکھا تھا۔

❁ ❁ ❁

٦٨٠. حدثنا بقية بن الوليد وأبو المغيرة عن صفوان عن شريح ابن عبيد عن كعب قال وددت أن كل در على وجه الأرض سار قطر انا ثم قال ان الناس لا ينتهون حتى يتخذ الغنم ويحبلونها ويتباروا فيها حتى اذا كثرت خرجوا من المدن والجماعات والمساجد فبدوابها فلم يبعث الله نبيا ولا جعل خلافة ولا ملكا الا في أهل القرى والحضارة وكانوا لا يطمعون أن يجعلها في أهل عمود ولا بدو فاذا راى الله رغبتهم عن الجماعات والمساجد ابتعث الله عليهم مما ملكت أيمانهم أقواما ينا طقونهم بالعربية ويضربونهم بالمشرفية حتى يعودوا الى الجماعة والمساجد فلا تستكثروا من سبي العجم ولو سلطت على ما في أيديكم من سيبهم لقتلت من كل عشرة تسعة وانظروا الى العشر الباقي فانفيهم الى وادي الشجر ووادي العرج أو وادي العرعر فوالله لن يفوا لكم

ليموت عليكم العيش

۶۸۰﴾ بقیۃ بن الولید اور ابوالمغیر ہ سے، انہوں نے صفوان سے، انہوں نے شریح ابن عبید سے، روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مَیں چاہتا ہوں کہ زمین پر جتنا دودھ ہے وہ پیپ بن جائے۔ پھر فرمایا بے شک لوگ بکریاں پالتے اور ان کا دودھ دوہتے رہیں گے، اور وہ اس کے سلسلے میں ایک دوسرے پر فخر کریں گے۔ جب بکریاں زیادہ ہوجائیں گی تو یہ لوگ شہروں سے، جماعت سے، اور مساجد سے نکل کر دیہات کی زندگی اختیار کرلیں گے، اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو مبعوث نہیں فرمایا اور نہ خلافت اور بادشاہت رکھی مگر بستی اور شہروالوں میں، اور اُنہیں بھی یہ توقع نہ تھی کہ اللہ تعالیٰ ان چیزوں کو خیموں اور دیہات والوں میں رکھیں گے، جب اللہ تعالیٰ دیکھے گا کہ لوگوں نے مسجدوں اور جماعتوں سے منہ پھیر لیا ہے تو وہ ان کے خلاف ان کے غلاموں کو اُٹھائے گا۔ جو ان کے ساتھ عربی میں گفتگو کریں گے اور ذلت کی ماردیں گے جس سے وہ لوگ جماعت اور مسجد کی طرف لوٹ آئیں گے، لہٰذا تم عجمی قیدیوں میں اضافہ نہ کرو! اگر مجھے تمہارے غلاموں پر مسلط کردیا جائے تو مَیں دس(10) میں سے نو(9) کو قتل کردوں، اور باقی ایک فیصد پر غور کروں اور پھر اُسے بھی وادی الشجر یا وادی العرج یا وادی العرعر کی طرف جلاوطن کردوں، اللہ کی قسم! یہ تمہارے ساتھ ہرگز وفاداری نہیں کریں گے یہاں تک تمہاری زندگی کو موت میں بدل دیں۔

۶۸۱. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عن عبد الرحمن بن نجيح القرشي عن أبي الزاهرية قال كيف بكم اذا دخل أهل باديتكم فشار كوكم في أموالكم لا تمتنعون منهم حتى يقول القائل طال ما كنتم في النعمة ونحن في الشقوة

۶۸۱﴾ ابوالمغیر ہ نے ابن عیاش سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن نجیح القرشی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ابوالزاھریہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تمہاری کیا حالت ہوگی جب دیہاتی تم پر داخل ہوں گے اور تمہارے مالوں میں تمہارے ساتھ شریک ہوجائیں گے اور تم انہیں روک نہ سکو گے؟ اس وقت کہنے والے کہیں گے کہ طویل مدّت تک تم لوگ نعمتوں میں رہے اور ہم تکلیف اور پریشانی میں رہے۔

۶۸۲. قال عبد الرحمن بن نجيح وأخبرني يحيى بن جابر قال لن تزالوا بخير ما استغنى عنكم أهل بدوكم ولن تزالوا بخير ما وجدتم ظهرا تحملوعليه

۶۸۲﴾ عبدالرحمٰن بن نجیح کہتے ہیں یحیٰی بن جابر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم ہمیشہ خیر میں رہوگے جب تک یہ دیہاتی تم سے بے نیاز ہیں اور تم ہمیشہ بھلائی میں رہوگے جب تک تم سواری پاؤ جس پر تم بوجھ لاد سکو۔

۶۸۳. قال ابن عياش وأخبرني الأ زهري راشد عن أبي الزاهرية قال ليس من أهل ذمتكم قوم اشد عليكم في تلك البلايا من أهل الشرقية أصحاب الملح والغسول ان المرأة من نسائهم لتطعن باصبعها في بطن المرأة من نساء المسلمين وتقول جزيانا

شماتة بها تقول أعطوا الجزية .

۶۸۳ ﴾ ابن عیاش نے راشد الازہری سے روایت کی ہے کہ ابو الزاہریہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان مصائب کے دور میں ذمیوں کی کوئی قوم تم پر اتنی سخت نہ ہوگی جتنے یہ مشرق کے رہنے والے ہیں جو نمک اور دھونے کا کام کرتے ہیں، ان کی عورتوں میں سے کوئی عورت کسی مسلمان عورت کے پیٹ میں اُنگلی ڈال کر کہے گی کہ جزیہ دو! وہ یہ بات مسلمان عورت کی بدحالی پر خوش ہوکر کہے گی۔

۞ ۞ ۞

۶۸۴ . قال ابن عياش وأخبرني داود بن عبد الرحمن عن قيس بن عاصم الثقفي عن ابن المسيب قال قلت لو خرجت مع قومک فقال معاذ الله أن أترک خمسا وعشرين ومائة صلاة الى خمس صلوات ثم قال سعيد سمعت کعب الأ حبار يقول ليت هذا اللبن عاد قطرانا قيل لم ذاک قال ان قريشا اتبعت أذناب الا بل في الشعاب وان الشيطان مع الواحد وهو من الأثنين أبعد

۶۸۴ ﴾ ابن عیاش نے داود بن عبدالرحمٰن سے، انہوں نے قیس بن عاصم الثقفی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ابن المسیب رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہا کہ آپ بھی اپنی قوم کے ساتھ چلے جاتے، تو ابن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کی پناہ! میں ایک سو پچیس نمازوں کا ثواب چھوڑ کر پانچ نمازوں کا ثواب لوں! پھر حضرت سعید ابن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہتے ہوئے سُنا ہے کہ کاش! یہ دودھ پیپ بن جائے! کسی نے پوچھا کہ ایسا کیوں؟ فرمایا کہ اس لئے کہ قریش گھاٹیوں میں اُونٹوں کی دُمیں پکڑ کر بیٹھ جائیں گے۔ بے شک شیطان دو کی نسبت ایک کے زیادہ نزدیک ہوتا ہے۔

۶۸۵ . حدثنا الحكم بن نافع عن كثير بن مره عن ابن عمر رضى الله عنهما قال قال رسول الله ﷺ لن تنفكوا بخير ما استغنى أهل بدوكم عن أهل حضركم فاذا أتوكم لم تمتنعوا منهم لكثرة من يسيل عليكم يقولون طال ما جعنا وشبعتم وطال ما شقينا ونعمتم فوا سونا اليوم

۶۸۵ ﴾ الحکم بن نافع نے کثیر بن مُرّہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم ہرگز خیر سے جُدا نہ ہوگے جب تک تمہارے گاؤں والے تمہارے شہر والوں سے بے نیاز ہیں۔ جب دیہات والے آ جائیں گے تو تم اُنہیں روک نہ سکو گے۔ وہ کہیں گے لمبے عرصہ تک ہم بھوکے رہیں اور تم سیر رہے اور طویل عرصہ تک ہم تکلیفوں میں رہے اور تم راحت میں رہے، آج ہماری ساتھ برابری کرو!۔

۞ ۞ ۞

۶۸۶ . حدثنا ابن وهب عن يحيى بن عبد الله بن سالم عن عبد الله بن عمر عن الحسن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لتأمرن بالمعروف وتنهن عن المنكر أو ليبعثن الله عليكم العجم فليضربن رقابكم وليأكلن فيئكم وليكونن أسد لا يفرون

۶۸۶ ﴾ ابن وہب نے یحیٰی بن عبداللہ بن سالم سے، انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے

کہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ تم ضرور اَمر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو، ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر عجمیوں کو بھیج دے گا جو تمہاری گردنیں ماریں گے اور تمہارا مال غنیمت کھائیں گے، اور وہ شیر بن جائیں گے اور بھاگیں گے نہیں۔

○ ○ ○

٦٨٧. حدثنا ابن عيينة عن مجالد عن عامر قال سمعت محمد بن الأ شعث يقول ما من شيء الا يدال منه حتى ان النوک ليكون له دولة على الكيس

٦٨٧﴾ ابن عُیینہ، مجالد سے، وہ عامر سے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن الاشعث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہے کہ ہر چیز کے لئے حکومت ہوگی یہاں تک کہ بے وقوف کی حکومت عقلمند پر ہوگی۔

○ ○ ○

٦٨٨. حدثنا ابو أسامة عن مجالد عن عامر عن محمد بن الأ شعث يقول ما من الأيدال منه حتى ان النوک ليكونن لهم دولة وحتى أن للحمق على الحكم دولة

٦٨٨﴾ ابواُسامہ، مجالد سے، وہ عامر سے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن الاشعث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہر چیز کی حکومت آئے گی یہاں تک کہ بے وقوفوں کی بھی حکومت آئے گی، اور ان کو فیصلے کرنے کا اختیار ہوگا۔

○ ○ ○

٦٨٩. حدثنا محمد بن عبد الله التيهرتي عن عبد السلام بن مسلمة عن ابي قبيل عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما قال لكل شيء دولة تصيبنة فللأ شراف على الصعاليک دولة ثم للصعاليک وسفلة الناس دولة في اخر الزمان حتى يدال لهم من أشراف الناس فاذا كان ذلک فرويدک الد جال ثم الساعة والساعه أدهى وأمر

٦٨٩﴾ محمد بن عبداللہ التیہرتی نے عبدالسلام بن مسلمہ سے، انہوں نے ابی قبیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہر چیز کے لئے حکومت ہے جو اُسے مل کر رہے گی، اُمیروں کی غریبوں پر حکومت ہوگی آخری زمانہ میں پھر غریبوں اور گھٹیا لوگوں کی حکومت ہوگی یہاں تک ان کی حکومت معزز لوگوں پر بھی ہوگی۔ جب یہ حالت ہو جائے۔ تو پھر دَجّال کے خروج سے ڈرو! پھر قیامت سے، اور قیامت تو بڑی آفت اور بہت کڑوی شے ہے۔

○ ○ ○

٢٩٠. حدثنا ابن نمير عن طلحة عن عطاء عن ابن عباس رضى الله عنه في قوله عزوجل ننقصها من أطرافها قال زهاب خيارها

٦٩٠﴾ اِبن نُمیر، طلحہ سے، وہ عطاءؒ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اللہ عزّ وجل کے فرمان: ﴿نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا﴾
کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب ہے اچھے لوگوں کا ختم ہو جانا۔

○ ○ ○

۷۹۱ . حدثنا محمد بن حمير عن عمرو بن قيس سمع عبد الله بن عمرو يقول ان من

أشرط الساعة أن توضع الأخيار وترفع الأشرار ويسود كل قوم منافقوهم

۷۹۱﴾ محمد بن حمیر نے عمرو بن قیس سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ قیامت کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ بڑے لوگ ماتحت ہو جائیں گے اور شریر لوگ بلند ہو جائیں گے، اور ہر قوم کا سر دار ان میں سے منافق آدمی ہو گا۔

۞ ۞ ۞

۷۹۲ . حدثنا توبة بن علوان عن سماک بن حرب عن عبد الله بن عميرة عن حذيفة بن اليمان رضى الله عنه قال لا تقوم الساعة حتى يقوم على الناس من لا يزن شعيرة يوم القيامة

۷۹۲﴾ توبہ بن علوان نے سماک بن حرب سے، انہوں نے عبداللہ بن عمیرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت قائم نہ ہوگی جبکہ لوگوں کا امیر ایسا شخص نہ بنے گا جس کا وزن قیامت کے دن جو کے دانے کے برابر بھی نہ ہوگا۔

۞ ۞ ۞

۷۹۳ . حدثنا ابن أبي حازم عن أبيه عن عمارة بن عمرو بن حزم عن عبد الله بن عمرو رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كيف بكم وزمان يغربل الناس غربلة فلا تبقى له حثالة من الناس فاذا كان ذلک فخذوا ما تعرفون وذروا ما تنكرون وأقبلوا على أمر خاصتكم وذروا أمر العوام

۷۹۳﴾ ابن ابی حازم اپنے والد سے، وہ عمارۃ بن عمرو بن حزم سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہاری کیا حالت ہوگی جب زمانہ لوگوں کو چھانے گا اور بھوسہ کی طرح کے رڈی لوگ باقی رہ جائیں گے، جب یہ حالات ہوں تو جو تم جانتے ہو اُسے پکڑ لینا اور جو تمہیں عجیب لگے اُسے چھوڑ دینا اور اپنے اچھے لوگوں کی طرف متوجہ ہو جانا، اور عوام کے معاملے کو چھوڑ دینا۔ ۞ ۞ ۞

۷۹۴ . حدثنا بقية عن صفوان بن عمرو عمن سمع عبد الله بن قيس قال كنا نسمع أنه كان يقال كيف أنتم وزمان ازا رأيت العشرين رجلا أو أكثر لا يرى فيهم رجلا يهاب في الله

۷۹۴﴾ بقیہ نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن قیس رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم سنتے تھے کہ کہا جاتا تھا کہ اس زمانہ میں تمہاری کیا حالت ہوگی جب تو بیس (20) یا اس سے زیادہ آدمیوں کو دیکھو گے مگر ان میں کوئی ایسا آدمی نظر نہ آئے گا جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو۔

۞ ۞ ۞

۷۹۵ . حدثنا بقية بن الوليد عن معاوية بن يحيى بن سعيد التجيبي عن أبي قبيل عن عقبة بن عامر رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لأنا أخوف على

أمتي في اللبن أخوف مني عليهم في الخمر قالوا وكيف يا رسول الله قال يحبون اللبن فيتباعدون من الجماعات ويضيعونها

۶۹۵﴾ بقیۃ بن الولید نے، معاویۃ بن یحیٰ بن سعید التجیبی سے، انہوں نے ابوقبیل سے روایت کی ہے کہ عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں اپنی امت کے حوالے سے شراب سے زیادہ دودھ کے بارے میں ڈرتا ہوں۔ عرض کیا گیا کہ اَے اللہ کے رسول ﷺ! وہ کیسے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگ دودھ سے محبت کریں گے اور جماعت سے دور ہوجائیں گے اور اُسے ضائع کردیں گے۔

٭…٭…٭

۶۹۶. حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن سنان عن أبي الزاهرية عن كثير بن مرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أشراط الساعة ان يملک من ليس أهل أن يملک ويرفع الوضيع ويوضع الرفيع

۶۹۶﴾ الحکم بن نافع نے سعید بن سنان سے، انہوں نے ابوالزاہریہ سے روایت کی ہے کہ کثیر بن مُرّہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کی علامتوں میں سے یہ ہے کہ بادشاہ وہ ہوگا جو بادشاہ بننے کا اَہل نہ ہوگا اور گھٹیا آدمی بُلند ہوجائے گا، اور بُلند آدمی نیچے ہوجائے گا۔

٭…٭…٭

۶۹۷. حدثنا ابن وهب عن موسى بن أيوب عن سليط بن شعبة الشعثاني عن أبيه عن كريب عن كعب قال اذا رأيت العرب تهاونت بأمر قريش ثم رأيت الموالي تهاونت بأمر العرب ثم رأيت مسلمة الأرضين تهاونت بأمر الموالي فقد غشيتک أشراط الساعة قال كريب فقلت له يا أبا اسحاق ان حذيفة حدثنا بالأحمرين قال ذاک اذا منعت الأقلام والوسائد

۶۹۷﴾ ابن وہب نے، موسیٰ بن ایوب سے، انہوں نے سلیط بن شعبہ الشعثانی سے، وہ اپنے والد سے، وہ کریب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تُو دیکھے کہ عرب والے قریش کے معاملے کی اَہانت کررہے ہیں، اور آزادکردہ غلام عرب کے معاملے کی توہین کررہے ہیں، پھر تُو اُنہیں دیکھے جنہیں زمین حوالے کی گئی کہ وہ آزادکردہ غلاموں کی اَہانت کرتے ہیں تو تجھے قیامت کی علامات نے آلیا۔ حضرت کُریب رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اَے ابواِسحٰق! حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں دوسُرخیوں کی بھی حدیث بتائی تھی؟ فرمایا کہ یہ اس وقت ہوگا جب قلم اور تکیے روک دیے جائیں گے۔

٭…٭…٭

المعقل من الفتن

فتنوں میں جائے پناہ

۶۹۸. حدثنا الوليد ورشدين عن ابن لهيعة قال حدثني أبو زرعة ابن زرير عن عمار بن ياسر رضى الله عنه قال اذا رأيتم الشام اجتمع أمرها على ابن أبى سفيان فالحقوا بمكة

۶۹۸﴾ الولید اور رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوزرعہ سے، انہوں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ، حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم دیکھو کہ شام والے ابوسفیان کے بیٹے پر متفق ہو گئے ہیں تو تم مکّہ میں آ کر رہنا۔

۰ ۰ ۰

۶۹۹. حدثنا الوليد ورشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن أبي رومان عن علي رضى الله عنه قال اذا ظهر أمر السفياني لم ينج من ذلك البلاء الا من صبر على الحصار

۶۹۹﴾ الولید اور رشدین ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوقبیل سے، انہوں نے ابورومان سے روایت کی ہے کہ کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سُفیانی کا معاملہ ظاہر ہوگا تو اس سے کوئی نجات نہ پا سکے گا سوائے اس شخص کے جو محاصرے پر صبر کرے۔

۰ ۰ ۰

۷۰۰. حدثنا محمد بن حمير عن الصقر بن رستم قال سمعت سعيد بن مهاجر الوصابي يقول اذا كانت فتنة المغرب فشدوا قبل نعالكم الى اليمن فانه لا يحرزكم منها أرض غيرها

۷۰۰﴾ محمد بن حمیر نے، الصقر بن رستم سے روایت کی ہے کہ، سعید بن مہاجر الوصابی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب مغرب میں فتنہ ہو تو اپنے جوتوں کے تسمے باندھ لینا! اور یمن چلے آنا کیونکہ اس فتنے سے تمہیں یمن کے علاوہ زمین کا کوئی اور حصہ محفوظ نہیں رکھ سکتا۔

۰ ۰ ۰

۷۰۱. حدثنا يحيى بن سعيد العطار حدثنا الحجاج عن عبد الله بن سعيد عن طاووس عن ابن عباس رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا التقت فتنة من المغرب وأخرى من المشرق فالتقوا ببطن الشام فبطن الأرض يومئذ خير من ظهرها

۷۰۱﴾ یحییٰ بن سعید العطار نے الحجاج سے، انہوں نے عبداللہ بن سعید سے، انہوں نے طاؤس سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب ایک فتنہ مغرب کا اور دوسرا مشرق

کا مل جائے تو تُم شام چلے جانا، ان دِنوں میں زَمین کے نیچے چلے جانا اس کی پیٹھ پر رہنے سے بہتر ہے۔

٭ ٭ ٭

۷۰۲. حدثنا بقية بن الوليد عن صفوان عن أبي هزان عن كعب قال بطن الأرض يومئذ خير من ظهرها

۷۰۲﴾ بقیۃ بن الولید نے صفوان سے، انہوں نے ابو ہزان سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنوں کے دور میں زَمین کے اندر کا حصہ اُس کے باہر کے حصے سے بہتر ہوگا۔

٭ ٭ ٭

۷۰۳. حدثنا ضمرة عن يحيى بن أبي عمرو عن أبي هريرة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا ينجوا منها الا كل خفي اذا ظهر لم يعرف وان جلس لم يفتقد أو رجل دع كدعاء الغرق في البحر

۷۰۳﴾ ضمرہ نے، یحییٰ بن اَبی عمر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اَکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فتنہ سے نجات نہ پائے گا مگر وہ غیر معروف شخص جسے کوئی نہ پہچانتا ہو اگر وہ گھر میں بیٹھا رہے تو کوئی اس کی عدم موجودگی کو محسوس نہ کرے، اور یا وہ شخص جو سمندر میں ڈوبتے ہوئے شخص کی طرح دُعا کرے۔

٭ ٭ ٭

۷۰۴. حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة عن تبيع عن كعب قال اذا كان ذلک فاطلب لنفسک موضعا في نفس وفراغ كحيلة النملة لشتائها وليكن ذلک فيما يجمل ولا يشتهر به والحرز من ذلک وغيره المدينة وما حولها من الحجاز والسوا حل أسلم من غيرها.

۷۰۴﴾ عبداللہ بن مروان نے، ارطاۃ سے، انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب فتنہ واقع ہو جائے تو اپنے لئے ایسی جگہ ڈھونڈ جہاں تُو فراغت اور آسانی کے ساتھ رہ سکے۔ جیسے چیونٹی سَردیوں کیلئے اپنا ایک بِل بنالیتی ہے، وہ جگہ مُخفی ہو مشہور نہ ہو، امدینہ اور اس کے اَطراف میں حجاز کا علاقہ حفاظت کے لئے بہتر ہے، اور ساحلِ سمندر دوسری جگہوں سے زیادہ محفوظ ہے۔

٭ ٭ ٭

۷۰۵. حدثنا محمد بن حمير عن النجيب بن السري قال مر عيسى بن مريم عليه السلام بجبل الخليل فدعا لأهله ثلاث دعوات فقال اللهم من أتاه من خائف أمن فيه ولا تسلط على أهله السبع واذا أجدبت الأرض لا يجدب

۷۰۵﴾ محمد بن حمیر نے روایت کی ہے کہ النجیب بن السری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا گزر جبلِ خلیل پر ہوا تو اُنہوں نے وہاں کے رہنے والوں کے لئے تین (3) دُعائیں کی کہ:

نمبر 1: اَے اللہ! جو اِن پر ڈرانے والا آئے تو یہاں کے رہنے والوں کو اَمن میں رکھنا۔

نمبر 2: ان پر درندوں کو مسلط نہ کرنا۔

نمبر 3: جب زمین سوکھ جائے تو یہ لوگ قحط کا شکار نہ ہوں۔

۞ ۞ ۞

۷۰۶. حدثنا محمد بن حمير عن الوضين بن عطاء أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال جبل الخليل جبل مقدس وان الفتنة لما ظهرت في بني السرائيل أوحى الله تعالى الى أنبيائهم أن يفروا بدينهم الى جبل الخليل

۷۰۶ محمد بن حمیر کہتے ہیں کہ وضین بن عطاء رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جبلِ خلیل مقدس پہاڑ ہے اور جب بنی اِسرائیل میں فتنہ ظاہر ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے اَنبیائے کرام علیہم السلام کی طرف وحی بھیجی کہ وہ اپنے دِین کو بچانے کے لئے جبلِ خلیل کی طرف چلے جائیں۔

۞ ۞ ۞

۷۰۷. قال ابن حمير وأخبرني محمد بن يزيد الصنعاني عن عمير بن هانىء العنسي أنه قال ليبلغي أن الرجل من اخواني اتخذ جبل الخليل منزلا وأغبطه قيل ولم ذاک قال لأنه سينزله أهل مصر اما يحبس نيلهم واما يمد فيغرق حتى جبل يتماسحوا الخليل بينهم بالحبال

۷۰۷ ابن حمیر نے، محمد بن بن یزید الصعانی سے روایت کی ہے کہ عمیر بن ہانی العنسی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ میرے بھائیوں میں سے ایک نے جبلِ خلیل پر گھر بنالیا ہے، مجھے اس پر رشک آتا ہے، عرض کیا گیا کہ وہ کیوں؟ فرمایا کہ عنقریب اہلِ مصر پر آفت آنے والی ہے جس میں یا تو دَریائے نیل کا پانی روک دیا جائے گا یا اس کا سیلاب آئے گا تو یہ اس میں ڈوب جائیں گے، یہاں تک کہ پہاڑ بھی ڈوب جائیں گے، تو اس وقت لوگ جبلِ خلیل پر پناہ حاصل کریں گے۔

۞ ۞ ۞

۷۰۸. حدثنا أبو عمر عن ابن لهيعة عن عبد الوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن أبيه عن الحارث عن عبد الله قال لا ينجو من بليها الا من صبر على الحصار والمعقل من السفياني ياذن الله تعالى ثلاث مدن للأعاجم ناهية الثغور مدينة يقال لها أنطاكية ومدينة يقال لها قورس ومدينة يقال لها سميساط والمعقل من الروم جبل يقال لها المعتق

۷۰۸ ابوعمر نے، اِبن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت پر وہ اپنے والد سے، وہ حارث سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو آدمی فتنوں میں آزمایا جائے وہ نجات نہیں پاسکتا سوائے اس شخص کے جو محاصرے پر صبر کرے، سُفیانی کے فتنے سے اللہ کے حکم سے تین عجمی شہر جائے پناہ ہیں ایک تو وہ جو

سرحدات کے کونے پر ہے، جس کا نام ''اِنطا کیہ'' ہے۔ دوسرا ''قورس'' نامی شہر، تیسرا ''سمیساط'' نامی شہر، اور رُومیوں کے شر سے جائے پناہ کے لئے ایک پہاڑ ہے جس کا نام ''معتق'' ہے۔

۞ ۞ ۞

۷۰۹. حدثنا عبد القدوس عن سعيد بن عبد العزيزعن عروة بن رويم عن كعب قال حمص من الجند الذي يشفع شهيدهم سبعين وأهل دمشق الذين يعرفون بالثياب الخضر في الجنة وأهل الأردن من الجند الذين هم في ظل العرش يوم القيامة وأهل فلسطين ممن ينظر الله تعالى اليهم كل يوم مرتين

۷۰۹﴾ عبدالقدوس نے، سعید بن عبدالعزیز سے، انہوں نے عروہ بن رویم سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حمص کے لشکر کا ایک شہید ستّر (70) آدمیوں کی سفارش کرے گا، اور دِمشق والے جنت میں سبز کپڑوں کے ساتھ پہچانے جائیں گے، اوراُردن والوں کا لشکر قیامت کے دِن عرش کے سائے میں ہوگا، اور فلسطین والے وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ دِن میں دومرتبہ دیکھتا ہے۔

۞ ۞ ۞

۷۱۰. حدثنا عبد القدوس عن عفير بن معدان عن قتادة عن أبي ذر رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أول الخراب بمصروالعراق فاذا بلغ البناء يسلع فعليك يا أبا ذر بالشام قلت وان أخرجوني منها قال انسق لهم أين ساقوك

۷۱۰﴾ عبدالقدوس نے، عفیر بن معدان سے، انہوں نے حضرت قتادہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا ہے کہ سب سے پہلے فساد مصر اور عراق میں ہوگا۔ جب یہ فساد ''دہنا یسلع'' تک پہنچ جائے تو اے ابوذر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! تجھ پر لازم ہے کہ شام میں رہو، مَیں نے عرض کیا اگر وہ مجھے وہاں سے نکال دیں تو؟ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا پھر وہ تجھے جہاں بھیجیں وہاں چلے جانا!۔

۞ ۞ ۞

۷۱۱. حدثنا الحكم بن نافع عن صفوان عنكعب قال شهيد أهل حمص يشفع في سبعين ألفا وأهل دمشق يكسوهم الله ثيابا خضرا يوم القيامة وأهل الأردن يظلهم الله في ظل عرشه وأهل فلسطين ينظر الله اليهم كل يوم ثلاث مرات آخر

الجزء الثالث من الأصل والحمد لله رب العالمين وصلى الله على محمد وآله وصحبه وسلم يتلوه في الرابع حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن سنان بسم الله الرحمن الرحيم وهو حسبي ونعم الوكيل أخبرنا أبوبكر محمد بن عبد الله بن أحمد بن ريذة أخبرنا سليمان بن أحمد حدثنا أبو زيد عبد الرحمن بن حاتم المرادي بمصر حدثنا أبو عبد الله نعيم بن حماد

۷۱۱﴾ الحکم بن نافع نے،صفوان سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اہلِ حمص کا [illegible]

شہید ستر ہزار(70000) کی شفاعت کرے گا، اہلِ دِمشق کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دِن سبز لباس پہنائے گا، اہلِ اُردُن کو اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے سائے میں جگہ دے گا،اوراہلِ فلسطین کو اللہ تعالیٰ ہر روز تین مرتبہ دیکھتا ہے۔

تیسرا جزء مکمل ہوا، والحمدللہ رب العلمین، وصلی اللہ علی محمد وآلہ وصحبہ وسلم،اس کے ساتھ متصل چوتھا جزء ہے ان روایات کو ابوبکر محمد بن عبداللہ بن احمد بن ریذۃ سے،سلیمان بن احمد نے،ان سے ابوزید عبدالرحمٰن بن حاتم المرادی نے مصر میں،اوران سے ابوعبداللہ نعیم بن حماد رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت کیا ہے ہے۔

۞ ۞ ۞

۷۱۲. حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن سنان عن كثير بن مرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عقع دار الاسلام بالشام يسوق الله اليها صفوته من عباده ولا ينزع اليها الا محروم ولا يرغب عنها الا مفتون وعليها عين الله تعالى من أول يوم من الدهر الى آخر يوم من الدهر بالظل والمطر فان أعجزهم المال لم يعجزهم الخبز والماء

۷۱۲﴾ الحکم بن نافع نے،سعید بن سنان سے روایت کی ہے کہ،کثیر بن مُرّہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ دارالاسلام کا مرکز شام میں ہوگا،اللہ تعالیٰ وہاں اپنے پسندیدہ بندوں کو پہنچائے گا،اور اس میں محروم اور فتنے کا شکار شخص نہیں جائے گا۔زمانے کے پہلے دِن سے لے کر زمانے کے آخری دِن تک چھاؤں اور بارش کے ذریعہ سے اس مقام پر اللہ تعالیٰ کی نگاہ ہے،اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا اُنہیں مال سے محروم کرے گا مگر اُنہیں رُوٹی اور پانی سے محروم نہ کرے گا۔

۞ ۞ ۞

۷۱۳. حدثنا بقية وعبد القدوس عن صفوان عن شريح بن عبيد أن معاوية سأل كعبا عن حمص ودمشق فقال دمشق معقل المسلمين من الروم ومربض ثور فيها أفضل من دار عظيمة بحمص ومن أراد النجاة من الدجال فنهر أبي فطرس وان أردت منزل الخلفاء فعليك بدمشق وان أردت الجهد والجهاد فعليك بحمص قال صفوان وأخبرني أبو الزاهرية عن كعب قال معقل المسلمين من الملاحم دمشق من الدجال نهر أبي فطرس ومن يأجوج ومأجوج الطور

۷۱۳﴾ بقیہ اور عبدالقدوس نے،انہوں نے صفوان سے،انہوں نے،شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ معاویہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حمص اور دِمشق کے متعلق پوچھا گیا تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دِمشق مسلمانوں کے لئے رُومیوں سے جائے پناہ ہے،اور اس میں بیل کا باڑہ حمص کے اَندر بڑا گھر ہونے سے اَفضل ہے،اور جو دَجّال سے نجات پانا چاہتا ہے تو وہ ''نہر ابی فطرس'' پر رہے،اگر تُو بادشاہوں کے مرکز میں رہنا چاہتا ہے تو دِمشق میں رہو اور اگر تو مشقت اور جہاد کا اِرادہ رکھتا ہے تو اس کے لئے حمص کا شہر بہتر ہے،حضرت صفوان نے حضرت ابوالزاہریہ سے روایت کی ہے کہ

حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کے لئے جنگوں سے بچنے کے لیے دِمشق جائے پناہ ہے، اور دَجّال سے بچنے کے لیے ''نہرابی فطرس'' جائے پناہ ہے، اور یأجوج مأجوج سے بچنے کے لیے طور جائے پناہ ہے۔

✿ ✿ ✿

۷۱۴. حدثنا عبد القدوس عن صفوان عن سعيد بن خالد عن مطر مولى أم حكيم عن كعب قال أظلتكم فتنة كقطع الليل المظلم لا يبقى بيت من بيوت المسلمين بين المشرق والمغرب الا دخلته قيل فما يخلص منها أحد قال يخلص منها من استظل بظل لبنان فيما بينه وبين البحر فهو أسلم الناس من تلك الفتنة قال فاذا كان مائة واثنين وعشرين سنة احترقت داري هذه فاحترقت داره حينئذ

۷۱۴ عبدالقدوس نے، صفوان سے، انہوں نے سعید بن خالد سے، انہوں نے مطر سے، مولی اُمّ حکیم سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تم پر فتنے اَندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح سایہ فگن ہیں، مشرق یا مغرب میں مسلمانوں کا کوئی گھر باقی نہ رہے گا مگر یہ اس میں داخل ہوجائے گا، عرض کیا گیا کہ اس سے کوئی بھی نجات نہ پائے گا؟ ارشاد فرمایا کہ اس سے وہ نجات پائے گا جو لبنان کے سائے میں رہے گا، یہ سایہ لبنان اور سمندر کے درمیان ہے، لوگوں میں سب سے زیادہ محفوظ فتنے سے یہ لوگ ہوں گے، فرمایا جب ایک سو بائیس 122ھ ہجری ہوگی تو گھر کو جلا دیا جائے گا، پھر اسی سال حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھر جَلا دیا گیا۔

✿ ✿ ✿

۷۱۵. حدثنا عبد القدوس عن أرطاة بن المنذر عن ضمرة بن حبيب قال أنجى الناس من فتنة الصيلم الساحل وأهل الحجاز.

۷۱۵ عبدالقدوس نے، ارطاۃ بن المنذر سے روایت کی ہے کہ ضمرۃ بن حبیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بڑے فتنے میں سب سے زیادہ نجات پانے والا لوگوں میں سے وہ لوگ ہوں گے جو ساحل والے ہیں، اور حجاز والے ہیں۔

✿ ✿ ✿

۷۱۶. حدثنا عثمان بن كثير عن سعيد بن سنان عن أبي الزاهرية عن كثير بن مرة قال قال رسول الله صلى الله على عليه وسلم ألا ان عقر دار الاسلام بالشام وردها ثلاثا يسوق الله اليها صفوته من عباده لا ينزع اليها راغبا فيها الا مرحوم ولا ينزع عنها راغبا عنها الا مفتون وعليها عين الله تعالى من أول يوم منَ الدهر الى آخر يوم من الدهر بالظل والمطر وان أعجز أهلها المال لم يعجزهم الخبز والماء قال أبو الزاهرية في كتاب الله تعالى أن تخرب الأرض قبل الشام بأربعين عاما فلا يكون رعد ولا برق في سواها وحتى تستوسع لمن يحشر اليها كما يستوسع الرحم للولد.

۷۱۶﴾ عثمان بن کثیر نے، سعید بن سنان سے، انہوں نے ابی الزاہریہ سے روایت کی ہے کہ، کثیر بن مُرّہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خبردار سُن لو! دارالاسلام کا مرکز شام ہوگا۔ یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ دُہرائی، پھر ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف اپنے چُنے ہوئے بندوں کو بھیج دیں گے، اس کی طرف وہی رَغبت کرے گا جس پر رَحم کیا گیا ہو، اور اس سے وہی اعراض کرے گا جو فتنہ میں مبتلا کیا گیا ہو اس پر زمانے کے پہلے دِن سے لے کر زمانے کے آخری دِن تک چھاؤں اور بارش کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی نظر ہے، اگر اللہ تعالیٰ یہاں کے رہنے والوں کو کبھی مال سے تو محروم رکھے گا مگر اُنہیں رُوٹی اور پانی سے محروم نہ رکھے گا، حضرت ابوالزاہریہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہے کہ زمین کے دیگر حصے شام سے چالیس (40) سال پہلے تباہ ہوجائیں گے، اس کے علاوہ اس میں نہ گرج ہوگی اور نہ بجلی کی کڑک، اور یہ اپنے گرد جمع ہونے والوں کے لئے ایسی کشادہ ہوجائے گی جیسے بچہ دَانی بچے کے لئے کشادہ ہوجاتی ہے۔

✿ ✿ ✿

۷۱۷. حدثنا عبد القدوس عن أبي بكربن أبي مريم عن حبيب ابن عبيد عن كعب قال أحب القدس الى الله جبل نابلس ليأتين على الناس زمان يتما سحونه بالحبال بينهم

۷۱۷﴾ عبدالقدوس نے، ابوبکر بن اَبومریم سے، انہوں نے حبیب ابن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مقدّس جگہوں میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ''جبلِ نابلس'' ہے لوگ اس پر ایک دور میں ضرور آئیں گے۔

✿ ✿ ✿

۷۱۸. حدثنا عبد القدوس عن أبي بكر عمن حدثه عن المقدام بن معدي كرب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتي على الناس زمان لا ينفع فيه الا الدينار والدرهم

۷۱۸﴾ عبدالقدوس نے، ابوبکر سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ، عمن حدثہ، المقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جس میں کوئی چیز فائدہ مند نہ ہوگی سوائے درہم اور دِینار کے۔

✿ ✿ ✿

۷۱۹. حدثنا بقية وعبد القدوس عن أبي بكرعن عبد الرحمن ابن حيد عن أبيه قال حدثني أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم عن النبي صلى الله عليه وسلم قال معقل المسلمين من الملاحم مدينة يقال لها دمشق أرض يقال لها الغوطة

۷۱۹﴾ بقیہ اور عبدالقدوس نے، اَبوبکر سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن حید سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ بعض صحابہ کرام اِرشاد فرماتے ہیں کہ نبی اَکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمانوں کے لئے جنگوں میں جائے پناہ ایک شہر ہوگا جس کا نام دِمشق ہے اور ایک زمین ہے جس کا نام ''غوطہ'' ہے۔

✿ ✿ ✿

۷۲۰. حدثنا عثمان بن كثيرعن محمد بن مهاجر عن جنيد بن ميمون عن ضرار بن عمرو عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال أسعد الناس في الفتن كل خفي نقي ان ظهرلم يعرف وان غاب لم يفتقد وأشقى الناس فيها كل خطيب مسقع أو راكب موضع لا يخلص من شرها الا من أخلص الدعاء كدعاء الغرق في البحر

۷۲۰﴿ عثمان بن کثیر نے، محمد بن مہاجر سے، انہوں نے جنید بن میمون سے، انہوں نے ضرار بن عمرو سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فتنوں کے دور میں سب سے نیک بخت وہ شخص ہوگا جو غیر مشہور ہو پاکیزہ ہو، اگر وہ ظاہر ہوتا ہے تو کوئی اُسے جانتا نہیں اور اگر وہ موجود نہیں ہوتا تو کوئی اس کی غیر موجودگی کو محسوس نہیں کرتا، اور فتنے میں سب سے زیادہ بد بخت اُونچی آواز والا خطیب یا کسی جگہ کی طرف سواری کرنے والا ہے، فتنوں کے شر سے کوئی شخص نجات نہیں پاسکتا سوائے اس شخص کے جو اِخلاص کے ساتھ سمندر میں ڈوبتے ہوئے شخص کی طرح دُعا کرے۔

۞ ۞ ۞

۷۲۱. حدثنا أبى حازم عن عمارة بن عمرو بن حزم عن عبدالله بن عمرو رضى الله عنهما عن النبى ﷺ قال إذا كان ذلک فخذوا ما تعرفون ودعوا ما تنكرون وأقبلوا على أمر خاصتكم ودعوا أمر العوام.

۷۲۱﴿ ابن ابی حازم نے، عمارہ بن عمرو بن حزم سے روایت کی ہے کہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب اس قسم کے حالات آجائیں تو جو باتیں تم جانتے ہو انہیں پکڑ لینا اور جو باتیں عجیب ہوں چھوڑ دینا اور عوام کا معاملہ چھوڑ دو!

۞ ۞ ۞

۷۲۲. حدثنا ابوالمغيرة عن ابن عياش عن يحيى بن أبي عمرو عن زهير الأ بلي عن ابن عباس رضى الله عنه أنه مربهم وهو يسرع بعدما أصيب بصره فتعدى ثم قال أين أرم قال قلت سمتک نحو المغرب على اثنى عشر ميلا قال فكم بيني وبين السراه قلت كذا وكذا ميلا قال هل لک علم بصور وقرين قلت نعم بهما عالم قال فهل الى اتباعها سبيل قلت لا قال ولم قلت وقعتا عند رجل لم يكن له ببلا د قومه منزل فأصابهما من ذي قرابة له وهما بين ظهري قومه فلن يختار عليهما منزلا قال ومن هو قلت روح بن زيناع قال فصمت قال قلت فسألتني رحمک الله فأخبرتک فعم ذاک فقال لكاني أنظر الى الفساطيط في آخر زمان كأمثال النجوم أرم وان خير منازل المسلمين يومئذ وارفقه بيم لصور وقرين

۷۲۲﴿ ابوالمغیرہ نے، ابن عیاش سے، انہوں نے یحییٰ بن ابی عمرو سے روایت کی ہے کہ زہیر الابلی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نابینا ہوگئے تو اُن کا گزر ہم لوگ پر ہوا۔ وہ آگے نکل گئے

پھر پوچھا کہ ''اِرم'' نامی جگہ کہاں ہے؟ میں نے کہا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو مغرب کے رُخ جا رہے ہیں اُسی طرف بارہ (12) میل کے فاصلے پر ہے، اُنہوں نے پوچھا کہ اب ہمارا کتنا سفر باقی ہے؟ میں نے کہا کہ اتنے میل، اُنہوں نے پوچھا کہ کیا تجھے ''صور'' [illegible] اور ''قرین'' کے متعلق کچھ معلومات ہیں؟ میں نے کہا جی ہاں! اُن دونوں جگہوں کے متعلق معلومات ہیں اُنہوں نے پوچھا کہ کیا اُنہیں خریدنے کی کوئی صورت ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں، اُنہوں نے پوچھا کیوں؟ میں نے کہا کہ یہ دونوں جگہیں ایک ایسے شخص کی ہیں جس کی اپنے قوم کے علاقوں میں کوئی جگہ نہ تھی اُسے یہ اپنے ایک رشتہ دار سے ملی ہیں، اور یہ دونوں جگہیں اس کی قوم کی زمینوں کے درمیان آ گئی ہے، اس شخص نے ان جگہوں پر کوئی گھر بنانا بھی پسند نہیں کیا، تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے پوچھا وہ شخص کون ہے؟ میں نے کہا کہ ''روح بن زیناع'' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما خاموش ہو گئے، میں نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے، آپ نے مجھ سے ان جگہوں کے متعلق کیوں دریافت کیا؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمانے لگے کہ گویا کہ میں آخری زمانہ میں ستاروں کی طرح خیموں کو ''ارم'' کے اِردگرد دیکھ رہا ہوں، اور مسلمانوں کے گھروں میں سے بہترین اور نرم خو گھرانے ''صور'' اور ''قرین'' کے رہنے والے ہوں گے۔

✿ ✿ ✿

٧٢٣. حدثنا عبدالوهاب عن يحي بن سعيد قال أخبرني عبدالرحمن بن عبدالله بن أبي صعصعة سمع أباه يحدث عن أبي سعيد الخدري رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يوشک أن يكون خير مال امريء غنم يتبع بها شعف الجبال أو شعب الجبال أومواقع القطر يفر بدينة من الفتن

٧٢٣ ﴿ عبدالوہاب نے، یحییٰ بن سعید سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابی صعصعہ سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قریب ہے کہ آدمی کا اچھا مال بکریاں ہوں گی جسے لے کر وہ کسی پہاڑ کی چوٹی یا گھاٹی پر یا بارش کے ہونے کی جگہ پر چلا جائے، اپنے دین کی حفاظت کے لئے وہ فتنوں سے بھاگے گا۔

✿ ✿ ✿

٧٢٤. حدثنا وكيع عن مالک بن مغول عن سلمة بن كهيل عن أبي الزعراء عن عبدالله قال خير مال الرجل يؤمئذ فرسه وسلاحه يزول معهما حيث زالا

٧٢٤ ﴿ وکیع نے، مالک بن مغول سے، انہوں نے سلمۃ بن کہیل سے، انہوں نے ابی الزعراء سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس دور میں آدمی کا بہترین مال اس کا گھوڑا اور اسلحہ ہوگا جہاں وہ جائے اُنہیں بھی اپنے ساتھ لے کر جائے۔

✿ ✿ ✿

٧٢٥. حدثنا بقية عن معاوية بن يحي عن معاوية بن سعد التجيبي عن أبي قبيل عن عقبة بن عامر رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لأنا على أمتي في اللبن

أخوف مني عليهم في الخمر قالوا وكيف ذلك يارسول الله قال يحبون اللبن فيتباعدون من الجماعات ويضيعونها

﴿٧٢٥﴾ بقیہ نے معاویہ بن یحیٰی سے، انہوں نے معاویہ بن سعد التجیبی سے، انہوں نے ابو قبیل سے روایت کی ہے کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اپنی اُمّت کے متعلق دودھ سے زیادہ شراب کے بارے میں اندیشہ ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ کیوں، ارشاد فرمایا کہ یہ لوگ دودھ سے محبت کریں گے اور اس کی وجہ سے جماعت سے دُور ہو جائیں گے، اور اُسے ضائع کر دیں گے۔

✿ ✿ ✿

٧٢٦. حدثنا ابن عيينة عن عبدالله بن عبدالرحمن الأنصاري عن أبيه عن أبي سعيد الخدري رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم يوشك أن يكون خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال ومواقع القطر يفر بدينه من الفتن

﴿٧٢٦﴾ ابن عیینہ نے، عبداللہ بن عبدالرحمٰن الانصاری سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عنقریب مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہوں گی جنہیں وہ لے کر پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور بارش کے واقع ہونے کی جگہوں پر چلا جائے گا، وہ اپنے دین کی حفاظت کے لئے فتنوں سے بھاگے گا۔

✿ ✿ ✿

٧٢٧. حدثنا ابن عيينة عن مسعر عن عون بن عبدالله قال بينما رجل بمصر في فتنة ابن الزبير ينكت في الأرض اذ قام عليه رجل فقال له بأي شيء تحدث نفسك أبا الدنيا قال بل أتفكر في الذي نزل بالناس قال فان الله نجاك منها بتفكرك فيها من الذي سأل الله فلم يعطه أو أتكل عليه فلم يكفه

﴿٧٢٧﴾ ابن عیینہ، مسعر سے روایت کرتے ہیں کہ عون بن عبداللہ بن رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایک شخص ابن زُبیر کے فتنے میں مصر کے اندر زمین کرید رہا تھا، ایک دوسرا شخص اس کے پاس کھڑا ہو کر اس سے پوچھنے لگا کہ اے ابو الدُنیا! تو اپنے دِل میں کیا سوچ رہا ہے؟ وہ کہنے لگا کہ لوگوں پر جو حالات آئے ہیں مَیں ان کے متعلق سوچ رہا ہوں، دوسرے شخص نے کہا کہ تیرے اس فکر و غم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تجھے بخش دیا، ایسا کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ سے مانگے اور اللہ تعالیٰ اُسے نہ دے یا اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے اور وہ اس کے لیے کافی نہ ہو۔

✿ ✿ ✿

٧٢٨. حدثنا ابن مهدي عن سفيان عن سلمة كهيل عن أبي الزعراء عن عبدالله قال خير المال يومئذ فرس صالح وسلاح صالح يزول عليه العبد أين مازال.

﴿٧٢٨﴾ ابن مہدی، سُفیان سے، وہ سلمۃ بن کہیل سے، وہ ابی الزعراء سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن

مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس دور میں آدمی کا بہترین مال اچھا گھوڑا اور اچھا اَسلحہ ہوگا، جہاں وہ جائے اپنے ساتھ ان کو بھی لے جائے۔

۷۲۹. حدثنا ابن المبارك عن اسماعيل بن عياش حدثنا شرحبيل ابن مسلم الخولاني عن أبيه قال كان يقال من أدركته الفتنة فعليه فيها بذكر خامل

۷۲۹﴿ ابن المبارک نے، اِسمٰعیل بن عیاش سے، انہوں نے شرحبیل ابن مسلم الخولانی سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ یہ کہا جاتا تھا کہ جسے فتنہ پائے اس پر لازم ہے کہ وہ تنہائی کو یاد کرے۔

۞ ۞ ۞

۷۳۰. حدثنا ابن المبارك عن معمر عن ابن طاوس عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير الناس في الفتن رجل اخذ برأس فرسه يخيف العدو ويخيفونه أورجل معتزل يؤدي حق الله تعالى عليه

۷۳۰﴿ اِبن المبارک نے، معمر سے، انہوں نے اِبن طاؤس سے روایت کی ہے کہ طاؤس رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ فتنے میں لوگوں میں سے وہ شخص بہترین ہوگا جو اپنے گھوڑے کو سَر سے پکڑے ہوئے ہو، وہ دُشمن سے ڈرے اور دُشمن اُس سے ڈرے۔ یا وہ شخص جو سب سے اَلگ تھلگ ہو اور اللہ تعالیٰ کا حق اَدا کرتا ہو۔

۞ ۞ ۞

۷۳۱. قال معمر وأخبرنا ابن خثيم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال خير الناس في الفتن رجل ياكل من فيء سيفه في سبيل الله ورجل في رأس شاهقة ياكل من رسل غنمه.

۷۳۱﴿ معمر کہتے ہیں کہ اِبن خثیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ لوگوں میں سے فتنے کے دور میں وہ آدمی بہترین ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنی تلوار کے مُنہ سے کھائے، اور دوسرا وہ شخص جو پہاڑ کی چوٹی پر ہو (اور) اپنی بکریوں کے ریوڑ میں سے اپنی روزی کھائے۔

۞ ۞ ۞

۷۳۲. حدثنا ابن المبارك عن المسعودي عن عون بن عبدالله قال ستكون أمور فمن رضيها ممن غاب عنها كان كمن شهدها ومن كرهها ممن شهدها فهو كمن غاب عنها

۷۳۲﴿ ابن لمبارک نے، المسعودی سے روایت کی ہے کہ عون بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عنقریب بہت سارے اُمور ہوں گے، پس جو ان سے غائب ہونے کے باوجود ان سے راضی رہا وہ ایسا ہے گویا کہ اس میں حاضر ہے اور جو ان اُمور میں حاضر ہونے کے باوجود اُنہیں ناگوار سمجھتا تھا، وہ ایسے ہے جیسے اس سے غائب تھا۔

۞ ۞ ۞

۷۳۳. حدثنا ابن المبارک عن مالک بن مغول عن القاسم بن عبدالرحمن أو عون بن عبدالله عن عبدالله قال ان الرجل ليشهد المعصية يعمل بها فيكرهها فيكون كمن غاب عنها ويغيب عنها فيرضاها فيكون كمن شهدها

۷۳۳﴾ ابن المبارک نے، مالک بن مغول سے، انہوں نے، القاسم بن عبدالرحمٰن اورعون بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی گناہ میں حاضر ہوگا مگر وہ اُسے ناپسند کرے گا تو وہ ایسے ہوگا جیسے اس سے غائب تھا اور ایک شخص گناہ سے غائب ہوگا لیکن وہ اس سے راضی ہوگا تو وہ ایسے ہوگا جیسے کہ اس میں حاضر تھا۔

۷۳۴. قال مالک وأخبرني طلحة اليامي عن عمارة بن عمير عن الربيع بن عميلة سمع ابن مسعود قال اذا رأيت المنكر فلم تستطع له غيرا فحسبک أن يعلم الله تعالىٰ أنک تنكره بقلبک.

۷۳۴﴾ مالک نے، طلحہ الیامی سے، انہوں نے عمارۃ بن عمیر سے، انہوں نے الربیع بن عمیلۃ سے روایت کی ہے، کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تُو کسی بُرائی کو دیکھے اور اس کے ختم کرنے کی تجھ میں طاقت نہ ہو تو تیرے لئے یہ کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ جان لے کہ تُو اُسے دِل سے ناپسند کرتا ہے۔

۷۳۵. حدثنا ابن المبارک عن أبي بكر بن عياش قال قيل لعلي بن أبي طالب رضى الله عنه ما النومة قال الرجل يسكت في الفتنة فلا يبدو منه شيء

۷۳۵﴾ ابن المبارک نے، ابی بکر بن عیاش سے روایت کی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ ''نومۃ'' کیا ہے؟ تو فرمانے لگے کہ ایک آدمی فتنہ میں خاموش رہے اس سے کوئی بات ظاہر نہ ہو۔

۷۳٦. قال ابن المبارک وأخبرنا عوف عن رجل من أهل الكوفة أحسبه قال اسمه مسافر عن علي قال ينجو في ذلک الزمان كل مؤمن نومه

۷۳٦﴾ ابن المبارک نے، عوف سے، انہوں نے مسافر نامی ایک کوفی سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس زمانے میں خاموش مومن نجات پاجائے گا۔

أول علامة تكون من علامة البربر وأهل المغرب في خروجهم

بَربَر اوراہلِ مغرب کے خُروج کی نشانیوں میں سے پہلی علامت

۷۳۷.   حدثنا محمد بن حمير عن الصقر بن رستم قال حدثني العلاء بن سليمان قال سمعت أبا قبيل يقول اذا سمعت أو اذا جئت هذا المنبر يعني منبر مصر فيقرأ لعبد الله عبد الله أمير المؤمنين فأوشک أن تسمع لعبد الله عبد الرحمن أمير المؤمنين

۷۳۷ ﴿ محمد بن حمیرا نے الصقر بن رستم سے، انہوں نے العلاء بن سلیمان سے روایت کی ہے کہ ابا قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب تُو سُنے یا، مصر کے منبر کے پاس ہو، اور خُطبہ میں نام لیا جارہا ہو کہ اللہ کا بندہ عبداللہ اَمیر المؤمنین ہے تو تُو قریب ہی سُنے گا کہ اللہ کا بندہ عبدالرحمٰن اَمیر المؤمنین ہے۔

۞ ۞ ۞

۷۳۸.   حدثنا محمد بن عبد الله عن عبد السلام بن مسلمة سمع أبا قبيل يقول اذا قريء على منبر مصر من عبد الله عبد الله أمير المؤمنين لم يلبث الا يسيرا حتى يقرأ من عبد الله عبد الرحمن أمير المؤمنين وهو صاحب المغرب وهو شر من ملک

۷۳۸ ﴿ محمد بن عبداللہ نے، عبدالسلام بن مسلمۃ سے روایت کی ہے کہ، ابوقبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب مصر کے منبر پر یہ پڑھا جارہا ہو کہ یہ حکم اللہ کے بندے عبداللہ اَمیر المؤمنین کی طرف سے ہے، تو زیادہ دیر نہیں گزرے گی کہ یہ پڑھا جائے گا کہ یہ اللہ کے بندے عبدالرحمٰن اَمیر المؤمنین کی طرف سے ہے، عبدالرحمٰن مغرب کا رہنے والا ہوگا اور بدترین بادشاہ ہوگا۔

۞ ۞ ۞

۷۳۹.   حدثنا عبد الله بن مروان عن أبيه عن عبد الله العمري عن القاسم بن محمد عن حذيفة بن اليمان رضى الله عنه أنه قال لقوم من أهل مصر مصر اذا أتاكم كتاب من قبل المشرق يقرأ عليكم من عبد الله أمير المؤمنين فانتظروا كتابا آخر يأتيكم من المغرب يقرأ عليكم من عبد الله عبد الرحمن أمير المؤمنين والذي نفسي حذيفة بيده لتقتتلن انتم وهم عند القنطرة وليخرجنكم من أرض مصر وأرض الشام كفرا كفرا ولتباعن المرأة العربية على درج دمشق بخمسة وعشرين درهما

۷۳۹ عبداللہ بن مروان نے، اپنے والد سے، وہ عبداللہ العمری سے، وہ القاسم بن محمد سے روایت کرتے ہیں، کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ نے مصر کے لوگوں سے فرمایا کہ جب تمہارے پاس مشرق کی طرف سے خط آئے گا جو تم پر پڑھا جائے گا کہ یہ عبداللہ کی طرف سے ہے جو اُمیرالمؤمنین ہے تو ایک دوسرے خط کا اِنتظار کرنا جو تمہارے پاس مغرب کی طرف آئے گا جو تم پر پڑھا جائے گا کہ اللہ کا بندہ عبدالرحمٰن اَمیرالمؤمنین ہے، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں (حضرت) حذیفہ (بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی جان ہے، وہ ضرور تم سے لڑیں گے اُس وقت وہ پُل کے پاس ہوں گے، اور وہ تمہیں مِصر اور شام کی سَرزمین سے کفّار کی طرف نکال دیں گے، اور ایک عربی عورت دِمشق کی سیڑھیوں پر پچیس (25) دِرہم کے بدلے فروخت ہوگی۔

✿ ✿ ✿

۷۴۰. حدثنا عبد الله بن مروان عن سلمة بن خالد اليزني عن أبي سباعتبة بن تميم التنوخي قال الملك لبني العباس حتى يبلغكم كتاب قريء بمصر من عبد الله عبد الله أمير الؤمنين فاذا كان ذلک فهو أوّل زوال ملكهم وانقطاع مدتهم

۷۴۰ عبداللہ بن مروان نے، سلمۃ بن خالد الیزنی، ابوسباعتبہ بن تمیم التنوخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عباسی بادشاہ نے کہا کہ بنوعباس کی حکومت رہے گی۔ پھر تمہارے پاس خط آئے گا کہ جو مصر میں پڑھا جائے گا کہ اللہ کا بندہ عبداللہ اَمیرالمؤمنین ہے، جب یہ حال ہوگا تو بنوعباس کی بادشاہت کی یہ پہلی علامت ہوگی، اور ان کے مدّت کے ختم ہونے کی پہلی علامت ہوگی۔

✿ ✿ ✿

۷۴۱. حدثنا عبد الله بن مروان وحدثني أبو عاصم يونس التنوخي عن اسماعيل بن العلاء بن محمد الكلبي عن أبيه قال اذا قريء كتاب أول النهار لبني العباس من عبد الله عبد الله أمير المؤمنين فانتظروا كتابا يقرأ عليكم من آخر النهار من عبد الله عبد الرحمن أمير المؤمنين

۷۴۱ عبداللہ بن مروان اور ابوعاصم یونس التنوخی نے، اِسمٰعیل بن العلاء بن محمد الکلبی سے روایت کی ہے کہ ان کے والد علاء بن محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب تم پر دِن کے شروع میں بنوعباس کا خط پڑھا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ کا بندہ عبداللہ اَمیرالمؤمنین ہے، تو ایک دوسرے خط کا اِنتظار کرنا جو دِن کے آخر میں تم پر پڑھا جائے گا کہ اللہ کا بندہ عبدالرحمٰن اَمیرالمؤمنین ہے۔

✿ ✿ ✿

۷۴۲. حدثنا عبد الله بن مروان عن أبيه عن كعب قال اذا ملک رجل من بني العباس يقال له عبد الله وهو ذو العين الاخرة منهم بها افتتحوا وبها يختمون فهو مفتاح البلاء وسيف الفناء فاذا قريء كتاب له بالشام من عبد الله عبد الله أمير المؤمنين لم تلبثوا أن

يبلغكم كتاب قد قرىء على منبر مصر من عبد الله عبد الرحمن أمير المؤمنين فاذا كان

ذلك ابتدر أهل المشرق وأهل المغرب الشام كفرسي رهان يرون أن الملك لا يتم

الا لمن ضبط الشام كل يقول من غلب عليها فقد حوى على الملك

۷۴۲ عبداللہ بن مروان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بنوعباس کا وہ شخص بادشاہ بنے گا جس کا نام عبداللہ ہوگا، وہ آخری ''عین'' والا ہوگا۔ ''عین'' سے بنوعباس کی حکومت کا اِفتتاح اور ''عین'' پراس کا اِختتام ہوگا، یہ بادشاہ مصائب کی چابی اور فناء کی تلوار ہوگا، جب اس کے نام کا خط شام میں پڑھا جارہا ہوگا کہ اللہ کا بندہ عبداللہ اَمیر المؤمنین ہے، تو تھوڑی دیر بعد تمہارے پاس خط پہنچے گا۔ جو مصر کے منبر پر پڑھا جائے گا کہ اللہ کا بندہ عبدالرحمٰن اَمیر المؤمنین ہے، جب یہ نوبت آجائے گی تو مشرق والے اور مغرب والے مُلکِ شام کی طرف دوڑے چلے جائیں گے، جیسے ریس کے گھوڑے دوڑتے ہیں، ان کا گمان یہ ہوگا کہ بادشاہت اسی کی مکمل ہوگی جس کا شام پر غلبہ ہو، گویا جو کوئی بھی شام پر غالب آئے گا تو وہ پوری بادشاہت پر غالب ہوگا۔

٭ ٭ ٭

۷۴۳. حدثنا عثمان بن كثير عن سعيد بن سنان عن أبي الزاهرية عن حبير بن نفير قال ويل لعبد الله من عبد الله ويل لعبد الله من عبد الرحمن

۷۴۳ عثمان بن کثیر نے، سعید بن سنان سے، انہوں نے، ابی الزاہریہ سے روایت کی ہے کہ جبیر بن نفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ کی ہلاکت عبداللہ کی وجہ سے ہوگی اور عبداللہ کی ہلاکت عبدالرحمٰن کے ہاتھوں ہوگی۔

٭ ٭ ٭

۷۴۴. حدثنا عبد الله بن مروان عن سعيد بن يزيد عن الزهري قال اذا دخلت الرايات الصفر فاجتمعوا في القنطرة انتظروا حتى يستجيش أهل المشرق وأهل المغرب ويقتتلون بها سبعا يكون بينهم من الدماء مثلما كان في جميع الفتن ثم تكون الدبرة على أهل المشرق حتى ينزلو نهم الرملة

۷۴۴ عبداللہ بن مروان نے، سعید بن زید سے روایت کی ہے کہ، علامہ الزہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب زرد جھنڈے مصر میں داخل ہوجائیں گے، تو وہ پُل پر جمع ہوجائیں گے اور انتظار کریں گے تا کہ مشرق والوں اور مغرب والوں کے لشکر آجائیں گے، اور سات (7) دِن تک ایک دوسرے کو قتل کرتے رہیں گے، ان کے درمیان اتنا خون بہے گا جتنا تمام فتنوں میں بہا تھا، پھر مشرق والوں کے قدم اُکھڑ جائیں گے اور وہ ''رملہ'' (فلسطین) میں جا کے پڑاؤ ڈال دیں گے۔

٭ ٭ ٭

۷۴۵. حدثنا عبدالقدوس عن حريز بن عثمان عن حبيب بن صالح قال ليخرج رجل يقال له عبدالرحمن بأهل المغرب حتى يأتي حمص فيصعد الى منبرها

۷۴۵﴾ عبدالقدوس نے، حریز بن عثمان سے روایت کی ہے کہ، حبیب بن صالح رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اہلِ مغرب سے ایک شخص عبدالرحمٰن نامی خُروج کرے گا یہاں تک کہ ''حمص'' تک پہنچ جائے گا اور اس کے منبر پر چڑھ جائے گا۔

٭ ٭ ٭

۷۴۶. حدثنا ضمرة عن أبي حسان بن نويه قال لا بد من أن يملک من بني العباس ثلاثة أول أساميهم عين.

۷۴۶﴾ ضمرۃ نے روایت کی ہے کہ، ابوحسان بن نویہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنوعباس میں سے تین (3) ایسے آدمی ضرور بادشاہ بنیں گے جن کے نام کا پہلا حرف ''عین'' ہوگا۔

٭ ٭ ٭

ما تقدم الى الناس في خروج البربر وأهل المغرب

بَربَر اَور اہلِ مغرب (شمالی اِفریقہ) کے خُروج زمانہ کے حالات

۷۴۷. حدثنا الوليد بن مسلم أخبرني من سمع رسول الوليد بن يزيد الى قسطنطين سمع الوليد بن يزيد يقول اذا خرج الترک على أصحاب الرايات السود فقاتلوهم لم تجف براذع دوابهم حتى يخرج أهل المغرب

۷۴۷﴾ الولید بن مسلم نے، الولید بن یزید کے قسطنطین کے قاصد سے روایت کی ہے کہ الولید بن یزید رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب تُرک کالے جھنڈوں والوں کے خلاف خُروج کریں گے اوران سے لڑیں گے، تو ان کے جانوروں کے اُبھی خشک نہ ہوں گے کہ مغرب والے خُروج کریں گے۔

٭ ٭ ٭

۷۴۸. حدثنا بقية وحماد بن عيسى وابو أيوب عن أرطاة بن المنذر عن أزهر الهوزني عن عصمة بن قيس السلمي صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه كان يتعوذ بالله من فتنة المشرق قال فقيل له فالمغرب قال تلک أعظم وأطم

۷۴۸﴾ بقیہ اور حماد بن عیسیٰ اور اَبواَیُّوب نے، ارطاۃ بن المنذر سے، انہوں نے اَزہرالھوزنی سے، انہوں نے عصمۃ بن قیس السلمی رضی اللہ تعالیٰ سے جو کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے روایت کی ہے کہ وہ مشرق کے فتنے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے تھے، تو اُن سے کہا گیا کہ مغرب کا فتنہ؟ فرمایا کہ وہ تو بہت بڑا اٹھاٹھیں مارتا فتنہ ہوگا۔

٭ ٭ ٭

۷۴۹. حدثنا عثمان بن كثير وعبدالقدوس وبقية عن حريز بن عثمان عن الأزهر الهوزني عن عصمة بن قيس السلمي صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه كان يتعوذ في صلاته من فتنة المغرب

۷۴۹ عثمان بن کثیر اور عبدالقدوس اور بقیہ، حریز بن عثمان سے، انہوں نے الازہر الہوزنی سے، انہوں نے عصمۃ بن قیس السلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جوکہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے روایت کیا ہے کہ وہ اپنی نماز میں مغرب کے فتنے سے پناہ مانگتے تھے۔

۞ ۞ ۞

۷۵۰. حدثنا الوليد بن مسلم سمع رجلا من تجيب سمع ابن المسيب يقول لا بد لأهل المغرب من دولة دولة كفر

۷۵۰ الولید بن مسلم نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ ضرور ابن المسیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مغرب والوں کی حکومت ضرور ہوگی جوکہ کفر کی حکومت ہوگی۔

۞ ۞ ۞

۷۵۱. قال الوليد حدثني أبو جبير قال سمعت من يحدث محمد بن كعب او من يحدث عن محمد بن كعب القرظي يقول يملك أهل المغرب وهم شر من ملك

۷۵۱ الولید نے، ابوجبیر نے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ محمد بن کعب القرظی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مغرب والے بادشاہ بنیں گے اور وہ بدترین بادشاہ ہوں گے۔

۞ ۞ ۞

۷۵۲. حدثنا محمد بن عبدالله التهيرتي عن عبدالسلام بن مسلمة عن أبي قبيل قال صاحب المغرب عبدالرحمن وهو شر من ملك

۷۵۲ محمد بن عبداللہ التہیرتی نے، عبدالسلام بن مسلمۃ سے روایت کی ہے کہ ابی قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مغرب والا عبدالرحمٰن ہوگا جو بدترین بادشاہ ہوگا۔

۞ ۞ ۞

۷۵۳. حدثنا عبدالله بن مروان عن عون الميثمي عن سعيد بن أبي سعيد عن أبي هريرة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما تحت أديم السماء خلق أشر من بربر ولأن أتصدق بعلاقة سوط في سبيل الله أحب الي من أن أعتق مائة رقبة من بربر

۷۵۳ عبداللہ بن مروان نے، عون المیثمی سے، انہوں نے سعید بن ابی سعید سے روایت کی ہے کہ حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نیلے آسمان کے نیچے بَرَبَر سے بدتر مخلوق موجود نہیں۔ اگر میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں کوڑے کا ایک حصہ صدقہ کردوں۔ تو یہ مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں سو بَرَبَر غلام آزاد کردوں۔

۞ ۞ ۞

۷۵۴. حدثنا ضمام عن أبي قبيل عن عائشة رضى الله عنها أنها أمرت بصدقة فقالت للرسول لا تعطي منها بربر يا شيئا ولو أن تطعمه الكلاب

۷۵۴﴾ ضمام نے، ابوقبیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ قاصد کو صدقہ کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا اس صدقہ میں سے کُتّے کو تُو کھلا دینا لیکن کسی بَر بری کو کچھ نہ دینا!

۰ ۰ ۰

۷۵۵. حدثنا الوليد عن عبدالجبار بن رشيد الأزدي عن أبيه عن ربيعة القصير عن تبيع عن كعب أنه قال الغربية هي العمياء وأن أهلها الحفاة العراة لا يدينون الله دينا يدوسون الأرض كما يدوس البقر البيدر فتعوذوا بالله أن تدر كوها

۷۵۵﴾ الولید نے، عبدالجبار بن رشید الازدی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ربیعہ القصیر سے، انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غربی فتنہ اَندھا ہوگا اور اس کے لوگ بغیر جُوتوں کے ننگے ہوں گے۔ وہ اللہ کے دِین کو نہیں اپنائیں گے۔ وہ زمین پر جانوروں کی طرح چلیں پھریں گے۔ تم اللہ کی پناہ مانگو کہ کہیں تم انہیں نہ پالو!

۰ ۰ ۰

۷۵۶. حدثنا عبدالله بن مروان عن أبيه عن ربيعة بن سيف عن تبيع قال صاحب المغرب عبدالرحمن بن هند طويل العشون على مقدمته رجل اسمه اسم شيطان الويل لمن يقتل تحت لوائه مصيره الى النار

۷۵۶﴾ عبداللہ بن مروان اپنے والد سے، وہ ربیعہ بن سیف سے روایت کرتے ہیں کہ تبیع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مغرب والے شخص کا نام عبدالرحمٰن بن ہند ہوگا وہ بڑی نحوست والا ہوگا، اس کے شروع میں ایک آدمی ہوگا جس کا نام شیطان کے نام پر ہوگا، ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جو اس کے جھنڈے کے نیچے قتل کیا جائے، اس کا ٹھکانہ دوزخ کی آگ ہے۔

۰ ۰ ۰

۷۵۷. حدثنا محمد بن حمير حدثنا الصقر بن رستم مولى مسلمة بن عبدالملک قال سمعت مسلمة بن عبدالملک قال سمعت مسلمة ابن عبدالملک يقول ليملكن أهل المغرب حمص ستة عشر شهرا فكأني أنظر اليه يعقد ستة عشر قال الصقر وسمعت سعيد بن مهاجر الوصابي يقول اذا كانت فتنة المغرب فشد قبال نعلک الى اليمن فانه لا يحرزكم منها أرض غيرها

۷۵۷﴾ محمد بن حمیر دوزخ کے، الصقر بن رستم مولیٰ سلمۃ بن عبدالملک سے روایت کی ہے کہ مسلمۃ ابن عبدالملک رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مغرب والے لازماً "حمص" پر سولہ (16) مہینے حکومت کریں گے، حضرت صقر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات ایسے یاد ہے گویا کہ مَیں اَب اُسے دیکھ رہا ہوں کہ "مسلمۃ" انگلیوں پر گنتی کر رہا ہے، حضرت صقر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مَیں نے حضرت سعید بن مہاجر الوصابی رحمہ اللہ تعالیٰ سے سُنا ہے کہ فرماتے ہیں کہ جب مغرب کا فتنہ ہو تو اپنے جُوتوں کے تسمے

باندھ کر یمن چلے جانا بے شک یمن کے علاوہ کوئی اور علاقہ زمین کا تمہاری حفاظت نہیں کرے گا۔

۷۵۸. حدثنا بقية عن صفوان عن أبي الوليد الأزهر بن عبدالله الهوزني عن عصمة بن قيس صاحب النبي صلى الله عليه وسلم أنه كان يتعوذ بالله من فتنة المشرق ثم من فتنة المغرب في صلاته

۷۵۸﴾ بقیہ نے صفوان سے، انہوں نے ابی الولید الازہر بن عبداللہ الہوزنی سے روایت کی ہے کہ، عصمۃ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے وہ اپنی نماز میں پہلے مشرق کے فتنے سے پھر مغرب کے فتنے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے تھے۔

۷۵۹. حدثنا يحي بن سعيد العطار حدثنا حجاج عن عبدالله ابن سعيد عن طاوس عن ابن عباس رضى الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أحذركم فتنة تقبل من المشرق ثم فتنة تقبل من المغرب

۷۵۹﴾ یحیٰ بن سعید العطار نے، حجاج سے، انہوں نے عبداللہ بن سعید سے، انہوں نے طاؤس سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں اس فتنہ سے خبردار کرتا ہوں جو مشرق کی طرف سے آئے گا، پھر اس فتنے سے جو مغرب کی طرف سے آئے گا۔

۷۶۰. حدثنا يحي بن سعيد العطار عن أبي هانيء حدثنا أبو عبدالرحمن الحبلى عن عبدالله بن عمرو رضى الله عنهما قال قسم الشر سبعين جزء فجعل تسعة وستين جزء في البربر وجزء واحدا في سائر الناس

۷۶۰﴾ یحیٰ بن سعید العطار نے، انہوں نے ابو ہانی سے، انہوں نے ابوعبدالرحمٰن الحبلی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ شر کو ستّر (70) حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے، اس میں سے ننانوے 99 فیصد بَربر میں رکھا گیا ہے، اور ایک فیصد باقی تمام لوگوں میں۔

۷۶۱. حدثنا بقية بن الوليد عن بسر بن عبدالله بن يسار قال سمعت بعض المشايخ يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نساء البربر خير من رجالهم بعث فيهم نبي فقتلوه فولينه النساء فدفنه

۷۶۱﴾ بقیہ بن الولید روایت کرتے ہیں کہ بسر بن عبداللہ بن یسار رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے بعض مشائخ کو رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کر کے یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ بَربَر کی عورتیں ان کے مَردوں سے بہتر ہیں، ان میں ایک نبی

کو بھیجا گیا تھا جسے اُنہوں نے قتل کر دیا تھا عورتیں اس کی نگران بنیں اور اُنہوں نے اُسے دفنا دیا۔

٭ ٭ ٭

۷۶۲. قال يحي بن سعيد وأخبرني عثمان بن عبدالرحمن عن عنبسة ابن عبدالرحمن عن شبيب بن بشر عن أنس بن مالك رضى الله عنه قال أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعي وصيف بربري فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان قوم هذا أتاهم نبي قبلي فذبحوه وطبخوه وأكلوا لحمه وشربوا مرقه

۷۶۲﴾ یحیٰ بن سعید نے، عثمان بن عبدالرحمٰن سے، انہوں نے عنبسہ بن عبدالرحمٰن سے، انہوں نے شبیب بن بشر سے روایت کی ہے کہ حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ ایک بربری خادِم تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشار فرمایا کہ مجھ سے پہلے ان کی قوم کے پاس ایک نبی آیا تھا، اِنہوں نے اُسے ذَبح کیا اور پکایا اور اس کا گوشت کھایا اور شوربا پیا۔

٭ ٭ ٭

۷۶۳. حدثنا عبدالقدوس عن صفوان قال حدثني بعض مشايخنا عمن شهد فتح حمص قال كان الروم الذين كانوا بحمص يتخوفون البربر وتقال قال صفوان كانوا يسمون حمص التمرة يقولون ويلك يا تمرة من البربر

۷۶۳﴾ عبدالقدوس نے، صفوان سے، انہوں نے ایسے راوی سے سنا جو کہ حمص کی فتح میں شریک تھا وہ رُومی جو حمص میں تھے وہ بربریوں سے بہت ڈرتے تھے، لوگ ''حمص'' کو ''تمرۃ'' کے نام سے بلاتے تھے، کہتے تھے، اَے بَربَر کے تمرۃ! تیرے لئے ہلاکت ہے۔

٭ ٭ ٭

مايكون من فساد البربر وقتالهم في أرضِ الشام ومصر ومن يقاتلهم ومنتهى خروجهم وما يجرى على أيديهم من سوء سيرتهم

شام اور مصر میں قوم بَربَر کی غارت گری اور ان کے برے اخلاق

۷۶۴. حدثنا محمد بن عبدالله التيهرتي عن عبدالسلام بن مسلمة سمع أبا قبيل يقول ان صاحب المغرب وبني مروان وقضاعة تجتمع على الرايات السود في بطن الشام

۷۶۴﴾ محمد بن عبداللہ التیہرتی نے، عبدالسلام بن مسلمۃ سے روایت کی ہے کہ، ابو قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مغرب والا، اور بنی مروان، اور قضاعۃ یہ سب کالے جھنڈوں کے خلاف مُلکِ شام میں جمع ہوں گے۔

٭ ٭ ٭

۷۶۵حدثنا عبدالله بن مروان عن أبيه عن عبدالله العمري عن القاسم بن محمد عن

حذيفة أنه قال لأهل مصر اذا جاء كم عبدالله بن عبدالرحمن من المغرب أقتتلتم أنتم وهم عن القنطرة فيكون بينكم سبعون ألفا من القتلى وليخرجنكم من أرض مصر وأرض الشام كفرا ولتباعن المرأة العربية على درج دمشق بخمسة وعشرين درهمائم يدخلون ارض حمص فيقيمون ثمانية عشر شهرا يقتسمون فيها الأ موال ويقتلون فيها الذكر والأنثى ثم يخرجى عليهم رجل شر من أظلته السماء فيقتلهم فهزمهم حتى يدخلهم أرض مصر.

٧٦٥﴾ عبداللہ بن مروان اپنے والد سے، وہ عبداللہ العمری سے، وہ القاسم بن محمد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مصر والوں سے کہا کہ جب تمہارے پاس عبداللہ بن عبدالرحمٰن مغرب سے آئیں گے تو تم اور وہ پُل کے اُوپر لڑو گے، دونوں طرف سے ستّر ہزار (70000) آدمی قتل ہو جائیں گے، وہ کفر کرتے ہوئے تمہیں مصر اور شام کی زمین سے نکال دیں گے اور ایک عربی عورت دِمشق کی سیڑھیوں پر پچیس (25) دِرہم میں فروخت ہوگی پھر وہ حمص میں داخل ہو جائیں گے اور وہاں پر اٹھارہ (18) مہینے تک ٹھہرے رہیں گے، وہاں وہ مال تقسیم کریں گے، اور مَردوں اور عورتوں کو قتل کریں گے، پھر اس نیلے آسمان کے نیچے جو بدترین آدمی ہے وہ خُروج کرے گا۔ وہ اُنہیں قتل کرے گا اور شکست دے گا اُن کو مصر کی زمین میں دھکیل دے گا۔

٭ ٭ ٭

٧٦٦. حدثنا محمد بن حمير عن الصقر بن رستم سمع مسلمة بن عبدالملک يقول يملک أهل المغرب حمص ستة عشر شهرا قال الصقر وسمعت سعيد بن مهاجر الوصابي يقول اذا كانت فتنة المغرب فشد قبال نعليک الى اليمن فانه لا يحرزكم منها أرض غيرها

٧٦٦﴾ محمد بن حمیر، الصقر بن رستم، مسلمۃ بن عبدالملک رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مغرب والے حمص کے سولہ 16 مہینے تک حکمران رہیں گے، حضرت صقر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مَیں نے حضرت سعید بن مہاجر الوصابی رحمہ اللہ تعالیٰ کو کہتے ہوئے سُنا ہے کہ جب مغرب کا فتنہ ہو تب اپنے جُوتوں کے تسمے باندھ کر یمن چلے جانا، تمہیں اس زمین کے علاوہ کہیں حفاظت نہیں ملے گی۔

٭ ٭ ٭

٧٦٧. حدثنا عبدالله بن مروان عن أبيه عن العمري عن القاسم بن محمد عن حذيفة قال اذا دخل أهل المغرب أرض مصر فاقامو افيها كذا و كذاالقتل وتسبي أهلها يومئذ تقوم النائحات فباكية تبكي على استحلال فروجها وباكية تبكي على ذلها بعد عزها وباكية تبكي على قتل رجالها وباكية تبكي شوقا ألى قبورها

۷۶۷﴿ عبداللہ بن مروان اپنے والد سے، وہ العمری سے، وہ القاسم بن محمد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب مغرب والے مصر کی سَر زمین میں داخل ہوں گے تو وہاں کچھ عرصہ قیام کریں گے، اس کے رہنے والوں کو قتل کریں گے، قیدی بنائیں گے، نوحہ کرنے والی عورتیں کھڑی ہو جائیں گی، کوئی اپنے شرمگاہوں کے حلال سمجھے جانے پر روئے گی، کوئی اپنی عزت کے بعد ہونے والی ذِلّت پر روئے گی، کوئی اپنے مَردوں کے قتل ہونے پر روئے گی، اور کوئی قبروں کی یاد سے روئے گی۔

٭٭٭

۷۶۸. حدثنا الوليد بن مسلم قال أخبرني شيخ من خزاعة عن أبي وهب الكلاعي قال اذا خرج أهل المغرب فاشتد أمرهم خرجت عليهم العرب فتجتمع العرب كلها في أرض الشام على أربع رايات راية لقريش وما لف لفها وراية لقيس وما لف لفها وراية لليمن وما لف لفها وراية لقضاعة وما لف لفها فتقول العرب لقريش تقدموا فقاتلوا على ملككم أو دعوا فتقدم قريش فتقال فلا تصنع شيئا ثم تقدم اليمن فلا تصنع شيئا ثم تقدم قيس فتقاتل فلا تصنع شيئا ثم ضرب أبو وهب منكب خالد بن ظهير الكلبي ثم قال رايتک وراية قومک البلق البقع هو يومئذ والله يظهر عليهم قال الوليد قضاعة يومذ تظهر على أهل المغرب ومنهم من يتبعه ثم يستقبل القبائل فيقاتل أهل المشرق.

۷۶۸﴿ الولید نے، ایک خزاعی سے روایت کی ہے کہ ابو وہب الکلاعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب اہلِ مغرب خروج کریں گے اُن کا معاملہ سخت ہو جائے گا تو اُن کے خلاف عرب والے نکلیں گے، تمام عرب شام کی سَر زمین میں جمع ہو جائیں گے، اُن کے چار جھنڈے ہوں گے ایک جھنڈا ''قریش'' کا ہوگا، اور ان کا جو قریش کے ساتھ شامل ہوئے، دوسرا جھنڈا ''قبیلہ قیس'' کا اور جو اس کے ساتھ شامل ہوئے اور تیسرا جھنڈا ''یمن'' کا اور جو اس کے ساتھ شامل ہوئے اور چوتھا جھنڈا ''قبلیہ قضاعۃ'' کا اور جو اس کے ساتھ شامل ہوئے، عرب والے قریش سے کہیں گے کہ آگے بڑھو اور اپنی بادشاہت کے حصول کے لئے لڑو یا بادشاہت چھوڑ دو! قریش آگے بڑھ کر لڑیں گے لیکن وہ کچھ نہ کر سکیں گے، پھر قبیلہ قیس آگے بڑھ کر لڑے گا وہ بھی کچھ نہ کر پائے گا۔ پھر قبیلہ یمن آگے بڑھ کر لڑے گا وہ بھی کچھ نہ کر پائے گا، حضرت ابو وہب رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت خالد بن ظہیر الکلبی رحمہ اللہ تعالیٰ کی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے کہا کہ پھر تیرا جھنڈا اور تیری قوم کا جھنڈا جو ہے وہ اس دِن خدا کی قسم! ان پر غالب آ جائیں گے، حضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قضاعی قبیلہ اس دِن مغرب والوں پر غالب آ جائے گا اور بعض ان میں سے ایسے ہوں گے جو ان کے تابع ہوں گے، پھر تمام قبائل اَز سَرِ نو آئیں گے، اور مشرق والوں سے لڑیں گے۔

٭٭٭

۷۶۹. حدثنا الوليد قال أخبرني شيخ عن الزهري قال يلتقي أصحاب الرايات السود و اصحاب الرايات الصفر فيقتتلون حتى يأتوا فلسطين فيخرج على أهل للشرق السفياني

فاذا نزل أهل المغرب الأردن مات صاحبهم فيفترقون ثلاث فرقة ترجع من حيث جاء ت وفرقة تحج وفرقة تثبت فيقاتلهم السفياني فيهزمهم فيدخلون في طاعته

۷٦۹ ﴿ الولید نے، ایک راوی سے روایت کی ہے کہ شیخ الزھری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کالے جھنڈوں والے اور زرد جھنڈوں والے آپس میں لڑیں گے ایک دوسرے کو قتل کر کے فلسطین آ جائیں گے، پھر مشرق والوں کے خلاف سُفیانی خروج کرے گا، جب مغرب والے اُردن پر اُتریں گے تو عورت ان کی امیر ہوگی۔ اُن تین جماعتیں بن جائیں گی، ایک جماعت تو وہ آئی تھی، اور دوسری جماعت حج کرے گی، اور تیسری جماعت ثابت قدم رہے گی۔ اور ان سے سُفیانی لڑے گا اور اُنہیں شکست دیدے گا، پس وہ اس کی تابعداری میں داخل ہو جائیں گے۔

○ ○ ○

۷۷۰. حدثنا الوليد عن أبي عبدالله عن مسلم بن الأخيل عن عبدالكريم أبي أمية عن محمد بن لحنفية قال يدخل أوائل أهل المغرب مسجد دمشق فبيناهم كذلك ينظرون في أعاجيبه اذرجفت الأرض فانقعر غربي مسجدها ويخسف بقرية يقال لها حرستا ثم يخرج عند ذلك السفياني فيقتلهم حتى يدخلهم مصر ثم يرجع فيقاتل أهل المشرق حتى يردهم الى العراق

۷۷۰ ﴿ الولید نے، ابوعبداللہ سے، انہوں نے مسلم بن الاخیل سے، انہوں نے عبدالکریم اُبی اُمیّہ سے روایت کی ہے کہ محمد بن الحنفیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مغرب والوں کا اوّل حصہ دِمشق کی مسجد میں داخل ہو جائے گا، پھر اس وقت سفیانی نکلے گا اور اُنہیں قتل کرے گا، اور مصر میں دھکیل دے گا، پھر واپس آ کر مشرق والوں سے لڑے گا اور اُنہیں عراق کی طرف پھیر دے گا۔

○ ○ ○

۷۷۱. حدثنا عبدالله بن مروان عن أرطاة بن المنذر عن تبيع عن كعب قال اذا خرج البربر فنزلوا مصر كان بينهم وقعتان وقعة بمصر ووقعة بفلسطين وفيما بين ذلك حتى ينزلوا حمص فويل لها منهم فيصيبهم فيها ثلج شديد أربعين ليلة فيكاد يفنيهم ثم يفتحونها ويدخلونها فيخرجون منها ما بين الباب الغربي الى القنطرة التى وسط السوق ثم يرتحلون منها فينزلون ببحيرة فامية أو دونها بفرسخ فيخرج عليهم الناس فيقلونهم قائدلهم رجل من ولد اسماعيل يقتلون في قرية لها أم العرب ثم يثور ثائر فيقتل الحرية ويسبي الذرية ويبقر بطون النساء ويهزم الجماعة مرتين ثم يهلك ولتذبحن امرأة من قريش وفيها تبقر بطون من تبقر من نساء بني هاشم

۷۷۱ ﴿ عبداللہ بن مروان نے، ارطاۃ بن المنذر سے، انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بَرَبَر خُروج کریں گے اور مصر میں پڑاؤ ڈالیں گے، تو ان کے اَندر دو واقعات رُونما ہوں گے۔

ایک واقعہ مصر میں اور ایک واقعہ فلسطین میں، اسی اِثناء میں یہ لوگ "حمص" میں اُتریں گے، جہاں ان کی وجہ سے ہلاکت ہوگی، حمص میں ان پر چالیس (40) راتوں تک شدید بَرفباری ہوگی، قریب ہوگا کہ وہاں انہیں ختم کردے، پھر وہ حمص کو فتح کرلیں گے، اور اس میں داخل ہوجائیں گے، پھر وہ وہاں سے نکلیں گے، بابِ غربی اور اس پُل کے درمیان جو کہ بازار کے بیچ میں ہے پھر یہ وہاں سے کوچ کریں گے، اور "بحیرہ فامیہ" کے پاس سے ایک فرسخ پہلے پڑاؤ ڈالیں گے، پھر ان کے خلاف لوگ نکلیں گے جو انہیں قتل کریں گے، ان کا رہنما حضرت اِسمٰعیل علیہ السلام کی اَولاد میں سے ایک شخص ہوگا، وہ ایک قَریہ (یعنی بستی) میں لڑیں گے جس کا نام "ام العرب" ہے پھر ایک پُراگندہ شخص اُٹھے گا جو آزاد لوگوں کو قتل کرے گا، اور بچوں کو قیدی بنائے گا اور عورتوں کے پیٹوں کو پھاڑے گا، اور جماعت کو دُو مرتبہ شکست دے گا، مگر پھر ہلاک ہوجائے گا، اور قریش کی ایک عورت کو ضرور ذبح کیا جائے گا، اور اس وقت بنی ہاشم کی عورتوں کے پیٹوں کو پھاڑ دیا جائے گا۔

✿ ✿ ✿

۷۷۲. حدثنا عبدالله بن مروان عن سعيد بن يزيد التنوخي عن الزهري قال اذا اختلفت الرايات السود فيها بينهم أتاهم الرايات الصفر فيجتمعون في قنطرة أهل مصر فيقتتل أهل المشرق وأهل المغرب سبعا ثم تكون الدبرة على أهل المشرق حتى ينزلوا الرملة فيقع بين أهل الشام وأهل المغرب شيء فيغضب أهل المغرب فيقولون انا جئنا لننصركم ثم تفعلون ما يفعلون والله لنخلن بينكم وبين أهل المشرق فينبهونكم لقلة أهل الشام يومئذ في أعينهم ثم يخرج السفياني ويتبعه أهل الشام فيقاتل اهل المشرق

۷۷۲ ﴿ عبداللہ بن مروان نے، سعید بن یزید التنوخی سے روایت کی ہے کہ، الزہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب کالے جھنڈوں میں باہمی اِختلاف ہوجائے گا تو ان پر زَرد جھنڈے آجائیں گے۔ وہ مصر والوں کے پُل پر جمع ہوں گے۔ پھر وہ مشرق والے اور مغرب والے باہم سات 7 دِن تک ایک دوسرے کو قتل کریں گے، پھر مشرق والے پیٹھ پھیر دیں گے، "رملۃ" میں جا اُتریں گے، پھر شام والوں اور مغرب والوں کے دَرمیان کوئی معاملہ ہوگا تو مغرب والے غُصّے میں ہوں گے اور کہیں گے کہ ہم تو تمہاری مدد کے لئے آئے تھے، پھر تم ایسا کیوں کر رہے ہو! اللہ کی قسم ہم تمہارے اور مشرق والوں کے بیچ سے نکل جائیں گے، تو وہ تمہیں مَزا چکھا دیں گے، اس لئے کہ شام والے ان کی نگاہ میں بہت کم تھے، پھر سُفیانی خُروج کرے گا اور اہلِ شام اس کے ساتھ ہوجائیں گے، وہ مِل کر مشرق والوں سے لڑیں گے۔

✿ ✿ ✿

۷۷۳. حدثنا عبدالقدوس عن صفوان عن مشيخة قالوا أهل حمص أشقى أهل الشام بالبربر

۷۷۳ ﴿ عبدالقدوس نے، صفوان سے روایت کی ہے کہ مشائخ فرماتے ہیں کہ اہل شام والوں میں سے حمص والے بربر کے ہاتھوں مصائب اُٹھائیں گے۔

✿ ✿ ✿

۷۷۴. حدثنا عبدالله بن مروان عن أرطاة عن تبيع عن كعب قال أسلم أهل الشام وأسعد أجنادها بالرايات الصفر أهل دمشق وأشقى أهل الشام وأجنادها أهل حمص وأنهم ليغمرن الشام كما يغمر الماء القربة

۷۷۴﴾ عبداللہ بن مروان نے، ارطاۃ سے، انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ شام والوں میں سب سے زیادہ سلامتی والے اوران کے لشکروں میں سب سے زیادہ سعادت مند زرد جھنڈوں والوں کے لئے دِمشق والے ہوں گے اور شام والوں میں سے اوراس کے لشکروں میں سے سب سے زیادہ سخت ''حمص'' والے ہوں گے، اور وہ شام میں یوں پھریں گے جیسے پانی مشکیزہ میں پھرتا ہے۔

○ ○ ○

۷۷۵. حدثنا الوليد بن مسلم عن عبدالجبار بن رشيد الأزدي عن أبيه عن ربيعة القصير عن تبيع عن كعب قال والذي نفسي بيده ليخربن البربر حمص آخر عر كتين الآخرة منها ينزعون مسمامير أبواب أهلها ويكون لهم وقعة بفلسطين ثم يسيرون من حمص الى بحيرة فامية أو دونها بفرسخ فيخرج عليهم خارجي فيقتلهم

۷۷۵﴾ الولید بن مسلم نے، عبدالجبار بن رشید الازدی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ربیعۃ القصیر، سے، انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اُس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، ضرور بَربَر حمص کو خراب کریں گے۔ دوسری مرتبہ میں وہ لوگوں کے دروازوں کی کیلیں تک اُکھیڑ دیں گے، ان کا ایک واقعہ فلسطین میں ہوگا پھر وہ ''حمص'' سے ''بحیرۃ فامیہ'' کی طرف چلیں گے، یا اُس سے پہلے ایک فَرسَخ فاصلے پر پڑاؤ ڈالیں گے، پھر اُن پر ایک خارجی خُروج کرے گا اور اُنہیں قتل کردے گا۔

○ ○ ○

۷۷۶. حدثنا أبو يوسف المقدسي عن محمد بن عبيدالله عن يزيد بن سندي عن كعب قال اذا ظهر المغرب على مصر فبطن الأرض يومئذ خير من ظهر ها لأ هل الشام ويل للجندين جند فلسطين والأردن وبلد حمص من بر بر يضربون ؛سيوفهم الى باب للعطر وصاحب المغرب رجل من كنده أعرج

۷۷۶﴾ ابو یوسف المقدسی نے، محمد بن عبیداللہ سے، انہوں نے یزید بن سندی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب مغرب والے مِصر پر غالب آجائیں گے تو اس وقت شام والوں کے لئے زَمین کا پیٹ اس کی پیٹھ سے بہتر ہوگا، بَربَریوں کی وجہ سے فلسطین، اُردن اور حمص کے لشکروں کے لئے ہلاکت ہوگی، یہ بَربَری اُنہیں اپنی تلواروں سے مارتے ہوئے ''باب العطر'' تک لائیں گے۔ مغرب والا آدمی ''کندۃ قبیلۃ'' کا ہوگا اور لنگڑا ہوگا۔

○ ○ ○

۷۷۷. حدثنا ضمرة عن الأوزاعي عن حسان أو غيره قال يقال اذا بلغت الرايات الصفر مصر فاهرب في الأرض جهدک هربا فاذا بلغک أنهم نزلوا الشام وهي السره فان استطعت أن تلتمس سلما في السماء أو نفقا في الأرض فا فعل

۷۷۷﴿ ضمرة، الاوزاعی سے، وہ حسان یا کسی اور سے روایت کرتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ جب زرد جھنڈے مصر تک پہنچ جائیں گے تو زمین میں پوری کوشش کر کے بھاگنا۔ جب تجھے یہ اطلاع پہنچے کہ وہ شام کی سرزمین پر اُتر چکے ہیں تو اگر تجھ میں اَستطاعت ہو کہ سیڑھی لگا کر آسمان پہ چڑھ جاؤ یا سُرنگ کے ذریعے زمین میں گھس جاؤ تو کر ایسا لینا!

۞ ۞ ۞

۷۷۸. حدثنا يحي بن اليمان عن ابن المبارک عن الأوزاعي عن حسان بن عطية قال كان يقال اذا رأيتم الرايات الصفر فبطن الأرض يومئذ خيرمن ظهرها

۷۷۸﴿ یحییٰ بن الیمان نے، ابن المبارک سے، انہوں نے الاوزاعی سے روایت کی ہے کہ حسان بن عطیۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ جب تم زَرد جھنڈے دیکھ لوتو پھر زمین کا اَندرونی حصہ میں تمہارے لئے اس کی پیٹھ سے بہتر ہوگا۔

۞ ۞ ۞

۷۷۹. حدثنا بقية عن الأ خموسي عن أبيه عن تبيع عن كعب قال ينزل البربر من السفن الجون ثم يخر جون بأسيافهم يستنون حتى يدخلوا حمص وبلغني أن شعارهم يومئذيا حمص يا حمص

۷۷۹﴿ بقیۃ نے، الاخموسی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بَربَری ''جون'' نامی جگہ پر کشتیوں سے اُتریں گے، پھر وہ اپنی تلواریوں کے ساتھ ''حمص'' میں داخل ہو جائیں گے، اور مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ ان کا شعار اُس دِن ''یاحمص، یاحمص'' ہوگا۔

۞ ۞ ۞

۷۸۰. حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة قال حدثني محدث عن كعب قال اذا خرج البربر من حمص الى فاميه أر حلهم الله وبعث على دوابهم داء فلا يبقى منها شيء الا نفق ثم نفاهم بالموتان والبطن فيهربون الى مشارق الجبل الأ سود ليختفوا فيه فيتبعهم السلمون فيقتلونهم مقتلة عظيمة حتى ان الرجل الواحد منهم ليقتل منهم السبعين فما دون ذلک فلا يفلت منهم الا القليل

۷۸۰﴿ عبداللہ بن مروان نے، ارطاۃ سے، انہوں نے ایک روایت سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بَربَر حمص سے ''فامیہ'' کی طرف نکلیں گے تو اللہ تعالیٰ اُنہیں سوار کرائے گا، اوران کے جانوروں پر

بیماری بھیج دے گا پھران سے کوئی باقی نہ رہے گا مگر یہ کہ خرچ ہو جائے گا، پھر اُنہیں وہاں سے پیٹ وغیرہ کی بیماری کی وجہ سے نکالے
گا، وہ کالے پہاڑوں کی طرف بھاگیں گے، آکر اس میں چھپ جائیں، مسلمان ان کا پیچھا کریں گے اور اُنہیں خوب قتل کریں
گے۔ مسلمانوں کا ایک آدمی ان کے لگ بھگ ستّر (70) آدمیوں کو قتل کرے گا۔

۞ ۞ ۞

۷۸۱. حدثنا عبدالله بن مروان عن أرطاة عن تبيع عن كعب قال اذا رأيت الرايات الصفرنزلت الأ سكندرية ثم نزلوا سرة الشام فعند ذلك يخسف بقرية من قرى دمشق يقال لها حرستا.

۷۸۱ عبداللہ بن مروان نے، ارطاۃ سے، انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تُو دیکھ لے کہ زرد جھنڈے اسکندریہ میں اُتر چکے ہیں تو پھر وہ شام کی سرزمین میں اُتریں گے، اس وقت دمشق کا قریہ (یعنی بستی) ''حرستا'' نامی زمین میں دھنس جائے گا۔

۞ ۞ ۞

۷۸۲. حد ثنا الحكم بن نافع عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب قال ليقتسمن أهل مصر الجون بالحبال بينهم و ذلک لحسور نيلهم أومدة فيغر قهم

۷۸۲ الحکم بن نافع نے، صفوان سے، انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ضرور بالضرور مصر والے مقام ''جون'' کو رسیوں کے ذریعہ باہم تقسیم کریں گے پھر (دریائے) نیل کو روک دیا جائے گا، یا اُس میں اضافہ کر دیا جائے گا، تاکہ وہ اُنہیں ڈبو دے۔

۞ ۞ ۞

۷۸۳. حدثنا عبدالله بن مروان عن أبيه عن عمرو بن شعيب عن أبيه قال دخلت على عبد الله بن عمر حين نزل الحجاج بالكعبة فسمعته يقول اذا أقبلت الرايات السود من الشرق والرايات الصفر من المغرب حتى يلتقوا في سره الشام يعني دمشق فهنالک البلاء هنالک البلاء

۷۸۳ عبداللہ بن مروان نے اپنے والد سے، انہوں نے عمرو بن شعیب سے روایت کی ہے کہ حضرت شعیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب حجاج ''کعبۃ'' پر اُترا تو میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آیا، انہوں نے ارشاد فرمایا کہ جب کالے جھنڈے مشرق کی طرف سے اور زرد جھنڈے مغرب کی طرف سے آکر شام کے بیچ یعنی دمشق میں مل جائیں تو وہاں آفتیں ہوں گی وہاں آفتیں ہوں گی۔

۞ ۞ ۞

۷۸۴. قال أبوه وحدثني أمية بن يزيد القرشي عن سليمان بن عطاء بن يزيد الليثي عن امر أة أبيه قالت سمعت أباه يقول مثل ذلک

۷۸۴﴾ امیہ بن یزید القرشی، سلیمان بن عطاء، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب حجاج ''کعبہ'' پر اُترا تو میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عالیٰ عنہما کے پاس آیا، اُنہیں ارشاد فرمایا کہ جب کالے جھنڈے مشرق کی طرف سے اور زرد جھنڈے مغرب کی طرف سے آ کر شام کے بیچ یعنی دمشق میں مل جائے تب وہاں آفتیں ہوں گی وہاں آفتیں ہوں گی۔

۞ ۞ ۞

۷۸۵. حدثنا محمد بن حمير عن نجيب بن السري قال لأهل المغرب خرجتان خرجة ينتهون الى قنطرة الفسطاط يربطون خيولهم فيها و خرجة أخرى الى الشام

۷۸۵﴾ محمد بن حمیر نے روایت کی ہے کہ نجیب بن السری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مغرب والے دو مرتبہ خُروج کریں گے، پہلی مرتبہ خُروج میں وہ ''فسطاط'' کے پُل تک پہنچ جائیں گے اور اپنے گھوڑوں کو وہاں باندھ دیں گے، دوسری مرتبہ ان کا خُروج شام کی طرف ہوگا۔

۞ ۞ ۞

۷۸۶. حدثنا محمد بن حمير عن ابن لهيعة عن بكر بن سوادة قال قال عمر بن الخطاب رضى الله عنه لرجل من أهل مصر ليأتينكم أهل الأ ندلس حتى يقاتلونكم بوسيم.

۷۸۶﴾ محمد بن حمیر نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے بکر بن سوادہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مصری سے کہا کہ ضرور اُندلس والے تمہارے پاس آئیں گے۔ وہ تم سے خوب لڑیں گے۔

۞ ۞ ۞

۷۸۷. حدثنا يحي بن سعيد عن أبي اسحاق شيخ من أهل الكوفة عن أبي شريح قال حدثني أبو الخير اليزني عن عقبة بن عامر الجهني قال اذا خرج أهل المغرب خلفت الروم على المغرب فتخرب عند ذلك الأ سكندر ية ومصر وساحل الشام

۷۸۷﴾ یحییٰ بن سعید نے، ابو اسحٰق کوفی سے، انہوں نے ابو شریح سے، انہوں نے ابو الخیر الیزنی سے روایت کی ہے کہ عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اہلِ مغرب خُروج کریں گے تو ان کے پیچھے مغرب میں رُومی رہ جائیں گے۔ اس وقت اسکندریہ، مصر اور ساحلِ شام تباہ ہو جائیں گے۔

۞ ۞ ۞

۷۸۸. حدثنا يحي بن سعيد حدثنا الحجاج عن عبدالله بن سعيد عن طاوس عن ابن عباس رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا أقبلت فتنة من المشرق وفتنة من المغرب فالتقوا ببطن الشام فبطن الأرض يومئذ خير من ظهرها

۷۸۸﴾ یحییٰ بن سعید نے، الحجاج سے، انہوں نے عبداللہ بن سعید سے، انہوں نے، طاؤس سے روایت کی ہے، کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب ایک فتنہ مشرق کی طرف سے

اور دوسرا فتنہ مغرب کی طرف سے آئے گا اور شام کے وسط میں، وہ باہم مل جائیں گے، تو زمین کا پیٹ اس کی پیٹھ سے بہتر ہوگا۔

۷۸۹. قال يحي بن سعيد واخبرني ايوب بن شعيب عن الاعمش عن ابي عبيدة عن عبد الله أنه صعد داره فنظر الى الكوفة فقال وأعظم بها خربة من قام يحيطون بها ياتون من قبل المغرب

۷۸۹ یحیٰ بن سعید نے، ایوب بن شعیب سے، انہوں نے الاعمش سے، انہوں نے ابی عبیدۃ سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے گھر کی چھت پر چڑھے اور کوفہ کی طرف دیکھ کر فرمانے لگے کہ اس کے لئے بہت بڑی تباہی ہے ایسی قوم کی طرف سے جو اس کا گھیراؤ کرے گی اور وہ مغرب سے آئی ہوگی۔

✿ ✿ ✿

۷۹۰. حدثنا محمد بن حميرعن النجيب بن السري قال يخرج عبد الرحمن بأهل المغرب وقد استولت الروم على الاسكندرية فهم فيها فيقاتلونهم فيهز مونهم وينفونهم عنها

۷۹۰ محمد بن حمیر کہتے ہیں کہ النجیب بن السری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اہلِ مغرب میں سے عبدالرحمٰن خروج کرے گا، اور رُومی اسکندریہ پر غالب آچکے ہوں گے۔ پھر مغرب والے ان سے لڑیں گے اور اُنہیں شکست دیں گے اور اُنہیں اسکندریہ سے نکال باہر کریں گے۔

✿ ✿ ✿

۷۹۱. حدثنا عبد القدوس عن صفوان عن مشيخته قال كان الروم الذين كانوا بحمص يتخوفون عليها البربر ويقولون ويلك ياتمرة من بربريعنون ويلك يا حمص من بربر

۷۹۱ عبدالقدوس نے، صفوان سے، وہ مشائخ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رُومی جو "حمص" میں تھے وہ حمص کے متعلق بَربَر سے ڈرتے تھے، اور کہتے تھے کہ اَے "تمرہ"! تیرے لئے بَربَر کی طرف سے ہلاکت ہے "تمرہ" سے ان کی مراد "حمص" تھا۔

✿ ✿ ✿

۷۹۲. حدثنا بقية وغيره عن صفوان بن عمروعن أبي هزان عن كعب قال اذا التفت الرايات السود والرايات الصفرفي سره الشام فبطن الأرض خير من ظهرها قال صفوان لينزعن البربر أبواب حمص عما سواها

۷۹۲ بقیہ وغیرہ نے، صفوان بن عمرو سے، انہوں نے ابی ہزان سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سیاہ جھنڈے اور زَرد جھنڈے شام کے وسط میں باہم لڑ پڑیں تو زَمین کا اَندرُونی حصہ اس کے اُوپر کے حصہ

سے بہتر ہوگا، حضرت صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ بَربَر لوگ ''حمص'' پر قابض ہو جائیں گے۔

٭ ٭ ٭

۷۹۳. حدثنا عبد الله بن مروان عن سعيد بن يزيد عن الزهزي قال اذا اجتمع أهل المشرق وأهل المغرب برايات صفر بمصر فيقتتلون عند القنطرة سبعا ثم يبلغون الرملة

۷۹۳ عبداللہ بن مروان نے، سعید بن یزید سے روایت کی ہے کہ، الزہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب مشرق والے اور مغرب والے زَرد جھنڈوں سمیت مصر میں اکٹھے ہو جائیں گے تو وہ سات (7) دِن تک لڑتے رہیں گے، پھر مشرق والے ''رملہ'' پہنچ جائیں گے۔

٭ ٭ ٭

۷۹۴. حدثنا أبو عمر عن ابن لهيعة عن الوهاب بن حسين عن محمدبن ثابت عن أبيه عن الحارث عن ابن مسعود قال اذا خرج رجل من فهر يجمع بربر خرج رجل من ولد أبي سفيان فاذا بلغ الفهري خروجه الفترقو الثلاث فرق فرقة يرجعون وفرقة تثبت معه يسيرون الى الشام وفرقة الى الحجاز فيلتقون في وادي العنصل بالشام فهزم البربر ثم يقاتل أهل الشام

۷۹۴ ابوعمر نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالوہاب بن حسین سے، انہوں نے اپنے والد سے، اُنہوں نے محمد بن ثابت سے، انہوں نے الحارث سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بَربَریوں کو اکٹھا کرنے کے لئے جب ایک آدمی ''قبیلہ فہر'' سے نکلے گا تو ابوسُفیان کی اولاد میں سے بھی ایک شخص خُروج کرے گا، جب فہری کو اس کے خُروج کی اِطلاع ملے گی تو وہ تین 3 جماعتوں میں تقسیم ہو جائیں گے، ایک جماعت واپس لوٹ جائے گی، اور ایک جماعت فہر یکے ساتھ ثابت قدم رہے گی۔ وہ شام کی طرف روانہ ہوں گے اور ایک جماعت حجاز چلی جائے گی، پس سُفیانی اور فہری کی فوجیں ملکِ شام میں ''وادی العنصل'' نامی جگہ میں ایک دوسرے سے لڑیں گی بَربَریوں کو شکست ہوگی پھر سُفیانی شام والوں کے ساتھ لڑے گا۔

٭ ٭ ٭

۷۹۵. حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة قال اذا اصطكت الرايات الصفر والسود في سره الشام فالويل لساكنها من الجيش المهزوم ثم الويل لهامن الجيش الهازم ويل لهم المشوه الملعون

۷۹۵ عبداللہ بن مروان کہتے ہیں کہ ارطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب شام کے وسط میں زَرد اور سیاہ جھنڈے باہم ٹکرا جائیں گے تو ہلاکت ہے شام والوں کے لئے اس جماعت کی وجہ سے بھی جس نے شکست کھائی اور اس جماعت کی وجہ سے بھی جس نے شکست دی، ہلاکت ہے ان کے لئے تُرش رُو ملعون کی وجہ سے۔

٭ ٭ ٭

٥٩٦. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة بن المنذر قال يحبيء البربر حتى ينزلوا بين فلسطين والأردن فتسير اليهم جموع المشرق والشام حتى ينزلوا الجابية ويخرج رجل من ولد صخر في ضعف فيلقى جيوش المغرب على ثنية بيسان فير دعهم عنها ثم يلقاهم من الغد فير دعهم عنها فينحازون وراء ها ثم يلقاهم في اليوم الثالث فيردعهم الى عين الريح فيأتيهم موت رئيسهم فيفترقون فى ثلاث فرق فرقة ترتد على أعقابها وفرقة تلحق بالحجاز وفرقة تلحق بالصخري فيسير الى بقية جموعهم حتى يأتي ثنية فتق فيلتقون عليها فيدال عليهم الصخري ثم تعطف الى جموع المشرق والشام فتلقاهم فيدال عليهم ما بين الجابية والخربة حتى تخوض الخيل في الدماء ويقتل اهل الشام رئيسهم وينحازون الى الصخري فيدخل دمشق فيمثل بها وتخرج رايات من المشرق مسوده فتنزل الكوفة فيتوارى رئيسهم فيهافلا يدرى موضعه فيتحين ذلک الجيش ثم يخرج رجل كان مختفيا في بطن الوادي فيلي أمر ذلک الجيش وأصل مخرجه غضب مماصنع الصخري بأهل بيتة فيسير بجنود المشرق نحو الشام ويبلغ الصخري مسيره اليه فيتوجه بجنود أهل المغرب اليه فيلتقون بجبل أهل الحص فيهلک بينهما عالم كثير ويولي المشرقي منصرفا ويتبعه الصخري فيدركه بقرقيسيا عند مجمع النهرين فيلتقيان فيفرغ عليهم الصطر فيقتل من جنود المشرقي من كل عشرة سبعة ثم يدخل جنود الصخري الكوفة فيسوم أهلها الخسف ويوجه جندا من أهل المغرب الى من بازائه من جنود المشرق فيأتونه بسبيهم فانه لعلى ذلک اذ يأتيه خبر ظهور المهدي بمكة فيقطع اليه من الكوفة بعثا يخسف به قال أرطاة ويكون بين أهل المغرب وأهل المشرق بقنطرة الفسطاط سبعة أيام ثم يلتقون بالعريش فتكون الدبرة على أهل المشرق حتى يبلغوا الأردن ثم يخرج عليهم السفياني بعد وكان الروم الذين كانوا بحمص كانوا يتخوفون عليها البربر ويقولون ويلک ياتمرقمن بربر

۷۹۶﴾ الحکم بن نافع نے، جراح سے، روایت کی ہے کہ ارطاۃ بن المنذر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بَربَر آئیں گے وہ فلسطین اوراُردن کے درمیان اُتریں گے،ان کی طرف مشرق اور شام کے لشکر روانہ ہوں گے جو مقام ''جابیہ'' پہ پڑاؤ ڈالیں گے۔''صخر'' کی اَولاد میں سے ایک شخص پسماندگی کی حالت میں خُروج کرے گا،وہ مغرب کے لشکر سے ''ثنیۃ بیسان'' میں لڑے گا۔اوران مغربیوں کووہاں سے پیچھے دھکیل دے گا،اَگلے دِن لڑے گا،اوراُنہیں مزید پیچھے دھکیل دے گا،وہ مغربی وہاں سے پہلے پناہ ڈھونڈیں گے،پھر وہ تیسرے دِن اُن پرحملہ کرے گااوراُنہیں ''عین الریح'' تک دھکیل دے گا،پھران مغربیوں

کے پاس ان کے اُمیر کے مَرنے کی اِطلاع پہنچے گی،تو یہ تین (3) جماعتوں میں تقسیم ہوجائیں گے،ایک جماعت تو اُلٹے پاؤں واپس چلی جائے گی، دوسری حجاز چلے جائے گی،اور تیسری صحریوں کے ساتھ مل جائے گی، پھر یہ اُنہیں لے کر بقیہ لشکریوں کی طرف لے جائیں گے،حتی کہ ''ثمنیۃ فتق'' پر ٹھہر جائیں گے،ان پر حکومت صحری کی ہوگی، پھر یہ مشرق اور شام کے لشکروں کی طرف متوجہ ہوگا پس یہ ان سے لڑے گا اور اس کی حکومت ''جابیۃ'' اور ''خربہ'' کے درمیان قائم ہوجائے گی، گھوڑے خون میں نہا جائیں گے۔

۞ ۞ ۞

۷۹۷. حدثنا ابن حمير عن النجيب قال يخرج عبدالرحمن بأهل المغرب وقد استولت الروم على الأسكندرية وهم فيها فيقاتلونهم فيهز مونهم وينونهم عنها

۷۹۷﴾ ابن حمیر کہتے ہیں کہ النجیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عبدالرحمٰن مغرب والوں کو لے کر خُروج کرے گا اور رومی اسکندریہ پر غالب آجائیں گا، رُومی اسکندریہ ہی میں ہوں گے کہ عبدالرحمٰن کا لشکر واپس ہوکر ان سے لڑے گا، اُنہیں شکست دے گا اور اُنہیں اسکندریہ سے نکال باہر کردے گا۔

۞ ۞ ۞

۷۹۸. حدثنا يحيى بن سعيد عن أبي هانىء قال حدثنا أبو عبدالرحمن الحبلي عن عبدالله بن عمرو رضى الله عنهما قال قسم الشر سبعين جزء فجعل تسعة وستون في البربر وجزء في سائر الناس

۷۹۸﴾ یحیٰی بن سعید نے، ابو ہانی سے، انہوں نے ابوعبدالرحمٰن الحبلی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ شَر کو سَتّر (70) حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے پس نناوے (99) فی صد بَربَریوں میں اور ایک 1 فیصد باقی تمام لوگوں میں رکھا گیا ہے۔

۞ ۞ ۞

۷۹۹. حدثنا بقية بن الو ليد عن بشربن عبدالله بن يسار قال سمعت بعض أشياخنا يقول ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نساء البربر خيرمن رجالهم بعث فيهم نبي فقتلوه فوليبه النساء فدفنه

۷۹۹﴾ بقیۃ بن الولید کہتے ہیں کہ بشر بن عبداللہ بن یسار رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مَیں نے بعض مشائخ سے سُنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بَربَر کی عورتیں ان کے مَردوں سے بہتر ہیں ان میں ایک نبی بھیجا گیا تھا تو اُنہوں نے اُسے قتل کیا پھر ان کی عورتیں اس نبی کی نگران بن گئیں، اور اُنہوں نے اُسے دَفن کیا۔

۞ ۞ ۞

۸۰۰. حدثنايحيى بن سعيد عن عثمان بن عبدالرحمن عن عنبسة بن عبدالرحمن عن شبيب بن بشر عن أنس بن مالك رضى الله عنه قال أتيت رسول الله صلى الله عليه

وسلم ومعي وصيف بربري فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان قوم هذا أتاهم نبي قبلي فذبحوه وطبخوه فأكلوا اللحم وشربوا مرقه

۸۰۰﴾ یحییٰ بن سعید نے، عثمان بن عبدالرحمٰن سے، انہوں نے عُتبہ بن عبدالرحمٰن سے، انہوں نے شعیب بن بشر سے روایت کی ہے کہ اُنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ ایک بَربَری خادِم تھا، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کی قوم کے پاس مجھ سے پہلے نبی آیا تھا، تو اُنہوں نے اُسے ذبح کیا اور اُسے پکایا اور اس کا گوشت کھایا، اور اس کا شوربا پی گئے۔

۞ ۞ ۞

۸۰۱. حدثنا بقية عن صفوان بن عمرو عن أبي هزان عن كعب قال اذا التقت الرايات السود والصفر في سره الشام فبطن الأرض خير من ظهرها قال صفوان لينز عن البربر أبواب حمص فضلا عما سواه

۸۰۱﴾ بقیہ نے، صفوان بن عمر سے، انہوں نے ابو ہزان سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب کالے اور سیاہ جھنڈے آپس میں لڑ پڑیں گے تو زمین کا پیٹ اس کی پیٹھ سے بہتر ہے، حضرت صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ضرور بَربَر اور علاقوں کے علاوہ حمص کو بھی فتح کر لیں گے۔

۞ ۞ ۞

صفة السفياني واسمه ونسبه

سُفیانی کون ہوگا؟

۸۰۲. حدثنا الوليد عن أبي عبدة للشجعي عن أبي أمية الكلبي عن شيخ أدرك الجاهلية قال بدؤا السفياني خروجه من قرية من غرب الشام يقال لها أندرا في سبعة نفر

۸۰۲﴾ الولید نے، ابی عبدۃ اشجعی سے روایت کی ہے کہ ابو اُمیہ الکلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ بات ایسے بوڑھے شخص نے کہی جس نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا اُنہوں نے کہا کہ سُفیانی کے خُروج کی اِبتداء شام کے مغربی حصہ کی ایک بستی سے ہوگی، جس کا نام ''اندر'' ہوگا، اس کے ساتھ شروع میں صرف سات 7 آدمی ہوں گے۔

۞ ۞ ۞

۸۰۳. حدثناسعد أبو عثمان عن جابر عن أبي جعفر قال يملك السفياني حمل امرأة

۸۰۳﴾ سعید ابوعثمان نے، جابر سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر فرماتے ہیں کہ سُفیانی عورت کے حمل کی مدّت کے برابر حکومت کرے گا۔

۞ ۞ ۞

۸۰۴. حدثنا الوليد عن أبي عبدالله عن عبد الكريم عن ابن الحنفية قال بين خروج الراية السود اء من خراسان وشعيب بن صالح وخروج المهدي وبين أن يسلم الأمر للمهدي اثنان وسبعون شهرا

۸۰۴﴾ الولید نے، ابوعبداللہ سے، انہوں نے عبدالکریم سے روایت کی ہے کہ ابن الحنفیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کالے جھنڈوں کا خراسان سے خروج، (حضرت) شعیب بن صالح کا خروج (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کا خروج اور ان کے حکومت حوالے ہونے کے درمیان بہتر (72) مہینے لگیں گے۔

✿ ✿ ✿

۸۰۵. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن عبد العزيز بن صالح عن علي بن رباح عن ابن مسعود قال يبتدى نجم ويتحرك بايليا رجل أعور العين ثم يكون الخسف بعد ذلك

۸۰۵﴾ رشدین نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالعزیز بن صالح سے، انہوں نے علی بن رباح سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ پہلے ایک ستارہ ظاہر ہوگا اور ایک کانا آدمی ''ایلیا'' میں متحرک ہوگا، پھر اس کے بعد دھنسنا ہوگا۔

✿ ✿ ✿

۸۰۶. حدثنا سعيد أبو عثمان عن جابر عن أبي جعفر قال هو أخوص العين

۸۰۶﴾ سعید ابوعثمان نے، جابر سے روایت کی ہے کہ ابی جعفر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس کی آنکھیں دھنسی ہوئی ہوگی۔

✿ ✿ ✿

۸۰۷. حدثنا يحي بن سعيد عن سليمان بن عيسى قال بلغني أن السفياني يملك ثلاث سنين ونصف

۸۰۷﴾ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ سلیمان بن عیسیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ سُفیانی ساڑھے تین سال تک بادشاہ رہے گا۔

✿ ✿ ✿

۸۰۸. حدثنا عبدالله بن مروان عن أرطاة عن تبيع عن كعب قال يملك حمل امرأة اسمه عبدالله بن يزيد وهو الأ زهر ابن الكلبية أوالزهري بن الكلبية المشوه السفياني

۸۰۸﴾ عبداللہ بن مروان نے، ارطاۃ سے، انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص جس کا نام ''عبداللہ بن یزید'' ہوگا وہ عورت کے حمل کی مدت کے برابر عرصے تک حکومت کرے گا، اس کا نام ''ازہر بن الکلبیہ'' یا ''زہری بن الکلبیہ سفیانی'' ہوگا۔

✿ ✿ ✿

۸۰۹. حدثنا الحكم عن جراح عن أرطاة قال يدخل الأزهر بن الكلبية من الكوفة فتصيبه قرحة فيخرج منها فيموت في الطريق ثم يخرج رجل آخر منهم بين الطائف ومكة أو بين مكة والمدينة من شيب وطباق وشجر بالحجاز مشوه الخلق مصفح الرأس حمش الساعدين غائر العينين في زمانه تكون هدة

۸۰۹﴾ الحکم نے، جراح سے روایت کی ہے کہ ارطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ازہر بن الکلبیہ کوفہ میں داخل ہوگا، پھر اسے ایک زخم لگے گا وہ کوفہ سے نکلے گا، تو وہ راستے میں مَر جائے گا، پھران میں سے ایک آدمی بڑے سر والا، پتلی پنڈلیوں والا، دھنسی ہوئی آنکھوں والا، صلح کے زمانے میں طائف اور مکہ کے درمیان سے یا مکہ اور مدینہ کے درمیان سے خروج کرے گا، شیب، طباق، اور شجر کے قبائل حجاز میں اس کے ساتھ چلیں گے۔

٭ ٭ ٭

۸۱۰. حدثنا عبدالله بن مروان عن ارطاة قال السفياني الذي يموت الذي يقاتل اول شيء من الرايات السود والرايات الصفر في سره الشام مخرجه من المندرون شرقي بيسان على جمل أحمر عليه تاج يهزم الجماعة مرتين ثم يهلك وهو يقبل الجزية ويسبي الذرية ويبقر بطون الحبالى

۸۱۰﴾ عبداللہ بن مروان کہتے ہیں کہ ارطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سُفیانی سب سے پہلے کالے جھنڈوں والوں اور زرد جھنڈے والے کے ساتھ لڑے گا، اس کا خروج ''بیسان'' کے مشرقی علاقہ ''المندرون'' سے ہوگا، وہ تاج پہنے وہ ایک سُرخ اُونٹ پر سوار ہوگا۔ ایک جماعت کو دومرتبہ شکست دینے کے بعد وہ مَر جائے گا، وہ جزیہ قبول کرے گا، بچوں کو قیدی بنائے گا اور حاملہ عورتوں کے پیٹ پھاڑے گا۔

٭ ٭ ٭

۸۱۱. حدثنا بقية عن أبي بكر بن أبي مريم عن ضمرة بن حبيب عن أبي هزان عن كعب قال ولا يته تسعة أو سبعة أشهر قال أبو بكر وقال ضمرة ودينار بن دينار ولايته حمل امرأة

۸۱۱﴾ بقیہ نے، ابی بکر بن ابی مریم سے، انہوں نے ضمرۃ بن حبیب سے، انہوں نے ابو ہزان سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں سُفیانی کی حکومت سات (7) یا نو (9) مہینے رہے گی، حضرت ابوبکر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ضمرۃ بن دینار رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اس کی حکومت عورت کے حمل کی مُدّت کے برابر ہوگی۔

٭ ٭ ٭

۸۱۲. حدثنا عبدالقدوس وغيره عن ابن عياش عمن حدثه عن محمد بن جعفر عن علي قال السفياني من ولد خالد بن يزيد بن أبي سفيان رجل ضخم الهامة بوجهه آثار

جدري وبينه نكتة بياض يخرج من ناحية مدينة دمشق في واديقال له وادي اليابس يخرج في سبعة نفرمع رجل منهم لواء معقود يعرفون في لوائه النصر يسير بين يديه على ثلاثين ميلا لا يرى ذلک العلم أحد يريد الا انهزم

۸۱۲ عبدالقدوس نے ابن عیاش سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ محمد بن جعفر علی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سُفیانی، خالد بن یزید بن ابی سفیان کی اَولاد میں ہوگا، اس کا سَر بڑا ہوگا اس کے چہرے پر جلد کی بیماری (جدری) کے نشان ہوں گے۔ اس کی آنکھ میں سفید نکتہ ہوگا، وہ دِمشق کے شہر کے ایک کونے سے خُروج کرے گا جس کا نام "وادی الیابس" ہوگا۔ اس کے ہمراہ سات 7 آدمی ہوں گے، ان میں سے ایک کے ہاتھ میں جھنڈا ہوگا، جس پر گرہیں ہوں گی، لوگ اس کے جھنڈے میں مدد کو پہچان جائیں گے، وہ جھنڈا ان سے آگے تین 3 میل کی دُوری پہ چلے گا، جو بھی اس جھنڈے کو دیکھ کر اس پر غالب آنے کا اِرادہ کرے گا، اُسے شکست ہوگی۔

✿ ✿ ✿

۸۱۳. حدثنا بقية وعبد القدوس عن أبي بكر عن الأشياخ قال يخرج السفياني من الوادي اليابس يخرج اليه صاحب دمشق ليقاتله فاذا نظر الى رايته انهزم قال عبد القدوس والي دمشق لبني العباس يومئذ

۸۱۳ بقیہ اور عبدالقدوس نے ابو بکر سے روایت کی ہے کہ الاشیاخ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سُفیانی "وادی یابس" سے خُروج کرے گا، اس کے خلاف دِمشق کا حکمران نکلے گا تاکہ اس کے ساتھ لڑے جب وہ اس کے جھنڈے کو دیکھے گا تو شکست کھائے گا۔ حضرت عبدالقدوس رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ دِمشق کا حکمران اس دور میں بنی عباس کی طرف سے مامور ہوگا۔

✿ ✿ ✿

۸۱۴. حدثنا عبدالقدوس عن أرطاة عن ضمرة قال السفياني رجل ابيض جعد الشعره ومن قبل من ماله شيئا كان رضفا في بطنه يوم القيامة

۸۱۴ عبدالقدوس نے، ارطاۃ سے روایت کی ہے کہ ضمرۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سفیانی سفید رنگ کا گھنگریالے بالوں والا ہوگا، جس نے اس کے مال کو قبول کیا تو وہ اس کے پیٹ میں قیامت کے دِن گرم پتھر ہوگا۔

✿ ✿ ✿

۸۱۵. حدثنا أبو عمر عن ابن لهيعة عن عبدالوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن أبيه عن الحارث بن عبدالله يخرج رجل من ولد أبي سفيان في الوادي اليابس في رايات حمر دقيق الساعدين والساقين طويل العنق شديد الصفرة به أثر العبادة

۸۱۵ ابوعمر نے، اِبن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ الحارث بن عبداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ابوسفیان کی اولاد میں سے ایک شخص "وادی یابس" میں خُروج کرے گا، اس کے جھنڈے سُرخ ہوں گے، وہ پتلی پنڈلی اور (پتلے) ہاتھوں والا ہوگا۔ اس کی گردن لمبی ہوگی، اِنتہائی

زرد ہوگا، اس پہ عبادت کا اثر ہوگا۔

۸۱۶. حدثنا عثمان بن كثير عن سعيد بن سنان عن أبي الزاهرية عن جبير بن نفير قال ويل لعبد الرحمن من عبدالله وويل لعبد الله من عبدالرحمن.

۸۱۶ عثمان بن کثیر نے، سعید بن سنان سے، انہوں نے ابو الزاہریہ سے روایت کی ہے کہ جبیر بن نفیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہلاکت ہے عبدالرحمٰن کے لئے عبداللہ کی طرف سے اور ہلاکت ہے عبداللہ کے لئے عبدالرحمٰن کی طرف سے۔

✿ ✿ ✿

۸۱۷. حدثنا أبو المغيرة عن هشام بن الغاز عن مكحول عن أبي عبيدة بن الجراح رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال هذا الأمر قائما بالقسط حتى يكون أول من يثلمه رجل من بني أمية

۸۱۷ ابوالمغیرۃ نے، ہشام بن الغاز سے، انہوں نے مکحول سے روایت کی ہے کہ ابی عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس اُمّت کا معاملہ مسلسل اِنصاف کے ساتھ قائم رہے گا، ان میں کہ سب سے پہلا شخص جو اُسے کُند کرے گا وہ بنی اُمیّہ کا ایک شخص ہوگا۔

✿ ✿ ✿

۸۱۸. حدثنا بقية بن الوليد عن الوليد بن محمد بن يزيد سمع محمد بن زيد سمع محمد بن علي يقول بلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ليفتقن رجل من ولد أبي سفيان في الاسلام فتقالا يسده شيء

۸۱۸ بقیۃ بن الولید نے، الولید بن محمد بن یزید سے، انہوں نے محمد بن یزید سے روایت کی ہے کہ محمد بن علی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ضرور ابوسفیان کی اَولاد میں سے ایک شخص اِسلام میں ایسا شگاف پیدا کرے گا جو کسی چیز سے پُر نہ کیا جا سکے گا۔

✿ ✿ ✿

۸۱۹. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي وائل عن عزرة ابن قيس قال قام رجل الى خالد بن الوليد رضى الله عنه وهو يخطب بالشام فقال ان الفتن قد ظهرت فقال خالد أما وابن الخطاب حي فلا انما ذلک اذا كان الناس تذنب لي وذنب لي وجعل الرجل يتذكر الأرض ليس بها مثل الذي يفر اليها فلا يجده فعند ذلک الفتن

۸۱۹ ابومعاویہ نے، الاعمش سے، انہوں نے ابو وائل سے روایت ہے کہ عزرۃ بن قیس رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام میں خُطبہ دے رہے تھے کہ خطبے کے دوران ایک شخص نے کھڑے ہو کر پوچھا کہ فتنے ظاہر ہوگئے ہیں؟ تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ جب تک حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ زندہ

ہیں اس وقت تک کچھ نہیں۔

۰ ۰ ۰

۸۲۰. حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة بن المنذر عمن حدثه عن كعب قال اسم السفياني عبدالله

۸۲۰ عبداللہ بن بن مروان نے، ارطاۃ بن المنذر سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سفیانی کا نام عبداللہ ہوگا۔

۰ ۰ ۰

بدء خروج السفياني

سُفیانی کے خُروج کی اِبتداء

۸۲۱. حدثنا الوليد ورشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل قال يملک رجل من بني هاشم فيقتل بني أمية فلا يبقى منهم الا اليسير لا يقتل غيرهم ثم يخرج رجل من بني أمية فيقتل بكل رجل رجلين حتى لايبقى الا النساء ثم يخرج المهدي

۸۲۱ الولید اور رشدین نے، ابن لہیعہ، ابوقبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنو ہاشم کا ایک آدمی حکمران بنے گا جو بنی اُمَیّہ کو قتل کرے گا، بنی امَیّہ میں سے تھوڑے سے افراد باقی رہ جائیں گے، وہ حکمران ان کے علاوہ کسی کو قتل نہ کرے گا، پھر بنی اُمَیّہ کا ایک آدمی خُروج کرے گا وہ ایک آدمی کے بدلے دو کو قتل کرے گا یہاں تک کہ بنو ہاشم کی صرف عورتیں باقی رہ جائیں گی۔ پھر مہدی خُروج کرے گا۔

۰ ۰ ۰

۸۲۲. حدثنا عبدالقدوس عن عبدة ابنة خالد بن معدان عن أبيها خالد بن معدان قال يخرج السفياني بيده ثلاث قصبات لا يقرع بهن أحدا الا مات

۸۲۲ عبدالقدوس نے، عبدہ بنت خالد بن معدان سے سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد خالد بن معدان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سفیانی خُروج کرے گا۔ اس کے ہاتھ میں تین (3) پائپ ہوں گے وہ ان کے ساتھ جس کو بھی مارے گا وہ مَر جائے گا۔

۰ ۰ ۰

۸۳۲. حدثنا عبد القدوس عن أبي بكر بن أبي مريم عن أشياخه قال يؤتى السفياني في منامه فيقال له ثم فاخرج فيقوم فلا يجد أحدا ثم يؤتى الثانية فيقال له مثل ذلک ثم يقال له الثالثة قم فاخرج فانظر من على باب دارک فينحدر في الثالثة على باب دارفاذا هوبسبعة نفر أوتسعة نفر ومعهم لواء فيقولون نحن أصحابک فيخرج فيهم ويتبعة ناس من قريات وادي اليابس فيخرج اليه صاحب دمشق ليلقاه ويقاتله فاذا نظر الى رايته انهزم

والي دمشق يومئذ وال لبني العباس

۸۲۳ عبدالقدوس نے، ابوبکر بن ابومریم سے روایت کی ہے کہ ان کے، مشائخ رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سُفیانی

کے پاس نیند میں کوئی آ کر کہے گا کہ کھڑے ہو! باہر نکل! وہ بیدا ہوگا تو کسی کو بھی نہ پائے گا، پھر دوسری مرتبہ اس کے خواب میں آ کر ویسی ہی بات کہی جائے گی، پھر تیسری مَرتبہ اُسے کہا جائے گا کہ کھڑے ہو! باہر نکل کر دیکھ کہ تیرے گھر کے دروازے پہ کون کھڑا ہے؟ تیسری مَرتبہ وہ نکل کر دَروازے پہ چلائے گا تو وہاں یہ دیکھے گا کہ سات (7) یا نو (9) آدمی ہیں اور ان کے پاس جھنڈا ہے۔ وہ کہیں گے کہ ہم آپ کے ساتھی ہیں۔ پھر وہ اُنہیں لے کر خُروج کرے گا اور ''وادی یابس'' کی بستیوں کے لوگ اس کی اِتباع کریں گے کے خلاف سے دِمشق کا وَالی جو بنی عباس کی طرف سے مقرر ہوگا خُروج کرے گا اور ان کے ساتھ لڑے گا مگر جب وہ ان کے جھنڈے کی طرف دیکھے گا۔ تو شکست کھائے گا۔

۞ ۞ ۞

۸۲۴. حدثنا عبد القدوس عن هشام بن الغاز عن مكحول عن أبي عبيدة بن الجرح رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لايزال هذا الأمر قائمابالقسط حتى يكون أول من يثلمه رجل من بني أمية

۸۲۴ عبدالقدوس نے، ہشام بن الغاز سے، انہوں نے مکحول سے روایت کی ہے کہ ابوعبیدۃ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اَکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس اُمّت کا معاملہ مسلسل اِنصاف کے ساتھ قائم رہے گا کہ سب سے پہلے بنی اُمیّہ کا ایک شخص بگاڑ دے گا۔

۞ ۞ ۞

۸۲۵. حدثنا محمد بن عبد الله عن عبد السلام بن مسلمة عن أبي قبيل قال السفياني شرمن ملک يقتل العلماء وأهل الفضل ويفنيهم ويستعين بهم فمن أبى عليه قتله

۸۲۵ محمد بن عبداللہ نے، عبدالسلام بن مسلمۃ سے روایت کی ہے کہ ابی قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سُفیانی بدترین بادشاہ ہوگا۔ وہ علماء اور صاحبِ فضیلت لوگوں کو قتل کرے گا اور اُنہیں جلا وَطن کرے گا، وہ لوگوں سے مدد مانگے گا جو اِنکار کرے گا اُسے وہ قتل کردے گا۔

۞ ۞ ۞

۸۲۶. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن عبد العزيز بن صالح عن علي بن رباح عن ابن مسعود قال يتحرک بايلياء رجل أعور العين فيكثرالهرج ويحل السبا وهو الذي يبعث بجيش الى االمدينه

۸۲۶ رشدین نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالعزیز بن صالح سے، انہوں نے علی بن رباح سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ''اِیلیاء'' میں ایک کانا آدمی مُتحرک ہوگا۔ وہ بہت زیادہ قتل و غارت

کرے گا قیدی بنائے گا اور وہ ایک لشکر مدینہ کی طرف بھی بھیجے گا۔

۞ ۞ ۞

۸۲۷. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش قال حدثني بعض أهل العلم عن محمد بن جعفر قال قال علي بن أبي طالب رضى الله عنه يخرج رجل من ولد خالد بن يزيد ابن معاوية بن أبي سفيان في سبعة نفرمع رجل منهم لواء معقود يعرفون في لوائه النصر يسير بين يديه على ثلاثين ميلا لا يرى ذلک العلم أحد الا انهزم

۸۲۷﴾ ابوالمغیرۃ نے، ابن عیاش سے، انہوں نے کسی عالم سے، انہوں نے محمد بن جعفر سے روایت کی ہے کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ خالد بن یزید بن معاویہ بن ابی سُفیان کی اولاد میں سے ایک آدمی خروج کرے گا۔ اس کے ساتھ صرف سات(7) افراد ہوں گے، ان میں سے ایک کے ہاتھ میں جھنڈا ہوگا جس میں گرہیں لگی ہوں گی۔ لوگ اس کے ذریعے فتح ونصرت پہچان لیں گے، وہ جھنڈا اُن سے آگے تیس(30) میل دُوری پر چلے گا جو بھی اس جھنڈے کو دیکھے گا شکست کھائے گا۔

۞ ۞ ۞

۸۲۸. حدثنا الوليد عن شعيب مولى أم حكيم عن أبي اسحاق أنه قال في زمان هشام لا ترون سفيانياحتى يأتيكم أهل المغرب فان رأيته خرج حتى يستوي على منبر دمشق فليس بشيء حتى ترى أهل المغرب

۸۲۸﴾ الولید نے، شعیب مولیٰ اُمِ حکیم سے روایت کی ہے کہ، ابو اسحٰق رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہشام کے دور میں کہا تھا کہ تم سُفیانی کو نہیں دیکھوگے جب تک تم پر مغرب والے نہ آ جائیں، اگر تو اُسے دیکھ لے کہ وہ نکل کر دِمشق کے منبر پر قابض ہو چکا ہے تو پھر بھی مغرب والوں کی آمد کا انتظار کر۔

۞ ۞ ۞

۸۲۹. حدثنا رشدين عن ليث عمن حدثه عن تبيع قال اذا كانت هدة بالشام قبل البيداء فلا تبدوا أولا سفياني قال الليث كانت الهدة بطبرية فاستيقظت لها بالفسطاط ونخلع لها أجنحة فاذا هي ليلة طبرية

۸۲۹﴾ رشدین، لیث سے، انہوں نے ایک روای سے روایت کی ہے کہ تبیع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب شام میں مقام بیدا سے پہلے دھنسا ہوگا تب ظاہر نہ ہوگا مگر سُفیانی ظاہر ہوگا۔ حضرت لیث رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ یہ دھنسنا ''طبریۃ'' میں ہوگا، پھر اس کی وجہ سے ''فسطاط'' اور ''نخلع'' والے بیدار ہو جائیں گے، اس کے پرہوں گے وہ ''طبری'' رات ہوگی۔

۞ ۞ ۞

۸۳۰. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن يزيد بن ابي حبيب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خروج السفياني بعد تسع وثلاثين

۸۳۰﴾ رشدین نے، ابولہیعہ سے روایت کی ہے کہ یزید بن ابی حبیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول

القرن ذوالشفالم يلبثوا الا يسيرا حتى يظهر الأ بقع بمصر يقتلون الناس حتى يبلغوا أرم ثم بثور المشوه عليه فتكون بينهماملحمة عظيمة ثم يظهر السفياني الملعون ليظهربهما جميعا ويرفع قبل ذلک ثنتي عشرة راية بالكوفة معروفة ويقبل بالكوفة رجل من ولد الـــحسين يدعوا الى أبيه ثم يبث السفياني جيوشه

۸۳۶﴾ سعیدابوعثمان نے، جابر سے روایت کی ہے کہ، ابوجعفر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب بنوعباس میں باہم اِختلاف ہوگااور''القرن ذوالشفاء'' نامی ستارہ طُلوع ہوجائے گاتو وہ زیادہ مُدّت تک باقی نہیں رہیں گے، حتی کہ چتکبرے جھنڈے والے مِصر میں ظاہر ہوجائیں گے وہ لوگوں کوقتل کریں گے پھر وہ مقامِ ''اِرم'' تک پہنچ جائیں گے، پھر مقامِ ''ثور'' والے ان کے خلاف چلیں گے۔ ان کے درمیان عظیم الشان جنگ ہوگی، پھر سُفیانی ملعون ظاہر ہوگا، پس وہ ان دونوں پر غالب آجائے گا، اور اس سے پہلے بارہ (12) جھنڈے کُوفہ میں بُلند ہوں گے، جوکہ مشہور ہوں گے، اور کُوفہ میں حسین کی اَولاد میں سے ایک شخص قتل کیاجائے گا، جواپنے باپ کی طرف دعوت دیتا تھا، ان کے بعد سُفیانی اوراس کالشکر اُٹھ کھڑا ہوگا۔

۞ ۞ ۞

۸۳۷. حدثنا الوليد ورشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن سيعدبن الأ سود عن ذي قرنات قال فتختلف الناس على أربع نفررجلان بالشام ورجل من آل الحكم أزرق أصهب ورجل من مضر قصير جبار والسفياني والعائذ بمكة فذلک أربعة نفر

۸۳۷﴾ الولید اور رشدین نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوقبیل سے، انہوں نے سعید بن الاسود سے روایت کی ہے کہ ذی قرنات رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ لوگوں کا چار (4) آدمیوں پر اِختلاف ہوجائے گا، دو (2) آدمی شام میں ہوں گے اُن سے ایک آدمی نیلی آنکھوں والا گندمی رَنگ والا آلِ حکم سے ہوگا، اور ایک آدمی چھوٹے قَد کا ظالم، قبیلہ مُضر سے ہوگا، تیسرا سفیانی اور چوتھا مکہ میں پناہ لینے والا ہوگا۔

۞ ۞ ۞

۸۳۸. قال الوليد فحدثني شيخ عن جابرعن أبي جعفر محمد بن علي قال يقتل أربعة نفر بالشام كلهم ولد خليفة رجل من بني مروان ورجل من آل أبي سفيان قال فيظهر السفياني علي المروانيين فيقتلهم ثم يتبع بني مروان فيقتلهم ثم يقبل على أهل المشرق وبني العباس حتى يدخل الكوفة قال أبو جعفر ينازع السفيانيبدمشق أحد بني مروان فيظهر على المواني فيقتله ثم يقتل بني مروان ثلاثة أشهر ثم يدخل على أهل المشرق حتى يدخل الكوفة

۸۳۸﴾ الولید نے ایک روای سے، انہوں نے جابر سے روایت کی ہے کہ ابوجعفر محمد بن علی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ شام میں چار (4) آدمی قتل کئے جائیں گے، اور جو خلیفہ کی اَولاد میں سے ہوں گے، ایک بنی مروان کا آدمی ہوگا اور ایک

آلِ ابی سُفیان کا آدمی ہوگا وہ آپس میں لڑیں گے، تو سُفیانی مروانیوں پر غالب آجائے گا اور اُنہیں قتل کرے گا، پھر بنی مروان کے پیروکاروں کو بھی قتل کرے گا، پھر مشرق والوں کی طرف اور بنو عباس کی طرف متوجہ ہوجائے گا یہاں تک کہ کوفہ میں داخل ہوجائے گا۔

۞ ۞ ۞

۸۳۹. قال الوليد فأ خبرني مولى خالد بن يزيد بن معاوية قال يخرج من الكوفة لمرض يصيبه بها فيموت بين أرك وتدمر من واهية تصيبه

۸۳۹﴾ الولید نے کہا ہے کہ خالد بن یزید بن معاویہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سُفیانی کسی بیماری کی وجہ سے کوفہ سے نکلے گا پھر وہ ''ارک'' اور ''تدمر'' کے درمیان اس بیماری کی وجہ سے مَر جائے گا۔

۞ ۞ ۞

۸۴۰. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عمن حدثه عن كعب قال يجتمع للسفاح ظلمة أهل ذلک الزمان حتى اذا كانوا حيث ينظرون الى عدوه وظنوا أنهم موا فقوا بلادهم أقبل رأس طاغيتهم لم يعرف قبل ذلک وهو رجل ربعة جعدالشعر غائر العينين مشرف الحاجبين مصفار حتى اذا نظر الى المنصور في اخر تلک السنة الذي يجتمع فيها ظلمة اهل ذلک الزمان للسفاح يموت المنصوروهم مفترقون في غير بلدة واحدة فاذا انتهى اليهم الخبر ضربوا حيث كانوا فيبايعون لعبدالله ويرجع السفياني فيدعوا بجماعة من أهل المغرب فيجتمعون مالم يجتمرالأ حد قط لما سبق في علم الله تعالى ثم يقطع بعثا من الكوفة فان يكن البعث من البصرة فعند ذلک يهلک عامتهم عامتهم من الحرق والغرق ويكون حينئذ بالكوفة حسف وان يكن البعث من قبل الغرب كانت الوقعة الصغرى فويل عند ذلک لعبد الله من عبدالله ثم يثور بحمص ويوقد بدمشق ويخرج بفلسطين رجل يظهر على من ناوأه على يديه هلاک أهل المشرق يملک حمل امرأه تخرج له ثلاثة جيوش الى كوفان يصيبون بها أبيات من قريش يستنقذون من يومهم

۸۴۰﴾ ابوالمغیرۃ نے، ابن عیاش سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سفاح کی حمایت میں وقت کے ظالم لوگ جمع ہوجائیں گے یہاں تک کہ جب وہ اس حالت کو پہنچیں گے کہ جب اپنے دُشمنوں کو دیکھیں گے اور ان کے متعلق گمان کریں گے کہ وہ ان کے شہروں کے لیے موافق ہیں، تو ان کے سَرکشوں کا سَردار آئے گا، اِتنی بڑی تعداد کے ساتھ کہ اس کا سرا معلوم نہ ہوگا، اور وہ درمیانے قد کا گھنگریالے بالوں والا، دَھنسی ہوئی آنکھوں والا، گھنی پلکوں والا، زَرد رَنگ والا ہوگا۔ جب سال کے آخر میں منصور کو دیکھا جائے گا۔ یہ وہ سال ہوگا جس میں اس زمانے کے ظالم لوگ سفاح کے لئے جمع ہوں گے، پھر جب منصور مَر جائے گا۔ یہ ظالم لوگ مختلف شہروں میں پھیل جائیں گے، جب اُنہیں منصور

کے مَرنے کی اِطلاع پہنچے گی تو وہ مار دھاڑ شروع کردیں گے، اور عبداللہ (حضرت) سفاح کے لئے بیعت لیں گے، اور سُفیانی واپس لوٹ جائے گا۔ پھر وہ اہلِ مغرب کی ایک جماعت کو دَعوت دے گا، جو اتنی بڑی تعداد میں جمع ہوجائیں گے کہ کسی کے لئے اتنی بڑی تعداد میں جمع نہیں ہوئے ہوں گے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے، پھر وہ ایک حصہ کُوفہ کی طرف روانہ کرے گا، اگر لشکر بَصرہ کی طرف سے اُٹھے تو اس وقت ان کے عوام جل کر اور غرق ہوکر ہلاک ہوجائیں گے، اور اس وقت کُوفہ میں دَھنسنا واقع ہوگا، اور اگر لشکر مغرب کی طرف سے آئے گا تو چھوٹا واقعہ پیش آئے گا، ہلاکت ہے اس وقت عبداللہ کی طرف سے عبداللہ کے لئے، پھر حمص میں اور دِمشق میں جنگ کے شُعلے بَھڑکیں گے، اور فلسطین سے ایک آدمی خُروج کرے گا، وہ جس کا اِرادہ کرے گا اسی پر وہ غالب آجائے گا۔ اس کے ہاتھوں مشرق والوں کی ہلاکت ہوگی، وہ عورت کے حمل کی مُدّت کے برابر (نو مہینے) حکومت کرے گا۔ اس کے تین لشکر کُوفہ کی طرف روانہ ہوں گے، اگر وہاں پر قریشیوں کے گھروں کو اُنہوں نے لیا ہوگا تو وہ ان سے ان کے اَیّام میں چُھڑوا دیئے جائیں گے۔

۞ ۞ ۞

۸۴۱. حدثنا الوليد ورشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن أبي رومان عن علي قال اذا اختلفت أصحاب الرايات السود يخسف بقرية من قرى أرم ويسقط جانب مسجدها الغربي ثم تخرج بالشام ثلاث رايات الأصهب والأبقع والسفياني فيخرج السفياني من الشام والأبقع من مصر فيظهر السفياني عليهم

۸۴۱﴾ الولید اور رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے، ابوقبیل سے، انہوں نے ابی رومان سے روایت کی ہے، کہ علی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب کالے جھنڈوں والے باہم اِختلاف کریں گے تو ''ارم'' کی بستیوں میں سے ایک بستی زمین میں دَھنس جائے گی، اور اس کی مسجد کا غربی حصہ ٹوٹ کر گر جائے گا، پھر شام میں تین (3) جھنڈے خُروج کریں گے، ایک گندمی رَنگ کا دوسرا چتکبرا ہوگا اور تیسرا سُفیانی کا جھنڈا ہوگا، سُفیانی شام سے نکلے گا اور چتکبرے جھنڈے والا مصر سے، مگر سُفیانی ان پر غالب آجائے گا۔

۞ ۞ ۞

۸۴۲. حدثنا رشدين عن ابن لهيعه عن أبئ قبيل عن سيعد بن الأسود عن ذي قرنات قال يختلف الناس في صفر ويفترق الناس على أربعة نفر رجل بمكةالعائذ ورجلين بالشام أحد هما السفياني والآخرمن ولد الحكم أزرق أصهب ورجل من أهل مصر جبارفذلک أربعة

۸۴۲﴾ رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوقبیل سے، انہوں نے، سعیدن الاسود سے روایت کی ہے کہ، ذی قرنات رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ صفر کے مہینہ میں لوگوں میں اِختلاف رُونما ہوگا، اور لوگ چار آدمیوں پر تقسیم ہوجائیں گے ایک وہ جس نے مکہ میں پناہ لی ہوگی۔ دو آدمی شام میں ہوں گے جن میں ایک سُفیانی ہوگا اور دوسرا نیلی آنکھوں والا گندمی رَنگت والا حکم

کی اَولاد میں سے ہوگا اور چوتھا آدمی مصر کا ایک جابر ہوگا، اس طرح یہ چار ہوئے۔

۸۴۳. قال ابن لهيعة وأخبرني أبو زرعة عن ابن زرير قال يختلفون على أربعة نفر جبار يبايع لنفسه بيعة خلافة يعطي الناس مائة دينار ورجلان بالشام يعطيان مالم يعط أحد قبلهما فأيهما غلب على دمشق فله الشام

۸۴۳﴾ اِبن لہیعہ نے، ابوزرعہ سے روایت کی ہے کہ ابن زریر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ لوگ چار (4) آدمیوں کی وجہ سے اختلاف کریں گے۔ ایک تو جابر ہوگا جو اپنے لئے خلافت کی بیعت لے گا۔ لوگوں کو سوسو (100) دِینار دے گا، اور دو آدمی شام میں ہوں گے وہ لوگوں کو اِتنا دیں گے کہ ان سے پہلے کسی نے اِتنا نہ دیا ہوگا۔ ان دونوں میں سے جو دِمشق پر غالب آجائے گا تو مُلکِ شام پر قابض ہوگا۔

✿ ✿ ✿

۸۴۴. حدثنا الوليد ورشدين عن ابن لهيعة عن أبي زرعة عن ابن زرير عن عمار بن ياسر رضی الله عنه قال فتخرج ثلاث نفر كلهم يطلب الملك رجل أبقع ورجل أصهب ورجل من أهل بيت أبي سفيان يخرج بكلب ويحصر الناس بدمشق

۸۴۴﴾ الولید اور رشدین نے، اِبن لہیعہ سے، انہوں نے ابوزرعۃ سے، انہوں نے ابن زریر سے روایت کی ہے کہ حضرت عمارؓ بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تین آدمی نکلیں گے ان میں سے ہر آدمی بادشاہی کا طالب ہوگا، ایک تو چتکبرا آدمی ہوگا اور دوسرا گندمی رَنگ کا آدمی اور تیسرا آدمی ابوسُفیان کے گھرانے سے ہوگا وہ قبیلہ کلب کو لے کر نکلے گا اور دِمشق کا محاصرہ کرے گا۔

✿ ✿ ✿

۸۴۵. قال ابن لهيعة عن أبي قبيل عن أبي رومان عن علي قال تخرج بالشام ثلاث رايات الأصهب والأبقع والسفياني يخرج السفياني من الشام والأبقع من مصر فيظهر السفياني عليهم

۸۴۵﴾ اِبن لہیعہ نے، ابوقبیل سے، انہوں نے ابی رومان سے روایت کی ہے کہ علی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ شام سے تین جھنڈے نکلیں گے ایک گندمی دوسرا چتکبرا، تیسرا سُفیانی ہوگا، سُفیانی شام سے اور چتکبرا مصر سے نکلے گا مگر سُفیانی ان پر غالب آئے گا۔

✿ ✿ ✿

۸۴۶. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن سعيد بن الأسود عن ذي قرنات قال يختلف الناس في صفر ويفترقون على أربعة نفر رجل بمكة العائذ رجلين بالشام أحدهما السفياني والآخر من ولد الحكم أزرق أصهب ورجل من أهل مصر جبار فذلک أربعة فيغضب رجل من كنده فيخرج الى الذين بالشام فيأتي الجيش الى مصر

فيقتل ذلک الجبار ويفت مصر فت البعرة ثم يبعث الى الذي بمكة

۸۴۶ رشدین نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوقبیل سے، انہوں نے سعید بن الاسود سے روایت کی ہے کہ ذی قرنات رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ لوگ صفر کے مہینے میں باہم اختلاف کریں گے اور چار آدمیوں پر تقسیم ہوجائیں گے ان میں سے ایک وہ ہوگا جس نے مکہ میں پناہ حاصل کی ہوگی اور دو آدمی ملکِ شام کے ہوں گے، ان میں سے ایک سُفیانی ہوگا اور دوسرا نیلی آنکھوں والا گندمی رنگ والا حکم کی اولاد میں سے ہوگا، اور چوتھا مصر والوں میں سے ہوگا اور یہ جابر ہوگا، لہٰذا یہ چار آدمی ہوئے قبیلہ کندہ کا ایک آدمی غضب ناک ہوگا۔ وہ شام کی طرف جائے گا اور لشکر لے کر مصر پہنچ جائے گا، وہاں اس جابر کو قتل کرے گا، اور مِصر ٹوٹ جائے گا جیسا کہ مینگنی ٹوٹ جاتی ہے پھر اس کی طرف لشکر بھیجے گا جو مکہ میں ہے۔

۰ ۰ ۰

۸۴۷. حدثنا عبدالله بن مروان عن أبيه عن عبدالله العمري عن القاسم بن محمد عن حذيفة قال اذا دخل السفياني أرض مصر قال فيها أربعة أشهر يقتل ويسبي أهلها فيومئذ تقوم النائحات باكية تبكي على استحلال فروجها وباكية تبكي على قتل أولادها وباكية تبكي على ذلها بعد عزها وباكية تبكي شوقا الى قبورها

۸۴۷ عبداللہ بن مروان اپنے والد سے، وہ عبداللہ العمری سے، وہ قاسم بن محمد رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سُفیانی مِصر کی سرزمین میں داخل ہوگا تو وہاں پر چار مہینے تک ٹھہرے گا، قتل وغارتگری کرے گا اور اس کے رہنے والوں کو قیدی بنائے گا، اس وقت نوحہ کرنے والی روئے گی، کوئی اپنی عصمت کے لٹنے پر روئے گی، کوئی اپنی اولاد کے قتل ہوجانے پر روئے گی، کوئی عزت کے بعد ہونے والی ذلت پر روئے گی، اور کوئی رونے والی قبروں پر میں روئے گی۔

۰ ۰ ۰

۸۴۸. حدثنا الوليد عن شيخ من خزاعة عن أبي وهب الكلاعي قال يفترق الناس والعرب في بربر على أربع رايات فتكون الغلبة لقضاعة وعليهم رجل من ولد أبي سفيان قال الوليد ثم يستقبل السفياني فيقاتل بني هاشم وكل من نارعه من الرايات الثلاث وغيرها فيظهر عليهم جميعا ثم يسير الى الكوفة ويخرج بني هاشم الى العراق ثم يرجع من الكوفة فيموت في أدنى الشام ويستخلف رجل آخر من ولد أبي سفيان تكون الغلبة له ويظهر على الناس وهو السفياني

۸۴۸ الولید نے ایک خزاعی سے روایت کی ہے کہ شیخ من خزاعۃ، ابی وہب الکلاعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عام لوگ اور عرب بربر کے حوالے سے چار جھنڈوں میں تقسیم ہوجائیں گے، ''قبیلہ قضاعۃ'' کو غلبہ حاصل ہوگا، اور ان کا امیر ابی سُفیان کی اولاد میں سے ایک شخص ہوگا، حضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ پھر سُفیانی آئے گا، اور بنو ہاشم کے ساتھ قتال کرے

گا،اور تین جھنڈوں والوں میں سے جو بھی اس کے ساتھ لڑے گا اوران کی طرف خُروج کریں گے، پھر دَھنسی آنکھوں والا ظاہر ہوگا پھر کندی ظاہر ہوگا ''شادۃ حسنۃ'' نامی جگہ میں، جب وہ مقامِ ''تل سما'' تک پہنچے گا تو واپس چلا جائے گا۔ پھر عراق کی طرف روانہ ہو گا مگر اس سے پہلے کوفہ میں مشہور منسوب بارہ (12) جھنڈے بُلند ہوں گے،اور کوفہ میں

''حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' یا ''حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' کی اَولاد میں سے ایک شخص کو قتل کیا جائے گا جو اپنے باپ کی طرف دعوت دے گا،اور آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک شخص خُروج کرے گا جب اس کا معاملہ ظاہر ہو جائے گا تو اُسے سُفیانی بے دَردِی سے قتل کرے گا۔

۞ ۞ ۞

۸۴۹. حدثنا سعيد أبو عثمان عن أبي جعفر قال اذا ظهر الأ بقع مع قوم ذوي أجسام فتكون بينهم ملحمة عظيمة ثم يظهر الأ خوص السفياني الملعون فيقاتلهما جميعا فيظهر عليهما جميعا ثم يسير أليهم منصور اليماني من صنعاء بجنوده وله فورة شديدة يسنقتل الناس قتل الجاهلية فيلتقي هو والأخوص وراياتهم صفر وثيابهم ملونة فيكون ينهما قتال شديد ثم يظهر الأخوص السفياني عليه ثم يظهر الروم وخروج الى الشام ثم يظهر الأخوص ثم يظهر الكندي في شارة حسنة فاذا بلغ تل سما فأقبل ثم يسيرالى العراق وترفع قبل ذلک ثنتا عشرة راية بالكوفة معروفة منسوبة ويقتل بالكوفة رجل من ولد الحسن أو الحسين يد عو الى أبيه ويظهر رجل من الموالي فاذا استبان أمره وأسرف في القتل قتله السفياني

۸۴۹ ﴿سعید ابوعثان سے روایت ہے کہ ابُو جعفر کہتے ہیں کہ جب ''اَبقع'' جسامت والی قوم کے ساتھ ظاہر ہوگا تو اُن کے درمیان بڑی جنگ ہوگی، پھر اخوص سفیانی ملعون ظاہر ہوگا اوراُن دونوں سے بیک وقت لڑے گا،اور دونوں پر غالب آجائے گا، پھر صنعا سے منصور یمانی اپنے لشکر سمیت ان کی طرف روانہ ہوگا،اور وہ بہت غصے میں ہوگا،وہ لوگوں کو جاہلیت کی طرح قتل کریں گے، اُس کا اور اَخوص کا آمنا سامنا ہوگا،اوراُن کے جھنڈے زَرد اوراُن کے کپڑے رَنگدار ہوں گے، اِن میں سخت جنگ ہوگی۔ اَخوص سُفیانی پر غالب آجائے گا، پھر رُوم والے ظاہر ہوں گے اور شام کی طرف نکلیں گے، پھر کِندی شارۃ حسنہ میں ظاہر ہوگا، جب وہ تلسمہ پہنچے گا تو واپس لوٹ جائے گا، پھر وہ عراق کی طرف جائے گا مگر اُس سے پہلے بارہ 12 جھنڈے کوفہ میں بُلند ہوں گے، جو مشہور ہوں گے اور کسی نہ کسی کی طرف منسوب ہوں گے،اور کوفہ میں حسن یا حسین کی اَولاد میں سے ایک آدمی قتل کیا جائے گا جو اپنے باپ کی طرف دعوت دیتا تھا،اور آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک آدمی ظاہر ہوگا جب اُس کا معاملہ کُھل جائے گا تو سفیانی اُس کو اِنتہائی بے دَردِی سے قتل کردے گا۔

۞ ۞ ۞

۸۵۰. حدثنا عبدالله بن مروان عن أرطاة عن تتبيع عن كعب قال اذا كانت رجفتان في

شهر رمضان انتدب لها ثلاثة نفر من أهل بيت واحد أحدهم يطلبها بالجبروت والآخر يطلبها بالنسك والسكينة والوقار والثالث يطلبها بالقتل واسمه عبد الله ويكون بناحية الفرات مجتمع عظيم يقتتلون على المال يقتل من كل تسعة سبعة

٨٥٠﴾ عبداللہ بن مروان نے، ارطاۃ سے، انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رمضان کے مہینے میں دو(2) زلزلے آئیں گے تو ایک ہی گھر کے تین آدمی حکومت کے مطالبے کے لئے کھڑے ہوں گے۔ ان میں سے ایک تو اُسے جبر کے ساتھ حاصل کرنا چاہے گا۔ دوسرا اُسے عبادت، سکون اور اطمینان کے ذریعہ حاصل کرنا چاہے گا۔ جبکہ تیسرا اُسے قتل کے ذریعہ طلب کرے گا۔ اس تیسرے کا نام عبداللہ ہوگا اور وہ دریائے فرات کے کنارے ایک عظیم جماعت کے ہمراہ ہوگا۔ یہ لوگ مال پر لڑیں گے ان کے نو(9) میں سے سات(7) قتل کردیئے جائیں گے۔

٥ ٥ ٥

٨٥١. حدثنا الوليد عن شيخ عن الزهري قال اذا التقى اصحاب الرايات السود وأهل الرايات الصفر عند القنطرة كانت الدبرة على أهل المشرق فيهزمون حتى يأتوا فلسطين فيخرج على أهل المشرق السفياني فاذا نزل أهل المغرب الأردن مات صاحبهم وافترقوا ثلاث فرق فرقة ترجع من حيث جاء ت وفرقة تحج وفرقة تثبت فيقاتلهم السفياني فيهزمهم ويدخلون في طاعته

٨٥١﴾ الولید نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ الزھری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب کالے جھنڈوں والے اور زرد جھنڈوں والے پل کے پاس باہم لڑپڑیں گے تو مشرق والے شکست کھا جائیں گے۔ پھر وہ فلسطین آجائیں گے۔ مشرق والوں کے خلاف سُفیانی خروج کرے گا، جب مغرب والے اُردن پہ اُتریں گے تو ان کا امیر مَر جائے گا اور وہ تین جماعتوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ایک جماعت وہاں لوٹ جائے گی جہاں سے آئی تھی، اور دوسری جماعت حج کرے گی، اور تیسری جماعت ثابت قدم رہے گی۔ پھر ان سے سُفیانی لڑے گا اور تیسری جماعت کو شکست ہو جائے گی، اور وہ بھی سُفیانی کی اطاعت قبول کرلے گی۔

٥ ٥ ٥

٨٥٢. حدثنا الوليد عن أبي عبد الله عن عبد الكريم أبي أمية عن ابن الحنفية قال اذا ظهر السفياني على الأبقع دخل مصر فعند ذلك خراب مصر

٨٥٢﴾ الولید نے ابوعبداللہ سے، انہوں نے عبدالکریم سے، انہوں نے ابو امیہ سے روایت کی ہے کہ ابن الحنفیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب سُفیانی چتکبرے جھنڈوں والوں پر غالب ہو کر مصر میں داخل ہوگا۔ تو مصر برباد ہو جائے گا۔

٥ ٥ ٥

۸۵۳. حدثنا ابن وهب عن عمروبن الحارث أن بكر بن سوادہ أخبره أن أبا سالم الجيشاني أخبره عن أبي زمعة وعبدالله بن عمرو وأبي ذر رضی الله عنهم قالواليخرجن من مصرالآ من قبل قال خارجة قلت لأبي ذر فلا امام جامع حين يخرّج قال لا بل تقطعت أقرانها

۸۵۳﴾ ابن وہب نے، عمرو بن الحارث سے، انہوں نے بکر بن سوادۃ سے، انہوں نے ابوسالم الجیشانی سے، انہوں نے ابی زمعۃ اور عبداللہ بن عمرو اور حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین فرماتے ہیں کہ مصر کا اَمن واَمان ضرور بضرور وہاں سے نکل جائے گا، حضرت خارجہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ کیا اس وقت اَمارت عامّہ نہ ہوگی؟ فرمایا کہ نہیں اس کا زمانہ ختم ہو چکا ہوگا۔

○ ○ ○

۸۵۴. قال ابن وهب أخبرنا ابن لهيعة وليث عن يزيد عن أبي الخير عن الصنابحي عن كعب قال لتفتن مصر كماتفت البعرةً

۸۵۴﴾ ابن وہب نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے لیث سے، انہوں نے یزید سے، انہوں نے ابو الخیر سے انہوں نے، الصنابحی سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ضرور مصر اس طرح ٹوٹ جائے گا جیسے مینگنی ٹوٹ جاتی ہے۔

○ ○ ○

۸۵۵. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي زرعة عن صباح عن سعيد بن الأسود عن ذي قرنات قال اذا رأيت رجلا أعرج من بني أمية على مصر فاخرج من الفسطاط على رأس بريد فانه يقتله رجل من أهل بيته ثم يبعث اليهم أهل الشام جيشا فيلقاهم رجل من كنده بالعريش فيمت بطاعتهم ألأولى والآخرة ويقول أنا أكفيكم هذا الأ مر فيقبل بالجيش فيقتل ذلک الرجل ومن يتابعه حتى يسبي أهل مصر ويتبعونهم بسوق مازن

۸۵۵﴾ رشدین نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابی زرعۃ سے، انہوں نے صباح سے، انہوں نے سعید بن الاسود سے روایت کی ہے کہ ذی قرنات رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب تُو بنی اُمیّہ کے ایک لنگڑے آدمی کو مصر کا اَمیر بنے ہوئے دیکھے تو وہاں ''فسطاط'' سے چار میل دور چلے جانا، اس لئے کہ اس اَمیر کو اس کے گھر کا ایک فرد قتل کر دے گا، پھر ان کی طرف سے شام والے لشکر بھیجیں گے تو ان کا آمنا سامنا قبیلہ کندہ کے ایک آدمی سے مقام ''عریش'' پر ہوگا، پھر اَہلِ شام اس کی کامل سے آخر تک اِطاعت کرنے کا عہد کریں گے، تو وہ کندی کہے گا کہ میں تمہارے لئے اس معاملے میں کافی ہوں، پھر وہ لشکر لے کر متوجہ ہوگا اور بنی اُمیّہ کے اس آدمی اور اس کے پیروکاروں کو قتل کرے گا اور مصر والوں کو قیدی بنائے گا، جو بعد میں وہ ''مازن'' کے بازار میں فروخت ہوں گے۔

○ ○ ○

ما يكون بين بني العباس وأهل للمشرق والسفياني والمروانيين في أرض الشام وخارج منها الى العراق

شام اور عراق میں بنی عباس، اہلِ مشرق، سُفیانی اور مَروانیوں کے حالات کے تذکرہ کا ذکر

٨٥٦. حدثنا عبدالله بن مروان عن أبيه عن عامر عن أبي أسماء عن ثوبان عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال لأم حبيبة وذكر بني العباس ودولتهم فالتفت الى أم حبيبة ثم قال هلاكهم على يدي رجل من جنس هذه

٨٥٦ عبداللہ بن مروان اپنے والد سے، وہ ابو عامر سے، وہ ابو اسماء سے روایت کرتے ہیں کہ ثوبان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے بنوعباس اور ان کی حکومت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ بنوعباس کی ہلاکت ایک آدمی کے ہاتھوں ہوگی جو اِس (حضرت) اُمِ حبیبہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے مُلک میں سے ہوگا۔

۞ ۞ ۞

٧٥٧. حدثنا الوليد بن مسلم قال اذا غلبت قضاعة وظهرت على المغرب فأتى صاحبهم بني العباس فيدخل ابن أختهم الكوفة مع من معه فيخربها ثم تصيبه بهاقرحة ويخرج منها يريد الشام فيهلك بين العراق والشام ثم يولون عليهم رجلامن أهل بيته فهو الذي يفعل بالناس الأفاعيل ويظهرأمره وهو السفياني ثم تجتمع العرب عليه بأرض الشام فيكون بينهم قتال حتى يتحول القتال الى المدينة فتكون الملحمة ببقيع الغرقد

٨٥٧ ولید بن مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب ''قضاعۃ'' مغرب پر قابض ہو جائیں گے، تو قضاعۃ کا اُمیر بنوعباس کی طرف متوجہ ہوگا، پھر ان کا بھانجا اپنے ساتھیوں سمیت کُوفہ میں داخل ہوگا اور اُسے بَرباد کردے گا، پھر اس کے جسم پر ایک پھوڑا نکل آئے گا وہ کُوفہ سے مُلکِ شام کے اِرادہ سے نکل کر جائے گا مگر وہ عراق اور شام کے درمیان مَر جائے گا۔ پھر لوگ اس کے گھر کے کسی شخص کو ان کا اُمیر بنائیں گے۔ وہ لوگوں کے ساتھ عجیب حرکات کرے گا پھر جب اُس کا معاملہ ظاہر ہو جائے گا، تو وہ سُفیانی ہوگا۔ پھر عرب والے اس کے خلاف شام کی سَرزمین میں جمع ہو جائیں گے، پھر ان کے درمیان مدینہ تک پہنچ جائے گی، پھر ان کے درمیان ''بقیع الغرقد'' میں بڑی لڑائی ہوگی۔

۞ ۞ ۞

٨٥٨. حدثنا الوليد عن شيخ عن الزهري قال خرج هاربا من الكوفة من قرحه تصيبه فيموت ثم يلي بعده رجل منهم اسمه اسم أبيه واسمه على ثمانية أحرف متزلج المنكبين حمش الذراعين والساقين مصفح الرأس غائر العينين فيهلك الناس بعده

٨٥٨﴾ ولید نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ زہری فرماتے ہیں کہ سُفیانی زخمی حالت میں کوفہ سے نکل بھاگے گا لیکن مَر جائے گا، اِس کے بعد اُن میں سے ایک ایسا آدمی اَمیر بنے گا جو سُفیانی کے باپ کا ہم نام ہوگا، اُس کے نام میں آٹھ (8) حروف ہوں گے، اُس کے کندھے مِلے ہوئے ہوں گے (یعنی تنگ کندھوں والا ہوگا) پتلے ہاتھوں اور پنڈلیوں والا ہوگا، بڑے سَر والا اور دھنسی ہوئی آنکھوں والا ہوگا، لوگ اُس کے بعد ہلاک ہوں گے۔

٭ ٭ ٭

٨٥٩. حدثنا عبدالله بن مروان عن أرطاة عن تبيع عن كعب قال يشعل أمره بحمص ويوقد بدمشق همته بوار بني العباس

٨٥٩﴾ عبداللہ بن مروان نے، ارطاۃ سے، انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سُفیانی کا معاملہ حمص سے شروع ہوگا، دِمشق میں خوب روشن ہوگا اور اس کا مقصد بنوعباس کا خاتمہ ہوگا۔

٭ ٭ ٭

٨٦٠. حدثنا عبدالله بن مروان عن سعيد بن يزيد عن الزهري قال يبايع السفياني أهل الشام فيقاتل أهل المشرق فيهزمهم من فلسطين حتى ينزلوا مرج الصفر ثم يلتقون فتكون الدبرة على أهل المشرق حتى ينزلون مرج الثنية ثم يقتتلون فتكون الدبرة على أهل المشرق حتى يأتوا الحمص ثم يقتتلون فتكون الدبرة على أهل المشرق حتى يبلغوا الى المدينة الخربة يعني قرقيسيا ثم يقتتلون فتكون الدبرة على أهل المشرق حتى ينتهوا الى عاقر قوفا ثم يقتتلون فتكون الدبرة على أهل المشرق فيحوز السفيانيث الأموال ثم تخرج في حلق السفياني قرحة ثم يدخل الى الكوفة غدوة ويخرج منها بالعشي بجيوشه فاذ كان بأفواه الشام توفي وثار أهل الشام فبايعوا ابن الكلبية اسمه عبدالله بن يزيد بن الكلبية غائر العينين مشوه الوجد فيبلغ أهل المشرق وفاة السفياني فيقولون ذهبت دولة أهل الشام فيثورون ويبلغ ابن الكلبية فيثور بمجموعة اليهم فيقتتلون بالألوية فتكون الدبرة وعلى أهل المشرق حتى يدخلو ا الكوفة فيقتل المقاتلة ويسبى الذرية والنساء ثم يخرب الكوفة ثم يبعث منها جيشا الى الحجاز

٨٦٠﴾ عبداللہ بن مروان نے، سعید بن یزید سے روایت کی ہے کہ زُہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ شام والے سُفیانی کی بیعت کریں گے پھر وہ مشرق والوں سے لڑے گا اور اُنہیں شکست دے کر فلسطین سے نکال دے گا، یہاں تک کہ وہ ''مرج

الصفر'' نامی جگہ میں پڑاؤڈال دیں گے، وہ پھر لڑیں گے، مشرق والوں کوشکست ہوگی اور وہ ''مرج الثنیۃ'' میں پڑاؤڈالیں گے، وہ پھر لڑیں گے۔ مشرق والوں کوشکست ہوگی اور وہ ''حمص'' میں ٹھہریں گے، وہ پھر لڑیں گے، مشرق والوں کو شکست ہوگی حتیٰ کہ وہ برباد شہر یعنی ''قرقیسیا'' میں اُتر جائیں گے، وہ پھر لڑیں گے، مشرق والوں کوشکست ہوگی اور وہ ''عاقرقوفا'' میں پہنچ جائیں گے، وہ پھر لڑیں گے، مشرق والوں کوشکست ہوگی، پس سُفیانی ان مشرقیوں کے اَموال جمع کرے گا۔ پھر سفیانی کے حلق میں ایک دانہ نکل آئے گا۔ پھر وہ صبح کو کوفہ میں داخل ہوگا اور شام کو وہاں سے اپنے لشکر سمیت واپس چلا جائے گا۔ جب وہ شام کی سَرحد پر ہوگا تو مَر جائے گا، اہلِ شام اُٹھیں گے اور عبداللہ بن یزید بن الکلبیہ کی بیعت کریں گے جو دھنسی ہوئی آنکھوں والا، سمٹے ہوئے چہرے والا ہوگا، مشرق والوں کو سُفیانی کی موت کی اطلاع ملے گی تو کہیں گے کہ شامیوں کی حکومت ختم ہوگئی ہے، پھر وہ لڑنے کے لئے اُٹھ کھڑے ہوں گے، ابن الکلبیہ کو جب یہ خبر پہنچے گی تو وہ اپنے لشکر کو لے کران کی طرف جائے گا پس ''الویہ'' نامی جگہ میں جنگ ہوگی، مشرق والوں کوشکست ہوگی، شامی کوفہ میں داخل ہوجائیں گے، اور لڑنے والوں کوقتل کریں گے اور بچوں اور عورتوں کوقیدی بنائیں گے، پھر کوفہ کو برباد کردیں گے، پھر ایک لشکر حجاز کی جانب روانہ کردیا جائے گا۔

٭ ٭ ٭

۸۶۱. حدثنا عبدالله بن مروان عن أرطاة بن المنذر قال يخرج المشوه الملعون من عند المندرون شرقي بيسان على جملٍ أحمر وعليه تاج يهزم الجماعة مرتين ثم يهلك وهو يقبل الجوية ويسبي الذرية ويبقر بطون النساء

۸۶۱ عبداللہ بن مروان کہتے ہیں کہ ارطاۃ بن المنذر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ترش رُو ملعون ''بیسان'' کے مشرقی حصہ ''المندرون'' سے سُرخ اُونٹ پر ظاہر ہوگا اس نے تاج پہنا ہوگا، وہ جماعت کو دومرتبہ شکست دے گا پھر وہ مَر جائے گا، وہ جزیہ قبول کرے گا اور بچوں کو قیدی بنائے گا اور عورتوں کے پیٹ پھاڑے گا۔

٭ ٭ ٭

۸۶۲. حدثنا عبدالقدوس عن ابن عياش عمن حدثه عن كعب قال اذا رجع السفياني دعا الى نفسه بجماعة أهل المغرب فيجتمعون له مالم يجتمعوا لأحد قط لما سبق في علم الله تعالى ثم يبعث بعثا من كوفة الأنبار ثم يلتقي الجمعان بقر قيسيا فيفرغ عليهما الصبر ويرفع عنهما النصر حتى يتفانوا وان كان بعثه من قبل المغرب كانت في الوقعة الصغرى فويل عند ذلک لعبد الله من عبدالله يثور بحمص وهو أخبث الب ويوقد بدمشق على يديه هلاک أهل المشرق

۸۶۲ عبدالقدوس نے، ابن عیاش سے، انہوں نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سُفیانی لَوٹے گا تو وہ اپنی طرف مغرب کی ایک جماعت کو دعوت دے گا پھر اس کے لئے اتنی بڑی جماعت جمع ہوجائے گی کہ اس سے پہلے اتنی بڑی جماعت کسی کے لئے جمع نہیں ہوئی تھی۔ پھر وہ ایک لشکر کوفہ سے انبار کی طرف بھیجے گا۔

پھر دونوں لشکر مقام ''قرقیسیا'' میں لڑیں گے، ان پر صبر ڈال دیا جائے گا، اور ان سے مدد اُٹھالی جائے گی اور وہ فنا ہو جائیں گے، اور اگر وہ لشکر مغرب کی طرف بھیجے گا تو واقعہ معمولی ہوگا، پھر اس وقت عبداللہ کے لئے عبداللہ کی وجہ سے ہلاکت ہے۔ وہ ''حمص'' سے اُٹھے گا وہ سب سے زیادہ خبیث اور سب سے زیادہ ذہین ہوگا، اور وہ دِمشق میں مشہور ہوگا۔ اس کے ہاتھوں مشرق والے ہلاک ہو جائیں گے۔

٭ ٭ ٭

۸۶۳. حدثنا محمد بن حمير عن بعض المشيخة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال يلتقي أهل الشام وأهل العراق بالحمص فتكون الدبرة على أهل العراق فيقتلونهم حتى يبلغوا بلادهم

۸۶۳ محمد بن حمیر کہتے ہیں کہ بعض مشائخ رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ شام والے اور عراق والے ''مقامِ حمص'' میں لڑیں گے۔ اہلِ عراق کو شکست ہوگی تو شامی انہیں قتل کریں گے اور ان کے شہروں تک پہنچ جائیں گے۔

٭ ٭ ٭

۸۶۴. حدثنا الوليد ورشدين عن ابن لهيعة عن أبي زرعة عن عبدالله بن زرير عن علي قال يتبع عبدالله عبدالله حتى تلتقي جنودهما بقرقيسيا على النهر

۸۶۴ الولید اور رشدین نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے، ابی زرعة سے، انہوں نے عبداللہ بن زریر سے روایت کی ہے کہ علی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عبداللہ، عبداللہ کا پیچھا کرے گا پھر مقامِ ''قرقیسیا'' میں دونوں لشکروں کا آمنا سامنا ہوگا۔

٭ ٭ ٭

۸۶۵. حدثنا عبدالقدوس عن أرطاة عن سنان بن قيس عن خالد بن معدان قال يهزم السفياني الجماعة مرتين ثم يهلك

۸۶۵ عبدالقدوس، ارطاۃ سے، وہ سنان بن قیس سے روایت کرتے ہیں کہ خالد بن معدان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سُفیانی جماعت کو دومرتبہ شکست دے گا اور پھر مَر جائے گا۔

٭ ٭ ٭

۸۶۶. حدثنا عبدالله بن مروان عن أرطاة عن تبيع عن كعب قال يهزم السفياني الجماعة مرتين ويقبل الجزية ويسبي الذرية وليذبحن امرأة من قريش بها يبقر بطون من يقر من نساء بني هاشم ثم يموت ثم يثور من أهل بيت تلك المرأة ثائر بعد أعوام يدعى عبدالله ماعبدالله تعالى قط أخبث البرية مشوة ملعون من تبعه ودعا اليه يلعنه أهل السماء وأهل الأرض وهو ابن آكلة الأكباد يأتي في دمشق فيجلس على منبرها فيشتعل أمره بحمص ويوقد بدمشق وذلك ان خلع من بني العباس ، حلا وهما الفرعان

وعنداختلاف الثاني خروج السفياني حديث السن جعد الشعر أيض مديد الجسم يكون بينه وبينهم وقتال بالشام ويسبي نساء بني العباس حتى يوردهن دمشق

٨٦٦ ﴾ عبداللہ بن مروان نے، ارطاۃ سے، انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سُفیانی ایک جماعت کو دومرتبہ شکست دے گا، جزیہ قبول کرے گا اور بچوں کو قیدی بنائے گا۔ قریش کی ایک عورت کو ذبح کیا جائے گا، وہ بنو ہاشم کی عورتوں کے پیٹ پھاڑے گا، پھر وہ مر جائے گا، پھر کچھ سالوں بعد عبداللہ نامی ایک شخص اس عورت کے گھرانے سے اُٹھ کھڑا ہوگا۔ اس نے کبھی اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ کی ہوگی، وہ خشکی میں سب سے زیادہ خبیث ہوگا، ترش رُو اور ملعون ہوگا۔ جو اس کی پیروی کرے گا اور اس کی طرف دعوت دے گا اس پر آسمان والے اور زمین والے لعنت کریں گے، وہ جگر کھانے والی کا بیٹا ہے، وہ دِمشق آئے گا اور اس کے منبر پر بیٹھے گا۔ اس کا معاملہ حمص سے اُٹھے گا اور دِمشق میں مشہور ہوگا۔ بنوعباس کے دو آدمی جو کہ چھوٹے ہوں گے اُنہیں معزول کیا جائے گا۔ دوسرے کے اِختلاف کے وقت سُفیانی کا خُروج ہوگا، وہ کم عمر گھونگریالے بالوں والا سفید، دراز جسم والا ہوگا، اس کے اور بنوعباس کے درمیان شام میں کئی معرکے ہوں گے وہ بنی عباس کی عورتوں کو قیدی بنائے گا اور اُنہیں دِمشق پہنچا دے گا۔

٭ ٭ ٭

٨٦٧. حدثنا الحكم نافع عن جراح عن أرطاة قال يقتل السفياني كل من عصاه وينشرهم بالمناشير ويطبخهم بالقدور ستة أشهر قال ويلتقي المشرقين والمغربين

٨٦٧ ﴾ الحکم بن نافع نے، جراح سے روایت کی ہے کہ ارطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سُفیانی ایسے ہر شخص کو قتل کر دے گا جو اس کی نافرمانی کرے گا۔ وہ اُنہیں آروں سے چیر دے گا اور اُنہیں ہانڈیوں میں پکائے گا، یہ فتنہ چھ(6) مہینے تک رہے گا اور مشرقین اور مغربین باہم لڑیں گے۔

٭ ٭ ٭

أهل الشام وين ملک من بني العباس بين الرقة وما يكون من السفياني

اَہلِ شام اَور بنی عباس کی بادشاہت اور رقۃ اور سُفیانی کے وَاقعات

٨٦٨. حدثنا الوليد بن مسلم عن أبي حبيب عن الوضين بن عطاء قال الفتنة الرابعة بدؤها من الرقة

٨٦٨ ﴾ الولید بن مسلم نے، ابو حبیب سے روایت کی ہے کہ، الوضین بن عطا رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ چوتھے فتنے کی اِبتداء مقامِ ''رقۃ'' سے ہوگی۔

٭ ٭ ٭

٨٦٩. حدثنا الوليد حدثني محدث أن بدؤ اختلاف بني العباس راية تخرج من خراسان فتكون بينهم ملحمة بمنابت الزعفران يقتل فيها من جميع الناس والقبائل فيبلغ الناس الوقعة التي كانت بمنابت الزعفران وهو في المدينة الظاهرة بين الأنهار فيخرج بما كان جمع فيها من الأموال حتى ينزل مدينة الأصنام يعني حران ثم يأتيه الخبر أن ملكا بالمغرب قد ثار فيبعث اليه جنودا ينهزم عنهم حتى ينزل بمن معه الشام فينادي مناد من السماء الويل لبلد حمص العين السنحة فتحتمل كل ذات بعل بعلها وكل ذات ابن ابنها ثم يمضي حتى ينزل بين الأنهار فيقتل بها جبارا عظيما ويقسم بها ثم يمضي الى مدينة الأصنام يعني حران فيبقر فيها بطن صاحبها ويفض جموعه ويبعث الى المشرق ويبايعهم كارها غير طايع ويقيم بها ثمانية أشهر ثم يمضي الى الخابور فيقيم به سبع سابوع ثم يمضي الى مربض الثور فيتر كها رمضة ويعتزله صاحب المشرق الى جبال الجوف ثم يغدر به رجل من بيته فيقتله ثم يجي ء صاحب المشرق حتى ينزل ما بين حران والرها ثم يخرج الأمرد من بيت الراس

٨٦٩﴾ الولید رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک محدِّث نے بتایا کہ بنی عباس کے اِختلاف کی اِبتدا اُس جھنڈے سے ہوگی۔ جو خُراسان سے نکلے گا۔ پھر ان کے درمیان عظیم الشان جنگ ہوگی جو زعفران کے اُگنے کی جگہ پر ہوگی، اس میں ہر قسم کے لوگوں اور قبائل میں سے اَفراد مَریں گے، لوگ ''الوقعة'' نامی جگہ تک پہنچ جائیں گے جہاں زَعفران اُگتا ہے، اور وہ نہروں کے درمیان ایک پاکیزہ شہر ہوگا۔ اس میں جتنا مال جمع کیا گیا ہوگا وہ نکال لیا جائے گا، پھر لوگ بتوں کے شہر یعنی حران میں ٹھہریں گے پھر اُسے اِطلاع ملے گی کہ مغرب کا بادشاہ اُٹھ کھڑا ہوا ہے، پھر وہ اس کی طرف لشکر بھیجے گا جو اُنہیں وہاں سے بھگا دیے گا۔ پھر وہ اپنے ساتھیوں سمیت شام میں ٹھہرے گا، ایک آواز دینے والا آسمان سے آواز دے گا کہ ہلاکت ہے حمص کے شہر کے لئے کانی آنکھ سے، پھر ہر شوہر والی اپنے شوہر کو اُٹھائے گی، اور ہر بیٹے والی اپنے بیٹے کو اُٹھائے گی، پھر وہ چلے کر نہروں کے درمیان قیام کرے گا اور پھر ایک بڑے جابر کے ساتھ لڑے گا اور اُسے تقسیم کردے گا پھر وہ بتوں کے شہر یعنی حران جائے گا اور اس میں اس کے اَمیر کا پیٹ پھاڑ دے گا، اس کے لشکر کو جمع کرے گا، اور مشرق کی طرف بھیجے گا اور ان سے زَبردَستی بیعت لے گا۔ وہاں آٹھ (8) مہینے تک ٹھہرے گا پھر وہ ''خابور'' چلا جائے گا، وہاں وہ سات (7) ہفتوں تک رہے گا پھر وہ ''مربض الثور'' چلا جائے گا، اُسے گرمیوں میں چھوڑ دے گا، مشرق والوں کا اَمیر الگ ہو کر ''جوف'' کے پہاڑوں میں چلا جائے گا پھر اس کے ساتھ اس کے گھر کا ایک آدمی غدّاری کرے گا، تو اَمیر اُسے قتل کردے گا۔ پھر مشرق کا اَمیر چلے گا جو کہ ''حران'' اور ''رہا'' کے درمیان پڑاؤ ڈالے گا، پھر ایک کم عمر لڑکا سَردار کے گھر سے خُروج کرے گا۔

○ ○ ○

۸۷۰. قال الوليد فأخبرني أبو عبدة المشجّعي عن أبي أمية الكلبي قال بينما أصحاب الرايات السود يقتتلون فيما بينهم اذ خرج سابع سبعة فيبعث أهل القرى يسألهم نصرته [illegible] فيأبون عليه ويبلغ عامل بني العباس على طبرية مخرجه فيبعث اليه جمعا عظيما فاذا واجهوه مالوا اليه بأجمعهم الا صاحبهم الذي قادهم ينصرف الى صاحبه فيخبره ويميل الخارجي ومن معه الى السدرة التي الى جانب التل فينزل تحتها ويأتيه أهل القرى فيبايعونه ويسير بهم فيلقاه صاحب طبرية عند الأقحوانة فيقاتله عند بحيرة طبرية حتى تحمار عجراء البحيرة من دمائهم ثم يهزمهم ثم يجمعون له بالجابية جمعا عظيما فويل لمن كان أهله من الجابية على خمسة أميال وطوبى لمن كان أهله خلف ذلك فيهزمهم ثم يجمعون له بدمشق جمعا نحو من جمعهم الذي دخلوا به دمشق فيقتتلون هنالك حتى تركض الخيل في الدم الى ثنيها ثم يهزمهم

۸۷۰۔ الولید نے، ابوعبدۃ المشجعی سے روایت کی ہے کہ ابو اُمیۃ الکلبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب کالے جھنڈوں والے باہم لڑ رہے ہوں گے تو میں سے ساتواں خُروج کرے گا۔ وہ گاؤں والوں کی طرف قاصد بھیجے گا تاکہ گاؤں والے اس کی مدد کریں لیکن وہ لوگ انکار کر دیں گے۔ ''طبریہ'' پر بنوعباس کی طرف سے جو عامل مقرر ہوگا اُسے اس کے خُروج کی اِطلاع ملے گی تو وہ ایک عظیم الشان لشکر اس کی طرف بھیجے گا۔ جب وہ لشکر والے اس کے سامنے آئیں گے تو سوائے اُن کے افسر کے سب کے سب اس کی طرف مائل ہو جائیں گے۔ وہ امیر کو اس کی اِطلاع دے گا، وہ خارجی اپنے ساتھیوں سمیت مقام ''تل'' کی طرف جو ''سدرۃ'' نامی جگہ ہوگی وہاں جا کر پڑاؤ ڈال دے گا تو گاؤں والے آکر اس کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ وہ اُنہیں لے کر چلے گا تو طبریہ کا اُمیر ''اقحوانۃ'' سے اس کی طرف بڑھے گا، اور طبریہ کے سمندر کے پاس دونوں فوجیں ٹکرائیں گی سمندر کا ساحل ان کی خوں ریزی سے سُرخ ہو جائے گا۔ وہ طبریوں کو شکست دے گا تو اس کے خلاف جابیہ میں ایک لشکر جرار جمع ہو جائے گا، ہلاکت ہے جابیہ میں اور اس سے پانچ میل کی مسافت تک رہنے والے لوگوں کے لئے، اور خوشخبری ہے اس سے آگے کے لوگوں کے لئے، پھر وہ خارجی ''جابیۃ'' والوں کو بھی شکست دے گا تو وہ اس کے خلاف دمشق میں اُنہی کی تعداد کے برابر جمع ہو جائیں گے، جس تعداد پر خارجی کا لشکر دمشق میں داخل ہوگا، وہاں اتنی سخت لڑائی ہوگی کہ گھوڑوں کے کُھر خون میں تر ہو جائیں گے، پھر وہ اُنہیں بھی شکست دیدے گا۔

○ ○ ○

۸۷۱. حدثنا الوليد قال أخبرني ابن لهيعة عن أبي قبيل عن ابن عباس رضي الله عنه قال يخرج رجل من المشرق فينفر منه ملكهم فيقتل بين الرقة وحران يقتله رجل من قريش ويخرج من البرية من آل أبي سفيان رجل من المغرب ويقتل ملك الكوفة بحران

۸۷۱﴿ الولید نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوقبیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مشرق کا ایک آدمی خُروج کرے گا تو مشرق والوں کا بادشاہ اس کے خلاف نکلے گا۔ پھر ''رقہ'' اور ''حران'' کے درمیان جنگ ہوگی، اس مشرقی خارجی کو ایک قریشی قتل کرے گا، اور مغرب کی طرف سے ایک شخص ابوسفیان کی اَولاد میں سے خُروج کرے گا، اور کوفہ کے بادشاہ کو حران میں قتل کرے گا۔

۞ ۞ ۞

۸۷۲. حدثنا الوليد بن مسلم عن الأوزاعي والوليد بن سليمان وعيسى بن موسى قالوا سمعنا ربيعة القصير يحدث عن أبي أسما الرجي عن ثوبان مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سيكون خليفة تقصر عن بيعة الناس ثم يكون نائبه من عدو فلا يجد بدا من أن يسير بنفسه فيسير فيظهر على عدوه فيريده أهل العراق على الرجوع الى عراقهم فيأبى ويقول هذه أرض الجهاد فيخلعونه يولون عليهم رجلا فيسيرون اليه حتى يلقوه بالحص جبل حناصره فيبعث الى أهل الشام فيجتمعون له على قلب رجل واحد فيقتلهم بهم قتالا شديدا حتى أن الرجل ليترم على ركائبه فيكاد يعد
رجال الفريقين ثم ينهزم أهل العراق فيطلبونهم حتى يدخلونهم الكوفة فيقتلونهم بكل من أطاق حمل السلاح منهم فهزممهم ويقتلون من جرت عليهم المواسي قيل لأبي أسماء ممن سمعه ثوبان أمن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فممن اذا

۸۷۲﴿ الولید بن مسلم نے، الاوزاعی اور الولید بن سلیمان نے، عیسیٰ بن موسیٰ سے، انہوں نے ربیعۃ القصیر سے، انہوں نے ابی اَسماء الرجبی سے روایت کی ہے کہ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضور ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے، فرماتے ہیں کہ عنقریب ایک خلیفہ آئے گا جو لوگوں سے بیعت میں کوتاہی کرے گا، پھر اس کا نائب دُشمن بنے گا تو یہ مجبور ہو کر اس سے لڑنے کے لئے خود روانہ ہوگا اور اپنے دُشمن پر غالب آجائے گا، اہلِ عراق چاہیں گے کہ وہ عراق کی طرف لوٹ جائے، اور اُسے دار الخلافہ بنائے لیکن وہ انکار کرے گا اور کہے گا کہ یہ جہاد کی زمین ہے، تو عراقی لوگ اس کی بیعت توڑ دیں گے اور اَپنا اَمیر کسی دوسرے آدمی کو بنادیں گے، پس وہ اہلِ عراق کی سَرکوبی کے لئے چلے گا، ان کے ساتھ مقامِ ''حمص'' میں جو کہ ''حناصرۃ'' کا پہاڑ ہے، جنگ ہوگی یہ اہلِ شام کی طرف مدد کے لئے پیغام بھیجے گا تو سارے شامی اس کی خاطر متحد ہو جائیں گے، وہ اُنہیں لے کر عراقیوں کے ساتھ سخت جنگ کرے گا۔ ایک آدمی سواری پر کھڑا ہوگا تو اس کے لئے دونوں فریقین کے آدمیوں کا گنتا ممکن ہوگا۔ پھر اہلِ عراق کو شکست ہوگی پھر وہ ان کا پیچھا کریں گے اور اُنہیں کوفہ میں کی طرف دھکیل دیں گے تو وہ ہر اس شخص کو قتل کر دیں گے جس میں ہتھیار اُٹھانے کی طاقت ہو، ابواسماء رحمہ اللہ تعالیٰ سے پوچھا گیا کہ ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سُنی ہے؟ فرمایا کہ تو پھر کس سے سُنی ہے؟

۞ ۞ ۞

۸۷۳. قال الوليد فاخبرني أبو عبدالله عن الوليد بن هشام قال يقتلون هنالک قتالا شديدا فبيناهم كذلک اذ ثار بهم السفياني فيهزم الفريقين حتى يدخلهم الله الكوفة

فيكون أول النهار له وآخره عليه

٨٧٣ ابوعبداللہ کہتے ہیں کہ الولید بن ہشام رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہاں تحت معرکہ ہوگا۔ اِسی دوران ان میں سُفیانی اُٹھے گا اور دونوں فریقین کو شکست دے گا اور اللہ تعالیٰ اُسے کوفہ میں داخل کردے گا مگر وہاں دِن کا اِبتدائی حصہ اس کے حق میں ہوگا اور آخری حصہ اُس کے خلاف ہوگا۔

٭ ٭ ٭

٨٧٤. حدثنا محمد بن حمير عن نجيب بن السري عن أبي النضر قال حدثني رجل من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ينزل العراق ملك يكره أهل الشام على بيعته فيكون ما كان ثم يبلغه أن عدوه قد سار اليه فلا يجد من المسير اليه بدا فيسير اليه بالشام فيلقاه فيهزمه ويقتله ثم يقول لأهل نصرته من أهل العراق هذه بلادي وهذه أرضي ووطني ارجعوا الى بلادكم فقد استغنيت عنكم فير جعون الى بلادهم فيقولون نحن ملكناه ونحن نصرناه ونحن قتلنا الناس دونه ثم اختار على بلادنا بلاداً غيرها هلموا حتى نجمع له فنقاتله فسيروا اليه وجمعهم يومئذا خال ثلثمائة ألف حتى يلتقوا بالحص فيقتلون فيه فتكون بينهم ملحمة عظيمة لم تكن بين العرب مثلها يلقى عليهم الصبر ويرفع عنهم النصر حتى ان الرجل ليقوم ينظر الى الصفين فلو يشأ أن يحصيهم أحصاهم لقلة من بقي منهم

٨٧٤ محمد بن حمیر نے، نجیب بن السری سے، انہوں نے، ابی النضر سے روایت کی ہے کہ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عراق میں ایک بادشاہ ہوگا، پھر اُسے اِطلاع ملے گی کہ اس کا دُشمن اس کی جانب بڑھ رہا ہے تو اُسے اپنے دُشمن کے خلاف نکلنا پڑے گا، وہ اس کے خلاف شام جائے گا اور اس سے لڑے گا۔ اُسے شکست دے کر قتل کردے گا۔ پھر وہ اپنے مددگار عراق والوں سے کہے گا کہ یہ مُلکِ شام میرا وطن میری زمین میرا شہر ہے تم اپنے شہروں کی طرف لوٹ جاؤ! اَب ہمیں تمہارے ضرورت نہیں رہی، عراق والے اپنے شہروں کی طرف لوٹ جائیں گے، اور کہیں گے کہ ہم نے اس کی مدد کی، اُسے بادشاہ بنایا اور اس کے لئے ہم نے لوگوں کو قتل کیا۔ اَب یہ ہمارے شہر کے مقابلے میں دوسرے شہر کو ترجیح دیتا ہے، چلو تیار ہو جاؤ! جمع ہو جاؤ! تا کہ ہم اس سے لڑ سکیں، پھر وہ سب جمع ہوں گے اور اس کی طرف روانہ ہوں گے ان کی تعداد تین لاکھ ہوگی، یہ دونوں فوجیں مقام ''حمص'' میں آمنے سامنے ہوں گی اور وہاں پر ان کے درمیان ایک عظیم الشان جنگ ہوگی، عرب کی تاریخ میں کبھی ایسی جنگ نہ ہوئی ہوگی، ان پر صبر ڈال دیا جائے گا اور ان سے مدد اُٹھالی جائے گی۔ اگر ایک آدمی کھڑا ہو کر دونوں طرف کی صفوں کو دیکھ کر ان کے اَفراد کو گننا چاہے گا۔ تو گن سکے گا کیونکہ باقی ماندہ زِندہ اَفراد بہت کم ہوں گے۔

٭ ٭ ٭

٨٧٥. حدثنا عبدالله بن مروان عن أرطاة عن تبيع عن كعب قال اذا وقع الاختلاف

الآخر في بني العباس وذلك بعد خروج السفياني ابن آكلة الأكباد وفي اختلافهم الآخر الفناء فحينئذ فانتظروا وقعة الثنية ووقعة التدمر قرية غربي سليمة ووقعة بالحص عظيمة فتغلب بنوا العباس وأهل المشرق حتى تسبى نساؤهم ويدخلوا الكوفة

۸۷۵ عبداللہ بن مروان نے، ارطاۃ سے، انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سُفیانی، جو کہ جگر کھانے والی کا بیٹا ہے، کے خُروج کے بعد جو بنی عباس کے درمیان واقع ہوگا جس میں ان کی حکومت فنا ہو جائے گی، اس دوسرے فنا کے وقت "الثنیة" اور "تدمر" کے واقعہ کا اِنتظار کرنا۔ یہ "سلمیہ" کے مغربی گاؤں میں اور "حص" کے عظیم واقعے کا بھی اِنتظار کرنا، اس وقت بنوعباس اور مشرق والے مغلوب ہوجائیں گے، اور مخالفین کُوفہ میں داخل ہوجائیں گے۔

۞ ۞ ۞

۸۷۶. حدثنا عبدالله بن مروان عمن حدثه عن يعقوب بن اسحاق وكان رجلا علامة في الفتن قال ينزل الرقة رجل من ولد العباس فيمكث فيها سنتين ثم يغزو الروم فتكون بليته على المسلمين أعظم من بذبته على الروم ثم يرجع من غزوة الى الرقة فيأتيه من المشرق مايكره فيرجع الى الشرق فلا يرجع منها ثم يولي ابنه فعلى رأسه يكون خروج السفياني وانقطاع ملكهم

۸۷۶ عبداللہ بن مروان نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ یعقوب بن اِسحاق رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عباس کی اَولاد میں سے ایک شخص دو سال تک مقامِ "رقة" میں پڑاوڈالے گا۔ پھر وہ رُوم سے لڑے گا، وہ رُومیوں کے لئے اِتنا عذاب نہیں ہوگا۔ جتنا مسلمانوں کے لئے ہوگا۔ رُومیوں سے لڑائی کے بعد وہ رقہ واپس آئے گا، اُسے مشرق کی طرف سے بعض ناگوار باتیں پہنچیں گی تو وہ وہاں چلا جائے گا اور پھر واپس نہیں آئے گا۔ پھر اُس کا بیٹا اَمیر بنے گا، اسی زمانے میں سُفیانی کا خُروج ہوگا اور بنی عباس کی بادشاہت ختم ہوجائے گی۔

۞ ۞ ۞

۸۷۷. حدثنا محمد بن حمير عن النجيب بن السري قال يكون خليفة من المشرق يرتحل هاربا الى الجزيرة ثم يستغيث بأهل الشام فيجتمعون اليه ويقبل أهل المشرق فيلتقون بجبل يقال له الحص فيقتل فيه عالم كثير

۸۷۷ محمد بن حمیر کہتے ہیں کہ، النجیب بن السری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مشرق کا ایک خلیفہ "جزیرۃ" کی طرف بھاگے گا۔ پھر شام والوں سے مدد طلب کرے گا، شام والے اس کا ساتھ دیں گے۔ مشرق والوں سے یہ ایک پہاڑ کے قریب لڑے گا۔ جس کا نام "حص" ہے اس میں بہت سے اِنسانوں کا قتل ہوگا۔

۞ ۞ ۞

۷۸۷. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عمن حدثه عن محمد بن جعفر قال قال علي بن أبي طالب رضى الله عنه يبعث السفياني على جيش العراق رجلا من بني حارثة له

غدرير تان يقال له نمر أو قمر بن عباد رجلا جسيما على مقدمته رجلا من قومه قصير أصلع عريض المنكبين فيقاتله من بالشام من أهل المشرق وفي موضع يقال له البنية وأهل حمص في حرب المشرق وأنصارهم وبها يومئذ منهم جند عظيم يقاتلهم فيما يلي دمشق كل ذلک يهزمهم ثم ينحاز من دمشق وحمص مع السفياني ويلتقون وأهل المشرق في موضع يقال له اليدين مما يلى شرق حمص فيقتل بها نيف وسبعون الفا ثلاثة ارباعهم من اهل المشرق ثم تكون الدبرة عليهم ويسير الجيش الذي بعث الى المشرق حتى ينزلوا الكوفة فكم من دم مهراق وبطن مبقور ووليد مقتول ومال منهوب ودم مستحل ثم يكتب اليه السفياني أن يسير الى الحجاز بعدأن يعر كها عرک الأديم

۸۷۸ ابوالمغیرة نے، ابن عیاش سے، انہوں نے ایک روای سے، اس نے محمد بن جعفر سے روایت کی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سُفیانی عراق کے لشکر کے خلاف ایک آدمی بنوحارثہ کا بھیجے گا جس کی دو چٹیا ئیں ہوں گی، اس کا نام ''نمر'' یا ''قمر بن عباد'' ہوگا۔ وہ بھاری جسم والا ہوگا، جو مشرق والے شام میں ہوں گے وہ اس سے ''بنیہ'' نامی جگہ میں لڑیں گے، اور حمص والے مشرق کی جنگ میں ان کے مددگار ہوں گے اور ان کا بھی ایک بہت بڑا لشکر ان کے ساتھ ہوگا۔

دِمشق کے قریب جنگ ہوگی۔ ان سب کو سُفیانی شکست دے گا، پھر دِمشق اور حمص والے سُفیانی کے ساتھ ہو جائیں گے، وہ مشرق والوں کے ساتھ ایک مقام پر لڑیں گے جس کا نام ''الیدین'' ہے جو مشرقی حمص کے قریب ہے، وہاں ستّر 70 ہزار سے زائد لوگ قتل ہو جائیں گے، جس میں سے ایک تہائی تعداد مشرق والوں کی ہوگی۔ پھر مشرق والے پیٹھ پھیر دیں گے، اور لشکر جو مشرق کی طرف بھیجا گیا وہ چلے گا اور کوفہ پر چڑھائی کرے گا، جہاں بہت خون بہے گا! پیٹ پھٹیں گے! بچے قتل ہوں گے اور مال لوٹا جائے گا! اور خون حلال سمجھا جائے گا! پھر سُفیانی ان کی طرف خط لکھے گا کہ اَب حجاز کی طرف جاؤ جب کہ اُنہوں نے کوفہ کو ایسا صاف کیا ہوگا کہ جیسے چمڑے کی دباغت کی جاتی ہے۔

۞ ۞ ۞

۸۷۹. حدثنا بقية بن الوليد عن حريز بن عثمان قال سمعت سلمان بن سمير الألهاني يقول لينزلن الكوفة خليفة يهزم أهل الشام ثم يرغب فيهم وفي الشام ويقال له عليک بالشام فانها أرض المقدس وأرض الأنبياء ومنزل الخلفاء واليها كانت تجبى الأموال ومنها كانت تفرق البعوث فيجيبهم فاذا أجابهم نقم عليه أهل المشرق فقالوا قاتلناه معه وخاطرنا بدمائنا وأنفسنا وأموالنا فآثر علينا فاخلعوه قال فيسير أهل الشام الى الكوفة فتعرک عرک الأديم

٨٧٩ بقیۃ بن الولید کہتے ہیں کہ حریز بن عثمان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے سلمان بن سمیر الہمدانی رحمہ اللہ تعالیٰ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ کُوفہ میں ضرور ایک خلیفہ نکلے گا جو شام والوں کو شکست دے گا۔ پھر وہ شامیوں اور مُلکِ شام میں رَغبت ظاہر کرے گا۔ اس سے کہا جائے گا کہ تمہارا شام میں رہنا ضروری ہے بے شک یہ مقدس زمین ہے، اَنبیاء کی سَرزمین ہے اور خلفاء کی منزل ہے، اور اسی طرف اَموال کھینچ کر لائے جاتے ہیں، اور اسی سے لشکر متفرق ہوتے ہیں، بادشاہ ان لوگوں کی بات مان لے گا مگر مشرق والے اس سے ناراض ہو جائیں گے، اور کہیں گے کہ ہم اس کے ساتھ ہو کر لڑے!، اس کی خاطر ہم نے اپنی جانوں اور مالوں کو خطرے میں ڈالا! اب یہ ہم پر دوسروں کو ترجیح دیتا ہے؟ تو وہ اس کی بیعت توڑ ڈالیں گے پھر شام والے کُوفہ کی طرف آئیں گے اور اُسے ایسا ماریں گے جیسا کہ چمڑے کو دَباغت کے وقت مارا جاتا ہے۔

٭ ٭ ٭

٨٨٠. حدثنا أبو عمر عن ابن لهيعة عن عبدالوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن أبيه عن الحارث عن ابن مسعود قال السابع من ولد العباس يدعو الناس الى العرک فلا يجيبونه الى ذلک فيقول اني أسير فيكم بسيرة أبي بكر وعمر رضى الله عنهما وأقسم الفيء بالسوية فيقول له أهل بيته أتريد أن تخرجنا من معايشنا فيأبون عليه فيقتل من أهل بيته عدة فيختلفون فيما بينهم فعند ذلک يخرج رجل من ولد فهر يجمع من بربر حتى يأخذ منابر مصر ثم يخرج رجل من ولد أبي سفيان فاذا بلغ الفهري خروجه افترقوا ثلاث فرق الى آخر الحديث

٨٨٠ ابوعمر نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت، سے انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حارث حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عباس کی اولاد میں سے ساتواں شخص لوگوں کو سخت معرکہ کی طرف دَعوت دے گا۔ لوگ اس کی بات نہیں مانیں گے تو وہ کہے گا کہ میں آپ لوگوں میں (حضرت) ابوبکر اور (حضرت) عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرزِ زندگی پر چلانا چاہتا ہوں اور میں مالِ غنیمت کو تمہارے درمیان بَرابر تقسیم کروں گا، اس پر اس کے خاندان والے اُسے کہیں گے کہ تم ہمیں ہمارے کام کاج سے نکالنا چاہتے ہو! وہ اس کا اِنکار کر دیں گے پھر وہ اپنے خاندان کے متعدد اَفراد کو قتل کر دے گا، ان کا آپس میں اِختلاف ہو جائے گا۔ اس وقت فہر کی اولاد میں سے ایک آدمی بَربَر لوگوں کو جمع کرے گا، اور مصر کے منبروں پر قابض ہو جائے گا، پھر ابوسُفیان کی اولاد میں سے ایک آدمی نکلے گا۔ جب اس کے نکلنے کی خبر فہریوں تک پہنچے گی تو وہ لوگ تین جماعت میں تقسیم ہو جائیں گے......۔

٭ ٭ ٭

٨٨١. حدثنا الوليد ورشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن أبي رومان عن علي قال يظهر السفياني على الشام ثم يكون بينهم وقعة بقرقيسيا حتى يشبع طير السماء وسباع الأرض من جيفهم ثم يفتق عليهم فتق من خلفهم فيقبل طائفة منهم يدخلوا أرض خراسان

وتقبل خيل السفياني في طلب أهل خراسان فيقتلون شيعة آل محمد بالكوفة ثم يخرج أهل خراسان في طلب المهدي

۸۸۱ ولید اور رشدین، ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابی قبیل، ابی رومان سے روایت کی ہے کہ علی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سُفیانی شام پر غالب آئے گا۔ پھر ان کے درمیان ''قرقیسیا'' نامی مقام پر ایک معرکہ ہوگا۔ جہاں ان کی نعشوں سے آسمان کے پرندے اور زمین کے درندے سیر ہو جائیں گے، پھر ان میں پچھلوں کی طرف سے بھی پھوٹ پڑ جائے گی ان میں سے ایک جماعت متوجہ ہوگی اور خُراسان کی سرزمین میں داخل ہوگی، سُفیانی کے گھڑ سوار خُراسانیوں کی طلب میں آئیں گے، اور آلِ حضرت محمد ﷺ کے شیعوں کو کوفہ میں قتل کریں گے، پھر خُراسان والے (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کی طلب میں نکلیں گے۔

۞ ۞ ۞

۸۸۲. حدثنا الوليد ورشدين عن ابن لهيعة عن أبي زرعة عن عمار بن ياسر قال فيتبع عبدالله عبدالله فتلتقي جنودهما بقر قيسيا على النهر فيكون قتال عظيم ويسير صاحب المغرب فيقتل الرجال ويسبي النساء ثم يرجع في قيس حتى ينزل الجزيرة الى السفياني فيتبع اليماني فيقتل قيسيا بأريحا ويحوز السفياني ما جمعوا ثم يسير الى الكوفة فيقتل أعوان آل محمد ثم يظهر السفياني بالشام على الرايات الثلاث ثم يكون لهم وقعة بعد قرقيسيا عظيمة ثم ينفتق عليهم فتق من خلفهم فيقبل طائفة منهم حتى يدخلوا أرض خراسان وتقبل خيل السفياني كالليل والسيل فلا تمر بشيء الا أهلكته وهدمته حتى يدخلون الكوفة فيقتلون شيعة من آل محمد ثم يطلبون أهل خراسان في كل وجه ويخرج أهل خراسان في طلب المهدي فيدعون له وينصرونه

۸۸۲ ولید اور رشدین نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابی زرعۃ سے روایت کی ہے کہ عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ، عبداللہ کا پیچھا کرے گا، ان دونوں کے لشکر مقام ''قرقیسیا'' میں آمنے سامنے ہوں گے، ان کے درمیان بڑی جنگ ہوگی، اور مغرب کا امیر آکر مردوں کو قتل کرے گا اور عورتوں کو قیدی بنائے گا، پھر وہ سُفیانی کی سرکوبی کے لئے نکلے گا اور جزیرۃ میں پڑاؤ ڈالے گا، پھر یمانی پیچھا کرے گا، اور قیس کو ''اُریحا'' نامی جگہ میں قتل کر دے گا، اور سُفیانی سارا مال جمع کر کے کوفہ کی طرف جائے گا اور آلِ حضرت محمد ﷺ کے مددگاروں کو قتل کرے گا، پھر سُفیانی شام میں تین جھنڈوں پر غالب آ جائے گا، پھر ان کے درمیان قرقیسیا کے بعد ایک عظیم جنگ ہوگی، پھر ان پر پچھلوں کی طرف سے پھوٹ پڑ جائے گی، ان میں سے ایک لشکر خُراسان کی سرزمین میں داخل ہوگا اور سُفیانی کے گھڑ سوار رات اور سیلاب کی طرح آئیں گے، جہاں ان کا گزر ہوگا اُسے ہلاک اور منہدم کر دیں گے، پھر وہ کوفہ میں داخل ہو جائیں گے، وہاں آلِ حضرت محمد ﷺ کے شیعوں کو قتل کریں گے، پھر اہلِ خُراسان کو ہر طرف سے گھیر لیں گے، اور خُراسان والے (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کی طلب میں نکلیں گے، اُسے پکاریں گے اور اس سے مدد چاہیں گے۔

۞ ۞ ۞

٨٨٣. حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن سنان عن سلمان بن سمير الألهاني قال سينزل الكوفة خليفة وليوطين أهل الشام هزيمة ثم يرغب فيهم ويقال له عليک بأرض الشام فانها أرض المقدسة وأرض الأنبياء ومنازل الخلفاء واليها كانت تجبى الأموال ومنها كانت تفرق البعوث فيجيبهم فاذا أجابهم نقم عليه أهل المشرق فيقولون خاطرنا معه بدمائنا وأنفسنا وأموالنا وآثر علينا غيرنا فيخالفونه فيسير أهل الشام الى الكوفة فيومئذ تعرک عرک الأديم.

٨٨٣﴾ الحکم بن نافع نے، سعید بن سنان سے روایت کی ہے کہ، سلمان بن سمیر الالھانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عنقریب کوفہ میں ایک خلیفہ اُترے گا جو شام والوں کو شکست دے کر روندے گا، پھر ان میں دلچسپی لے گا، اس سے کہا جائے گا کہ تمہارے لیے مُلکِ شام میں ٹھہرنا ضروری ہے۔ یہ مقدس زمین ہے۔ یہ حضرات انبیاء کرام (علیہم السلام) کی سرزمین ہے، اور خلفاء کی منبریں اور گھر یہاں پر تھے، اس کی طرف مال کھینچے چلے آتے ہیں، اور اسی سے لشکر باہر بھیجے جاتے ہیں، تو وہ ان کی بات مان لے گا، جب خلیفہ شامیوں کی بات مان لے گا تو مشرق والے ناراض ہو جائیں گے، اور کہیں گے کہ ہم نے اپنے خون، اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو اس کی خاطر خطرے میں ڈالا۔ اَب یہ ہم پر دوسروں کو ترجیح دے رہا ہے، تو مشرق والے اس کے مخالف ہو جائیں گے تو شام والے کوفہ کی طرف بڑھیں گے اور اُسے دباغت والی کھال کی طرح خوب ماریں گے۔

❁ ❁ ❁

ما يكون من السفياني في جوف بغداد ومدينة الزوراء اذا يلغ بعثه العراق وما يذكر من خرابها

سُفیانی کا لشکر عراق پہنچنے پر بغداد اور مدینۃ الزوراء میں ہونے والے واقعات کا ذکر

٨٨٤. حدثنا أبو عثمان عن جابر عن أبي جعفر قال اذا ظهر السفياني على الأبقع وعلى المنصور والكندي والترک والروم خرج وصار الى العراق ثم يطلع القرن ذو الشفاء فعند ذلک هلاک عبدالله ويخلع المخلوع وينتسب الى أقوام في مدينة الزوراء على جهل فيظهر الأخوص على مدينة عنوة فيقتل بها مقتلة عظيمة ويقتل ستة أكبش من آل العباس ويذبح فيها ذبحا صبرا ثم يخرج الى الكوفة

٨٨٤﴾ ابوعثمان نے، جابر سے روایت کی ہے کہ ابوجعفر کہتے ہیں کہ جب سُفیانی اَبقع منصور، کندی، تُرک اور رُوم پر

غالب آجائے گا تب وہ نکل کر عراق جائے گا۔ اس وقت قرن ''ذوالشفاء'' نامی ستارہ طلُوع ہوگا تو عبداللہ مَر جائے گا، اور بیعت

[illegible]

پر زبردستی غالب آجائے گا اور وہاں پر بہت قتل وَ غارت کرے گا، اور آلِ عباس کے چھ معزز لوگوں کو قتل کرے گا اور پھر کوفہ کی طرف نکل جائے گا۔

○ ○ ○

۸۸۵. حدثنا أبو عمر عن ابن لهيعة عن عبدالوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن أبيه عن الحارث عن ابن مسعود رضى الله عنه عن النبي ﷺ قال إذ اعبر السفياني الفرات وبلغ موضعا يقال له عاقر قوفا محى الله تعالى الايمان من قلبه فيقتل بها الى نهر يقال له الدجيل سبعين ألفا متقلدين سيوفا محلاه وما سواهم أكثر منهم فيظهرون على بيت الذهب فيقتلون المقاتلة والأبطال ويبقرون بطون النساء يقولون لعلها حبلى بغلام وتستغيث نسوة من قريش على شط الدجلة الى المارة من أهل السفن يطلبن اليهم أن يحملوهن حتى يلقوهن الى الناس فلا يحملوهن بغضا لبنى هاشم فلا تبغضوا بنى هاشم فان منهم بنى الرحمة ومنهم الطيار فى الجنة فاما النساء فاذا جهنم الليل أوين الى أغورها مكانا مخافة الفساق ثم يأتيهم المدد من النصرة حتى يستنقذوا مامع السفياني من الذراري والنساء من بغداد والكوفة

۸۸۵﴾ ابوعمر نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے الحارث سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب سُفیانی دَریائے فرات کو عُبور کر کے ''عاقر قوفا'' نامی جگہ پر پہنچے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے دِل سے ایمان مٹا دے گا، پھر وہ دَجلہ نامی نہر کے قریب ستّر 70 ہزار مسلح لوگوں کو قتل کرے گا اور جوان کے علاوہ ہوں گے وہ اُن سے بھی زیادہ ہوں گے، وہ ایک سونے کے گھر پر غالب آئیں گے اور لڑنے والوں کو اور نوجوانوں کو قتل کریں گے، عورتوں کے پیٹ پھاڑیں گے، اس وَجہ سے کہ کہیں ان میں لڑکا نہ ہو، قریش کی عورتیں دَجلہ کے کنارے کھڑی ہو کر گزرتی ہوئی کشتی والوں سے مدد مانگے گی کہ ہمیں بھی ساتھ لے چلو اور ایسی جگہ چھوڑ دو جہاں لوگ رہتے ہوں، لیکن وہ اُنہیں بنو ہاشم سے بُغض کی وجہ سے کشتی میں نہیں بٹھائیں گے، تم لوگ بنو ہاشم سے بُغض نہ رکھو! بے شک ان میں نبی الرحمۃ ہے اور ان میں جنت کا طیار ہے۔ وہ عورتیں اپنی عصمت کی حفاظت کے لیے کسی غار میں پناہ لیں گی۔ پھر ان کے پاس مدد اور نُصرت آجائے گی، جو اُنہیں اور بغداد اور کوفہ کی عورتوں اور بچوں کو سُفیانی کی قید سے چھڑا دیں گے۔

○ ○ ○

۸۸۶. حدثنا عبدالقدوس حدثنا أرطاة بن المنذر عن ابن عباس أن حذيفة رضى الله

عنهما قال لينزلن رجل من أهل بيته يقال له عبد الاله أو عبدالله على نهر من أنهار المشرق تبنى عليها مدينتان يشق النهر بينهما فاذا أذن الله تعالى في زوال ملكهم وانقطاع مدتهم بعث الله على أحديهما ليلا نارا فاصبح سوداء مظلمة قد احترقت كأنها لم تكن في مكانها وتصبح صا حبتها متعجبة كيف أفلتت فما يكون الا بياض يومها حتى يجمع الله فيها كل جبار عنيد ثم يخسف الله بها وبهم جميعا فذلک قوله عزوجل حم عسق وعزيمة من الله وقضاء والعين عذاب والسين يقول سيكون قذف واقع بهما يعني المدينتين.

۸۸۶﴾ عبدالقدوس نے، ارطاۃ بن المنذر سے، انہوں نے ایک راوی سے، انہوں نے عبداللہ بن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ ایک شخص اہلِ بیت میں سے جس کا نام ''عبدالالہ'' یا ''عبداللہ'' ہوگا۔ وہ مشرق کی نہروں میں سے ایک نہر پر پڑاؤ ڈالے گا، اس نہر پر دو شہر تعمیر ہوں گے جن کے درمیان سے وہ نہر جاری ہوگی، جب اللہ تعالیٰ ان کی بادشاہت اور ان کی مدّت کے ختم ہونے کا فیصلہ فرمائے گا تو ان دونوں شہروں میں سے ایک پر رات کے وقت آگ بھیج دے گا جس سے وہ شہر جل کر سیاہ تاریک ہوجائے گا، گویا کہ وہ شہر تھا، اور خود پسندی میں مُبتلا دوسرے شہر کے لوگ دیکھیں گے کہ کیسے ساتھ والا شہر تباہ ہوا! اللہ تعالیٰ اُس دوسرے شہر میں ہر سَرکش جابر کو اکٹھا کردیں گے، پھر اس شہر کو لوگوں سمیت زمین میں دَھنسا دے گا۔ یہ بات اللہ عزّ وجل کے فرمان ﴿حٰمٓ عٓسٓقٓ۝﴾ میں ہے ﴿حٰمٓ﴾ سے مُراد اللہ تعالیٰ کا اِرادہ اور فیصلہ ہے ﴿عین﴾ سے مُراد عذاب ہے ﴿سین﴾ کا مطلب ہے ''سَیَکُوْنُ'' یعنی عنقریب ﴿ق﴾ سے مُراد ان دونوں شہروں پر واقع ہوگا۔

۸۸۷. حدثنا غير واحد عن عبدالحميد بن بهرام عن شهر بن حوشب عن عبدالرحمن بن غنم قال توشک امتان أن تقعدان على ثفال رحا يطحنان يخسف باحداهما والأخرى تنظر وسيكون حيان متجاوران يشق بينهما نهر يسقيان منه جميعا يقتبس بعضهم من بعض فيصبحان يوما من الأيام قد خسف باحداهما والأخرى تنظر

۸۸۷﴾ بعض لوگوں نے عبدالحمید بن بہرام سے، انہوں نے شہر بن حوشب سے، روایت کی ہے کہ عبدالرحمٰن بن غنم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عنقریب دو قوموں کو چکی کے پاٹ پر رَکھ کر پیس دیا جائے گا، ان میں سے ایک کو دَھنسا دیا جائے گا اور دوسری اُسے دیکھ رہی ہوگی۔ ان کے علاوہ دو اور قبیلے ایک دوسرے کے پڑوس میں رہتے ہوں گے۔ ان کے درمیان میں ایک نہر ہوگی۔ ان میں سے ایک قبیلہ زمین میں دَھنس جائے گا اور دوسرا اُسے دیکھ رہا ہوگا۔

۸۸۸. حدثنا نوح بن أبي مريم عن مقاتل بن سليمان عن عطاء عن عبيد بن عمير عن

حذيفة أنه سئل عن هم عسق وعمر وعلي وابن مسعود وأبي كعب وابن عباس وعدة من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم رضى الله عنهم حضور فقال حذيفة العين عذاب والسين السنة والمجاعة والقاف قوم يقذفون في آخر الزمان فقال له عمر رضى الله عنه ممن هم قال من ولد العباس في مدينة يقال لها الزوراء يقتل فيها مقتلة عظيمة وعليهم تقوم الساعة فقال ابن عباس ليس ذلک فينا ولكن القاف قذف وخسف يكون قال عمر لحذيفة أما أنت أصبت التفسير وأصاب ابن عباس المعنى فأصابت ابن عباس الحمى حتى عاده عمر وعدة من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم مما سمع من حذيفة

۸۸۸﴾ نوح بن ابی مریم نے، مقاتل بن سلیمان سے، انہوں نے عطاء سے روایت کی ہے کہ عبید بن عمیر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر، حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت ابی بن کعب، حضرت عبداللہ بن عباس اور متعدد حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی موجودگی میں حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ﴿حٰمٓ عٓسٓقٓo﴾ کے بارے میں سوال کیا گیا تو حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ ﴿عین﴾ سے مُراد عذاب ہے ﴿سین﴾ سے مُراد قحط اور بھوک ہے، اور ﴿ق﴾ سے مُراد وہ قوم ہے جو آخری زمانہ میں پھینکی جائے گی، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ وہ کون لوگ ہوں گے؟ تو حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ وہ عباس کی اُولاد میں سے ہوں گے جو ''زوراء'' نامی شہر میں آباد ہوں گے، اس شہر میں سخت قتل وغارت ہوگی، اور ان لوگوں پر قیامت آئے گی، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ عذاب ہم پر نہیں آئے گا، لیکن ''قاف'' سے مُراد پھینکنا اور دَھنسنا ہے جو ہونے والا ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ نے صحیح تفسیر کی ہے، اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے درست معنی بیان کیے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی باتوں کی وَجہ سے بخار ہو گیا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور متعدد حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے ان کی عیادت کی۔

٭ ٭ ٭

۸۸۹. حدثنا الوليد عن أبي عبدالله عن الوليد بن هشام المعيطى عن أبان بن الوليد بن عقبة بن أبي معيط سمع ابن عباس رضى الله عنه يقول يخرج السفياني فيقاتل حتى يبقر بطون النساء ويغلي الأطفال في المراجل

۸۸۹﴾ الولید نے، اَبوعبداللہ سے، انہوں نے الولید بن ہشام المعیطی سے، انہوں نے اَبان بن الولید بن عقبہ بن اَبی معیط سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ سُفیانی نکلے گا اور جنگ کرے گا حتی کہ عورتوں کے پیٹ پھاڑے گا اور بچوں کو آروں سے چیر دے گا۔

۸۹۰. حدثنا عبدالله بن مروان عن أرطاة عن تبيع عن كعب قال تسبى نساء بني العباس حتى يوردهن قرى دمشق

۸۹۰﴿ عبداللہ بن مروان نے، ارطاۃ سے، انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب فرماتے ہیں کہ بنی عباس کی عورتوں کو قیدی بنایا جائے گا، اور اُنہیں دمشق کی بستی میں پہنچا دیا جائے گا۔

۰ ۰ ۰

۸۹۱. حدثنا ابن حمير عن أرطاة قال اذا بنيت مدينة على الفرات فهو النفق والنقاف واذا بنيت مدينة على ستة أميال من دمشق فتحزموا للملاحم

۸۹۱﴿ ابن حمیر کہتے ہیں کہ اُرطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب فرات پر شہر تعمیر کیا جائے تو یہی اس کا ختم ہونا (رُوح نکلنا) ہے اور یہی معاملہ ہے (یعنی ظہور مہدی علیہ السلام وغیرہ کا) اور جب دمشق سے چھ(6) میل کے فاصلے پر شہر تعمیر ہو جائے تو تم ہوشیاری و دُور اندیشی سے سخت لڑائیوں کے لئے کمر باندھنا اور تیار رہنا۔

۰ ۰ ۰

دخول السفياني وأصحابه الكوفة

سُفیانی اور اس کے ساتھیوں کا کُوفہ میں داخل ہونا

۸۹۲. حدثنا عبدالقدوس وبقية والحكم بن نافع عن صفوان ابن عمرو عن عبدالرحمن بن جبير عن كعب قال الكوفة آمنة من الخراب حتى تخرب مصر قال الحكم في حديثه عن صفوان قال حدثني من سمع كعبا يقول تعرك الكوفة عرک الأديم ثم الملحمة العظمى بعد الكوفة

۸۹۲﴿ ہم سے بیان کی عبدالقدوس، بقیہ اور حکم بن نافع نے، اُنہوں نے روایت کیا صفوان ابن عمرو سے، اُنہوں نے عبداللہ بن جبیر سے، اُنہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کُوفہ ویران ہونے سے محفوظ رہے گا جب تک کہ مصر ویران نہ ہوجائے، حضرت حکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت کی ہے کہ صفان رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا اس شخص نے جس نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا آپ فرما رہے تھے کہ کُوفہ کو رَگڑا دیا جائے گا جیسے چمڑے کو رَگڑا جاتا ہے، پھر کُوفہ کی (تباہی) کے بعد بڑی لڑائی ہوگی۔

۰ ۰ ۰

۸۹۳. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال يدخل السفياني الكوفي فيسبيها ثلاثة أيام ويقتل من أهلها ستين ألفا ثم يمكث فيها ثمانية عشر ليلة يقسم أموالها ودخوله

مكة بعدما يقاتل الترک والروم بقرقيسيا ثم ينفتق عليهم من خلفهم فتق فترجع طائفة منهم الى خراسان فيقتل خيل السفياني ويهدم الحصون حتى يدخل الكوفة ويطلب أهل

خراسان ويظهر بخراسان قوم يدعون الى المهدي ثم يبعث السفياني الى المدينة فيأخذ قوما من آل محمد حتى يردبهم الكوفة ثم يخرج المهدي ومنصور من الكوفة هاربين ويبعث السفياني في طلبهما فاذا بلغ المهدي ومنصور مكة نزل جيش السفياني البيداء فيخسف بهم ثم يخرج المهدي حتى يمر بالمدينة فيستنقذ من كان فيها من بني هاشم وتقبل الرايات السود حتى تنزل على الماء فيبلغ من بالكوفة من أصحاب السفياني نزولهم فيهربون ثم ينزل الكوفة حتى يستنقذ من فيها من بني هاشم ويخرج قوم من سواد الكوفة يقال لهم العصب ليس معهم سلاح الا قليل وفيهم نفر من أهل البصرة فيدر كون أصحاب السفياني فيستنفذون ما في أيديهم من سبي الكوفة وتبعث الرايات السود بالبيعة الى المهدي

۸۹۳﴾ ہم سے بیان کیا حکم بن نافع نے، اُنہوں نے روایت کیا جراح سے، اُنہوں نے روایت کیا اُرطاۃ سے کہ انہوں نے فرمایا سُفیانی کوفہ میں داخل ہوگا پھر تین دِن تک وہاں گھومے پھرے گا اور اہلِ کوفہ میں سے ساٹھ 60 ہزار اَفراد کو قتل کرے گا پھر وہاں اُٹھارہ (18) راتیں قیام کرے گا، اہلِ کوفہ کے اَموال تقسیم کرے گا۔ تُرک اور رُومیوں کے ساتھ قرقیسیا مقام یا کشادہ میدان میں جنگ لڑنے کے بعد وہ مکہ میں داخل ہوگا، پھر ان میں پھوٹ پڑ جائے گی۔ تو ان میں سے ایک جماعت خُراسان کی طرف لوٹے گا، اور سُفیانی کے شہسواروں کو قتل کرے گا، اور قلعوں کو گرا دے گا، یہاں تک کہ کوفہ میں داخل ہوگا، اور اہلِ خُراسان کو طلب کرے گا اور خُراسان میں ایک قوم ظاہر ہوگی جو (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کی طرف دَعوت دے گی، پھر سُفیانی مدینے کی طرف لشکر بھیجے گا تو وہ آلِ حضرت محمد ﷺ میں سے ایک قوم کو پکڑے گا اور ان کو کوفہ لے کر آئے گا پھر (حضرت) مہدی (علیہ السلام) اور منصور کوفہ سے بھاگتے ہوئے نکلیں گے، اور سُفیانی ان کو پکڑنے کے لئے لشکر بھیجے گا، پھر جب (حضرت) مہدی (علیہ السلام) اور منصور پہنچیں گے تو سُفیانی کا لشکر مقام ''بیداء'' میں اُترے گا، پھر وہ سب زمین میں دھنس جائیں گے، پھر (حضرت) مہدی (علیہ السلام) نکلیں گے یہاں تک کہ مدینہ پر ان کا گزر ہوگا تو بنو ہاشم اس سے نجات طلب کریں گے، تو وہ ان کو نجات دے گا اور کالے جھنڈے سامنے آئیں گے، یہاں تک کہ چشمے پر اُتریں گے، پھر کوفہ میں موجود سُفیانی کے جس ساتھی کو اس کی اِطلاع پہنچے گی وہ بھاگے گا، پھر وہ کوفہ میں آئیں گے تو بنی ہاشم میں سے جو وہاں ہوگا، وہ نجات طلب کرے گا، اور کوفہ کے اِرد گرد کی آبادی سے ایک قوم نکلے گی جن کو ''عصب'' کہا جاتا ہے، ان کے پاس ہتھیار کم ہوں گے ان میں اہلِ بصرہ کی ایک جماعت ہوگی، جو سُفیانی کے ساتھیوں کو دیکھیں گے۔ وہ ان کے قبضے سے کوفہ کے قیدیوں کو چھوڑا لیں گے پھر مہدی کی بیعت کے لئے کالے جھنڈوں والے بھیجے جائیں گے۔

الرايات السود للمهدي بعد رايات بني العباس وما يكون بينهم وبين أصحاب السفياني والعباسي

مہدی کے کالے جھنڈے اور اَصحابِ سُفیانی وعباسی کے درمیان اُن کی لڑائی

۸۹۴. حدثنا الوليد بن مسلم عن أبي عبدالله عن عبدالكريم أبي أمية عن محمد بن الحنفية قال تخرج راية سوداء لبني العباس ثم تخرج من خراسان أخرى سوداء قلانسهم سود وثيابهم بيض على مقدمتهم رجل يقال له شعيب بن صالح أو صالح بن شعيب من من تميم يهزمون أصحاب السفياني حتى ينزل ببيت المقدس يوطأللمهدي سلطانه ويمد اليه ثلثمائة من الشام يكون بين خروجه وبين ان يسلم الأمرللمهدي اثنان وسبعون شهرا

۸۹۴﴾ ہم نے بیان کیا ولید بن مسلم نے، اُنہوں نے روایت کیا ابوعبداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے عبدالکریم اَبی اُمیہ سے کہ محمد بن حنفیہ نے فرمایا کہ بنی العباس کا کالا جھنڈا نکلے گا پھر خُراسان سے دوسرا کالا جھنڈا (یا جماعت) نکلے گا۔ جن کی ٹوپیاں کالی اور کپڑے سفید ہوں گے، انکے اَگلے حصے پر ایک آدمی مقرر ہوگا جس کو شُعیب بن صالح بن شعیب کہا جاتا ہے، وہ بنوتمیم سے ہوگا، پھر سُفیانی کے ساتھی بھاگ کر بیت المقدس میں چلے جائیں گے، مہدی کے لئے اس کی بادشاہت آسان اور موافق ہوگی اوران کی مدد (وفریادرسی) کریں گے شام کے تین سو (300) آدمی، ان کے خُروج اور حکومت مہدی کے حوالے ہونے کے درمیان بہتّر 72 مہینے ہوں گے۔

✿ ✿ ✿

۸۹۵. حدثنا محمد بن فضيل وعبدالله بن ادريس وجرير عن يزيد بن أبي زياد عن ابراهيم عن علقمة عن عبدالله رضى الله عنه قال بينما نحن عند رسول الله ﷺ اذ جاء فتية من بني هاشم فتغير لونه فقلنا يا رسول الله مانزل نرى في وجهک شيئا نكرهه فقال انا أهل بيت اختار الله لنا الآخرة على الدنيا وان أهل بيتي هؤلاء سيقتلون بعدي بلاء وتطريدا وتشريدا حتى يأتي قوم من هاهنا من نحو المشرق أصحاب رايات سود يسألون الحق فلا يعطونه مرتين أو ثلاثا فيقاتلون فينصرون فيعطون ما سألوا فلا يقبلوها حتى يدفعوها الى رجل من أهل بيتي فيملؤها عدلا كما ملؤها ظلما فمن أدرک ذلک منكم فليأتهم ولو حبوا على الثلج فانه المهدي

۸۹۵﴾ ہم سے بیان کیا محمد بن فضیل، عبداللہ بن اِدریس اور جریر نے یزید بن اَبی زیاد سے، اُنہوں نے ابراہیم سے، اُنہوں نے علقمہ سے، اُنہوں نے عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ اُنہوں نے فرمایا کہ اس دوران کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے اَچانک بنی ہاشم کا ایک نوجوان آیا تو آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ متغیر ہوگیا ہم نے کہا کہ اَے اللہ کے رسول ﷺ! کیا (حکم) نازل ہوا ہے؟ کہ ہم آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر ناگواری دیکھ رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہم اَہلِ بیت کے لئے

اللہ تعالیٰ نے آخرت کو دُنیا پر ترجیح دی ہے اور بقیہ میرے یہ اہلِ بیت میرے بعد عنقریب ابتلاء میں ڈال کر اور دھتکار کر اور جلا وطن کر کے قتل کر دیئے جائیں گے پھر مشرق کی جانب سے کالے جھنڈوں والے حق مانگیں گے تو اُنہیں ان کا حق نہیں دیا جائے گا ایسا دو 2 یا تین 3 مَرتبہ ہوگا، پھر وہ لڑیں گے، اور واپس لوٹیں گے تو اُنہیں دیدیا جائے گا، وہ جو اُنہوں نے مانگا مگر اس وقت وہ اُسے قبول نہیں کریں گے یہاں تک کہ وہ میرے اہلِ بیت میں سے ایک آدمی کو دیدیں گے، پھر وہ لوگ اس (زمین) کو عدل سے بھردیں گے جیسے کہ اُنہوں نے اُسے ظلم سے بھر دیا تھا، پھر تم میں سے جو بھی اس کو پائے تو وہ ان کے پاس آجائے اگر چہ بَرف پر سُرین کے بَل ہی چل کر آنا پڑے کیونکہ وہی (حضرت) مہدی (علیہ السلام) ہوں گے۔

٥ ٥ ٥

٨٩٦. حدثنا أبو نصر الخفاف عن خالد عن أبي قلابة عن ثوبان قال اذا رأيتم الرايات السود خرجت من قبل خراسان فائتوها ولو حبوا على الثلج فان فيها خليفة الله المهدي

٨٩٦ ہم سے بیان کیا ہے ابونصر الخفاف نے، اُنہوں نے خالد سے، اُنہوں نے اَبو قلابہ سے، اُنہوں نے روایت کی حضرت ثوبان رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ اُنہوں نے فرمایا جب تم خُراسان سے کالے جھنڈے نکلتے دیکھو تو اُن کے پاس چلے آ ؤ! اگر چہ بَرف پر سُرین کے بَل ہی چلنا پڑے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کے خلیفہ (حضرت) مہدی (علیہ السلام) ہوں گے۔

٥ ٥ ٥

٨٩٧. حدثنا عبدالله بن اسماعيل البصري عن أبيه عن الحسن قال يخرج بالري رجل ربعة أسمر مولى لبني تميم كوسج يقال له شعيب بن صالح في أربعة آلاف ثيابهم بيض وراياتهم سود يكون على مقدمه المهدي لا يلقاه أحد الا فله

٨٩٧ ہم سے بیان کیا ہے عبداللہ بن اِسمٰعیل بصری نے، اُنہوں نے اپنے والد سے، اُنہوں نے روایت کیا حسن سے کہ اُنہوں نے فرمایا کہ ''رَی'' نامی شہر سے ایک آدمی نکلے گا۔ وہ درمیانہ قد اور گندم گوں رنگ والا بنوتمیم کا آزاد کردہ غلام ہوگا وہ تیز رَفتار اُونٹ کی طرح (ہوگا) جسے شعیب بن صالح کہا جائے گا وہ چار ہزار (4000) لشکر کے ساتھ نکلے گا۔ اُن کے کپڑے سفید اور جھنڈے کالے ہوں گے، ان کے اگلے حصے پر حضرت مہدی علیہ السلام ہوں گے۔ ان سے جو بھی ملے گا۔ وہ اُس کے ساتھ ہوجائے گا۔

٥ ٥ ٥

٨٩٨. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة قال أخبرني عبدالرحمن بن سالم عن أبيه عن أبي رومان وأبي ثابت عن علي رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج رجل من أهل بيتي في تسع رايات يعني بمكة

٨٩٨ ہم سے بیان کیا ہے رشدین نے، اُنہوں نے ابن لہیعہ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا اُنہوں نے کہ مجھے عبدالرحمٰن بن سالم نے خبر دی، اُنہوں نے اپنے والد سے، اُنہوں نے ابو رومان اور ابو ثابت سے اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے اہلِ بیت میں سے ایک آدمی نو (9) جھنڈوں کے ساتھ مکہ میں سے نکلے گا۔

٥ ٥ ٥

۸۹۹. حدثنا رشيدين عن ابن لهيعة قال أخبرني أبو زرعة عن ابن زرير عن عمار بن ياسر قال المهدي على لوائه شعيب بن صالح

۸۹۹﴿ہم سے بیان کیا ہے رشدین نے، اُنہوں نے اِبنِ لہیعہ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ مجھے خبر دی اُبوزرعہ نے، اُنہوں نے اِبن زریر سے اُنہوں نے عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اُنہوں نے فرمایا کہ (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کے جھنڈا شعیب بن صالح کے ہاتھ میں ہوگا۔

۞ ۞ ۞

۹۰۰. قال ابن لهيعة عن ربيعة بن سيف عن تبيع قال تخرج الرايات السود من خراسان معه قوم ضعفاء يجتمعون يؤيدهم اللّٰه بنصره ثم يخرج أهل المغرب على اثر ذلك

۹۰۰﴿ ابن لہیعہ نے فرمایا ربیعہ بن سیف سے روایت کرتے ہوئے، اُنہوں نے روایت کیا حضرت تبیع رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ اُنہوں نے فرمایا کہ خُراسان سے کالے جھنڈے نکلیں گے۔ ان کے ساتھ ایک کمزور قوم ہوگی وہ جمع ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنی نصرت کے ذریعے ان کی مدد کریں گے۔ پھر اہلِ مغرب ان کے نقشِ قدم پر چلیں گے۔

۞ ۞ ۞

۹۰۱. حدثنا سعيد أبو عثمان عن جابر عن أبي جعفر قال يخرج شاب من بني هاشم بكفه اليمنى خال من خراسان برايات سود بين يديه شعيب بن صالح يقاتل أصحاب السفياني فيهزمهم

۹۰۱﴿ ہم سے بیان کیا ہے سعید اُبوعثمان نے، اُنہوں نے جابر سے، اُنہوں نے اُبوجعفر سے کہ اُنہوں نے فرمایا کہ بنی ہاشم کا ایک نوجوان خراسان سے نکلے گا۔ جس کے دائیں ہاتھ پر تل کا نشان ہوگا وہ کالے جھنڈوں کے ساتھ نکلیں گے۔ ان اس کے اَگلے حصے پر شعیب بن صالح ہوگا، وہ سُفیانی کے ساتھیوں کے خلاف لڑے گا انہیں شکست دے گا۔

۞ ۞ ۞

۹۰۲. حدثنا الوليد ورشيدين عن ابن لهيعة عن كعب بن علقمة عن سفيان الكلبي قال يخرج على لواء المهدي غلام حديث السن خفيف اللحية أصفر ولم يذكر الوليد أصفر لو قاتل الجبال لهزها وقال الوليد لهدها حتى ينزل أيلياء

۹۰۲﴿ہم سے بیان کیا ہے ولید اور رشدین نے، اُنہوں نے اِبن لہیعہ سے، اُنہوں نے حضرت کعب بن علقمہ سے، اُنہوں نے سُفیان کلبی رحمہ اللہ تعالیٰ سے، کہ اُنہوں نے فرمایا کہ مہدی کے جھنڈے کے ساتھ ایک نوخیز (کم عمر) غلام ہلکی ڈاڑھی والا زَرد رَنگ (والا) نکلے گا۔ حضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ نے زَرد رَنگ کا ذِکر نہیں کیا، اگر وہ پہاڑ سے بھی لڑے گا تو اس میں بھی راستہ بنالے گا۔ حضرت وَلید رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اس میں شگاف ڈال دے گا، یہاں تک کہ ایلیاء میں ٹھہرے گا۔

۞ ۞ ۞

۹۰۳. حدثنا رشيدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن شفي عن تبيع عن كعب قال اذا ملك رجل الشام وآخر مصر فاقتتل الشامي والمصري وسبى أهل الشام قبائل من مصر

شعیب بن صالح (کہہ کر پکارا جائے گا) س اس (سفیانی) کے ساتھ شکست کھا کر بھاگ جائیں گے (یا یہ ان کو شکست دے کر بھگا دے گا)

٩٠٨ .حدثنا الوليد ورشيدين عن ابن لهيعة قال حدثني أبو زرعة عن ابن زرير عن عمار بن ياسر قال اذا بلغ السفياني الكوفة وقتل أعوان آل محمد خرج المهدي على لوائه شعيب بن صالح

۹۰۸ ہم سے بیان کیا ہے ولید اور رشدین نے، اُنہوں نے ابن لہیعہ سے، اُنہوں نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا ہے اُبوزرعہ نے اُنہوں نے ابی زریر سے، اُنہوں نے عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، کہ اُنہوں نے فرمایا کہ جب سُفیانی کُوفہ پہنچے گا اور آلِ حضرت محمد (ﷺ) کے ساتھی قتل کر دیئے جائیں گے تو (حضرت) مہدی (علیہ السلام) نکلیں گے، ان کے جھنڈے پر شعیب بن صالح مقرر ہوں گے۔

٩٠٩ . حدثنا سعيد أبو عثمان عن جابر عن أبي جعفر قال تنزل الرايات السود التي تخرج من خراسان الكوفة فاذا ظهر المهدي بمكة بعث اليه بالبيعة

۹۰۹ ہم سے بیان کیا ہے سعید اُبوعثمان نے، اُنہوں نے جابر سے، اُنہوں نے اُبوجعفر سے کہ اُنہوں نے فرمایا کہ وہ کالے جھنڈے جو خُراسان سے نکلیں گے کُوفہ میں ٹھہریں گے پھر جب (حضرت) مہدی (علیہ السلام) مکہ میں ظاہر ہوں گے تو اس کی طرف بیعت کے لئے اِطلاع بھیجے گا۔

٩١٠ . حدثنا عبدالله بن مروان عن أرطاة عن تبيع عن كعب قال اذارأيت رحا بني العباس وربط أصحاب الرايات السود خيولهم بزيتون الشام ويهلك الله لهم الأصهب ويقتله وعامة أهل بيته على أيديهم حتى لا يبقى أموي منهم الا هارب أو مختفي ويسقط السعفتان بنوا جعفر وبنوا العباس ويجلس ابن آكلة الأكباد على منبر دمشق ويخرج البربر الى سره الشام فهو علامة خروج المهدي

۹۱۰ ہم سے بیان کیا ہے عبداللہ بن مروان نے، اُنہوں نے اُرطاۃ سے، اُنہوں نے تبیع سے، اُنہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ اُنہوں نے فرمایا جب تُو دیکھ لے بنو عباس کے سَردار کو اور کالے جھنڈوں والے اپنے گھوڑے شام کے زیتون (کے درختوں) سے باندھیں اور اللہ تعالیٰ ان کے لئے سُرخ دُشمن کو ہلاک کر دے اور اس کے سارے گھرانے کو، یہاں تک کہ کوئی اُموی نہیں بچے گا سوائے اس کے جو بھاگے گا یا چھپے گا۔ اور دو قبیلے رہ جائیں گے، بنوجعفر اور بنوالعباس، اور کلیجوں کے کھانے والی کا بیٹا منبرِ دِمشق پر بیٹھ جائے گا، اور بَربَر شام کے بالائی حصے تک پہنچ جائیں گے تو یہ (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کے ظہور کی علامت ہے۔

٩١١. حدثنا ضمرة عن ابن شوذب قال كنت عندالحسن فذكرنا حمص فقال هم أسعد الناس بالمسودة الأولى وأشقى الناس بالمسودة الثانية قال فقلنا وما المسودة يا أبا سعيد قال أبو الطهوي يخرج من قبل المشرق في ثمانين ألفا محشوه قلوبهم ايمانا حشو الرمانة من الحب بوار المسودة الأولى على أيديهم

۹۱۱﴾ ہم سے بیان کیا ہے ضمرۃ نے، اُنہوں نے اِبن شوذب سے کہ اُنہوں نے فرمایا کہ مَیں حسن کے پاس تھا پس ہم نے حمص کا ذِکر کیا، اُنہوں نے فرمایا کہ وہ تمام لوگوں سے زیادہ نیک بخت ہوں گے، پہلے سَردار کے ساتھ ہوں گے، اور وہ تمام لوگوں سے زیادہ بد بخت ہوں گے جو دوسرے سَردار (جماعت) کے ساتھ ہوں گے فرماتے ہیں کہ ہم نے پوچھا کہ (جماعت) اَے ابوسعید مسودہ ثانیہ کیا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا کہ ابومہدی، جو مشرق کی طرف سے نکلے گا۔ اَسّی 80 ہزار لوگوں کے ساتھ، ان کے دِل اِیمان سے ایسے بھرے ہوں گے جیسے اَنار دَانوں سے بھرا ہوتا ہے، پہلے سَردار (جماعت) کی ہلاکت ان کے ہاتھوں ہوگی۔

٭ ٭ ٭

أول انتفاض أمر السفياني وخروج الهاشمي من خراسان برايات سود وعلى أصحاب وما يكون بينهم من الو قائع حتى تبلغ خيل السفياني المشرق

سُفیانی کے معاملے کا پہلا اِختتام اور ہاشمی کا خُراسان سے کالے جھنڈوں کے ساتھ اس کے ساتھیوں کے خلاف نکلنا اور اُن کے مابین جو لڑائیاں ہوں گی یہاں تک کہ سُفیانی کے شہسوار مشرق پہنچ جائیں

٩١٢. حدثنا الوليد بن مسلم ورشيدين بن سعد عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن أبي رومان عن علي بن أبي طالب رضى الله عنه قال اذا خرجت خيل السفياني الى الكوفة بعث في طلب أهل خراسان ويخرج أهل خراسان في طلب المهدي فيلتقي هو والهاشمي برايات سود على مقدمته شعيب بن صالح فيلتقي هو وأصحاب السفياني بباب اصطخر فتكون بينهم ملحمة عظيمة فتظهر الرايات السود وتهرب خيل السفياني فعند ذلك يتمنى الناس المهدي ويطلبونه

۹۱۲ ہم سے بیان کیا ہے ولید بن مسلم اور رشدین بن سعد نے، اُنہوں نے ابن اَبی لہیعۃ سے، اُنہوں نے اَبو قبیل سے، اُنہوں نے ابورومان سے، اُنہوں نے حضرت علی بن اَبی طالب سے روایت کیا ہے کہ اُنہوں نے فرمایا کہ جب سُفیانی کے شہسوار کُوفہ کی طرف نکلیں گے تو وہ اہلِ خُراسان کی تلاش کے لئے لشکر بھیجے گا اور اہلِ خُراسان نکلیں گے (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کی تلاش میں، پھر وہ اور ہاشمی کالے جھنڈوں کے ساتھ ہوں گے جس کے اگلے حصے پر شعیب بن صالح علم بردار ہوں گے۔ پھر ان کی اور سُفیانی کے ساتھیوں کا بابِ اصطخر پر، آمنا سامنا ہوگا ان کے درمیان بڑی لڑائی ہوگی، پھر کالے جھنڈے ظاہر ہوں گے، اور سُفیانی کے شہسوار بھاگیں گے، پھر اس وقت لوگ (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کی تمنّا کریں گے اور اُنہیں ڈھونڈیں گے۔

٭ ٭ ٭

۹۱۳. حدثنا سعيد أبو عثمان عن جابر عن أبي جعفر قال يبث السفياني جنوده في الآفاق بعد دخوله الكوفة وبغداد فيبلغه فرعه من وراء النهر من أهل خراسان فيقبل أهل المشرق عليهم قتلا ويذهب بجيشهم فاذا بلغه ذلک بعث جيشا عظيما الى اصطخر عليهم رجل من بني أمية فيكون لهم وقعة بقومس ووقعة بدولات الري ووقعة بتخوم زريح فعند ذلک يأمر السفياني بقتل أهل الكوفة وأهل المدينة عند ذلک تقبل الرايات السود من خراسان على جميع الناس شاب من بني هاشم بكفه اليمنى خال يسهل الله أمره وطريقه ثم تكون له وقعة بتخوم خراسان ويسير الهاشمي في طريق الري فيسرح رجل من بني تميم من الموال يقال له شعيب بن صالح الى اصطخر الى الأموي فيلتقي هو والمهدي والهاشمي ببيضاء اصطخر فتكون بينهما ملحمة عظيمة حتى تطأ الخيل الدماء الى أرساغها ثم تأتيه جنود من سجستان عظيمة عليهم رجل من بني عدي فيظهر الله انصاره وجنوده ثم تكون وقعة بالمدائن بعد وقعتي الري وفي عاقر قوفا وقعة صيليمة يخبر عنها كل ناج ثم يكون بعدها ذبح عظيم بباكل ووقعة في أرض من أرض نصيبين ثم يخرج على الاخوص قوم من سوادهم وهم العصب عامتهم من الكوفة والبصرة حتى يستنفذوا ما في يديه من سبي كوفان آخر الجزء الرابع من الأصل يتلوه في الخامس حدثنا الوليد ورشيدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل والحمد لله وحده والصلاة والسلام الأكملان على سيدنا محمد وآله وصحبه أجمعين

وهو حسبي ونعم الوكيل

أخبرنا أبو بكر محمد بن عبدالله بن أحمد بن ريذة أخبرنا أبو القاسم سليمان بن أحمد

الطبرني أخبرنا أبو زيد عبدالرحمن بن حاتم المرادي بمصر سنة ثمانين ومائتين حدثنا نعيم بن حماد

۹۱۳﴾ ہم سے بیان کیا ہے سعید ابوعثمان نے، انہوں نے جابر سے، انہوں نے ابوجعفر سے، انہوں نے فرمایا کہ سُفیانی کی فوج کُوفہ میں داخل ہونے کے بعد پھیل جائے گی، تو ''ماوراء النہر'' اہلِ خُراسان میں سے ایک سَردار یا ایک جماعت ان کے پاس بغداد پہنچے گا، پھر اہلِ مشرق ان کو قتل کرنے کے لئے ان کی طرف بڑھیں گے، اور ان کے لشکر کو ہٹادیں گے (یعنی ختم کردیں گے) جب اسے اس کی اِطلاع پہنچے گی تو وہ بڑا لشکر بھیج دے گا۔ اصطخر کی طرف ان پر بنواُمیّہ کا ایک آدمی امیر مقرر ہوگا تو ان کی ایک لڑائی قومس اور ایک لڑائی ''ری'' کی گلیوں میں اور ایک لڑائی تخوم زریح میں ہوگی۔ اس وقت سُفیانی اہلِ کُوفہ ومَدینہ کے قتل کا حکم دے گا، اس وقت خُراسان کی طرف سے کالے جھنڈے نکلیں گے، تمام لوگوں پر بنی ہاشم کا ایک نوجوان (اَمیر) مقرر ہوگا، اس کی دائیں ہتھیلی پر تل کا نشان ہوگا، اللہ تعالیٰ اس کے معاملے اور طریقے کو آسان کردے گا، پھر تخوم خُراسان میں اس کی لڑائی ہوگی۔ ہاشمی رَیِّ کے راستے چلے گا۔ پھر بنوتمیم کے آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک آدمی جسے شعیب بن صالح کہا جاتا ہے، اصطخر کی اور اُموی کی طرف جائے گا۔ پھر وہ اور (حضرت) مہدی (علیہ السلام) اور ہاشمی بیضاء اصطخر (کے مقام) پر، ملیں گے پھر ان دونوں کے درمیان بڑی لڑائی ہوگی، یہاں تک کہ گھوڑے اپنے گٹوں تک خُون کو روندیں گے، پھر اس کے پاس بجستان سے ایک بڑا لشکر آئے گا، جس پر بنوعدی کا ایک آدمی اَمیر (مقرر) ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنے (دِین کے) مددگاروں، اور اپنے لشکر کو غالب کردے گا، پھر رَیِّ کی لڑائی کے بعد مدائن میں لڑائی ہوگی، اور عاقرقوف (مقام) پر تباہ کن لڑائی ہوگی، کچھ لوگ زندہ بچ نکلیں گے۔ پھر اس کے بعد مقامِ ''باکل'' پر اور نصیبین کی سَرزَمین میں سے ایک زَمین (حصے) پر بڑی جنگ ہوگی پھر مقامِ اُخوص پر عصب نامی ایک قوم، اپنے سَرداروں سمیت چڑھائی کرے گی۔ ان کی اکثریت بصرہ اور کُوفہ میں سے ہوگی، یہاں تک کہ کُوفہ کے جو قیدی دوسروں کے قبضہ میں ہوں گے وہ اُنہیں چھڑالیں گے۔

چوتھا حصہ

﴾ہم سے بیان کیا ہے ولید اور رشدین نے ابن لہیعۃ سے، اُنہوں نے اَبی قبیل سے اور تمام تعریفات اس اللہ کے لئے ہیں جو ایک ہے اور کامل درود وسلام ہو ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ اور ان کی آل پر اور تمام حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اَجمعین پر، وہی میرے لئے کافی اور بہترین کارساز ہے۔

ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن عبداللہ بن احمد بن ویذہ نے کہ ہمیں خبر دی ہے اَبوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی نے، کہ ہمیں خبر دی ہے ابوزید عبدالرحمٰن بن حاتم مرادی نے، مصر میں سنہ ۲۸۰ھ کو ہم سے بیان کیا ہے نعیم بن حماد نے۔

۞ ۞ ۞

۹۱۴ . حدثنا الوليد ورشيدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن أبي رومان عن علي رضى الله عنه قال يلتقي السفياني والرايات السود فيهم شاب من بني هاشم في كفه اليسرى

خال وعلى مقدمته رجل من نبي تميم يقال له شعيب بن صالح بباب اصطخر فتكون بينهم ملحمة عظيمة فتظهر الرايات السود وتهرب خيل السفياني فعند ذلك يتمنى الناس المهدي ويطلبونه

﴿٩١٤﴾ ہم سے بیان کیا ہے ولیداور رشدین نے ابن لہیعہ سے، اُنہوں نے اَبوقبیل سے، اُنہوں نے اَبورومان رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ اُنہوں نے فرمایا کہ سُفیانی اور کالے جھنڈے (والے) آمنے سامنے ہوں گے۔ ان میں بنوہاشم کا ایک نوجوان ہوگا جس کی بائیں ہتھیلی پر تل کا نشان ہوگا، ان کے اَگلے حصے پر بنوتمیم کا ایک آدمی (مقرر) ہوگا جسے شعیب بن صالح کہا جاتا ہے باب اصطخر میں ان کا مقابلہ ہوگا۔ درمیان بڑی لڑائی ہوگی۔ اوران کالے جھنڈے والے غالب آجائیں گے، اور سُفیانی کے شہسوار بھاگ جائیں گے، اس وقت لوگ (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کی تمنا کریں گے اور اُنہیں تلاش کریں گے۔

٭ ٭ ٭

٩١٥ . حدثنامحمد بن عبدالله التهيرتي عن معاوية بن صالح عن شريح بن عبيد وراشد بن سعد وضمرة بن جيب ومشايخهم قالوا يبعث السفياني خيله وجنوده فيبلغ عامة الشرق من أرض خراسان وأرض فارس فيثور بهم أهل المشرق فيقاتلونهم ويكون بينهم وقعات في غير موضع فاذا طال عليهم قتالهم اياه بايعوا رجلا من بني هاشم وهو يومئذ في آخر الشرق فيخرج بأهل خراسان على مقدمته رجل من بني تميم مولى لهم أصفر قليل اللحية يخرج اليه في خمسة آلاف اذا بلغه خروجه فيبايعه فيصيره على مقدمته لو استقبله الجبال الرواسي لهدها فيلتقي هو وخيل السفياني فيهزمهم ويقتل منهم مقتلة عظيمة ولا يزال يهزمهم من بلدة حتى يهزمهم الى العراق ثم يكون بينهم وبين خيل السفياني ثم تكون الغلبة للسفياني ويهرب الهاشمي ويخرج شعيب بن صالح مختفيا الى بيت المقدس يوطيء للمهدي منزله اذا بلغه خروجه الى الشام

﴿٩١٥﴾ ہم سے بیان کیا ہے محمد بن اللہ التھیرتی نے، اُنہوں نے معاویہ بن صالح سے، اُنہوں نے شریح بن عبید اور راشد بن سعد وضمرۃ بن حبیب اوران کے مشائخ سے روایت کیا ہے کہ سُفیانی اپنے شہسوار اور لشکر بھیجے گا، پس سَرزمینِ خُراسان اور فارس کے تمام مشرقی علاقوں میں پہنچے گا، ان پر اہل مشرق حملہ کردیں گے۔ وہ ان سے لڑیں گے اوران کے درمیان مختلف مقامات پر کئی لڑائیاں ہوں گی۔ جب ان کے لیے ان کے ساتھ لڑائی طویل ہوگی۔ تووہ بنوہاشم کے ایک آدمی کے ہاتھ پر بیعت کریں گے اوروہ اس دِن مشرق کے آخری حصے میں ہوگا پھر بنوتمیم کے آزادکردہ غلاموں سے میں ایک غلام زردرنگ، ہلکی ڈاڑھی والا نکلے گا اس کی طرف پانچ ہزار لشکر لےکر، جب اُسے اس کی نکلنے کی خبر ہوگی پس وہ اس کے ساتھ بیعت کرے گا پس اُسے (لشکر کے) اَگلے

حصے (پر) مقرر کرے گا اگر اس کے راستے میں سخت مضبوط پہاڑ بھی حائل ہوط گے تو وہ ان میں بھی شگاف ڈال دے گا۔ وہ اور سُفیانی کے شہسوار آپس میں لڑیں گے۔ وہ اُنہیں شکست دے گا۔ ان کی ایک بڑی تعداد کو قتل کر دے گا اور اُنہیں ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف پسپا کرتا رہے گا یہاں تک کہ اُنہیں عراق کی طرف دھکیل دے گا۔ پھر ان کے اور سُفیانی کے شہسواروں میں لڑائی ہوگی اور غلبہ سُفیانی کا ہوگا اور ہاشمی بھاگیں گے، اور شعیب بن صالح چھپ کر نکلے گا، بیت المقدس کی طرف جب (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کو حضرت شعیب بن صالح کے شام کی طرف آنے کی اطلاع پہنچے گی تو ان کا کام آسان ہو جائے گا۔

✿ ✿ ✿

۹۱۶. حدثنا الوليد قال بلغني أن هذا الهاشمي أخو المهدي لأبيه وقال بعضهم هوا بن عمه.

۹۱۶﴾ ہم سے بیان کیا ہے حضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ نے اُنہوں نے کہا کہ مجھے (روایت) پہنچی ہے کہ یقیناً یہ ہاشمی مہدی کا باپ شریک بھائی ہوگا (یعنی علاتی) اور ان میں سے بعض نے کہا کہ وہ ان کا چچازاد بھائی ہوگا۔

✿ ✿ ✿

۹۱۷. قال الوليد وقال بعضهم انه لا يموت ولكنه بعد الهزيمة يخرج الى مكة فاذا ظهر المهدي خرج معه

۹۱۷﴾ حضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ان میں سے بعض نے کہا کہ یقیناً وہ شکست کے بعد مرے گا۔ وہ مکہ کی طرف نکلے گا۔ پھر جب (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کا ظہور ہوگا تو یہ بھی ان کے ساتھ نکلے گا۔

✿ ✿ ✿

۹۱۸. حدثنا عبدالله بن مروان عن أرطاة عن تبيع قال يبعث السفياني جنوده الى مرو الروذ ليحوز ما وراء ها

۹۱۸﴾ ہم سے بیان کیا ہے عبداللہ بن مروان نے، اُنہوں نے اُرطاۃ سے، اُنہوں نے حضرت تبیع رحمہ اللہ تعالیٰ سے اُنہوں نے فرمایا کہ سُفیانی اپنا لشکر (مقامِ) مروالروذ کی طرف بھیجے گا تا کہ اس پر قبضہ کر لے۔

✿ ✿ ✿

۹۱۹. قال عبدالله بن مروان فأخبرني سعيد بن يزيد عن الزهري قال يبعث من الكوفة بعثا الى مرو وبعثا الى الحجاز.

۹۱۹﴾ عبداللہ بن مروانن نے کہا کہ مجھے خبر دی سعید بن یزید نے علامہ زُہری رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ اُنہوں نے فرمایا کہ کُوفہ سے ایک لشکر "مرو" اور ایک لشکر حجاز کی طرف بھیجا جائے گا۔

✿ ✿ ✿

۹۲۰. حدثنا عبدالله بن مروان عن الهيثم بن عبدالرحمن عمن حدثه عن علي بن طالب رضى الله عنه قال يخرج رجل قبل المهدي من أهل بيته بالمشرق يحمل السيف على عاتقه ثمانية أشهر يقتل ويمثل ويتوجه الى بيت المقدس فلا يبلغه حتى يموت

۹۲۰ ہم سے بیان کیا ہے عبداللہ بن مروان نے ہیثم بن عبدالرحمٰن سے، اس شخص سے جس نے اس سے بیان کیا ہے حضرت علی بن اَبی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ اُنہوں نے فرمایا کہ ایک آدمی مہدی سے پہلے، اس کے اہل بیت

[illegible]

میں سے مشرق میں نکلے گا۔ اس نے اَپنے کندھے پر تلوار اُٹھائی ہوگی۔ وہ آٹھ (8) مہینے تک لوگوں کو قتل کرے گا اور مثلہ کرے گا (یعنی ناک کان وغیرہ کاٹے گا) اور بیت المقدس کی طرف جائے گا مگر وہاں پہنچے سے پہلے مَر جائے گا۔

٭ ٭ ٭

۹۲۱ . حدثنا سعيد أبو عثمان عن جابر عن أبي جعفر قال تنزل الرايات السود التي تقبل من خراسان الكوفة فاذا ظهر المهدي بمكة بعث بالبيعة الى المهدي بعثه الجيوش الى المدينة وما يصنع فيها من القتل

۹۲۱ ہم سے بیان کیا ہے سعید اَبو عثمان نے جابر سے، اُنہوں نے اَبو جعفر سے، وہ فرماتے ہیں کہ خُراسان سے آنے والے کالے جھنڈے کوفہ میں ٹھہریں گے۔ پھر جب مکہ میں (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کا ظہور ہوگا۔ تو وہ مہدی کی بیعت کے لیے روانہ ہوں گے۔

٭ ٭ ٭

۹۲۲ . حدثنا عبدالقدوس عن ابن عياش قال حدثني بعض أهل العلم عن محمد بن جعفر عن علي بن أبي طالب رضى الله عنه قال يكتب السفياني الى الذي دخل الكوفة بخيله بعدما يعركها عرك الأديم يأمره بالسير الى الحجاز فيسير الى المدينة فيضع السيف في قريش فيقتل منهم ومن الأنصار أربعمائة رجل ويبقر البطون ويقتل الولدان ويقتل أخوين من قريش رجل وأخته يقال لهما محمد وفاطمة ويصلبهما على باب المسجد بالمدينة

۹۲۲ ہم سے بیان کیا ہے عبدالقدوس نے ابن عیاش سے، اُنہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا ہے بعض اہلِ علم نے محمد بن جعفر سے، اُنہوں نے روایت کیا ہے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ اُنہوں ے فرمایا کہ سُفیانی اس شیخ کو خط لکھے گا جو اپنی فوج لے کر کوفہ میں داخل ہوگا۔ اس سے پہلے کہ وہ کوفہ کو مَل چکا ہوگا۔ جیسے چمڑے کو مَلا جاتا ہے۔ وہ اُسے حجاز کی طرف جانے کا حکم دے گا۔ پھر وہ مدینہ کی طرف جائے گا، پھر قریش و اَنصار میں سے چارسو (400) آدمیوں کو قتل کرے گا، پیٹوں کو پھاڑے گا، اور بچوں کو قتل کرے گا اور دو بہن بھائی کو قتل کرے گا جن کو محمد اور فاطمہ کہا جاتا ہے، اور ان دونوں کو مدینہ کی مسجد کے دروازے پر پھانسی دے گا۔

٭ ٭ ٭

۹۲۳ . حدثنا الوليد ورشيدين عن ابن لهيعة عن أبي رومان عن علي قال يبعث جيش الى المدينة فيأخذون من قدروا عليه من آل محمد صلى الله عليه وسلم ويقتل من بني هاشم رجال ونساء فعند ذلك يهرب المهدي والمبيض من المدينة الى مكة فيبعث في

طلبهما وقد لحقا بحرم الله وامنه

۹۲۳ ہم سے بیان کیا ہے ولیداور رشدین نے ابن لہیعہ سے، اُنہوں نے اَبوقبیل سے، اُنہوں نے اَبورومان سے، کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک لشکر مدینہ کی طرف بھیجا جائے گا تو وہ پکڑلیں گے آلِ حضرت محمد ﷺ میں سے جن پران کوقدرت حاصل ہو، اور بنو ہاشم میں سے (بہت سے) مَرد اور عورتیں قتل کر دی جائیں گی۔ اس وقت (حضرت) مہدی (علیہ السلام) اور روشن چہرے والے (معزز) مدینہ سے مکہ کی طرف بھاگیں گے۔ ان کے تعاقب میں لشکر بھیجا جائے گا حالانکہ وہ اللہ کی حرم میں پہنچ کر اَمن حاصل کر چکے ہوں گے۔

✿ ✿ ✿

٩٢٤ . حدثنا الوليد عن ليث بن عن عياش بن عباس عمن حدثه عن علي بن أبي طالب رضى الله عنه قال يهرب ناس من المدينة الى مكة حين يبلغهم جيش السفياني منهم ثلاثة نفر من قريش منظور اليهم

۹۲۴ ہم سے بیان کیا ہے ولید نے لیث بن سعد سے، اُنہوں نے عیاش بن عباس سے، اُنہوں نے ایک شخص سے کہ حضرت علی بن اَبی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سفیانی کا لشکر آنے پر لوگ مدینہ سے مکہ کی طرف بھاگیں گے۔ ان میں تین (3) آدمی قریش میں سے ہوں گے جن کی طرف لوگ متوجہ ہوں گے۔

✿ ✿ ✿

٩٢٥ . حدثنا عبدالله بن مروان عن أرطاة عن تبيع عن كعب قال تستباح وتقتل النفس الزكية

۹۲۵ ہم سے بیان کیا ہے عبداللہ بن مروان نے اَرطاۃ سے نے اُنہوں نے تبیع سے، کہ حضرت عب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس وقت مدینہ (کی حُرمت) کو مُباح سمجھا جائے گا اور پاکیزہ (بے گناہ) لوگوں کو قتل کیا جائے گا۔

✿ ✿ ✿

٩٢٦ . حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة حدثهم عن خالد بن أبي عمران عن حنش بن عبدالله سمع ابن عباس رضى الله عنه يقول سيكون خليفة من بني هاشم بالمدينة فيخرج ناس منهم الى مكة فاذا قدموها أرسل اليهم صاحب مكة ما جاء بكم أعندنا تظنوا أن تجدوا الفرج فير اجعه رجل من بني هاشم فيغلظ عليه فيغضب صاحب مكة فيأمر به فيقتل فاذا كان من الغد جاءه رجل منهم قد اشتمل بثوبه على سيفه فيقول من حملك على قتل صاحبنا فيقول أغضبني فيقول اشهدوا يا معشر المسلمين انه انما قتله لأنه أغضبه فيخترط سيفه فيضربه به ثم ينحازون نحو الطائف فيقول أهل مكة والله لئن تركنا هؤلاء حتى يبلغ خبرهم الخليفة ليهكنا قال فيسيرون اليهم فيناشدهم الهاشميون الله الله في دمائنا ودمائكم قد علمتم أنه قتل صاحبنا ظلما فلا يرجعون عنهم حتى يقاتلونهم فيهزموهم ويستولون على مكة ويبلغ صاحب المدينة أمرهم فيقولون والله لئن تركناهم

لنلقين من الخليفة بلاء فيبعث اليهم صاحب المدينة جيشا فيهزمونهم فاذا بعث الخليفة اليهم بلاء لهم الذين يلاة بهم

۹۲۶ ہم سے بیان کیا ہے اِبن وہب نے اِبن لہیعہ سے، اُنہوں نے بیان کیا ہے خالد بن ابو عمران سے، اُنہوں نے حنش بن عبداللہ سے، اُنہوں نے اِبن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ مدینہ میں بنو ہاشم کا ایک خلیفہ ہوگا۔ پھر ان میں سے کچھ لوگ مکہ کی طرف نکلیں گے، جب وہ مکہ پہنچیں گے تو مکہ کا وَالی ان کی طرف اِطلاع بھیجے گا کہ تم کیوں ہماری طرف آ رہے ہو؟ تمہارا یہ خیال ہے کہ تم ہمارے پاس فراخی پاؤ گے؟ پھر بنو ہاشم کا ایک آدمی اس کو جواب دے گا، اور سخت جواب دے گا۔ جس سے مکہ کا والی ناراض ہو جائے گا۔ وہ اس کے قتل کا حکم دے گا تو اُسے قتل کر دیا جائے گا۔ اگلے روز اُن میں سے ایک آدمی اس (صاحبِ مکہ) کے پاس آئے گا، اپنا کپڑا تلوار پر لپیٹا ہوگا، پس) وہ کہے گا کہ (صاحبِ مکہ سے) کس چیز نے تم کو ہمارے ساتھی کے قتل پر آمادہ کیا؟ وہ کہے گا کہ اس نے مجھے غُصّہ دِلایا تھا، پھر وہ کہے گا کہ اَے مسلمانو! گواہ رہو کہ اس نے اس آدمی کو اس لئے قتل کیا تھا کہ اس نے اِسے غُصّہ دِلایا تھا، پس اپنی تلوار سونتے گا اور اُسے تلوار سے مارے گا، پھر وہ طائف کی طرف نکلیں گے، اہلِ مکہ کہیں گے کہ اگر ہم نے ان کو چھوڑ دیا اللہ کی قسم! جب یہ اِطلاع خلیفہ کو ہوگی تو وہ ہمیں ہلاک کر دے گا، فرمایا وہ ان کی طرف چلیں گے تو ہاشمی لوگ اُنہیں قسم کھا کر کہیں کہ ہمارے اور اپنے خُون کے بارے میں اللہ سے ڈرو! تمہیں معلوم ہے کہ اس نے ہمارے ساتھی کو ناحق قتل کیا، پھر وہ واپس، آ کر ان کے ساتھ لڑیں گے، اُنہیں شکست دیں گے، مکہ پر زبردستی غلبہ حاصل کر لیں گے، ان کے معاملے (حالات) کی اِطلاع جب مدینہ کے وَالی کو ہوگی، وہ کہیں گے کہ اگر ہم نے ان کو اسی حالت پر چھوڑ دیا تو خلیفہ کی طرف سے ہم کو بڑی آزمائش کا سامنا ہوگا۔ پھر صاحبِ مدینہ (یعنی والیٔ مدینہ) ان کی طرف ایک لشکر بھیجے گا۔ پھر وہ اُنہیں شکست دیدیں گے، جب خلیفہ ان کی طرف لشکر بھیجے گا تو یہی لوگ ان کے مقابلے کے لئے آئیں گے۔

۞ ۞ ۞

۹۲۷. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن سعيد بن الأسود عن يوسف بن ذي قريات قال يكون خليفة بالشام يغزو المدينة فاذا بلغ أهل المدينة خروج الجيش اليهم خرج سبعة نفر منهم الى مكة فاستخفوا بها فكتب صاحب المدينة الى صاحب مكة اذا قدم عليک فلان وفلان يسميه بأسمائهم فاقتلهم فيعظم الى صاحب مكة ثم يتوامرون بينهم فيأتونه ليلا ويستجيرون به فيقول اخرجوا آمنين فيخرجون ثم يبعث الى رجلين منهم فيقتل احدهما والآخر ينظر ثم يرجع الى أصحابه فيخرجون حتى ينزلوا جبلا من جبال الطائف فيقيمون فيه ويبعثون الى الناس فينساب اليهم ناس فاذا كان ذلک غزاهم أهل مكة فيهزمونهم ويدخلون مكة فيقتلون أميرها ويكونون بها حتى اذا خسف بالجيش استعد أمره وخرج

۹۲۷﴿ ہم سے بیان کیا ہے رشدین اور ابن لہیعۃ سے، اُنہوں نے اُبوقبیل سے اُنہوں نے، سعید بن اسود سے، کہ یوسف بن ذی قریات نے فرمایا شام میں ایک خلیفہ ہوگا، جو (اہلِ) مدینہ سے لڑے گا، جب اہلِ مدینہ کو ان کی طرف لشکر کے آنے کی اِطلاع ہوگی تو ان میں سے سات (7) آدمی مکہ کی طرف نکلیں گے۔ وہاں چھپیں گے، پھر مدینہ کا وَالی مکہ کے وَالی کو خط لکھے گا کہ جب فلاں فلاں نام کا آدمی تمہارے پاس آجائے تو اُنہیں قتل کردینا، تو والی مکہ کے لئے معاملے بڑا سنگین ہوگا۔ پھر وہ آپس میں مشورہ کریں گے۔ رات کو اس کے پاس جائیں گے، وہ کہے گا کہ اس کے ساتھ نکلو۔ وہ نکلیں گے۔ پھر ان میں سے دو آدمیوں کے پیچھے لوگوں کو بھیجے گا تو پھر ان میں سے ایک کو قتل کردیا جائے گا اور دوسرا دیکھے گا۔ پھر وہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹے گا یہاں تک کہ طائف کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ پر ٹھہرے گا، پھر وہاں اس میں قیام کریں گے لوگوں کو بھی اپنے ساتھ ملا لیں۔ جب یہ واقعہ پیش آجائے تو اہلِ مکہ ان سے لڑیں گے، مگر وہ اُنہیں شکست دیں گے اور مکہ میں داخل ہوں گے، پس وہ مکہ کے اُمیر (یعنی وَالی) کو قتل کردیں گے، اور وہاں رہیں گے یہاں تک کہ جب لشکر کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا، تو یہ اس کے معاملے کو بابرکت و نیک سمجھے گا اور نکلے گا۔

۞ ۞ ۞

۹۲۸. حدثنا الوليد عن شيخ عن ابن شهاب قال اذا أتوا المدينة قتلوا أهلها ثلاثة أيام

۹۲۸﴿ ہم سے بیان کیا ہے ولید نے شیخ سے، کہ ابن شہاب نے فرمایا جب وہ مدینہ آئیں گے تو مدینہ والوں کو تین دِن (تک) قتل کریں گے۔

۞ ۞ ۞

۹۲۹. حدثنا الوليد قال أخبرني شيخ عن جابر عن أبي جعفر قال فيبلغ أهل المدينة فيخرج الجيش اليهم فيهرب منها من كان من آل محمد صلى الله عليه وسلم الى مكة يحمل الشديد الضعيف والكبير الصغير فيدركون نفسا من آل محمد صلى الله عليه وسلم فيذبحونه عند أحجار الزيت

۹۲۹﴿ ہم سے بیان کیا ہے ولید نے، اُنہوں نے کہا مجھے خبر دی ہے شیخ نے جابر سے، کہ اُبوجعفر سے، نے فرمایا پھر وہ اہلِ مدینہ کے پاس پہنچے گا ان کی طرف ایک لشکر نکلے گا۔ مدینہ میں آلِ حضرت محمد (ﷺ) میں سے جو بھی ہوگا وہ مکہ کی طرف بھاگے گا، طاقتور کمزور کو اُٹھائے گا اور بڑا چھوٹے کو۔ پھر وہ آلِ حضرت محمد (ﷺ) میں سے ایک شخص کو قتل قتل کریں گے، احجار الزیت (مقام) کے پاس ذبح کریں گے۔

۞ ۞ ۞

۹۳۰. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن فلان المعافري سماه ابن وهب سمع أبا فراس سمع عبدالله بن عمرو قال علامة وقعة المدينة اذا أقبل أمير مصر

۹۳۰﴿ ہم سے بیان کیا ہے ابن وہب نے ابن لہیعۃ سے، اُنہوں نے فلاں سے، معافری سے ان کا نام لیا ابن وہب نے، اُنہوں نے اُبوفراس سے سُنا، اُنہوں نے عبداللہ بن عمرو سے سُنا کہ مدینہ کی لڑائی کی علامت یہ ہے کہ جب

امیر مصر آجائے۔

○ ○ ○

٩٣١. حدثنا محمد بن عبدالله التيهرتي عن عبدالسلام بن مسلمة سمع أبا قبيل يقول يبعث السفياني جيشا الى المدينة فيأمر بقتل كل من كان فيها من بني هاشم حتى الحبالى وذلك لما يصنع الهاشمي الذي يخرج على أصحابه من المشرق يقول ما هذا البلاء كله وقتل أصحابي الا من قبلهم فيأمر بقتلهم فيقتلون حتى لا يعرف منهم بالمدينة أحد ويفترقوا منها هاربين الى البوادي والجبال والى مكة حتى نساؤهم يضع جيشه فيهم السيف أياما ثم يكف عنهم فلا يظهر منهم الا خائف حتى يظهر أمر المهدي بمكة فاذا ظهر اجتمع كل مرشد منهم اليه بمكة

٩٣١﴾ ہم سے بیان کیا ہے محمد بن عبداللہ تیہرتی نے عبدالسلام بن مسلمہ سے، اُنہوں نے اَبوقبیل سے سنا کہ سفیانی ایک لشکر مدینہ کی طرف بھیجے گا۔ وہاں کے بنو ہاشم کے قتل کا حکم دے گا، یہاں تک کہ حاملہ خواتین کو بھی قتل کر دے گا اس وجہ سے جو ہاشمی کرے گا وہ جو اس کے ساتھیوں کے خلاف نکلے گا مشرق سے، کہے گا نہیں ہے یہ آزمائش اور میرے ساتھیوں کا قتل پھر وہ ان کے قتل کا حکم دے گا۔ تو وہ قتل کر دیئے جائیں گے یہاں تک کہ مدینہ میں کوئی بھی ان کو نہیں دیکھے گا۔ وہ صحراؤں اور پہاڑوں اور مکہ کی طرف اپنی خواتین سمیت بھاگ جائیں گے۔ اس کا لشکر کئی دنوں تک لڑے گا۔ پھر لڑائی سے ہاتھ کھینچ لے گا، ان میں سے کوئی باہر نہیں آئے گا مگر ڈرتے ہوئے، یہاں تک کہ مکہ میں (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کا معاملہ ظاہر ہو جائے، جب وہ ظاہر ہوں گے تو ان میں سے ہر رہنمائی چاہنے والا ان کے پاس مکہ میں جمع ہو جائے گا۔

○ ○ ○

٩٣٢. حدثنا أبو يوسف عن فطر بن خليفة عن حنش بن عبدالرحمن العكلي عن أبي هريرة رضى الله عنه قال تكون بالمدينة وقعة تغرق فيها أحجار الزيت ما الحرة عندها الا كضربة سوط فينتحى عن المدينة قدر بريدين ثم يبايع الى المهدي

٩٣٢﴾ ہم سے بیان کیا ہے ابو یوسف نے فطر بن خلیفہ سے، اُنہوں نے حنش بن عبدالرحمن عکلی سے، اُنہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، کہ اُنہوں نے فرمایا کہ مدینہ میں ایک لڑائی ہوگی۔ جس میں احجار زیت مقام جو کہ حرہ کے پاس ہوگا یک لخت تباہ ہو جائے گا۔ وہ لشکر مدینہ سے دو (2) برید کی مسافت پر ہوگا۔ پھر (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کی بیعت کرے گا۔

○ ○ ○

الخسف بجيش السفياني الذي يبعثه الى المهدي

سُفیانی لشکر کا زمین میں دھنسنا

۹۳۳. حدثنا عبدالله بن وهب عن ابن لهيعة عن فلان المعافري سماه ابن وهب قال سمعت أبا فراس قال سمعت عبدالله بن عمرو يقول علامة خروج المهدي خسف يكون بالبيداء جبيش فهو علامة خروجه

۹۳۳ ہم سے بیان کیا ہے عبداللہ بن وہب نے ابن لہیعۃ سے، فلاں معافری سے، ابن وہب نے ان کا نام لیا، فرمایا میں نے اَبوفراس سے سُنا اُنہوں نے فرمایا میں نے عبداللہ بن عمرو سے سُنا فرمارہے تھے کہ خُروج (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کی علامت بیداء کے مقام پر ایک لشکر کا دھنسنا ہے، لہٰذا وہ اس کے خُروج کی علامت ہے۔

۞ ۞ ۞

۹۳۴. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن خالد بن أبي عمران عن حنش بن عبدالله سمع ابن عباس رضى الله عنه يقول يبعث صاحب المدينة الى الهاشميين بمكة جيشا فيهزموهم فيسمع بذلک الخليفة بالشام فيقعطع اليهم بعثا فيهم ستمائة عريف فاذا أتوا البيداء فنزلوها في ليلة مقمرة أقبل راعي ينظر اليهم ويعجب ويقول يا ويح أهل مكة ما أصابهم فينصرف الى غنمه ثم يرجع فلا يرى أحدا فاذا هم قد خسف بهم فيقول سبحان الله ارتحلوا في ساعة واحدة فيأتي منزلهم فيجد قطيفة قد خسف ببعضها وبعضها على ظهر أرض فيعالجها فلا يطيقها فيعرف أنه قد خسف بهم فينطلق الى صاحب مكة فيبشره فيقول صاحب مكة الحمد لله هذه العلامة التي كنتم تخبرون فيسيرون الى الشام

۹۳۴ ہم سے بیان کیا ہے ابن وہب نے ابن لہیعۃ سے، خالد بن اَبی عمران سے، اُنہوں نے روایت کیا حنش بن عبداللہ سے، اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سُنا فرمارہے تھے کہ مدینے کا والی مکہ کے ہاشمیوں کی طرف ایک لشکر بھیجے گا۔ تو وہ اُنہیں شکست دیدیں گے اس شکست کی خبر شام میں خلیفہ سُنے گا۔ تو ان کے خلاف ایک لشکر تیار کرے گا، جس میں چھ سو (600) کمانڈر ہوں گے، جب وہ (مقام) بیداء پر آئیں گے تو وہاں چاندنی رات میں ٹھہریں گے، ایک چرواہا آکران کی طرف دیکھے گا اور تعجب کرے گا اور کہے گا کہ اے اہلِ مکہ کی ہلاکت! جو مصیبت اُنہیں پہنچی! پھر وہ واپس اپنی بکریوں کی طرف لوٹے گا، جب ادھر سے پھر واپس آئے گا تو اسے کوئی نظر نہ آئے گا۔ سب لوگ زمین میں دھنس گئے ہوں گے، وہ (چرواہا) کہے گا سبحان اللہ! وہ لوگ ایک ہی لمحے میں کوچ کر گئے، پھر وہ ان کی ٹھہرنے کی جگہ پر آئے گا تو وہاں ایک چادر دیکھے گا۔ جس کا کچھ حصہ زمین میں دھنسا ہوگا، اور کچھ زمین پر ظاہر ہوگا، پھر وہ اُسے زور سے کھینچے گا۔ مگر کھینچ نہ سکے گا۔ وہ جان

لے گا کہ یقیناً یہ زمین میں دھنسا دیئے گئے ہیں، پھر وہ والیِ مکہ کے پاس جائے گا، اور اُسے بشارت دے گا۔ مکہ کا دا الی اللہ کا شکر اَدا کرے گا اور کہے گا: یہی وہ علامت ہے جس کی تم کو خبر دی جاتی تھی، پھر وہ لوگ شام کی طرف چلیں گے۔

۞ ۞ ۞

۹۳۵ . حدثنا الوليد بن مسلم عن صدقة بن خالد عن عبدالرحمن بن حميد عن مجاهد عن تبيع قال سيعوذ بمكة عائذ فيقتل ثم يمكث الناس برهة من دهرهم ثم يعوذ آخر فان أدركته فلا تغزونه فانه جيش الخسف

۹۳۵﴿ ہم سے بیان کیا ہے ولید بن مسلم نے صدقہ بن خالد سے، اُنہوں نے عبد الرحمٰن بن حمید سے، اُنہوں نے مجاہد سے، کہ حضرت تبیع رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عنقریب مکہ میں ایک پناہ لینے والا پناہ لے گا۔ پھر اُسے وہ قتل کر دیا جائے گا۔ کچھ عرصہ بعد۔ دوسرا شخص پناہ لے گا۔ اگر تُو اُسے پالے تو ان کا ساتھ نہ دینا وہ دھنسنے والا لشکر ہے۔

۞ ۞ ۞

۹۳۶ . حدثنا ابن وهب عن يزيد بن عياض عن عاصم بن عمر بن قتادة عن عبدالرحمن ابن موسى عن عبدالله بن صفوان عن حفصة زوج النبي صلى الله عليه وسلم رضى الله عنها قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يأتي جيش من قبل المغرب يريدون هذا البيت حتى اذا كانوا بالبيداء خدف بهم فيرجع من كان أمامهم لينظر ما فعلوه القوم فيصيبهم ما أصابهم ويلحق بهم من خلفهم لينظر ما فعلوه فيصيبهم ما أصابهم فمن كان منهم مستكرها أصابهم ما أصابهم ثم يبعث الله تعالى كل امريء منهم على نيته

۹۳۶﴿ ہم سے بیان کیا ہے ابن وہب نے یزید بن عیاض سے، اُنہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے، اُنہوں نے عبد الرحمٰن بن موسیٰ سے، اُنہوں نے عبد اللہ بن صفوان سے کہ حضرت حفصہ نبی کریم ﷺ کی بیوی فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا آپ ﷺ نے فرما رہے تھے کہ ایک لشکر مغرب کی جانب سے خانہ کعبہ کو ڈھانے کے لیے آئے گا۔ یہاں تک کہ جب مقامِ بیداء پر پہنچے گا تو اسے زمین میں دھنسا دیا جائے گا، اُن کے آگے کے لوگ پیچھے کی طرف آئیں گے۔ تو اُنہیں بھی وہی (عذاب) پہنچے گا جو پچھلوں کو پہنچا، پھر اُن میں سے ہر ایک کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی نیت پر اُٹھائے گا۔

۞ ۞ ۞

۹۳۷ . حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي زرعة عن محمد بن علي قال سيكون عائذ بمكة يبعث اليه سبعون ألفا عليهم رجل من قيس حتى اذا بلغوا الثنية دخل آخرهم ولم يخرج منها أولهم نادى جبريل يا بيداء يا بيداء يسمع مشارقها ومغاربها خذيهم فلا خير فيهم فلا يظهر على هلاكهم الا راعي غنم في الجبل ينظر اليهم حين ساخوا فيخبربهم فاذا سمع العائذ بهم خرج

۹۳۷﴿ ہم سے بیان کیا ہے رشدین نے ابن لہیعہ سے، اُنہوں نے اَبوزرعہ سے، کہ محمد بن علی نے فرمایا عنقریب

مکہ میں ایک پناہ لینے والا ہوگا، اس کی طرف ستر 70 ہزار کا لشکر بھیجا جائے گا، ان پر بنو قیس کا ایک آدمی (اُمیر) مقرر ہوگا، یہاں تک کہ جب وہ پہاڑ کی چوٹی پر پہنچیں گے تو اس کا آخری حصہ وہاں داخل ہوگا، حالانکہ اوّل حصہ اَبھی وہاں داخل نہ ہوا ہوگا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام پکاریں گے کہ اَے بیداء!اَے بیداء............!ان کی آواز مشرق اور مغرب میں سُنی جائے گی............ ان کو پکڑو ان میں کوئی خیر نہیں، ان کی ہلاکت کی خبر کسی کو نہ ہوگی............سوائے پہاڑ میں ایک چرواہے کے، جوان کی طرف دیکھے گا، جس وقت ان کو دَھنسا جائے گا۔ پھر وہ ان کی خبر دے گا۔ جب عائذ اُن کی خبر سُنے گا تو نکلے گا۔

٭ ٭ ٭

۹۳۸. حدثنا رشيدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن سعيد بن الأسود عن ذي قربات قال فاذا بلغ السفياني الذي بمصر بعث جيشا الى الذي بمكه فيخرون المدينة أشد من الحرة حتى اذا بلغوا البيداء خسف بهم

۹۳۸﴾ ہم سے بیان کیا ہے ابن لہیعہ نے اَبو قبیل سے، اُنہوں نے سعید بن اسود سے کہ ذی قربات نے فرمایا جب سُفیانی کو اس کی اِطلاع پہنچے گی جو مصر میں ہوگا تو وہ لشکر بھیجے گا اس کی طرف جو مکہ میں ہے، پھر وہ مدینہ کو بالکل وِیران کر دیں گے یہاں تک کہ جب وہ مقامِ بیداء پر پہنچیں گے تو دَھنسا دیئے جائیں گے۔

٭ ٭ ٭

۹۳۹. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن قتادة قال قال رسول الله ﷺ يبعث إلى مكة جيش من الشام حتى إذا كانوا بالبيداء خسف بهم.

۹۳۹﴾ ہم سے بیان کیا ہے عبدالرزاق نے معمر سے، اُنہوں نے قتادہ سے، اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شام سے مکہ کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا یہاں تک کہ جب وہ (مقامِ) بیداء پر ہوں گے تو دَھنسا دیئے جائیں گے۔

٭ ٭ ٭

۹۴۰. حدثنا رشيدين عن ابن لهيعة عن عبدالعزيز بن صالح عن علي بن رباح عن ابن مسعود قال يبعث جيش الى المدينة فيسخف بهم بين الجماوين ويقتل النفس الزكية

۹۴۰﴾ ہم سے بیان کیا ہے رشدین نے ابن لہیعہ سے، اُنہوں نے عبدالعزیز بن صالح، سے اُنہوں نے علی بن رباح سے، کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایک لشکر مدینہ کی طرف بھیجا جائے گا۔ جس کو بعد میں پہاڑوں کے درمیان دھنسا دیا جائے گا۔ پس اُسے دَھنسا دیا جائے گا۔ اور ایک پاکیزہ نفس اِنسان کو قتل کیا جائے گا۔

٭ ٭ ٭

۹۴۱. حدثنا الوليد عن شيخ عن جابر عن أبي جعفر قال يخسف بهم فلا ينجو منهم الا رجلان من كلب اسمهما وبر ووبير تقلب وجوههما في أقفيتهما

۹۴۱﴾ ہم سے بیان کیا ہے ولید نے شیخ سے، اُنہوں نے جابر سے، کہ ابوجعفر نے فرمایا ان کو زمین میں دَھنسایا جائے گا ان میں سے کوئی نہیں بچے گا سوائے دو آدمیوں کے جو کلب قبیلے کے ہوں گے ان کے نام ''وبر'' اور ''وبیر'' ہوں

گے۔ان کے چہرے پیچھے کی جانب پھیر دیے جائیں گے۔

۞ ۞ ۞

۹۴۲. حدثنا الوليد ورشيدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن أبي رومان عن علي رضى الله عنه قال اذا نزل جيش في طلب الذين خرجوا الى مكة فنزلوا البيداء خسف بهم ويباد بهم وهو قوله عزوجل ولو ترى اذ فزعوا فلافوت وأخذوا من مكان قريب سباه من تحت أقدمهم ويخرج رجل من الجيش في طلب ناقة له ثم يرجع الى الناس فلا يجد منهم أحدا ولا يحس بهم وهو الذي يحدث الناس بخبرهم

۹۴۲﴾ ہم سے بیان کیا ہے ولیداور رشدین نے ابن لہیعہ سے، اُنہوں نے اَبوقبیل سے، اُنہوں نے اَبورومان سے، کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب ایک لشکران لوگوں کی طلب میں جومکہ کی طرف نکلے گا، وہ (مقامِ) بیداء پر پہنچیں گے تو زمین میں دَھنسادیے جائیں گے۔ ہلاک کئے جائیں گے۔اور یہی اللہ عزوجل کا قول ہے:

اور اگرتم اس وقت دیکھو جبکہ یہ کفار گھبرائے ہوئے پھریں گے۔ پھر نکل بھاگنے کی صورت نہ ہوگی، اور قریب ہی سے پکڑ لئے جائیں گے، یعنی قدموں کے نیچے سے اور لشکر کا ایک آدمی اپنی اُونٹنی کی تلاش میں نکلے گا۔ جب وہ لوگوں کے پاس آئے گا تو ان میں سے کسی کو زندہ نہ دیکھے گا۔ یہی وہ آدمی ہوگا جو دوسرے لوگوں کو ان کی ہلاکت کی خبر دے گا۔

۞ ۞ ۞

۹۴۳. حدثنا عبدالله بن مروان عن أرطاة عن تبيع عن كعب قال يوجه جيش الى المدينة في اثنا عشر ألفا فيخسف بهم بالبيداء

۹۴۳﴾ ہم سے بیان کیا ہے عبداللہ بن مروان نے اَرطاۃ سے، انہوں نے تبیع سے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایک لشکر مدینہ کی طرف بارہ 12 ہزار (کی تعداد) میں آئے گا۔ پھر وہ مقامِ بیداء پر زمین میں دھنس جائے گا۔

۞ ۞ ۞

۹۴۴. حدثنا عبدالله بن مروان عن سعيد بن يزيد عن الزهري قال يبعث من أهل الكوفة بعثين بعث الى مرو وبعث الى الحجاز فيخسف بثلث بعثه الى الحجاز وثلث يمسخون يحول وجوههم بين أكتافهم يرون أدبارهم كما يرون فروجهم يمشون القهقري بأعقابهم كما كانوا يمشون بصدور أقدامهم ويبقى الثلث فيسيرون الى مكة

۹۴۴﴾ ہم سے بیان کیا ہے عبداللہ بن مروان نے سعید بن یزید سے، اُنہوں نے علامہ زُہری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَہلِ کوفہ سے دو لشکر بھیجے جائیں گے (ایک) مرو کی طرف اور (دوسرا) حجاز کی طرف، حجاز کی طرف بھیجے گئے لشکر کی ایک تہائی تعداد کو زمین میں دھنس دیئے جائے گی اور ایک تھائی تعداد کی شکلوں کو بگاڑ دیا جائے گا، ان کے چہروں کو کندھوں کے درمیان پھیر دیا جائے گا، وہ اپنے پیچھے (کی جانب) ایسا دیکھیں گے جیسے اپنے سامنے کی جانب دیکھتے ہیں، اپنی ایڑیوں کے بل پیچھے کی جانب ایسے

چلیں گے جیسے اپنی قدموں کے اگلے حصے پر چلتے ہیں، اور ایک تہائی باقی رہ جائیں گے جو مکہ کی طرف چلیں گے۔

۹۳۵. حدثنا سعيد أبو عثمان عن جابر عن أبي جعفر قال اذا بلغ السفياني قتل النفس الزكية وهو الذي كتب عليه فهرب عامة المسلمين من حرم رسول الله صلى الله عليه وسلم الى حرم الله تعالى بمكة فاذا بلغه ذلک بعث جندا الى المدينة عليهم رجل من كلب حتى اذا بلغوا البيداء خسف بهم وينفلت أميرهم وذكروا أنه من مذحج وقال بعضهم من كلب

۹۳۵ ہم سے بیان کیا ہے سعید أبو عثمان نے جابر سے، کہ أبو جعفر نے فرمایا جب سفیانی پہنچے گا تو پاکیزہ نفس انسان کو قتل کرے گا اور وہ وہی ہوگا جس نے اس کے خلاف لشکر جمع کیا تھا، پھر عام مسلمان رسول ﷺ کے حرم (مدینہ منورہ) سے اللہ تعالیٰ کے حرم (مکۃ المکرمہ) کی طرف بھاگیں گے، مکہ میں جب اس کو اس کی خبر پہنچے گی تو ایک فوج مدینہ کی طرف بھیجے گا، اس پر قبیلہ کلب کا ایک آدمی أمیر ہوگا، یہاں تک کہ جب (مقام) بیداء پر پہنچیں گے تو ان کو (زمین میں) دھنسا دیا جائے گا اور ان کا أمیر سست پڑ جائے گا، اُنہوں نے بیان کیا کہ وہ أمیر قبیلہ مذحج کا ہوگا اور ان میں سے بعض نے کہا کہ قبیلہ کلب کا ہوگا۔

۹۳۶. حدثنا الوليد عن شيخ عن جابر عن أبي جعفر قال لا ينجو منهم الا رجلان من كلب اسمهما وبر ووبير تحول وجوههما في أقفيتهما

۹۳۶ ہم سے بیان کیا ہے ولید نے شیخ سے، اُنہوں نے جابر سے، کہ أبو جعفر نے فرمایا ان میں سے کوئی بھی نجات نہیں پائے گا، سوائے (قبیلہ) کلب کے دو آدمیوں کے جن کے نام وبر اور وبیر ہوں گے۔ ان کے چہرے ان کی گدیوں کی جانب پھر جائیں گے۔

۹۳۷. حدثنا محمد بن عبدالله التيهرتي عن عبدالسلام بن مسلمة عن أبي قبيل قال لا يفلت منهم أحد الا بشير ونذير فانه يأتي المهدي بمكة وأصحابه فيخبرهم بما كان من أمرهم ويكون شاهد ذلک في وجهه قد حول وجهه في قفاه فيصدقونه لما يرون من تحويل وجهه ويعلمون أن القوم قد خسف بهم والثاني مثل ذلک قد حول وجهه الى قفاه يأتي السفياني فيخبره بما أنزل بأصحابه فيصدقه ويعلم أنه حق لما يرى فيه من العلامة وهما رجلان من كلب

۹۳۷ ہم سے بیان کیا ہے محمد بن عبداللہ تیھرتی نے عبدالسلام بن مسلمہ سے اُنہوں نے أبو قبیل سے فرمایا ان میں سے کوئی سست نہیں پڑے گا (لڑائی سے واپس نہیں ہوگا) مگر دو آدمی ایک خوشخبری دینے والا دوسرا ڈرانے والا، خوشخبری دینے والا

مکہ میں مہدی اور اس کے ساتھیوں کے پاس آئے گا اور اُنہیں خبر دے گا اس کی جوان کے ساتھ پیش آیا، اور اس کی دلیل اس کے چہرے میں ہوگی کہ چہرہ الٹی جانب پھر گیا ہوگا، وہ اس کی تصدیق کر لیں گے، کیونکہ اس کے چہرے کا پھر جانا دیکھ لیں گے اور جان

لیں گے کہ یقیناً قوم زمین میں دھنسا دی گئی ہے، اور دوسرا (آدمی) بھی اسی جیسا ہوگا کہ اس کا چہرہ گردن کی جانب پھر گیا ہوگا، وہ سُفیانی کے پاس آئے گا اور اسے خبر دے گا اس عذاب کی جوان کے ساتھیوں پر نازل ہوا، وہ اس کی تصدیق کرے گا، اور یقین کر لے گا کہ یہ سچ ہے، جب اس میں علامت کو دیکھ لے گا۔ وہ دونوں آدمی (قبیلہ) کلب کے ہوں گے۔

۞ ۞ ۞

۹۴۸. حدثنا أبو عمر البصري عن الوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن أبيه عن الحارث عن عبدالله قال يقول الله تعلى يا بيداء بيدي بأهلك فتبيد بهم الا رجل من بجيلة يحول الله وجهه الى قفاه ليخبر الناس بأمرهم

۹۴۸﴾ ہم سے بیان کیا ہے ابوعمر بصری نے عبدالوہاب بن حسین سے، اُنہوں نے محمد بن ثابت سے، اُنہوں نے اپنے والد سے، اُنہوں نے حارث سے، کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے بیداء! اپنے اہل کو ہلاک کر دے، وہ مقام بیداء اُنہیں ہلاک کر دے گا، سوائے قبیلہ بجیلہ کے ایک آدمی کے، اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو اس کی الٹی جانب پھیر دے گا۔ تا کہ وہ لوگوں کو ان لشکر والوں کے معاملے کی خبر دے۔

۞ ۞ ۞

۹۴۹. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال لا نجو منهم أحد الا رجل واحد يحول الله وجهه الى قفاه فيمشي كمشيته كان مستويا بين يديه

۹۴۹﴾ ہم نے بیان کیا ہے حکم بن نافع نے جراح سے، کہ اَرطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان میں سے کوئی نہیں بچے گا سوائے ایک آدمی کے۔ اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو الٹی جانب پھیر دے گا۔ وہ الٹی چال چلے گا جیسے سیدھا چلتا تھا۔

۞ ۞ ۞

دُوسرا باب:

باب آخر من علامات المهدي في خروجه

حضرت مہدی علیہ السلام کے ظہور کی علامات

٩٥٠. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن فلان المعافري سمع أبا فراس سمع عبدالله بن عمرو ويقول اذا خسف بجيش بالبيداء فهو علامة خروج المهدي

﴿٩٥٠﴾ ہم سے بیان کیا ہے ابن وہب نے ابنِ لہیعہ سے، اُنہوں نے فلاں معافری سے اُنہوں نے سُنا اَبُوفراس سے، کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمارہے تھے کہ جب (مقام) بیداء پر لشکر کو دَھنسا دیا جائے گا تو یہی خُروج (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کی علامت ہے۔

٭٭٭

٩٥١. حدثنا ابن المبارك وابن ثور وعبدالرزاق عن معمر عن ابن طاووس عن علي بن عبدالله بن عباس قال لا يخرج المهدي حتى تطلع الشمس آية

﴿٩٥١﴾ ہم سے بیان کیا ہے اِبن المبارک اور اِبن ثور اور عبدالرزاق نے معمر سے، اُنہوں نے اِبن طاؤس سے، کہ علی بن عبداللہ بن عباس نے فرمایا (حضرت) مہدی (علیہ السلام) نہیں نکلے گا یہاں تک کہ سُورج مغرب سے طُلوع ہو۔

٭٭٭

٩٥٢. حدثنا أبو يوسف عن محمد بن عبيدالله بن يزيد بن السندي عن كعب قال علامة خروج المهدي ألوية تقبل من المغرب عليها رجل أعرج من كندة

﴿٩٥٢﴾ ہم سے بیان کیا ہے ابو یوسف نے محمد بن عبداللہ بن یزید بن سیدی سے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خُروجِ (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کی علامت وہ جھنڈے ہیں جو مغرب کی طرف سے آئیں گے ان پر ایک لنگڑا آدمی (اَمیر) مقرر ہوگا جو قبیلہ کندہ کا ہوگا۔

٭٭٭

٩٥٣. حدثنا أبو يوسف عن فطر بن خليفة عن الحسن بن عبدالرحمن العكلي عن أبي هريرة رضى الله عنه قال يخرج السفياني والمهدي كفرسي رهان فيغلب السفياني على ما يليه والمهدي على ما يليه قال فطر وقال ابوجعفر يقوم المهدي سنة مائتين

﴿٩٥٣﴾ ہم سے بیان کیا ہے اَبو یوسف نے فطر بن خلیفہ سے اُنہوں نے حسن بن عبدالرحمٰن عکلی سے اُنہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا سُفیانی اور مہدی شرط لگانے کے دو گھوڑوں کی طرح نکلیں گے پس سُفیانی غالب ہوگا ان

پر جواس کے قریب ہوں گے اور حضرت مہدی علیہ السلام ان پر غالب آئیں گے ان پر جواس کے قریب ہوں گے، فطر (راوی) نے کہا کہ ابو جعفر نے کہا کہ مہدی کا ظہور دو سو (200) میں ہو گا

٭ ٭ ٭

۹۵۴. حدثنا الوليد بن مسلم عن شيخ عن الزهري قال في ولاية السفياني الثاني ترى علامة في السماء

۹۵۴﴾ ہم سے بیان کیا ہے ولید بن مسلم نے شیخ سے، کہ علامہ زُہری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا دوسرے سُفیانی کی ولایت اور حکومت میں تُو آسمان میں ایک علامت دیکھے گا۔ ٭ ٭ ٭

۹۵۵. حدثنا يحي بن اليمان عن يحي بن سلمة عن أبيه عن أبي صادق قال لا يخرج المهدي حتى يقوم السفياني على أعوادها

۹۵۵﴾ ہم سے بیان کیا ہے یحیٰی بن یمان نے یحیٰی بن مسلمہ، سے اُنہوں نے اپنے والد سے، کہ اَبوصادق نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام نہیں نکلے گا یہاں تک کہ سُفیانی اس کی لکڑیوں (یعنی منبر) پر کھڑا نہ ہو۔

٭ ٭ ٭

۹۵۶. حدثنا يحي بن اليمان عن هارون بن هلال عن أبي جعفر قال لا يخرج السفياني حتى ترقى الظلمة

۹۵۶﴾ ہم سے بیان کیا ہے یحیٰی بن یمان نے ہارون بن ہلال سے، کہ اَبوجعفر نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام نہیں نکلیں گے یہاں تک کہ تاریکی نہ پھیل جائے۔ ٭ ٭ ٭

۹۵۷. حدثنا يحي بن اليمان عن المنهال بن خليفة عن مطر الوراق قال لا يخرج المهدي حتى يكفر بالله جهرة

۹۵۷﴾ ہم سے بیان کیا ہے یحیٰی بن یمان نے منہال بن خلیفہ سے کہ مطر الوراق سے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام نہیں نکلیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کُھلم کُھلا کفر نہ ہونے لگے۔

٭ ٭ ٭

۹۵۸. حدثنا ضمرة عن ابن شوذب عن ابن سيرين قال لا يخرج المهدي حتى يقتل من كل تسعة سبعة

۹۵۸﴾ ہم سے بیان کیا ہے ضمرۃ رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابن شوذب رحمہ اللہ تعالیٰ سے، کہ ابن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام نہیں نکلیں گے یہاں تک کہ ہر نو (9) (آدمیوں) میں سے سات (7) کو قتل نہ کر دیا جائے۔

٭ ٭ ٭

۹۵۹. حدثنا يحي بن اليمان عن كيسان الرواسي القصار وكان ثقة قال حدثني مولاي قال سمعت عليا رضى الله عنه يقول لا يخرج المهدي حتى يقتل ثلث ويموت ثلث ويبقى ثلث

۹۵۹﴾ ہم سے بیان کیا ہے یحیٰی بن یمان نے کیسان رواسی قصار سے، اور وہ ثقہ (راوی) تھے فرمایا میرے آقا نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا وہ فرمارہے تھے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نہیں نکلے گا یہاں تک کہ ایک تہائی لوگ قتل نہ ہو جائیں اور ایک تہائی مَر جائیں اور ایک تہائی باقی بچ جائیں۔

۞ ۞ ۞

٩٦٠. حدثنا ابن اليمان عن شيخ من بني فزارة عمن حدثه عن علي قال لا يخرج المهدي حتى يبصق بعضكم في وجه بعض

۹۶۰﴾ ہم سے بیان کیا ہے ابن یمان نے بنوفزارہ کے ایک شیخ سے، کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام نہیں نکلے گا یہاں تک کہ تم ایک دوسرے کے منہ پر تھوکنے نہ لگو)۔

۞ ۞ ۞

٩٦١. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن فلان المعافري سمع أبا فراس سمع عبدالله بن عمرو بن العاص رضى الله عنهما يقول علامة خروج المهدي اذا خسف بجيش بالبيداء فهو علامة خروج المهدي

۹۶۱﴾ ہم سے بیان کیا ہے اِبن وہب نے اِبن لہیعہ سے، اُنہوں نے فلاں معافری سے، اُنہوں نے سُنا اَبوفراس سے، کہ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا خُروجِ حضرت مہدی علیہ السلام کی علامت یہ ہے کہ (مقام) بیداء پر لشکر کو زَمین میں دَھنسا دیا جائے گا۔ یہی خُروجِ مہدی کی علامت ہے۔

۞ ۞ ۞

٩٦٢. حدثنا رشيدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل قال اجتماع الناس على المهدي سنة أربع ومائتين قال ابن لهيعة بحساب العجم ليس بحساب العرب

۹۶۲﴾ ہم سے بیان کیا ہے رشدین نے اِبن لہیعہ سے، اُنہوں نے اَبوقبیل سے فرمایا لوگوں کا حضرت مہدی علیہ السلام کے پاس جمع ہونا سن دوسو چار 204 میں ہوگا، اِبن لہیعہ نے کہا کہ عجم کے حساب سے نہ کہ عرب کے حساب سے۔

۞ ۞ ۞

٩٦٣. حدثنا رشيدين عن ابن لهيعة قال حدثني أبو زرعة عن ابن زرير عن عمار بن ياسر رضى الله عنه قال علامة المهدي اذا انساب عليكم الترک ومات خليفتكم الذي يجمع الأموال ويستخلف بعده ضعيف فيخلع بعد سنتين من بيعته ويخسف بغربي مسجد دمشق وخروج ثلاثة نفر بالشام وخروج أهل المغرب الى مصر وتلک أمارة السفياني

۹۶۳﴾ ہم سے بیان کیا ہے رشدین اِبن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھ سے بیان کیا ہے اَبوزرعہ نے ابن زریر سے کہ عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام کے ظہور کی علامت یہ ہے کہ جب تُرک تم پر غلبہ حاصل کرلیں

گے اور تمہارا خلیفہ مَر جائے گا وہ جو اَموال کو جمع کرتا ہے اور اس کے بعد کمزور (شخص) کو خلیفہ بنادیا جائے گا پھر وہ دو سال کے بعد اس کی بیعت سے نکل جائے گا اور مسجدِ دمشق کی مغربی جانب زمین میں دھنسا دیا جائے گا، اور تین آدمیوں کا نکلنا شام میں اور اہلِ مغرب کا مصر کی طرف نکلنا اور وہ سُفیانی کی اَمارت ہوگی۔

۞ ۞ ۞

۹۶۴. وأخبرت عن ابن عياش عن سالم بن عبدالله عن أبي محمد عن رجل من أهل المغرب قال لا يخرج المهدي حتى يخرج الرجل بالجارية الحسناء الجملاء فيقول من يشتري هذه بوزنها طعاما ثم يخرج المهدي

۹۶۴﴾ اور مجھے خبر دی گئی ہے ابن عیاش سے، ان کو سالم بن عبداللہ سے، ان کو ابومحمد سے، کہ اہلِ مغرب کے ایک آدمی نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام اس وقت تک ظاہر نہیں ہوگا جب تک ایک آدمی حسین وجمیل باندی کو لے کر نہ نکلے گا اور کہے کہ کون اس کو اس کے وزن کے برابر غلے سے خریدے گا۔ اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا۔

۞ ۞ ۞

۹۶۵. حدثنا الوليد ورشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن أبي رومان عن علي رضي الله عنه قال اذا نادى مناد من السماء ان الحق في آل محمد فعند ذلک يظهر المهدي على أفواه الناس ويشربون حبه ولا يكون لهم ذكر غيره

۹۶۵﴾ ہم سے بیان کیا ہے ولید اور رشدین نے ابن لہیعہ سے، اُنہوں نے اُبوقبیل سے، اُنہوں نے ابورومان سے، کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب ایک پکارنے والا آسمان سے پکارے گا کہ یقیناً حق آلِ حضرت محمد (ﷺ) میں ہے۔ اس وقت حضرت مہدی علیہ السلام لوگوں کے سامنے ظاہر ہوں گے۔ لوگوں کے دل اُن کی محبت سے بھرے ہوں گے۔ اور ان کے لئے ان کے سوا کوئی یاد ورہنما نہ ہوگا۔

۞ ۞ ۞

۹۶۶. حدثنا المعتمر بن سليمان عن رجل عن عمار بن محمد عن عمر بن علي أن عليا قال تكون فتن ثم تكون جماعة على رأس رجل من أهل بيتي ليس له عندالله خلاق فيقتل أو يموت فيقوم المهدي

۹۶۶﴾ ہم سے بیان کیا ہے معتمر بن سلیمان نے ایک آدمی سے، اُنہوں نے عمار بن محمد سے، اُنہوں نے عمر بن علی سے کہ یقیناً حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: فتنے ہوں گے۔ پھر ایک جماعت میرے اہلِ بیت میں سے ایک ایسے آدمی کے ماتحت ہوگی کہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی حصہ نہ ہوگا، اُسے قتل کر دیا جائے گا یا وہ مَر جائے گا۔ پھر حضرت مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے۔

۞ ۞ ۞

۹۶۷. حدثنا ضمرة عن ابن شوذب عن بعض أصحابه قال لا يخرج المهدي حتى لا يبقى قيل ولا ابن قيل الا هلک والقيل الرأس

۹۶۷﴾ ہم سے بیان کیا ہے حضرت ضمرۃ رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابن شوذب رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ اُنہوں نے اپنے بعض

ساتھیوں سے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام نہیں ظاہر ہوں گے۔ یہاں تک کہ قیل جو کہ سَر دار ہے۔ وہ اور اس کا بیٹا باقی نہ رہے۔

۞ ۞ ۞

۹٦۸. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل قال يملک رجل من بني هاشم فيقتل بني أمية حتى لا يبقى منهم الا اليسير لا يقتل غيرهم ثم يخرج رجل من بني أمية فيقتل لكل رجل اثنين حتى لا يبقى الا النساء ثم يخرج المهدي

۹٦۸﴿ ہم سے بیان کیا ہے رشدین نے ابن لہیعہ سے، کہ اُبوقبیل سے فرمایا بنی ہاشم کا ایک آدمی سردار ہو گا جو بنواُمیّہ کے تمام افراد کو ان کے علاوہ کسی کو قتل نہیں کیا جائے گا یہاں تک کہ خواتین کے سوا کوئی باقی نہیں رہے گا پھر حضرت مہدی علیہ السلام کا ظہور ہو گا۔

۞ ۞ ۞

۹٦۹. حدثني غير واحد عن ابن عياش عن يحي بن أبي عمرو عن أبي هريرة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يحسر الفرات عن جبل من ذهب وفضة فيقتل عليه من كل تسعة سبعة فان أدر كتموه فلا تقربوه

۹٦۹﴿ مجھ سے کئی لوگوں نے بیان کیا ہے ابن عیاش، سے اُنہوں نے یحیٰی بن اُبوعمر سے، اُنہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے فرمایا کہ آپ ﷺ دریائے فرات سونے اور چاندی کا پہاڑ ظاہر کر دے گا۔ پھر اس پر ہر نو(9) میں سے سات(7) آدمی قتل کئے جائیں گے، جب تم اسے پاؤ تو اس کے قریب نہ ہو جاؤ۔

۞ ۞ ۞

۹۷۰. حدثنا عثمان بن كثير عن محمد بن مهاجر قال حدثني جنيد بن ميمون عن ضرار بن عمرو عن أبي هريرة قال تدوم الفتنة الرابعة اثنا عشر عاما تنجلي حين تنجلي وقد أحسرت الفرات عن جبل من ذهب فيقتل عليه من كل تسعة سبعة

۹۷۰﴿ ہم سے بیان کیا ہے عثمان بن کثیر نے محمد بن مہاجر سے، اُنہوں نے فرمایا مجھ سے بیان کیا ہے جندب بن میمون نے صراح بن عمر سے، اُنہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا چوتھا فتنہ بارہ(12) سال تک رہے گا، اور دریائے فرات سونے اور چاندی کا پہاڑ کو ظاہر کر دے گا۔ پھر اس پر ہر نو(9) میں سے سات 7 افراد کو قتل کر دیا جائے گا۔

۞ ۞ ۞

۹۷۱. حدثنا عبدالله بن مروان عن أرطاة عن تبيع عن كعب قال تكون ناحية الفرات في ناحية الشام أو بعدها بقليل مجعمع عظيم فيقتتلون علي الأموال فيقتل من كل تسعة سبعة وذاک بعد الهدة والواهية في شهر رمضان وبعد افتراق ثلاث رايات يطلب كل واحد منهم الملک لنفسه فيهم رجل اسمه عبدالله

۹۷۱﴿ ہم سے بیان کیا ہے عبداللہ بن مروان نے اُرطاۃ سے، اُنہوں نے تبیع سے، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے فرمایا: فرات کے کنارے یا شام کے کنارے پر ایک بڑا اجتماع ہوگا، وہ مال کی خاطر لڑیں گے۔ ان کے ہر نو (9) میں سے سات (7) افراد کو قتل کر دیا جائے گا۔ یہ رمضان کے مہینے میں دھماکے اور شگاف ڈالنے کے بعد ہوگا۔ اور جب تین جھنڈے الگ الگ ہو جائیں گے۔ پھر ان میں سے ہر ایک اپنے لئے حکومت چاہے گا۔ ان میں ایک آدمی ہوگا جس کا نام "عبداللہ" ہوگا۔

○ ○ ○

۹۷۲. حدثنا يحي بن سعيد عن ضرار بن عمرو عن اسحاق ابن أبي فروة عن أبي هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الفتنة الرابعة ثمانية عشر عاما ثم تنجلي حين تنجلي وقد انحسر الفرات عن جبل ذهب تكب عليه الأمة فيقتل عليه من كل تسعة سبعة

۹۷۲﴾ ہم سے بیان کیا ہے یحییٰ بن سعید نے ضرار بن عمر سے، اُنہوں نے اسحٰق بن ابوفروۃ سے، اُنہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چوتھا فتنہ آٹھ (8) سال تک رہے گا۔ اور دریائے فرات سونے کا پہاڑ ظاہر کر دے گا، اُمّت اس پر ٹوٹ پڑے گی، پھر اس پر ہر نو (9) میں سے آٹھ (8) افراد قتل کر دیئے جائیں گے۔

○ ○ ○

علامة أخرى عند خروج المهدي

خُروجِ حضرت مہدی علیہ السلام کی دُوسری نشانی

۹۷۳. حدثنا ابن المبارک وعبدالرزاق عن معمر عن رجل عن سعيد بن المسيب قال تكون فتنة كان أولها لعب الصبيان كلما سكنت من جانب طمت من جانب فلا تتناهى حتى ينادي مناد من السماء ألا أن الأمير فلان وفتل ابن المسيب يديه حتى انهما لتنقصان فقال ذلكم الأمير حقا ثلاث مرات

۹۷۳﴾ ہم سے بیان کیا ہے ابن مبارک اور عبدالرزاق نے معمر سے، اُنہوں نے ایک آدمی سے کہ سعید ابن میتب نے فرمایا ہر فتنہ ہوگا۔ اس کا اوّل حصہ بچوں کے کھیل کی طرح ہوگا۔ جب بھی ایک جانب سے کم ہوگا تو دوسری جانب سے تیز (زیادہ) ہو جائے گا، پھر یہ فتنے ختم نہ ہوں گے یہاں تک کہ آسمان سے ایک پکارنے والا پکارے گا کہ خبردار! (سنو!) یقیناً فلاں اَمیر ہے ابن مُسیب نے اپنے دونوں ہاتھ لپیٹ دیئے، پھر فرمایا کہ یہ تمہارا اَمیر ہے، یقیناً (سچ) تین دفعہ فرمایا۔

○ ○ ○

۹۷۴. حدثنا سعيد أبو عثمان عن جابر عن أبي جعفر قال ينادي مناد من السماء ألا ان الحق في آل محمد وينادي مناد من الأرض ألا ان الحق في آل عيسى أو قال العباس أنا اشک فيه وانما الصوت الأسفل من الشيطان ليلبس على الناس شک أبو عبدالله نعيم

۹۷۴﴾ ہم سے بیان کیا ہے سعید ابو عثمان نے جابر سے، کہ ابو جعفر سے فرمایا: ایک پکارنے والا آسمان سے پکارے گا کہ خبردار! حق آل حضرت محمد (ﷺ) میں ہے، اور ایک پکارنے والا زمین سے پکارے گا کہ خبردار! حق آل عیسیٰ (عیسیٰ علیہ السلام) میں ہے۔ یا عباس نے فرمایا کہ مجھے اس میں شک ہے، نچلی پکار (زمین والی) شیطان کی ہوگی تاکہ لوگوں پر (معاملہ) خلط ملط کر دے حضرت عبداللہ نعیم رحمہ اللہ تعالیٰ کو بھی اس بارے میں شک ہے۔

۞ ۞ ۞

۹۷۵. حدثنا الوليد بن مسلم عن شيخ عن ابن شهاب قال يؤمر من آل أبي سفيان الثاني أمير على الموسم ويبعث معه بعثا فاذا كانوا بالموسم سمعوا مناديا من السماء الا ان الأمير فلان وينادي مناد من الأرض كذب وينادي مناد من السماء صدق فيطول ذلک فلا يدرون أيهما يتبعون وانما يصدق من في السماء الصوت الثاني الذي ينادي من السماء أول مرة فاذا سمعتم ذلک فاعلموا أن كلمة الله هي العليا وكلمة الشيطان هي السفلى

۹۷۵﴾ ہم سے بیان کیا ہے ولید بن مسلم نے شیخ سے، کہ ابن شہاب نے فرمایا: ابوسفیان ثانی کے آل میں سے (حج) کے لیے ایک امیر مقرر کیا جائے گا اور اس کے ساتھ ایک لشکر بھیجا جائے گا۔ جب وہ موسم (حج) پر پہنچیں گے تو سنیں گے کہ آسمان سے ایک پکارنے والے کی پکار کہ خبردار! امیر فلاں (شخص) ہے اور زمین سے ایک پکارنے والا کہے گا کہ اس نے جھوٹ بولا اور آسمان سے پکارنے والا پکارے گا کہ اس نے سچ کہا یہ معاملہ طویل ہو جائے گا۔ لوگوں کو پتہ نہ چلے گا کہ کس بات کی پیروی کریں، یقیناً آسمان والا دوسری آواز (پکار) کی تصدیق کرے گا جس نے آسمان سے پہلی دفعہ پکارا تھا کہ جب تم یہ سنو تو یقین کرلو کہ اللہ کا کلمہ اور شیطان کا کلمہ پست ہے۔

۞ ۞ ۞

۹۷۶. حدثنا ابن وهب عن اسحاق عن يحي التيمي عن المغيرة بن عبدالرحمن عن أمه كانت قديمة قال قلت لها في فتنة ابن الزبير ان هذه الفتنة يهلک فيها الناس فقالت كلا يا بني ولكن بعدها فتنة يهلک فيها الناس لا يستقيم أمرهم حتى ينادي مناد من السماء عليكم بفلان

۹۷۶﴾ ہم سے بیان کیا ہے ابن وہب نے اسحٰق سے، انہوں نے یحییٰ تیمی سے انہوں نے مغیرۃ بن عبدالرحمٰن سے، انہوں نے اپنی ماں سے جو ابتدائی دور میں مسلمان ہوئی تھی، فتنۂ زبیر کے متعلق کہا کہ یقیناً اس فتنے میں لوگ ہلاک ہوں گے، تو اس نے کہا کہ ہرگز نہیں اے میرے بیٹے! لیکن اس کے بعد ایک فتنہ ہوگا جس میں لوگ ہلاک کر دیے جائیں گے، ان کا معاملہ ختم نہیں ہوگا کہ آسمان سے ایک پکارنے والا پکارے گا کہ فلاں تمہارا امیر ہے۔

۞ ۞ ۞

۹۷۷. حدثنا ابن وهب عن اسحاق بن يحي عن محمد بن بشر بن هشام عن ابن المسيب قال تكون فتنة بالشام كان أولها لعب الصبيان ثم لا يستقيم أمر الناس على شيء

ولا تكون لهم جماعة حتى ينادي منادي من السماء عليكم بفلان وتطلع كف بشير

۹۷۷﴾ ہم سے بیان کیا ہے ابن وہب نے [illegible] بن یحییٰ سے، انہوں نے محمد بن ہشام سے، کہ ابن المسیب سے فرمایا: شام میں ایک فتنہ ہوگا جو ابتدا میں بچوں کے کھیل کی طرح معمولی ہوگا لوگوں کا معاملہ کسی ایک چیز پر نہیں ٹھہرے گا اور نہ ان کی کوئی جماعت ہوگی، یہاں تک کہ آسمان سے ایک پکارنے والا پکارے گا کہ فلاں کو امیر بنالو ،ور بشارت دینے والے کی ہتھیلی ظاہر ہوگی۔

○ ○ ○

۹۷۸. حدثنا ابن وهب عن عياض بن عبدالله الفهري عن محمد بن يزيد بن المهاجر عن ابن المسيب نحو الا أنه قال ينادي منادي من السماء أمير كم فلان

۹۷۸﴾ ہم سے بیان کیا ہے ابن وہب نے عیاض بن عبداللہ فہر سے، اُنہوں نے محمد بن یزید بن مہاجر سے کہ ابن میتب سے کہ اُنہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ آسمان سے پکارنے والا پکارے گا کہ تمہارا اَمیر فلاں شخص ہے۔

○ ○ ○

۹۷۹. قال عياض وأخبرنا محمد بن المنكدر سمع عبدالملك بن مروان يذكر عن رجل من علمائهم نحوه

۹۷۹﴾ عیاض نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے محمد بن منکدر نے، اُنہوں نے سُنا عبدالملک بن مروان سے، جو یہ بیان کررہے تھے کہ ان کے کسی عالم نے بھی کہا تھا کہ آسمان سے پکارنے والا پکارے گا کہ تمہارا اَمیر فلاں شخص ہے۔

○ ○ ○

۹۸۰. حدثنا الوليد بن مسلم عن عنبسة القرشي عن مسلمة بن أبي سلمة عن شهر بن حوشب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في المحرم ينادي مناد من السماء ألا ان صفوة الله من خلقه فلانا فاسمعوا له وأطيعوا في سنة الصوت والمعمعة

۹۸۰﴾ ہم سے بیان کیا ہے ولید بن مسلم نے عیینہ قرشی سے، اُنہوں نے سلمہ بن ابوسلمہ سے، کہ شہر بن حوشب سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہنگاموں اور فتنوں کے سال حرم میں ایک پکارنے والا آسمان سے پکارے گا کہ خبردار! اللہ تعالیٰ کا مخلص دوست اس کی مخلوق میں سے فلاں شخص ہے اس کی بات سُنو اور اس کی اِطاعت کرو۔

○ ○ ○

۹۸۱. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة قال حدثني أبو زرعة عن عبدالله بن زرير عن عمار بن ياسر رضى الله عنه قال اذا قتل النفس الزكية وأخوه بمكة ضيعة نادى مناد من السماء ان أمير كم فلان وذلک المهدي الذي يملأ الأرض حقا وعدلا

۹۸۱﴾ ہم سے بیان کیا ہے رشدین نے ابن لہیعہ سے، فرمایا مجھ سے بیان کیا ہے ابوزرعہ نے عبداللہ بن زبیر سے، کہ عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب پاکیزہ نفس شخص اور اس کے بھائی کو مکہ میں ناحق قتل کیا جائے گا تو ایک پکارنے والا

آسمان سے پکارے گا آسمان سے کہ یقیناً تمہارا اَمیر فلاں شخص ہے، اور وہی حضرت مہدی علیہ السلام ہوں گے جو زمین کو سچائی اور اِنصاف سے بھردیں گے۔

٭ ٭ ٭

۹۸۲. حدثنا أبو اسحاق الأقرع حدثني أبو الحكم المدني قال حدثني يحي بن سعيد عن سعيد بن المسيب قال تكون فرقة واختلاف حتى يطلع كف من السماء وينادي مناد الا أن أميركم فلان

۹۸۲﴾ ہم سے بیان کیا ہے اَبو اِسحق اقرع نے، فرمایا مجھے سے بیان کیا ہے ابوالحکم مدنی نے، فرمایا مجھ سے بیان کیا ہے یحییٰ بن سعید نیکہ سعید بن میتب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فرقہ بازی اور اِختلاف ہوگا یہاں تک کہ ایک ہتھیلی آسمان سے ظاہر ہوگی اور ایک پکارنے والا پکارے گا کہ خبردار! تمہارا اَمیر فلاں ہے۔

٭ ٭ ٭

۹۸۳. حدثنا الوليد ورشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن أبي رومان عن علي رضى الله عنه قال بعد الخسف ينادي مناد من السماء ان الحق في آل محمد فى أول النهار ثم ينادي مناد في آخر النهار ان الحق في ولد عيسى وذلک نحوه من الشيطان

۹۸۳﴾ ہم سے بیان کیا ہے ولید اور رشدین نے اِبن لہیعہ سے، اُنہوں نے اَبو قبیل سے، اُنہوں نے اَبو رومان سے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا دھنسنے کے بعد آسمان سے پکارنے والا پکارے گا کہ یقیناً حق آلِ حضرت محمد (ﷺ) میں ہے یہ پکار دِن کے اِبتدائی حصے میں ہوگی۔ پھر دِن کے آخری حصہ میں پکارنے والا پکارے گا کہ یقیناً حق اَولادِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں ہے، اور یہ پکار شیطان کی طرف سے ہوگی۔ ٭ ٭ ٭

۹۸۴. حدثنا عبدالله بن مروان عن سعيد بن يزيد التنوخي عن الزهري قال اذا التقى السفياني والمهدي للقتال يومئذ يسمع صوت من السماء ألا ان أولياء الله أصحاب فلان يعني المهدي قال الزهري وقالت أسماء بنت عميس ان أمارة ذلک اليوم أن كفا من السماء مدلاة ينظر اليها الناس

۹۸۴﴾ ہم سے بیان کیا ہے عبداللہ بن مروان نے سعید بن یزید تنوخی سے، اُنہوں نے زُہری سے، کہ انہوں نے فرمایا جب دِن سُفیانی اور حضرت مہدی علیہ السلام کے لشکر آمنے سامنے ہوں گے تو اُس دِن آسمان سے ایک آواز سُنی جائے گی کہ خبردار! یقیناً اللہ کے دوست فلاں یعنی حضرت مہدی علیہ السلام کے ساتھی ہیں، زُہری نے کہا کہ اسماء بنت عمیس نے کہا کہ یقیناً اس دِن کی نشانی یہ ہے کہ آسمان سے ایک ہتھیلی ظاہر ہوگی جس کی طرف لوگ دیکھیں گے۔

٭ ٭ ٭

۹۸۵. حدثنا الحكيم بن نافع عن جراح وعن أرطاة قال اذا كان الناس بمعنى وعرفات نادى مناد بعد أن تحاذب القبائل الا ان اميركم فلان ويتبعه صوت آخر الا انه قد كذب

ويتبعه صوت آخر ألا أنه قد صدق فيقتتلون قتالا شديدا فجل سلاحهم البراذع وهو
جيش البراذع وعلامة ذلك ترون كفا معلمة في السماء ويشتد القتال حتى لا يبقى من
أنصار الحق الا عدة أهل بدر فيذهبون حتى يبايعون صاحبهم

۹۸۵ ﴿ ہم سے بیان کیا ہے حکیم بن نافع نے جراح سے، اُنہوں نے اَرطاۃ سے کہ انہوں نے فرمایا جب لوگ منٰی اورعرفات میں ہوں گے تو قبائل کے جمع ہونے کے بعد ایک پکارنے والا پکارے گا کہ خبردار! تمہارا امیر فلاں شخص ہے اس کے پیچھے ایک آواز آئے گی کہ اس نے جھوٹ بولا اوراس کے پیچھے دوسری آواز آئے گی کہ اس نے سچ کہا۔ لوگ آپس میں سخت لڑائی کریں گے۔ ان کے بڑے ہتھیار پالان کے نیچے بچھائے جانے والے کمبل ہوں گے اوروہ کمبلوں والا لشکر ہوگا۔ اوراس دوران تم آسمان میں سے ایک ہتھیلی ظاہر ہوتے دیکھو گے اورسخت لڑائی ہوگی۔ حق کے مددگاروں میں سے کوئی باقی نہیں بچے گا مگر اتنی تعداد میں جو اہلِ بدر کی تھی (یعنی 313) پھر وہ اپنے امیر کی بیعت کے لیے روانہ ہو جائیں گے۔

❁ ❁ ❁

إجتماع الناس بمكة وبيعتهم للمهدي فيها وما يكون تلك السنة بمكة من الاختلاط والقتال وطلبهم المهدي بعد القتال واجتماعهم عليه.

لوگوں کا مکہ میں جمع ہونا اور وہاں لوگوں کا حضرت مہدی علیہ السلام سے بیعت کرنا

۹۸٦. حدثنا أبو يوسف المقدسي عن عبدالملک بن ابي سليمان عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذي القعدة تحازب القبائل وعامئذ ينتهب الحاج فتكون ملحمة بمنى فيكثر فيها القتلى وتسفک فيها الدماء حتى تسيل دماؤهم على عقبة الجمرة حتى يهرب صاحبهم فيؤتى به بين الركن والمقام فيبايع وهو كاره ويقال له ان أبيت ضربنا عنقک فيبايعه مثل عدة أهل بدر يرضى عنه ساكن السماء وساكن الأرض

۹۸٦ ﴿ ہم سے بیان کیا ہے ابو یوسف مقدسی نے، اُنہوں نے عبدالملک بن ابی سلیمان سے، اُنہوں نے عمرو بن شعیب سے، اُنہوں نے اپنے والد سے، اُنہوں نے اپنے والد سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ذی قعدہ (کے مہینے) میں قبائل جمع ہوں گے اور حاجیوں کو لوٹا جائے گا۔ منٰی میں سخت جنگ ہوگی، اس میں مقتولین بہت زیادہ ہوں گے اوراس میں خون بہایا جائے گا یہاں تک کہ ان کا خون جمرۃ عقبہ (بڑا شیطان) پر بہے گا، یہاں تک کہ ان کا ساتھی بھاگے گا جسے رُکن (یمانی) اور مقامِ (ابراہیم)

کے درمیان لایا جائے گا، پھر اس کی بیعت کی جائے گی حالانکہ وہ اُسے ناپسند کرے گا اور اُسے کہا جائے گا کہ اگر تُو نے بیعت لینے سے انکار کیا تو ہم تیری گردن ماردیں گے، وہ اس کی بیعت کریں گے جو اہلِ بدر کی تعداد کے برابر ہوں گے۔ (یعنی 313) اس سے آسمان اور زمین کے رہنے والے راضی ہوں گے۔ ٭ ٭ ٭

۹۸۷. قال أبو يوسف فحدثني محمد بن عبيدالله عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن عبدالله بن عمرو رضی الله عنهما قال يحج الناس معا ويعرفون معا على غير امام فبينما هم نزول بمنى اذ أخذهم كالكلب فثارت القبائل بعضهم الى بعض فاقتتلوا حتى تسيل العقبة دما فيفزعون الى خيرهم فيأتونه وهو ملصق وجهه الى الكعبة يبكي كأني أنظر اليه والى دموعه فيقولون هلم فلنبايعك فيقول ويحكم من عهد قد نقضتموه وكم من دم قد سفكتموه فنبايع كرها فان أدر كتموه فبايعك فيقول ويحكم من عهد قد نقضتموه وكم من دم قد سفكتموه فيبايع كرها فان أدر كتموه فبايعوه فانه المهدي في الأرض والمهدي في السماء

۹۸۷﴾ ابو یوسف نے محمد بن عبداللہ بن عمرو بن شعیب سے، اُنہوں نے اپنے والد سے، کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا لوگ امام کے بغیر حج کریں گے اور عرفات جائیں گے۔

پھر وہ منٰی میں ٹھہریں گے اچانک وہ کتوں کی طرح ایکدوسرے کے خلاف ہوں گے اور قبائل ایک دوسرے پر حملہ آور ہو کر آپس میں لڑیں گے یہاں تک کہ جمرہ عقبہ پر خون بہے گا۔ وہ گھبرا کر اپنے میں سے بہتر شخص کے پاس جائیں گے جو اپنے چہرے کو کعبہ کے ساتھ لگائے ہوئے ہوگا اور رو رہا ہوگا اور گویا میں ابھی اس کی طرف اور اس کے آنسوں کی طرف دیکھ رہا ہوں، وہ کہیں گے کہ آؤ ہم آپ کے ہاتھ پر بیعت کریں؟ وہ کہے گا کہ تمہارا ناس ہو اس عہد کی وجہ سے جو تم نے توڑ دیا اور کتنا زیادہ خون تم نے بہایا! اس کی ناپسندیدگی کے باوجود اس کی بیعت کی جائے گی، اگر تم نے اُسے پالیا تو اس سے بیعت کرو، یقیناً یہی آسمان اور زمین میں حضرت مہدی علیہ السلام ہوں گے۔ ٭ ٭ ٭

۹۸۸. حدثنا الوليد عن صدقة بن يزيد عن قتادة عن سعيد بن المسيب قال في ذي القعدة تنحاز فيها القبائل الى قبائلها وذوالحجة ينهب الحاج فيها والحرم وما المحرم

۹۸۸﴾ ہم سے بیان کیا ہے ولید نے صدقہ بن زید سے، اُنہوں نے قتادہ سے، اُنہوں نے سعید بن میسّب سے، کہ انہوں نے فرمایا ذی قعدہ (مہینہ) میں قبائل ایک دوسرے کے خلاف ہوں گے اور ذوالحجہ میں حاجیوں کو لوٹا جائے گا اور حرم میں لوٹ مار ہوگی، اور محرم میں تو کیا کچھ ہوگا! ٭ ٭ ٭

۹۸۹. قال الوليد وأخبرني عنبسة القرشي عن سلمة بن أبي سلمة بن أبي سلمة عن شهر بن حوشب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذي القعدة تحازب القبائل وفي ذي الحجة ينهب الحاج وفي المحرم ينادي مناد من السماء

۹۸۹﴾ ولید نے کہا کہ مجھے خبر دی عیینہ قرشی نے سلمہ بن اَبی سلمہ سے، اُنہوں نے شہر بن حوشب سے، کہ اُنہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ذی قعدہ میں قبائل آپس میں ہوں گے اور ذی قعدہ میں حاجیوں کو لوٹا جائے گا اور محرم میں آسمان سے پکارنے والا پکارے گا۔

٭ ٭ ٭

۹۹۰. حدثنا الوليد بن مسلم عن أبي عبدالله عن الوليد بن هشام المعطي عن أبان بن الوليد بن عقبة بن أبي معيط سمع ابن عباس رضی الله عنه يقول يبعث الله تعالى المهدي بعد اياس وحتى يقول الناس لا مهدي وأنصاره ناس من أهل الشام عدتهم ثلثمائة وخمسة عشر رجلا عدة أصحاب بدر يسيرون اليه من الشام حتى يستخرجوه من بطن مكة من دار عند الصفا فيبايعونه كرها فيصلي بهم ركعتين صلاة المسافر عند المقام ثم يصعد المنبر

۹۹۰﴾ ہم سے بیان کیا ہے ولید بن مسلم نے ابوعبداللہ سے، اُنہوں نے ولید بن ہشام معیطی سے، اُنہوں نے اَبان بن ولید بن عقبہ بن اَبی معیط سے کہ اس نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا ہے کہ آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ لوگوں کے مایوس اور منتشر ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ حضرت مہدی علیہ السلام کو بھیجے گا پھر اَہلِ شام میں سے کچھ لوگ جن کی تعداد اَصحابِ بدر کے بَرابَر (313) ہوگی مہدی علیہ السلام کی تلاش میں شام سے چلیں گے، اور اَندرونِ مکّہ دارِ صفا پہنچ کر ان کی زَبَردستی بیعت کریں گے، جو اس وقت مقامِ ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد منبر پر تشریف لائیں گے۔

٭ ٭ ٭

۹۹۱. حدثنا أبو يوسف عن فطر بن خليفة عن الحسن بن عبدالرحمن العكلي عن أبي هريرة رضی الله عنه قال يبايع المهدي بين الركن والمقام لا يوقظ نائما ولا يهريق دما

۹۹۱﴾ ہم سے بیان کیا اَبویوسف نے فطر بن خلیفہ سے، اُنہوں نے حسن بن عبدالرحمٰن عکلی سے، کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رُکنِ یمانی اور مقامِ (اِبراہیم) کے درمیان مہدی علیہ السلام کی بیعت کی جائے گی مگر اس موقع پر نہ تو سوئے ہوئے کو جگایا جائے گا اور نہ کسی کا خون بہایا جائے گا۔

٭ ٭ ٭

۹۹۲. حدثنا الوليد عن شيخ عن الزهري قال ينادي تلك السنة مناديان مناد من السماء وألا ان الأمير فلان وينادي مناد من الأرض كذب فيقتتل أنصار الصوت الأسفل حتى أن أصول الشجر ليخضب دما وذلك اليوم الذي قال عبدالله بن عمرو جيش يسمى جيش البراذع يشقون البراذع فيتخذونها مجانا قد فيومئذ لا يبقى من أنصار ذلك الصوت الأعلى الا عدة أهل بدر ثلثمائة وبضعة عشر رجلا فينصرون ثم ينصرفون الى صاحبهم فيجدونه ملصقا ظهره الى الكعبة ترعد فرائصه يتعوذ بالله من شرما يدعونه اليه فيكرهونه على البيعة ويرجع أنصار الصوت الأسفل الى الشام فيقولون قاتلنا قوما ما

رأينا مثلهم قط وانماهم شرذمة قليلة

۹۹۲﴾ ہم سے بیان کیا ولید نے شیخ سے، اُنہوں نے زُہری سے کہ اُنہوں نے فرمایا: اِسی سال دومنادِی والے پکاریں گے ایک آسمان سے کہ اُمیرفلاں آدمی ہے اورزَمین سے پکارنے والاپکارے گا کہ اس نے جھوٹ بولا،تو نیچے سے آواز دینے والے کے مددگاروں کوقتل کیاجائے گا، یہاں تک کہ درختوں کی جڑیں خون آلودہوجائیں گے، عبداللہ بن عمرو نے کہا، یہ وہ دِن ہوگا کہ ایک لشکرہوگا جس کولشکر ''براذع'' کہتے ہیں،وہ اپنے کمبلوں کو پھاڑکراس سے ڈھال بنائیں گے۔ پھراس دِن اُوپروالے منادی کے مددگارنہیں رہیں گے مگراَہلِ بدرکی تعداد کے بَرابر،اوراَہلِ بدرکی تعدادتین سو(300) سے کچھ اُوپر ہے۔ پھر یہ لوگ ان کی مددکریں گے، پھراپنے ساتھی کی طرف لوٹیں گے،تواس کو اپنی پُشت کے ساتھ کعبہ سے لپٹاہوا پائیں گے جس کے شانے کاگوشت حرکت کرے گا، وہ پناہ مانگے گا اللہ تعالیٰ کی اس چیز کے شَر سے جس کی طرف یہ لوگ اُسے بُلارہے ہیں،تواس کو (آخرکار) بیعت پرمُجبورکریں گے،اور نیچےزَمین سے آوازدینے والے کے مددگارشام کی طرف لوٹیں گے اورکہیں کہ ہم ایسی قوم کے ساتھ لڑے ہیں کہ اس جیسی ہم نے کبھی نہیں دیکھی،اور یہ نیچے والوں کی بہت تھوڑی جماعت ہوگی۔

○ ○ ○

۹۹۳. خدثنا معتمر بن سليمان عن الأخضر بن عجلان عن عطاء بن زهير بن فزارة العامري عن أبيه عن عبدالله بن عمرو قال أما انها ستكون فتنة والناس يصلون معا ويحجون معا ويعرفون معاويضحون معا ثم تهيج فيهم كالكلب فيقتتلون حتى تسيل العقبة دما وحتى يرى البريء أن براء ته لن تنجيه ويرى المعترل أن اعتزاله لن ينفعه ثم يستكرهون رجلا شابا مسنداظهره بالركن ترعد فرائصه يقال له المهدي في الأرض وهو المهدي في السماء فمن أدركه فليتبعه

۹۹۳﴾ہم سے بیان کیاہے معتمر بن سلیمان نے اُخضربن عجلان سے، اُنہوں نے عطاء بن زہیربن فزارۃ عامری سے، اُنہوں نے اپنے والدسے، کہ عبداللہ بن عمرو نے فرمایا:عنقریب فتنے بَرپاہوں گے اورلوگ ایک ساتھ نماز پڑھیں گے، حج کریں گے اورایک ساتھ عرفات میں جمع ہوں گے، ایک ساتھ قربانی کریں گے۔ پھروہ کتوں کی طرح آپس میں لڑیں گے یہاں تک کہ خون بہے گا جمرۃ عقبہ پراوراس سے بیزار ہونے والا سمجھے گا کہ اس کی بیزاری اُسے کبھی نہیں بچائے گی اورکنارہ کشی اِختیارکرنے والا سمجھے گا کہ اس کی کنارہ کشیا سے کوئی فائدہ نہ پہنچائے گی۔ پھرایک نوجوان کو، جومہدی ہوگا،رکن یمانی سے پیٹھ لگائے ہوگا،اس کے کندھے حرکت کرتے ہوں گے،سب لوگ اسے زبردستی اپنا امیر بنالیں گے۔ یہی وہ مہدی ہے جوزمین اورآسمان دونوں میں مہدی ہوگا۔ جوشخص اُسے دیکھ لےاُسے چاہیے کہ اس کی پیروی کرے۔

۹۹۴. حدثنا ابن ثور عبدالراق عن معمر عن قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انه يخرج من المدينة الى مكة فيستخرجونه الناس من بينهم فيبايعونه بين الركن والمقام وهوكاره

۹۹۴﴾ہم سے بیان کیا ابن ثور اور عبدالرزاق نے معمر سے، اُنہوں نے قتادہ سے اُنہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا یقیناً وہ (مہدی) مدینہ سے مکّہ کی طرف نکلے گا، لوگ اپنے آپس میں اس کو نکالیں گے اور اس سے بیعت کریں گے رُکنِ (یمانی) اور مقامِ (ابراہیم) کے درمیان حالانکہ وہ اس منصب کو ناپسند کرے گا۔

٭ ٭ ٭

۹۹۵. حدثنا عبدالوهاب الثقفي عن أيوب عن ابن سيرين عن أبي الجلد قال تأتيه امارته هنيا وهو في بيته.

۹۹۵﴾ہم سے بیان کیا عبدالوہاب ثقفی نے ایوب سے اُنہوں نے ابن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے ابوجلد سے، اُنہوں نے فرمایا کہ ان (مہدی) کو اس کی امارت آسانی سے ملے گی اور وہ اپنے گھر میں ہوں گے۔

٭ ٭ ٭

۹۹۶. حدثنا الوليد ورشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن أبي رومان عن علي رضى الله عنه قال اذا هزمت الرايات السود خيل السفياني التي فيها شعيب بن صالح تمني الناس بالمهدي فيطلبونه فيخرج من مكة ومعه راية النبي صلى الله عليه وسلم فيصلي ركعتين بعد أن يئس الناس من خروجه لما طال عليهم من البلاء فاذا فرغ من صلاته انصرف فقال أيها الناس ألح البلاء بأمة محمد صلى الله عليه وسلم وبأ أهل بيته خاصة قهرنا وبغي علينا.

۹۹۶﴾ہم سے بیان کیا ولید اور رشدین نے ابن ابی لہیعہ سے، اُنہوں نے ابوقبیل سے، اُنہوں نے ابورومان سے، اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، کہ انہوں نے فرمایا جب کالے جھنڈے (والے) سفیانی کے لشکر سے شکست کھا کر بھاگیں گے اور ان میں شعیب بن صالح بھی ہوں گے تو لوگ حضرت مہدی علیہ السلام کی تمنا کریں گے، پس لوگ ان کی تلاش میں نکلیں گے، مہدی مکّہ سے نکلے گا اور اس کے پاس نبی کریم ﷺ کا جھنڈا ہوگا، وہ دو رکعت نماز پڑھے گا۔لوگ اس کے ظاہر ہونے سے نا اُمید ہو چکے ہوں گے کیونکہ لوگوں پر مصائب نازل ہوئے ہوں گے۔ جب وہ اپنی نماز سے فارغ ہوگا تو کہے گا کہ اَے لوگو! اس مصیبت کو دُور کرنے کے لئے اور اَے (حضرت) محمد ﷺ کی اُمّت! اور اے ان کے اہلِ بیت! میرے ساتھ شامل ہو جاؤ! اس لئے کہ ان لوگوں نے ہمیں مغلوب کیا اور ہم پر ظلم (اور سرکشی کی)۔

٭ ٭ ٭

۹۹۷. حدثنا الوليد بن مسلم عن ليث بن سعد عن عياش بن العباس القعباني عمن حدثه عن علي بن أبي طالب رضى الله عنه قال يخرج ثلاثة نفر من قريش الى مكة من جيش السفياني منظور اليهم فاذا بلغهم الخسف اجتمعوا بمكة لأولئک النفر الثلاثة من البلاد فيبايع أحدهم كرها

﴿۹۹۷﴾ ہم سے بیان کیا ہے ولید بن مسلم نے، اُنہوں نے لیث بن سعد سے، اُنہوں نے عیاش بن عباس قطبانی سے، اس سے جس نے اس سے حدیث بیان کی کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قریش کے تین آدمی مکّہ کی طرف سُفیانی کے لشکر سے نکلیں گے، جوان کے ہاں معزز ہوں گے، جب ان کوان (لشکرِ سُفیانی) کے دھنسنے کی اِطلاع پہنچے گی توان تین آدمیوں کے لئے شہروں کے (لوگ) جمع ہوجائیں گے توان میں سے ایک کے ہاتھ زبردستی بیعت کریں گے۔

✿ ✿ ✿

٩٩٨. حدثنا عبدالله بن مروان عن سعيد بن يزيد عن الزهري قال يستخرج المهدي كارها من مكة من ولد فاطمة فيبايع

﴿۹۹۸﴾ ہم سے بیان کیا عبداللہ بن مروان نے سعید بن یزید سے، اُنہوں نے علامہ زُہری رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ انہوں نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام کومکّہ سے زبردستی نکالا جائے گا وہ اَولادِ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہوگا۔لوگ اس کی بیعت کریں گے۔

✿ ✿ ✿

٩٩٩. حدثنا سعيد أبو عثمان عن جابر عن أبي جعفر قال ثم يظهر المهدي بمكة عند العشاء ومعه راية رسول الله صلى الله عليه وسلم وقميصه وسيفه وعلامات ونور وبيان فاذا صلى العشاء نادى بأعلى صوته يقول أذكركم الله أيها الناس ومقامكم بين يدي ربكم فقد اتخذ الحجة وبعث الأنبياء وأنزل الكتاب وامركم أن لا تشركوا به شيئا وأن تحافظوا على طاعته وطاعة رسوله وأن تحيوا ما أحيا القرآن وتميتوا ما أمات وتكونوا أعوانا على الهدى ووزرا على التقوى فان الدنيا قد دنا فناؤها وزوالها وأذنت بالوداع فاني أدعوكم الى الله والى رسوله والعمل بكتابه وامانة الباطل واحياء سنته فيظهر في ثلثمائة وثلاثة عشر رجلا عدة أهل بدر على غير ميعاد قرعا كقرع الخريف رهبان بالليل أسد بالنهار فيفتح الله للمهدي أرض الحجاز ويستخرج من كان في السجن من بني هاشم وتنزل الرايات السود الكوفة فيبعث بالبيعة الى المهدي ويبعث المهدي جنوده في الآفاق ويميت الجور وأهله وتستقيم له البلدان ويفتح الله على يديه القسطنطينية

﴿۹۹۹﴾ ہم سے بیان کیا سعید بن ابوعثمان نے، اُنہوں نے جابر سے، ابوجعفر نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے مکّہ میں عشاء کے وقت اوران کے پاس حضرت رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا ہوگا، قمیص اور تلوار اور دوسری نشانیاں نور اور بیان ہوگا، جب وہ عشاء کی نماز پڑھ لے گا تو اُونچی آواز سے اِعلان کرے گا کہ میں تم کو اللہ کی یاد دِلاتا ہوں اور اَے لوگو! کل اپنے رَبّ کے سامنے پیش ہونا یاد دِلاتا ہوں، اللہ تعالیٰ نے اپنی حجت تمام کردی، اَنبیاءِ کرام علیہم السلام کو بھیجا اور کتابیں نازل کیں اور تم کو حکم دیا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، اوراس کی اطاعت کرو اوراس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور تم اس کو اختیار قرآن نے

جس کے اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔اورتم اس چیز کو چھوڑ دو جس کا قرآن نے چھوڑنے کا حکم دیا ہے،اور ہدایت اور تقویٰ میں ایک دوسرے کے مددگار دُنیا کے فنا ہونے کا وقت قریب آ گیا،دُنیا کو رُخصتی کی اِجازت مل گئی،تو میں تمہیں اللہ تعالیٰ اوراس کے

رسول ﷺ کی طرف بلاتا ہوں اوراس کی کتاب پر عمل کرنے کی طرف،اور باطل کو مٹانے کا اوراس کی سُنّت کو زندہ کرنے کی طرف۔ آپ اہلِ بدر کی تعداد (313) کے برابر لوگوں میں بغیر معین وقت کے،گرجتے ہوئے موسمِ خزاں میں آسمان کے گرجنے کی طرح ظاہر ہوں گے۔رات کو عبادت گُزار اور دِن کو شیر ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مہدی علیہ السلام کو حجاز کی زمین فتح کرادیں گے۔ بنو ہاشم کے جو لوگ قید میں ہوں گے وہ ان کو آزاد کر دے گا اور کالے جھنڈے کوفہ میں آئیں گے اور حضرت مہدی علیہ السلام کو بیعت کے لیے اطلاع بھیجیں گے اور حضرت مہدی علیہ السلام اپنی لشکر کو اَطراف میں بھیجیں گے اور ظلم اور ظالموں کو ختم کریں گے۔شہران کے تابع ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھوں پر قسطنطنیہ فتح کرادے گا۔

۞ ۞ ۞

١٠٠٠. حدثنا أبو عمر عن ابن لهيعة عن عبدالوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن أبيه عن الحارث عن عبدالله بن مسعود رضى الله عنه قال اذا انقطعت التجارات والطرق وكثرت الفتن خرج سبعة رجال علماء من أفق شتى على غير ميعاد يبايع لكل رجل منهم ثلثمائة وبضعة عشر رجلا حتى يجتمعوا بمكة فيلتقي السبعة فيقول بعضهم لبعض ما جاء بكم فيقولون جئنا في طلب هذا الرجل الذي ينبغي أن تهدأ على يديه هذه الفتن وتفتح له القسطنطية قد عرفناه باسمه واسم أبيه وأمه وحليته فيتفق السبعة على ذلک فيطلبونه فيصيبونه بمكة فيقولون له أنت فلان بن فلان فيقول لا بل أنا رجل من الأنصار حتى يفلت منهم فيصفونه لأهل الخبرة والمعرفة به فيقال هو صاحبكم الذي تطلبونه وقد لحق بالمدينة فيطلبونه بالمدينة فيخالفهم الى مكة فيطلبونه بمكه فيصيبونه فيقولون أنت فلان بن فلان وأمک فلانة بنت فلان وفيک آية كذا وكذا وقد أفلت منا مرة فمد يدک نبايعک فيقول لست بصاحبكم أنا فلان بن فلان الأنصاري مروا بنا أدلكم على صاحبكم حتى يفلت منهم فيطلبونه بالمدينة فيخالفهم الى مكة فيصيبونه بمكة عندالركن فيقولون اثمنا عليک ودماؤنا في عنقک ان لم متمد يدک نبايعک هذا عسكر السفياني قد توجه في طلبنا عليهم رجل من جرم فيجلس بين الركن والمقام فيمد يده فيبايع له ويلقي الله محبته في صدور الناس فيسير مع قوم أسد بالنهار رهبان بالليل

١٠٠٠ ہم سے بیان کیا ہے ابو عمر نے ابن ابی لہیعہ سے،اُنہوں نے عبدالوہاب بن حسین سے،اُنہوں نے محمد بن ثابت سے،اُنہوں نے اپنے والد سے،اُنہوں نے حارث سے اُنہوں نے عبداللہ بن حارث سے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ

عنہ نے فرمایا جب کاروبار مندا ہوگا، راستے پرامن نہ رہیں گے، اور فتنے بڑھ جائیں گے تو سات (7) آدمی علماء مختلف اطراف سے غیر معین وقت میں نکلیں گے۔ ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ پر 313 آدمی بیعت کریں گے، یہاں تک کہ وہ مکّہ میں جمع ہوں گے، پھر ساتوں آپس میں ملیں گے۔ وہ ایک دوسرے سے کہیں گے کہ تم کیوں جہاں جمع ہوئے ہو تو وہ کہیں گے ہم اس آدمی کی تلاش میں نکلے ہیں جس کے ہاتھ پر ان فتنوں کے دور میں بیعت کرنا مناسب ہیاوراس کے ہاتھ پر قسطنطنیہ فتح ہوگا ہم اس کو جانتے ہیں اس کے نام سے، اس کے والد اور والدہ کے نام سے اور اس کے حلیہ سے، وہ سات 7 (آدمی) اس پر متفق ہوں گے تو وہ مہدی کو تلاش کریں گے تو اس کو مکّہ میں پائیں گے تو اس سے کہیں گے کہ آپ فلاں بن فلاں ہیں؟ وہ کہے گا کہ نہیں بلکہ میں اَنصار کا ایک آدمی ہوں یہاں تک کہ ان سے اپنے آپ کو بچالے گا تو وہ (حضرت مہدی علیہ السلام کے اوصاف بیان کریں گے ان لوگوں سے جو اس کے بارے میں خبر اور پہچان رکھتے ہوں گے، تو کہا جائے گا کہ جس کو تم تلاش کر رہے ہو وہ مدینہ میں ہے۔ یہ لوگ اس کو مدینہ میں تلاش کریں گے۔ وہ ان سے بچ کر مکّہ آجائے گا تو یہ لوگ مکّہ میں اُسے تلاش کریں گے، تو اس کے پاس پہنچیں گے، پھر اس سے کہیں گے کہ آپ فلان ابن فلان ہے؟ آپ کی والدہ فلانہ بنت فلانہ ہے، آپ کی یہ نشانیاں ہیں اور آپ نے ایک دَفعہ اپنے آپ کو ہم سے چھپایا اب اپنا ہاتھ بڑھاؤ تا کہ ہم آپ کی بیعت کریں؟ وہ فرمائے گا کہ مَیں تمہارا مطلوبہ شخص نہیں ہوں، مَیں فلاں بن فلاں اَنصاری ہوں، تم مجھے کہو تو مَیں تمہارے مطلوبہ شخص کے بارے میں تمہیں بتا دیتا ہوں! یہاں تک کہ وہ اس دفعہ بھی اپنے آپ کو ان سے چھڑائے گا۔ لوگ پھر اس کو مدینہ میں تلاش کریں گے۔ وہ ان سے (بچ) کر مکّہ آجائے گا تو لوگ اس کی طرف رُکن یمانی کے پاس پہنچیں گیاور کہیں گے کہ ہمارا گناہ آپ پر ہے اور ہمارا خون آپ کی گردن پر ہے اگر تُو نے بیعت کے لئے اپنا ہاتھ نہ بڑھایا؟ سُفیانی کا لشکر ہمارے تعاقب تلاش میں نکلا ہوا ہے، ان کا امیر قبیلۂ جرم کا آدمی ہے۔ اس وقت مہدی علیہ السلام رُکنِ (یمانی) اور مقامِ (ابراہیم) کے درمیان تشریف فرما ہوں گے۔ اور اپنا ہاتھ بیعت لینے کے لئیبڑھائیں گے اور لوگ اس سے بیعت کریں گے تو اللہ تعالیٰ لوگوں کے دِلوں میں ان کی محبت ڈالے گا۔ آپ ایسے لوگوں کے لشکر کے ساتھ ہوں گے جو دِن کے وقت شیر اور رات کے وقت عبادت گزار ہوں گے۔

۱۰۰۱. حدثنا أبو ثور وعبدالرزاق وابن معاذ عن معمر عن قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتيه عصاب العراق وأبدال الشام فيبايعونه بين الركن والمقام فيلقي الاسلام بجرانه

۱۰۰۱۔ ہم سے بیان کیا ہے ابو ثور اور عبدالرزاق اور ابن معاذ نے معمر سے، اُنہوں نے حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عراق کی ایک جماعت اور شام کے اَبدال آپ (یعنی حضرت مہدی علیہ السلام) کے پاس آ کر رُکنِ (یمانی) اور مقامِ (ابراہیم) کے درمیان آپ کی بیعت کریں گے آپ کی وجہ سے اِسلام پھر غالب آئے گا۔

خروج المهدي من مكة الى بيت المقدس والشام بعدما يبايع له وما يكون في مسيره بينه وبين السفياني وأصحابه

مہدی کا مکہ سے بیت المقدس اور شام کی طرف کوچ اور سفیانی کے لشکر سے ان کا مقابلہ

۱۰۰۲. حدثنا الوليد ورشدين عن ابن لهيعة قال حدثني أبو زرعة عن محمد بن علي قال اذا سمع العائذ الذي بمكة بالخسف خرج مع اثنى عشر ألفا فيهم الأبدال حتى ينزلوا فيقول الذي بعث الجيش حين يبلغه الخبر بايلياء لعمرو الله لقد جعل الله في هذا الرجل عبرة بعثت اليه ما بعثت فساخوا في الأرض ان هذا لعبرة وبصيرة ويؤدي اليه السفياني الطاعة ثم يخرج حتى يلقى كلبا وهم أخواله فيعرونه بما صنع ويقولون كساک الله قميصافخلعته فيقول ماترون استقيله البيعة فيقولون نعم فيأتيه الى ايلياء فيقول أقلني فيقول اني غير فاعل فيقول بلى فيقول له أتحب أن أقيلک فيقول نعم فيقيله ثم يقول هذا رجل قد خلع طاعتي فيأمر به عند ذلک فيذبح على بلاطة أيلياء ثم يسير الى كلب فينهبهم فالخائب من خاب يوم نهب كلب

۱۰۰۲ ہم سے بیان کیا ولید اور رشدین نے ابن ابی لہیعہ سے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابوزرعہ نے محمد بن علی سے کہ انہوں نے فرمایا جب مکّہ میں پناہ لینے والے کوزمین کے دھنسنے کی خبر ملے گی، تو وہ بارہ ہزار (لشکر) کے ساتھ نکلے گا، اس میں اَبدال بھی ہوں گے۔ یہ لوگ اِیلیاء (بیت گ المقدس) پہنچیں گے تو وہ آدمی جس نے لشکر بھیجا جب اس کو (مقام) اِیلیاء کی خبر پہنچے گی تو کہے گا: اللہ تعالیٰ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے اس بندے میں عبرت اور بصیرت رکھی ہے۔ اس کی طرف بھیجا گیا ہے جو بھیجا گیا ہے، تو وہ ڈھیلے پڑ جائیں گے۔ بے شک یہ عبرت اور بصیرت ہے، سُفیانی اس کو طاعت کی پیشکش کرے گا۔ اور قبیلہ کلب سے جا ملے گا، اور ان کے اَحوال معلوم کرنے کا ارادہ کرے گا، تو وہ اُسے پہچان لیں گے اور کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو قمیص پہنائی مگر آپ نے اس کو اُتار دیا، وہ کہے گا کہ تم نہیں دیکھتے ہو کہ مَیں اس سے بیعت ختم کرتا ہوں۔ وہ لوگ کہیں گے کہ جی ہاں! تو وہ اس کے پاس اِیلیاء (بیت المقدس) آئے گا، اور اس سے کہے گا کہ میری بیعت واپس کرو؟ وہ کہے گا مَیں ایسا نہیں کروں گا وہ کہے گا کیوں نہیں؟ وہ کہے گا کہ کیا تُو چاہتا ہے کہ مَیں آپ کی بیعت ختم کروں وہ کہے گا جی ہاں! تو وہ اس کو بیعت سے نکال دے گا، پھر وہ کہے گا کہ یہ وہ آدمی ہے جو میری طاعت سے نکل گیا، تو اس وقت اس کے خلاف حکم دے گا کہ اس کو ذبح کیا جائے تو اس کو (مقام) اِیلیاء کی ہموار (یا گھاس والی) زمین پر ذبح کیا جائے گا، پھر یہ قبیلۂ کلب کے پاس جائے گا تو ان کو لوٹے گا۔ پھر نامراد ہوگا وہ آدمی جو قبیلۂ کلب کی لوٹ مار کے دِن نامراد ہوا۔

۱۰۰۳. قال ابن لهيعة في حديث رشدين عن أبي قبيل عن سعيد بن الأسود عن ذي قربات قال يسير حتى ينزل أيلياء ويبايعه الآخر فرقا منه ثم يندم فيستقيله ثم يأمر بقتله وقتل من أمر بالغدر

۱۰۰۳۔ ابن لہیعہ نے رشدین سے، انہوں نے ابوقبیل سے، اُنہوں نے سعید بن اسود سے اُنہوں نے ذی قربات سے روایت کی ہے کہ مہدی إیلیاء (بیت المقدس) میں ٹھہرے گا، ایک دوسرا آدمی (سفیانی) اس سے بیعت کرے گا، پھر وہ اپنی بیعت پر نادم ہوگا۔ وہ آپ سے اپنی بیعت ختم کرنے کا مطالبہ کرے گا، آپ اس کو اپنی بیعت سے نکالیں گے، پھر اس کے قتل کا حکم دیں گے اور اُسے اس کی دغابازی کی وجہ سے قتل کیا جائے گا۔

٭٭٭

۱۰۰۴. حدثنا عبدالله بن مروان عن سعيد بن يزيد عن الزهري قال يتلقاه الآخر ببعثه

۱۰۰۴۔ ہم سے بیان کیا ہے عبداللہ بن مروان نے، اُن سے سعید بن یزید نے، کہ علامہ زُہری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دوسرا اُس سے اپنے لشکر کے ساتھ ملے گا۔

٭٭٭

۱۰۰۵. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن الحارث بن يزيد سمع ابن زرير الغافقي سمع عليا يقول يخرج في اثنى عشر ألفا ان قلوا أو خمسة عشر ألفا ان كثروا يسير الرعب بين يديه لا يلقاه عدو الا هزمهم باذن الله شعارهم أمت أمت لا يبالون في الله لومة لائم فيخرج اليهم سبع رايات من الشام فهزمهم ويملك فترجع الى الناس محبتهم ونعمتهم وفاضتهم وبزارتهم فلا يكون بعدهم الا الدجال قلنا وما الفاصة والبزارة قال يفيض الأمر حتى يتكلم الرجل بما شاء لا يخشى شيئا

۱۰۰۵۔ ہم سے بیان کیا ابن وہب نے ان سے ابن لہیعہ نے، ان سے حارث بن یزید نے، ان سے زریر غافقی کہ اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ وہ فرمارہے ہے تھے کہ مہدی بارہ 12 ہزار یا پندرہ 15 ہزار کے لشکر کے ساتھ نکلیں گے۔ آپ کا رُعب آپ کے ساتھ ہوگا۔ دُشمن ان سے نہیں لڑے گا مگر آپ اس کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے شکست دیں گے، اور شعار ''اَمِت، اَمِت'' ہوگا، وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے معاملے میں ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے، آپ کے خلاف شام سے سات 7 جھنڈیں (یعنی جھنڈوں والے) نکلیں گے، تو آپ اُنہیں شکست دیں گے، اور ایسی حکومت قائم کریں گے جس میں لوگ ایک دوسرے سے محبت کریں گے، ان کو تمام نعمتیں حاصل ہوں گی۔ اور ان کی ''فاصہ'' اور بزارۃ، اس کے بعد دجّال کا معاملہ باقی رہ جائے گا۔ ہم نے پوچھا کہ ''فاصۃ'' اور ''بزارۃ'' کیا ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا کہ لوگ اپنے معاملات میں آزاد ہوں گے ہر شخص بلاخوف وخطر اپنی بات کہے گا۔

٭٭٭

١٠٠٦. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن عياش بن عباس الزرقي عن ابن زرير عن علي رضي الله عنه قال يا رسول الله على أهل الشام من يفرق جماعتهم حتى لو قاتلتهم الثعالب غلبتهم وعبد ذلک يخرج رجل من أهل بيتي في ثلاث رايان المكثر يقول خمسة عشر ألفا والمقلل يقول اثنا عشر ألفا أمارتهم أمت أمت على راية منها رجل يطلب الملک أو يبتغي له الملک فيقتلهم الله جميعا ويرد الله على المسلمين ألفتهم وفاصتهم وبزارتهم

١٠٠٦﴿ہم سے بیان کیا ہے رشدین نے ان سے اِبن ابی لہیعہ نے ان سے عیاش بن عباس ذرقینے، ان سے اِبن زریر نے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اَے اللہ کے رسول ﷺ! اَہلِ شام کی جماعتوں میں پھوٹ کون ڈالے گا؟ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ اگرلومڑیاں بھی ان سے لڑیں گےتو وہ ان پرغالب آجائیں گی۔اس وقت میرے اَہلِ بیت میں سے ایک آدمی تین جھنڈوں کے ساتھ نکلے گا ان کا شعار ''اُمت، اُمت'' ہوگا۔ان میں سے ایک جھنڈے پر ایک اُمیر مقرر ہوگا، جو بادشاہت طلب کرے، یااس کے لئے حکومت طلب کی جائے گی تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہلاک کردے گا مسلمانوں کو باہمی محبت اورخودمختاری عطافرمائے گا۔

✿ ✿ ✿

١٠٠٧. قال ابن لهيعة وأخبرني اسرائيل بن عبادة عن محمد بن علي مثله الا أنه قال تسع رايات سود

١٠٠٧﴿اِبن لہیعہ کہتے ہیں کہ مجھے خبردی اِسرائیل بن عبادة نے محمد بن علیرحمہ اللہ تعالیٰ سے انہوں نے اسی طرح حدیث بیان کی، مگر یہ کہ فرمایا سات (7) کالے جھنڈے ہوں گے۔

✿ ✿ ✿

١٠٠٨. حدثنا الوليد بن مسلم قال حدثني محدث أن المهدي والسفياني وكلب يقتتلون في بيت المقدس حين يستقيله البيعة فيؤتى بالسفياني أسيرا فيأمر به فيذبح على باب الرجة ثم تباع نساؤهم وغنائمهم على درج دمشق

١٠٠٨﴿ہم سے بیان کیا ہے ولید بن مسلم نے، وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے ایک مُحدّث نے کہ یقیناً حضرت مہدی علیہ السلام اورسفیانی اورکلب بیت المقدس میں لڑیں گے، جب وہ اپنی بیعت واپس طلب کریں گے تو سُفیانی کوقید کرکے لایاجائے گا اوراس کے ذبح کرنے کاحکم دیاجائے گاتواس کوباب الرجة پرذبح کردیاجائے گا، پھران کی عورتیں اور مال غنیم ت کے بازار میں فروخت ہوں گے۔

✿ ✿ ✿

١٠٠٩. حدثنا عبدالله بن مروان عن الهيثم بن عبدالرحمن قال حدثني من سمع عليا

رضى الله عنه يقول اذا بعث السفياني الى المهدي جيشا فخسف بهم بالبيداء وبلغ ذلک أهل الشام قالوا لخليفتهم قد خرج المهدي فبايعه وادخل في طاعته والا قتلناک فيرسل اليه بالبيعة ويسير المهدي حتى ينزل بيت المقدس وتنقل اليه الخزائن وتدخل العرب العجم وأهل الحرب والروم وغيرهم فى طاعته من غير قتال حتى تبنى المساجد بالقسطنطينة وما دونها ويخرج قبله رجل من أهل بيته بأهل المشرق يحمل السيف على عاتقه ثمانية أشهر يقتل ويمثل ويتوجه الى بيت المقدس فلا يبلغه حتى يموت

١٠٠٩﴾ ہم سے بیان کیا عبداللہ بن مروان نے، ہیثم بن عبدالرحمٰن سے، کہ وہ فرماتے ہیں مجھے اس آدمی نے بیان کیا ہے جس نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا ہے کہ وہ فرمارہے تھے کہ جب سُفیانی حضرت مہدی علیہ السلام کی طرف اپنا لشکر بھیجے گا تو اس لشکر کو بیداء کے مقام پر دھنسا دیا جائے گا، یہ خبر اہلِ شام کو پہنچے گی۔ وہ اپنے خلیفہ سے کہیں گے کہ حضرت مہدی علیہ السلام ظاہر ہوا ہے، آپ سے بیعت کریں، اور اس کی اِطاعت گزاری میں داخل ہو جائیں؟ ورنہ ہم آپ کو قتل کریں گے؟ تو وہ ان کو بیعت کا پیغام بھیجے گا۔ حضرت مہدی علیہ السلام روانہ ہو کر وہ بیت المقدس میں ٹھہریں گے۔ وہاں کے خزانے آپ کی طرف منتقل ہوں گے۔ عرب و عجم اور رُوم والے سب بغیر لڑے آپ کی طاعت میں داخل ہوں گے۔ یہاں تک کہ آپ قسطنطنیہ اور اس کے آس پاس علاقوں میں مسجدیں بنوائیں گے۔ مہدی سے پہلے آپ کے اہلِ بیت میں سے ایک آدمی اہلِ مشرق کی طرف سے نکلے گا۔ وہ تلوار اپنے کندھے پر اُٹھائے ہوا ہوگا، آٹھ 8 مہینے تک قتل و غارت کرے گا، اور مثلہ کرے گا (یعنی کان ناک کاٹے گا) اور بیت المقدس کی طرف جائے گا مگر وہاں پہنچنے سے پہلے مَر جائے گا۔

✿ ✿ ✿

١٠١٠. حدثنا الحكم بن نافع البهراني عن صفوان بن عمرو عن الفرج بن حميد عن كعب قال وددت أني ادرک الأعراب وهي نهبة كلب فالخايب من خاب يوم كلب

١٠١٠﴾ ہم سے بیان کیا حکم بن نافع مہرانی نے سُفیان بن عمرو سے، اُنہوں نے فرج بن حمید سے، کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میری دِلی تمنا ہے کہ میں دیہاتیوں کے لٹنے یعنی قبیلہ کلب کے لٹنے کا منظر دیوں جب وہ نامراد ہوں گے۔

✿ ✿ ✿

١٠١١. حدثنا أبو هارون عن عمرو بن قيس الملائي عن المنهال عن زربن حبيش سمع عليا رضى الله عنه يقول يفرج الله الفتن برجل منا يسومهم خسفا لا يعطيهم الا السيف يضع السيف على عاتقه ثمانية أشهر هرجا حتى يقولوا والله ما هذا من ولد فاطمة لو كان من ولدها لرحمنا يغريه الله ببني العباس وبني أمية

١٠١١﴾ ہم سے بیان کیا ابو ہارون نے عمرو بن قیس ملائی سے، اُنہوں نے منہال سے زر بن حبیش سے، اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا ہے کہ آپ فرمارہے تھے کہ ان فتنوں کو اللہ تعالیٰ ہمارے ایک آدمی کے ذریعے ختم کرے گا۔

ان کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا، جو تلوار کو اپنے کندھے پر آٹھ 8 مہینے تک فتنہ برپا کرنے کے لیے اُٹھائے رکھے گا یہاں تک کہ لوگ کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کی قسم یہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد میں سے نہیں۔ اگر ان کی اولاد میں سے ہوتا تو رحم کرتا پھر اللہ تعالیٰ بنو عباس اور بنو امیہ کے درمیان دشمنی پیدا کر دے گا۔

٭ ٭ ٭

۱۰۱۲. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن خالد بن أبي عمران عن حنش بن عبدالله سمع ابن عباس رضى الله عنه يقول اذا خسف بجيش السفياني قال صاحب مكة هذه العلامة التي كنتم تخبرون بها فيسيرون الى الشام فيبلغ صاحب دمشق فيرسل اليه ببيعته ويبايعه ثم تأتيه كلب بعد ذلك فيقولون ما صنعت انطلقت الى بيعتنا فخلعتها وجعلتها له فيقول ما أصنع أسلمني الناس فيقولون ما صنعت انطلقت الى بيعتنا فخلعتها وجعلتها له فيقول ما أصنع أسلمني الناس فيقولون فانا معك فاستقل بيعتك فيرسل الى الهاشمي فيستقيله البيعة ثم يقاتلونه فيهزمهم الهاشمي فيكون يومئذ من ركز رمحه على حي من كلب كانوا له فالخائب من خاب يوم نهب كلب.

۱۰۱۲: ہم سے بیان کیا ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، اُنہوں نے خالد بن ابی عمران سے، اُنہوں نے حنش بن عبداللہ سے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جب سُفیانی کا لشکر دھنس جائے گا مکّہ کا والی کہے گا کہ یہ وہ نشانی ہے جس کی تم خبر دیتے تھے۔ پھر وہ شام کی طرف دمشق والی کے پاس پہنچیں گے، اور وہ اس کی طرف اپنی بیعت کی اطلاع بھیجے گا تو وہ اس سے بیعت کرے گا پھر قبیلۂ کلب والے اس کے پاس آئیں گے، اور اُسے کہیں گے کہ یہ تُو نے کیا کیا؟ آپ ہماری بیعت کی طرف آئے اور پھر اسے ختم اور اس سے بیعت کرلی، تو وہ کہے گا کہ مَیں کیا کرتا لوگوں نے مجھے تسلیم ہونے پر مجبور کیا۔ وہ لوگ کہیں گے کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں، آپ اپنی بیعت واپس لے لیں۔ وہ ہاشمی کے پاس بیعت ختم کرانے کا پیغام بھیجے گا تو وہ اس کی بیعت کو ختم کر دے گا، پھر یہ لوگ اس کے ساتھ لڑیں گے۔ ہاشمی ان کو شکست دے گا۔ اس دن جس نے اپنے نیزے سمیت بنو کلب کا ساتھ دیا تو وہ نامراد ہوگا۔

٭ ٭ ٭

۱۰۱۳. حدثنا الوليد عن ليث بن سعد عن عياش بن عباس القتباني عمن حدثه عن علي بن أبي طالب رضى الله عنه قال يسير بهم في اثني عشر ألفا ان قلوا وخمسة عشر ألفا ان كثروا شعارهم أمت أمت حتى يلقاه السفياني فيقول أخرجوا الي ابن عمي حتى أكلمه فيخرج اليه فيكلمه فيسلم له الأمر ويبايعه فاذا رجع السفياني الى أصحابه ندمه كلب فيرجع ليستقيله فيقيله ويقتتل هو وجيش السفياني على سبع رايات كل صاحب راية منهم يرجوا الأمر لنفسه فيهزمهم المهدي قال أبو هريرة فالمحروم من حرم نهب كلب

۱۰۱۳﴾ ہم سے بیان کیا ولید نے لیث بن سعد سے، اُنہوں نے عیاش بن عباس قتبانی سے، انہوں نے ایک راوی سے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مہدی اپنے لشکر کے ساتھ روانہ ہوں گے۔ ان کی تعداد بارہ 12 ہزار اور پندرہ ہزار 15 کے درمیان ہوگی۔ ان کا شعار ''اَمِت، اَمِت'' ہوگی۔ یہاں تک کہ سُفیانی ان سے ملیں گے وہ کہے گا کہ میرے چچازاد کو میرے پاس لاؤ تا کہ مَیں اُس سے بات کروں، وہ اس کی طرف نکلے گا تو یہ اس سے بات کرے گا اور اپنی حکومت اس کے سُپرد کردے گا، اور اسکی بیعت کرلے گا۔ جب سُفیانی اپنے ساتھیوں کے پاس واپس لوٹے گا تو (قبلیہٗ) کلب کے لوگ اس کو ملامت کریں گے۔ سفیانی لوٹ کر اس سے بیعت ختم کرائے گا تو وہ بیعت ختم کردیں گے۔ پھر حضرت مہدی علیہ السلام اور سُفیانی کے سات (7) جھنڈوں والے لشکر میں لڑائی ہوگی۔ ہر جھنڈے والا یہ طمع کرے گا کہ حکومت اُسے مِل جائے، لیکن امام حضرت مہدی علیہ السلام ان سب کو شکست دیں گے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ محروم وہ ہے جو بنو کلب میں سے محروم ہوگا۔

۱۰۱۴. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن أبي الأسود عمن حدثه عن أبي هريرة رضى الله عنه عن النبى ﷺ قال المحروم من حرم غنيمة كلب.

۱۰۱۴﴾ ہم سے بیان کیا ہے ولید نے اِبن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے ابو اسود رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے اس شخص سے جس نے ان سے حدیث بیان کی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عالیٰ عنہ سے، اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ محروم وہ ہے۔ بنو کلب کے مال غنیمت سے محروم ہوا۔

۞ ۞ ۞

۱۰۱۵. حدثنا عبد الله بن مروان عن سعيد بن يزيد عن الزهري قال يخرج المهدي من مكة بعد الخسف في ثلثمائة وأربعة عشر رجلا عدة أهل بدر فيلتقي هو وصاحب جيش السفياني وأصحاب المهدي يومئذ جنتهم يعني تراسهم كان يسمى قبل ذلك يوم البراذع ويقال انه يسمع يومئذ صوت من السماء مناديا ينادي ألا ان أولياء الله أصحاب فلان يعني المهدي فتكون الدبرة على أصحاب السفياني فيقتلون لا يبقى منهم الا الشريد فيهربون الى السفياني فيخبرونه ويخرج المهدي الى الشام فيتلقى السفياني المهدي ببيعته ويتسارع الناس اليه من كل وجه وتملأ الأرض عدلا كما ملئت جورا

۱۰۱۵﴾ ہم سے بیان کیا عبداللہ بن مروان نے سعید بن یزید سے، اُنہوں نے زُہری سے، کہ اُنہوں نے فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام دھنسنے کے واقع کے بعد 313 آدمیوں کے ساتھ مکہ سے روانہ ہوں گے۔ اور سُفیانی کے لشکر سے ان کا مقابلہ ہوگا۔ حضرت مہدی علیہ السلام کے ساتھیوں کو ڈھالیں۔ پالان کے نیچے بچھائے جانے والے کمبل ہوں گے۔ اس موقع پر آسمان سے ایک آواز آئے گی ایک پکارنے والا پکارے گا کہ اللہ تعالیٰ کے دوست فلاں (یعنی حضرت مہدی علیہ السلام کے ساتھی) ہیں۔ پھر سُفیانی کے ساتھیوں کو شکست ہوگی۔ سُفیانی کو اس کو خبر دیں گے۔ حضرت مہدی علیہ السلام شام میں ہوں گے۔ تو سُفیانی حضرت

مہدی علیہ السلام سے ملے گا اور آپ سے بیعت کرے گا۔ عام لوگ بھی تیزی سے آ کر بیعت کریں گے۔ زمین عدل سے بھر جائے گی۔ جیسے پہلے سے بھری تھی۔

✿ ✿ ✿

١٠١٦. حدثنا أبو عمر عن ابن لهيعة عن عبدالوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن أبيه عن الحارث عن عبدالله بن مسعود رضى الله عنه قال يبايع المهدي سبعة رجال علماء توجهوا الى مكة من أفق شتى على غير ميعاد قد بايع كل رجل منهم ثلثمائة وبضعة عشر رجلا فيجتمعون بمكة فيبايعونه ويقذف الله محبته في صدور الناس فيسير بهم وقد توجه الى الذين بايعوا خيل السفياني عليهم رجل من جرم فاذا خرج فاذا خرج من مكة خلف أصحابه ومشى في ازار ورداء حتى يأتي الجرمي فيبايع له فيندمه كلب على بيعته فيأتيه فيستقيله البيعة فيقيله ثم يعبأ جيوشه لقتاله فيهزمه ويهزم الله على يديه الروم ويذهب الله على يديه الفتن وينزل الشام

١٠١٦﴿ ہم سے بیان کیا ابو عمر نے ابن لہیعہ سے، اُنہوں نے عبدالوہاب بن حسین سے، اُنہوں نے محمد بن ثابت سے، اُنہوں نے اپنے والد سے، اُنہوں نے حارث سے، کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام کے ہاتھ پر (7) علماء بیعت کریں گے۔ جو مکّہ کی طرف مختلف اَطراف سے آئے ہوئے ہوں گے، ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ پر تین سودس (310) سے زیادہ لوگوں نے بیعت کی ہوگی، یہ سب مکّہ میں جمع ہوں گے تو امام حضرت مہدی علیہ السلام سے بیعت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں مہدی کی محبت ڈالے گا، اور یہ ان کی طرف نکلیں گے جس نے خیل سُفیانی سے بیعت کی۔ ان پر قبیلہ جرم کا ایک آدمی (اَمیر) ہوگا، جب یہ مکّہ سے نکلے گا تو اس کے ساتھی پیچھے رہ جائیں گے۔ وہ ایک اِزار اور ایک چادر میں ہوگا۔ جب یہ جرمی کے پاس آئے گا تو اس کی بیعت کرے گا تو بنوکلب اس کی بیعت پر اس کو شرمندہ کریں گے۔ تو وہ آپ کے پاس آئے گا تا کہ بیعت واپس کر دے، تو آپ اس کو بیعت واپس کر دیں گے۔ پھر آپ کا لشکر لڑائی سے تھک جائے گا تو آپ اس کو شکست دیں گے اور آپ کے ہاتھوں سے اللہ تعالیٰ رُوم کو شکست دے گا، اور آپ کے ہاتھوں سے اللہ تعالیٰ فتنوں کو ختم کرے گا، اور آپ شام میں ٹھہریں گے۔

✿ ✿ ✿

١٠١٧. حدثنا الوليد بن مسلم عن خير بن محمد الرعيني قال أخبرني راشد مولانا عن تبيع عن كعب قال اذا رأيت خليفة ببيت المقدس وآخر دونه يعنى بدمشق فلا تتبع الذي دونه فانه أضل من حمار أهله

١٠١٧﴿ ہم سے بیان کیا ولید بن مسلم نے خیر بن محمد رعینی سے، وہ کہتے ہیں کہ مجھ کو خبر دی ہے راشد نے، جو ہمارے آزاد کردہ غلام ہیں، اُنہوں نے حضرت تبیع سے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب تم بیت المقدس میں خلیفہ کو دیکھو اور

دوسرا اُس کے علاوہ دِمشق میں ہوتو دِمشق کے خلیفہ کیونکہ وہ اپنے گھر کے گدھے سے بھی زیادہ گمراہ ہے۔

۞ ۞ ۞

١٠١٨. حدثنا الوليد عن بلال العكي عن يحي بن أبي عمرو عن عبدالجبار الأزدي عن أبي هريرة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال فيقتل الخليفة الذي ببيت المقدس الذي دونه

۱۰۱۸﴾ ہم سے بیان کیا ولید نے بلال عکی سے، اُنہوں نے یحیٰی بن ابی عمرو سے، اُنہوں نے عبدالجبار اَزدی سے، اُنہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے، کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ خلیفہ جو بیت المقدس میں ہے وہ اس خلیفہ کو قتل کر دے گا جو اس کے علاوہ دمشق میں ہوگا۔

۞ ۞ ۞

١٠١٩. حدثنا عبدالقدوس عن أبي بكر قال حدثني أشياخنا قال السفياني هو الذي يدفع الخلافة الى المهدي

۱۰۱۹﴾ ہم سے بیان کیا عبدالقدوس نے ابوبکر سے، وہ فرماتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے میرے شیوخ میں سے ایک شیخ نے وہ فرماتے ہیں کہ سُفیانی وہ ہے جو اپنی خلافت کو حضرت مہدی علیہ السلام کے حوالے کر دے گا۔

۞ ۞ ۞

١٩٢٠. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال يدخل الصخري الكوفة ثم يبلغه ظهور المهدي بمكة فيبعث اليه من الكوفة بعثا فيخسف به فلا ينجوا منهم الا بشير الى المهدي ونذير ينذر الصخري فيقبل المهدي من مكة والصخري من الكوفة نحو الشام كانهما فرسا رهان فيسبقه الصخري فيقطع بعثا آخر من الشام الى المهدي فيلقون المهدى بأرض الحجاز فيقيم بها ويقال له انفذ فيكره المجاز ويقول أكتب الى ابن عمي فان يخلع طاعته فأنا صاحبكم فاذا وصل الكتاب الى الصخري سلم له وبايع وسار المهدي حتى ينزل بيت المقدس فلا يترک المهدي بيد رجل من الشام فتراً من الارض الا ردها على أهل الذمة ورد المسليمن جميعا الى الجهاد فيمكث في ذلک ثلاث سنين ثم يخرج رجل من كلب يقال له كنانة بعينه كوكب في رهط من قومه حتى يأتي الصخري فيقول بايعناک ونصرناک حتى اذا ملكت بايعت عدونا لنخرجن فلنقاتلن فيقول فيمن أخرج فيقول لا يبقى عامرية أمها أكبر منک الا لحقتک لا يتخلف عنک ذات خف ولا ظلف فيرحل وترحل معه عامر بأسرها حتى ينزل بيسان ويوجه اليهم المهدي راية وأعظم راية في زمان المهدي مائة رجل فينزلون على فاثور ابراهيم فتصف كلب خيلها وابلها

وغنمها فاذا تشامت الخيلان ولت كلب أدبارها وأخذ الصخري فيذبح على الصفا

المعترضة على وجه الأرض عندالكنيسة التي في بطن الوادي على طرف درج طور زيتا القنطرة التي على يمين الوادي على الصفا المعترضة على وجه الأرض عليها يذبح كما تذبح الشاة فالخايب من خاب يوم كلب حتى تباع الجارية العذراء بثمانية دراهم

۱۰۲۰۔ ہم سے بیان کیا حکم بن نافع نے جراح سے، کہ اُرطاۃ نے فرمایا صخری کُوفہ میں داخل ہوگا۔ پھر اس کو ظہور مہدی علیہ السلام کی خبر پہنچے گی تو وہ کُوفہ سے ایک لشکر اس کی طرف بھیجے گا۔ جو دھنسا دیا جائے گا تو ان میں سے دو آدمیوں بچ جائیں گے۔ جن میں سے ایک حضرت مہدی علیہ السلام کو خوش خبری دے ااور دوسرا صخری کو ڈرائے گا، حضرت مہدی علیہ السلام مَکّہ سے اور صخری کُوفہ سے شام کی طرف جائیں گے، گویا کہ وہ دونوں گروی کے گھوڑے ہیں، صخری وہاں حضرت مہدی علیہ السلام سے پہلے پہنچے گا تو شام سے حضرت مہدی علیہ السلام کی طرف دوسرا لشکر بھیجے گا، یہ لوگ حجاز کی سَر زمین پر اس سے ملیں گے تو وہاں ٹھہریں گے اور اس سے کہے گا کہ آ گے گُور جا تو وہ آ گے گُورنے کو ناپسند کرے گا اور کہے گا کہ اَے میرے چچازاد بھائی! میرے لئے لکھ دو اگر وہ آپ کی بیعت اور طاعت سے نکل جائے تو مَیں تمہارا ساتھی ہوں، جب خط صخری کو پہنچے گا تو وہ اس کی اطاعت کرلے کی اطاعت کرلے گا اور بیعت کرے گا، اور حضرت مہدی علیہ السلام بیت المقدس میں ٹھہریں گے اور وہاں کسی زَمین کا کوئی حصہ کسی کے ہاتھ نہیں چھوڑیں گے، مگر یہ کہ اُسے اہل ذمہ کی طرف لوٹا دیں گے اور تمام مسلمانوں کو جہاد کے لئے جمع کریں گے، اس میں تین سال ٹھہریں گے پھر قبیلۂ کلب کا ایک آدمی نکلے گا اس کو ''کنانہ'' کہا جاتا ہے اس کی آنکھ میں ستارہ (کانشان) ہوگا وہ صخری کے پاس آئے گا۔ وہ سمجھے گا کہ ہم نے آپ سے بیعت کی اور آپ کی مدد کی، یہاں تک کہ جب آپ بادشاہ بن گئے تو آپ نے ہمارے دُشمن سے بیعت کی ہم ضرور اس کی طرف نکلیں گے اور اس سے لڑائی کریں گے۔ وہ کہے گا کہ مَیں کس کے ساتھ نکلوں؟ تو وہ کہے گا کہ عامریہ کا کوئی بڑا اثر کا نہیں رہے گا مگر آپ سے چلے گا، آپ سے پیچھے رہے گا، اُونٹ سَوار اور نہ گھوڑا سَوار مگر آپ کے ساتھ چلے گا، اور عامر اس کے ساتھ نکلے گا یہاں تک کہ وہ لوگ ''بسیان'' میں اُتریں گے وہ لوگ، حضرت مہدی علیہ السلام اس کی طرف ایک لشکر بھیجے گا۔ اُس زمانے میں بڑا لشکر سو 100 آدمیوں کا ہوگا وہ فاثور ابراہیم پر اُتریں گے قبیلہ کلب اپنے گھوڑوں، اُونٹوں اور بھیڑ بکریوں کا صف بنائے گا، جب گھوڑے ایک دوسرے کو سونگھنے لگے (یعنی سوار جب ایک دوسرے کے قریب ہوں گے، یعنی) جنگ شروع ہوگی تو بنو کلب پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے۔ صخری کو پکڑا جائے گا۔ اس کو ذبح کیا جائے گا اس پتھر پر جو زمین پر پھیلا ہوا ہوگا۔ طور زیتا کی سیڑھوں کی طرف یعنی وہ پل جو وادی کے دائیں جانب ہے اس پتھر پر جو زمین پر پھیلا ہوا ہے زَمین پر ذبح کیا جائے گا جیسے بکری کو ذبح کیا جاتا ہے پس نامراد ہے وہ جو نامراد ہوا بنو کلب کے دِن، یہاں تک کہ کنواری لڑکی کو آٹھ درہم میں بیچا جائے گا۔

۱۰۲۱. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال يبايعه ثم يعود المهدي الى مكة

ثلاث سنين ثم يخرج رجل من كلب فيخرج من كان في أرض أرم كرها فيسير الى المهدي الى بيت المقدس في اثني عشر ألفا فيأخذ السفياني فيقتله على باب جيرون

١٠٢١ہم سے بیان کیا حکم بن نافع نے جراح سے، اس نے اَرطاۃ سے، کہ اُنہوں نے کہا کہ صحرئی اس (حضرت مہدی علیہ السلام) سے بیعت کرے گا۔ پھر مہدی ﷺ لوٹے گا اور تین سال وہاں گزارے گا پھر بنو کلب کا ایک آدمی نکلے گا پس اور کی زمین میں جو لوگ ہیں ان کو زبردستی نکالا جائے گا۔ وہ حضرت مہدی علیہ السلام کے خلاف بیت المقدس کی طرف چلیں گے ان کی تعداد بارہ 12 ہزار ہوگی۔ مہدی سُفیانی کو پکڑیں گے۔ اور اس کو باب جیرون کے مقام پر قتل کرے گا۔

۞ ۞ ۞

سيرة المهدي وعدله وخصب زمانه

حضرت مہدی علیہ السلام کی سیرت، اُن کا عدل وَ اِنصاف اَور اُن کے زمانے کی خوشحالی

١٠٢٢. حدثنا أبو يوسف المقدسي عن صفوان بن عمرو عن عبدالله بن بشر الخثعمي عن كعب قال المهدي يبعث بقتال الروم يعطي فقه عشرة يستخرج تابوت السكينة من غار بأنطاكية فيه التوارة التي أنزل الله تعالى على موسى عليه السلام والانحبيل الذي أنزل الله عزوجل على عيسى علسه السلام يحكم بين اهل التوراة بتوراتهم وبين أهل الانحبيل بانجيلهم

١٠٢٢ہم سے بیان کیا اَبو یوسف مقدسی نے صفوان بن عمرو سے، اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن بشر خثعمی رحمہ اللہ تعالی سے، کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام کو رُوم کے ساتھ لڑائی کے لئے بھیجا جائے گا ان کو دس 10 آدمیوں کی جماعت جتنا سمجھا جائے گا۔ وہ انطاکیہ کے غار سے سکینہ وَ اِطمینان کا صندوق نکالیں گے جس میں وہ توریت ہوگی جو اللہ تعالی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اُتاری تھی اور اِنجیل ہوگی جو اللہ تعالی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اُتاری تھی، وہ توریت والوں کے درمیان توریت پر اور اِنجیل والوں کے درمیان اِنجیل پر فیصلہ فرمائیں گے۔

۞ ۞ ۞

١٠٢٣. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن مطر الوراق عمن حدثه عن كعب قال انما سمي المهدي لأنه يهدي لأمر قد خفي ويستخرج التوراة والانجيل من أرض يقال لها أنطاكية

١٠٢٣ہم سے بیان کیا ہے عبدالرزاق نے معمر سے، اُنہوں نے مطر وراق سے، اُنہوں نے اس شخص سے جس نے حدیث بیان کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام کا نام "حضرت مہدی علیہ السلام" اس لئے

رکھا گیا ہے کہ وہ ایسے اَمر کی طرف رَہنمائی کریں گے جو پوشیدہ ہے اورتوراۃ اور انجیل کو وہاں سے نکالیں گے جس کو انطا کیہ کہا جاتا ہے۔

۞ ۞ ۞

۱۰۲۴. حدثنا معتمر بن سليمان عن جعفر بن سيار الشامي قال يبلغ من رد المهدي المظالم حتى لو كان تحت ضرس انسان شيء انتزعه حتى يرده

۱۰۲۴۔ہم سے بیان کیا ہے معتمر بن سلیمان نے جعفر بن سیار شامی سے، اُنہوں نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام مظالم کو اس حد تک روکیں گے کہ اگر اِنسان کے ڈاڑھ کے نیچے بھی کچھ چھپا ہوا ہوگا تو وہ اُسے بھی نکال دیں گے،اوراُسے واپس کردیں گے۔

۞ ۞ ۞

۱۰۲۵. حدثنا يحي بن اليمان عن قيس عن عبدالله بن شريک قال مع المهدي راية رسول الله صلى الله عليه وسلم المغلبة ليتني أدركته وأنا أجدع

۱۰۲۵۔ہم سے بیان کیا یحیٰی بن یمان نے کہ قیس بن عبداللہ بن شریک نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا ہوگا جو غالب آنے والا ہے، کاش مَیں اُسے اِس حال میں پاتا کہ میرے کان ناک کٹے ہوئے ہوتے۔

۞ ۞ ۞

۱۰۲۶. حدثنا يحي بن اليمان عن سفيان الثوري عن أبي اسحاق عن نوف البكالي قال في راية المهدي مكتوب البيعة لله

۱۰۲۶۔ہم سے بیان کیا ہے یحیٰی بن یمان نے سفیان ثوری سے، اُنہوں نے ابو اِسحٰق سے کہ نوف بکالی نے فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے جھنڈے پر لکھا ہوا ہوگا کہ بیعت (خالص) اللہ کیلئے ہے۔

۞ ۞ ۞

۱۰۲۷. حدثنا يحي عن السري بن يحي عن ابن سيرين قيل له المهدي خير أبوبكر وعمر رضى الله عنهما قال هو خير منهما ويعدل بنبي

۱۰۲۷۔ہم سے بیان کیا یحیٰی نے سری بن یحیٰی سے کہ ابن سیرین سے اُنہوں نے پوچھا کہ کیا حضرت مہدی علیہ السلام بہتر ہیں یا حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا؟ اُنہوں نے ارشاد فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام دونوں ہیں۔اور وہ نبی کریم ﷺ کی اُمت کے ساتھ اِنصاف کریں گے۔

۞ ۞ ۞

۱۰۲۸. حدثنا يحي عن سيف بن واصل عن أبي يونس عن أبي رؤبة قال المهدي كأنما يعلق المسالكين الزبد

۱۰۲۸۔ہم سے بیان کیا ہے یحیٰی نے سیف بن واصل سے، اُنہوں نے ابو یونس سے، اُنہوں نے ابو رؤبہ سے کہ اُنہوں نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام لوگوں کے ہاں ایسے محبوب ہوں گے جیسے مسکین آدمی دودھ اور مکھن سے محبت کرتا ہے۔

۱۰۲۹. حدثنا يحي عن المنهال بن خليفة عن مطر الوراق قال المهدي يخرج التوراة غضة يعني طرية من أنطاكية

۱۰۲۹ہم سے بیان کیا یحیٰی نے منہال بن خلیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ مطر وراق رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام اصل توریت انطاکیہ کے غار سے نکالیں گے۔

۞ ۞ ۞

۱۰۳۰. حدثنا الوليد عمن حدثه وقرأه عن كعب قال قادة المهدي خير الناس أهل نصرته وبيعته من أهل كوفان واليمن وأبدال الشام مقدمته جبريل وساقته ميكائيل محبوب في الخلائق يطفيء الله تعلى الفتنة العمياء وتأمن الأرض حتى ان المرأة لتحج في خمس نسوة ما معهن رجل لا تتقي شيئا الا الله تعطي الأرض زكاتها والسماء بركتها

۱۰۳۰ہم سے بیان کیا ولید نے، اس شخص سے جس نے اس سے حدیث بیان کی کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام کی فوج کے کمانڈر بہترین لوگ ہوں گے۔ آپ کی نصرت اور آپ سے بیعت کرنے والے اہلِ کوفہ، اہل یمن اور شام کے ابدال ہوں گے۔ اس لشکر کے اگلے حصے پر حضرت جبرئیل علیہ السلام اور ان کے پچھلے حصے پر حضرت میکائیل علیہ السلام ہوں گے۔ وہ تمام مخلوق میں محبوب ہوں گے اللہ تعالیٰ اندھا فتنہ ختم فرمائے گا اور زمین امن والی ہوگی یہاں تک کہ ایک عورت پانچ عورتوں کے ساتھ حج کریں گی۔ ان کے ساتھ کوئی مرد نہیں ہوگا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈریں گی۔ زمین اپنی زکوٰۃ اور آسمان اپنی برکت دے گا۔

۞ ۞ ۞

۱۰۳۱. حدثنا فضيل بن عياض وابن عيينة جميعا عن ليث عن طاوس قال علامة المهدي أن يكون شديدا على العمال جوادا بالمال رحميا بالمساكين

۱۰۳۱ہم سے بیان کیا ہے فضل بن عیاض اور ابن عیینہ نے حضرت لیث سے، کہ طاؤس نے ،فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام کی نشانی یہ ہے کہ وہ بادشاہوں پر سخت ہوں گے، مال کی سخاوت کریں گے اور مسکینوں پر رحم کرنے والے ہوں گے۔

۞ ۞ ۞

۱۰۳۲. حدثنا أبو معاوية عن داود عن أبي نضرة عن أبي سعيد رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يخرج في آخر الزمان خليفة يعطي المال بغير عدد

۱۰۳۲ہم سے بیان کیا اَبومعاویہ نے داؤد سے، اُنہوں نے اَبونضرۃ سے، اُنہوں نے اَبوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آخری زمانے میں ایک خلیفہ نکلے گا جو لوگوں کو بے حساب مال دے گا۔

۱۰۳۳. حدثنا ضمرة عن ابن شوذب عن مطر قال ذكر عنده عمر بن عبدالعزيز فقال بلغنا أن المهدي يصنع شيئا لم يصنعه عمر بن عبدالعزيز قلنا ماهو قال يأتيه رجل فيسأله

فیقول ادخل بیت المال فخذ فیدخل فیأخذ فیخرج فیری الناس شباعا فیندم فیرجع الیه فیقول خذ ما أعطیتنی فیأبی ویقول انا نعطی ولا نأخذ

۱۰۳۳﴾ ہم سے بیان کیا ضمرۃ نے ابن شوذب سے کہ مطر نے فرمایا کہ ان کے سامنے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ کا تذکرہ ہوا تو انہوں نے فرمایا ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام وہ کام کریں گے جو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ سے نہ ہوسکا۔ ہم نے کہا کہ وہ کیا کام ہے؟ فرمایا ان کے پاس کوئی آدمی آئے گا۔ جو اُن سے مانگے گا تو وہ کہیں گے بیت المال میں داخل ہو کر جتنا مال چاہو لے لو۔ وہ داخل ہوگا اور مال لے گا، پھر نکلے گا تو لوگوں کو پیٹ بھرا ہوا دیکھ کر تو نادم اور شرمندہ ہوگا۔ پھر آپ کی طرف لوٹے گا اور کہے گا کہ (یہ مال واپس) لے لو جو آپ نے مجھے دیا ہے تو وہ یہ کہہ کر انکار کر دیں گے کہ ہم مال دے کر اُسے واپس نہیں لیتے۔

۞ ۞ ۞

۱۰۳۴. حدثنا ضمرة عن ابن شوذب عن أبي المنهال عن أبي زياد سمعت كعبا يقول اني أجد المهدي مكتوبا في أسفار الأنبياء ما في عمله ظلم ولا عيب

۱۰۳۴﴾ ہم سے بیان کیا ضمرۃ نے ابن شوذب سے، اُنہوں نے منہال سے، اُنہوں نے اُبو زیاد سے کہ مَیں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا فرما رہے تھے کہ یقیناً مَیں حضرت مہدی علیہ السلام میں وہ وصف جو حضرات انبیاءِ کرام علیہم السلام کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ ان کے عمل میں ظلم اور عیب نہیں ہوگا۔

۞ ۞ ۞

۱۰۳۵. حدثنا ضمرة عن ابن شوذب عن مطر عن كعب قال انما سمي المهدي لأنه يهدى الى أسفار من أسفار التوراة يستخرجها من جبال الشام يدعو اليها اليهود فيسلم على تلك الكتب جماعة كثيرة ثم ذكر نحوا من ثلاثين ألفا

۱۰۳۵﴾ ہم سے بیان کیا ضمرۃ نے ابن شوذب سے، اُنہوں نے مطر سے، کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضرت مہدی علیہ السلام کو "مہدی" اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ توریت کے ان اَجزاء کی طرف رہنمائی کریں گے جو وہ شام کے پہاڑوں سے نکالیں گے اور یہود کو اس کی طرف دعوت دیں گے۔ تو ان کی ایک بڑی جماعت ایمان لائے گی، جو تین ہزار (3000) کی تعداد میں ہوگی۔

۞ ۞ ۞

۱۰۳۶. حدثنا ضمرة عن ابن شوذب عن محمد بن سيرين أنه ذكر فتنة تكون فقال اذا كان ذلک فاجلسوا في بيوتكم حتى تسمعوا على الناس بخير من أبي بكر وعمر رضى الله عنهما قيل يا أبا بكر خير من أبي بكر وعمر قال قد يفضل على بعض الأنبياء.

۱۰۳۶﴾ ہم سے بیان کیا ضمرۃ نے ابن شوذب سے، انہوں نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ انہوں نے فتنے

کاذکر کیا جو پیش آنے والا ہے تو فرمایا: جب یہ فتنہ بَرپا ہوگا تو تُم اپنے گھروں میں بیٹھو! یہاں تک کہ سُنو کہ لوگوں پر ایسا اُمیر آیا ہے جو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہتر ہے، ان سے پوچھا گیا کہ اَے ابوبکر (یہ حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ کی کنّیت ہے) کیا وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہتر ہوں گے؟ فرمایا: ان کو بعض حضرات انبیاءِ کرام علیہم السلام پر فضیلت حاصل ہوگی۔

(لیکن یاد رہے کہ فضیلت جُزوی ہوگی "واحدیؔ")

✿ ✿ ✿

۱۰۳۷. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن قتادة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انه يستخرج الكنوز ويقسم المال ويلقي الاسلام بجرانه

۱۰۳۷ ہم سے بیان کیا عبدالرزاق نے معمر سے، اُنہوں نے حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ یقیناً وہ (مہدی) خزانے نکالے گا اور مال تقسیم کرے گا اور اُن سے اِسلام کو قوت حاصل ہوگی۔

✿ ✿ ✿

۱۰۳۸. قال معمر وأخبرنا أبو هارون عن معاوية عن أبي الصديق الناجي عن أبي سعيد الخدري رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يرضى عنه ساكن السماء وساكن الأرض لا تدع السماء من قطرها شيئا الا صبته ولا الأرض من نباتها شيئا الا أخرجته حتى يتمنى الأحياء الاموات

۱۰۳۸ معمر نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابوہارون نے معاویہ سے، اُنہوں نے نقل کیا ابوصدیق ناجی سے، اُنہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس (حضرت مہدی علیہ السلام) سے آسمان اور زمین کے رہنے والے راضی ہوں گے، آسمان اپنا کوئی قطرہ (پانی کا) نہیں چھوڑے گا مگر اُسے بہادے گا، اور زمین نہیں چھوڑے گی اپنی جڑی بوٹیوں میں سے کچھ بھی مگر اُسے اُگادے گی، یہاں تک کہ زندہ لوگ مَرنے والوں کا تصور کریں گے (کہ کاش وہ زندہ ہوتے تو مزے اُڑاتے!!!)

✿ ✿ ✿

۱۰۳۹. حدثنا الوليد عن سعيد عن قتادة عن أبي نضرة عن أبي سعيد الخدري رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يحثي المال حثيا لا يعده عدا يملأ الأرض عدلا كما ملئت جورا وظلما.

۱۰۳۹ ہم سے بیان کیا ولید نے سعید سے، اُنہوں نے حضرت محدث قتادہ بن دعامہ السدوسی سے، اُنہوں نے ابونضرۃ سے، اُنہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ مال کو کھلے دل کے ساتھ خرچ کرے گا۔ زمین کو عدل سے بھر دے گا جیسے اس سے پہلے وہ ظلم اور زیادتی سے بھری ہوئی تھی۔

✿ ✿ ✿

١٠٤٠ . قال الوليد عن أبي رافع اسماعيل بن رافع عمن حدثه عن أبي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال تأوي اليه أمته كما تأوي النحلة يعسوبها، يملأ الأرض عدلا كما ملئت جورا حتى يكون الناس على مثل أمرهم الأول لا يوقظ نائما ولا يهريق دما.

۱۰۴۰﴾ ولید نے کہا ابورافع اِسماعیل بن رافع سے، اُنہوں نے اس شخص سے جنہوں نے ان کو حدیث بیان کی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کی جماعت اس کی طرف یہ سے آئے گی جیسے شہد کی مکھیاں اپنے چھتے پر آتی ہیں۔ وہ زمین کو عدل سے بھر دے گا جیسے اس سے پہلے وہ ظلم سے بھرگئی تھی، یہاں تک کہ لوگ ایسے ہوں گے جیسے اپنے پہلے دور میں تھے۔ نہ کسی سوئے ہوئے کو بلاوجہ جگایا جائے گا اور نہ کسی کا خون بہایا جائے گا۔

٭ ٭ ٭

١٠٤١ . حدثنا ابن وهب عن الحارث بن نبهان عن عمرو بن زياد عن أبي نضرة عن أبي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يملأ الأرض عدلا كما ملئت قبله ظلما وجورا يملك سبع سنين

۱۰۴۱﴾ ہم سے بیان کیا اِبن وہب نے حارث بن نبہان سے، اُنہوں نے عمرو بن زیاد سے، اُنہوں نے ابونضرۃ سے، اُنہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ زمین کو عدل اور اِنصاف سے ایسا بھر دے گا جیسے اس سے پہلے وہ ظلم اور زیادتی سے بھری ہوئی تھی وہ سات (7) سال تک حکومت کرے گا۔

٭ ٭ ٭

١٠٤٢ . حدثنا سفيان عن ابراهيم بن ميسرة قال قلت لطاوس عمر بن عبد العزيز المهدي قال لا إنه لم يستكمل العدل كله

۱۰۴۲﴾ ہم سے بیان کیا سُفیان نے اِبراہیم بن میسرۃ سے، کہ اُنہوں نے فرمایا: میں نے طاؤس رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہا کہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ (ہی) حضرت مہدی علیہ السلام ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: نہیں اس لئے کہ وہ مکمل اِنصاف نہ لا سکے۔

٭ ٭ ٭

١٠٤٣ . حدثنا الوليد قال سمعت رجلا يحدث قوما فقال المهديون ثلاثة: مهدي الخير وهو عمر بن عبدالعزيز، ومهدي الدم وهو الذي يسكن عليه الدماء، ومهدي الدين عيسى بن مريم عليه السلام تسلم أمته في زمانه

۱۰۴۳﴾ ہم سے بیان کیا ہے ولید نے، وہ فرماتے ہیں کہ مَیں نے ایک آدمی سے سُنا جو اپنی قوم کو (حدیث) بیان کر رہا تھا، اس نے فرمایا: مہدی تین ہیں:

نمبر1: خیروالامہدی، وہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں۔

نمبر2: خون والا مہدی، یہ وہ ہیں جس کو خون بہانے سے سکون ملے گا۔

نمبر3: دین والا مہدی، جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہیں۔

ان کی اُمّت اس زمانے میں مسلمان ہوگی۔

۞ ۞ ۞

۱۰۴۴. قال الوليد بلغني عن كعب أنه قال مهدي الخير يخرج بعد السفياني.

۱۰۴۴﴿ ولید نے کہا کہ مجھے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ سے روایت پہنچی ہے کہ اُنہوں نے کہا کہ "خیروالامہدی" سُفیانی کے بعد نکلے گا۔

۞ ۞ ۞

۱۰۴۵. حدثنا حميد الرؤاسي عن محمد بن مسلم عن ابراهيم بن ميسرة عن طاوس قال اذا كان المهدي زيد المحسن في احسانه وتيب على المسيء من اساء ته وهو يبذل المال على العمال ويرحم المساكين

۱۰۴۵﴿ ہم سے بیان کیا حمید رؤاسی نے محمد بن مسلم سے، اُنہوں نے ابراہیم بن میسرۃ سے، اُنہوں نے طاؤس رحمہ اللہ تعالیٰ سے، کہ اُنہوں نے فرمایا جب حضرت مہدی علیہ السلام آئے گا تو نیکوکار کی نیکیوں کا ثواب بڑھادیا جائے گا اور گناہ گار کی بُرائیاں معاف کردی جائیں گی، اور وہ حکمرانوں پر مال خرچ کرے گا اور مساکین پر رَحم کرے گا۔

۱۰۴۶. حدثنا ابن عيينة عن ابراهيم بن ميسرة قال قال طاوس وددت أني لا أموت حتى أدرك زمن المهدي يزاد المحسن في احسانا ويتاب على المسيء

۱۰۴۶﴿ ہم سے بیان کیا ابن عُیینہ نے ابراہیم بن میسرۃ سے، اُنہوں نے فرمایا کہ طاؤس رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ میں چاہتا ہوں کہ میں نہ مَروں یہاں تک کہ حضرت مہدی علیہ السلام کا زمانہ دیکھوں، جب نیکوکار کی نیکیوں کا ثواب زیادہ ہوگا اور گناہ گار کی بُرائیاں معاف کردی جائیں گی۔

۞ ۞ ۞

۱۰۴۷. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي زرعة عن صباح قال يتمنى في زمن المهدي الصغير أن يكون كبيرا والكبير أن يكون صغيرا

۱۰۴۷﴿ ہم سے بیان کیا رشدین نے ابن لہیعہ سے، اُنہوں نے ابوزرعہ سے، اُنہوں نے صباح سے، کہ اُنہوں نے فرمایا: کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے زمانے میں بچہ تمنا کرے گا کہ کاش! وہ بڑا ہوتا اور بڑا آدمی تمنا کرے گا کہ کاش! وہ چھوٹا ہوتا۔

۞ ۞ ۞

۱۰۴۸. حدثنا محمد بن مروان عن عمارة بن أبي حفصة عن زيد العمي عن أبي الصديق عن أبي سعيد الخدري رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال تنعم أمتي في

زمن المهدي نعمة لم ينعموا مثلها قط ترسل السماء عليهم مدرارا ولا تزرع الأرض شيئا من النبات الا أخرجته والمال كدوس يقوم الرجل فيقول يا مهدي أعطني فيقول خذ

۱۰۴۸﴾ ہم سے بیان کیا محمد بن مروان نے عمارۃ بن ابوحفصہ سے، اُنہوں نے زید العمی سے، اُنہوں نے ابوالصدیق سے، اُنہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میری اُمّت (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کے زمانے میں ایسی نعمتوں میں ہوگی کہ اس جیسی نعمتیں اس سے پہلے ان کو نہیں ملی ہوں گی، آسمان ان پر تیز اور زیادہ بارش برسائے گا اور زمین تمام نباتات نکال دے گی اور مال بے وقعت ہوجائے گا، ایک آدمی کھڑا ہوگا اور کہے گا کہ اَے (حضرت) مہدی (علیہ السلام) مجھے دیدو؟ وہ کہے گا کہ لے لو!

۞ ۞ ۞

۱۰۴۹. حدثنا أبو معاوية عن موسى عن زيد عن أبي الصديق عن أبي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه إلا أنه يذكر المال

۱۰۴۹﴾ ہم سے بیان کیا ابومعاویہ نے موسیٰ سے، اُنہوں نے زید سے، اُنہوں نے ابوصدیق رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے اسی جیسی روایت نقل کی ہے مگر اس میں مال کا ذکر نہیں کیا۔

۞ ۞ ۞

۱۰۵۰. حدثنا يحيى بن سعيد العطار البصري عن سليمان بن عيسى قال بلغني أنه على يدي المهدي يظهر تابوت السكينة من بحيرة الطبرية حتى يحمل فيوضع بين يديه ببيت المقدس فإذا نظرت إليه اليهود أسلمت الا قليلا منهم ثم يموت المهدي

۱۰۵۰﴾ ہم سے بیان کیا یحییٰ بن سعید عطار بصری نے سلیمان بن عیسیٰ سے، کہ اُنہوں نے فرمایا: کہ مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے ہاتھوں بحیرۂ طبریہ سے سکینہ کا صندوق ظاہر ہوگا یہاں تک کہ اُسے لا کر اس کے سامنے بیت المقدس میں رکھ دیا جائے گا۔ جب یہود اس کی طرف دیکھیں گے تو اِسلام لائیں گے، مگر ان میں سے کچھ اِسلام نہیں لائیں گے، پھر حضرت مہدی علیہ السلام کی وَفات ہوجائے گی۔

۞ ۞ ۞

۱۰۵۱. وحدثني غير واحد عن ابن عياش عن سالم بن عبدالله عن أبي محمد عن رجل من أهل المغرب قال اذا خرج المهدي ألقى الله تعالى الغنى في قلوب العباد حتى يقول المهدي من يريد المال؟ فلا يأتيه أحد الا واحد يقول أنا فيقول احث فيحثي فيحمل على ظهره حتى اذا أتى أقصى الناس قال ألا أراني شر من هاهنا فيرجع فيرده إليه فيقول خذ مالک لا حاجة لي فيه

۱۰۵۱: ہم سے بیان کیا بہت سارے لوگوں نے اِبن عیاش سے، اُنہوں نے سالم بن عبداللہ سے، اُنہوں نے ابومحمد سے، اُنہوں نے اہلِ مغرب کے ایک آدمی سے کہ وہ فرمارہے تھے کہ جب حضرت مہدی علیہ السلام نکلے گا تو اللہ تعالیٰ لوگوں کے دِلوں میں قناعت ڈال دے گا، یہاں تک کہ حضرت مہدی علیہ السلام کہے گا کہ کس کو مال کی ضرورت ہے؟ تو کوئی بھی اس کے پاس نہیں آئے گا مگر ایک آدمی، وہ (آدمی) کہے گا کہ مجھے ضرورت ہے۔ وہ کہیں گے کہ ہاتھ پھیلاؤ تو وہ ہاتھ پھیلائے گا اور بھرے گا، پھر اُسے اپنی پُشت پر اُٹھائے گا یہاں تک کہ جب لوگوں میں جائے گا تو کہے گا کہ خبردار! مجھے اپنا یہ مال شر نظر آرہا ہے۔ پھر وہ لوٹے گا مہدی علیہ السلام کی طرف اور کہے گا کہ لے لیں اپنا مال، مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔

۰۰۰

۱۰۵۲. حدثنا عبدالقدوس عن أبي بكر عن يزيد بن سليمان الرحبي عن دينار بن دينار قال يظهر المهدي وقد تفرق الفيء فيواسي بين الناس فيما وصل اليه لا يؤثر فيه أحدا على أحد ويعمل بالحق حتى يموت ثم تصير الدنيا بعده هرجا

۱۰۵۲: ہم سے بیان کیا عبدالقدوس نے ابوبکر سے، اُنہوں نے یزید بن سلیمان رحبی سے، اُنہوں نے دِینار بن دینار سے، کہ اُنہوں نے فرمایا: حضرت مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے تو مالِ غنیمت کی کثرت ہوگی وہ اسے لوگوں میں تقسیم کردیں گے۔ اس معاملے میں کسی کو کسی پر ترجیح نہ دیں گے اور اَچھے کام کریں گے، یہاں تک کہ اس کی وفات ہوگی پھر اس کے بعد دُنیا لڑائی کی طرف جائے گی۔

۰۰۰

۱۰۵۳. حدثنا القاسم بن مالک المزني عن ياسين بن سيار قال سمعت ابراهيم بن محمد بن الحنفية قال حدثني أبي قال حدثني علي بن أبي طالب رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المهدي يصلحه الله تعالى في ليلة واحدة

۱۰۵۳: ہم سے بیان کیا قاسم بن مالک مزنی نے یاسین بن سیار سے، اُنہوں نے فرمایا کہ مَیں نے سُنا ہے اِبراہیم بن محمد بن حنفیہ سے، اُنہوں نے فرمایا مجھ سے حدیث بیان کی میرے والد نے، اُنہوں نے کہا کہ مجھ سے حدیث بیان کی ہے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ اس کی (یعنی حضرت مہدی علیہ السلام کی) ایک ہی رات میں اِصلاح فرمادے گا۔

۰۰۰

۱۰۵۴. حدثنا ابن وهب عن اسحاق بن يحيى بن طلحة التيمي عن طاوس قال ودع عمر بن الخطاب رضى الله عنه البيت، ثم قال والله ما أراني أدع خزائن البيت وما فيه من السلاح والمال أم أقسمه في سبيل الله؟ فقال له علي بن أبي طالب رضى الله عنه امض يا أمير المؤمنين! فلست بصاحبه انما صاحبه منا شاب من قريش يقسمه في سبيل الله في آخر الزمان

۱۰۵۴ ہم سے بیان کیا ابن وہب نے اِسحٰق بن یحییٰ بن طلحہ تیمی سے، انہوں نے طاؤس سے انہوں نے فرمایا: کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیت المال میں امانتیں رکھیں پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! مجھے معلوم نہیں کہ میں بیت المال کے خزانوں کو اور جو کچھ اس میں ہتھیار اور مال ہے یا اَمانت رکھوں یا اللہ کے راستے میں تقسیم کردوں؟ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ گزر گزریں اَے اَمیر المؤمنین! اس سے کے ساتھی نہیں ہیں، یقیناً اس کا ساتھی ہم میں سے ایک قریشی نوجوان ہے، جو اس کو آخری زمانے میں تقسیم کرے گا۔

٭ ٭ ٭

۱۰۵۵. حدثنا عبدالوهاب الثقفي عن الجريري عن أبي نضرة عن جابر بن عبدالله رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يكون في أمتي خليفة يحثي المل حثيا ولا يعده عدا.

۱۰۵۵ ہم سے بیان کیا عبدالوہاب ثقفی نے جریری سے، اُنہوں نے ابونضرۃ سے، اُنہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما، اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ؐ نے فرمایا: میری اُمّت میں ایک خلیفہ ہوگا جو زیادہ مال تقسیم کرے گا اور اس کو کچھ پروا نہیں کرے گا۔

٭ ٭ ٭

۱۰۵٦. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن عطية عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يخرج رجل من أهل بيتي عن انقطاع من الزمان وظهور من الفتن يكون عطاؤه حثيا يقال له السفاح

۱۰۵٦ ہم سے بیان کیا ابومعاویہ نے اَعمش سے، اُنہوں نے عطیہ سے، اُنہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے اہلِ بیت کا ایک آدمی کچھ زمانے کے بعد اور فتنوں کے ظاہر ہونے کے بعد وہ خوب سخاوت کرے گا اس کو سفاح کہا جاتا ہے۔

٭ ٭ ٭

۱۰۵۷. حدثنا الوليد بن مسلم عن أبي عبدة المشجعي عن أبي أمية الكلبي عن شيخ حدثهم زمن ابن الزبير أدرک الجاهلية علامة قال تنزل الخلافة بيت المقدس تكون بيعة هدى يحل لمن بايعه بها نساؤهم يقول لا يأخذ عليهم بطلاق ولا عتق

۱۰۵۷ ہم سے ولید بن مسلم نے بیان کیا ابوعبدۃ المشجعی سے، اُنہوں نے ابواُمیہ کلبی سے، اُنہوں نے ایک شیخ سے، جنہوں نے ان کو بیان کیا: ابن زبیر کے زمانے میں اس نے جاہلیت کے زمانے کو پایا تھا کہ بیت المقدس میں جو خلافت قائم ہوگی وہ ہدایت کی بیعت ہوگی۔ وہ ان بیعت کرنے والوں کے لیے ان کی بیویاں حلال ہوں گی اور بیعت چھوڑنے پر بیوی کو طلاق نہیں ہوگی۔

٭ ٭ ٭

۱۰۵۸. حدثنا الوليد بن مسلم عن خير بن محمد الرعيني قال أخبرني راشد مولانا عن تبيع عن كعب رضی الله عنه قال اذا رأيت خليفة ببيت المقدس وآخر دونه يعني بدمشق فلا تتبع دونه فانه أضل من حمار أهله

۱۰۵۸﴿ہم سے بیان کیا ولید بن مسلم نے خیر بن محمد رعینی سے، اُنہوں نے فرمایا کہ مجھے خبر دی ہے راشد نے ہمارے آقا تبیع سے، اُنہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ فرماتے ہیں: جب تُو بیت المقدس میں خلیفہ کو موجود دیکھے اور دوسرا خلیفہ دمشق میں ہو، تو دوسرے (دمشق والے) کی تابعداری نہ کرو! اس لئے کہ وہ اپنے گھر کے گدھے سے بھی زیادہ گمراہ ہے۔

○ ○ ○

۱۰۵۹. قال الوليد فأخبرني بلال العكي عن يحي بن أبي عمرو السيباني عن عبدالجبار الأزدي عن أبي هريرة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال فيقتل الخليفة الذي ببيت المقدس الذي دونه

۱۰۵۹﴿ولید نے کہا کہ مجھے خبر دی ہے بلال عکی نے یحیٰی بن عمرو سیبانی سے، اُنہوں نے عبدالجبار ازدی سے، اُنہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ بیت المقدس کا خلیفہ دوسرے خلیفہ کو قتل کرے گا۔

○ ○ ○

۱۰۶۰. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال أول لواء يعقده المهدي يبعثه الى الترك فيهزمهم ويأخذ ما معهم من السبيٌ والأموال ثم يسير الى الشام فيفتحها ثم يعتق كل مملوك معه وأعطى أصحابه قيمهم

۱۰۶۰﴿ہم سے بیان کیا حکم بن نافع نے جراح سے، اُنہوں نے عطاء رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ آپ نے فرمایا: حضرت مہدی علیہ السلام تُرکوں کی طرف بھیجیں گے اور اُنہیں شکست دیں گے۔ اُن کو مال غنیمت حاصل ہوگا پھر وہ شام فتح کریں گے۔ ان کے پاس جو غلام ہوں گے وہ اُن کو آزاد کریں گے اور ان کے مالکوں کو ان کا معاوضہ دیں گے۔

○ ○ ○

صفة المهدي ونعته

امام مہدی علیہ السلام کے اوصاف

۱۰۶۱. حدثنا أبو يوسف عن صفوان بن عمرو عن عبدالله بن بشير عن كعب رضي الله عنه قال المهدي خاشع لله كخشوع النسر ينشر جناحه

۱۰۶۱﴿ہم سے بیان کیا ہے ابویوسف نے صفوان بن عمرو سے، اُنہوں نے عبداللہ بن بشیر سے، اُنہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ اُنہوں نے فرمایا: کہ حضرت مہدی علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے آگے عاجزی کرنے والے ہوں گے جیسے گدھ جب وہ اپنے پروں کو پھیلا دیتا ہے۔

۞ ۞ ۞

۱۰۶۲. حدثنا المعتمر بن سليمان عن القاسم بن الفضل عن أبي الصديق عن أبي سعيد رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم وعبدالرزاق عن مطر الوراق عن أبي سعيد لم يرفعه ويحيى بن اليمان عن شيبان النحوي عن زيد العمي عن أبي الصديق الناجي ولم يذكر أبا سعيد قالوا: المهدي أقنى أجلى

۱۰۶۲﴿ہم سے بیان کیا معتمر بن سلیمان نے قاسم بن فضل سے، اُنہوں نے ابوصدیق سے، اُنہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے۔ نیز عبدالرزاق نے مطروراق سے، اُنہوں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے، اُنہوں نے اُسے مرفوع بیان نہیں کیا ہے۔ نیز یحییٰ بن یمان نے شیبان نحوی سے، اُنہوں نے زید عمی سے، اُنہوں نے ابوصدیق ناجی سے اور اُنہوں نے ابوسعید کا ذکر نہیں کیا، ان سب نے کہا ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام صاف چمکتی پیشانی اور اُونچی ناک والے ہوں گے۔

۞ ۞ ۞

۱۰۶۳. حدثنا الوليد عن سعيد عن قتادة عن أبي نضرة أو أبي الصديق عن أبي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال للمهدي أجلى الجبين أقنى الأنف.

۱۰۶۳﴿ہم سے بیان کیا ولید نے سعید رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے حضرت قتادہ سے، اُنہوں نے ابونضرۃ سے، یا ابوصدیق رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ مہدی صاف چمکتی پیشانی اور اُونچی ناک والے ہوں گے۔

۞ ۞ ۞

۱۰۶۴. قال الوليد عن أبى رافع اسماعيل بن رافع عمن حدثه عن أبي سعيد الخدري رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: المهدي أقنى أجلى

۱۰۶۴﴾ ولید نے ابورافع اسماعیل بن رافع سے، اُنھوں نے اس آدمی سے جنھوں نے اُسے حدیث بیان کی، اُنھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اُنھوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت مہدی علیہ السلام صاف چمکتی پیشانی اور اُونچی ناک والے ہوں گے۔

✿ ✿ ✿

١٠٦٥. حدثنا ابن وهب عن الحارث بن نبهان عن عمرو بن دينار عن أبي نضرة عن أبي سعيد الخدري رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: المهدي أقنى الأنف أجلى الجبين

۱۰۶۵﴾ ہم سے بیان کیا ابن وہب نے حارث بن نبہان سے، اُنھوں نے عمرو بن دینار سے، اُنھوں نے ابونضرۃ سے، اُنھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اُنھوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ (حضرت) مہدی (علیہ السلام) صاف روشن پیشانی والے اونچی ناک والے ہوں گے۔

✿ ✿ ✿

١٠٦٦. حدثنا المعتمر بن سليمان عن عمران بن حدير عن سميط عن كعب قال: المهدي ابن أحد أو اثنين وخمسين سنة

۱۰۶۶﴾ ہم سے بیان کیا معتمر بن سلیمان نے عمران بن حدیر سے، اُنھوں نے سمیط سے، اُنھوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اُنھوں نے کہا: کہ حضرت مہدی علیہ السلام اِکاوَن (51) یا باوَن (52) سال کے ہوں گے۔

✿ ✿ ✿

١٠٦٧. حدثنا الوليد عن سعيد عن قتادة عن عبدالله بن الحارث قال: يخرج المهدي وهو ابن أربعين سنة كأنه رجل من بني اسرائيل

۱۰۶۷﴾ ہم سے بیان کیا ولید نے سعید سے، اُنھوں نے حضرت قتادہ سے، اُنھوں نے عبداللہ بن حارث سے فرمایا: کہ انھوں نے حضرت مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے جب کہ اُن کی عمر چالیس 40 سال ہوگی، گویا کہ وہ بنی اِسرائیل کا کوئی آدمی ہے۔

✿ ✿ ✿

١٠٦٨. حدثنا ابن عيينة عن عمرو عن أبي معبد عن ابن عباس رضى الله عنه قال هو شاب

۱۰۶۸﴾ ہم سے بیان کیا ہے اِبن عُیینہ نے عمرو رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنھوں نے ابو معبد رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنھوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ اُنھوں نے فرمایا: کہ وہ (مہدی علیہ السلام) نوجوان ہوں گے۔

✿ ✿ ✿

١٠٦٩. حدثنا الوليد ورشدين عن ابن لهيعة عن اسرائيل بن عبادة عن ميمون القداح عن أبي الطفيل رضى الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم وصف المهدي فذكر

تقلا في لسانه وضرب بفخذ اليسرى بيده اليمنى اذا أبطأ عليه الكلام اسمه اسمي واسم

ابيه اسم ابي

١٠٦٩﴿ہم سے بیان کیا ولیداوررشدین نے اِبن لہیعہ سے، اُنہوں نے اِسرائیل بن عبادۃ سے، اُنہوں نے میمون قداح سے، اُنہوں نے ابوطفیل رضی اللہ عنہ سے کہ یقیناً نبی کریم ﷺ نے حضرت مہدی علیہ السلام کے اَوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا: کہ ان کی زبان بوجھل ہوگی (لُکنت والی ہوگی) اوراپنی بائیں ران پر اپنا دایاں ہاتھ ماریں گے جب ان کے لئے بات کرنے میں مشکل پیش آئے گی۔ وہ میرے ہم نام ہوں گے اوران کے والد کا نام میرے والد کے نام پر ہوگا۔

٭ ٭ ٭

١٠٧٠. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن عطية العوفي عن أبي سعيد الخدري رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: يخرج رجل في القطاع من الزمان وظهور من الفتن يكون عطاؤه حثيا يقال له السفاح

١٠٧٠﴿ہم سے بیان کیا ابومعاویہ نے اَعمش سے، اُنہوں نے عطیہ عوفی سے، اُنہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کافی زمانہ گزرنے اور فتنے ظاہر ہونے کے بعد ایک آدمی نکلے گا۔ اس کے عطیات زیادہ ہوں گے اوراُسے ''سفاح'' کہا جائے گا۔

٭ ٭ ٭

١٠٧١. حدثنا رشدين والوليد عن ابن لهيعة عن كعب بن علقمة عن سفيان الكلبي قال يخرج على لواء المهدي غلام حديث السن خفيف اللحية أصفر ولم يذكر الوليد أصفر لو قابل الجبال لهزها وقال الوليد لهدها حتى ينزل أيلياء

١٠٧١﴿ہم سے بیان کیا رشدین اورولید نے اِبن لہیعہ سے، اُنہوں نے حضرت کعب بن علقمہ سے، کہ سُفیان کلبی نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام کے جھنڈے کے ساتھ ایک غلام کم عمر ہلکی داڑھی والا، زَرد رَنگ اَمیر بن کر نکلے گا اورحضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ نے زَرد رَنگ کا ذِکر نہیں کیا، اگر وہ پہاڑ کا بھی سامنا کرے تو اس میں بھی راستہ نکال لے گا، حضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اُسے پھاڑ دے گا۔ یہاں تک کہ ایلیا (بیت المقدس) پہنچ جائے گا۔

٭ ٭ ٭

١٠٧٢. حدثنا محمد بن حمير عن السقر بن رستم عن أبيه قال: المهدي رجل أزج أبلج أعين يجيء من الحجاز حتى يستوي على منبر دمشق وهو ابن ثمان عشرة سنة

١٠٧٢﴿ہم سے بیان کیا محمد بن حمیر نے سقر بن رستم سے، اُنہوں نے اپنے والد سے کہ انہوں نے فرمایا کہ: حضرت مہدی علیہ السلام ایسے آدمی ہوں گے جو باریک اور لمبے اَبرو والے ہوں گے، اُن کے دونوں ابروں کے درمیان فاصلہ ہوگا، بڑی آنکھوں والے ہوں گے وہ حجاز سے آئیں گے، یہاں تک کہ دِمشق کے منبر پر جلوۂ اَفروز ہوں گے، اوران کی عمر اَٹھارہ (18) سال ہوگی۔

٭ ٭ ٭

۱۰۷۳. حدثنا عبدالله بن مروان عن الهيثم بن عبدالرحمن عمن حدثه عن علي بن أبي طالب رضى الله عنه قال: المهدي مولده بالمدينة من أهل بيت النبي صلى الله عليه وسلم واسمه اسمي"وإسم" أبيه اسم أبي ومهاجره بيت المقدس، كث اللحية، أكحل العينين، براق الثنايا في وجهه خال، أقنى أجلى في كتفه علامة النبي، يخرج براية النبي صلى الله عليه وسلم من مرط مخملة سوداء مربعة فيها حجر لم ينشر منذ توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا تنشر حتى يخرج المهدي يمده الله بثلاثة آلآف من الملائكة يضربون وجوه من خالفهم وأدبارهم يبعث وهو ما بين الثلاثين الى الأربعين

۱۰۷۳﴿ہم سے بیان کیا عبداللہ بن مروان نے ہیثم بن عبدالرحمٰن سے، اُنہوں نے اس شخص سے جنہوں نے ان سے حدیث بیان کی، اُنہوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام کی جائے پیدائش مدینہ منورہ ہوگا، نبی کریم ﷺ کے اہلِ بیت میں سے ہوں گے، وہ نبی کریم ﷺ کے ہم نام، اوراُن کے والدکا نام آپ ﷺ کے والد کے نام پر ہوگا، اور بیت المقدس کی طرف ہجرت کرنے والے ہوں گے، گنجان ڈاڑھی والے، سُرمگین آنکھوں والے، چمکتے دَندان والے، ان کے چہرے پر تل کا نشان ہوگا، چمکتی پیشانی اور لمبی ناک والے ہوں گے ان کے کندھے میں نبی کی ایک نشانی ہوگی، نبی کریم ﷺ کے مخمل کے بنے ہوئے کپڑے کے کالے جھنڈے کے ساتھ جو چوکور ہوگا، نکلیں گے۔ اس میں ایک پتھر ہوگا جب سے آپ ﷺ کی وَفات ہوئی اس وقت سے یہ نہیں پھیلا اور نہیں پھیلے گا جب تک حضرت مہدی علیہ السلام نہ نکلیں اللہ تعالیٰ تین (3) ہزار فرشتوں کے ساتھ اس کی مدد کریں گے جو ان کے دشمنوں کو ان کے چہروں اور پیٹھوں پر ماریں گے، تیس (30) سے چالیس (40) سال کے درمیان عمر کا ہوگا۔

۞ ۞ ۞

۱۰۷۴. حدثنا ابن وهب عن اسحاق بن يحيى بن طلحة التيمي عن طاوس قال قال علي بن أبي طالب رضى الله عنه: هو فتى من قريش ادم ضرب من الرجال

۱۰۷۴﴿ہم سے بیان کیا اِبن وہب نے اِسحٰق بن یحیٰی بن طلحہ تیمی سے، اُنہوں نے طاؤس سے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: وہ قریش کا ایک جوان ہوگا، گندم گوں رنگ اور لوگوں میں درمیانی جسامت کا ہوگا۔

۞ ۞ ۞

۱۰۷۵. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال: المهدي ابن ستين سنة

۱۰۷۵﴿ہم سے بیان کیا ہے حکم بن نافع نے جراح سے، اُنہوں نے اُرطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ انہوں نے فرمایا: حضرت مہدی علیہ السلام ساٹھ (60) سال کی عمر کے ہوں گے۔

۞ ۞ ۞

اسم المهدي

حضرت مہدی علیہ السلام کا نام

١٠٧٦. حدثنا ابن عيينة عن عاصم عن زر عن عبدالله رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: المهدي يواطيء اسمه اسمي وإسم أبيه إسم أبي وسمعته غير مرة لا يذكر إسم أبيه

۱۰۷٦۔ ہم سے بیان کیا ابن عیینہ نے عاصم سے، اُنہوں نے زر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کا نام میرے نام کے مطابق اور ان کے والد کا نام میرے والد کے نام کے موافق ہوگا، اور میں نے ان سے کئی مرتبہ سُنا کہ وہ ان کے والد کے نام کا ذکر نہیں کر رہے تھے (یعنی ذکر نہیں کیا)۔

❁ ❁ ❁

١٠٧٧. حدثنا يحيى بن اليمان عن سفيان الثوري وزائدة عن عاصم عن أبي وائل عن زر عن عبدالله رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: المهدي يواطيء إسمه إسمي وإسم أبيه اسم أبي. قال أبو القاسم الطبراني والصواب عن عاصم عن زربلا أبي وائل.

۱۰۷۷۔ ہم سے بیان کیا یحییٰ بن یمان نے سُفیان ثوری اور زائدہ سے، اُنہوں نے عاصم سے، اُنہوں نے ابووائل سے، اُنہوں نے زر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے، اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کا نام میرے نام اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام کے موافق ہوگا (یعنی ہم نام ہوں گے۔) ابوالقاسم طبرانی نے کہا ہے کہ صحیح سند یوں ہے عن عاصم عن زر، بغیر ''بووائل'' رحمہ اللہ تعالیٰ کے۔

❁ ❁ ❁

١٠٧٨. عن كعبؓ قال: اسم المهدي محمد أو قال إسم نبي

۱۰۷۸۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اُنہوں نے فرمایا کہ: حضرت مہدی علیہ السلام کا نام محمد یا ہے، فرمایا نبی کا نام ہے (یعنی اس کا نام نبی کریم ﷺ والا نام ہے)۔

❁ ❁ ❁

١٠٧٩. حدثنا يحي بن اليمان عن سفيان عن عبدالعزيز بن رفيع عن أبي ثمامة قال إني لأعرف إسمه واسم أبيه واسم أمه

۱۰۷۹۔ ہم سے بیان کیا یحییٰ بن یمان نے، اُنہوں نے سُفیان سے، اُنہوں نے عبدالعزیز بن رفیع رحمہ اللہ تعالیٰ سے،

اُنہوں نے ابوثمامہ سے، کہ انہوں نے فرمایا: یقیناً میں اس کا (حضرت مہدی علیہ السلام) اوراس کے والدکااوروالدہ کانام جانتاہوں۔

۱۰۸۰. حدثنا الوليد عن أبي رافع عمن حدثه عن أبي سعيد الخدري رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: اسم المهدي إسمي

۱۰۸۰ ہم سے بیان کیا ولید نے ابورافع سے، اُنہوں نے اس شخص سے جنہوں نے ان کو حدیث بیان کی، اُنہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کا نام میرے نام پر ہوگا (یعنی وہ میرا ہم نام ہوگا)۔

۱۰۸۱. حدثنا الوليد ورشدين عن ابن لهيعة عن اسرائيل بن عباد عن ميمون القداح عن أبي الطفيل رضى الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: المهدي إسمه إسمي وإسم أبيه إسم أبي

۱۰۸۱ ہم سے بیان کیا ولیداوررشدین نے ابن لہیعہ سے، اُنہوں نے إسرائیل بن عباد سے، اُنہوں نے میمون قداح سے، اُنہوں نے ابوطفیلؓ سے کہ یقیناً نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کا نام میرا نام ہوگا (یعنی وہ میرا ہم نام ہوگا) اوراس کے والد کا نام میرے والد کا نام ہوگا (یعنی ہم نام ہوگا)۔

نسبة المهدي

حضرت مہدی علیہ السلام کی کنیت

۱۰۸۲. حدثنا ابن المبارک وابن ثور وعبدالرزاق عن معمر عن قتادة قال عبدالرزاق عن معمر عن سعيد بن أبي عروبة عن قتادة قال قلت لسعيد بن المسيب المهدي حق هو قال حق، قال قلت ممن هو؟ قال من قريش، قلت من أي قريش قال من بني هاشم، قلت من أي بني هاشم ؟ قال من بني عبدالمطلب، قلت من أي عبدالمطلب قال؟ من ولد فاطمة

۱۰۸۲ ہم سے بیان کیا ابن مبارک اور ابن ثور اور عبدالرزاق نے معمر سے، اُنہوں نے حضرت قتادة رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔اس کے علاوہ عبدالرزاق نے کہا معمر سے، اُنہوں نے سعید بن ابی عروبہ سے، اُنہوں نے حضرت قتادة رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، کہ اُنہوں نے فرمایا: میں نے سعید بن میتب سے کہا کہ حضرت مہدی علیہ السلام کا آنا حقیقت ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: حقیقت

ہے پھر مَیں نے پوچھا کہ وہ کس (قوم) سے ہوں گے؟ اُنہوں نے کہا کہ قریش سے (ہوں گے۔) مَیں نے پوچھا کہ قریش کی کون سی شاخ سے ہوں گے؟ فرمایا: بنی ہاشم سے (ہوں گے۔) مَیں نے پوچھا کہ بنی ہاشم کی کون سی شاخ سے ہوں گے؟ فرمایا: بنوعبدالمطلب سے، مَیں نے پوچھا کہ عبدالمطلب کی کون سی اولاد میں سے ہوں گے؟ فرمایا: حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اَولاد میں سے ہوں گے۔

✿ ✿ ✿

۱۰۸۳. حدثنا المعتمر عن رجل عن أبي الصديق عن أبي سعيد الخدري رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال هو رجل من عترتي أو قال من أهل بيتي

۱۰۸۳۔ ہم سے بیان کیا معتمر نے ایک آدمی سے، اُنہوں نے ابوصدیق سے، اُنہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: وہ میری اَولاد میں سے ایک آدمی (مہدی) ہوں گے۔

✿ ✿ ✿

۱۰۸۴. حدثنا يحيى بن اليمان عن سفيان عن أبي اسحاق عن عاصم عن عليؓ قال: هو رجل مني

۱۰۸۴۔ ہم سے بیان کیا ہے یحییٰ بن یمان نے سُفیان سے، اُنہوں نے اَبواِسحٰق سے، اُنہوں نے عاصم سے، اُنہوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ اُنہوں نے فرمایا کہ: وہ (حضرت مہدی علیہ السلام) میرے خاندان کا ایک آدمی ہوگا۔

✿ ✿ ✿

۱۰۸۵. حدثنا يحي بن اليمان عن شيبان النحوي عن جابر عن عامر عن ابن عباسؓ قال: منا الهادي والمهتدي ومنا الضال المضل

۱۰۸۵۔ ہم سے بیان کیا یحییٰ بن یمان نے شیبان نحوی سے، اُنہوں نے جابر سے، اُنہوں نے عامر سے، اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ اُنہوں نے فرمایا کہ: ہمارے خاندان سے ہی ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ ہوگا اور ہم میں سے ہی گمراہ ہونے والا اور گمراہ کرنے والا ہوگا۔

✿ ✿ ✿

۱۰۸۶. حدثنا ابن عيينة عن عمرو عن أبي معبد عن ابن عباسؓ قال: المهدي شاب منا أهل البيت. قال قلت: عجز عنها شيوخكم ويرجوها شبابكم؟ قال: يفعل الله ما يشاء

۱۰۸۶۔ ہم سے بیان کیا ابن عُیینہ نے عمرو سے، اُنہوں نے ابومعبد سے، اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ اُنہوں نے فرمایا: حضرت مہدی علیہ السلام ہمارے اہل بیت کا ایک نوجوان ہوگا۔ فرمایا مَیں نے پوچھا کہ: اس سے تمہارے بوڑھے عاجز آ گئے اور وہ اپنے نوجوان سے اُمید رکھتے ہیں؟ تو اُنہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

✿ ✿ ✿

١٠٨٧ . حدثنا الوليد بن مسلم عن أبي عبدالله عن الوليد بن هشام المعيطي عن أبان بن الوليد قال سمعت ابن عباسؓ وهو عند معاوية يقول: يبعث الله المهدي منا أهل البيت

۱۰۸۷﴿ہم سے بیان کیا ولید بن مسلم نے ابوعبداللہ سے، اُنہوں نے ولید بن ہشام معیطی سے، اُنہوں نے ابان بن ولید سے، فرمایا میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سُنا جبکہ وہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مہدی علیہ السلام کو ہمارے اہل بیت میں سے پیدا کریں گے۔

✿ ✿ ✿

١٠٨٨ . حدثنا الوليد وغيره عن عبدالملک بن أبي غنية عن المنهال بن عمرو عن سعيد بن جبير عن ابن عباسؓ قال: المهدي منا يدفعها الى عيسى بن مريم عليه السلام

۱۰۸۸﴿ہم سے ولید وغیرہ نے بیان کیا عبدالملک بن ابی غنیۃ سے، اُنہوں نے منہال بن عمرو سے، اُنہوں نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا: حضرت مہدی علیہ السلام ہم میں سے ہیں اور وہ اپنی (خلافت وقیادت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حوالے کردیں گے۔

✿ ✿ ✿

١٠٨٩ . حدثنا الوليد عن علي بن حوشب سمع مكحولا يحدث عن علي بن أبي طالب رضى الله عنه قال قلت: يا رسول الله المهدي منا أئمة الهدى أم من غيرنا قال: بل منا بنا يختم الدين كما بنا فتح وبنا يستنقذون من ضلالة الفتنة كما استنقذوا من ضلالة الشرک وبنا يؤلف الله بين قلوبهم في الدين بعد عداوة الفتنة كما ألف الله بين قلوبهم ودينهم بعد عداوة الشرک

۱۰۸۹﴿ہم سے بیان کیا ولید نے علی بن حوشب سے، اُنہوں نے مکحول رحمہ اللہ تعالیٰ سے سُنا، وہ حدیث بیان کررہے تھے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے کہا: اَے اللہ کے رسول ﷺ! (حضرت) مہدی (علیہ السلام) ہم میں سے ہدایت کے اِمام ہوں گے یا ہمارے علاوہ کسی اور خاندان سے؟ تو فرمایا کہ: بلکہ ہم میں سے ہوں گے ہم پر دین ختم ہوگا جیسے ہم سے دِین کا آغاز ہوا۔ ہماری وجہ سے وہ لوگ فتنے کی گمراہی سے بچیں گے جیسے وہ شرک کی گمراہی سے بچے تھے۔ ہماری وجہ سے اللہ تعالیٰ دِین کے معاملے میں فتنہ کی دُشمنی کے بعد ان کے دِلوں میں محبت ڈال دے گا، جیسے اُس نے شرک کی دشمنی کے بعد ان کے دِلوں میں محبت ڈال دی تھی۔

✿ ✿ ✿

١٠٩٠ . حدثنا الوليد ورشدين عن ابن لهيعة عن اسرائيل بن عباد عن ميمون القداح عن أبي الطفيل رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم، وقال أحدهما عن علي رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم، ابن لهيعة عن أبي زرعة عن عمر بن علي عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: بنا يختم الدين كما بنا فتح وبنا

يستنقذون من الشرک، وقال أحدهما من الضلالة، بنا يؤلف الله بين قلوبهم بعد عداوة الشرک وقال أحدهما الضلالة والفتنة

۱۰۹۰ ہم سے بیان کیا ولید اور رشدین نے ابن لہیعہ سے، اُنہوں نے اِسرائیل بن عباد سے، اُنہوں نے میمون قداح سے، اُنہوں نے ابوطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اوران دونوں میں سے ایک حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ نبی پاک ﷺ سے اور ابن لہیعہ نے ابی زرعۃ سے، انہوں نے عمر بن علی سے، انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سَند سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ہم پر ہی دِین ختم ہوگا جیسے ہم سے دِین شروع ہوا تھا، اور ہماری وجہ سے وہ شرک سے بچیں گے۔ اوران دونوں (راویوں) میں سے ایک نے کہا کہ گمراہی سے بچیں گے، اور ہماری وَجہ سے اللہ تعالیٰ ان کے دِلوں میں شرک کی دشمنی کے بعد محبت ڈال دیں گے، اوران دونوں (راویوں) میں سے ایک نے کہا کہ گمراہی اور فتنہ ختم کریں گے۔

۞ ۞ ۞

۱۰۹۱. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة واخبرني عياش بن عباس عن ابن زرير عن علي رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال هو رجل من أهل بيتي

۱۰۹۱ ہم سے بیان کیا ولید نے ابن لہیعہ سے، اور مجھے خبر دی ہے عیاش بن عباس نے ابن زریر سے، اُنہوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: وہ (یعنی حضرت مہدی علیہ السلام) میرے اہلِ بیت کا ایک آدمی ہوگا۔

۞ ۞ ۞

۱۰۹۲. حدثنا الوليد عن شيخ عن الزهري عن عروة عن عائشة رضى الله عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: هو رجل من عترتي يقاتل على سنتي كما قاتلت أنا على الوحي

۱۰۹۲ ہم سے بیان کیا ولید نے ایک شیخ سے، اُنہوں نے زُہری سے، اُنہوں نے عروۃ سے، اُنہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے، اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: وہ (یعنی حضرت مہدی علیہ السلام) میری اَولاد (خاندان) میں سے ہوگا، میرے طریقے پر لڑے گا جیسے مَیں وَحی کے حکم کے مطابق لڑا۔

۞ ۞ ۞

۱۰۹۳. حدثنا الوليد عن سعيد عن قتادة عن أبي الصديق عن أبي سعيد الخدري رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: هو رجل من أمتي

۱۰۹۳ ہم سے بیان کیا ولید نے سعید سے، اُنہوں نے حضرت قتادہ سے، اُنہوں نے ابوصدیق سے، اُنہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ (حضرت مہدی علیہ السلام) میری اُمت کا ایک آدمی ہوگا۔

۞ ۞ ۞

۱۰۹۴. حدثنا الوليد وقال أبو رافع عن أبي سعيد الخدريؓ عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: هو من عترتي

۱۰۹۴﴾ہم سے بیان کیا ولید نے اور ابو رافع نے کہا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہوئے، اُنہوں نے روایت کیا ہے نبی کریم ﷺ سے آپ ﷺ نے فرمایا کہ: وہ (یعنی حضرت مہدی علیہ السلام) میری اَولاد (خاندان) میں سے ہوگا۔

۰-۰-۰

۱۰۹۵. حدثنا الوليد ورشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن عبدالله بن عمرو رضى الله عنهما قال: يخرج رجل من ولد الحسين من قبل المشرق ولو استقبلته الجبال لهدمها واتخذ فيها طرقا

۱۰۹۵﴾ہم سے بیان کیا ولید اور رشدین نے ابن لہیعہ سے، اُنہوں نے ابو قبیل سے، اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ اُنہوں نے فرمایا: حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اَولاد میں سے ایک آدمی مشرق کی طرف سے نکلے گا، اگر اس کے سامنے پہاڑ بھی حائل ہوگا تو وہ اُسے گرا کر اپنا راستہ بنالے گا۔

۰-۰-۰

۱۰۹۶. حدثنا إبن إدريس عن حسين بن فرات عن أبيه عن أفلت بن صالح عن عبدالله بن الحارث أو عن عبد الله بن الحارث عن أفلت بن صالح قال قلت لمحمد بن الحنفية في المهدي قال: إنه إذا كان فإنه من ولد عبد شمس

۱۰۹۶﴾ہم سے بیان کیا ابن اِدریس نے حسین بن فرات سے، اُنہوں نے اپنے والد سے، اُنہوں نے افلت بن صالح سے، اُنہوں نے عبداللہ بن حارث سے، یا (پھر) عبداللہ بن حارث نے افلت بن صالح سے، اُنہوں نے فرمایا کہ میں نے محمد بن حنفیہ سے حضرت مہدی علیہ السلام کے بارے میں پوچھا تو اُنہوں نے فرمایا: یقیناً جب وہ آئیں گے تو عبد شمس (بنو ہاشم) کی اَولاد میں سے ہوں گے۔

۰-۰-۰

۱۰۹۷. حدثنا ابن ادريس عن الأعمش عمن حدثه عن ابن عمر أنه قال: لابن الحنفية ما المهدي الذي تقولون؟ قال: كما يقول الرجل الصالح اذا كان الرجل صالحا قيل المهدي فقال ابن عمر قبح الله الحماقة كانه أنكر قوله

۱۰۹۷﴾ہم سے بیان کیا ابن اِدریس نے اَعمش سے، اُنہوں نے اس شخص سے جنہوں نے ان سے حدیث بیان کی ہے، اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اُنہوں نے ابن حنفیہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہا کہ حضرت مہدی علیہ السلام کون ہے جن کے بارے میں آپ لوگ کہتے رہتے ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا کہ جیسے کہا جاتا ہے کہ فلاں صالح آدمی ہے، اور جب

آدمی صالح ہوتو کہا جاتا ہے کہ وہ حضرت مہدی علیہ السلام ہے، پس حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بے وقوفی کا ستیاناس کرے (گویا کہ اُنہوں نے اس کے قول کو ناپسند کیا)

✿ ✿ ✿

١٠٩٨. حدثنا سريج بن سراج الجرمي عن أشعث بن عبدالرحمن سمع أبا قلابة يقول عمر بن عبدالعزيز هو المهدي حقا

١٠٩٨۔ ہم سے بیان کیا سریج بن سراج، جرمی نے، اُنہوں نے اشعث بن عبدالرحمٰن سے، اُنہوں نے سُنا ابوقلابہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ آپ فرمارہے تھے کہ: عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ یقیناً مہدی ہیں۔

✿ ✿ ✿

١٠٩٩. حدثنا أبو معاوية حدثنا أبو قبيصة عن الحسن أنه سئل عن المهدي فقال: ماأرى مهديا فإن كان مهدي فهو عمر بن عبدالعزيز

١٠٩٩۔ ہم سے بیان کیا ابومعاویہ نے، ہم سے بیان کیا ہے ابوقبیصہ نے حسن سے کہ یقیناً ان سے حضرت مہدی علیہ السلام کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو اُنہوں نے فرمایا: مَیں کسی کو حضرت مہدی نہیں مانتا اگر کوئی مہدی ہے تو وہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں۔

✿ ✿ ✿

١١٠٠. حدثنا حميد بن عبدالرحمن عن محمد بن مسلم عن ابراهيم بن ميسرة عن طاوس قال: قد كان عمر بن عبد العزيز مهديا وليس به ان المهدي اذا كان زيد المحسن في احسانه وتيب على المسيء من إساءته

١١٠٠۔ ہم سے بیان کیا حمید بن عبدالرحمٰن نے محمد بن مسلم سے، اُنہوں نے ابراہیم بن میسرہ سے، اُنہوں نے طاؤس سے کہ آپ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ مہدی تھے اور وہ مہدی موعود نہیں تھے۔ یقیناً حضرت مہدی علیہ السلام جب آئیں گے نیکوکار کی نیکی بڑھ جائے گی اور گنہگار کا گناہ معاف کردیا جائے گا۔

✿ ✿ ✿

١١٠١. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل قال: يخرج رجل من ولد الحسين لو استقبلته الجبال الرواسي لهدمها واتخذ فيها طرقا.

١١٠١۔ ہم سے بیان کیا رشدین نے ابن لہیعہ سے، اُنہوں نے ابوقبیل سے، فرمایا کہ: حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے ایک آدمی نکلے گا، اگر مضبوط پہاڑ بھی اس کے راستے میں حائل ہوگا تو وہ (حضرت مہدی علیہ السلام) اُسے گرا کر اس میں سے اپنا راستہ بنالے گا۔

✿ ✿ ✿

١١٠٢. حدثنا سعيد أبو عثمان عن جابر عن أبي جعفر قال: هو من بني هاشم من ولد

فاطمة

۱۱۰۲۔ہم سے بیان کیا سعید ابوعثمان نے جابر سے، اُنہوں نے ابوجعفر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے فرمایا کہ: وہ (حضرت مہدی علیہ السلام) بنو ہاشم میں سے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد میں سے ہوگا۔

۞ ۞ ۞

١١٠٣. وعن غير واحد عن حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن رجل عن عبدالله بن عمرو رضى الله عنهما قال: المهدي الذي ينزل عليه عيسى بن مريم ويصلي خلفه عيسى بن مريم عليهما السلام

۱۱۰۳۔اور کئی لوگوں نے روایت نقل کی ہے حماد بن سلمہ سے، اُنہوں نے علی بن زید سے، اُنہوں نے ایک آدمی سے، اُنہوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ آپ نے فرمایا کہ: حضرت مہدی علیہ السلام وہ ہے جن کے بعد حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اُتریں گے اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

۞ ۞ ۞

١١٠٤. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن الحارث بن يزيد عن ابن زرير الغافقي سمع عليا رضى الله عنه يقول: هو من عترة النبي صلى الله عليه وسلم

۱۱۰۴۔ہم سے بیان کیا ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، اُنہوں نے حارث بن یزید سے، اُنہوں نے ابن زریر غافقی سے، اُنہوں نے حضرت علی بن ابی طالبؓ سے سُنا کہ وہ فرمارہے تھے کہ: وہ مہدی علیہ السلام نبی کریم ﷺ کی اولاد میں سے ہوں گے۔

۞ ۞ ۞

١١٠٥. حدثنا الوليد عن شيخ عن يزيد بن الوليد الخزاعي عن كعبٌ قال: المهدي من ولد العباس

۱۱۰۵۔ہم سے بیان کیا ہے ولید نے شیخ سے، اُنہوں نے یزید بن ولید خزاعی سے، کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: حضرت مہدی علیہ السلام حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے ہوں گے۔

۞ ۞ ۞

١١٠٦. حدثنا ابن وهب عن الحارث بن نبهان عن عمرو بن دينار عن أبي نضرة عن أبي سعيد رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: هو رجل مني

۱۱۰۶۔ہم سے بیان کیا ابن وہب نے حارث بن نبہان سے، اُنہوں نے عمرو بن دینار سے، اُنہوں نے ابونضرۃ سے، اُنہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: وہ میرے خاندان کا ایک آدمی ہوگا۔

۞ ۞ ۞

١١٠٧. حدثنا أبو أسامة عن هشام عن محمد قال: المهدي من هذه الأمة وهو الذي يؤم

عيسى بن مريم عليهما السلام

۱۱۰۷﴿ ہم سے بیان کیا ابواُسامہ نے ہشام سے، اُنہوں نے محمد سے انہوں نے فرمایا کہ: حضرت مہدی علیہ السلام اس اُمت میں سے ہوں گے جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی اِمامت کریں گے۔

۰-۰-۰

۱۱۰۸. حدثنا الفضيل بن عياض عن هشام عن الحسن قال: المهدي عيسى بن مريم عليهما السلام

۱۱۰۸﴿ ہم سے بیان کیا فضیل بن عیاض نے ہشام سے، اُنہوں نے حسن سے، انہوں نے فرمایا کہ: حضرت مہدی علیہ السلام حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہیں۔

۰-۰-۰

۱۱۰۹. وحدثني غير واحد عن حماد بن سلمة عن حميد عن الحسن قال: هو عيسى بن مريم عليهما السلام

۱۱۰۹﴿ اور مجھے بیان کیا ہے کئی لوگوں نے حماد بن سلمہ سے، اُنہوں نے حمید رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے حسن سے، اُنہوں نے فرمایا کہ وہ (حضرت مہدی علیہ السلام) حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہیں۔

۰-۰-۰

۱۱۱۰. قال حماد عن عاصم عن أبي صالح عن أبي هريرة رضى الله عنه قال: هو رجل من آل محمد صلى الله عليه وسلم

۱۱۱۰﴿ حماد نے کہا روایت کرتے ہیں کہ عاصم سے، اُنہوں نے ابوصالح رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ: وہ آلِ محمد ﷺ میں سے ایک آدمی ہوگا۔

۰-۰-۰

۱۱۱۱. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن عطية العوفي عن أبي سعيد الخدري رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: هو رجل من أهل بيتي.

۱۱۱۱﴿ ہم سے بیان کیا ابومعاویہ نے اَعمش سے، اُنہوں نے عطیہ عوفی رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اُنہوں نے نبی کریم ﷺ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا کہ: وہ (حضرت مہدی علیہ السلام) میرے اہلِ بیت کا ایک آدمی ہوگا۔

۰-۰-۰

۱۱۱۲. حدثنا بقية بن الوليد عن أبي بكر بن أبي مريم عن ضمرة بن حبيب عن أبي هزان عن كعبؓ قال: المهدي من ولد فاطمة

۱۱۱۲﴿ ہم سے بیان کیا بقیہ بن ولید نے ابو بکر بن ابو مریم سے، اُنہوں نے ضمرۃ بن حبیب سے، اُنہوں نے ابو ہزان

سے، کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: حضرت مہدی علیہ السلام حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد میں سے ہوں گے۔

٭ ٭ ٭

١١١٣ . حدثنا غير واحد عن ابن عياش عمن حدثه عن محمد بن جعفر عن علي بن أبي طالب رضى الله عنه قال: سمى النبي صلى الله عليه وسلم الحسن سيدا وسيخرج من صلبه رجل إسمه إسم نبيكم يملأ الأرض عدلا كما ملئت جورا

١١١٣﴾ ہم سے کئی لوگوں نے ابن عیاش سے بیان کیا، انہوں نے اس شخص سے جس نے ان سے حدیث بیان کی، انہوں نے محمد بن جعفر سے، انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے حضرت حسن (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا نام سَیِّد (یعنی سردار) رکھا اور فرمایا: عنقریب ان کی پشت سے ایک آدمی پیدا ہوگا جس کا نام تمہارے نبی (ﷺ) کے نام پر ہوگا (یعنی نبی کریم ﷺ کا ہم نام ہوگا) وہ زمین کو انصاف سے بھردے گا جیسے وہ پہلے ظلم سے بھرگئی تھی۔

٭ ٭ ٭

١١١٤ . حدثنا عبدالله بن مروان عن سعيد بن يزيد التنوخي عن الزهري قال: المهدي من ولد فاطمة رضى الله عنها

١١١٤﴾ ہم سے بیان کیا عبداللہ بن مروان نے سعید بن یزید تنوخی سے، انہوں نے علامہ زہری رحمہ اللہ تعالیٰ سے فرمایا کہ: حضرت مہدی علیہ السلام حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے ہوں گے۔

٭ ٭ ٭

١١١٥ . حدثنا بقية وعبدالقدوس عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعبؓ قال: ما المهدي الا من قريش وما الخلافة الا فيهم غير أن له أصلا ونسبا في اليمن

١١١٥﴾ ہم سے بیان کیا بقیہ اور عبدالقدوس نے صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے شریح بن عبید رحمہ اللہ تعالیٰ سے، کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: حضرت مہدی علیہ السلام قریش میں سے ہوگا، اور خلافت بھی قریش میں ہوگی، لیکن ان کا اصل اور نسب یمن میں ہوگا۔

٭ ٭ ٭

١١١٦ . حدثنا غير واحد عن ابن عياش قال حدثني سالم قال كتب نجدة إلى ابن عباسؓ يسأله عن المهدي فقال: إن الله تعالى هدى هذه الأمة بأول أهل هذاالبيت ويستنفذها بآخرهم لا ينتطح فيه عنزان جماء وذات قرن وقال مهديان من بني عبد شمس أحدهما عمر الأشج .

١١١٦﴾ ہم سے بیان کیا کئی لوگوں نے ابن عیاش سے، کہ انہوں نے فرمایا مجھ سے بیان کیا ہے سالم نے، فرمایا: نجدۃ نے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو خط لکھا، وہ ان سے حضرت مہدی علیہ السلام کے بارے میں پوچھ رہے تھے، تو انہوں نے فرمایا کہ: یقیناً اللہ تعالیٰ اس اُمت کو اس گھرانے کے اوّل (افراد) کے ذریعے ہدایت دے گا، اور اس (دین) کی اس گھرانے کے آخر لوگوں کے ذریعے حفاظت (دفاع) کرے گا ان کی حکومت میں دو بکریاں بغیر سینگ کے اور سینگ والی بھی ایک دوسرے کو نہ ماریں گی، اور فرمایا کہ دو مہدی عبدالشمس میں سے ہوں گے، ان میں سے ایک مجاہد عمر ہے۔

٭ ٭ ٭

۱۱۱۷. حدثنا أبو هارون عن عمرو بن قيس الملائي عن المنهال ابن عمرو عن زر بن حبيش سمع عليا رضى الله عنه يقول المهدي رجل منا من ولد فاطمة رضى الله عنها

۱۱۱۷﴾ ہم سے بیان کیا ابوہارون نے عمرو بن قیس ملائی سے، اُنہوں نے منہال بن عمر سے، اُنہوں نے زر بن حبیش سے، اُنہوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ وہ فرما رہے تھے کہ: حضرت مہدی علیہ السلام ہمارے خاندان کا ایک آدمی ہوگا، حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اَولاد میں سے۔

٭ ٭ ٭

۱۱۱۸. حدثنا القاسم بن مالک المزني عن ياسين بن يسار قال سمعت إبراهيم بن محمد بن الحنفية قال حدثني أبي حدثني علي بن أبي طالب رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: المهدي منا أهل البيت

۱۱۱۸﴾ ہم سے بیان کیا قاسم بن مالک مزنی نے یاسین بن یسار سے فرمایا کہ مَیں نے سُنا ہے ابراہیم بن محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے فرمایا میرے والد نے مجھ سے بیان کیا کہ مجھ سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: (حضرت) مہدی (علیہ السلام) میرے اہلِ بیت میں سے ہوگا۔

٭ ٭ ٭

۱۱۱۹. حدثنا هيثم عن منصور عن الحسن قال: المهدي عيسى بن مريم عليهما السلام

۱۱۱۹﴾ ہم سے ہیثم نے بیان کیا منصور سے، اُنہوں نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے فرمایا: کہ حضرت مہدی علیہ السلام حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہی ہیں۔

٭ ٭ ٭

۱۱۲۰. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال: يبقى المهدي أربعين عاما.

۱۱۲۰﴾ ہم سے بیان کیا ہے حکم بن نافع نے جراح سے، انہوں نے اَرطاۃ سے انہوں نے فرمایا: کہ حضرت مہدی علیہ السلام (دُنیا میں) چالیس (40) سال تک رہیں گے۔

٭ ٭ ٭

قدر ما يملك المهدي

حضرت مہدی علیہ السلام کی حکومت کی مُدّت

۱۱۲۱. حدثنا أبو معاوية عن موسى الجهني عن زيد العمي عن أبى الصديق عن أبي سعيد الخدري رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: المهدي يعيش في ذلک يعني بعد ما يملک سبع سنين أو ثمان أو تسع

۱۱۲۱۔ ہم سے بیان کیا ابومعاویہ نے موسیٰ جہنی سے، اُنہوں نے زید عمی سے، اُنہوں نے ابوصدیق سے، اُنہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے اِرشادفرمایا کہ: (حضرت) مہدی (علیہ السلام) حکومت ملنے کے بعد سات (7) یا آٹھ (8) یا نو (9) سال تک زندہ رہے گا۔

۞ ۞ ۞

۱۱۲۲. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن أبي هارون عن معاوية بن قرة عن أبي الصديق عن أبي سعيدؓ عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله.

۱۱۲۲۔ ہم سے بیان کیا عبدالرزاق نے معمر سے، اُنہوں نے ابوہارون سے، اُنہوں نے معاویہ بن قرۃ سے، اُنہوں نے ابوصدیق سے، اُنہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے اِس جیسی روایت نقل کی ہے۔

۞ ۞ ۞

۱۱۲۳. قال معمر وقال قتادة بلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: يعيش في ذلک سبع سنين

۱۱۲۳۔ معمر اور حضرت قتادہ نے کہا کہ ہمیں روایت پہنچی ہے کہ یقیناً نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: حضرت مہدی علیہ السلام، حکومت ملنے کے بعد سات (7) سال زندہ رہے گا۔

۞ ۞ ۞

۱۱۲۴. حدثنا المعتمر بن سليمان عن القاسم بن الفضل المراغي عن رجل من أهل عن أبي الصديق عن أبي سعيد الخدريؓ عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يعيش سبعا أو تسعا

۱۱۲۴۔ ہم سے بیان کیا معتمر بن سلیمان نے قاسم بن فضل مراغی سے، اُنہوں نے اپنے خاندان کے ایک آدمی سے، اُنہوں نے ابوصدیق سے، اُنہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ: وہ (حضرت مہدی علیہ السلام) سات (7) سال یا آٹھ (8) سال حکومت کریں گے۔

۞ ۞ ۞

۱۱۲۵. حدثنا الوليد بن مسلم عن سعيد عن قتادة عن أبي الصديق عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: يعيش سبعا ثم يموت

۱۱۲۵﴿ہم سے بیان کیا ولید بن مسلم نے سعید سے، اُنہوں نے قتادہ سے، اُنہوں نے ابوصدیق رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ سے، اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: وہ (حضرت مہدی علیہ السلام) سات (7) سال حکومت کریں گے پھر وفات پاجائیں گے۔

٭ ٭ ٭

۱۱۲۶. قال الوليد وقال أبو رافع عن أبي سعيدؓ عن النبي صلى الله عليه وسلم سبعا ثمانيا تسعا.

حدثنا ابن وهب عن الحارث بن نبهان عن عمرو بن دينار عن أبي نضرة عن أبي سعيدؓ عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يملک سبع سنين

۱۱۲۶﴿ولید نے اورابورافع نے روایت کرتے ہوئے کہا حضرت ابوسعیدؓ سے اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ: سات (7) آٹھ (8) نو (9) سال (حضرت مہدی علیہ السلام زندہ رہیں گے)۔ ہم سے بیان کیا ہے ابن وہب نے حارث بن نبہان سے، اُنہوں نے عمرو بن دینار سے، اُنہوں نے ابونضرۃ سے، اُنہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ: وہ (حضرت مہدی علیہ السلام) سات (7) سال حکومت کرے گا۔

٭ ٭ ٭

۱۱۲۷. حدثنا محمد بن مروان العجلي عن عمارة بن أبي حفصة عن زيد العمي عن أبي الصديق الناجي عن أبي سعيد الخدري رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يكون المهدي في أمتي ان قصر فسبعا والا فثمان وإلا فتسعا

۱۱۲۷﴿ہم سے بیان کیا محمد بن مروان عجلی نے عمارۃ بن ابی حفصہ سے، اُنہوں نے زید عمی سے، اُنہوں نے ابوصدیق ناجی سے، اُنہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ (حضرت) مَہدی (علیہ السلام) میری اُمّت میں ہوگا، اگراس کی مُدّتِ حکومت کم ہوتو سات (7) سال ورنہ آٹھ (8) سال اورنو (9) سال ہوگی۔

٭ ٭ ٭

۱۱۲۸. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي زرعة عن صباح قال: يمكث المهدي فيكم تسعا وثلاثين سنة يقول الصغير ياليتني قد بلغت ويقول الكبير ياليتني صغيرا

۱۱۲۸﴿ہم سے بیان کیا رشدین نے ابولہیعہ سے، اُنہوں نے ابوزرعۃ سے، اُنہوں نے صباح سے، اُنہوں نے فرمایا کہ: حضرت مہدی علیہ السلام تمہارے درمیان انتالیس (39) سال تک ٹھہریں گے۔ اس دوران میں چھوٹا کہے گا کہ کاش! میں جوانی

کی عمر میں ہوتا اور بڑا کہے گا کہ کاش! میں چھوٹا ہوتا۔

۱۱۲۹. حدثنا بقية بن الوليد وعبدالقدوس عن أبي بكر بن أبي مريم عن ضمرة بن حبيب قال: حياة المهدي ثلاثون سنة.

۱۱۲۹﴾ ہم سے بیان کیا بقیہ بن ولید اور عبدالقدوس نے ابوبکر بن ابو مریم سے، اُنہوں نے ضمرۃ بن حبیب سے، انہوں نے فرمایا کہ: حضرت مہدی علیہ السلام کی عمر تیس (30) سال ہوگی۔

۱۱۳۰. حدثنا محمد بن حمير عن الصقر بن رستم عن أبيه قال: يملك المهدي سبع سنين وشهرين وأيام

۱۱۳۰﴾ ہم سے بیان کیا محمد بن حمیر رحمہ اللہ تعالیٰ نے صقر بن رستم رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے فرمایا کہ: حضرت مہدی علیہ السلام کی حکومت سات (7) سال دو (2) مہینے اور کچھ دن ہوگی۔

۱۱۳۱. حدثنا بقية وعبدالقدوس عن أبي بكر بن أبي مريم عن يزيد بن سلمان عن دينار بن دينار قال: بقاء المهدي أربعون سنة. وقال أحدهما مرة أربعين ومرة أربع وعشرين

۱۱۳۱﴾ ہم سے بیان کیا بقیہ اور عبدالقدوس نے ابوبکر بن ابی مریم سے، اُنہوں نے یزید بن سلمان سے، اُنہوں نے دینار بن دینار سے، انہوں نے فرمایا کہ: حضرت مہدی علیہ السلام کا (دُنیا میں) ٹھہرنا چالیس 40 سال ہوگا، ان دونوں (راویوں) میں سے ایک نے ایک دفعہ کہا کہ چالیس (40) سال اور ایک دفعہ (کہا کہ) چوبیس (24) سال۔

۱۱۳۲. حدثنا عبدالله بن مروان عن سعيد عن يزيد التنوخي عن الزهري قال: يعيش المهدي أربع عشرة سنة يموت موتا

۱۱۳۲﴾ ہم سے بیان کیا عبداللہ بن مروان نے سعید سے، اُنہوں نے یزید تنوخی سے، کہ علامہ زُہری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت مہدی علیہ السلام چودہ (14) سال حکومت کریں گے پھر وفات پا جائیں گے۔

۱۱۳۳. حدثنا عبدالله بن مروان عن الهيثم بن عبدالرحمن عمن حدثه عن عليٍّ قال: يلي المهدي أمر الناس ثلاثين أو أربعين سنة

۱۱۳۳﴾ ہم سے بیان کیا عبداللہ بن مروان نے ہیثم بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے اس شخص سے جنہوں نے اُن سے، حدیث بیان کی کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضرت مہدی علیہ السلام لوگوں پر تیس (30) سال یا چالیس (40) سال تک حکومت کریں گے۔

مايكون بعد المهدي

حضرت مہدی علیہ السلام کے بعد جو کچھ ہوگا

۱۱۳۴. حدثنا بقية بن الوليد والوليد بن مسلم عن أبي بكر بن أبي مريم حدثني يزيد بن سلمان عن دينار بن دينار قال بلغني أن المهدى اذا مات صار الأمر هرجا بين الناس ويقتل بعضهم بعضا وظهرت الأعاجم واتصلت الملاحم فلا نظام ولا جماعة حتى يخرج الدجال

۱۱۳۴ ہم سے بیان کیا بقیہ بن ولید اور ولید بن مسلم نے ابوبکر بن ابو مریم سے، مجھے بیان کیا یزید بن سلمان نے دینار بن دینار سے، انہوں نے فرمایا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ جب حضرت مہدی علیہ السلام وفات پا جائیں گے تو حکومت کے لیے لوگوں کے درمیان لڑائی تک نوبت پہنچ جائے گی۔ پھر لوگ ایک دوسرے کو قتل کریں گے، اور عجم کے لوگ غالب آ جائیں گے اور مسلسل سخت لڑائیاں ہوں گی، تو پھر نہ نظامِ حکومت رہے گا اور نہ اِجتماعیت، یہاں تک کہ دجّال نکلے گا۔

۞۞۞

۱۱۳۵. حدثنا الوليد بن مسلم عمن حدثه عن كعبؓ قال: يموت المهدي موتا ثم يلي الناس بعده رجل من أهل بيته فيه خير وشر وشره أكثر من خيره، يغضب الناس يدعوهم الى الفرقة بعد الجماعة، بقاؤه قليل، يثور به رجل من أهل بيته فيقتله فيقتتل الناس بعده قتالا شديدا، وبقاء الذي قتله بعده قليل ثم يموت موتا، ثم يليهم رجل من مضر من الشرق يكفر الناس ويخرجهم من دينهم، يقاتل أهل اليمن قتالا شديدا فيما بين النهرين، فيهزمه الله ومن معه.

۱۱۳۵ ہم سے بیان کیا ولید بن مسلم نے اس شخص سے جنہوں نے اس کو حدیث بیان کی کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام وفات پائیں گے۔ پھر لوگوں پر ان کے اَہلِ بیت کا ایک آدمی جس میں بھلائی اور شر دونوں ہوں گے حکومت کرے گا، اس کا شر اس کی بھلائی سے زیادہ ہوگا۔ وہ لوگوں پر غضبناک ہوگا ان کو اجتماعیات کے بعد فرقہ پرستی کی طرف دعوت دے گا۔ وہ تھوڑا عرصہ رہے گا۔ پھر اَہل بیت کا ایک آدمی غضبناک ہوکر حملہ کر کے اُسے قتل کر دے گا، لوگ اس کے بعد ایک دوسرے سے سخت لڑائی کریں گے۔ جس شخص نے اُسے قتل کیا تھا اس کی زندگی بھی کم ہوگی اور وہ جلد مر جائے گا۔ پھر ان پر (قبیلہ) مُضر کا ایک آدمی مشرق (والوں میں) سے والی بنے گا جو لوگوں کو کافر بنا دے گا اور ان کو ان کے دین سے نکال دے گا، اَہلِ یمن کے ساتھ سخت جنگ لڑے گا، جہاں دو نہریں جمع ہوتی ہیں، پھر اللہ تعالیٰ اس کو اور اس کے ساتھیوں کو شکست دے کر رُسوا کر دے گا۔

۞۞۞

١١٣٦ . حدثنا عبدالله بن مروان عن سعيد بن يزيد التنوخي عن الزهري قال يموت المهدي موتا ثم يصير الناس بعده فتنة ويقبل اليهم رجل من بني مخزوم فيبايع له فيمكث زمانا ثم يمنع الرزق فلا يجد من يغير عليه ثم يمنع العطاء فلا يجد أحدا يغير عليه وهو ينزل بيت المقدس فيكون هو وأصحابه مثل العجاجيل المربية وتمشي نساؤهم ببطيطات الذهب وثياب لا تواريهن فلا يجد من يغير عليه فيأمر باخراج أهل اليمن قضاعة ومذحج وهمدان وحمير والأزد وغسان وجميع من يقال له من اليمن فيخرجهم، حتى ينزلوا شعاب فلسطين فيرجع إليهم جديس ولخم وجذام والناس غضبى من تلك الجبال بالطعام والشراب ليكون لهم مغوثة كما كان يوسف مغوثة لاخوته اذ نادى مناد من السماء ليس باولا جان بايعوا فلانا ولا ترجعوا على أعقابكم بعد الهجرة فينظرون فلا يعرفون الرجل ثم ينادي ثلاثا ثم يبايع المنصور فيبعث عشرة وفد الى المخزومى فيقتل تسعة ويدع واحدا ثم يبعث خمسة فيقتل أربعة ويسرح واحدا ثم يبعث ثلاثة فيقتل اثنين ويدع واحدا فيسير إليه فينصره الله عليه فيقتله الله ومن معه ولا ينفلت إلا الشريد ولا يدع قرشيا إلا قتله فيلتمس إذ ذاک قرشي فلا يوجد كما يلتمس اليوم رجل من جرهم فلا يوجد فكذلک تقتل قريش فلا يوجدوا بعدها.

١١٣٦ ہم سے بیان کیا عبداللہ بن مروان نے سعید بن یزید تنوخی سے کہ علامہ زُہری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام کی وفات کے بعد لوگ فتنے میں پڑ جائیں گے۔ بنو مخزوم (قبیلے) کا ایک آدمی ان کی طرف آئے گا۔ اس کے ہاتھ پر بیعت کی جائے گی، وہ کچھ ٹھہرے گا۔ پھر رزق اور غلہ روک دے گا، تو کوئی اس پر حملہ نہ کرے گا۔ پھر وہ عطیات کو روک لے گا، مگر کوئی اس پر حملہ نہ کرے گا۔ وہ بیت المقدس میں ٹھہرے گا۔ وہ اور اس کے ساتھی عوام کو رگڑا دیں گے۔ ان کی عورتیں سونے کے موزے پہنے ہوئے ہوں گی، اور ان کے کپڑے اُن کے بدن کو نہیں چھپائیں گے۔ کسی میں ہمت نہ ہوگی کہ اُس پر حملہ کرے۔ وہ اہلِ یمن کے نکالنے کا حکم دے گا (یعنی قبیلہ) قضاعہ، مذحج، ہمدان، حمیر اور ازد اور غسان، اور وہ ان تمام لوگوں کو جو یمن کی طرف منسوب ہوں گے، نکال باہر کرے گا۔ یہاں تک کہ وہ فلسطین کی گھاٹیوں پر اُتریں گے، ان کی طرف (قبیلہ) جدیس، لخم اور جذام کے لوگ لوٹیں گے، ان پہاڑوں میں وہ کھانے پینے سے پریشان ہوں گے کہ ان کے لئے بھی کوئی فریادرس ہو جیسے حضرت یوسف علیہ السلام اپنے بھائیوں کے لئے فریادرس بن گئے تھے، اَچانک ایک پکارنے والا آسمان سے پکارے گا کہ کوئی اِنسان اور جن فلاں شخص سے بیعت کئے بغیر نہ مَرے، اور ہجرت کے بعد اپنی ایڑیوں پر نہ لوٹو، پھر وہ دیکھیں گے تو اس آدمی کو نہیں پہچانیں گے، پھر وہ تین دفعہ پکارے گا پھر منصور کی بیعت کی جائے گی، پس وہ دس (10) وفد مخزومی کی طرف بھیجے گا۔ ان میں سے نو (9) کو قتل کیا جائے گا اور ایک کو چھوڑ دیا جائے گا۔ پھر پانچ (5) بھیجے گا۔ تو چار (4) کو قتل کر دیا جائے گا اور ایک کو چھوڑ دیا جائے گا پھر تین (3)

بھیجے گا۔ پس دو (2) کو قتل کر دیا جائے اور ایک کو چھوڑ دیا جائے گا۔ پھر وہ اس کی طرف چلے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے خلاف اس کی مدد کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اور اس کے ساتھیوں کو قتل کر دے گا۔ لوگوں کو جلاوطن کیا جائے گا۔ کسی قریشی کو بغیر قتل کیے چھوڑا نہیں جائے گا۔ اس وقت ہر قریشی کو ڈھونڈا جائے گا۔ وہ کہیں نہ ملے گا جیسے آج جرہم (قبیلہ) کے کسی آدمی کو تلاش کیا جائے تو وہ نہیں مل سکتا۔ سارے قریش کو قتل کیا جائے گا۔ اس کے بعد کوئی قریشی باقی نہ رہے گا۔

۞ ۞ ۞

١١٣٧. حدثنا الوليد بن مسلم عمن حدثه عن كعبؒ قال يقاتل أهل اليمن قتالا شديدا فيما بين النهرين فيهزمه الله ومن معه فما يروع أهل المشرق ومن معه الا بالقتلى يطفون على النهر فيعلمون بهزيمتهم فيقتل راكبهم الى اليمن وهم نزول بين النهرين فيظهره الله تعالى ومن معه فيصلح أمر الناس وتجتمع كلمتهم هنية ثم يسيرون حتى ينزلوا الشام ويمكثون زمانا في ولاية صالحة م يثور بهم قيس فيقتلهم أهل اليمن حتى يظن الظان أن لم يبق من قيس أحد ثم رجل من أهل اليمن فيقول الله الله في اخواناكم الله والبقية فتسير قيس فيمن بقى منها حتى ينزلوا بين النهرين فيجمعوا جمعا عظيما فيولون أمرهم رجلا من بني مخزوم ثم يموت والي اليمن فتفرح قيس بموته فيسير المخزومي حتى اذا جاز آخرهم الفرات مات المخزومي فيصير اليمن على حده وقيس على حده فيغضب الموالي عن ذلک وهم أكثر الناس يومئذ فيقولون هلموا نولي رجلا من أهل الدين فيبعثون رهطا من أهل اليمن ورهطا من مضر ورهطامن الموالي الى البيت المقدس فيتلون كتاب الله تعالىٰ ويسألونه الخيره فيرجع أولئک الرهط وقدولوا وجلا من الموالي فويل للناس بالشام وأرضها من ولايته فيسير الى مضر يريد قتالهم ثم يسير رجلا من أهل المغرب رجل طويل جسيم عريض ما بين المنكبين فيقتل من لقى حتى يدخل بيت المقدس فتصيبه الدابة فيموت موتا فتكون الدنيا شر ما كانت ثم يلي من بعده رجل من أهل مضر يقتل أهل الصلاح ملعون مشؤم ثم يلي من بعده المضري العماني القحطاني يسير بسيرة أخيه المهدي وعلى يديه تفتح مدينة الروم قال أبو عبدالله نعيم يخرج من قرية يقال لها يكلا خلف صنعاء بمرحلة أبوه قريشي وأمه يمانية

۱۱۳۷﴿ ہم سے بیان کیا ولید بن مسلم نے اس شخص سے جنہوں نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ دو نہروں کے درمیان اہلِ یمن کے ساتھ سخت لڑائی لڑے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اور اس کے ساتھیوں کو شکست دے گا۔ اہلِ مشرق اور ان کے وہ ساتھی اپنے مقتولین کو دیکھ کر گھبرائیں گے جو نہر کے پانی پر گھوم رہے ہوں گے۔

اس سے اِن کو ان کی شکست کا پتہ چل جائے گا، ان کا ایک شہسوار یمن کی طرف جائے گا اور دو 2 نہروں کے درمیان اُترنے کا اِرادہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اور اس کے ساتھیوں کو غلبہ دیدے گا۔ وہ لوگوں کے معاملات کی اِصلاح کرے گا اور خوشی اور آسانی کے ساتھ ان میں اِتفاق پیدا ہو جائے گا، پھر وہ چلیں گے یہاں تک کہ شام میں اُتریں گے، اور کچھ زمانے تک اس ملکِ شام میں رہیں گے۔ پھر قبیلہ قیس ان پر حملہ کرے گا تو اہلِ یمن اس کو قتل کر دیں گے، یہاں تک کہ گمان کرنے والا یہ گمان کرے گا کہ قیس والوں سے کوئی بھی زندہ نہیں بچا ہے۔ پھر اہلِ یمن کا ایک آدمی کھڑا ہو کر کہے گا، اللہ! اللہ اپنے بھائیوں کو تلاش کرو قبیلہ قیس اپنے باقی ماندہ ساتھیوں کے ساتھ دو 2 نہروں کے درمیان اُترے گا۔ وہاں وہ بڑی جماعت کو جمع کرے گا۔ اور ان کا معاملہ بنو مخزوم کے ایک آدمی کے حوالے کرے گا۔ یمن کا والی مَر جائے گا، تو قبیلہ قیس اس کے موت سے خوش ہو جائے گا، پھر جب مخزومی کے لشکر کا آخری آدمی دریائے فرات پار کرے گا تو مخزومی مَر جائے گا، پھر یمن (والے) اور قیس والے اپنے اپنے علاقوں میں رہیں گے، پھر غلام لوگ اس سے ناراض ہوں گے جو تمام لوگوں سے تعداد میں زیادہ ہوں گے۔ وہ کہیں گے کہ آؤ ہم اہلِ دِین میں سے کسی آدمی کو اپنا والی بنائیں! پھر وہ اہلِ یمن میں سے ایک جماعت، (قبیلہ) مضر سے ایک جماعت اور ایک جماعت غلاموں سے بیت المقدس کی طرف بھیجیں گے تو وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ سے خیر اور بھلائی مانگیں گے۔ وہ جماعت واپس لوٹے گی تو اُنہوں نے ایک غلام کو اَمیر بنایا ہوا ہوگا، تو شام میں اور اس کی سَر زمین میں اس کی ولایت کی وجہ سے ہلاکت ہوگی، وہ مُضر کے ساتھ لڑنے کے لئے چلے گا اور اہلِ مغرب کے ایسے آدمی کی طرف چلے گا جو لمبا، مضبوط جسم والا، چوڑے شانوں والا ہوگا۔ وہ جیسے ہی مِلے گا اُسے قتل کر دے گا اور بیت المقدس میں داخل ہوگا تو اس کو اپنی سَواری سے تکلیف پہنچے گی تو وہ مَر جائے گا، دُنیا دوبارہ فساد کی طرف چلی جائے گی، اس کے بعد مُضر (قبیلے) کا آدمی اَمیر بنے گا جو صالحین کو قتل کرے گا، وہ ملعون اور نامبارک ہوگا۔ اس کے بعد مُضری حمانی قحطانی اَمیر بنے گا۔ وہ اپنے بھائی حضرت مہدی علیہ السلامؑ کے طریقے پر چلے گا۔ اس کے ہاتھ پر رُوم کا شہر فتح ہوگا، حضرت ابو عبداللہ بن نعیم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ وہ ایسی بستی سے نکلے گا جس کو ''یکلا'' کہا جاتا ہے، جو صنعاء (یمن) سے ایک منزل کے فاصلے پر پیچھے واقع ہے، اس کا والد قریشی ہوگا اور اس کی ماں یمنی ہوگی۔

۞ ۞ ۞

۱۱۳۸. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن عبدالرحمن بن قيس بن جابر الصدفي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما القحطاني بدون المهدي

۱۱۳۸﴾ ہم سے بیان کیا ولید نے اِبن لہیعہ سے، اُنہوں نے عبدالرحمٰن بن قیس بن جابر صدفی رحمہ اللہ تعالیٰ سے، کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ کون ہے قحطانی سوائے (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کے؟

۞ ۞ ۞

۱۱۳۹. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن ابن أبي ذئب عن سعيد بن أبي سعيد المقبرى عن أبي هريرة رضى الله عنه قال: لا تذهب الأيام والليالي حتى يسوق الناس رجل من قحطان

۱۱۳۹۔ ہم سے بیان کیا عبدالرزاق نے معمر سے، اُنہوں نے ابوذئب کے بیٹے سے، اُنہوں نے سعید بن ابی سعید مقبری سے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا دن اور رات [illegible] یہاں تک کہ لوگوں پر قحطان کا ایک آدمی امیر بنے گا۔

۞ ۞ ۞

۱۱۴۰. حدثنا عبدالعزيز بن محمد الدراوردي عن ثور بن زيد الديلي عن أبي الغيث عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: لا تقوم الساعة حتى يخرج رجل من قحطان يسوق الناس بعصاه

۱۱۴۰۔ ہم سے بیان کیا عبدالعزیز بن محمد دراوردی نے ثور بن زید دیلی سے، اُنہوں نے ابوغیث سے، اُنہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک قحطان کا ایک آدمی نکل کر لوگوں کو اپنی لاٹھی سے نہ ہانکے۔

۞ ۞ ۞

۱۱۴۱. حدثنا ابن ثور وعبدالرزاق عن معمر عن ابن طاوس عن المطلب بن حنطب قال قال عمر بن الخطاب رضي الله عنه لا أم لمن أدركته خلافة المخزومي.

۱۱۴۱۔ ہم سے بیان کیا ابن ثور اور عبدالرزاق نے معمر سے، اُنہوں نے ابن طاؤس سے، اُنہوں نے عبدالمطلب بن حنطب سے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مخزومی کی خلافت کو پائے اس کی ماں نہ رہے۔

۞ ۞ ۞

۱۱۴۲. حدثنا الوليد عن معاوية بن يحيى عن أرطاة بن المنذر عن حكيم بن عمير عن تبيع عن كعب قال قال عليٌّ على يدي ذلک اليماني تكون ملحمة عكا الصغرىٰ وذلک اذا ملک الخامس من أهل هرقل.

۱۱۴۲۔ ہم سے بیان کیا ولید نے معاویہ بن یحییٰ سے، اُنہوں نے ارطاۃ بن منذر سے اُنہوں نے حکیم بن عمیر سے، اُنہوں نے حضرت تبیع سے، اُنہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب اہلِ ہرقل میں سے پانچواں شخص بادشاہ بنے گا۔ تو یمانی کے ہاتھ پر مختصر سخت لڑائی ہوگی،

۞ ۞ ۞

۱۱۴۳. حدثنا الوليد عن يزيد بن سعيد عن يزيد بن أبي عطاء عن كعبٌ قال: فيظهر اليماني ويقتل قريشا ببيت المقدس وعلى يديه تكون الملاحم.

۱۱۴۳۔ ہم سے بیان کیا ولید نے یزید بن ابی عطیہ سے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یمانی ظاہر ہوگا۔ بیت المقدس میں قریش کو قتل کرے گا اور اس کے ہاتھوں کئی لڑائیاں ہوں گی۔

۞ ۞ ۞

۱۱۴۴. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن الحارث بن يزيد سمع عقبة بن راشد الصدفي قال حدثنا عبدالله بن الحجاج قال سمعت عبدالله بن عمرو بن العاص يعد الجبابرة الجابر ثم المهدى ثم المنصور ثم السلام ثم أمير الغضب فمن قدر أن يموت بعد ذلك فليمت.

۱۱۴۴﴾ہم سے بیان کیا اِبن وہب نے اِبن لہیعہ سے، اُنہوں نے حارث بن یزید سے، اُنہوں نے سُنا عقبہ بن راشد صدفی سے، فرمایا کہ ہم سے بیان کیا ہے عبداللہ بن حجاج نے، فرمایا کہ مَیں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سُنا ہے کہ وہ ظالموں کو گن رہے تھے، پھر مہدی، پھر منصور، پھر سلام، پھر عصب والا اَمیر، جوان کے آنے سے پہلے مر سکے تو اسے چاہیے کہ وہ مَر جائے!!!

۞ ۞ ۞

۱۱۴۵. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن الحارث بن يزيد الحضرمي عن الفضل بن عفيف الدؤلي عن عبدالله بن عمروؓ أنه قال: يا معشر اليمن تقولون ان المنصور منكم والذي نفسي بيده إنه لقرشي أبوه ولو أشاء أن أسميه إلى أقصى جد هو له لفعلت

۱۱۴۵﴾ہم سے بیان کیا ولید نے اِبن لہیعہ سے، اُنہوں نے حارث بن یزید حضرمی سے، اُنہوں نے فضل بن عفیف دؤلی سے، اُنہوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے کہ یقیناً اُنہوں نے فرمایا اَے یمن والو! تم کہتے ہو کہ منصور تم میں سے ہے، قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے یقیناً اس کے والد قریشی ہیں، اگر مَیں چاہوں تو آخری دَادا تک اُس کا نسب بیان کر دوں۔

۞ ۞ ۞

۱۱۴۶. حدثنا ابن لهيعة عن عبدالرحمٰن بن قيس بن جابر الصدفي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سيكون من أهل بيتي رجل يملأ الأرض عدلا كما ملئت جورا ثم يجيء بعده القحطاني والذي بعثني بالحق ما هو دونه.

۱۱۴۶﴾ہم سے بیان کیا اِبن لہیعہ نے عبدالرحمٰن بن قیس بن جابر صدفی سے، کہ یقیناً رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کہ عنقریب میرے اَہلِ بیت کا ایک آدمی زَمین کو عَدل سے بھر دے گا جیسے وہ ظُلم سے بھر چکی تھی۔ پھر اس کے بعد قحطانی آئے گا۔ قسم ہے اُس ذات کی جس نے مجھے حق دے کر بھیجا ہے کہ وہ اُس کے سوا نہیں۔

۞ ۞ ۞

۱۱۴۷. حدثنا الوليد عن جراح عن أرطاة قال: على يدي ذلك الخليفة اليماني وفي ولايته تفتح رومية.

۱۱۴۷﴾ہم سے بیان کیا ولید نے جراح سے کہ ارطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے فرمایا اُس یمانی خلیفہ کے ہاتھوں اور اس کی حکمرانی میں رُوم فتح ہوگا۔

۞ ۞ ۞

۱۱۴۸. حدثنا سليمان بن داؤد عن عاصم بن محمد بن عبدالله بن عمر عن أبيه عن ابن عمر رضي الله عنهما قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: لا يزال هذا الأمرفي قريش ما بقي في الناس رجلان.

۱۱۴۸﴿ہم سے بیان کیا سلیمان بن داؤد نے عاصم بن محمد بن عبداللہ بن عمر سے، اُنہوں نے اپنے والد سے، اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے، اُنہوں نے فرمایا کہ مَیں نے نبی کریم ﷺ سے سُنا ہے کہ آپ ﷺ اِرشاد فرما رہے تھے کہ یہ اَمر (خلافت) ہمیشہ قریش میں رہے گا جب تک ان لوگوں میں دو آدمی بھی باقی ہوں گے۔

۞ ۞ ۞

۱۱۴۹. حدثنا محمد بن يزيد عن العوام بن حوشب قال بلغني أن عليا رضى الله عنه قال: ليس بعد قريش الا الجاهلية

۱۱۴۹﴿ہم سے بیان کیا محمد بن یزید نے عوام بن حوشب رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے فرمایا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رَضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: قریش کے بعد جاہلیت ہی ہوگی۔

۞ ۞ ۞

۱۱۵۰. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن زيد بن وهب عن عمار قال ليأتين على الناس زمان اذا وجد الرجل من قريش صنع به ما يصنع بحمار وحش إذا صيد وتوجد العمامة على رأسه فتنزع عن رأسه ثم تضرب عنقه

۱۱۵۰﴿ہم سے بیان کیا ابومعاویہ نے اَعمش سے، اُنہوں نے زید بن وہب سے، کہ عمار نے فرمایا ضرور لوگوں پر ایسا زَمانہ آئے گا کہ جب قریش کا کوئی آدمی پایا جائے گا تو اس سے وہی معاملہ ہوگا جو شکاری گدھے کے ساتھ کیا جاتا ہے، جب اُسے شکار کیا جاتا ہے، قریشی کے سر پر عمامہ پایا جائے گا تو اس کو اتار لیا جائے گا اور اس کی گردن ماردی جائے گی۔

۞ ۞ ۞

۱۱۵۱. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن عمرو بن مرة عن أبي البختري عن علي رضى الله عنه قال وددت أن النفس التي يذل الله عند قتلها قريشا ويحزنها وقد قتلت

۱۱۵۱﴿ہم سے بیان کیا ابومعاویہ نے اَعمش سے، اُنہوں نے عمرو بن مرۃ سے، اُنہوں نے ابوبختری سے، اُنہوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ آپ نے فرمایا کہ: مَیں چاہتا ہوں کہ یقیناً وہ شخص جس کے قتل ہونے کے وقت اللہ تعالیٰ قریش کو ذَلیل اور غمگین کرے گا تو وہ قتل کیا جا چکا ہو۔

۞ ۞ ۞

۱۱۵۲. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي زرعة عن تبيع عن كعب قال: اذا كثر الهرج في الناس قال الناس إنما هذا القتال في قريش ولها فاقتلوهم حتى تستريحوا فيقتلونهم حتى لا يبقى منهم أحد ويغزو الناس بعضهم بعضا كما كانوا في جاهليتهم

ويملک الناس رجل من الموالي.

۱۱۵۲﴾ہم سے بیان کیا رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوزرعہ سے، اُنہوں نے حضرت تبیع سے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: جب لوگوں میں لڑائیاں بڑھ جائے گی تو لوگ کہیں گے کہ یہ لڑائیاں قریش کی وجہ سے ہیں، ان کوقتل کردو! تاکہ تم راحت پاؤ! پھر وہ لوگ ان کوقتل کریں گے یہاں تک کہ ان میں کوئی نہیں بچے گا اور لوگ ایک دوسرے کے خلاف لڑیں گے، جیسے جاہلیت کے زمانے میں تھا، اور غلاموں میں سے ایک آدمی لوگوں کا امیر ہوگا۔

٭ ٭ ٭

۱۱۵۳. حدثنا الوليد عن يزيد بن سعيد عن يزيد بن أبي عطاء عن كعبؓ قال: اذا ظهر اليماني قتلت قريش يومئذ ببيت المقدس

۱۱۵۳﴾ہم سے بیان کیا ولید نے یزید بن سعید سے، انہوں نے زید بن ابوعطاء سے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب یمانی ظاہر ہوگا تو اُس موقع پر بیت المقدس میں قریش کوقتل کیا جائے گا۔

٭ ٭ ٭

۱۱۵۴. حدثنا بقية وأبو المغيرة عن جرير عن راشد بن سعد عن أبي حي المؤذن عن ذي مخبرؓ عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: كان هذا الأمر في حمير فنزعه الله تعالى منهم وصيرة في قريش وسيعود اليهم

۱۱۵۴﴾ہم سے بیان کیا بقیہ اور ابومغیرۃ نے جریر سے، اُنہوں نے راشد بن سعد سے، اُنہوں نے ابوحی مؤذن رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے ذی مخبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: حکومت کا یہ معاملہ پہلے حمیر (قبیلہ) میں تھا، اللہ تعالیٰ نے ان سے چھین لیا اور اُسے قریش میں پھیر دیا اور عنقریب اسے پھر واپس لوٹا دے گا۔

٭ ٭ ٭

۱۱۵۵. حدثنا عبدالملک بن عبدالرحمن أبو هشام الذماري حدثنا عمر بن عبدالرحمن أبو أمية الذماري قال: أراه أدرک ذاک قال وجد حجر في قبر بظفار مكتوب فيها بالمسند خوری وطربی کیل یسک رعل وحمادی ونیلک جل ومحرری نح يثور عاد يكونن بک هجر لحمير الأخيار ثم الحبش الأشرار ثم الفارس الأحرار ثم لقريش التجار ثم حار محمار جنح حار وكل مرة ذن شعبتين زحرة ومعدي زحرة عمه مخوار

۱۱۵۵﴾عبدالملک بن عبدالرحمٰن، ابوہشام الزماری سے، ان سے بیان کیا عمر بن عبدالرحمٰن ابواُمیہ الزماری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرماتے ہیں کہ: ایک قبر میں مسندی زبان میں لکھا ہوا تھا "خوری وطربی، کیل یسک رعل وحمادی ونیلک جل ومحرری نح یثورعادیکونن بک هجر" اس کا مطلب (یہ) ہے کہ حکومت حمیر کے معزز لوگوں کے پاس رہے گی پھر شریر

حبشی ہوں گے، پھر آزادفارسی ہوں گے، پھر تاجر قریش ہوں گے، پھر حار محمار ہوں گے جوحار کے تابع ہوں گے پھر مرہ ذون شعبتین زحرۃ اورمعدی رحرہ ہوں گے۔ جس کا چچا مخوار ہوگا۔

٭ ٭ ٭

۱۱۵٦. حدثنا بقية وعبدالقدوس عن أبي بكر عن المشيخة عن كعبؓ قال: اذا قاتلت اليمن صاحب بيت المقدس أقبلوا على قريش فقتلوهم فلا يبقى منهم أحد إلا قتلوه حتى يصاب نعل من نعالهم فيقال هذه نعل قريشي

۱۱۵٦﴿ہم سے بیان کیابقیہ نے اور عبدالقدوس نے ابوبکر سے، انہوں نے المشائخ سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: جب یمن والے بیت المقدس والوں کے خلاف لڑیں گے تو وہ قریش کی طرف متوجہ ہوجائیں گے اور ان میں سے ہر ایک کو قتل کردیں گے، یہاں تک کہ ان کی جوتیوں میں سے کوئی جوتی کہیں ملے گی تو کہیں گے یہ قریشی کی جوتی ہے!!!

٭ ٭ ٭

۱۱۵۷. حدثنا بقية عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعبؓ قال: كان الملک في جرهم فاستكبروا فاقتتلوا بينهم تحاسدا على الملک حتى تفانوا ولتقتتلن قريش مثلها تحاسدا في الملک حتى يلتمس الرجل من قريش بمكة والمدينة فلا يقدر عليه كما لا يقدر على رجل من جرهم اليوم

۱۱۵۷﴿ہم سے بیان کیابقیہ نے صفوان سے، انہوں نے شریح بن عبید سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: پہلے قبیلہ جرہم میں بادشاہت تھی۔ اُنہوں نے تکبر کیااور بادشاہت کی ہوس میں ایک دوسرے کو قتل کرنے لگے اور فنا ہوگئے، قریش بھی حکومت کی ہوس میں ایک دوسرے کو قتل کریں گے یہاں تک کہ مکّہ اور مدینہ میں کوئی قریشی نظر نہ آئے گا۔ جیسے کہ آج کل ''قبیلہ جرہم'' کا کوئی آدمی نظر نہیں آتا۔

٭ ٭ ٭

۱۱۵۸. حدثنا ضمرة عن أبي محمد القرشي عن أبي بكر الأزدي قال ينزل بيت المقدس ملک فيطأه حتى يلبس التاج وهو الذي يخرج أهل اليمن وكأني أنظر الى الصخرة التي يجلس عليها صاحب اليمن فيبعثون اليه رجلا رسولا فيقتله ثم رجلا آخر فيقتله فإذا رأوا ذلک عقدوا الرجل منهم ثم ثاروا حتى ينتهوا إليه فيقتلونه.

۱۱۵۸﴿ہم سے بیان کیاضمرۃ نے ابومحمد القرشی سے، انہوں نے ابوبکر الازدی سے کہ انہوں نے فرمایا کہ: بیت المقدس میں ایک بادشاہ آئے گا جو اُسے روند ڈالے گا۔ وہ تاج پہنے گا اور یہ وہی ہوگا جو اہلِ یمن کو نکالے گا گویا کہ مَیں اُس چٹان کی طرف دیکھ رہا ہوں جس پر یمن کا اُمیر بیٹھے گا، لوگ اس کی طرف ایک آدمی قاصد بنا کر بھیجیں گے وہ اُسے قتل کردے گا، پھر وہ دوسرے آدمی

کوبھیجیں گے وہ اُسے بھی قتل کردے گا۔ جب لوگ یہ صورتِ حال دیکھیں گے تو اپنے میں سے ایک آدمی کی بیعت کرلیں گے، پھر یمن والے کی طرف چل پڑیں گے، اور وہاں پہنچ کر اُسے قتل کرڈالیں گے۔

٭ ٭ ٭

١١٥٩ . حدثنا الوليد بن مسلم عن جراح عن أرطاة قال: ينزل الهدى بيت المقدس ثم يكون خلفاء من أهل بيته بعده تطول مدتهم ويتجبرون حتى يصلي الناس على بني العباس وبني أمية مما يلقون منهم. قال جراح أجلهم نحو من مائتي سنة.

۱۱۵۹﴾ہم سے بیان کیا ولید بن مسلم نے، جراح سے، انہوں نے ارطاۃ رَحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: حضرت مہدی علیہ السلام بیت المقدس میں ٹھہرے گا۔ پھر اس کے گھر کے اَفراد میں سے خلفاء ہوں گے۔ ان کی مدّت طویل ہوگی۔ وہ ظلم و جبر کریں گے۔ لوگ ان کی طرف سے دی گئی اَذیتوں کو دیکھ کر بنواُمیہ اور بنوعباس کے لئے دعائیں کریں گے۔ جراح رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: ان کی مدّت دوسو (200) سال ہوئی۔

٭ ٭ ٭

١١٦٠ . حدثنا محمد بن عبدالله التيهرتي عن عبدالسلام بن مسلمة عن أبي قبيل قال لا يكون بعد المهدي أحد من أهل بيته يعدل في الناس وليطولن جورهم على الناس بعد المهدي حتى يصلي الناس على بني العباس ويقولون ياليتهم مكانهم فلا يزال الناس كذلک حتى يغزوامع واليهم القسطنطية وهو رجل صالح ليسلمها الى عيسى بن مريم عليهما السلام ولا يزال الناس في رخاء مالم ينقض ملک بني العباس فإذا انقض ملکهم لم يزالوا في فتن حتى يقوم المهدي

۱۱۶۰﴾ہم سے بیان کیا محمد بن عبداللہ التھیرتی نے عبدالسلام بن مسلمۃ سے، انہوں نے ابوقبیل رحمہ اللہ تعالیٰ سے فرماتے ہیں کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے بعد اس کے گھر کے اَفراد میں سے کوئی ایک بھی عدل کرنے والا نہ ہوگا اور ان کا ظلم لوگوں پر حضرت مہدی علیہ السلام کے بعد طویل ہوجائے گا۔ لوگ بنوعباس کے لئے دعائیں کریں گے، اور کہیں کہ کاش! وہ ان کی جگہ ہوتے۔ لوگ مسلسل اس حالت میں رہیں گے۔ پھر وہ اپنے اَمیر کے ہمراہ قسطنطیہ کا جہاد کریں گے۔ وہ اَمیر نیک آدمی ہوگا، وہ قسطنطیہ کو فتح کرکے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے حوالے کرنا چاہیں گے۔ جب تک بنوعباس کی حکومت ختم نہ ہوجائے لوگ ہمیشہ خوشحال رہیں گے، پھر جب بنوعباس کی حکومت ختم ہوجائے گی تو لوگ مسلسل فتنوں کا شکار ہوں گے۔ حضرت مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے۔

٭ ٭ ٭

١١٦١ . حدثنا الوليد عن يزيد بن سعيد عن يزيد بن أبي عطاء السكسكي عن كعبؓ قال: لا تنقضي الأيام حتى ينزل خليفة من قريش بيت المقدس يجمع فيها جميع قومه من

قريش منزلهم وقرارهم فيغلبون في أمرهم ويترفون في ملكهم حتى يتخذوا اسكفات البيوت من ذهب وفضة وتمت لهم البلاد وتدين لهم الأمم ويدر لهم الخراج وتضع الحرب وأزارها.

۱۱۶۱﴾ہم سے بیان کیا لولید نے یزید بن سعید سے، انہوں نے یزید بن ابی عطا السکسکی رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ: زمانہ گزرے گا تو قریش کا ایک خلیفہ بیت المقدس میں اُترے گا۔ اس میں وہ اپنی قوم قریش کو جمع کرے گا۔ ان کی منزل اور ٹھکانہ وہیں ہوگا۔ وہ اپنے معاملے میں غالب آ جائیں گے اور اپنی بادشاہت میں سہولت کے ساتھ رہیں گے، حتیٰ کہ وہ گھروں کی چوکھٹیں سونے اور چاندی کی بنائیں گے اور تمام شہران کے تابع ہوں گے اور ان کے طریقے پر قومیں ہوں گی اور انہیں فائدہ دیا جائے گا اور جنگ اپنے ہتھیار رکھ دے گی (یعنی ختم ہو جائے گی)۔

۞ ۞ ۞

۱۱۶۲. حدثنا الوليد عن أبي بكر بن عبدالله عن أبي الزاهرية عن كعبؓ قال: ينزل رجل من بني هاشم بيت المقدس حرسه إثنا عشر ألفا

۱۱۶۲﴾ہم سے بیان کیا لولید نے ابوبکر بن عبداللہ سے، انہوں نے، اَبوالزاہریہ سے، انہوں نے حضرت کعبؓ فرماتے ہیں: بنو ہاشم کا ایک آدمی بیت المقدس میں اُترے گا۔ اُس کے محافظ (12) بارہ ہزار ہوں گے۔

۞ ۞ ۞

۱۱۶۳. حدثنا الوليد عن أبي النضر عمن حدثه عن كعب قال حرصه ستة وثلاثون ألفا على كل طريق لبيت المقدس اثنا عشر ألفا

۱۱۶۳﴾ہم سے بیان کیا ولید نے ابوالنضر سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ اس کے محافظ چھتیس (36) ہزار ہوں گے، بیت المقدس کے ہر راستے پر بارہ (12) ہزار ہوں گے۔

۞ ۞ ۞

۱۱۶۴. قال الوليد وأخبرني جراح عن أرطاة فيطول عمره ويتجبر ويشتد حجابه في آخر زمانه وتكثر أمواله وأموال من عنده حتى يصير مهزولهم كسمين سائر المسلمين ويطفيء سننا قد كانت معروفة ويبتدع أشياء لم تكن ويظهر الزنى وتشرب الخمر علانية يخيف العلماء حتى ان الرجل ليركب راحلته ثم يشخص الى مصر من الأمصار لا يجد فيها رجلا يحدثه بحديث علم ويكون الإسلام في زمانه غريبا كما بدأ غريبا فيومئذ المتمسک بدينه كالقابض على الجمرة وحتى يصير من أمره أن يرسل بجارية في الأسواق عليها بطيطان من ذهب يعني الخفين ومعها شرط عليها لباس لا يواريها مقبلة ومدبرة ولو تكلم في ذلک رجل كلمة ضربت عنقه.

۱۱۶۷: ہم سے بیان کیا ولید نے، عمر بن محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر سے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، وہ فرماتے ہیں کہ: جب لوگ وادی ایلیاء (بیت المقدس) میں جمع ہوں گے، تو قبیلہ نزار کہے گا کہ "اے نزار!" قبیلہ قحطان والے کہیں گے کہ "اے قحطان!" (یعنی ہر قبیلہ اپنے قبیلے والوں کو پکارے گا) تب صبر ختم کر دیا جائے گا اور مدد اُٹھالی جائے گی۔ ایک کا لوہا دوسرے پر مُسلط کر دیا جائے گا (یعنی خون ریزی ہوگی)۔

○ ○ ○

۱۱۶۸. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عمن سمع عبدالله بن عمرو رضى الله عنهما يقول ان أدركت ذاک كنت مع أهل اليمن ولهم الغلبة

۱۱۶۸: ہم سے بیان کیا ولید نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے، انہوں نے اس شخص سے جس نے سنا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ جب تُو وہ زمانہ پائے تو یمن والوں کے ساتھ ہو جانا اُنہیں غلبہ ہوگا۔

○ ○ ○

۱۱۶۹. حدثنا ابن ثور وعبدالرزاق عن معمر عن وهب بن عبدالله عن أبي الطفيل قال سمعت حذيفة بن اليمان رضى الله عنه يقول: لعمرو بن صليع وعمرو بن صليع يقول له حدثنا فقال حذيفة إن قيسا لا تنفک تبغي دين الله سرا حتى يركبها الله بجنوده فلا يمنعون ذنب بطن تلعة ثم قال لعمرو يا أخا محارب إذا رأيت قيسا توالت بالشام فخذ حذرک.

۱۱۶۹: ہم سے بیان کیا ابن ثور اور عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے وہب بن عبداللہ سے، انہوں نے ابو الطفیل سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عمرو بن صلیع سے جب عمرو بن صلیع نے ان سے کہا کہ ہمیں حدیث سُنائیں۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: قیس اللہ کے دین سے جدا نہ ہوگا۔ وہ پوشیدہ طور پر اللہ کے دین کو تلاش کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اُسے اَپنے لشکر سمیت سوار کر دیں گے۔ وہ کسی گناہ سے منع نہ کریں گے، پھر حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا عمرو سے کہ اَے محارب کے بھائی! جب تُو قیس کو شام کا والی بنا ہوا دیکھے تو ہوشیار رہنا!!!

○ ○ ○

۱۱۷۰. حدثنا الوليد عن يزيد بن سعيد عن يزيد بن أبي عطاء عن كعبؒ قال: اذا وضعت الحرب أوزارها قالت مضر للقرشي الذي ببيت المقدس إن الله أعطاک مالم يعط أحدا فاقتصر به على بني أبيک فيقول من كان من أهل اليمن فليلحق بيمنه ومن كان من أهل الأعاجم فليلحق بأنطاكية وقد أجلناكم ثلاثا فمن لم يفعل ذلک فقد حل بدمه قال فتلحق اليمن بزبراء والأعاجم بانطاكية قال فبينما اليمانيون بزبراء اذ سمعوا

۱۱۶۴﴾ ولید کہتے ہیں مجھے خبر دی جراح نے اُرطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ سے فرماتے ہیں کہ اس اَمیر کی عمر طویل ہوگی۔ وہ [illegible] جبر و تشدد کرے گا اور اس کے زمانے کے آخر میں اس کا نظام تحت ہو جائے گا۔ اس کا مال اور جو لوگ اس کے ساتھ ہوں گے ان کا مال بہت زیادہ ہو جائے گا۔ ان کا کمزور ایسا ہوگا جیسے عام مسلمانوں کا قوی ہوتا ہے۔ جو معروف اور اچھے طریقے ہوں گے وہ سب ختم ہو جائیں گے، نئی اَشیاء اِیجاد کر لی جائیں گی جو پہلے نہ تھیں۔ زنا کاری عام ہو جائے گی اور شراب علی الاعلان پی جائے گی ،علماء ڈریں گے، یہاں تک کہ ایک آدمی سواری پر سوار ہو کر کسی شہر میں جائے گا لیکن کہیں بھی حدیث کا عالم نہ پائے گا۔ اِسلام اس زمانہ میں اجنبی ہوگا جیسے اِبتداء میں اجنبی تھا، اس زمانے میں اپنے دِین پر چلنے والا ایسا ہوگا جیسے اَنگارے کو تھامنے والا۔ ان کی حالت یہاں تک پہنچ جائے گی کہ وہ اپنی لونڈی کو بازار میں بیچے گا، اس نے سونے کے موزے پہنے ہوں گے۔ اس کے ہمراہ پولیس والے ہوں گے۔ اس نے ایسا لباس پہنا ہوگا جو نہ اس کے آگے کو ڈھانپے گا نہ پیچھے کو، اگر اس کے بارے میں کوئی آدمی بات کرے گا تو اس کی گردن اُڑا دی جائے گی۔

o o o

۱۱۶۵. قال الوليد فأخبرني عبدالرحمن بن يزيد بن جابر عن القاسم أبي عبدالرحمن قال ليطافن في مسجدكم هذا بجارية يرى شعر قبلها من وراء ثوبها فليقولن رجل من الناس والله ليس الهدى هذا فيوطأ ذلک الرجل حتى يموت فياليتنى أنا ذلک الرجل

۱۱۶۵﴾ کہا ولید نے مجھے خبر دی، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے، قاسم ابوعبدالرحمٰن رَحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ تمہاری اس مسجد میں ایک لڑکی کو پھرایا جائے گا جس کی شرمگاہ کے بال اس کے کپڑوں سے نظر آئیں گے، کوئی آدمی کہے گا اللہ کی قسم! یہ تو کوئی طریقہ نہیں، تو اس آدمی کو روندا جائے گا یہاں تک کہ وہ مَر جائے گا، اَے کاش کہ وہ آدمی مَیں ہوتا !!!

o o o

۱۱۶۶. قال الوليد وأخبرنى جراح عن أرطاة قال: يكون في زمانه رجف ومسخ وخسف أول زمانه لكم يا أهل اليمن وآخرعليكم حتى يأمر باخراج أهل اليمن من الشام والحمراء فيخرجون حتى ينتهوا الى أطراف الريف من حيث ماأخرجوا

۱۱۶۶﴾ کہا ولید نے مجھے خبر دی جراح نے اُرطاۃ رَحمہ اللہ تعالیٰ سے فرماتے ہیں کہ: اس زَمانے میں زَلزلے، مسخ اور دَھنسنا ہوگا۔ اَے اَہلِ یمن! زمانے کا اوّل حصہ تمہارے لئے فائدہ مَند ہوگا اور آخری حصہ تمہارے لئے نقصان دہ ہوگا، کیونکہ اَہلِ یمن کو شام اور حمراء سے نکال دیا جائے گا اور وہ ریف کے اَطراف میں پہنچ جائیں گے جہاں سے وہ پہلے نکالے گئے۔

o o o

۱۱۶۷. حدثنا الوليد عن عمر بن محمد بن زيد بن عبدالله بن عمر عن أبي هريرة رضى الله عنه قال اذا اجتمع الناس بوادي ايلياء فقالت نزار يال وقالت نزار قحطان يالقحطان أنزل الصبر ورفع النصر وسلط الحديد بعضه على بعض

منادیا ينادي من الليل يا منصور يا منصور فيخرج الناس إلى الصوت فلا يجدون أحدا ثم ينادي الليلة الثانية ثم الثالثة قال فيجتمعون فيقولون يا أيها الناس أترجعون الى الأعرابية بعد الهجرة وترجعون على أعقابكم وتدعون مجاهدكم وخططكم ودار هجرتكم ومقابر موتاكم قال فيولون عليهم رجلا .

۱۱۷۰﴾ ہم سے بیان کیا ولید نے، یزید بن سعید سے، انہوں نے یزید بن ابو عطاء سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ جب جنگ ختم ہوجائے گی۔ تو قبیلہ مُضر والے بیت المقدس کے قریشی سے کہیں گے بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں وہ کچھ عطاء کیا ہے جو کسی اور کو عطاء نہیں کیا۔ لہٰذا وہ سب کچھ اپنے باپ کی اُولاد کو دے؟ تو وہ کہے گا کہ جو یمن والے ہیں وہ یمن چلے جائیں اور جو عجمی ہیں وہ اِنطا کیہ چلے جائیں اور ہم تمہیں تین دِن کی مُہلت دیتے ہیں، جو ایسا نہ کرے گا تو اس کا خون حلال ہوجائے گا۔ اس پر یمن والے زبراء چلے جائیں گے اور عجمی اِنطا کیہ چلے جائیں گے، یمنی زبراء میں ہوں گے جب وہ کسی اِعلان کرنے والے کی آواز سُنیں گے جو رات کے وقت پکار رہا ہوگا کہ اَے منصور! اَے منصور! لوگ آواز کی طرف نکلیں گے لیکن وہ کسی کو بھی نہ پائیں گے، پھر دوسرے دِن آواز آئے گی، پھر تیسرے دِن آواز آئے گی تب وہ جمع ہوں گے اور کہیں گے کہ اَے لوگو! کیا تم ہجرت کے بعد دیہاتوں کی طرف واپس لوٹو گے اور ایڑیوں کے بَل پلٹ جاؤ گے! اور اپنے مجاہدوں، اپنے راستوں، اپنے ہجرت کے گھروں اور اپنے مُردوں کی قبریں چھوڑ دو گے، تو وہ ان کے خلاف ایک آدمی کو امیر بنا دیں گے۔

۞ ۞ ۞

۱۱۷۱. قال الوليد فأخبرني جراح عن أرطاة قال: فيجتمعون وينظرون لمن يبايعون؟ فبيناهم كذلك إذ سمعوا صوتا ما قاله انس ولا جان بايعوا فلانا باسمه ليس من ذي ولا ذو ولكنه خليفة يماني

۱۱۷۱﴾ الولید نے، جراح سے روایت کی ہے کہ، اَرطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ پھر وہ لوگ جمع ہوجائیں گے اور دیکھیں گے کہ کِس کی بیعت کریں؟ وہ اِسی حالت میں ہوں گے کہ اَچانک ایک آواز سُنیں گے جو نہ اِنسان کی ہوگی اور نہ جنات کی، کہ فلاں نام والے شخص کی بیعت کرلو اور وہ نہ ان میں سے ہوگا اور نہ اُن میں سے بلکہ وہ وہ یمنی خلیفہ ہوگا۔

۞ ۞ ۞

۱۱۷۲. قال الوليد قال كعبؓ إنه يماني قرشي وهو أمير العصب والعصب فيه انتقاص أهل اليمن ومن تبعهم من سائر الذين خرجوا من بيت المقدس

۱۱۷۲﴾ ولید کہتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ اَمیر یمانی قریشی ہوگا اور وہ اَمیر عصب کا ہوگا اور عصب میں اَہلِ یمن کی کمی ہوگی اور ان کے پیروکار تمام وہ لوگ ہوں گے جو بیت المقدس سے نکلے ہوں گے۔

۞ ۞ ۞

۱۱۷۳. حدثنا أبو بكر عن أبي بكر بن عبدالله عن أبي الزاهرية حدير بن كريب عن كعبؓ قال: فيخرج أهل اليمن الى مقدم الأرض فينزلون على لخم وجذام فيواسونهم في

معايشهم حتى يكونوا فيها سواء

۱۱۷۳﴿ ہم سے بیان کیا ابوبکر نے ابوبکر بن عبداللہ سے، انہوں نے ابوالزاہریۃ سے، انہوں نے حدیر بن کریب رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ: یمن والے زمین کے اَگلے حصے پر نکلیں گے اور قبیلہ لخم اور جذام کے ہاں ٹھہریں گے۔ ان کو اپنی تجارت میں شریک کریں گے اور ایک دوسرے کے برابر ہو جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۱۷۴. حدثنا الوليد عن جراح عن أرطاة قال: فتكون لخم وجذام وجدس وعاملة مغوثة لهم يومئذ لآل يعقوب فتراسل اليمن والحمراء وهم الموالي فيجتمعون عصبا كاجتماع قزع الخريف يعني السحاب المتقطع

۱۱۷۴﴿ ہم سے بیان کیا ولید نے، جراح سے انہوں نے اُرطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ سے وہ فرماتے ہیں کہ: لخم اور جذام اور جدس اور عاملہ اُس زمانے میں جائے پناہ ہوں گے، جیسے حضرت یوسف علیہ السلام آلِ حضرت یعقوب علیہ السلام کے لئے جائے پناہ تھے، پھر یمن اور حمراء ٹولیوں میں آئیں گے۔ وہ آزاد کردہ غلام ہوں گے۔ اور عصب میں جمع ہوں گے جیسے بادل کے ٹکڑے آسمان پر ہوتے ہیں۔

○ ○ ○

۱۱۷۵. حدثنا أبو معاوية وأبو أسامة ويحي بن اليمان عن الأعمش عن ابراهيم التيمي عن أبيه عن علي رضى الله عنه قال: ينقص الدين حتى لا يقول أحد لا إله إلا الله وقال بعضهم حتى لا يقال الله الله ثم يضرب يعسوب الدين بذنبه ثم يبعث الله قوما قزع كقزع الخريف اني لأعرف اسم أميرهم ومناخ ركابهم.

۱۱۷۵﴿ ہم سے بیان کیا ابومعاویہ اور ابواُسامۃ اور یحیٰ بن الیمان نے الاعمش سے، انہوں نے ابراہیم التیمی سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ: دین کم ہوتا رہے گا یہاں تک کہ کوئی لَآ اِلٰہ اِلا اللہ کہنے والا نہ ہوگا اور بعض راویوں نے کہا ہے کہ اللہ اللہ کہنے والا کوئی نہ ہوگا۔ دین پر چلنے والے دین پرستی کے گناہ میں مارا جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ ایسی قوم اُٹھائیں گے جو بہار کے بادلوں کی طرح ٹکڑوں میں ہوں گے، مَیں ان کے اُمیر کا نام اور ان کے سواریوں کے اُترنے کی جگہ تک کو جانتا ہوں۔

○ ○ ○

۱۱۷۶. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن الحارث بن يزيد سمع عقبة بن راشد الصدفي عن عبدالله بن حجاج عن عبدالله بن عمرو بن العاص رضى الله عنهما قال من استطاع أن يموت بعد أمير العصب فليمت

۱۱۷۶﴿ ہم سے بیان کیا ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے الحارث بن یزید سے، انہوں نے سنا عقبۃ بن راشد

الصدفی سے، انہوں نے عبداللہ بن حجاج رحمہ اللہ تعالی سے، انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہما سے وہ فرماتے ہیں کہ: جس میں یہ طاقت ہو کہ وہ عصب کے اُمیر کے بعد مَر سکے تو اُسے مَر جانا چاہیے۔

٭ ٭ ٭

١١٧٧. حدثنا ابن وهب عن ابن أنعم عن أبي عبدالرحمن الحبلي عن عبدالله بن عمرؓ قال: ثلاثة أمراء يتوالون تفتح الأرضين كلها عليهم كلهم صالح الجابرثم المفرح ثم ذو العصب يمكثون أربعين سنة ثم لا خير في الدنيا بعدهم

١١٧٧﴿ ہم سے بیان کیا اِبن وہب نے اِبن اَنعم سے، انہوں نے ابو عبدالرحمٰن الحبلی سے، انہوں نے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے وہ فرماتے ہیں کہ: تین (3) اُمراء پے دَر پے آئیں گے۔ وہ پوری زَمین کو فتح کریں گے۔ وہ سب نیک ہوں گے، پہلے جابر، پھر مفرح، پھر ذو العصب ہوگا۔ پھر وہ چالیس (40) سال رہیں گے پھر اُن کے بعد دُنیا میں کوئی بھلائی نہ ہوگی۔

٭ ٭ ٭

١١٧٨. حدثنا بقية بن الوليد وعبدالقدوس وعبدالله بن مروان عن أبي بكر بن أبي مريم عن المشيخة عن كعبؓ قال: صاحب جلاء أهل اليمن رجل من بني هاشم منزله ببيت المقدس حرسه إثنا عشر ألفا يجلي أهل اليمن حتى ينتهوا إلى مقدم الأرض فينزلوا على لخم وجذام فيوسونهم في معايشهم حتى يصيروا فيها سواء ثم يقبل أهل اليمن بعضهم على بعض فيقولون أين تذهبون وإلى ما ترجعون فينتدب لهم رجل منهم فيقول أنا رسولكم الى واليكم هذا برسالتكم فينطلق حتى يقدم عليه بيت المقدس بكتابهم ورسالتهم أن يعفيهم ويردهم إلى منازلهم فيأمر بضرب عنقه فاذا أبطأ عليهم بعثوا رجلا آخر فاذا قدم عليه أمر بضرب عنقه فاذا أبطو عليهم بعثوا رجلا آخر فيأمر بضرب عنقه فيخلصه الله تعالى حتى يقدم عليهم فيخبرهم بقتل صاحبيه وما أراد من قتله فيجتمعون فيولون عليهم أميرا منهم ثم يسيرون إليه فيقاتلونه فينصرهم الله تعالى عليه ويقتلوه ثم يقبلوا على قريش فلا يبقى قرشي الا قتلوه حتى يصاب نعل من نعالهم فيقال هذه نعل قرشي.

١١٧٨﴿ ہم سے بیان کیا بقیہ بن ولید اور عبدالقدوس اور عبداللہ بن مروان نے انہوں نے، ابو بکر بن ابو مریم سے، انہوں نے المشائخ، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ: یمن والوں کا پیشوا بنو ہاشم کا ایک آدمی ہوگا جو بیت المقدس میں ہوگا۔ اس کے بارہ (12) ہزار پہرے دار ہوں گے۔ وہ اہلِ یمن کے ہمراہ زَمین کے اگلے حصے تک پہنچ جائیں گے۔ پھر وہ قبیلہ لخم اور جذام کے یہاں اُتریں گے۔ وہ ان کو اپنی تجارتوں میں حصہ دیں گے، اس طرح وہ اس میں بَرابَر ہو جائیں گے۔

پھر اہلِ یمن ایک دوسرے سے کہیں گے کہ تم کہاں جارہے ہو؟ اور کس کی طرف لوٹ رہے ہو؟ اُن میں سے ایک آدمی کہے گا
لیں تمہاری طرف سے تمہارے اُمیر تک یہ پیغام پہنچاؤں گا۔ وہ روانہ ہوگا اور وہ اُمیر کے پاس بیت المقدس تک ان لوگوں کے خط
اور پیغام پہنچائے گا، اور اس سے درخواست کرے گا کہ وہ اُنہیں معاف کردے اور اُنہیں ان کے ٹھکانوں کی طرف واپس بھیج دے،
اُمیر اس کی گردن اُڑانے کا حکم دے گا، جب لوگوں کے پاس اس آدمی کے واپس آنے میں دیر ہوگی تو وہ دوسرا آدمی بھیجیں گے
جب وہ اُمیر کے پاس آئے گا تو وہ اس کی گردن بھی مارنے کا حکم دے گا۔ جب اس کے لوٹنے میں بھی دیر ہوگی تو وہ تیسرا آدمی
بھیجیں گے، اُمیر اس کی بھی گردن مارنے کا حکم دے گا، تو اللہ تعالیٰ اُس کو اُمیر سے نجات دیدے گا، وہ اپنے لوگوں کے پاس لوٹ
کر اُنہیں اپنے ساتھیوں کے قتل ہوجانے کی خبر دے گا اور یہ کہ اُسے بھی قتل کرنے کا اِرادہ کیا گیا تھا مگر وہ بچ گیا۔ پھر یہ سب یمن
والے اکٹھے ہوجائیں گے، اور اَپنوں میں سے ایک کو اُمیر بنائیں گے، پھر وہ اس کی طرف روانہ ہوں گے اور اس سے لڑیں گے۔
اللہ تعالیٰ اُمیر کے خلاف ان کی مدد فرمائے گا، وہ اُمیر کو قتل کردیں گے، پھر وہ قریشیوں کی طرف متوجہ ہوکر ان سب کو قتل کردیں گے،
یہاں تک کہ قریشیوں کی جوتیوں میں سے کوئی جوتی ملے گی تو کہا جائے گا کہ یہ قریشی کی جوتی ہے !!!

○ ○ ○

۱۱۷۹. حدثنا عبدالله بن مروان عن يونس بن عبدالرحمن بن أبي زرعة قال سمعت تبيعا يقول: تجتمع مضر لا أدري أتتبعهم ربيعة أم لا وأهل اليمن بوادي ايلياء فيقتتلوا فيقتل مضر حتى يسيل الوادي بدمائهم.

۱۱۷۹﴾ ہم سے بیان کیا عبداللہ بن مروان نے، انہوں نے یونس بن عبدالرحمٰن بن ابی زرعہ سے، انہوں نے حضرت تبیع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: قبیلہ مُضر جمع ہوں گے مجھے نہیں معلوم کہ قبیلہ ربیعہ اُن کی پیروی کرے گا یا نہیں! اور اہلِ یمن وادی اِیلیاء (بیت المقدس) میں جمع ہوں گے، اہلِ یمن اور مُضر کی جنگ ہوگی۔ مُضر والوں کو قتل کردیا جائے گا اور وادی ان کے خون سے بہے گی۔

○ ○ ○

۱۱۸۰. حدثنا عبدالله بن مروان عن خالد عن شرجيل بن مسلم الخولاني عن الصنابحي قال: تقبل قيس يومئذ حتى لا يبقى منهم ما يملأ بطن واد ولا راس اكمة.

۱۱۸۰﴾ ہم سے بیان کیا عبداللہ بن مروان نے، الد سے، انہوں نے شرجیل بن مسلم الخولانی سے، انہوں نے صُنابحی رحمہ اللہ تعالیٰ سے وہ فرماتے ہیں کہ: اس وقت قبیلۂ قیس والے آئیں گے کسی وادی کا پیٹ اور کسی چٹان کا سَر باقی نہ رہے گا مگر یہ اُسے اپنی کثرت سے بھردیں گے۔

○ ○ ○

۱۱۸۱. حدثنا يحيى بن سعيد العطار عن سليمان بن عيسى وكان علامة في الفتن قال بلغني أن المهدي يمكث أربعة عشر سنة ببيت المقدس ثم يموت ثم يكون من بعده

شريف الذكر من قوم تبع يقال له منصور ببيت المقدس احدى وعشرين سنة خمسة عشر منها عدل وثلاث سنين جور وثلاث سنين منها حرمان الأموال لا يعطى أحد درهم يقسم أهل الذمة بين مقاتلته وهو الذي يقفى المولي عمق الأعماق وهو الذي يدوس ولد اسماعيل كما يدوس البقر الأندر وهو الذي يخرج عليه الموالى اسمه اسم نبي وكنيته كنية نبي يسير اليه من الأعماق حتى يلقى منصور ببطن أريحا فيقاتله فيقتله ثم يملك المولى وينفى ولدقحطان وولد إسماعيل إلى مدينتي كنز العرب المدينة وصنعاء وهو الذي يخرج على يديه الترک والروم حتى يملو كا ما بين عمق أنطاكية الى جبل الكربل بفلسطين بمرج مدينة عكا يملک المولى ثلاث سنين ثم يقتل ثم يملک من بعده هيم المهدي الثاني وهو الذي يقتل الروم ويهزمهم ويفتح القسطنطنية ويقيم فيها ثلاث سنين أربعة أشهر وعشرة أيام ثم ينزل عيسى بن مريم عليهما السلام فيسلم الملک اليه

۱۱۸۱﴾ ہم سے بیان کیا یحیٰی بن سعید العطار نے سلیمان بن عیسٰی رحمہ اللہ تعالٰی سے جو کہ فتنوں کے جاننے میں بڑے عالم شمار ہوتے تھے فرماتے ہیں کہ: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام چودہ (14) سال بیت المقدس میں رہیں گے پھر وفات پا جائیں گے، پھر اس کے بعد اچھی شہرت والا تبع قوم سے ہوگا۔اس کا نام ''منصور'' ہوگا،وہ بیت المقدس میں اِکیس (21) سال رہے گا، پندرہ (15) سال اس میں سے اِنصاف کے ہوں گے اور تین (3) سال ظُلم کے،اور تین (3) سال مال سے محرومی کے،کوئی کسی کو ایک دِرہم بھی نہ دے گا، ذِمّیوں کو لڑنے والوں کے درمیان تقسیم کر دیا جائے گا، یہ آزاد کردہ غلاموں کو گہرے گڑھوں میں رکھے گا۔ یہ اَولادِ حضرت اِسماعیل علیہ السلام کو اس طرح کھا جائے گا جیسا کہ گائے گھاس کو کھا جاتی ہے،ان کے خلاف آزاد کردہ ایک غلام خُروج کرے گا جس کا نام نبی کریم ﷺ کے نام پر اور کنیت نبی کریم ﷺ کی کنیت پر ہوگی،وہ اس کی طرف گہرائی سے نکلے گا۔مَنصور کا اس سے مقامِ اریحا میں آمنا سامنا ہوگا،وہ لڑیں گے،مَنصور کو قتل کر دیا جائے گا، پھر وہ آزاد کردہ غلام بادشاہ بنے گا،وہ قحطان اور حضرت اِسمٰعیل علیہ السلام کی اَولاد کو دو شہروں کنز العرب مدینہ اور صنعاء کی طرف جلاوطن کرے گا، وہ تُرک اور رُوم سے مل کر خُروج کریں گے، یہ لشکر وہ انطاکیہ کی گہرائی سے (مقامِ) کربل کے پہاڑ تک جو کہ فلسطین مرج مدینہ میں ہے تک جگہ بھر دے گا وہ آزاد کردہ غلام تین (3) سال بادشاہ رہے گا پھر اُسے قتل کر دیا جائے گا،اس کے بعد ہیم المہدی ثانی بادشاہ بنے گا جو رُوم کے ساتھ لڑے گا اور اُنہیں شکست دے گا اور قسطنطنیہ کو فتح کرے گا،وہ وہاں تین (3) سال چار (4) مہینے دس 10 دِن رہے گا، پھر حضرت عیسٰی بن مریم علیہما السلام نازل ہوں گے اور بادشاہت ان کے حوالے کر دی جائے گی۔

○ ○ ○

۱۱۸۲. حدثنا بقية بن الوليد وعبدالقدوس عن صفوان بن عمرو عن شريح بن عبيد عن كعبٌ قال: سيلي أموركم غلمان من قريش يكونوا بمنزلة العجاجيل المربية على

المذاود ان تركت آكلت ما بين يديها وان أفلتت نطحت من أدركت

۱۱۸۲۔ ہم سے بیان کیا بقیہ بن ولید اور عبدالقدوس نے، انہوں نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے شریح بن عبید سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ: عنقریب تمہارے اُمیر قریش کے لڑکے ہوں گے وہ بمنزلہ بچھڑوں کے ہوں گے اگر اُنہیں چھوڑ دیا جائے تو سامنے کی چیزوں کو کھا جائے اور اگر وہ سَرکش ہو جائیں تو جسے پائیں سینگ سے ماریں۔

○ ○ ○

۱۱۸۳۔ حدثنا بقية وعبدالقدوس عن صفوان بن عمرو قال حدثني رجل من شعبان قال جلس عبدالله بن عمرو بن العاص رضى الله عنهما في مسجد دمشق ليس فيهم الا أهل اليمن فقال: ياأهل اليمن كيف أنتم اذا أخرجناكم من الشام واستأثرنا بها عليكم؟ قالوا أو يكون ذلک قال نعم ورب الكعبة، فقال مالكم لا تكلمون؟ فقال بعض القوم أفنحن أظلم فيه أم أنتم؟ قال بل نحن فقال اليماني الحمد لله سيعلم الذين ظلموا أي منقلب ينقلبون.

۱۱۸۳۔ ہم سے بیان کیا بقیہ اور عبدالقدوس نے صفوان بن عمرو سے، کہتے ہیں کہ مجھ سے بیان کیا قبیلہ شعبان کے ایک شخص نے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما دِمشق کی مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اس (مسجد) میں اہلِ یمن کے علاوہ اور کوئی نہ تھا، تو حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ: اَے اہلِ یمن! تمہاری کیا حالت ہوگی جب ہم تمہیں شام سے نکالیں گے، اور اپنے آپ کو تم پر ترجیح دیں گے؟ اہلِ یمن نے پوچھا، کہ کیا یہ ہو کر رہے گا؟ فرمایا رَبّ کعبہ کی قسم ضرور ہوگا۔ پھر ارشاد فرمایا کہ: تم جواب کیوں نہیں دیتے؟ لوگوں نے کہا کہ کیا اُس وقت ہم ظالم ہوں گے یا آپ لوگ؟ اِرشاد فرمایا کہ ہم ظالم ہوں گے، یمنی نے کہا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عنقریب ظالموں کو پتہ چل جائے گا کہ وہ کس کروٹ پہ پلٹیں گے، اور ان کا کیا برا حال ہوگا۔

○ ○ ○

۱۱۸۴۔ حدثنا بقية عن صفوان عن عامر بن عبدالله أبي اليمان الهوزني عن كعبؓ قال: لن تزالوا في رخاء من العيش مالم ينزل الخليفة بيت المقدس

۱۱۸۴۔ ہم سے بیان کیا بقیہ نے صفوان سے، انہوں نے عامر بن عبداللہ ابوالیمان سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ: اس وقت تک آرام سے رہو گے جب تک بیت المقدس میں خلیفہ نہ ہو۔

○ ○ ○

۱۱۸۵۔ قال الوليد يلي المهدي فيظهر عدله ثم يموت ثم يلي بعده من أهل بيته من يعدل ثم يلي منهم من يجور ويسيء حتى ينتهي إلى رجل منهم فيجلي اليمن الى اليمن ثم

يسيرون اليه فيقتلونه ويولون عليهم رجلا من قريش يقال له محمد وقال بعض العلماء انه من اليمن على يدي ذلك اليماني تكون الملاحم

۱۱۸۵۔ ولید رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں حضرت مہدی علیہ السلام اَمیر بنیں گے۔ عدَل ظاہر ہو جائے گا پھر وہ فوت ہو جائیں گے، اس کے بعد ان کے گھر کا ایک فرد اَمیر بنے گا جو عدَل کرے گا۔ پھر ان میں سے ایسا آدمی اَمیر بنے گا جو ظلم کرے گا اور برائی کرے گا پھر حکومت ایسے آدمی کے پاس جائے گی جو یمن والوں کو یمن کی طرف جلاوطن کرے گا، پھر وہ اس کی طرف آئیں گے اور اُسے قتل کر دیں گے، اور ایک قریشی کو اپنا اَمیر بنائیں گے جس کا نام ''محمد'' ہوگا۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ وہ یمن سے تعلق رکھے گا، اور اس کے ہاتھوں جنگیں ہوں گی۔

○ ○ ○

١١٨٦. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن عبدالله بن عمروؓ قال: بعد المهدي الذي يخرج أهل اليمن الى بلادهم ثم المنصور ثم من بعده المهدي الذي تفتح على يديه مدينة الروم

۱۱۸۶۔ ہم سے بیان کیا رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے، انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہ فرماتے ہیں کہ: حضرت مہدی علیہ السلام کے بعد وہ ہوگا جو یمن والوں کو ان کے شہروں کی طرف نکالے گا پھر منصور ہوگا۔ اس کے بعد وہ حضرت مہدی علیہ السلام ہوں گے جن کے ہاتھوں رُوم کا شہر فتح ہوگا۔

○ ○ ○

١١٨٧. حدثنا بقية وعبدالقدوس عن صفوان بن عمرو عن شريح عن كعبؓ قال: ما المهدي الا من قريش وما الخلافة الا في قريش غير أن له أصلا ونسبا في اليمن.

۱۱۸۷۔ ہم سے بیان کیا بقیہ اور عبدالقدوس نے، صفوان بن عمرو سے، انہوں نے شریح سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت مہدی علیہ السلام قریش میں سے ہوں گے، اور خلافت قریش میں رہے گی۔ البتہ یہ بات ہے کہ ان کی اَصل اور نسب یمنی ہوگا۔

○ ○ ○

١١٨٨. حدثنا أبو المغيرة عن سعيد بن سنان عن أبي الزاهرية قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان قريشا أعطيت مالم يعط الناس أعطيت ما أمطرت السماء وما جرت به الأنهار وما سالت به السيول ولمن مضى منهم خير ممن بقى ولا يزال رجل من قريش يتصدى لهذا الأمر إما ابتزاز واما انتزاء وايم الله لئن أطعتم قريشا لتقطعنكم في الأرض أسباطا أيها الناس اسمعوا قول قريش ولا تعملوا بأعمالهم

۱۱۸۸۔ ہم سے بیان کیا ابو المغیرۃ نے، سعید بن سنان سے، انہوں نے ابو الزاہریہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے وہ فرماتے ہیں کہ:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک قریش کوایسی چیز دی گئی ہے جو دوسرے لوگوں کونہیں دی گئی، اُنہیں ایسی چیز دی گئی جس کی
[illegible]
ہیں ان کے لئے خیر ہے بہ نسبت اُن کے جو باقی ہیں۔ قریش کا کوئی نہ کوئی آدمی حکومت کے دَر پے رہے گا، یا تو مال خرچ کر کے یا
چھین کر، اللہ کی قسم! اگر تم قریش کی اِطاعت کرو گے تو وہ تمہیں الگ الگ ٹکڑوں میں بانٹ دیں گے۔ اَے لوگو! قریش کی بات سنو
! مگران جیسے اَعمال نہ کرنا!

○ ○ ○

۱۱۸۹. حدثنا الوليد عن اسماعيل بن رافع عن اسماعيل بن محمد بن عمرو بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يا معشر قريش لا تزالوا ولاة هذا الأمر ما أطعتم الله تعالى فاذا عصيتموه التحاكم عن وجه الأرض كما التحي عصاي هذه ثم قشع طائفة من لحاها فالقاه في الأرض.

۱۱۸۹﴾ ہم سے بیان کیا ولید نے، اِسماعیل بن رافع سے، انہوں نے اِسماعیل بن محمد بن عمرو بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: اے قریش کی جماعت! تم مُسلسل اس حکومت کے اَمیر رہو گے جب تک تم اللہ تعالیٰ کی اِطاعت کرو گے، جب تم اُس کی نافرمانی کرو گے تو وہ تمہیں زَمین کے چہرے سے چیر دے گا جیسے مَیں اپنی لاٹھی کو نوچ رہا ہوں، پھر آپ ﷺ نے اَپنی لاٹھی سے ایک ٹکڑا چیر کر زَمین پر ڈال دیا۔

○ ○ ○

۱۱۹۰. حدثنا أبو المغيرة قال حدثني ابن عياش عن المشيخة عن كعبؓ قال يكون بعد المهدي خليفة من أهل اليمن من قحطان أخو المهدي في دينه يعمل بعمله وهو الذي يفتح مدينة الروم ويصيب غنائمها قال كعب ويلي الناس رجل من بني هاشم ببيت المقدس، يطفيء سننا كانت معروفة ويبتدع سننا لم تكن حتى لا تجد عالما يحدث بحديث واحد وفي زمانه الخسف والمسخ ويعود الاسلام غريبا فالتمسک يومئذ بدينة كالقابض على الجمر و كخارط القتاد في ليلة مظلمة ويرسل ابنته تخطرفي الأسراق معها الشرط عليها بطيطان من هب لا توارى مقبلة ولا مدبرة فلو تكلم في ذلک رجل ضربت عنقه

۱۱۹۰﴾ ہم سے بیان کیا ابوالمغیرۃ نے، کہا کہ مجھ سے بیان کیا ہے اِبن عیاش نے اپنے مشائخ سے، انہوں نے روایت کی ہے کہ حضرت کعب، رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: حضرت مہدی علیہ السلام کے بعد اَہلِ یمن کے قبیلہ قحطان کا ایک آدمی خلیفہ بنے گا جو حضرت مہدی علیہ السلام کا دِینی بھائی ہوگا۔ وہ انہی جیسا عمل کرے گا اور رُوم کا شہر کو فتح کرے گا اور اس کا مالِ غنیمت حاصل کرے گا، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بنو ہاشم کا ایک آدمی بیت المقدس کا اَمیر بنے گا۔ وہ معروف سُنّتوں کو مٹائے گا اور بدعات اِیجاد کرے گا۔ حدیث کا کوئی عالم موجود نہ ہوگا۔ اس کے زَمانے میں دَھنسنا اور مسخ کا وُقوع ہوگا۔ اور اِسلام

اجنبیت کی طرف لوٹ جائے گا جیسے کہ ابتداء میں اجنبی تھا، اس زمانے میں اپنے دین کو تھامنے والا انگارے کو پکڑنے والے کی طرح ہوگا، ایک آدمی اپنی بیٹی بازار میں گھومنے کے لئے بھیجے گا۔ اس کے ہمراہ پولیس ہوگی۔ اس نے سونے کے موزے پہنے ہوں گے نہ وہ آگے سے ڈھکی ہوگی نہ پیچھے سے، اگر کوئی شخص اس کے متعلق بات کرے گا تو اُس کی گردن اُڑادی جائے گی۔

○ ○ ○

١١٩١. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن محمد بن زياد بن المهاجر عن أبي اسحاق عن عبدالله بن شرحبيل بن حسنة قال حدثني عمرو بن العاص رضى الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: أول الناس فناء بقريش

۱۱۹۱﴾ ہم سے بیان کیا ابن وہب نے، انہوں نے ابن لہیعہ سے، محمد بن زیاد بن المہاجر سے، انہوں نے ابو اسحاق سے، انہوں نے عبداللہ بن شرحبیل بن حسنہ سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا ہے عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا کہ: لوگوں میں سب سے پہلے قریش ختم ہوں گے۔

○ ○ ○

١١٩٢. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عن عمر بن محمد بن زيد عمن حدثه عن أبي هريرة رضى الله عنه قال اذا قالت نزار وقالت أهل اليمن يا قحطان نزل الصبر ورفع النصر وسلط عليهم الحديد

۱۱۹۲﴾ ہم سے بیان کیا ابوالمغیرۃ نے ابن عیاش سے، انہوں نے عمر بن محمد بن زید سے، انہوں نے ایک راوی سے کہ انہوں نے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب قبیلہ نزار آواز لگائیں گے کہ "اَے نزار! اور اہلِ یمن آواز لگائیں گے کہ "اَے قحطان!" تب صبر نازل ہوگا اور مدد اُٹھادی جائے گی اور (مسلط کردیا جائے گا) ان پر لوہا۔

○ ○ ○

١١٩٣. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن عبدالرحمن بن قيس الصدفي عن أبي عن جد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال القحطاني بعد المهدي والذي بعثني بالحق ما هو دونه

۱۱۹۳﴾ ہم سے بیان کیا رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن قیس الصدفی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے دادا سے، انہوں نے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ ارشادفرماتے ہیں کہ (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کے بعد قحطانی ہوگا۔ اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے وہ اس کے سوا نہ ہوگا۔

○ ○ ○

١١٩٤. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال: يكون بين المهدي وبين الروم هدنة ثم يهلك المهدي ثم يلي رجل من أهل بيته يعدل قليلا ثم يسل سيفه على أهل فلسطين فيثورون به فيستغيث بأهل الأردن فيمكث فيهم شهرين يعدل بعد المهدي ثم يسل سيفه عليهم فيثورون به فيخرج هاربا حتى ينزل دمشق فهل رأيت الأسكفة التي عند

باب الجابية حيث موضع توابيت الصرف الحجر المستدير دونه على خمسة أذرع عليها

يلبث ولا يلقى إلا ذكر لله حتى يقال قد أرسلت الروم فيها بين صور الى عكا فهي الملاحم

۱۱۹۴ ہم سے بیان کیا الحکم بن نافع نے جراح سے، انہوں نے روایت کی ہے کہ ارطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت مہدی علیہ السلام اور رُوم کے درمیان مصالحت ہوگی، پھر حضرت مہدی علیہ السلام وفات پاجائیں گے، پھر اس کے گھر کا ایک فرد امیر بنے گا جو کچھ عرصہ اِنصاف کرے گا۔ پھر وہ اہلِ فلسطین پر تلوار سونت لے گا، وہ اس کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوں گے اور اُردن والوں سے مدد مانگیں گے۔ وہ ان میں دو مہینے تک رہے گا، حضرت مہدی علیہ السلام کے بعد اِنصاف کرے گا، پھر وہ ان پر بھی تلوار سونت لے گا، وہ بھی اس کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوں گے۔ پھر وہ وہاں سے بھاگ کر دِمشق پہنچ جائے گا۔ جابیہ کے دروازے کے قریب پانچ ہاتھ کا جو گول پتھر رکھا گیا ہوگا، اس پر اُسے ذبح کیا جائے گا، ابھی اس کے خون کا واقعہ تازہ ہوگا۔ کہ کہا جائے گا کہ رُوم نے لشکر بھیج دیا ہے جو صور سے ''مقامِ عکا'' تک ہے، پھر جنگیں ہوں گی۔

○ ○ ○

۱۱۹۵. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن ابي قبيل عن رجل منهم سمع عبدالله بن عمرو رضى الله عنهما يقول كيف أنتم يا معشر أهل اليمن إذا اخرجتكم مضر قلنا يكون ذلک يا أبا محمدة؟ قال نعم والذي نفسي بيده وهم لكم ظالمون فقال رجل من اليمن سيعلم الذين ظلموا اي منقلب ينقلبون قال عبدالله اما لو ادركت ذلک لكنت معكم

۱۱۹۵ ہم سے بیان کیا ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے، انہوں نے اپنے میں سے ایک شخص سے جس نے سنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ اَے یمن والو! تمہاری کیا حالت ہوگی جب تمہیں (قبیلۂ) مُضر نکالیں گے؟ ہم نے عرض کیا کہ اَے ابو محمد! کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا جی ہاں، اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اور وہ تم پر ظُلم کرنے والے ہوں گے یمن کے ایک آدمی نے کہا کہ عنقریب ظالم جان جائیں گے کہ وہ کس کروٹ پر پلٹیں گے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اگر مَیں اُسے پالوں تو مَیں تمہارے ساتھ ہوں گا۔

○ ○ ○

۱۱۹۶. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن مرة بن ربيعة عن أبي شمر المعافري قال: صاحب الجند يوم عقبة أفيق غلام من مذحج على فرس أبنى بفخذها أو بساقها أثر.

۱۱۹۶ ہم سے بیان کیا رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے، انہوں نے مُرّۃ بن ربیعہ سے، انہوں نے روایت کی ہے کہ ابو شمر المعاوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: لشکر کا اُمیر قبیلہ مذحج کا ایک لائق غلام ہوگا جو ایسے گھوڑے پر سوار ہوگا جس کی ران یا پنڈلی پر نشان بنا ہوگا۔

○ ○ ○

۱۱۹۷. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن قيس بن رافع عن أبي هريرة رضي الله عنه قال لا تستريبوا هلكة قريش فانهم أول من يهلک حتى إن النعل ليوجد في المزبلة فيقال خذوا هذه النعل انها لنعل قريشي

۱۱۹۷﴿ ہم سے بیان کیا ابن وہب نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے قیس بن رافع سے، انہوں نے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: قریش کی ہلاکت میں شک نہ کرو! بے شک وہ سب سے پہلے ہلاک ہوں گے، یہاں تک کہ ایک جوتا کوڑے دان میں پڑا ہوا ہوگا۔ تو کہا جائے گا کہ یہ جوتا لے لو یہ قریش کا ہے!!!

○ ○ ○

۱۱۹۸. حدثنا ابن وهب عن يونس عن ابن شهاب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: لعائشة رضي الله عنها ان قومک أسرع الناس فناء فبكت عائشة فقال ما يبكيک يا عائشه تظني بني تميم دون قريش اني لم أرد رهطک خاصة ولكني أردت قريشا كلها يفتح الله عليهم الدنيا فتستشرفهم العيون وتستحليهم المنايا فهم أسرع الناس فناء

۱۱۹۸﴿ ہم سے بیان کیا ابن وہب نے یونس سے، انہوں نے ابن شہاب کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ: تیری قوم سب سے پہلے فنا ہوگی، تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رونے لگیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: اَے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا!) تجھے کیا چیز رُلا رہی ہے؟ تو سمجھتی ہے کہ میری مُراد بنو تمیم ہے۔ مَیں نے خاص کر تیری قوم کا اِرادہ نہیں کیا بلکہ مَیں نے پورے قریش کی بات کی ہے، اللہ تعالیٰ ان پر دُنیا کھول دے گا تو ان کی آنکھیں دُنیا کی طرف اُٹھ جائیں گی، اور آرزوئیں ان کا زیور بن جائیں گی، اس کے بعد یہ لوگوں میں سب سے زیادہ تیزی کے ساتھ فنا ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۱۹۹. حدثنا ابن وهب عن موسى بن أيوب عن سليط بن شعبة الشعباني عن أبيه عن كريب بن أبرهة عن كعبؓ قال: اذا رأيت العرب تهاونت بأمر قريش ثم رأيت الموالي تهاونت بأمر العرب ثم رأيت مسلمة الأرضين تهاونت بأمر الموالي فقد غشيتک أشراط الساعة قال كريب فقلت له يا أبا اسحاق ان حذيفة حدثنا حديثا بالأحمرين قال ذاک اذا منعت الأقلام الوسائد قال ابو عبدالله الوسائد العمال والأقلام الكتاب

۱۱۹۹﴿ ہم سے بیان کیا ابن وہب نے موسیٰ بن ایوب سے، انہوں نے سلیط بن شعبۃ الشعبانی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے کریب بن ابرہہ سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ: جب تُو دیکھے کہ عرب قریش کی توہین کر رہے ہیں۔ پھر تُو دیکھے کہ آزاد کردہ غلام عرب کی توہین کر رہے ہیں۔ پھر تُو دیکھے کہ کسان ان آزاد کردہ غلاموں کی توہین کر رہے ہیں تو یہ قیامت کی علامتوں میں سے ہیں۔ حضرت کریب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مَیں نے عرض کیا کہ

اَے ابو اِسحاق! حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں احمرین کی ایک حدیث سُناتے تھے؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اس کا وقوع اس وقت ہوگا جب عالین اور کاتبین روک دیے جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۲۰۰. حدثنا الوليد عن أبي عبدالله مولى بني أمية عن محمد بن الحنيفة قال ينزل خليفة من بني هاشم بيت المقدس يملأ الأرض عدلا يبني بيت المقدس بناء الم يبنى مثله يملک أربعين سنة تكون هدنة الروم على يديه في سبع سنين بقين من خلافته ثم يغدرون به ثم يجتمعون له بالعمق فيموت فيها غما ثم يلي بعده رجل من بني هاشم ثم تكون هزيمتهم وفتح القسطنطنية على يديه ثم يسير إلى رومية فيفتحها ويستخرج كنوزها ومائدة سليمان بن داود عليهما السلام ثم يرجع إلى بيت المقدس فينزلها ويخرج الدجال في زمانه وينزل عيسى بن مريم عليهما السلام فيصلي خلفه

۱۲۰۰﴾ ہم سے بیان کیا ولید نے ابو عبداللہ مولیٰ بنی اُمیّہ سے، انہوں نے روایت کی ہے کہ محمد بن الحنفیۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنو ہاشم کا ایک خلیفہ بیت المقدس آئے گا۔ وہ زمین کو اِنصاف سے بھر دے گا۔ وہ بیت المقدس کو بہت شاندار بنائے گا کہ اس جیسا بنایا نہیں گیا ہوگا، کہ وہ چالیس (40) سال بادشاہت کرے گا۔ جب اس کی خلافت ختم ہونے میں سات (7) سال باقی ہوں گے تو وہ رُوم سے صُلح کرے گا، پھر رُومی اس کے ساتھ دھوکہ کریں گے اور اس کے خلاف مقامِ عمق میں جمع ہو جائیں گے۔ وہ خلیفہ غم سے مَر جائے گا۔ اس کے بعد بنی ہاشم کا ایک شخص خلیفہ بنے گا۔ رُومیوں کو شکست ہوگی اور اس خلیفہ کے ہاتھوں قسطنطنیہ فتح ہوگا، پھر وہ رُوم کی طرف جائے گا اور اُسے فتح کرے گا اور اُس کے خزانے نکالے گا۔ وہ سلیمان بن داؤد علیہما السلام کا دسترخوان نکالے گا۔ پھر وہ بیت المقدس لوٹے گا اور وہاں ٹھہر جائے گا اور دَجّال اِسی کے زمانے میں نکلے گا اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اِسی کے زمانے میں اُتریں گے۔ اور اس (حضرت مہدی علیہ السلام) کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

○ ○ ○

۱۲۰۱. قال الوليد قال جراح عن أرطاة على يدي ذلک الخليفة وهو يمان تكون غزوة الهند التي قال فيها أبو هريرة

۱۲۰۱﴾ کہا ولید نے، جراح نے ارطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کر کے کہ وہ فرماتے ہیں: جس خلیفہ کے ہاتھوں غزوہ ہند ہوگا، وہ یمنی خلیفہ ہوگا۔ جس کی خبر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیتے تھے۔

○ ○ ○

۱۲۰۲. حدثنا الوليد عن صفوان بن عمرو عمن حدثه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: يغزوا قوم من أمتي الهند فيفتح الله عليهم حتى يلقوا بملوک الهند مغلولين في السلاسل يغفرالله لهم ذنوبهم فينصرفون الى الشام فيجدون عيسى بن مريم عليهما السلام بالشام

۱۲۰۲﴾ ہم سے بیان کیا ولید انہوں نے اس شخص سے جس نے انہیں بیان کیا صفوان بن عمرو سے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: میری اُمّت میں سے ایک قوم ہند کے خلاف جہاد کرے گی تو اللہ تعالیٰ اُنہیں فتح دے گا۔ وہ ہندوستان کے بادشاہوں سے اس حال میں ملیں گے کہ وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اس قوم کے گناہ معاف فرمادیں گے، پھر وہ شام کی طرف لوٹیں گے تو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو شام میں موجود پائیں گے۔

○ ○ ○

۱۲۰۳. حدثنا الوليد وغيره عن عبدالله بن أبي عتبة عن المنهال ابن عمرو عن سعيد بن جبير عن ابن عباسؓ أنهم ذكروا عنده إثنى عشر خليفة ثم الأمير فقال ابن عباس والله ان منا بعد ذلک السفاح والمنصور والمهدي يدفعها الى عيسى بن مريم عليهما السلام.

۱۲۰۳﴾ ہم سے بیان کیا ولید وغیرہ نے عبداللہ بن اُبی عُتبہ سے، انہوں نے، منہال بن عمرو سے، انہوں نے حضرت سعید بن جبیر سے، روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بارہ(12) خلیفوں اور اَمیر کا تذکرہ کیا گیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی قسم! اس کے بعد ہم میں سے سفاح، مَنصور اور مہدی ہوں گے۔ حضرت مہدی علیہ السلام امارۃ کو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے حوالے کردیں گا۔

○ ○ ○

۱۲۰۴. حدثنا ابن ثور وعبدالرزاق عن محمد عن أيوب عن محمد بن عقبة بن أوس عن عبدالله بن عمروؓ قال: السفاح ثم المنصور ثم جابر ثم المهدي ثم الأمين ثم سين وسلام ثم أمير العصب ستة منهم من ولد كعب بن لؤي ورجل من قحطان لا يرى مثلهم كلهم صالح

۱۲۰۴﴾ ہم سے بیان کیا اِبن ثور اور عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے ایوب سے، انہوں نے محمد بن عقبہ بن اوس سے، انہوں نے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اَمیر سفاح ہوگا، پھر مَنصور، پھر جابر، پھر مہدی، پھر اَمین، پھر سین وسلام، پھر اَمیر العصب ہوگا، ان میں سے چھ(6) کعب بن لؤی کی اَولاد میں سے ہیں اور ایک ان میں قحطانی ہے، ان جیسا کوئی اَمیر دیکھا نہ گیا ہوگا یہ سب کے سب نیک ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۲۰۵. حدثنا ابن علية عن ابن عون عن محمد بن عقبة بن أوس عن عبدالله بن عمروؓ قال السفاح وسلام ومنصور وجابر والأمين وأمير العصب كلهم صالح لا يدرک مثلهم كلهم من بني كعب بن لؤي ورجل من قحطان منهم من لا يكون الا يويمن

۱۲۰۵﴾ ہم سے بیان کیا اِبن علیہ نے اِبن عون سے، اُنہوں نے محمد بن عقبہ بن اوس، سے روایت کی ہے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: اَمیر سفاح ہوگا پھر سلام، منصور، جابر، اَمین اور اَمیر العصب ہوگا۔ یہ سب کے سب

نیک ہوں گے۔ان جیسا کوئی نہ ہوگا۔یہ سب بنو کعب بن لوی سے ہوں گے،ان میں سے ایک قحطانی ہے۔

○ ○ ○

۱۲۰۶. حدثنا الوليد عن شيخ عن يزيد بن الوليد الخزاعي عن كعبؓ قال: المنصور والمهدي والسفاح من ولد العباس.

۱۲۰۶﴿ہم سے بیان کیا الولید نے، شیخ سے، انہوں نے یزید بن الولید الخزاعی سے، انہوں نے روایت کی ہے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ: المنصور اور مہدی اور سفاح عباسؓ کی اولاد میں سے ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۲۰۷. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن يزيد بن قوذر عن تبيع عن كعب قال المنصور منصور بني هاشم.

۱۲۰۷﴿ہم سے بیان کیا الولید نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے، یزید بن قوذر سے، انہوں نے، حضرت تبیع سے، انہوں نے روایت کی حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ: منصور بنو ہاشم کا منصور ہے۔

○ ○ ○

۱۲۰۸. حدثنا الوليد عن جراح عن أرطاة قال: أمير العصب يماني قال الوليد وفي علم كعب يماني قرشي وهو أمير العصب

۱۲۰۸﴿ہم سے بیان کیا نے جراح سے، انہوں نے روایت کی ہے کہ ارطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ سے وہ فرماتے ہیں کہ: أمیر العصب یمنی ہوگا، حضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کعبؓ کے جھنڈے میں أمیر العصب یمنی قریشی ہوگا۔

○ ○ ○

۱۲۰۹. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن عبد الرحمن بن قيس بن جابر الصدفي أن رسول الله ﷺ قال: القحطاني بعد المهدي وما هو دونه.

۱۲۰۹﴿ہم سے بیان کیا ولید نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن قیس بن جابر الصدفی سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: قحطانی جو (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کے بعد ہوگا وہ اس سے کم نہ ہوگا۔

○ ○ ○

۱۲۱۰. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن عياش بن عباس سمع يعفر بن جمرة قال أخبروني معدي كرب بن عبد كلال عن كعب المنصور حمير خامس خمسة عشر خليفة.

۱۲۱۰﴿ہم سے بیان کیا ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عیاش بن عباس سے، انہوں نے یعفر بن جمرۃ سے، انہوں نے کہا مجھے خبر دی معدی کرب بن عبد کلال رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے روایت کی ہے کہ، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں: منصور حمیر پندرہ (15) میں سے پانچواں خلیفہ ہوگا۔

○ ○ ○

١٢١١. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن الحارث بن يزيد سمع عتبة بن راشد الصدفي سمع عبدالله بن الحجاج سمع عبدالله بن عمرو بن العاص رضى الله عنهما يقول: الجابر ثم المهدي ثم المنصور ثم السلام ثم أمير العصب فمن استطاع أن يموت بعد ذلک فليمت.

۱۲۱۱ہم سے بیان کیا ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے الحارث بن یزید سے، انہوں نے سنا عتبہ بن راشدالصدفی سے، انہوں نے سنا عبداللہ بن الحجاج سے،انہوں نے سنا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ امیر جابر ہوگا، پھر مہدی، پھر منصور، پھر سلام، پھر امیر العصب ہوگا،اوراس کے بعد جو مر سکے وہ مر جائے تو بہتر ہے۔

٭ ٭ ٭

١٢١٢. حدثنا ابن وهب عن عبدالرحمن بن زياد عن أبي عبدالرحمٰن الحبلي عن عبدالله بن عمرو قال ثلاثة خلفاء يتولون كلهم صالح عليهم تفتح الأرضين أولهم جابر والثاني المفرح والثالث ذو العصب يمكثون أربعين سنة لا خير في الدنيا بعدهم

۱۲۱۲ہم سے بیان کیا ابن وہب نے عبدالرحمٰن بن زیاد سے، انہوں نے ابوعبدالرحمٰن الحبلی سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ: تین (3) خلفاء پے دَر پے آئیں گے۔ وہ سب کے سب نیک ہوں گے۔ ان کے ہاتھوں زمینیں فتح ہوں گی۔ ان میں سے پہلا جابر، دوسرا المفرح اور تیسرا ذوالعصب ہوگا وہ چالیس (40) سال تک زندہ رہیں گے۔ ان کے بعد دُنیا میں کوئی بھلائی نہیں ہوگی۔

٭ ٭ ٭

١٢١٣. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن عطية عن أبي سعيد الخدري رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يخرج رجل من أهل بيتي يقال له السفاح عند انقطاع من الزمان وظهور من الفتن يكون عطاؤه حثيا.

۱۲۱۳ہم سے بیان کیا ابومعاویہ نیاالاعمش سے، انہوں نے عطیہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوسعیدالخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا کہ میرے گھرانے سے سفاح نام کا ایک آدمی نکلے گا جب زمانہ ختم ہونے والا ہوگا اور فتنوں کا ظہور ہوگا، وہ لوگوں کو عطیات دے گا۔

٭ ٭ ٭

١٢١٤. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال بلغني أن المهدي يعيش أربعين عاما ثم يموت على فراشه ثم يخرج رجل من قحطان مثقوب الأذنين على سيرة المهدي

بقاؤه عشرين سنة ثم يموت قتلا بالسلاح ثم يخرج رجل من أهل بيت النبي صلى الله

عليه وسلم مهدي حسن السيرة يفتح مدينة قيصر وهو آخر أمير من أمة محمد صلى الله

عليه وسلم ثم يخرج في زمانه الدجال وينزل في زمانه عيسى بن مريم عليهما السلام

۱۲۱۴﴿ہم سے بیان کیا الحکم بن نافع نے انہوں نے جراح سے روایت کی ہے کہ اُرطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت مہدی چالیس (40) سال زندہ رہے گا پھر اپنے بستر پر وفات پائے گا، پھر قبیلہ قحطان کا ایک آدمی جس کے دونوں کان چھدے ہوئے ہوں گے وہ حضرت مہدی کے طریقہ پر خروج کرے گا، وہ بیس (20) سال تک زندہ رہے گا، پھر اُسے اَسلحے سے قتل کردیا جائے گا، پھر پیغمبر ﷺ کے گھرانے سے (حضرت) مہدی (علیہ السلام) نامی آدمی خروج کرے گا جو اچھی سیرت والا ہوگا، وہ قیصر کا شہر فتح کرے گا۔ وہ اُمّتِ محمد ﷺ کا آخری اَمیر ہوگا پھر اس کے زمانے میں دَجّال نکلے گا اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نزول فرمائیں گے۔

٥ ٥ ٥

١٢١٥. حدثنا الحكم بن نافع عمن حدثه عن كعب قال يبعث ملک في بيت المقدس جيشا الى الهند فيفتحها ويأخذ كنوزها فيجعله حلية لبيت المقدس ويقدموا علي ملوک الهند مغلوبين يقيم ذلک الجيش في الهند الى خروج الدجال.

۱۲۱۵﴿الحکم بن نافع نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: ایک بادشاہ بیت المقدس سے ایک لشکر ہندوستان کی طرف بھیجے گا۔ وہ اُسے فتح کرلے گا۔ اس کے خزانوں کو لے لے گا اور ان کو بیت المقدس کا زیور بنائے گا، اور ہندوستان کے بادشاہ پیش کیے جائیں گے اس حال میں کہ وہ مغلوب ہوں گے، یہ لشکر ہندوستان میں دَجّال کے نکلنے تک مقیم رہے گا۔

٥ ٥ ٥

١٢١٦. حدثنا أبو أيوب سليمان بن داود الشامي عن أرطاة بن المنذر عن أبي اليمان الهوزني عن كعب قال لن تزالوا في رخاء من العيش حتى تنزل الخلافة بيت المقدس

۱۲۱۶﴿ہم سے بیان کیا ابوایوب سلیمان بن داؤد الشامی نے، اُرطاۃ بن المنذر سے، انہوں نے ابوالیمان الہوزنی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تم لوگ ہمیشہ زندگی کی سہولتوں میں رہو گے حتی کہ خلافت بیت المقدس میں اُتر پڑے۔

٥ ٥ ٥

١٢١٧. حدثنا أبو أيوب عن أرطاة عن عبدالرحمن بن جبير بن نفير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليدر كن المسيح بن مريم رجال من أمتي هم مثلكم أو خيرهم مثلكم او أخير

۱۲۱۷۔ ابوایوب نے، ارطاۃ سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امّت کے کچھ لوگ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کو پالیں گے وہ تمہارے مثل ہوں گے یا فرمایا ان میں سے بہترین تمہارے مثل ہوں گے یا فرمایا کہ اُن میں سے سب سے بہترین تمہارے مثل ہوں گے۔

o o o

١٢١٨. حدثنا أبو أيوب عن أرطاة عمن حدثه عن كعب قال يستخلف رجل من قريش من شر الخلق ينزل بيت المقدس وتنقل إليه الخزائن وأشراف الناس فيتجبرون فيها ويشتد حجابه وتكثر أموالهم حتى يطعم الرجل منهم الشهر والآخر الشهرين والثلاثة حتى يكون مهزولهم كسمين سائر الناس وينشوا فيهم نشوا كالعجول المربية على المداود ويطفيء الخليفة سننا كانت معروفة ويبتدع سننا لم تكن ويظهر الشر في زمانه ويظهر الزنى وتشرب الخمر علانية ويخيف العلماء في زمانه خوفا حتى لو أن رجلا ركب راحلة ثم طاف الأمصار كلها لم يجد رجلا من العملاء يحدثه بحديث علم من الخوف وفي زمانه يكون المسخ والخسف ويكون الإسلام غريبا كما بدأ غريبا ويكون المتمسک بدينه كالقابض على الجمرة وكخارط القتاد في الليلة المظلمة حتى يصير من شأنه أن يرسل ابنته تمر في السوق ومعها الشرط عليها بطيطان من ذهب وثوب لا يواريها مقبلة ولا مدبرة فلو تكلم أحد من الناس في الإنكار عليه في ذلک بكلمة واحدة ضربت عنقه يبدأ فيمنع الناس الرزق ثم يمنعهم العطاء ثم بعد ذلک يأمر باخراج أهل اليمن من الشام فتخرجهم الشرط متفرقين لا تترک جندا يصل الى جند حتى يخرجوهم من الريف كله فينتهون إلى بصرى وذلک عند آخر عمره فيتراسل أهل اليمن فيما بينهم حتى يجتمعوا كاجتماع قزع الخريف فينصبون من حيث كانوا بعضهم الى بعض عصبا عصبا ثم يقولون أين تذهبون وتتركون أرضكم ومهاجركم فيجتمع رأيهم على أن يبايعوا رجلا منهم فبيناهم يقولون نبايع فلانا بل فلانا اذا سمعوا صوتا ما قاله إنس ولا جان بايعوا فلانا يسميه لهم فاذا هو رجل قد رضو به وقنعت به الأنفس ليس من ذي ولا من ذي ثم يرسلون الى جبار قريش نفرا منهم فيقتلهم ويرد رجلا منهم يخبرهم ما قد كان ثم ان أهل اليمن يسيرون إليه والجبار قريش من الشرط عشرون ألفا فيسير أهل اليمن فيقابلهم لخم وجذام وعاملة وجدس فينزلون لهم الطعام والشراب والقليل والكثير ويكونون يومئذ مغوثة لليمن كما كان يوسف مغوثة لاخوته بمصر والذي نفس كعب

بيده ان لخم وجذام وعاملة وجدس لمن أهل اليمن فان جاؤكم يلتمسون نسبهم فيكم فصلوهم فانهم منكم ثم يسيرون جميعا حتى ينزلوا على بيت المقدس فيلقاهم جبار قريش فالجموع فيهزمهم أهل اليمن ولا يقولون لأهل اليمن اقتناع الرجل بثوبه في القتال.

۱۲۱۸ ابوایوب نے، ارطاۃ سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مخلوق میں شریر ترین قریش کا ایک آدمی خلیفہ بنایا جائے گا وہ بیت المقدس میں آئے گا۔ اس کی طرف خزانے اور معزز لوگ منتقل کیے جائیں گے، وہاں وہ لوگوں پر جبر کریں گے، اس کی حکومت سخت ہوگی۔ ان لوگوں کے مال بہت زیادہ ہوجائیں گے، یہاں تک کہ ان میں سے ایک آدمی ایک (1) مہینہ تک دوسرا دو (2) مہینے تک تیسرا تین (3) مہینے تک کھانا کھلاسکتا ہوگا، ان کا لاغر فرد ایسے ہوگا جیسے اور لوگوں کے موٹے اَفراد، اور ان میں لڑکے اُٹھ کھڑے ہوں گے جیسے دودھ پیتا بچھڑا ہو، اور خلیفہ معروف طریقوں کو مٹادے گا وہ ایسے طریقے اِیجاد کرے گا جو پہلے نہ تھے، اس کے دور میں شر اور زِنا عام ہوجائے گا۔ لوگ کُھلم کُھلا شراب پئیں گے۔ اس کے دور میں علماء ڈر اور خوف سے سہمے ہوئے ہوں گے، کوئی آدمی سواری پر سوار ہوکر مختلف شہروں میں گھومے گا لیکن وہ کسی عالم کو نہ پائے گا کہ جو اُسے ایک حدیث بھی بلا خوف وخطر بتادے۔ اور اس کے دور میں صورتوں کا مَسخ اور دَھنسنا واقع ہوگا، اور اِسلام اجنبی ہوگا جیسا کہ اِبتداء میں اجنبی تھا، دین پر چلنے والا ایسا ہوگا جیسے گرم اَنگارے کو پکڑنے والا، یا جیسے اَندھیری رات میں لکڑیاں جمع کرنے والا۔ اس اَمیر کی حالت یہ ہوگی کہ وہ اپنی بیٹی کو چھوڑے گا۔ وہ بازار میں پھرے گی اس کے ساتھ پولیس ہوگی۔ اس لڑکی نے سُونے کے موزے پہن رکھے ہوں گے۔ اُس نے ایسے کپڑے پہن رکھے ہوں گے جو نہ اس کے آگے کو ڈھانپ سکیں اور نہ پیچھے کو، اگر کوئی اُس کے اس فعل پر اعتراض کرے گا تو اس کی گردن اُڑادی جائے گی، وہ اَمیر لوگوں سے رزق روکے گا۔ پھر عطیات روکے گا۔ پھر اس کے بعد اہلِ یمن کو شام سے نکلنے کا حکم دے گا، پولیس والے یمن والوں کو جُدا جُدا کر کے نکالیں گے، وہ ایک لشکر کو نہ چھوڑیں گے کہ وہ دوسرے سے مِل جائے، پھر وہ ان سب کو مقامِ الریف سے باہر کردیں گے، اہلِ یمن بصریٰ پہنچیں گے، اور یہ اس اَمیر کی عمر کے آخری ایّام ہوں گے، یمن والے ایک دوسرے کے پاس پیغام بھیجیں گے، تو وہ بادلوں کی طرح اکٹھے ہوجائیں گے پس وہ جہاں کہیں بھی ہوں گے ایک دوسرے سے مِل کر جماعت بنائیں گے، پھر کہیں گے کہ تم کہاں جارہے ہو! تم اپنی زمینوں اور اپنی ہجرت کی جگہوں کو چھوڑ رہے ہو! پھر وہ اس بات پر متفق ہوں گے کہ اپنے میں سے ایک آدمی کی بیعت کرلیں، ان میں سے بعض کہیں گے کہ فلاں کی بیعت کریں گے، بعض کہیں گے کہ ہم فلاں کی بیعت کریں گے، اِسی اِثنا میں وہ ایک آواز سُنیں گے جو نہ اِنسان کی ہوگی نہ جنات کی، کہ فلاں آدمی کی بیعت کرلو! اور اس کا نام لیا جائے گا تو وہ ایسا آدمی ہوگا جس پہ یہ سب راضی ہوں گے، اور ان کے دِل مطمئن ہوں گے۔ وہ آدمی نہ ان میں سے ہوگا اور نہ ان میں سے ہوگا، پھر وہ قریش کے اس جابر کی طرف اپنے کچھ آدمی بھیجیں گے۔ وہ اُنہیں قتل کردے گا، اور ان میں سے ایک آدمی کو واپس بھیجے گا تا کہ یمن والوں کو اس واقعہ کی اطلاع دیدے پھر اہلِ یمن اس کی طرف روانہ ہوجائیں گے۔ قریش کے اس

جابر کے بیں (20) ہزار تو پہرے دار ہوں گے، جب اہلِ یمن روانہ ہوں گے تو ان سے قبیلہ لخم اور جذام اور عاملہ اور جدس ملیں گے، اور کم یا زیادہ مال جو کچھ بھی ہوگا، وہ یمن والوں کی خدمت میں پیش کریں گے اور یہ قبیلے یمن والوں کے مددگار ہوں گے جیسے حضرت یوسف علیہ السلام اپنے بھائیوں کے مددگار تھے۔ مصر میں، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں (حضرت) کعب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی زندگی ہے، قبیلہ لخم اور جذام اور عاملہ اور جدس یمن والوں پر احسان کریں گے، اَے اہلِ یمن اگر یہ قبیلے والے اپنا نسب تم میں ڈھونڈتے ہوئے آئیں تو اُنہیں اپنے ساتھ ملاؤ۔ بے شک وہ تم سے ہیں، پھر وہ سب اکٹھے ہو کر چلیں گے اور بیت المقدس پر چڑھائی کر دیں گے، قریش کا جابر اپنی فوج لے کر مقابلہ کرے گا، اُسے یمن والے شکست دیدیں گے، اور وہ اہلِ یمن کے مقابلے میں اِتنی دیر بھی نہ ٹھہر سکیں گے جتنی دیر میں آدمی اپنے کپڑے کی چادر اُوڑھتا ہے۔

○ ○ ○

۱۲۱۹. حدثنا الوليد عن أبي عبدالله مولى بني أمية عن الوليد ابن هشام المعيطي عن أبان بن الوليد المعيطي سمع ابن عباس يحدث معاوية رضى الله عنهما يقول يلي رجل منا في آخر الزمان أربعين سنة تكون الملاحم لسبع سنين بقين من خلافته فيموت بالأعماق نجما لم يليها رجل منهم ذو فعلى يديه يكون الفتح يومئذ يعني فتح الروم بالأعماق.

۱۲۱۹۔ الولید نے ابوعبداللہ (بنو امیہ کے آزاد کردہ غلام) سے، انہوں نے الولید بن ہشام المعیطی سے، انہوں نے اَبان بن الولید المعیطی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے یہ حدیث بیان کی کہ: آخری زمانے میں ہمارا ایک آدمی چالیس (40) سال تک خلیفہ رہے گا۔ جب اس کی خلافت ختم ہونے میں سات (7) سال کا عرصہ باقی ہوگا تو جنگیں شروع ہو جائیں گی، وہ مقام اعماق میں طبعی موت مَر جائے گا، پھر ان میں سے ایک آدمی اَمیر بنے گا جس کے ہاتھوں اعماق میں رُوم فتح ہوگا۔

○ ○ ○

۱۲۲۰. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل قال صاحب رومية رجل من بني هاشم اسمه الأصبغ بن يزيد وهو الذي يفتحها

۱۲۲۰۔ رشدین نے، ابن لہیعہ سے روایت کی ہے کہ ابو قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: رُوم کا فاتح بنو ہاشم کا ایک مَرد ہوگا جس کا نام اصبغ بن یزید ہوگا۔

○ ○ ○

۱۲۲۱. حدثنا رشدين والوليد عن ابن لهيعة قال حدثني عبدالرحمن بن قيس الصدفي عن أبيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون بعد المهدي القحطاني والذي بعثني بالحق ما هو دونه

۱۲۲۱﴾ رشدین اورالولید نے، ابن لہیعۃ سے، انہوں نے عبدالرحمن بن قیس الصدفی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: مہدی کے بعد قحطانی ہوگا۔ اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا وہ مہدی سے کم نہ ہوگا۔

○ ○ ○

۱۲۲۲. حدثنا أبو المغيرة عن أرطاة بن المنذر عن أبي عامر الألهاني قال قال لي ثوبان مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أبا عامر اشحذ سيفک واتخذ أربعين عنزا شعراء وأعد حمولة وأنساعا وقربا فكانک أخرجت منها كفرا.

۱۲۲۲﴾ ابوالمغیرۃ نے، ارطاۃ بن المنذر سے روایت کی ہے کہ ابو عامر الالہانی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ حضور ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے اُنہوں نے مجھے کہا کہ اپنی تلوار تیز کرلو اور بالوں والے چالیس 40 دُنبے لے لو اور ایک اُونٹی مع سامان اور مشکیزے کے تیار کرلو گویا کہ تجھے کافر بنا کر یہاں سے نکالا جائے گا۔

○ ○ ○

۱۲۲۳. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عن مالک بن عبدالله الكلاعي عن عثمان بن معدان القرشي عن عمران بن سليم الكلاعي قال ويل للمسمنات وطوبى للفقراء ألبسوا نساء كم الخفاف المنعلة وعلموهن المشي في بيوتهن فانه يوشک بهن أن يخرجن الى ذلک.

۱۲۲۳﴾ ابوالمغیرۃ نے ابن عیاش سے، انہوں نے مالک بن عبداللہ الکلاعی سے، انہوں نے عثمان بن معدان القرشی سے روایت کی ہے کہ عمران بن سلیم الکلاعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: ہلاکت ہے موٹوں کے لئے، اور خوشخبری ہے فقیروں کے لئے۔ اپنی عورتوں کو موزے کے جوتے پہناؤ! اور اُنہیں گھروں میں چلنا سکھاؤ، عنقریب ممکن ہے کہ ان عورتوں کو ان جوتوں کے ساتھ نکالا جائے۔

○ ○ ○

۱۲۲۴. حدثنا إبراهيم بن أبي حبة اليماني عن ابن جريج عن عطاء عن ابن عباس رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال الدين واصبا مابقي من قريش عشرون رجلا

۱۲۲۴﴾ ابراہیم بن ابی حبۃ الیمانی نے، ابن جریج سے، انہوں نے، عطاء سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: دین ہمیشہ غلبہ میں رہے گا جب تک قریش کے بیس (20) آدمی بھی باقی ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۲۲۵. حدثنا أبو المغيرة وبقية جميعا عن حريز بن عثمان قال حدثنا راشد بن سعد

المقرائي عن أبي حي المؤذن عن ذي مخبر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كان هذا الأمر في حمير فنزعه الله منهم فجعله في قريش وسيعود اليهم

۱۲۲۵۔ ابوالمغیرۃ اور بقیۃ نے حریز بن عثمان سے، انہوں نے راشد بن سعد المقرائی سے، انہوں نے ابو حیّ المؤذن سے، انہوں نے ذی مخبر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: یہ حکومت (قبیلۂ) حمیر کے پاس تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے چھین لی اور قریش میں رکھ دی، اور عنقریب حمیر کی طرف لوٹ جائے گی۔

○ ○ ○

١٢٢٦ . حدثنا ابن عيينة عن جامع بن أبي راشد سمع أبا الطفيل سمع حذيفة رضى الله عنه يقول لا تزال ظلمة مضر يعتنون كل عبدالله صالح ويقتلونه حتى يضربهم الله وملائكته والمؤمنون بمن عنده فلا يمنعهم ذنب تلعة فقال له عمرو بن صليع مالک هم إلا مضر ومالک ذكر غيرهم فقال أمن محارب أنت قال نعم قال أرأيت محارب خصفه أم قيس قال نعم قال اذا رأيت قيسا توالت الشام فخذ حذرک

۱۲۲۶۔ ابن عُیینہ نے، جامع بن ابوراشد سے، انہوں نے ابوالطفیل سے روایت کی ہے کہ، حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ مُضر کے لوگ مُسلسل ظُلم کریں گے۔ وہ اللہ کے ہر نیک بندے کے خلاف ہوں گے اور اُسے قتل کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اُنہیں ماریں گے اور فرشتے اور ایمان والے اُنہیں ماریں گے۔ عمرو بن صلیع نے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ کا مقصد تو صرف مُضر (ہی) ہے؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے علاوہ (کسی) کا ذکر نہیں کرتے؟ تو حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تُو (قبیلۂ) محارب سے ہے؟ تو عمرو بن صلیع نے کہا جی ہاں! تو حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تُو نے قبیلہ محارب خصفہ اُمِ قیس کو دیکھا ہے؟ تو عمرو بن صلیع نے کہا کہ جی ہاں! تو حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ جب تُو قبیلہ قیس کو دیکھے کہ وہ شام کے اُمیر ہیں تو ہوشیار رہنا۔

○ ○ ○

١٢٢٧ . حدثنا مروان الفزاري عن اسماعيل بن سميع عن بكير الطويل عن أبي أرطاة سمع عليا رضى الله عنه يقول الذين بدلوا نعمة الله كفرا وأحلوا قومهم دار البوار ثم قال الناس منهم براء غير قريش ثم قال لا تذهب الأيام والليالي حتى يؤتى بالرجل من قريش فتنزع عمامته من رأسه لا يغير من شر بلائهم

۱۲۲۷۔ مروان الفزاری نے، إسماعیل بن سمیع سے، انہوں نے بکیر الطویل سے، انہوں نے ابو ارطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ، سے روایت کی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت کو ناشکری کے ساتھ بدل ڈالا اور اپنی قوم کو ہلاکت کی جگہ پر جا اُتارا، پھر فرمایا سوائے قریش کے لوگ ان سے بَری ذِمّہ ہیں، پھر فرمایا کہ رات اور دِن ختم نہ

ہوں گے کہ قریش کے ایک آدمی کو لایا جائے گا وہ اپنے سر سے عمامہ کھولے گا لیکن لوگوں کے مصائب کے شر کو بدل نہ سکے گا۔

○ ○ ○

۱۲۲۸. حدثنا محمد بن جعفر غندر عن شعبة عن سماک بن حرب عن مالک بن ظالم سمع أبا هريرة رضي الله عنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول هلاک أمتي أو فساد أمتي على رأس إمرة أغيلمة من قريش

۱۲۲۸۔ محمد بن جعفر غندر نے شعبۃ سے، انہوں نے سماک بن حرب سے، انہوں نے مالک بن ظالم رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: میری اُمّت کی ہلاکت، یا فرمایا میری اُمّت میں فساد کا سرا قریش کے لڑکوں کی حکومت ہے۔

○ ○ ○

۱۲۲۹. حدثنا ابن عبدالوارث عن حماد بن سلمة عن عمار بن أبي عمار عن يزيد بن شريک عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله

۱۲۲۹۔ ابن عبدالوارث نے، حماد بن سلمۃ سے، انہوں نے عمار بن ابو عمار سے، انہوں نے یزید بن شریک سے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: میری اُمّت کی ہلاکت یا فرمایا میری اُمّت میں فساد کا سرا قریش کے لڑکوں کی حکومت ہے۔

○ ○ ○

۱۲۳۰. قال حماد وأخبرني ابن خيثم عن أبي الطفيل عن حذيفة رضي الله عنه أنه قال يا عمرو بن صليع إذا رأيت قيسا توالت بالشام فخذ حذرک ثم قال انفکت مضر تقتل المؤمنين وتنعتهم حتى يضربهم الله وملائكته والمؤمنون حتى لا يمنعوا ذنب تلعة

۱۲۳۰۔ حماد نے ابن خیثم سے، انہوں نے ابو الطفیل سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمرو بن صلیع سے فرمایا کہ: جب تُو دیکھے کہ (قبیلۂ) قیس والے شام پر حکمرانی کر رہے ہیں تب چوکنے رہنا۔ پھر فرمایا قبیلہ مُضر مغرور ہو جائے گا۔ وہ مسلمانوں کو قتل کرے گا اور ان سے بُغض رکھے گا، پھر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اور ایمان والے اُسے ماریں گے۔

۱۲۳۱. حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن سنان عن الوليد ابن عامر عن يزيد بن حمير قال الملک ظفار لحمير التجار

۱۲۳۱۔ الحکم بن نافع نے سعید بن سنان سے، انہوں نے الولید بن عامر سے روایت کی ہے کہ یزید بن حمیر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: بادشاہ کامیاب ہو گا حمیر کے تجار کی وجہ سے۔

○ ○ ○

۱۲۳۲. حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن سنان عن أبي الزاهرية عن أبي حلبس قال

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن قريشا أعطيت مالم يعط الناس أعطوا ما أمطرت به السماء وجرت به الأنهار وسالت به السيول ولمن مضى منهم خير ممن بقي ولا يزال الرجل من قريش يتصدى لهذا الأمر إما انتزاء وإما ابتزازا وأيم الله لئن أطعتم قريشا لتقطعنكم في الأرض أسباطا أيها الناس اسمعوا قول قريش ولا تعملوأعمالهم خيار الناس لخيار قريش تبع وشرار الناس لشرار قريش تبع فمنهم الألوية ما وفوا لكم بخمس مالم يخونوا أمانة ولم ينفقضوا عهدا وما عدلوا في القسم وقسطوا في الحكم واذا استرحموا رحموا فمن لم يفعل ذلک منهم فعليه بهلة الله

۱۲۳۲﴿الحکم بن نافع نے سعید بن سنان سے، انہوں نے ابی الزاہریہ سے، انہوں نے، ابوحلبس رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: قریش کوایسی چیزیں دی گئی ہیں جودوسرے لوگوں کونہیں دی گئیں، ان کوایسی چیز دی گئی جس کی وجہ سے بارش برستی ہے اور نہریں چلتی ہیں، اور سیلاب آتا ہے اور جواُن میں سے گُور گئے ان کے لئے خیر ہے بہ نسبت اُن لوگوں کے جو باقی ہیں، اور مُسلسل قریش کا ایک آدمی اس حکومت کے دَرپے رہے گا، یا توچھین کر یا مال خرچ کر کے، اللہ کی قسم! اگرتُم قریش کی اِطاعت کروگے تو وہ تمہیں زمین میں ٹکڑوں میں بانٹ دیں گے، اے لوگو! قریش کی بات سُنو! مگر ان جیسے اعمال نہ کرو! بہترین لوگ بہترین قریش کی تابعداری کریں گے اور شَریر لوگ شَریر قریشیوں کی پیروی کریں گے، ان میں سے بعض کے لئے جھنڈے ہیں، جب تک وہ تمہیں پوراخُمس دیں، اَمانت میں خیانت نہ کریں، عہد شکنی نہ کریں، تقسیم میں عَدَل کریں، فیصلے میں اِنصاف کریں اور جب اُن سے رَحم طلب کیا جائے تو رَحم کریں تو جواِن میں سے ایسا نہ کریں تو ان پر اللہ تعالیٰ کی پھٹکار ہو۔

○ ○ ○

۱۲۳۳. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن محمد بن يزيد بن المهاجر عن أبي اسحاق عن عبدالله بن شرحبيل أخبره قال حدثني عمرو بن العاص رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أول الناس فناء قريش وأولهم فناء أهل بيتي

۱۲۳۳﴿ابن وہب نے اِبن لہیعہ سے، انہوں نے محمد بن زید بن المھاجر سے، انہوں نے ابو اِسحاق سے، انہوں نے عبداللہ بن شرحبیل رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: لوگوں میں سب سے پہلے قریش فنا ہوں گے، اور ان میں سب سے پہلے میرے اَہلِ بیت فنا ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۲۳۴. حدثنا الحكم نافع عن جراح عن أرطاة قال بعد المهدي رجل من قحطان مثقوب الأذنين على سيرة المهدي حياته عشرون سنة ثم يموت قتلا بالسلاح ثم يخرج رجل من أهل بيت أحمد صلى الله عليه وسلم حسن السيرة يفتح مدينة قيصر وهو آخر

ملک او أمير من أمة أحمد صلى الله عليه وسلم ويخرج في زمانه الدجال وينزل في زمانه عيسى عليه السلام غزوة الهند

۱۲۳۴۔ الحکم بن نافع نے، جراح سے روایت کی ہے کہ ارطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: مہدی کے بعد قبیلہ قحطان کاایک آدمی اُمیر بنے گا جس کے دونوں کان چھدے ہوں گے۔ وہ مہدی کے نقشِ قدم پر چلے گا۔ اس کی زندگی بیس (20) سال ہوگی، پھر وہ کسی ہتھیار سے مقتول ہوکر مَرے گا (شہید ہوگا)۔ پھر حضور ﷺ کے اہلِ بیت میں سے ایک آدمی خُروج کرے گا جو اچھی سیرت والا ہوگا، وہ قیصر کا شہر فتح کرے گا اور وہ حضور کی امت میں سے آخری بادشاہ یا آخری اُمیر ہوگا اس کے دور میں دجّال نکلے گا اور اس کے زمانے میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نزول فرمائیں گے۔

○ ○ ○

غزوة الهند

ہندوستان کا جہاد

١٢٣٥ . حدثنا الحكم بن نافع عمن حدثه عن كعب قال يبعث ملک في بيت المقدس جيشا الى الهند فيفتحها فيطئوا أرض الهند ويأخذوا كنوزها فيصيره ذلک الملک حلية لبيت المقدس ويقدم عليه ذلک الجيش بملوک الهند مغللين ويفتح له مابين المشرق والمغرب ويكون مقامهم في الهند الى خروج الدجال

۱۲۳۵۔ الحکم بن نافع نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: بیت المقدس کا بادشاہ ہندوستان کی طرف لشکر بھیجے گا، وہ لشکر اُسے فتح کرے گا۔ وہ ہندوستان کو روندڈالیں گے، اس کا خزانہ لے لیں گے۔ بادشاہ اس خزانے کو بیت المقدس کا زیور بنائے گا، وہ لشکر ہندوستان کے بادشاہوں کو زنجیروں میں گرفتار کر کے لائیں گے، مشرق اور مغرب کے درمیان تمام علاقے اس بادشاہ کے مفتوح ہوجائیں گے، وہ لشکر ہندوستان میں دجّال کے نکلنے تک ٹھہرا رہے گا۔

○ ○ ○

١٢٣٦ . حدثنا بقية بن الوليد عن صفوان عن بعض المشيخة عن أبي هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وذكر الهند فقال ليغزون الهند لكم جيش يفتح الله عليهم حتى يأتوا بملوكهم مغللين بالسلاسل يغفر الله ذنوبهم فينصرفون حين ينصرفون فيجدون ابن مريم بالشام قال أبو هريرة ان أنا أدركت تلک الغزوة بعت كل طارف لي وتالد غزوتها فإذا فتح الله علينا وانصرفنا فأنا ابوهريرة المحرر يقدم الشام فيجد فيها عيسىٰ بن مريم فلأحرصن أن أدنوا منه فأخبره أني قد صحبتک يا رسول الله قال فتبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم وضحک ثم قال هيهات هيهات

۱۲۳۶﴿ بقیہ بن الولید نے صفوان سے، انہوں نے روایت کی ہے بعض مشائخ سے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہندوستان کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ: ضرور ہندوستان کا جہاد تم میں سے ایک لشکر کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اُنہیں فتح دے گا حتی کہ ہندوستان کے بادشاہوں کو زنجیروں میں گرفتار کر کے لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ ان مجاہدین کے گناہوں کو معاف فرمائے گا۔ جب وہ وہاں سے لوٹیں گے تو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو شام میں موجود پائیں گے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: مَیں نے کہا کہ اگر مَیں اُس جہاد کو پالوں تو اپنا سب کچھ بیچ کر اُس میں شرکت کروں گا اور اللہ تعالیٰ ہمیں فتح دے گا، اور ہم وہاں سے لوٹیں گے تو پھر میں آزاد ابو ہریرہ ہوں گا جو شام بھی جائے گا اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو پائے گا۔ پھر میری تمنا یہ ہوگی کہ مَیں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہماالسلام کے قریب ہو جاؤں اور انہیں اِطلاع دوں کہ:

مَیں نے رسول اللہ ﷺ! کی صحبت پائی ہے۔

حضور ﷺ یہ سُن کر مُسکرائے اور پھر فرمانے لگے کہ:

وہ ابھی بہت دُور ہے، بہت دُور۔

۞ ۞ ۞

۱۲۳۷۔ حدثنا هشيم عن سيار أبي الحكم عن جبر بن عبيدة عن أبي هريرة رضى الله عنه قال وعدنا رسول الله صلى الله عليه وسلم غزوة الهند فان أدركتها أنفقت فيها نفسي ومالي فان استشهدت كنت من أفضل الشهداء وان رجعت فأنا أبو هريرة المحرر

۱۲۳۷﴿ ھشیم نے سیار ابو الحکم سے، انہوں نے جبر بن عبیدۃ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہندوستان کے جہاد کا وعدہ کیا ہے۔ اگر مَیں اُسے پالوں تو مَیں اپنی جان اور اپنا مال اس میں خرچ کر دوں گا، اگر مَیں شہید ہو گیا تو مَیں اَفضل شہداء میں سے ہوں گا، اور اگر مَیں واپس لوٹوں گا تو مَیں ایک آزاد ابو ہریرہ ہوں گا۔

۞ ۞ ۞

۱۲۳۸۔ حدثنا الوليد بن مسلم عن جراح عن أرطاة قال على يدي ذلک الخليفة اليماني الذي تفتح القسطنطنية وروميه على يديه يخرج الدجال وفي زمانه ينزل عيسى ابن مريم عليهما السلام في زمانه على يديه تكون غزوة الهند وهو من بني هاشم غزوة الهند التي قال فيها أبو هريرة

۱۲۳۸﴿ الولید بن مسلم نے جراح سے روایت کی ہے کہ اَرطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: یمنی خلیفہ کے ہاتھوں قسطنطنیہ اور رُوم فتح ہوگا، اسی کے دور میں دَجّال نکلے گا، اِسی کے زمانے میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نزول فرمائیں گے، اور اُسی کے ہاتھوں غزوہ ہند ہوگا، جس کے متعلق حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اوپر والی حدیث آئی ہے۔

۞ ۞ ۞

۱۲۳۹. حدثنا الوليد حدثنا صفوان بن عمرو عمن حدثه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يغزو قوم من امتي الهند يفتح الله عليهم حتى يأتوا بملوک الهند مغلولين في السلاسل فيغفر الله ذنوبهم فينصرفون الى الشام فيجدون عيسى بن مريم عليهما السلام بالشام مايكون بحمص في ولاية القحطاني وبين قضاعة واليمن وبعد المهدي.

۱۲۳۹﴾ الولید نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: میری اُمّت میں سے ایک جماعت ہندوستان کا جہاد کرے گی۔ اللہ تعالیٰ اُنہیں فتح دے گا۔ وہ ہندوستان کے بادشاہوں کو زنجیروں میں گرفتار کر کے لائے گی، اللہ تعالیٰ ان مجاہدین کے گناہوں کو معاف فرما دے گا۔ وہ شام کی طرف جائیں گے تو وہاں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو موجود پائیں گے۔

٭ ٭ ٭

مايكون بحمص في ولاية القحطاني وبين قضاعة واليمن وبعد المهدي

حمص، قضاعة اور یمن میں مہدی کے بعد قحطانی کے دور کے حالات

۱۲۴۰. حدثنا ابو المغيرة عن ابن عياش قال حدثني المشيخة عن كعب قال في ولاية القحطاني تقتتل قضاعة بحمص وحمير وعليها يومئذ رجل من كنده فتقتله قضاعة وتعلق راسه في شجرة في المسجد فتغضب له حمير فيقتتلون بينهم قتالاشديدا حتى تهدم كل دار عند المسجد كي تتسع صفوفهم للقتال فعند ذلک يكون الويل للشرقي من الغربي وعند ذلک بحمص فتكون أشقى قبائل اليمن بهم السكون لأنهم جيرانهم

۱۲۴۰﴾ ابوالمغیرۃ نے ابن عیاش سے، انہوں نے اپنے مشائخ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: قحطانی کی حکومت میں قضاعۃ اور حمیر آپس میں لڑ پڑیں گے، حمیر کا سَردار قبیلہ کندہ کا ایک شخص ہوگا جسے قضاعۃ والے قتل کر دیں گے اور اس کے سَر کو مسجد کے درخت پر لٹکا دیں گے۔ ان کی اس حرکت پر حمیر والوں کو غصّہ آئے گا۔ ان کے درمیان سخت جنگ ہوگی۔ مسجد کے اِرد گرد گھروں کو منہدم کر دیا جائے گا تاکہ لڑائی کی صفوں کو پھیلا دیا جائے۔ اس وقت مشرق کے لئے مغرب سے ہلاکت ہوگی۔ اس وقت حمص میں یمن کے قبائل کے لیے بدبختی ہوگی کیونکہ وہ وہاں مشرق والوں کے پڑوسی ہوں گے۔

٭ ٭ ٭

۱۴۲۱. حدثنا أبو المغيرة عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب الأحبار وبقية عن أبي بكر بن ابى مريم عن أبي الزاهرية عن جبير بن نفير عن كعب الأحبار قال تقتتل حمير وقضاعة بحمص في بغل أشهب فتجلب قضاعة على حمير ما بينهم وبين الفرات فيقتتلون في سوق الرستن فتسير الخيلان لا ترى إحديهما الأخرى وذلک قبل بنيان

الحوانيت فكنا نعجب كيف تسير الخيلان لا ترى إحديهما الأخرى والسوق فضاء حتى بنيت الحوانيت فعلمنا أن ذلك تأويل الحديث الذي كنا نسمع وتصديقه فتقتتل الخيلان قتالا شديدا ثم يخرج عليهم ملك من زقاق القطن وفي حديث صفوان زقاق العطر على برذون أشهب فيقرع بينهم فينصرف الفريقان وهم قليل نادمون فويل لعاد من أيم وويل لأيم من عاد وعاد حمير من أيم وعاد أهل اليمن وأيم قضاعة وفي حديث صفوان فهنالك تهلك القصيعة

۱۲۴۱ ابوالمغیرۃ نے صفوان سے، انہوں نے شریح بن عبید سے، انہوں نے کعب احبار سے، اور بقیہ نے ابوبکر بن ابو مریم سے، انہوں نے ابو الزاہریۃ سے، انہوں نے حضرت جبیر بن نفیر سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب الاحبار رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ: قبیلۂ حمیر اور قبیلۂ قضاعۃ مقام حمص میں خچروں پر سوار ہو کر باہم لڑیں گے۔ قضاعۃ والے حمیر والوں کے خلاف دریائے فرات کی طرف سے لشکر لے کر آئیں گے۔ یہ باہم رستن کے بازار میں لڑیں گے۔ دو گھڑ سوار بازار میں چلیں گے مگر ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکیں گے اور یہ رستن میں دکانیں بننے سے پہلے کی بات ہے۔ ہمیں تعجب ہوتا تھا کہ کیسے دو گھڑ سوار بازار میں اس طرح چلیں کہ ایک دوسرے کو نظر نہ آسکیں گے، حالانکہ بازار میں تو کوئی آڑ بھی نہیں ہے، جب وہاں دکانیں بن گئیں تو ہم نے ان باتوں کا مطلب سمجھ لیا جو ہم سنا کرتے تھے اور جس کی ہم تصدیق کرتے تھے، دونوں طرف کے شہسوار خوب جواں مردی سے لڑیں گے۔ پھر زقاق البطن اور صفوان کی حدیث میں ہے کہ زقاق العطر کا بادشاہ خچر پر سوار ہو کر آئے گا۔ وہ ان میں قرعہ اندازی کرے گا، پھر دونوں فریق نادم ہو کر لوٹ جائیں گے، ہلاکت ہے عاد کے لئے ایم سے، اور ہلاکت ہے ایم کے لئے عاد سے، عاد سے مراد اہل یمن اور ایم سے مراد قبیلہ قضاعۃ ہے۔

۰ ۰ ۰

۱۲۴۲. حدثنا الوليد عن حريز بن عثمان قال تقتتل قضاعة وحمير بحمص فيما بين باب الرستن الى القبة فتكون بينهم مقتلة عظيمة.

۱۲۴۲ ولید کہتے ہیں کہ حریز بن عثمان رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ قضاعۃ اور حمیر (یہ دونوں قبائل) باب الرستن اور قبہ کے درمیان لڑیں گے۔ ان کے درمیان عظیم جنگ ہوگی۔

۰ ۰ ۰

۱۲۴۳. قال الوليد فأخبرني عبدالسلام بن مروان عمن حدثه عن تبيع قال فيشتد القتال بحمص حتى يهدم ما بين أسواقها وحتى يأتي قضاعة مددها من بين الفرات فما دونه ثم تكون الدبرة عليهم إذا اقتتلوا تحت قبة حمص قال عبدالسلام وقال كعب تقتتل حمير وقضاعة في حمص حتى تهدم قضاعة ما حول سوقها من الدور الى باب الرستن ليو سعوه لصف القتال ويهدم أهل اليمن ما بينهم من الدور عند الأسواق فيو سعوه لصف القتال ثم

تقعد كل قبيلة من حمير براية غربي حمص وشرقيها فيجتمعون عند مجتمع الأسواق ويشتد القتال في حمص ويكثر فيها سفك الدماء حتى تلصق حوافر الخيل على الصفا في الأسواق من الدماء حتى تسيل الدماء في مجامع الأسواق فيكون فيها مقتلة عظيمة فمن حضر ذلک فقدر أن يخرج من حمص فليفعل فطوبى لمن كان يسكن يومئذ في قرية أو يسكن نحو القبلة من حمص ثم تشتد حمير على قضاعة حتى يخرجونهم من باب الرستن ويشتد قتالهم حتى يجيء ملک على فرس يراه الناس وقد كادوا يتفانون فيحجز بينهم وتشتد قضاعة على حمير أهل الحاضرين وما حول الفرات من قضاعة فيقبلون بجيش عظيم فتكثر الفتن والقتال بالشام

۱۲۴۳﴿ولید نے، عبدالسلام بن مروان سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ تبیع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حمص میں سخت جنگ ہوگی۔ وہاں کے بازاروں کے درمیان کی تعمیرات مسمار کردی جائیں گی، اور قضاعۃ کے پاس دریائے فرات کی طرف سے یا اس کے آگے سے مدد آئے گی۔ پھر جب وہ حمص کے قبہ کے نیچے جنگ کریں گے تو قضاعۃ پیٹھ پھیر دیں گے، عبدالسلام رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حمیر اور قضاعۃ (دونوں قبائل) حمص میں جنگ کریں گے، قضاعۃ والے بازار کے ارد گرد جتنے گھر ہیں باب الرستن تک اُنہیں جنگ کی صف بندی کے لیے منہدم کردیں گے اور یمن والے بازار کے اردگرد جو گھر ہوں گے اُنہیں منہدم کریں گے تا کہ لڑائی کی صفوں میں وسعت ہو، پھر حمیر کا ہر قبیلہ حمص کے مغربی اور مشرقی جھنڈے کے پاس بیٹھ جائے گا، مجتمع الاسواق پر دونوں فوجوں کی مڈ بھیڑ ہوگی، اور حمص میں سخت جنگ ہوگی اور اس میں بہت خون بہے گا حتی کہ گھوڑے کے کُھر بازار میں چٹان کے ساتھ خون کی وجہ سے چپکیں گے۔ اس وقت جو موجود ہو اگر اُسے قدرت ہو کہ وہ حمص سے نکل سکتا ہے تو نکل جائے۔ خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جو اس دور میں کسی گاؤں میں یا حمص میں قبلہ کی طرف رہتا ہو، پھر (قبیلۂ) حمیر (قبیلۂ) قضاعۃ پر حاوی ہوجائیں گے۔ اور اُنہیں باب الرستن سے نکال دیں گے۔ ان میں سخت جنگ ہورہی ہوگی جس کی وجہ سے وہ فناء ہونے کے قریب ہوں گے کہ ایک بادشاہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے گا۔ اُسے لوگ دیکھ لیں گے وہ ان کے درمیان آڑ بن جائے گا اور (قبیلۂ) قضاعۃ والے موجود حمیر والوں پر سختی کریں گے، اور فرات کے ارد گرد جو قضاعۃ والے ہیں وہ بڑا لشکر لے کر آئیں گے۔ پھر شام میں فتنے اور قتل وقتال زیادہ ہوجائے گا۔

✿ ✿ ✿

۱۲۴۴. قال الوليد وقال حريز بن عثمان سمعت في ولاية يزيد بن عبدالملک أنه ستقتتل قضاعة واليمن بحمص عصبية حتى يهدم الفريقان جميعا مابين السوقين بين باب الرستن ليتسع لهم القتال وليس يومئذ عند سوق حمص حوانيت ثم بناها بعد هشام فقلنا هذه التي تهدم يومئذ. قال حريز فكنا نسمع اذا بنى بحمص أربعة مساجد كان ذلک

وهذا المسجد الذي بناه موسى بن سليمان صاحب خراج حمص المسجد الثالث

۱۲۴۴﴿ولید کہتے ہیں کہ حریز بن عثمان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: ہم یزید بن عبدالملک کی حکومت میں سنا کرتے تھے کہ قضاعۃ اور یمن والے مقام حمص میں قوم پرستی کی بنیاد پر جنگ کریں گے۔ دونوں فریق دونوں بازاروں کے مابین جتنی تعمیرات ہوں گی اُن کو ڈھادیں گے، حالاں کہ اُس زمانے میں حمص کے بازار میں دُکانیں نہ تھیں۔ بعد میں ہشام نے وہ دُکانیں بنائیں تو ہم نے کہا کہ یہ تعمیرات اُن دنوں میں مسمار کی جائیں گی۔ حریز رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم سُنا کرتے تھے کہ جنگ کے زمانے میں حمص میں چار (4) مسجدیں ہوں گی اور یہ مسجد جو موسیٰ بن سلیمان صاحب خراج نے حمص میں تعمیر کرائی، یہ تیسری مسجد ہے۔

○ ○ ○

۱۲۴۵. حدثنا بقية وغيره عن حريز بن عثمان عن الأشياخ عن كعب قال في حمص ثلاثة مساجد مسجد للشيطان وأهله يعني للشيطان ومسجد لله وأهله للشيطان ومسجد لله وأهله لله فالمسجد الذي للشيطان وأهله للشيطان فكنيسة مريم وأهله والمسجد الذي لله وأهله للشيطان فمسجدنا وأهله أخلاط من الناس والمسجد الذي لله وأهله لله فمسجد كنيسة زكريا وأهله حمير وأهل اليمن يجمعون فيه

۱۲۴۵﴿بقیہ وغیرہ نے، حریز بن عثمان سے، انہوں نے اپنے مشائخ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حمص میں تین (3) مسجدیں ہیں ایک مسجد شیطان کے لئے ہے اور اس کے لوگ بھی شیطان کے لئے ہیں۔ ایک مسجد اللہ کے لیے ہے اور اس کے لوگ شیطان کے لیے ہیں۔ ایک مسجد اللہ کے لئے ہے اور اس کے لوگ بھی اللہ کے لئے ہیں۔ وہ مسجد جو شیطان کے لئے ہے اور جس کے لوگ بھی شیطان کے لئے ہیں وہ ''کنیسۃ مریم'' ہے، اور وہ مسجد جو اللہ کے لئے ہے اور جس کے لوگ شیطان کے لئے ہیں تو وہ ہماری مسجد ہے جس میں ملے جلے لوگ ہیں اور وہ مسجد جو اللہ کے لئے ہے اور جس کے لوگ بھی اللہ کے لئے ہیں تو وہ زکریا کا کنیسۃ ہے، اس کے لوگ حمیر اور یمن والے ہیں جو اس میں جمع ہوتے ہیں۔

○ ○ ○

۱۲۴۶. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش قال سمعت المشيخة يذكرون عن أبي الزاهرية كان يقول لا تهريقوا الماء في دار العباس فانها تتخذ مسجدا عن قريب يقع مسجدكم هذا فتتقلون اليها وتتخذون بها مسجدا فلا تبولوا فيها

۱۲۴۶﴿ابوالمغیرۃ نے ابن عیاش سے، انہوں نے بعض مشائخ سے سنا ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: دارِ عباس میں پیشاب نہ کرو۔ بے شک عنقریب اسے مسجد بنایا جائے گا جب تمہاری یہ مسجد بن جائے گی تو تم اس کے پاس جنگ کروگے چوں کہ تم اس جگہ کو مسجد بناؤگے لہٰذا اس میں پیشاب مت کرو۔

○ ○ ○

۱۲۴۷. حدثنا بقية عن صفوان بن عمرو عن أبي الصلت شريح بن عبيد عن كعب قال

ويل لعاد من أيم اذا كبرت كلب بحمص والأنبا

۱۲۴۷﴿بقیۃ نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے ابو الصلت شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: ہلاکت ہے عاد کے لئے ایم سے، یہ تب جب قبیلہ کلب حمص اورالانباء میں بڑا ہو جائے گا۔

o o o

۱۲۴۸. حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن سنان عن الأشياخ قال تكون بحمص صيحة فليلبث أحدكم في بيته فلا يخرج ثلاث ساعات.

۱۲۴۸﴿الحکم بن نافع نے سعید بن سنان سے روایت کی ہے کہ: مشائخ فرماتے ہیں کہ حمص میں ایک چیخ ہوگی تو تم میں سے ہر ایک کو چاہیئے کہ وہ اپنے گھر میں ٹھہرا رہے اور تین (3) گھنٹوں تک باہر نہ نکلے۔

o o o

۱۲۴۹. قال أبو عبدالله نعيم سمعت بقية يقول رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في النوم متمشمدا قال فقلت يا رسول الله مالي أراک متمشمدا قال استعدوا لنزول عيسى بن مريم عليهما السلام

۱۲۴۹﴿ابوعبداللہ نعیم کہتے ہیں کہ میں نے سنا بقیہ فرماتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں آستینیں چڑھائے دیکھا تو میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ نے آستینیں کیوں چڑھائی ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے نزول کے لئے تیار ہو جاؤ!

o o o

الأعماق وفتح القسطنطنية

اعماق اور قسطنطنیہ کی فتح

۱۲۵۰. حدثنا عبدالوهاب عن عبدالحميد الثقفي حدثنا أيوب السختياني عن محمد بن سيرين عن عقبة بن أوس الثقفي عن عبدالله بن عمرو رضي قال يملک الروم ملک لا يعصونه أو لا يكاد يعصونه شيئا فيسير بهم حتى ينزل بهم أرض كذا وكذا أيام نسيتها قال فانه مكتوب في الباب أن المؤمنين ليمدهم من عدن أبين على قلصاتهم فيسيرون فيقتتلون عشرا لا تأكلون إلا في إداوتكم ولا يحجز بينكم الا الليل ولا تكل سيوفهم ولا نشابهم ولا نباز كهم وأنتم مثل ذلک قال ويجعل الله الدبرة عليهم فيقتلون مقتلة لا يكاد يرى مثلها ولا يرى مثلها حتى أن الطير لتمر بجنباتهم فيموت من نتن ريحهم للشهيد يومئذ كفلان على من مضى قبلهم من الشهداء أو للمؤمنين يومئذ كفلان على من مضى قبلهم

من المؤمنين وبعثهم لا يزلزل أبدا وبقيتهم تقاتل الدجال قال محمد ونبئت أن عبدالله بن سلامؓ قال ان أدر كني وليس في قوة فاحملوني على سريري حتى تضعوه بين الصفين قال محمد ونبئت أن كعبا كان يقول لله ذبحان في النصارى مضى أحدهما وبقي الآخر.

۱۲۵۰ عبدالوہاب نے عبدالحمید ثقفی سے، انہوں نے ایوب سختیانی سے، انہوں نے محمد بن سیرین سے، انہوں نے عقبہ بن اوس ثقفی سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: رُوم کا ایک ایسا بادشاہ ہوگا لوگ اس کی نافرمانی نہ کریں گے، یا فرمایا کہ قریب ہے کہ کسی معاملے میں اس کی نافرمانی نہ کریں یہ بادشاہ اُنہیں ایسی زمین کی طرف لے جائے گا جس کا نام میں بھول گیا ہوں، اس کے دروازے پر لکھا ہوگا کہ مؤمنین کی مدد مقامِ عدن کی طرف سے ہوگی۔ وہ رُومی چلیں گے ان کا دسواں حصہ لڑے گا، وہ رُومی تمہارے برتنوں میں کھائیں گے، اور تمہارے اور اُن کے درمیان صرف رات کا پردہ ہوگا۔ ان کی تلواریں کُند نہ ہوں گی اور نہ ان میں تھکان آئے گی، تم بھی ان جیسے ہوگے، اللہ تعالیٰ ان کی پیٹھ پھیر دے گا، رُومیوں کے لڑنے والے قتل کردیے جائیں گے، وہ اتنی زیادہ تعداد میں مریں گے کہ ایک پرندہ جب ان مَرے ہوئے لوگوں پر سے گزرے گا تو بدبُو کی وجہ سے مَر جائے گا۔ اس جنگ کے شہید کو دوہرا اَجر ملے گا۔ یا فرمایا کہ اس زمانے کے مومنین کے لئے دوہرا اَجر ہوگا۔ ان کے لشکر کے قدم کبھی نہ اُکھڑیں گے۔ اس لشکر کے بقیہ اَفراد دجّال کے خلاف لڑیں گے، حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ عبداللہ بن سلام نے فرمایا کہ اگر مجھے یہ زمانہ مل جائے اور مجھ میں طاقت نہ ہو تو مجھے میری چارپائی پر اُٹھا کر دونوں کی صفوں کے درمیان رکھ دینا۔ حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عیسائیوں میں دو مرتبہ ہلاکت ہے، ایک ہلاکت گزر چکی ہے اور دوسری باقی ہے۔

٭ ٭ ٭

۱۲۵۱. حدثنا ضمرة عن يحيى بن أبي عمرو الشيباني عن مسلمة بن عبدالملک أنه بينما هو نازل على القسطنطية اذ جاء ه رجل شاب جيد الكسوة فاره الدابة فقال له أنا طبارس فأكرمه وأدنى مجلسه وقربه ثم أرسل الى مسلم الرومي وكان مولى لبني مروان سبي من الروم ان هذا يزعم أنه طبارس فقال كذب أصلح الله الأمير أنا أعرف الناس بطبارس لو كان بين عشرة ألف لأخرجته طبارس رجل آدم جسيم أجه قبيح الأسنان يخرج وهو ابن ستين سنة يرى بالدم شرب الماء يقول إلى متى نترک أكلة الجمل في بلادنا وأرضنا سيروا بنا الى أكلة الجمل نستبيحهم قال فيسيرون أليه بجمع لم يسيروا بمثله قط حتى ينزلوا عمقا ويبلغ المسلمين مسيرة ومنزله فيستمدون حتى يأتيهم أقاصي اليمن ينصرون الإسلام ويد هؤلاء النصارى نصارى الجزيرة والشام فيسير

المسلمون اليهم فيرفع النصر عنهم وينزل الصبر عليهم ويسلط الحديد بعضه على بعض لا يضر الرجل أن يكون معه سيف لا يجدع الأنف لا يكون مكانه الصمصامة لا يضعه على شيء إلا أبانه وترجع طائفة من المسلمين يخذلونهم فيذهبون في مهبل من الأرض لا يرون الجنة ولا أهاليهم أبدا وتقتل طائفة وينزل الله نصره على طائفة هم أخير أهل الأرض يومئذ للشهيد منهم أجد سبعين شهيدا على من كان قبله وللباقي كفلان من الأجر فاذا التقوا أخذ الراية رجل فيقتل ثم آخر فيقتل ثم آخر فيقتل حتى يأخذها رجل آدم جعد الشعرة أجبه أقنى فيفتح الله له فيقتلهم ويهزمهم ويتبع فللهم وهو معتقل رايته لا يحملها غيره حتى ينتهي الى الخليج فاذا انتهى الى الخليج يقدم ليتوضأ منه فيتباعد الماء عنه ثم يدنوا فيتباعد الماء منه فاذا رأى ذلك رجع الى دابته فأخذها ثم جاز الخليج والماء فرقبان نصف عن يمينه ونصف عن شماله وأشار الى أصحابه أن أجيزو فان الله تعالى قد فرق لكم البحر كما فرقه لبني اسرائيل فجازوا اليه فيأتي عينا عند كنيسة من ذلك الجانب من الخليج قال أبو زرعة قد رأيت تلك العين وتوضأت منها عين عذبة فيتوضأ منها ويصلي ركعتين ويقول لأصحابه هذا أمر أذن الله تعالى فيه فكبروه وهللوه واحمدوه فيفعلون ما بين اثنا عشر برجا منها فيسقط الى الأرض فيدخلونها فيومئذ يقتل مقاتلتها ويقسم نهبها وتترك خرابا لا تعمر أبدا

۱۲۵۱﴿ ضمرة نے یحییٰ بن ابوعمرو الشیبانی سے روایت ہے کہ مسلمۃ بن عبدالملک رحمہ اللہ تعالیٰ قسطنطنیہ میں تھے کہ ان کے پاس ایک نوجوان بہترین کپڑوں میں ملبوس کسی جانور پر سوار ہو کر آیا اور کہنے لگا کہ میں طبارسی ہوں، تو مسلمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کا اِکرام کیا اور اُسے مجلس میں نزدیک کیا اور اُسے قربت دی، پھر مسلم رُومی جو کہ بنو مروان کا آزاد کردہ غلام تھا روم کے قیدیوں میں لایا گیا تھا، اُسے بلایا اور اس سے کہا کہ یہ نوجوان یہ گمان کرتا ہے کہ یہ طبارسی ہے؟ مسلم رُومی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اَمیر کی خیر کرے، یہ جھوٹ کہتا ہے، مَیں طبارسیوں کو لوگوں میں سب سے زیادہ جاننے والا ہوں، اگر دس 10 ہزار آدمیوں میں طبارسی گھلا مِلا ہو تو بھی مَیں اُسے نکال باہر کرسکتا ہوں، طبارسی تو بھاری جسم، گندمی رنگ، کھلی پیشانی اور گندے دانت والا ہوتا ہے، وہ ساٹھ (60) سال کی عمر میں خروج کرے گا۔ وہ خون کو پانی پینے کی طرح جائز سمجھے گا، وہ کہے گا کہ کب تک ہم اپنے شہروں اور زَمین میں رہ کر اُونٹوں کے کھانے سے محروم رہیں۔ ہمارے ساتھ اُونٹ کے کھانے کی طرف چلو ہم اُنہیں چھین لیں گے، وہ لوگ ایک بڑی جماعت کی صورت میں روانہ ہوں گے اور "عمقا" نامی جگہ میں پڑاؤ ڈالیں گے، مسلمانوں کو ان کے چلنے اور اُترنے کی خبر پہنچے گی تو وہ اِمداد طلب کریں گے، تو یمن کے دُور دَراز علاقوں سے لوگ اَسلام کی مدد کے لئے آئیں گے، اور ان کی مدد جزیرۃ اور شام کے عیسائی بھی کریں گے، مسلمان ان کی طرف روانہ ہوں گے مگر نصرتِ خُداوندی ان سے روٹھ چکی ہوگی، ان سے ثابت قدمی ختم کی

جائے گی اورایک کالوہا دوسرے پر مسلط کردیا جائے گا (ان میں باہم جنگ ہوگی) اگرکسی کے پاس دھاری دھارتلوار کے بجائے ایسی تلوار ہو جوناک بھی نہ کاٹ سکے تو بھی کوئی مضائقہ نہیں، اس لئے کہ وہ تلوار جس چیز پر بھی رکھے گا اُسے جدا کردے گی، مسلمانوں کی ایک جماعت رُسوا ہوکرلوٹے گی، وہ زمین کے دورحصّوں کی طرف چلے جائیں گے، نہ وہ جنت کے قائل ہوں گے نہ اس کے خواہش مند مسلمانوں کی ایک اور جماعت پوری جواں مردی سے لڑے گی، یہ جماعت زمین کے لوگوں میں سے بہترین لوگ ہوں گے ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی مدد آئے گی، ان کے ایک شہید کو ستّر (70) شہیدوں کے برابر اَجر ملے گا، اوران میں سے زندہ رہنے والوں کے لئے دوہرا اَجر ہوگا، جب اُن کفّار کے ساتھ ان کی مُڈ بھیڑ ہوگی تو جھنڈا ایک آدمی لے گا وہ شہید کردیا جائے گا، پھر دوسرا لے گا وہ بھی شہید کردیا جائے گا، پھر تیسرا لے گا وہ بھی شہید کردیا جائے گا۔ پھر جھنڈا ایسا آدمی لے گا جوگندمی رنگ کا، گھنگریالے بالوں والا اور اُبھری پیشانی والا ہوگا، اللہ تعالیٰ اُسے فتح دیں گے، وہ اُنہیں قتل کرے گا اور اُنہیں شکست دے گا اوران کا پیچھا کرے گا اور وہ اپنے جھنڈے کے ساتھ بندھا ہوگا، اس کے علاوہ کوئی اسے نہ اُٹھائے گا یہاں تک وہ خلیج تک پہنچ جائے گا، جب وہ خلیج پر پہنچے گا تو وضو کے لئے آگے بڑھے گا۔ پانی اس سے دُور چلا جائے گا۔ پھر وہ پانی کے قریب جائے گا تو پانی اس سے دُور ہو جائے گا، جب وہ یہ منظر دیکھے گا تو اپنے جانور کی طرف لوٹے گا، اُسے پکڑے گا پھر خلیج عبور کرے گا۔ سمندر دو حصوں میں تقسیم ہو جائے گا، آدھا اس کے دائیں طرف اور آدھا بائیں طرف، وہ اپنے ساتھیوں کو اِشارہ کرے گا کہ اُسے عبور کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے سمندر کو تقسیم کردیا جیسے اس نے بنی اِسرائیل کے لئے تقسیم کیا تھا، وہ اُسے عبور کرکے ایک چشمے کے پاس پہنچیں گے، جو کنیسة کے پاس ہوگا، وہ خلیج کی دوسری جانب ہوگا، حضرت ابوزرعة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مَیں نے وہ چشمہ دیکھا ہے اوراس سے مَیں نے وضو بھی کیا ہے، میٹھا چشمہ ہے، لشکر کا اَمیر اس سے وضو کرے گا اور دو رَکعت نماز پڑھے گا اوراپنے ساتھیوں سے کہے گا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرَت تھی جو تمہارے سامنے ظاہر ہوئی لہٰذا تم تکبیر، تہلیل اور تحمید پڑھو، تو وہ ایسا ہی کریں گے، پھر وہ ان کفّار کے علاقوں کے بارہ (12) راستوں کی طرف متوجہ ہوگا۔ وہ زمین کی طرف گر جائے گا وہ اس میں داخل ہو جائیں گے، اس وَقت لڑنے والوں کو قتل کردیا جائے گا اور مال غنیمت کو تقسیم کردیا جائے گا، اوران کے علاقے کو ویران چھوڑ دیا جائے گا جو کبھی بھی آباد نہ ہوگا۔

٭ ٭ ٭

١٢٥٢ . حدثنا أبو عمر صاحب لنا من أهل البصرة حدثنا ابن لهيعة عن عبدالوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن أبيه عن الحارث الهمداني عن عبدالله بن مسعود رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يكون بين المسلمين وبين الروم هدنة وصلح حتى يقاتلوا معهم عدوا لهم فيقاسمونهم غنائمهم ثم يغزون مع المسلمين فارس فيقتلون مقاتلتهم ويسبون ذراريهم، فتقول الروم قاسمونا الغنائم كما قاسمناكم فيقاسمونهم الأموال وذراري الشرک فتقول الروم قاسمونا ما أصبتم من ذراريكم، فيقولون لا

نقاسكم ذراري المسلمين أبداً، فيقولون غدرتم بنا فترجع الروم الى صاحبهم بالقسطنطينية فيقولون ان العرب غدرت بنا ونحن أكثر منهم عددا وأتم منهم عدة وأشد [illegible] منهم فأمدنا نقاتلهم فيقول ما كنت لأغدر بهم قد كانت لهم الغلبة في طول الدهر علينا فيأتون صاحب رومية فيخبرونه بذلك فيوجه ثمانين غاية تحت كل غاية إثنا عشر ألفا في البحر ويقول لهم صاحبهم اذا رسيتم بسواحل الشام فاحرقوا المراكب لتقاتلوا عن أنفسكم فيفعلون ذلك ويأخذون أرض الشام كلها برها وبحرها ما خلا مدينة دمشق والمعتق ويخربون بيت المقدس قال فقال ابن مسعود وكم تسع دمشق من المسلمين قال فقال النبي صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده لتتسعن على من يأتها من المسلمين كما يتسع الرحم علي الولد قلت وما المعتق يا نبي الله، قال جبل بأرض الشام من حمص على نهر يقال له الأرنط فتكون ذراري المسلمين في أعلى المعتق والمسلمون على نهر الأرنط والمشركون خلف نهر الأرنط يقاتلونهم صباحا ومساء فاذا أبصر ذلك صاحب القسطنطينية وجه في البر الى قنسرين ستمائة ألف حتى تجيهم مادة اليمن سبعين ألفا ألف الله قلوبهم بالايمان معهم أربعون ألف امن حمير حتى يأتوا بيت المقدس فيقاتلون الروم فيهزمونهم ويخرجونهم من جند إلى جند حتى يأتوا قنسرين وتجيهم مادة الموالي قال قلت وما مادة الموالي يا رسول الله قال هم عتاقتكم وهم منكم قوم يجيؤن من قبل فارس فيقولون تعصبتم علينا يا معشر العرب لا نكون مع أحد من الفريقين أو تجتمع كلمتكم فتقاتل نزار يوما والموالي يوما فيخرجون الروم الى العمق وينزل المسلمون على نهر يقال له كذا وكذا يغزى والمشركون على نهر يقال له الرقبة وهو النهر الأسود فيقاتلونهم فيرفع الله تعالى نصره عن العسكرين وينزل صبره عليهما حتى يقتل من المسلمين الثلث ويفر ثلث ويبقى الثلث فأما الثلث الذين يقتلون فشهيدهم كشهيد عشرة من شهداء بدر يشفع الواحد من شهداء بدر لسبعين وشهيد الملاحم يشفع لسبع مائة وأما الثلث الذين يفرون فانهم يفترقون ثلاثة أثلاث ثلث يلحقون بالروم ويقولون لو كان الله بهذا الدين من حاجة لنصرهم وهم مسلمة العرب بهذا وتنوخ وطئ وسليم وثلث يقولون منازل آبائنا وأجدادنا خير لا تنالنا الروم أبدا مروا بنا إلى البدو وهم الأعراب وثلث يقولون ان كل شيء كاسمه وأرض الشام كاسمها الشؤم فسيروا بنا الى العراق واليمن والحجاز حيث لا نخاف الروم وأما الثلث الباقي فيمشي بعضهم إلى بعض

يقولون الله الله دعوا عنكم العصبية ولتجتمع كلمتكم وقاتلوا عدوكم فإنكم لن تنصروا ما تعصبتم فيجتمعون جيمعا ويتبايعون على أن يقاتلوا حتى يلحقوا بإخوانهم الذين قتلوا فإذا أبصر الروم إلى من قد تحول إليهم ومن قتل ورأو قلة المسلمين قام رومي بين الصفين معه بند في أعلاه صليب فينادي غلب الصليب فيقوم رجل من المسلمين بين الصفين ومعه بند فينادي بل غلب أنصار الله بل غلب أنصار الله وأولياؤه فيغضب الله تعالى على الذين كفروا من قولهم غلب الصليب فيقول يا جبريل أغث عبادي فينزل جبريل في مائة ألف من الملائكة ويقول يا ميكائيل أغث عبادي فينحدر ميكائيل في مائتي ألف من الملائكة ويقول يا اسرافيل أغث عبادي فينحدر إسرافيل في ثلثمائة ألف من الملائكة وينزل الله نصره على المؤمنين وينزل بأسه على الكفار فيقتلون ويهزمون ويسير المسلمون في أرض الروم حتى يأتوا عمورية وعلى سورها خلق كثير يقولون ما رأينا شيئا أكثر من لروم كم قتلنا وهزمنا وما أكثرهم في هذه المدينة وعلى سورها فيقولون أمنونا على أن نؤدي إليكم الجزية فيأخذون الأمان لهم ولجميع الروم على أداء الجزية وتجتمع اليهم أطرافهم فيقولون يا معشر العرب ان الدجال قد خالفكم الى دياركم والخبر باطل فمن كان فيهم منكم فلا يلقين شيئا مما معه فإنه قوة لكم على ما بقي فيخرجون فيجدون الخبر باطلا وتثب الروم على بقي في بلادهم من العرب فيقتلونهم حتى لا يبقي بأرض الروم عربي ولا عربية ولا ولد عربي الا قتل فيبلغ ذلک المسلمين فيرجعون غضبا لله عزوجل فيقتلون مقاتلتهم ويسبون الذراري ويجمعون الأموال لا ينزلون على مدينة ولا حصن فوق ثلاثه أيام حتى يفتح لهم وينزلون على الخليج حتى يفيض فيصبح أهل القسطنطنية يقولون الصليب مد لنا بحرنا والمسيح ناصرنا فيصبحون والخليج يابس فتضرب فيه الأخبية ويحسر البحر عن القسطنطنية ويحيط المسلمون بمدينة الكفر ليلة الجمعة بالتحميد والتكبير والتهليل إلى الصباح ليس فيهم نائم ولا جالس فاذا طلع الفجر كبر المسلمون تكبيرة واحدة فيسقط ما بين البرجين فتقول الروم إنما كنا نقاتل العرب فالآن نقاتل ربنا وقد هدم لهم مدينتنا وخربها لهم فيمكثون بأيديهم ويكيلون الذهب بالأترسة ويقسمون الذراري حتى يبلغ سهم الرجل منهم ثلثمائة عذراء ويتمتعوا بما في أيديهم ما شاء الله ثم يخرج الدجال حقا ويفتح الله القسطنطنية على يدي أقوام هم أولياء الله يرفع الله عنهم الموت والمرض

والسقم حتى ينزل عليهم عيسى بن مريم عليهما السلام فيقاتلون معه الدجال.

۱۲۵۲ ابو عمر نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے الحارث الہمدانی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: رُوم اور مسلمانوں کے درمیان صُلح ہوگی تو مسلمان رُومیوں کے ساتھ مِل کر ان کے دُشمنوں سے لڑیں گے اور باہم مالِ غنیمت تقسیم کریں گے، پھر رُوم مسلمانوں کے ساتھ مِل کر فارس سے لڑیں گے۔ ان کے لڑنے والوں کو قتل کریں گے اور بچوں اور عورتوں کو قیدی بنائیں گے تو رُومی کہیں گے کہ ہمیں بھی غنیمت میں سے حِصّہ دو جیسے ہم نے تمہیں دیا تھا، پھر وہ مال اور مشرکین کی اَولاد کو باہم تقسیم کرلیں گے، رُومی کہیں گے کہ جو تم نے مسلمان قیدی بنائے ہیں ان میں سے بھی ہمیں حِصّہ دو، مسلمان کہیں گے کہ ہم کبھی بھی مسلمانوں کی اَولاد تمہارے حصہ میں نہ دیں گے، رُومی کہیں گے کہ تم نے عہد توڑ دیا ہے۔ رُومی اپنے بادشاہ کے پاس قسطنطنیہ لوٹ جائیں گے، اور کہیں گے کہ عرب نے ہمارے ساتھ غدّاری کی ہے۔ ہم تعداد میں بھی ان سے زیادہ ہیں اور قُوّت میں بھی ان سے بڑھ کر ہیں، آپ ہماری مدد کریں تا کہ ہم ان سے لڑیں۔ وہ بادشاہ کہے گا کہ مَیں ان سے عہد نہیں توڑ سکتا، طویل عرصہ تک ان کا ہم پر غلبہ رہا ہے۔ وہ لوگ رُوم کے بادشاہ کے پاس جائیں گے اور اُسے اس بات کی اِطلاع دیں گے تو وہ مسلمانوں کی طرف اَسّی (80) جھنڈے بھیجے گا۔ ہر جھنڈے کے نیچے بارہ (12) ہزار کا لشکر ہوگا۔ وہ سمندر کی طرف سے روانہ ہوں گے، اور ان کا بادشاہ اُنہیں کہے گا کہ جب تم شام کے ساحل میں لنگر انداز ہو جاؤ تو اپنی سواریاں جلا ڈالنا تا کہ اپنی جان بچانے کے لئے تم اچھی طرح لڑ سکو! تو وہ ایسا ہی کریں گے۔ وہ پورے شام پر قابض ہو جائیں گے۔ اس کی خشکی پر بھی اور سمندر پر بھی سِوائے دِمشق اور معتق کے شہر کے، وہ بیت المقدس کو خراب کر ڈالیں گے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: دِمشق میں کتنے مسلمانوں کے لئے گنجائش ہوگی؟ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اس میں آنے والے مسلمانوں کے لئے ایسی کُشادگی ہوگی جیسے بچے پر رَحم کُشادہ اور وَسیع ہوتا ہے مَیں نے عرض کیا کہ یہ معتق کونسی جگہ ہے؟ ارشاد فرمایا کہ شام کی سَرزَمین میں مقامِ حمص پر ایک نہر کے قریب ایک پہاڑ کا نام ہے، اس نہر کا نام ''ارنط'' ہے، مسلمانوں کے بچے معتق کے اُوپر کے حصہ میں ہوں گے، اور مسلمان نہر ''ارنط'' پر ہوں گے، اور مشرکین نہر ''ارنط'' کے پیچھے ہوں گے، مسلمان ان سے صبح و شام لڑیں گے، جب قسطنطنیہ کا بادشاہ یہ صورتِ حال دیکھے گا تو وہ خشکی کے راستے لشکر بھیجے گا، رُوم کا بادشاہ قنسرین سے چھ 6 لاکھ فوج بھیجے گا، مسلمانوں کے پاس یمن سے (70) سَتّر ہزار کی تعداد میں مدد آئے گی، یہ وہ لوگ ہوں گے جن کے دِل اللہ تعالیٰ نے اِیمان کے ذریعہ جوڑ دیئے ہوں گے ان کے ساتھ چالیس (40) ہزار قبیلہ حمیر کے ہوں گے، یہ بیت المقدس آئیں گے، اور رُومیوں کے خلاف لڑیں گے، اُنہیں شکست دیں گے اور اُنہیں ایک لشکر سے دوسرے کی طرف نکال دیں گے پھر رُومی قنسرین پہنچ جائیں گے، اور مسلمانوں کے پاس موالی کی مدد پہنچے گی، مَیں نے عرض کیا کہیا رسول اللہ ﷺ! یہ موالی کی مدد کا کیا مطلب ہے؟ تو آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ: وہ تمہارے آزاد کردہ غلام ہوں گے، وہ تم میں سے ہیں، وہ ایسے لوگ ہوں گے جو فارس کی طرف سے آئیں گے اور کہیں گے اَے عرب کی جماعت! تم نے ہمارے ساتھ تعصب بَرتا، ہم دونوں فریقوں میں سے کسی کے ساتھ نہیں تھے، اب ہم تمہارے کلمہ میں اکٹھے ہوتے ہیں، پس ایک دن قبیلہ نزار جنگ کریں گے اور دوسرے دن

اہل یمن اور تیسرے دِن موالی جنگ کریں گے، وہ رُومیوں کو مقام ''عمق'' کی طرف نکال دیں گے اور مسلمان فلاں فلاں نام کی نہر پہ پڑاؤ ڈالیں گے اور اسی پہ رہ کر لڑیں گے، اور مشرکین ''الرقیہ'' نامی نہر پر ہوں گے یہ کالی نہر ہوگی، مسلمان اور کفار لڑیں گے اللہ تعالیٰ اپنی مدد دونوں فوجوں سے اُٹھالے گا اور ان پر صبر اُتارے گا۔ مسلمانوں میں سے ایک تہائی شہید ہو جائیں گے اور ایک تہائی باقی رہیں گے اور ایک تہائی فرار ہو جائیں گے وہ ایک تہائی جو شہید ہوئے ہوں گے اُن کا ایک شہید دس (10) شہداءِ بدر کے برابر ہوگا، شہداءِ بدر کا شہید ستّر (70) لوگوں کی شفاعت کرے گا، اور جو تہائی بھاگ گئے ہوں گے وہ بھی تین حصوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ایک حصہ تو رُوم کے ساتھ جا ملے گا اور کہے گا کہ اگر اللہ تعالیٰ کو اس دِین کی حاجت ہوتی تو وہ مسلمانوں کی مدد کرتا، اور یہ عرب کے قبیلۂ بھز اور تنوخ اور طیء اور سُلیم کے مسلمان ہوں گے۔ اور دوسرا حصہ کہے گا کہ ہمارے باپ دادوں کے گھر ہمارے لئے بہتر ہیں، ہمیں رُومی کبھی بھی نہیں پکڑ سکتے، چلو ہمارے ساتھ دیہاتوں کی طرف، یہ عرب کے بدو ہوں گے اور تیسرا حصہ کہے گا کہ ہر شے اپنے نام کی طرح ہوتی ہے اور شام کی سَرزمین اپنے نام کی طرح منحوس ہے، چلو ہمارے ساتھ عراق، یمن اور حجاز کی طرف چلو، جہاں ہمیں رُومیوں کا کوئی خطرہ نہ ہو، اور جو تہائی حصہ باقی رہ گیا ہوگا ان میں سے کچھ دوسروں کے پاس جائیں گے اور کہیں گے کہ خدا کے لئے قوم پُرستی چھوڑ و اور اپنی بات میں اتفاق پیدا کرو! اور اپنے دُشمنوں سے لڑو! جب تک تم قوم پُرستی میں مبتلا رہو گے ہرگز تمہاری مدد نہ کی جائے گی، وہ سب مسلمان اَکٹھے ہوں گے اور بیعت کریں گے اور لڑیں گے حتی کہ وہ اپنے شہید بھائیوں سے جا ملیں گے جب رُومی دیکھیں گے کہ حالات ان کے موافق ہیں اور مسلمانوں کی شہادتوں میں اضافہ اور ان کے تعداد میں کمی کو دیکھیں گے تو ایک رُومی دونوں فوجوں کے درمیان کھڑا ہوگا اس کے ساتھ ایک لکڑی ہوگی جس کے اُوپر صلیب ہوگی وہ آواز لگائے گا کہ:

صلیب غالب آ گئی! صلیب غالب آ گئی!

اس موقع پر مسلمانوں میں سے ایک آدمی دونوں صفوں کے درمیان کھڑا ہوگا اور اس کے ساتھ بھی لکڑی ہوگی وہ کہے گا کہ:

اللہ کے دِین کے مددگار غالب آ گئے! اللہ کے دِین کے مددگار غالب آ گئے!

اس کے دوست غالب آ گئے!

اللہ تعالیٰ کو کافروں کی اس بات پر کہ صلیب غالب آ گئی غُصّہ آئے گا، وہ حکم دے گا کہ اَے جبرئیل! میرے بندوں کی مدد کر، پس حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک لاکھ فرشتوں کے ساتھ آئیں گے۔ اللہ پھر حکم دے گا کہ اَے میکائیل! میرے بندوں کی مدد کر، تو حضرت میکائیل علیہ السلام دو لاکھ فرشتوں کے ساتھ نیچے اُتریں گے حکم دے گا کہ اَے اِسرافیل! میرے بندوں کی مدد کر، تو حضرت اِسرافیل علیہ السلام تین لاکھ فرشتوں کے ساتھ اُتریں گے، اللہ تعالیٰ اپنی نصرت مسلمانوں پر اُتاریں گے، اور اپنا عذاب کافروں پر اُتاریں گے، کفار قتل ہوں گے اور اُنہیں شکست ہوگی، مسلمان رُوم کی سَرزمین پر چلیں گے اور عموریہ پہنچ جائیں گے جس کی دِیواروں پر بہت بڑی تعداد میں لوگ ہوں گے وہ کہیں گے کہ ہم نے رُوم سے زیادہ کثرت میں کوئی چیز نہ دیکھی تھی، ہم میں سے کتنے قتل ہو چکے اور کتنے شکست کھا چکے اس شہر میں اور اس کی دِیواروں پر رُومیوں کی بڑی تعداد موجود ہوگی، وہ

مسلمانوں سے کہیں گے کہ ہمیں اَمان دے دو؟ ہم تمہیں جزیہ اَدا کریں گے، پھر وہ اپنے لئے اور تمام رُوم کے لئے جزیہ کی اَدائیگی کی شرط پر اَمان لے لیں گے، اور رُومی اُن کے یہاں ہر طرف سے جمع ہوجائیں گے۔ وہ کہیں گے کہ اَے عرب کی جماعت! تمہاری [illegible] پیٹھ پیچھے دَجّال تمہارے علاقے میں آچکا ہے، اُن کی یہ اِطلاع جھوٹی ہوگی، تم میں سے اگر کوئی اس وقت موجود ہو تو جو کچھ اس کے پاس سامان ہے اُسے نہ پھینکے۔ یہ تمہارے لئے باقی اَفراد پر طاقت کا ذریعہ ہوگا، مسلمان اس اِطلاع پر وہاں سے نکل جائیں گے، تو اُنہیں عِلم ہوگا کہ یہ بات تو غلط تھی۔ رُومی شہروں میں باقی ماندہ عربوں پر حملہ کردیں گے، اُنہیں قتل کریں گے، یہاں تک رُوم کی زَمین میں نہ کوئی عربی مَرد، نہ کوئی عربی عورت اور نہ کوئی عربی بچہ باقی رہے گا، سب قتل کردیئے جائیں گے، مسلمانوں کو جب اس کی اِطلاع ملے گی تو وہ اللہ تعالیٰ کے لئے غضبناک ہوکر لوٹیں گے۔ رُومیوں میں لڑنے والوں کو قتل کریں گے اور اُن کی اَولاد کو قیدی بنالیں گے اور تمام اَموال کو جمع کریں گے، وہ کسی بھی شہر اور قلعہ پر نہ اُتریں گے مگر یہ کہ اسے تین دِن میں فتح کرلیں گے، اور وہ خلیج پہ جا اُتریں گے اور خلیج کو دَراز کیا جائے گا یہاں کہ وہ بہہ جائے گی۔ صبح کے وقت قسطنطنیہ والے کہیں گے کہ صلیب نے ہمارے سمندر کو دَراز کردیا اور مسیح ہماری مدد کررہا ہے، کچھ دیر بعد خلیج سوکھ جائے گی اس میں خیمے لگادیئے جائیں گے، اور سمندر کو قسطنطنیہ سے روک دیا جائے گا اور مسلمان جمعہ کی رات کو کفر کے شہر کا گھیراؤ کرلیں گے، وہ صبح تک تحمید، تہلیل اور تکبیر میں مَصروف ہوں گے، ان میں نہ کوئی سونے والا اور نہ کوئی بیٹھنے والا ہوگا۔ جب فجر طُلُوع ہوجائے گی تو مسلمان مِل کر ایک تکبیر کہیں گے تو دو بُرجوں کے درمیان کا حصہ گر جائے گا، رُومی کہیں ہم تو عرب کے خلاف لڑ رہے تھے۔ اب تو ہم اپنے رَبّ کے خلاف لڑ رہے ہیں، اس نے ہمارے شہر کو منہدم اور تباہ کردیا ہے، وہ اپنے ہاتھ روک لیں گے، مسلمان سونے کو ڈھالوں کے ذریعہ سے ناپیں گے اور قیدیوں کو تقسیم کردیا جائے گا۔ ایک آدمی کے حصہ میں تین سو (300) نوجوان لونڈیاں آئیں گی، اور جو کچھ ان کے پاس ہوگا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا ان سے لطف اَندوز ہوں گے، پھر حقیقتاً دَجّال نکلے گا، اللہ تعالیٰ قسطنطنیہ کو ایسی قوم کے ہاتھوں فتح کردے گا جو اللہ تعالیٰ کے اَولیاء ہوں گے، اللہ تعالیٰ ان سے موت، مَرض اور بیماری دُور فرمادے گا، پھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ان میں نزول فرمائیں گے تو وہ اس کے ساتھ مِل کر دَجّال سے لڑیں گے۔

○ ○ ○

۱۲۵۳. حدثنا عبدالله بن مروان عن أرطاة بن المنذر قال حدثني تبيع عن كعب قال لا تجري في البحر سفينة بعد فتح رومية أبدا قال كعب وقتال الأعماق جعلت مع الفتن لأن ثلاث قبائل بأسرها تلحق بالكفر برياتهم وتصدع طائفة من الحمراء فتلحق بهم أيضا قال كعب لولا ثلاث لأحببت أن لا أحيا ساعة أولها نهبة الأعراب فانهم يستنفرون في بعض ما يكون ويحدث من الملاحم فيقولون كما قالوا في بدء الألسلام أول مرة حين استنصروا شغلتنا أموالنا وأهلونا فأجاب من أجاب وترك من ترك فاذا استنصروا المرة الثانية في زمن الملاحم فأبوا أحل الله بهم الآية التي وعدهم الله تعالى في كتاب قل للمخلفين من الأعراب ستدعون إلى قوم أولى بأس شديد تقاتلو نهم أو يسلمون الآية فهي نهبة الأعراب والخايب من خاب يوم نهبة كلب والثانية

لولا أن أشهد الملحمة العظمى فان الله تعالى يحرم على كل حديدة أن تجبن فلو ضرب الرجل يومئذ بسفود لقطع والثالثة لولا أن أشهد فتح مدينة الكفر وإن دون فتحها لصغار كبير قيل لكعب فمن هذه القبائل التي تلحق بالكفر قال تنوخ وبهزا و كلب وتريد من قضاعة رجل أولئك الموالي موالي هؤلاء القبائل التي تلحق بالكفر هم نفعانية الشام يعني مسالمتهم.

۱۲۵۳﴾ عبداللہ بن مروان نے ارطاۃ بن المنذر سے، انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: رومیوں سے جیتنے کے بعد کبھی بھی سمندر میں کشتی نہ چلے گی، اور اعماق کی جنگ فتنوں کے ساتھ ہے اس لئے کہ تین کے تین قبیلے پورے کُفر کے ساتھ اپنے جھنڈوں سمیت جاملیں گے اور حمراء سے ایک جماعت جدا ہوگی وہ بھی ان کافروں کے ساتھ جاملے گی، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تین چیزیں نہ ہوتی تو میں پسند نہیں کرتا کہ میں اس وقت زندہ رہتا:

نمبر 1: پہلی چیز عرب کے دیہاتیوں کی بَربادی ہے، بے شک اُنہیں بعض جنگوں میں جو ہونے والی ہیں بلایا جائے گا۔ وہ ویسا ہی جواب دیں گے جیسا اُنہوں نے پہلی مرتبہ ابتدائے اسلام میں دیا تھا، جب اُنہیں لڑائی کے لئے بلایا گیا تھا۔ تو کہنے لگے کہ ہمیں ہمارے مالوں اور گھر والوں نے مصروف کردیا تھا، پھر جو جنگ کے لئے گیا سو گیا اور جو نہ گیا سو نہ گیا۔ دوسری مرتبہ پھر جنگوں کے زمانے میں ان سے مدد طلب کی جائے گی مگر وہ اِنکار کردیں گے تو اللہ تعالیٰ اُن پر اَپنا وہ عذاب نازل کرے گا جس کا اللہ تعالیٰ نے ان سے اَپنی کتاب میں وَعدہ فرمایا ہے کہ:

”کہہ دو پیچھے رہ جانے والے دیہاتیوں سے کہ عنقریب تمہیں ایک ایسی قوم کی طرف بلایا جائے گا جو سخت جنگ جُو ہیں تم اُن سے لڑو گے یہاں تک وہ مغلوب ہو جائیں، پس یہ دیہاتیوں کی بربادی ہے اور رُسوا ہے وہ شخص جو قبیلۂ کلب کی بربادی کے دِن رُسوا ہوا۔

نمبر 2: دوسری چیز اگر مَیں جنگِ عظیم میں شریک نہ ہوتا، بے شک اللہ تعالیٰ ہر لوہے پر بُزدِلی کو حرام کردیں گے، اگر اس وقت کوئی سفود سے بھی مارے گا تو کاٹ ڈالے گا۔

نمبر 3: تیسری چیز، اگر مَیں کُفر کے شہر کی فتح کے موقع پر حاضر نہ ہوا، بے شک اس کی فتح سے پہلے بڑی رُسوائیاں ہیں، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ وہ قبائل جو کُفر سے جاملیں گے وہ کون سے ہوں گے؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ (قبیلۂ) تنوخ (قبیلۂ) بہز (قبیلۂ) کلب اور (قبیلۂ) قضاعۃ کا ایک آدمی کُفار کے ساتھ متحد قبائل کے موالی کا قصد کرے گا، یہ موالی شام کی امان میں ہوں گے۔

٭ ٭ ٭

۱۲۵۴. حدثنا محمد بن شابور عن النعمان بن المنذر وسويد بن عبدالعزيز عن اسحاق بن ابي فروة جميعا عن مكحول عن حذيفة بن اليمان وقال محمد بن شابور قال مكحول حدثني غير واحد عن حذيفة يزيد أحدهما على صاحبه في الحديث قال حذيفة فتح لرسول الله صلى الله عليه وسلم فتح لم يفتح له مثله منذ بعثه الله تعالى فقلت له يهنئك الفتح يا رسول الله قد

وضعت الحرب أوزارها فقال هيهات هيهات والذي نفسي بيده ان دونها يا حذيفة لخصالا ستا أولهن موتي قال قلت إنا لله وإنا إليه راجعون ثم يفتح بيت المقدس ثم يكون بعد ذلك فتنة تقتتل فئتان عظيمتان يكثر فيها القتل ويكثر فيها الهرج دعوتهما واحدة ثم يسلط عليكم موت فيقتلكم قعصا كما تموت الغنم ثم يكثر المال فيفيض حتى يدعا الرجل إلى مائة دينار فيستنكف أن يأخذها ثم ينشأ لبني الأصفر غلام من أولاد ملوكهم قلت ومن بنو الأصفر يا رسول الله قال الروم فيشب في اليوم الواحد كما يشب الصبي في الشهر ويشب في الشهر كما يشب الصبي في السنة فاذا بلغ أحبوه واتبعوه مالم يحبوا ملكا قبله ثم يقوم بين ظهرانهم فيقول الى متى نترك هذه العصابة من العرب لا يزالون يصيبون منكم طرفا ونحن أكثر منهم عددا وعدة في البر والبحر إلى متى يكون هذا فأشيروا علي بما ترون فيقوم أشرافهم فيخطبون بين أظهرهم ويقولون نعم ما رأيت والأمر أمرك فيقول والذي نقسم به لا ندعهم حتى نهلكهم فيكتب إلى جزائر الروم فيرمونه بثمانين غياية تحت كل غياية اثنا عشر ألف مقاتل والغياية الرأية فيجتمعون عنده سبع مائة ألف وستمائة مقاتل ويكتب الى كل جزيرة فيبعثون بثلثمائة سفينة فير كب هو في سفينة منها ومقاتلته بحده وحديده وما كان له حتى يرسى بها ما بين أنطاكية إلى العريش فيبعث الخليفة يومئذ الخيول بالعدد والعدة وما يحصى فيقوم فيهم خطيب فيقول كيف ترون أشيروا علي برأيكم فاني أرى أمرا عظيما واني أعلم أن الله تعالى منجز وعده ومظهر ديننا على كل دين ولكن هذا بلاء عظيم فاني قد رأيت من الرأي أن أخرج ومن معي الى مدينة رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبعث الى اليمن والعرب حيث كانوا والى الأعاريب فان الله ناصر من نصره ولا يضرنا أن نخلي لهم هذه الأرض حتى تروا الذي يتهيأ لكم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فيخرجون حتى ينزلوا مدينتي هذه واسمها طيبة وهي مساكن المسلمين فينزلون ثم يكتبون الى من كان عندهم من العرب حيث بلغ كتابهم فيجيبونهم حتى تضيق بهم المدينة ثم يخرجون مجتمعين مجردين قد بايعوا امامهم على الموت فيفتح الله لهم فيكسرون أغماد سيوفهم ثم يمرون مجردين فيقول صاحب الروم ان القوم قد استماتوا لهذه الأرض وقد أقبلوا اليكم وهم لا يرجعون حياة فاني كاتب اليهم أن يبعثوا الي بمن عندها من العجم ونخلي لهم أرضهم هذه فان لنا عنها غنى فان فعلوا فعلنا وان أبوا قاتلناهم حتى يقضي الله بيننا وبينهم فاذا بلغ أمرهم والي المسلمين يومئذ قال لهم من كان عندنا من العجم أراد أن يسير الى الروم فليفعل فيقوم خطيب من الموالي فيقول معاذ الله أن نبتغي بالاسلام دينا فيبايعون على الموت كما بايع قبلهم من المسلمين ثم يسيرون مجتمعين فاذا رآهم أعداء الله طمعوا واحردوا وجهدوا ثم يسل

المسلمون سيوفهم ويكسروا أغمادها ويغضب الجبار على أعدائه فيقتل المسلمون منهم حتى يبلغ الدم ثنن الخيل ثم يسير من بقي منهم بريح طيبة يوما وليلة حتى يظنوا أنهم قد يظنوا أنهم قد عجزوا فيبعث الله عليهم ريحا عاصفا فتردهم الى المكان الذي منه أصروا فيقتلهم بأيدي المهاجرين فلا يفلت أحد ولا مخبر فعند ذلک يا حذيفة تضع الحرب أوزارها فيعيشون في ذلک ما شاء الله ثم يأتيهم من قبل المشرق خبر الدجال أنه قد خرج فينا بسم الله الرحمن الرحيم وهو حسبنا ونعم الوكيل أخبرنا الشيخ أبو بكر محمد بن عبدالله بن أحمد بن ريذة قال أنبأنا ابو القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب الطبراني حدثنا أبو زيد عبدالرحمن بن حاتم المرادي سنة ثمانين ومائتين حدثنا نعيم بن حماد

۱۲۵۴ محمد بن شابور نے نعمان بن منذر سے، انہوں نے سوید بن عبدالعزیز سے، انہوں نے اِسحاق بن ابی فروہ سے، انہوں نے راویت کی مکحول سے، حضرت حذیفہ بن الیمان فرماتے ہیں اسی طرح محمد بن شابور مکحول سے انہوں نے کئی راویوں سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب سے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو مبعوث فرمایا ہے تو فتح مکہ جیسی فتح نہ دی، مَیں نے عرض کیا اے رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کو فتح مبارک ہو، جنگ نے اپنے ہتھیار رکھ دِیے ہیں؟ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ: دُور ہے بہت دُور ہے، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اَے حذیفہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! اس سے پہلے چھ(6) خصلتیں ہیں، ان میں سب سے پہلے میری موت ہے۔ مَیں نے یہ سن کر اِنَّالِلّٰہِ پڑھا، پھر بیت المقدس کی فتح ہے پھر اس کے بعد فتنہ ہوگا۔ دو عظیم جماعتیں لڑیں گی جن کی دَعوت ایک ہوگی اس لڑائی میں قتل اور موت بکثرت واقع ہوگی، پھر تم پر موت کو مسلط کر دیا جائے گا جو تمہیں قتل کر دے گی جیسے بکریوں میں گردن کی بیماری ان کو ختم کر دیتی ہے، پھر مال زیادہ ہو جائے گا۔ ایک آدمی کو سو(100) دِینار لینے کے لئے بلایا جائے گا لیکن اُسے ناگوار لگے گا کہ وہ سو(100) دِینار لے، پھر بنو اصفر کے بادشاہوں میں سے کسی کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا، مَیں نے عرض کیا کہ اَے رسولِ اللہ ﷺ! یہ بنوالاصفر کون ہیں؟ تو آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ رُومی وہ لڑکا ایک دِن میں اِتنا بڑھے گا جتنا دوسرے بچے ایک مہینے میں، اور ایک مہینہ میں اس کی اِتنی نشو ونما ہوگی جتنی عام بچوں کی سال میں ہوتی ہے، جب وہ بالغ ہو جائے گا تو رومی اس سے محبت کریں گے ایسی محبت اُنہوں نے کسی بادشاہ سے نہ کی ہوگی اور اس کی پیروی کریں گے۔ پھر وہ ان کے درمیان کھڑا ہو جائے گا اور کہے گا کہ ہم کب تک عرب کی اس جماعت کو یونہی چھوڑتے رہیں گے، وہ ہمیشہ تم سے کچھ نہ کچھ حاصل کرتے رہتے ہیں حالانکہ ہم گنتی اور تعداد میں ان سے خشکی اور سمندر دونوں میں بھی بڑھ کر ہیں۔ ایسا کب تک ہوتا رہے گا، مجھے مشورہ دو تمہاری کیا آراء ہیں، پس ان کے معززین کھڑے ہو جائیں گے اور ان کے درمیان بیان کریں گے اور کہیں گے کہ اَے اُمیر آپ کی سوچ بہت اچھی ہے، اور سارا اِختیار آپ کو ہے۔ وہ کہے گا کہ اس ذات کی قسم جس کی ہم قسم کھاتے ہیں ہم اُنہیں نہیں چھوڑیں گے حتی کہ اُنہیں ہلاک کر دیں، وہ رُوم کے جزیروں کی طرف خط لکھے گا، وہ اس کی طرف اَسّی (80) جھنڈے بھیجے گا۔ ہر جھنڈے کے نیچے بارہ 12 ہزار لڑنے والے سپاہی ہوں گے، پھر

جب سب اس کے پاس جمع ہوں گے تو ان کی تعداد سات (7) لاکھ اور چھ (6) سو ہوگی وہ ہر جزیرہ کی طرف پیغام بھیجے گا تو وہ تین 300 [illegible] سے العریش پہنچ جائے گا، دوسری طرف خلیفۃ المسلمین بڑی تعداد میں گھڑسواروں کو لوگوں کے جمع کرنے کے لئے بھیجے گا۔ پھر ان میں کھڑے ہو کر بیان کرتے ہوئے کہے گا کہ تم لوگوں کی کیا رائے ہے؟ مجھے اپنی رائے دو، بے شک میں ایک بہت بڑا معاملہ دیکھ رہا ہوں، اور بے شک مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ پورا کرنے والا اور ہمارے دین کو تمام دینوں پر غالب کرنے والا ہے، لیکن یہ بہت بڑی آفت آ رہی ہے، میری ذاتی رائے تو یہ ہے کہ میں اور میرے ساتھی مدینۃ النبی ﷺ چلے جاتے ہیں اور یمن والوں کی جانب اور عرب کی طرف جہاں کہیں بھی ہو سکے اور دیہات والوں کی طرف پیغام بھجوا کر اُنہیں جنگ کے لئے بلاؤں، بے شک اللہ تعالیٰ اُس کی مدد کرے گا جو اُس کے دِین کی مدد کرے گا، اور ہمارے لئے یہ بات نقصان دہ نہیں کہ ہم ان کے لئے یہ علاقے چھوڑ دیں تا کہ تم دیکھ لو کہ اُنہوں نے تمہارے لئے کیا تیار کر رکھا ہے۔ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ مسلمان نکل پڑیں گے۔ وہ میرے اس شہر میں آ جائیں گے۔ اس کا نام "طَیِّبَۃ" ہوگا اور یہ مسلمانوں کا ٹھکانہ ہوگا۔ پھر وہ اہلِ عرب کی جانب پیغامِ جہاد لکھ بھیجیں گے۔ جن کے پاس بھی ان کا خط جائے گا وہ اس پیغام پر لَبَّیک کہیں گے، مدینہ اُن کی گنجائش کے لئے تنگ پڑ جائے گا۔ پھر وہ اکٹھے ہو کر ننگی تلواروں کے ساتھ روانہ ہوں گے، رُوم کا بادشاہ کہے گا کہ یہ قوم تو اس زمین کے لئے موت کے طلبگار ہیں اور یہ تمہاری طرف بڑھ رہے ہیں، اُنہیں زندگی کی کوئی تمنا نہیں، مَیں ان مسلمانوں کی طرف خط لکھنے والا ہوں کہ جو ان کے پاس غیر عربی ہیں اُنہیں ہماری طرف بھیج دیں، ہم اُن کے لئے یہ زمین خالی کر رہے ہیں۔ ہمیں اس کی کوئی ضرورت نہیں، اگر وہ ہماری بات مان لیتے ہیں تو ہم ایسا کریں گے ورنہ اگر وہ اِنکار کریں تو ہم ان سے لڑیں گے۔ تا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اور ان کے درمیان فیصلہ فرما دے، جب ان کی اس بات کی اِطلاع مسلمانوں کے اُمیر کو پہنچے گی تو وہ مسلمانوں سے کہے گا کہ ہمارے پاس جو بھی عجمی ہے اور وہ رُوم جانا چاہتا ہے تو چلا جائے۔ اس پر موالی میں سے ایک خطیب کھڑا ہو کر کہے گا اللہ کی پناہ، کیا ہم اِسلام کے بدلے دوسرا دِین تلاش کر رہے ہیں، پھر سب مسلمان موت پر بیعت کریں گے جیسے اس سے پہلے اُمیر نے مسلمانوں سے بیعت لی تھی، پھر وہ اکٹھے ہو کر چلیں گے، جب مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کے دُشمن دیکھیں گے تو اُنہیں اُمید ہوگی اور وہ تیاری کریں گے اور کوشش کریں گے، پھر مسلمان اَپنی تلواروں کو نیام سے نکالیں گے اور ان کی نیاموں کو توڑ ڈالیں گے، جبّار کو اپنے دُشمنوں پر غصّہ آئے گا، مسلمان اُنہیں خوب قتل کریں گے یہاں تک کہ خون گھوڑے کے کُھر تک پہنچ جائے گا، پھر باقی ماندہ رُومی ایک پاکیزہ ہوا کے ساتھ ایک دِن اور ایک رات چلیں گے تا کہ اُنہیں یقین ہو جائے کہ مسلمان ان تک پہنچنے سے عاجز ہیں تو اللہ تعالیٰ ان پر ایک سخت ہوا بھیجے گا جو اُنہیں اُسی مکان کی طرف لوٹا دے گی جہاں سے وہ چلے تھے، پھر اللہ تعالیٰ اُنہیں مہاجرین کے ہاتھوں قتل کروا دے گا ان میں کوئی بھی فرار نہ ہو سکے گا اور نہ کوئی خبر لے جانے والا ہوگا۔ اَے حذیفہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! اس وقت جنگ اپنے اَوزار رَکھ دے گی، پھر جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا مسلمان اسی حالت میں رہیں گے۔ پھر ان کے پاس مشرق کی جانب سے دَجّال کے آنے کی خبر آئے گی کہ وہ ہم پر خُروج کر چکا ہے۔

۞ ۞ ۞

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

﴿وَهُوَ حَسۡبُنَا وَنِعۡمَ الۡوَكِيۡلِ﴾

أخبرنا الشيخ ابو بكر محمد بن عبدالله بن أحمد بن ريذة قال أنبانا أبو القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب الطبرانى حدَّثنا ابوزيد عبدالرحمن بن حاتم المرادى سنة ثمانين ومائتين حدَّثنا نيم بن حماد رحمہ اللہ تعالیٰ:

١٢٥٥ . حدثنا الوليد عن الأوزاعي عن كعب قال يكون إمام المسلمين ببيت المقدس فيبعث الى مصر وأهل العراق يستمدهم ولا يمدون ويمر بريده بمدينة حمص فيجد عجمها قد أغلقوا على من فيها من ذراري المسلمين فيعظمه ذلک فيسير بمن حضره من المسلمين حتى يلقاهم بسهلة عكا فيقتلهم فيهزمهم الله ويطلبهم المسلمون حتى يلحقونهم ببلادهم ويسير الى حمص فيفتحها الله على يديه.

۱۲۵۵﴾ ولید نے، الاوزاعی رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کا امام بیت المقدس میں ہوگا۔ وہ مصر اور اہلِ عراق سے مدد مانگے گا مگر وہ مدد نہیں کریں گے، اس امام کا قاصد حمص کے شہر پر گزرے گا تو وہ دیکھے گا کہ غیر مسلموں نے مسلمانوں کی اولادوں کو اس میں قید کر کے رکھا ہے، امام المسلمین پر یہ بات بڑی گراں گزرے گی، وہ حاضر مسلمانوں کو لے کر ان کفار سے لڑنے جائے گا یہاں تک کہ ان کے ساتھ مقام سہلۃ عکا میں جنگ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کفار کو شکست دے گا، مسلمان ان کا پیچھا کریں گے اور انہیں ان کے شہروں تک پہنچا دیں گے۔ وہ امام المسلمین حمص کی طرف جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس امام کے ہاتھوں اُسے فتح کروا دے گا۔

○ ○ ○

١٢٥٦ . قال الأوزاعي فأخبرني حسان بن عطية قال تنزل الروم بسهل عكا وتغلب على فلسطين وبطن الأردن وبيت المقدس ولا يجيرون عقبة أفيق أربعين يوما ثم يسير اليهم امام المسلمين فيحوزونهم الى مرج عكا فيقتتلون بها حتى يبلغ الدم ثنن الخيل فيهزمهم الله ويقتلونهم الا عصيبة يسيرون الى جبل لبنان ثم الى جبل بأرض الروم

۱۲۵۶﴾ اوزاعی کہتے ہیں کہ حسان بن عطیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: رومی ''سہل عکا'' میں اُتریں گے اور فلسطین، بطن اُردن اور بیت المقدس پر غالب آجائیں گے اور عقبہ اُفیق سے آگے نہ بڑھ سکیں گے، چالیس (40) دن تک اسی حالت میں

گھوڑیں گے، پھر امام المسلمین ان کی طرف روانہ ہوگا اور اُنہیں ''مرج عکا'' میں گھیر لے گا۔ وہاں وہ ایسے قتل کیے جائیں گے یہاں تک کہ خون گھوڑوں کے کھروں تک پہنچ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ رومیوں کو شکست دے گا۔ اور مسلمان ان سب کو قتل کردیں گے سوائے ایک جماعت کے جو لبنان اور پھر رُوم کے پہاڑ کی طرف چلے جائیں گے۔

٭ ٭ ٭

۱۲۵۷. قال الوليد أخبرني سعيد بن عبدالعزيز عن مكحول قال لتمخرن الروم الشام أربعين صباحا لا يمتنع منها إلا دمشق وأعالي البلقاء

۱۲۵۷ ولید نے سعید بن عبدالعزیز سے روایت کی ہے کہ، حضرت مکحول رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں رُوم شام کو چالیس (40) دنوں تک ڈھانپے رکھے گا۔ سوائے دمشق اور اعالی البلقاء کے کوئی علاقہ اس سے نہ بچا ہوگا۔

٭ ٭ ٭

۱۲۵۸. حدثنا الوليد عن عبدالله بن العلاء بن زبر سمع أبا الأعيس عبدالرحمن بن سليمان قال يغلب ملك من ملوك الروم على الشام كله الا دمشق وعمان ثم ينهزم وتبنى قيسارية أرض الروم فتصير جند من أجناد أهل الشام ثم تظهر نار من عدن أبين

۱۲۵۸ ہم سے بیان کیا ولید نے، عبداللہ بن العلاء بن زبر سے، انہوں نے ابوالاعیس عبدالرحمٰن بن سلیمان رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ: رُوم کا ایک بادشاہ سوائے دمشق اور عمان کے پورے شام پر غالب آجائے گا، پھر اُسے شکست ہوگی، اور رُوم کی زمین میں قیساریہ نامی شہر بنالیا جائے گا۔ رُوم اہلِ شام کے لشکروں میں سے ایک لشکر بن جائے گا، پھر عدن ابین سے آگ ظاہر ہوگی۔

٭ ٭ ٭

۱۲۵۹. حدثنا الوليد عن معاوية بن يحيى عن أرطاة بن المنذر عن حكيم بن عمير عن تبيع قال ثم يبعث الروم يسألونكم الصلح فتصالحونهم فيومئذ تقطع المرأة الدرب الى الشام آمنة وتبنى مدينة قيسارية التي بأرض الروم وفي ذلك الصلح تعرك الكوفة عرك الأديم وذلك لتركهم أن يمدوا المسلمين فالله أعلم أكان مع خذلانهم حدث آخر يستحل غزوهم فيه وتستمدون الروم عليهم فيمدونكم فتنصفرون حتى تنزلوا بمرج ذي تلول فيقول قائل النصارى بصليبنا غلبتم فأعطونا حظنا من الغنيمة والنساء والذرية فيأبون أن يعطوهم من النساء والذرية فيقتتلون ثم ينصرفون فيجتمعون للملحمة

۱۲۵۹ الولید نے معاویہ بن یحییٰ سے، انہوں نے ارطاۃ بن المنذر سے، انہوں نے حکیم بن عمیر سے روایت کی ہے کہ حضرت تبیع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: پھر رُومی تمہاری جانب صُلح کا پیغام بھیجیں گے۔ تم ان سے صُلح کرلوگے، اس زمانہ میں عورت ''درب'' سے ''شام'' تک کا سفر اَمن کے ساتھ طے کرے گی، اور قیساریہ نامی شہر رُوم کی سرزمین میں بنایا جائے گا، اور اس

صُلح میں عوفہ کوکھال کی طرح رَگڑا جائے گا، اس لئے کہ اُنہوں نے مسلمانوں کی اِمداد چھوڑ دی تھی، اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ یہ پٹائی ان کی کن رُسوائیوں میں سے ہوگی، ان کے خلاف لڑنا حلال ہوگا، تم رُوم سے ان کے خلاف مدد مانگو گے۔ وہ تمہاری مدد کریں گے۔ جب تم وہاں سے واپس ہوں گے اور "مرج ذی تلول" پہ اُترو گے تو ایک عیسائی کہے گا کہ ہماری صلیب کی وجہ سے تم غالب رہے۔ ہمیں مالِ غنیمت میں سے ہمارے حصے کی عورتیں اور بچے دے دو؟ مسلمان اِنکار کریں گے کہ ان مسلمان عورتوں اور بچوں کو کفار کے حوالے کردیں، پھر وہ لڑیں گے اور واپس چلے جائیں گے اور بڑی جنگ کے لئے اکٹھے ہوں گے۔

○ ○ ○

١٢٦٠. حدثنا الوليد عن الأوزاعي عن حسان بن عطية عن خالد بن معدان عن جبير بن نفير عن ذي مخبر بن أخي النجاشي قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول تصالحون الروم صلحا آمنا حتى تغزوا أنتم وهم عدوا من ورائهم.

۱۲۶۰۔ الولید نے، الاوزاعی سے، انہوں نے حسان بن عطیہ سے، انہوں نے خالد بن معدان رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت جبیر بن نفیر سے روایت کی ہے کہ ذی مخبر بن برادر نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا ہے کہ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ: تم رُوم کے ساتھ اُمن والی صُلح کرو گے۔ تم ان کے ہمراہ مل کر لڑو گے، لیکن وہ پسِ پردہ تمہارے دُشمن ہوں گے۔

○ ○ ○

١٢٦١. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن أبي فراس عن عبدالله بن عمرو قال تغزون القسطنطنية ثلاث غزوات الأولى يصيبكم فيها بلاء والثانية تكون بينكم وبينهم صلحا حتى تبنوا في مدينتهم مسجدا وتغزون أنتم وهم عدوا من وراء القسطنطينية ثم ترجعون ثم تغزونها الثالثة فيفتحها الله عليكم

۱۲۶۱۔ الولید نے، اِبن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے، انہوں نے ابی فراس رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: تم قسطنطنیہ سے تین مرتبہ جنگ کرو گے۔ پہلی مرتبہ تمہیں مصیبت پہنچے گی، اور دوسری مرتبہ تمہارے اور ان کے درمیان صُلح ہوجائے گی یہاں تک کہ تم ان کے شہر میں مسجد بناؤ گے، تم اور وہ مل کر جنگ کرو گے حالانکہ وہ پس پردہ تمہارے دُشمن ہوں گے۔ قسطنطنیہ سے باہر، تم لوٹ جاؤ گے، پھر تم تیسری مرتبہ ان کے خلاف لشکر کشی کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں ان پر فتح یاب فرمائے گا۔

○ ○ ○

١٢٦٢. حدثنا الوليد عن الأوزاعي عن حسان بن عطية عن خالد بن معدان عن جبير بن نفير عن ذي مخبر سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول فتنصرفون وقد نصرتم وغنمتم فينزلون بمرج ذي تلول فيقول قائلهم غلب الصليب ويقول مسلم بل الله غلب

فيتداولونها ساعة فيثب المسلم إلى صليبهم وهو منه غير بعيد فيدقه ويثورون إليه

فيقتلونه فيثور المسلمون الى سلاحهم فيكرم الله عزوجل تلك العصابة من المسلمين بالشهادة فيأتون ملكهم فيقولون كفيناک حد العرب فيغدرون فيجمعون للملحمة

۱۲۶۲ الولید نے الاوزاعی سے، انہوں نے حسان بن عطیۃ سے، انہوں نے خالدبن معدان سے، انہوں نے جبیر بن نفیر سے روایت کی ہے کہ ذی مخبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ تم لوٹ کر واپس جاؤ گے اس حال میں کہ تمہیں مدد حاصل ہوگی، اور تمہیں مالِ غنیمت مِلا ہوگا، پس وہ ''مرج ذی تکول'' میں اُتریں گے تو اُن رُومیوں میں سے ایک کہے گا کہ صلیب غالب آ گئی، مسلمان کہے گا کہ نہیں (بلکہ) اللہ تعالیٰ غالب آ گیا۔ کچھ دیر وہ یہ بحث کریں گے۔ پھر مسلمان ان کی صلیب کی طرف اٹھے گا جو زیادہ دُور نہ ہوگی اور اُسے توڑ دے گا، تو رُومی اس مسلمان پر چڑھ دوڑیں گے اور اُسے شہید کر دیں گے، مسلمان اپنے ہتھیاروں کی طرف لپکیں گے، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی اس جماعت کو شہادت کی عزّت دیں گے، رُومی اپنے بادشاہ کے پاس جائیں گے اور اُسے کہیں گے کیا عرب کو روکنے کے لئے ہم آپ کی طرف سے کافی نہیں۔ پھر وہ غدّاری کریں گے اور جنگِ عظیم کے لئے اَکٹھے ہوں گے۔

٭ ٭ ٭

۱۲۶۳. حدثنا الوليد عن يزيد بن سعيد العنسي عن مدلج بن المقدام العذري عن كعب قال فتعذر الروم بمن كان فيها فتجتمع وتأتي جبيش في البحر من رومية عليهم صاحب لهم يقال له الجمل أحد أبويه جنية أو قال شيطان فيسير بسفنه حتى ينزل ديرا يقال له عمقا في عكا

۱۲۶۳ الولید نے یزید بن سعید العنسی سے، انہوں نے مدلج بن المقدام العذری رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رُوم والے اور ان کے حلیف عہد کو توڑ دیں گے، پھر رُومی اَکٹھے ہوں گے اور رُومیوں کا لشکر سمندر کی طرف سے آئے گا۔ ان پر جو اَمیر مقرر ہوگا اُسے ''جمل'' کہا جاتا ہوگا، اس کے والدین میں سے ایک جن ہوگا۔ وہ اپنی کشتی پر سوار ہوکر (مقامِ) ''دیر'' پر جا اُترے گا، جسے ''عمقا فی عکا'' کہا جاتا ہوگا۔

٭ ٭ ٭

۱۲۶۴. حدثنا محمد بن حمير عن أرطاة بن المنذر قال اذا ابتنيت مدينة على ستة أميال من دمشق فتحزموا للملاحم

۱۲۶۴ محمد بن حمیر کہتے ہیں کہ ارطاۃ بن المنذر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جب ایک شہر دمشق سے چھ (6) میل کے فاصلے پر بنایا جائے تو تم بڑی جنگوں کے لئے تیار رہنا !!!

٭ ٭ ٭

۱۲۶۵. حدثنا الوليد عن عثمان بن أبي العاتكة عن كعب قال يخرج في ستة آلاف

سفينة ثم يأمر بالسفن فتحرق

۱۲٦۵۔ الولید نے عثمان بن ابو العاتکہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: رُومی چھ 6 ہزار کشتیوں میں نکلیں گے پھر ان کا امیر کشتیوں کو جلا دینے کا حکم دے گا۔

o o o

١٢٦٦. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن حجاج بن شداد عن أبي صالح الغفاري عن أبي هريرة رضى الله عنه قال يحرق حتى تضيء أعناق الابل ليلا بجسم جدام من نارهم

۱۲٦٦۔ الولید نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے حجاج بن شداد سے، انہوں نے ابو صالح الغفاری رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: کشتیوں کو جلا دیا جائے گا حتی کہ مقام ''جسم جدام'' کے اُونٹوں کی گردنیں رات کے وقت اس آگ کی وجہ سے روشن ہوں گی۔

o o o

١٢٦٧. حدثنا حماد عن عبدالله بن العلاء سمع نمر بن أوس يذكر عن أبي موسى الأشعري رضى الله عنه أنه قال لقومه بالشام يا معشر الأشعريين إياكم والمزارع والدور فانه يوشک ألا تلائمكم وعليكم بالمعز الشقر والخيل وطول الرماح.

۱۲٦٧۔ حماد نے عبداللہ بن العلاء سے، انہوں نے حضرت نمر بن اوس رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی قوم سے کہا کہ: اَے اَشعریین کی جماعت اہلکِ شام میں کھیت اور گھر بنانے سے بچو۔ قریب ہے کہ وہ تمہارے لائق نہ رہے، اور تمہارے لیے سینگ والی بکریاں اور گھوڑے اور لمبے نیزے ضروری ہیں۔

o o o

١٢٦٨. حدثنا الوليد عن شيخ عن ابن شهاب قال يوشک أزارق رومية أن تخرج أمة محمد صلى الله عليه وسلم من منا القمح.

۱۲٦٨۔ الولید نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن شہاب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: قریب ہے کہ نیلی آنکھوں والے رُومی امت مسلمہ کو ''منا القمح'' سے نکال کر دیں۔

o o o

١٢٦٩. حدثنا الوليد عن بطريق بن يزيد الكلبي عن عمه قال قال لي عروة بن الزبير ورأسه ولحيته يومئذ كالثغامة يا أخا أهل الشام ليخرجنكم الروم من شامكم وليقفن فوارس من الروم على هذا الجبل وهو يومئذ على جبل سلع فليسبين أهل المدينة ثم ينزل الله نصره عليهم

۱۲٦٩۔ الولید نے بطریق بن یزید الکلبی رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ عروہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: اس وقت جب کہ اس کا سَر اور داڑھی شُتر مُرغ کی طرح ہو گئے تھے کہ، اَے شامی بھائیو! رُومی تمہیں

ضرور تمہارے شام سے نکال دیں گے اور رُوم کے شہسوار اس "مسلع نامی پہاڑ" پر کھڑے ہوں گے اور مدینہ والوں کو قیدی بنا رہے ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ اپنی مدد اُن کے خلاف نازل فرما دے گا۔

○ ○ ○

۱۲۷۰. حدثنا الوليد عن الأوزاعي عن حسان بن عطية عن كعب قال يحضر الملحمة الكبرىٰ إثنا عشر ملكا من ملوک الأعاجم اصغرهم ملكا وأقلهم جنودا صاحب الروم ولله تعالى في اليمن كنزان جاء بأحدهما يوم اليرموک كانت الأزد يومئذ ثلث النّاس ويجئى بالآخر يوم الملحمة العظمىٰ سبعون ألفاحمايل سيوفهم المسد

۱۲۷۰ ولید نے الاوزاعی سے، انہوں نے حضرت حسان بن عطیہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جنگِ عظیم میں کفّار کے بارہ (12) بادشاہ حاضر ہوں گے۔ ان میں سب سے چھوٹی بادشاہت اور کم فوج والا رُوم کا بادشاہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ نے یمن میں دو (2) خزانے رکھے ہیں: ایک کو یرموک کی جنگ کے دن ظاہر کر دیا، جب قبیلۂ ازد والے لوگوں کا تہائی تھے، اور دوسرا خزانہ بڑی جنگِ عظیم میں ظاہر فرمائیں گے، ستّر (70) ہزار فوجیوں کی تلواروں کی نیام کا پٹکا سونے کا ہوگا۔

○ ○ ○

۱۲۷۱. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن الحارث بن عبيدة عن عبدالرحمٰن بن سلمان عن عبدالله بن عمرو رضى الله عنهما قال إذا عبدصنم الخاصة ظهرت الروم على الشام فيومئذ يبعثون إلى أهل قرظ يستمدونهم فيأتون على قلصاتهم قرظ يعني أهل الحجاز أو قال الوليد اليمن قال نعيم أشک فيه

۱۲۷۱ ولید نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے الحارث بن عبیدة سے، انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن سلمان رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: جب خواص بُت کی پوجا کریں گے تو رُومی شام پر غالب آ جائیں گے۔ پھر شام والے قرظ والوں کی طرف مدد کے لئے پیغام بھیجیں گے، وہ اپنی دودھ والی اُونٹیوں پر حجاز یا یمن پہنچ جائیں گے (حضرت نعیم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ شک ہے)۔

○ ○ ○

۱۲۷۲. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن الحارث بن يزيد عن أبي محمد الجنبي عن عبدالله بن عمرو قال ليأتين مدد من الجند وما قضي بينهم

۱۲۷۲ ولید نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے الحارث بن یزید سے، انہوں نے حضرت ابو محمد الجنبی رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: فوج کی طرف سے مدد آئے گی اور آگے اُنہوں نے ان میں کوئی فیصلہ نہ فرمایا۔

○ ○ ○

۱۲۷۳۔ حدثنا الوليد وبقية عن صفوان بن عمرو عن فرج بن محمد عن كعب في قوله تعالى ستدعون إلى قوم أولى بأس شديد قال الروم يوم الملحمة قال كعب قدا استفز اللّٰه الأعراب في بدء الاسلام فقالت شغلتنا أموالنا وأهلونا فقال ستدعون إلــــى قوم أولى باس سديد يوم الملحمة فيقولون كما قالوا فى بدء الإسلام شغلتنا أموالنا وأهلونا فتحل بهم الآية يعذبكم عذابا أليما فحدثت به عبدالرحمن بن يزيد يومئذ فقال صدق قال بقية في حديثه ولولا أن أشهد فتح مدينة الكفر ما أحببت أن أحيا فان اللّٰه تعالى محرم يومئذ على كل حديدة أن تجبن قال وقال صفوان حدثنا مشيختنا أن من الأعراب من يرتد يومئذ كافرا ومنهم من يول على نصرة الإسلام وعسكرهم شاكا فاذا فتح للمسلمين يومئذ بعثوها غارة على ما ترک الفئة الكافرة المرتدة والفئة الشاكة الخاذلة فالخائب من خاب من غنيمتهم يومئذ

۱۲۷۳۔ الولید اور بقیہ نے صفوان بن عمر سے، انہوں نے حضرت فرج بن محمد رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

''تم ایک سخت جنگ جو قوم کی طرف بلائے جاؤ گے۔''

اِس سے مرادِ جنگِ عظیم کے رُومی ہیں، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: اِسلام کی اِبتداء میں اللہ تعالیٰ نے دیہاتیوں سے جنگ میں نکلنے کا مطالبہ کیا تو اُنہوں نے کہا کہ ہمیں ہمارے مال اور گھر والوں نے معروف کررکھا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ تم ایک سخت جنگ جُو قوم کی طرف بُلائے جاؤ گے جب بھی وہ یہی کہیں گے کہ ہمیں ہمارے مال اور گھر والوں نے معروف کررکھا ہے، پھر ان پر آیت میں ذِکر شُدہ عذاب نازل ہوجائے گا۔ ابن محمد فرماتے ہیں کہ میں نے یہ بات حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہی تو اُنہوں نے فرمایا کہ: حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سچ کہا ہے، راوی بقیہ کی الگ حدیث میں ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں کُفر کے شہر کی فتح کے موقع پر حاضر نہ ہوا تو مجھے زندہ رہنا پسند نہیں، بے شک اللہ تعالیٰ اس دِن لوہے پر بُزدِلی حرام کردیں گے۔ حضرت صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمیں مشائخ نے بتایا ہے کہ اس وقت بعض دیہاتی مُرتد ہوجائیں گے، اور بعض اِسلام کی مدد کی طرف پھر جائیں گے اور ان کی فوج شک کی حالت میں ہوگی۔ جب مسلمانوں کو فتح حاصل ہوجائے گی تو وہ لشکر کو ان کی طرف روانہ کریں گے تا کہ مُرتد ہونے والی جماعت اور شک کرنے والی رُسواکُن جماعت کو زِندہ نہ چھوڑیں۔ وہ شخص خسارے میں رہے گا جو ان کی غنیمت سے اُس دِن محروم رہا۔

○ ○ ○

۱۲۷۴۔ حدثنا عبدالوهاب عن أيوب عن محمد بن سيرين عن عبداللّٰه بن مسعود قال يكون عند ذلک القتال ردة شديدة

۱۲۷۴﴾عبدالوہاب نے ایوب سے، انہوں نے حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس جگہ کے وقت سخت ارتداد واقع ہوگا

٭ ٭ ٭

۱۲۷۵. قال محمد واخبرنا عقبة بن أوس عن عبدالله بن عمرو قال يطهر الله الطائفة التي تظهر فيرغب فيهم من يليهم من عدوهم فيتقحم رجال في الكفر تقحما. قال محمد لا أعلم الردة عن الإسلام والتقحم في الكفر الا واحدا

۱۲۷۵﴾محمد نے حضرت عقبہ بن اوس رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ اس جماعت کو پاک کرے گا جو غالب ہوگی۔ ان میں ان کے ساتھ والے دُشمن رَغبت کریں گے تو لوگ کُفر میں داخل ہو جائیں گے۔ حضرت محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اُسلام سے مُرتد ہونا اور کفر میں داخل ہونا ایک ہی چیز ہے۔

٭ ٭ ٭

۱۲۷۶. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن الحارث بن يزيد الحضرمي عن أبي محمد الجنبي سمع عبدالله بن عمرو يقول ليلحقن قبائل من العرب بالروم بأسرها قلت وما أسرها؟ فقال رعاتها وكلابها فقال ان شاء الله يا أبا محمد فقال مغضبا فقال قد شاء الله وكتبه

۱۲۷۶﴾الولید نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے حضرت الحارث بن یزید الحضرمی سے، انہوں نے ابو محمد الجنبی رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ عرب کے بعض قبائل رُوم کے ساتھ مکمل طور پر مل جائیں گے۔ میں نے کہا کہ مکمل طور پر ملنے کا کیا مطلب ہے؟ ارشاد فرمایا کہ اپنی بکریوں اور کتّوں سمیت۔ حضرت حارث رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ابو محمد! ان شاء اللہ کہو، تو حضرت ابو محمد رحمہ اللہ تعالیٰ غُصّہ کی حالت میں کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ اللہ نے چاہ لیا ہے اور لکھ لیا ہے۔

٭ ٭ ٭

۱۲۷۷. حدثنا الوليد عن ابن عياش عن إسحاق بن أبي فروة عن يوسف بن سليمان عن عبدالرحمن بن سنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول يكفر ثلث ويرجع ثلث شاكا فيخسف بهم

۱۲۷۷﴾الولید نے ابن عیاش سے، انہوں نے اسحاق بن ابی فروۃ سے، انہوں نے یوسف بن سلیمان سے، حضرت عبدالرحمٰن بن سنہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک تہائی کافر ہو جائیں گے اور ایک تہائی شک کرتے ہوئے واپس لوٹیں گے تو وہ زمین میں دھنس جائیں گے۔

٭ ٭ ٭

۱۲۷۸. حدثنا الوليد بن مسلم عن الوليد بن سليمان بن أبي السائب سمع القاسم أبا

عبدالرحمن يقول الفئة الخاذلة للمسلمين بعمق عكا وأنطاكية يتخرق لهم من الأرض خرقا يدخلون فيه لا يرون الجنة ولا يرجعون الى أهليهم أبدا

۱۲۷۸۔ الولید بن مسلم نے، الولید بن سلیمان بن ابو السائب سے روایت کی ہے کہ حضرت القاسم ابوعبدالرحمٰن رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کو رُسوا کرنے والی جماعت "عمق عکا" اور "انطاکیہ" کی ہوگی ان کی وجہ سے زمین پھٹے گی، یہ لوگ جنت میں نہیں جاسکیں گے اور نہ اپنے گھرانوں کی طرف واپس جائیں گے۔

٭ ٭ ٭

١٢٧٩. حدثنا الوليد حدثنا ابن لهيعة عن الحارث بن عبيدة عن أبي الأعيس عبدالرحمن بن سلمان عن عبدالله بن عمرو قال ينهزم ثلث فأولئك شر البرية عند الله عزوجل

۱۲۷۹۔ الولید نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے الحارث بن عبیدۃ سے، انہوں نے ابو الاعیس عبدالرحمٰن بن سلمان سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: ایک تہائی کو شکست ہوگی۔ یہ لوگ مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین لوگ ہوں گے۔

٭ ٭ ٭

١٢٨٠. حدثنا الوليد عن أبي عبدالله مولى بني أمية عن الوليد بن هشام المعيطى عن أبان بن الوليد المعيطى سمع ابن عباس يحدث معاوية وسأله عن الزمان فأخبره أنه يلي رجل منهم في آخر الزمان أربعين سنة تكون الملاحم لسبع سنين بقين من خلافته فيموت بالأعماق غما ثم يليها رجل ذو شامتين فعلى يديه يكون الفتح يومئذ.

۱۲۸۰۔ الولید نے ابوعبداللہ (بنی امیہ کے آزاد کردہ غلام) سے، انہوں نے الولید بن ہشام المعیطی سے، انہوں نے ابان بن الولید المعیطی سے روایت کی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے زمانے کے متعلق پوچھا؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اُنہیں خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ: ان میں سے ایک آدمی آخر زمانہ میں چالیس (40) سال تک اَمیر رہے گا۔ جب اس کی خلافت کے آخری سات (7) سال باقی ہوں گے تو جنگِ عظیم شروع ہوجائے گی۔ وہ خلیفہ غم سے "اعماق" میں فوت ہوجائے گا۔ پھر اس کے بعد ایک آدمی چوڑے کندھوں والا اَمیر بنے گا۔ اس کے ہاتھوں اس دور میں فتح ہوگی۔

٭ ٭ ٭

١٢٨١. حدثنا الوليد عن صفوان أن كعبا قال فيقتل خليفة المسلمين يومئذ في ألف واربع مائة كلهم أمير وصاحب لواء فلم يصاب المسلمون يومئذ بعد مصيبتهم بالنبي صلى الله عليه وسلم بمثلها.

۱۲۸۱۔ الولید نے، حضرت صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: اس

دن خلیفہ کو چودہ (14) سو آدمیوں سمیت قتل کر دیا جائے گا۔ ان میں سے ہر ایک اُمیر اور جھنڈے والا ہوگا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فوت ہونے کے غم کے بعد مسلمانوں نے ایسی مصیبت اس سے پہلے نہ دیکھی ہوگی۔

○ ○ ○

۱۲۸۲. حدثنا الوليد عن عبدالملک بن حميد بن أبي غنيمة عن المنهال بن عمرو عن سعيد بن جبير عن ابن عباس أنه ذكر عنده اثنا عشر خليفة ثم الأمير فقال والله ان منا بعد ذلک السفاح والمنصور والمهدي يدفعها الى عيسى بن مريم عليهما السلام

۱۲۸۲: الولید نے عبدالملک بن حمید بن ابی غنیہ سے، انہوں نے منہال بن عمرو رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بارہ (12) خلفاء پھر اُمیر کا ذکر کیا گیا تو اُنہوں نے اِرشاد فرمایا کہ اللہ کی قسم! اس کے بعد ہم عباسیوں میں سے سفاح اور منصور اور حضرت مہدی علیہ السلام اُمیر بنیں گے۔ حضرت مہدی علیہ السلام اس حکومت کو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے حوالے کر دیں گے۔

○ ○ ○

۱۲۸۳. حدثنا الوليد عن كلثوم بن زياد عن سليمان بن حبيب المحاربي عن كعب قال يقتتلون بالأعماق قتالا شديدا فيرفع النصر ويفرغ الصبر ويسلط الحديد بعضه على بعض حتى تركض الخيل في الدم الى ثننها ثلاثة أيام متوالية لا يحجز بينهم الا الليل حتى يقوم فيقول عمائر من الناس يعني طوائف ما كان الإسلام الا إلى أجل ومنتهى وقد بلغ أجله ومنتهاه فالحقوا بمولد آبائنا فيلحقون بالكفر ويبقى أبناء المهاجرين فيقول رجل منهم يا هؤلا ء ألا ترون الى ماصنع هؤلاء قوموا بنا نلحق بالله فما يتبعه أحد فيمشي إليهم حتى يأتيهم فينشلونه بنيازكهم حتى ان دمائهم لتبل أذرعهم فيهزمهم الله

۱۲۸۳: الولید نے کلثوم بن زیاد سے، انہوں نے سلیمان بن حبیب المحاربی رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: ''اعماق'' پہ سخت جنگ ہوگی اور مدد اُٹھ جائے گی اور صبر ڈال دیا جائے گا اور بعض کا لوہا بعض پر مسلط کر دیا جائے گا حتی کہ گھوڑوں کے کُھر خون میں ڈوب جائیں گے۔ تین (3) دن مسلسل جنگ رہے گی ان کے درمیان رات کے علاوہ کوئی رُکاوٹ نہ آئے گی، پھر مسلمان جماعتوں کے کچھ لوگ کھڑے ہو جائیں گے اور کہیں گے کہ اسلام نہ تھا مگر ایک وقت اور انتہاء تک، اب اس کا وقت پورا ہو چکا ہے اور اس کی اِنتہاء آ چکی ہے، لہٰذا ہمارے آباء و اَجداد کی پیدائش کی جگہوں پر چلے جاؤ، تو وہ کُفر سے جاملیں گے اور مہاجرین کی اَولاد باقی رہے گی۔ ان میں سے ایک شخص کہے گا کہ اَے لوگو! کیا تم نہیں دیکھ رہے ہو کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ کھڑے ہو جاؤ تا کہ ہم اللہ سے جاملیں! اس کے پیچھے کوئی ایک بھی نہ چلے گا ان کی طرف چلے گا اور ان کے پاس آ جائے گا۔ وہ اُسے اَپنے نیزوں سے ماریں گے یہاں تک کہ اُس کا خون اُن کے ہاتھوں کو تَر کر دے گا، پھر اللہ تعالیٰ اُنہیں شکست دے گا۔

○ ○ ○

۱۲۸۴. قال الوليد فحدثني عثمان بن أبي العاتكة عن كعب مثله قال كعب فذلک أكرم شهيد كان في الاسلام الا حمزة بن عبدالمطلب فتقول الملائكة ربنا ألا تأذن لنا بنصرة عبادک فيقول أنا أولى بنصرتهم يومئذ يطعن برمحه ويضرب بسيفه وسيفه أمره فيهزمهم الله تعالى ويمنحهم فيدوسونهم كما فداس المعصرة فلا يكون للروم بعدها جماعة ولا ملک

۱۲۸۴۔ الولید نے عثمان بن ابو العاتکۃ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: یہ اِسلام کے شہداء میں سوائے حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سب سے زیادہ معزز شہید ہوگا فرشتے کہیں گے کہ اَے ہمارے رَبّ! آپ ہمیں اپنے بندوں کی مدد کی اِجازت کیوں نہیں دیتے؟ اِرشاد ہوگا کہ آج کے دِن میں ان کی مدد کرنے کا سب سے زیادہ حق دار ہوں۔ وہ اپنے نیزے سے اور اَپنی تلوار سے مارے گا اور اس کی تلوار اس کا حکم ہے، اللہ تعالیٰ کفار کو شکست دے گا اور مسلمانوں کو انعامات دے گا۔ پھر مسلمان رُومیوں کو کولہو کی طرح نچوڑ دیں گے، پس رُوم کے لئے اس کے بعد نہ جماعت ہوگی اور نہ بادشاہت۔

○ ○ ○

۱۲۸۵. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال اذا ظهر صاحب الأدهم بالأسكندرية وأرض مصر لحقت العرب بيثرب والحجاز ويجلى من الشام ويلحق كل قبيل بأهلها ويبعث الله إليهم جيشا فاذا انتهوا بين الجزيرتين نادى مناديهم ليخرج الينا كل صريح أو دخيل كان منا في المسلمين فتغضب الموالي فيبايعون رجلا يسمى صالح بن عبدالله بن قيس بن يسار فيخرج بهم فيلقى جيش الروم فيقتلهم ويقع الموت في الروم وهم يومئذ ببيت المقدس وقد استولوا عليها فيموتون موت الجراد ويموت صاحب الأدهم وينزل صالح بالموالي بأرض سورية ويدخل عمورية وقد نزله وينزل قمولية ويفتح بزنطية وتكون أصوات جيشه فيها بالتوحيد عالية ويقسم أموالها بينهم بالآنية ويظهر على رومية ويستخرج منها باب صهيون وتابوت من خرع فيه قرط حواء وكفوته آدم يعني كساء ه وحلة هارون عليهم السلام فبيناهم كذلک إذ أتاه خبر وهو باطل فيرجع.

۱۲۸۵۔ الحکم بن نافع نے جراح سے روایت کی ہے کہ حضرت ارطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: چتکبرے گھوڑے والا اسکندریہ پر اور مصر پر غالب آجائے گا تو عرب والے یثرب اور حجاز چلے جائیں گے اور شام سے جلاوطن کر دیئے جائیں گے اور ہر قبیلہ اپنے لوگوں سے جاملے گا۔ اللہ تعالیٰ اُن کی طرف ایک لشکر بھیجے گا، جب وہ دو جزیروں کے درمیان پہنچے گا تو اس میں سے

آواز دینے والا آواز دے گا کہ ہماری طرف نکل آئے جو آزاد ہے، جو ہم مسلمانوں میں سے ان قبیلوں میں داخل ہوا ہے۔ تب [illegible] وہ اُنہیں لے کر نکلے گا اور رُوم کے لشکر کا سامنا کرے گا اور رُومیوں کو قتل کرے گا اور رُوم میں موت ہی موت واقع ہوگی اور رُومی ان دِنوں بیت المقدس میں ہوں گے اور اس پر مسلط ہوں گے۔ وہ بِڈیوں کی موت مَریں گے اور چتکبرے گھوڑے والا اَمیر بھی مَر جائے گا، اور صالح موالی کو لے کر (مقام) سوریہ کی زمین پر اُترے گا اور (مقام) عموریہ میں داخل ہوگا۔ وہاں پڑاؤ ڈالے گا پھر (مقام) قمولیہ پر اُترے گا اور (مقام) بزنطیہ فتح کرے گا اور اس کے لشکر کی آواز توحید کے نعروں کے ساتھ بُلند ہوگی اور وہ ان کے درمیان مال کو بَرتن کے ذریعہ تقسیم کرے گا، اور رُومیوں پر غالب آ جائے گا، وہ وہاں سے صیہون کا دروازہ اور تابوت نکالے گا جس میں حضرت حواء علیہ السلام کی بالیاں اور حضرت آدم علیہ السلام کے کپڑے اور حضرت ہارون علیہ السلام کا لباس ہوگا، اِسی اِثناء میں ان کے پاس ایک جھوٹی خبر آئے گی اور وہ واپس لوٹ جائے گا۔

○ ○ ○

١٢٨٦. قال جراح عن أرطاة فالملحمة الأولى في قول دانيال تكون بالأسكندرية يخرجون بسفنهم فيستغيث أهل مصر بأهل الشام فيلتقون فيقتتلون قتالا شديدا فيهزمهم المسلمون الروم بعد جهد شديد ثم يقيمون عليها ويجمعون جمعا عظيما ثم يقبلون فينزلون يافا فلسطين عشرة أميال ويعتصم أهله بذراريهم في الجبال فيلقاهم المسلمون فيظفرون بهم ويقتلون ملكهم والملحمة الثانية يجمعون بعد هزيمتهم جمعا أعظم من جمعهم الأول ثم يقبلون فينزلون عكا وقد هلک ملكهم ابن المقتول فيلتقي المسلمون بعكا ويحبس النصر عن المسلمين أربعين يوما ويستغيث أهل الشام بأهل الأمصار فيبطؤن عن نصرهم فلا يبقى يومئذ مشرک حر ولا عبد من النصرانية الا أمد الروم فيفر ثلث أهل الشام ويقتل الثلث ثم ينصر اللّٰه البقية فيهزمون الروم هزيمة يسمع لم بمثلها ويقتلون ملكهم والملحمة الثالث يرجع من رجع منهم في البحر وينضم اليهم من كان فر منهم في البر ويملكون ابن ملكهم المقتول صغير لم يحتلم وتقذف له مودة في قلوبهم فيقبل بما لم يقبل به ملكاهم الأولان من العدد فينزلون عمق أنطاكية ويجتمع المسلمون فينزلون بازائهم فيقتتلون شهرين ثم ينزل اللّٰه نصره على المسلمين فيهزمون الروم ويقتلون فيهم وهم هاربون طالعون في الدرب ثم يأتيهم مدد لهم فيقفون ويبدأ من المسلمين فتكر عليهم كرة فيقتلونهم وملكهم وتنهزم بقيتهم فيطلبهم المهاجرون فيقتلونهم قتلا ذريعا فحينئذ يبطل الصليب وينطلق الروم الى أمم من ورائهم من الأندلس

فيقبلون بهم حتى ينزلوا الدرب فيتميز المهاجرون نصف في البر نحو الدرب والنصف الآخر يركبون في البحر فيلتقي المهاجرون نصفين فيسير الذين في البر ومن في الدرب من عدوهم فيظفرهم الله بعدوهم فيهزمهم هزيمة أعظم من الهزايم الأولى ويوجهون البشير الى اخوانهم في البحر ان موعدكم المدينة فيسيرهم الله أحسن سيرة حتى ينزلوا على المدينة فيفتحونها ويخربونها ثم يكون بعد ذلك أندلس وأمم فيجتمعون فيأتون الشام فيلقاهم المسلمون فيهزمهم الله عزوجل.

۱۲۸۶﴿ جراح کہتے ہیں کہ حضرت ارطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ پہلی بڑی جنگ بقول حضرت دانیال اسکندریہ میں ہوگی۔ وہ اپنی کشتیوں سمیت نکلیں گے، مصر والے شام والوں سے مدد مانگیں گے، مسلمان اور کفار آمنے سامنے ہوں گے۔ ان میں شدید معرکہ ہوگا۔ مسلمان رُومیوں کو انتہائی کوشش کے بعد شکست دیں گے، رُومی پھر مسلمانوں کے خلاف کھڑے ہوں گے اور بڑی جماعت جمع کریں گے۔ پھر وہ آ کر فلسطین سے دس (10) میل پہلے پڑاؤ ڈالیں گے۔ فلسطین والے اپنے بچوں کو بچانے کے لئے پہاڑوں میں بھیج دیں گے۔ مسلمان ان سے لڑیں گے۔ کامیاب ہوں گے اور رُومیوں کے بادشاہ کو قتل کر دیں گے۔ دوسری بڑی جنگ میں رُومی شکست کھانے کے بعد جمع ہوں گے یہ جمع ہونا ان کا پہلے والے (جمع ہونے) سے بڑا ہوگا۔ پھر وہ آئیں گے اور (مقام) ''عکا'' نامی جگہ میں اُتریں گے اور ہلاک شدہ بادشاہ کا بیٹا ان کا بادشاہ ہوگا۔ مسلمان مقام عکا میں ان کا سامنا کریں گے، مسلمانوں سے چالیس (40) دن مدد روک دی جائے گی۔ شام والے مصر والوں سے مدد مانگیں گے وہ مدد کرنے میں سُستی کریں گے، اُس دن ہر آزاد مشرک اور عیسائی غلام رُوم کی مدد کرے گا، شامیوں کا تہائی حصہ بھاگ جائے گا اور تہائی قتل کر دیا جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ باقی افراد کی مدد کرے گا وہ رُوم کو شکست دیں گے ایسی شکست کہ ایسی شکست کبھی سُنی نہ ہوگی۔ وہ اس کے بادشاہ کو قتل کر دیں گے، اور تیسری بڑی جنگ میں جو ان میں سے سمندر کے راستے لوٹے ہوں گے پھر ان کے ساتھ وہ رُومی مل جائیں گے جو خشکی کے راستے بھاگے ہوں گے۔ وہ اپنے مقتول بادشاہ کے بیٹے کو بادشاہ بنائیں گے۔ جو ابھی نابالغ ہوگا۔ اس کی محبت رُومیوں کے دِل میں ڈال دی جائے گی۔ وہ اِتنی بڑی تعداد کے ساتھ آئے گا کہ اِتنی بڑی تعداد کے ساتھ پہلے دو بادشاہ بھی نہیں آئے ہوں گے۔ وہ عمق انطاکیہ میں اُتریں گے، مسلمان اکٹھے ہو کر ان کے بالمقابل اُتریں گے اور دو (2) مہینے تک جنگ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنی مدد مسلمانوں پر اُتاریں گے۔ تو وہ رُومیوں کو شکست دیں گے۔ اُنہیں قتل کریں گے۔ رُومی بھاگیں گے، اور ''درب'' نامی جگہ پر چڑھیں گے، پھر ان رُومیوں کے پاس کمک آئے گی تو یہ ٹھہر جائیں گے، مسلمان دوسری مرتبہ اُنہیں قتل کریں گے اور ان کے بادشاہ کو بھی قتل کر دیں گے۔ پورے لشکر کو شکست ہو جائے گی، مہاجرین اُنہیں ڈھونڈتے پھریں گے اور اُنہیں بے دردی سے قتل کریں گے، اس وقت صلیب ختم ہو جائے گی، رُومی اپنے پیچھے اُندلس میں رہ جانی والی قوموں کی طرف لوٹ جائیں گے اور ان کے ہمراہ پھر آ کر ''درب'' نامی جگہ پر اُتریں گے، مہاجرین دو حصوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ایک حصہ خشکی

کے راستے ''درب'' کی جانب بڑھے گا اور دوسرا حصہ سمندر پہ سوار ہوگا، خشکی کے مہاجرین کا آمنا سامنا ''درب'' میں موجود دشمنوں

[illegible]

کو اپنے ان بھائیوں کی طرف بھیجیں گے جو سمندر میں ہوں گے۔ بے شک تمہارے وعدے کی جگہ شہر ہے پس اللہ تعالیٰ انہیں اچھی طرح چلائیں گے اور وہ شہر پہ جا اُتریں گے اور اُسے فتح کر کے برباد کردیں گے، اس کے بعد اُندلس والے اور کچھ قومیں جمع ہو کر شام آئیں گے مسلمان ان کا سامنا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کافروں کو شکست دیں گے۔

o o o

١٢٨٧. حدثنا الحكم بن نافع عمن حدثه عن كعب قال يدخل الروم بيت المقدس سبعون صليبا حتى يهدموه ولا تزال طاعة معمول بها ما كانت الخلافة في أرض القدس والشام وأول السواحل يغضب الله عليه فيخسف به الصارفية وقيسارية وبيروت ويملك الروم والشام أربعين يوما من شاطىء البحر الى الأردن وبيسان ثم تكون الغلبة للمسلمين عليهم يصالحونها حتى يجري سلطانهم عليهم وتأمن الأرض كلها سبعا تسعا قال كعب يخلع أهل العراق الطاعة ويقتلون أميرهم من أهل الشام فيغزوهم أهل الشام ويستمدون عليهم الروم وقد صالحوا الروم قبل أن يستمدوهم بعشرة آلاف حتى يبلغوا الفرات فيلتقون فيكون الظفر لأهل الشام عليهم ثم يدخلون الكوفة فيسبون أهلها ثم يقول الروم للشاميين أشركونا فيما أصبتم من السبي فيقولون أما ما كان من المسلمين فلا سبيل إليه ونقاسمكم الأموال فيقول الروم إنما غلبتموهم بالصليب ويقول المسلمون بل بالله وبرسوله صلى الله عليه وسلم غلبناهم فيتداولونه بينهم فيغضب الروم فيقوم الى صليبهم رجل من المسلمين فيكسره فيفترقون ويحوز الروم الى نهر يحول بينهم وبينهم وتنقض الروم صلحها ويقتلون من بالقسطنطنية من المسلمين ثم يخرج الروم في ساحل حمص فيخرج أهل حمص اليهم فيغلق الأعاجم أبواب مدينة حمص عليهم وينزل ملك الروم فحمايا لا يجاوز القنطرة التى دون ديربهرا فيقول الروم للمسلمين خلوالنا حمصا فانها منزل آبائنا فيقتتلون حتى يبلغ الدم الأحجار السبع إلا واسط منها الأبارص ثم يهزمون الروم ويرجع المسلمون الى حمص ويربطون خيولهم بالزيتون وينصبون المجانيق عليها ويهدمون كنيسة دير مسحل وتفتح حمص للمسلمين برجل من اليهود من بابها الغربي الأيمن أو من الباب المغلق الذي بين باب دمشق وباب اليهود فيدخلها المهاجرون وتهرب طائفة من أنصارها الى دير بني أسد

فيقتلهم المسلمون ومن بها من الأعاجم ويخربوا ثلثها ويحرقوا ثلثها ويغرقوا ثلثها ولا تزال الشام عامرة ما عمرت حمص

۱۲۸۷: الحکم بن نافع نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: رُومی بیت المقدس میں ستّر (70) صلیبیں داخل کریں گے اور اُسے منہدم کردیں گے اور جب تک خلافت مقدس زمین اور شام اور اول سواحل میں ہوگی اِطاعت ہمیشہ معمول رہے گی، اللہ تعالیٰ رُومیوں پر قہر نازل کرے گا اور الصارمیۃ اور قیساریہ کو دَھنسا دے گا۔ رُوم کی بادشاہت شام پر سمندر کے کنارے سے لے کر اُردن اور بیسان تک چالیس (40) دِن تک رہے گی، پھر مسلمانوں کا اُن پر غلبہ ہوگا وہ ان سے صلح کریں گے حتیٰ کہ مسلمانوں کی حکومت ان کفّار پر قائم ہوگی، اور ساری زمین سات (7) یا نو (9) سال تک پُراَمن رہے گی، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: اہلِ عراق اِطاعت کرنا چھوڑ دیں گے۔ وہ اپنے اُمیر کو قتل کریں گے۔ وہ اُمیر شام سے تعلق رکھنے والا ہوگا، تو شام والے عراق والوں سے لڑیں گے اور ان کے خلاف رُومیوں سے مدد مانگیں گے، اور یہ مدد مانگنے سے پہلے ان کی رُوم والوں سے صُلح ہو چکی ہوگی، رُوم والے دس (10) ہزار کے لشکر کے ذریعہ ان کی مدد کریں گے، وہ فوجیں دریائے فرات پہنچ جائے گی، جنگ ہوگی، شام والوں کو عراق والوں پر فتح حاصل ہوگی، پھر وہ کوفہ میں داخل ہو کر وہاں کے رہنے والوں کو قیدی بنائیں گے، رُومی شامیوں سے کہیں گے کہ ہمیں بھی ان قیدیوں میں شریک کرو جو تم نے بنائے ہیں، تو شامی کہیں گے ان قیدیوں میں سے جو مسلمان ہے وہ تمہیں نہیں ملے گا۔ البتہ ہمارے ساتھ مال تقسیم کرلیں گے۔ رُومی کہیں گے تم عراق والے صلیب کی وجہ سے غالب آئے ہوئے ہیں، مسلمان کہیں گے بلکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی وجہ سے ہم غالب آئے ہیں، دونوں آپس میں تکرار کریں گے۔ رُومی غُصّہ میں آئیں گے، مسلمانوں میں سے ایک جوان اُٹھ کر صلیب کو توڑ ڈالے گا، رُومی اور مسلمان جُدا ہو جائیں گے، اور رُومی ایک نہر کے پاس اکٹھے ہو جائیں گے جو مسلمانوں اور رُومیوں کے درمیان رُکاوٹ ہوگی، رومی صُلح توڑ ڈالیں گے، اور قُسطنطیہ میں جتنے مسلمان ہوں گے اُنہیں قتل کردیں گے، پھر رُومی حمص کے ساحل کی طرف نکل پڑیں گے۔ حمص والے ان کی طرف نکلیں گے، پیچھے سے حمص شہر کے کفّار شہر کے دروازوں کو بند کردیں گے۔ رُوم کا بادشاہ "فحمایا" میں اُترے گا وہ "دیر بھرا" پر جو پل ہوگا اُسے عبور نہ کرسکے گا، رُومی مسلمانوں سے کہیں گے ہمارے لئے حمص خالی کردو، یہ ہمارے آباء واَجداد کی جگہ ہے؟ اس پر مسلمان اور رُومی باہم لڑ پڑیں گے۔ ان کا خون "الاحجار البسع" تک پہنچ جائے گا، سوائے "واسط اور الابارص" کے، پھر وہ رُومیوں کو شکست دیں گے، مسلمان حمص لوٹ جائیں گے اور اپنے گھوڑوں کو زیتون سے باندھیں گے، اور ان پر منجنیق نصب کریں گے، اور "دیر مسحل" کے گرجا گھر کو منہدم کردیں گے، مسلمانوں کو حمص کی فتح ایک یہودی کی وجہ سے حاصل ہوگی، جو کہ حمص کے دائیں طرف مغرب کی جہت میں رہتا ہوگا، اور جس دروازہ جو "باب الیہود" اور "باب دِمشق" کے درمیان ہوگا وہ بند ہوگا، مہاجرین حمص میں داخل ہو جائیں گے، اور انصار کی ایک جماعت "دیر بنی اسد" کی طرف بھاگے گی، مسلمان اُنہیں قتل کردیں گے، اور جتنے وہاں پر کفّار ہوں گے سب کو قتل کردیں گے اور اس کے ایک تہائی کو برباد، ایک تہائی کو جلادیں گے اور ایک تہائی کو ڈبو دیں گے اور شام ہمیشہ آباد رہے گا جب تک حمص آباد ہے۔

۰ ۰ ۰

١٢٨٨ . حدثنا أبو المغيرة عن أبي بكر بن أبي مريم سمع الأشياخ يقولون ستفجر عين بتل ذي ميل يكثر ماؤها لتغرق حمص أو جلها رمي شرقي حمص على عشرة أميال

۱۲۸۸۔ ابوالمغیرہ نے، ابوبکر بن ابومریم رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ ان کے مشائخ فرماتے ہیں کہ عنقریب ایک چشمہ ”عین بتل ذی مین“ میں پھوٹے گا۔ اس کا پانی اِتنا زیادہ ہوگا کہ حمص یا اس کا بڑا حصہ حمص کی شرقی جہت دس (10) میل تک ڈوب جائے گا۔

○ ○ ○

١٢٨٩ . حدثنا أبو المغيرة عن أرطاة عن أبي عامر الألهاني قال كنت في قرية فجاء ني الحارث بن أبي أنعم حين انتصف النهار واشتدت الظهيرة فقلت يا عم ما جاء بک هذا الحين قال استقرأت هذا الوادي الذي يمر على باب اليهود ثم انه خفي علي مذهبه حتى خالط تلک الحقول فهل في قريتک هذه رجل له قدم وسن قلت نعم هاهنا شيخ كبير ما يخرج من الكبر فانطلقنا اليه فسأله الحارث عن ذلک الخليج فقال الشيخ سمعت أبي يقول ان ماء ه كان ظاهرا لا تشرب منه حامل الا ألقيت ما في بطنها ولا ينال شجرة الا تناثر ورقها فأهم الناس ذلک فالتمسوا له فجاء رجل فجعلوا له جعلا فدعاهم بلبنة من رصاص وشحم وزقت وصوف ثم انطلقوا الى سرب فصنع ما صنع فخفي ذلک الماء قال أبو عامر فلما خرجنا قال سمعت بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم يقول إنه أودية جهنم وان حمص يغرق نصفها منه والنصف الآخر يصيبه حريق

۱۲۸۹۔ ابوالمغیرہ نے اَرطاۃ سے روایت کی ہے کہ ابو عامر الالہانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مَیں ایک بستی میں تھا کہ نِصفُ النَّہار کے وقت سخت دُھوپ میں حضرت حارث بن ابو انعم رحمہ اللہ تعالیٰ میرے پاس آئے، مَیں نے کہا کہ اے چچا جان! اس وقت آپ کیسے آئے؟ اُنہوں نے فرمایا کہ یہ وادی جو ”باب الیہود“ پر واقع ہے اُسے مَیں جانتا ہوں۔ پھر مجھ پر اس کا راستہ پوشیدہ ہوگیا۔ اور وہ ان کھیتوں میں خلط ملط ہوگیا ہے۔ کیا تمہاری اس بستی میں کوئی عمر رَسیدہ شخص ہے؟ مَیں نے کہا کہ جی ہاں! یہاں ایک بوڑھا شیخ ہے۔ وہ بڑھاپے کی وجہ سے باہر نہیں نکلتا، ہم اس کے پاس گئے۔ حضرت حارث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس سے خلیج کے بارے میں پوچھا۔ بوڑھے نے کہا کہ مَیں نے اپنے والد سے سُنا تھا کہ اس کا پانی ظاہر تھا، اُسے اگر حاملہ پی لے تو حمل کو گرا دے، اگر کوئی درخت اُسے پی لے تو اس کے پتے جھڑنے لگے، لوگ اس کی وجہ سے پریشان تھے اور اس کا حل ڈھونڈتے تھے، ایک آدمی آیا، لوگوں نے اُسے مال دیا، اس نے لوگوں سے کہا کہ ایک اینٹ تانبے اور چربی اور سُرخ پتھر اور اُون لے آؤ! پھر اس سراب کی طرف چلو، اس آدمی نے کچھ کیا تو وہ پانی چُھپ گیا۔ حضرت ابو عامر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جب ہم وہاں سے نکلے تو حضرت حارث رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ مَیں نے بعض حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے سُنا ہے کہ وہ

فرمارہے تھے کہ یہ جہنم کی وادیوں میں سے ایک وادی ہے، اس کی وجہ سے آدھا حمص غرق ہو جائے گا اور آدھا حمص جل کر ختم ہوگا۔

○ ○ ○

١٢٩٠. حدثنا الحكم بن نافع قال أخبرني الذي حدثني عن كعب في حديثه ثم تستمد الروم بالأمم الثانية فتجيش عليهم الألسنة المختلفة ويجتمع اليهم أهل رومية والقسطنطنية وأرمينية حتى الرعادة والحرائون يغضبون لملک الروم فيقبل بأمم كثيرة سوى الروم ملوک عشرة يبلغ جمعهم مائة ألف وثمانين ألفا وتنزوي العرب بعضها الى بعض من أقطار الأرض ويجتمع الجناحان مصر والعراق بالشام وهي الرأس ويقبل ملک الروم على منبر محمول على بغلين فيوجهون جيوشهم فيحولون الشام كلها غير دمشق فيسير اليهم المسلمون على أقدامهم فيلتقون في عمق كذا وكذا أربع مواطن فيسير الجمعان على نهر ماؤه بارد في الصرف حار في الشتاء فيقوز ماؤه ويكثر يومئذ فينزل المهاجرون أدناه والروم أقصاه ويربطون خيولهم بالشجر الذي عند رحالهم ويستعدوا للقتال حتى يصيروا في أرض قنسرين فيكون منزلهم ما بين حمص وأنطاكية والعرب فيما بين بصرى ودمشق وما ورائهما فلا يبقى الروم خشبا ولا حطبا ولا شجرا إلا أوقدوه فيلتقي الجمعان عند نهير فيما بين حلب وقنسرين ثم يصيرون الى عمق من الأرض فيه عظم قتالهم فمن حضر ذلک اليوم فليكن الزحف الأول فان لم يستطع ففي الثاني أو الثالث أو الرابع أو الآخر فان لم يطق فليلزم فسطاط الجماعة لا يفارقها فان يد اللّٰه تعالى عليهم ومن هرب يومئذ لم يرح ريح الجنة فيقول الروم للمسلمين خلوا لنا أرضنا وردو الينا كل أحمر وهجين منكم وأبناء السراري فيقول المسلمون من شاء لحق منكم ومن شاء دفع عن دينه ونفسه فيغضب بنوا هجن والسراري والحمراء فيعقدون لرجل من الحمراء راية وهو السلطان الذي وعد ابراهيم واسحاق أن يعطوا في آخر الزمان فيبايعونه ثم يقاتلون وحدهم الروم فينصرون على الروم وينحاز فجرة العرب الى الروم ومنافقوهم حين يرون نصرة الموالي على الروم وتهرب قبائل بأسرها جلها من قضاعة وناس من الحمراء حتى يركزوا راياتهم فيهم ثم تنادي الرفاق بالتميز فاذا لحق بهم من

لحق نادوا غلب الصليب فخير العرب يومئذ اليمانيون المهاجرون وحمير والهان وقيس أولئک خير الناس يومئذ فقيس يومئذ تقتل ولا تقتل وجدس مثلها والأزد يقتلون ويقتلون ويومئذ يفترق جيش المسلمين أربع فرق فرقة تستشهد وفرقة تصبر وفرقة تفر وفرقة تلحق بعدوها وقال ويشد الرّوم على العرب شدة فيقبل خليفتهم القرشي اليماني الصالح في ثلاثة آلاف فيؤمرون عليهم أميرا ومعه سبعون أميرا كلهم صالح صاحب راية فالمقتول والصابر يومئذ في الأجر سواء ثم يسلط الله على الروم ريحا وطيرا تضرب وجوههم بأجنحتها فتفقأ أعينهم وتتصدع بهم الأرض فيتلجلجوا في مهوى بعد صواعق ورواجف تصيبهم ويؤيد الله الصابرين ويوجب لهم الأجر كما أوجب لأصحاب محمد صلى الله عليه وسلم ويملأ قلوبهم وصدورهم شجاعة وجرأة فاذا رأت الروم قلة الفرقة الصابرة طمعت وقالت اركبوا على كل حافر فطؤهم وأبيدوهم فيقوم راكب من المسلمين على مرجه فينظر عن يمينه وشماله وبين يديه فلا يرى طرفا ولا انقطاعا فيقول أتاكم الخلق ولا مدد لكم الا الله فموتوا فيبايعون رجلا منهم بيعة خلافة فيأمرهم فيصلون الصبح فينظر الله تعالى اليهم فينزل عليهم النصر ويقول لم يبق الا أنا وملائكتي وعبادي المهاجرون اليوم ومأدبة الطير والوحش لأطعمنها لحوم الروم وأنصارها ولأسقينها دماء ها فيفتح ربک خزانة سلاحه التي في السماء الرابعة وسلاحه العز والجبروت فينزل عليهم الملائكة ويقذف المسلمون قسيهم ويدقوا أغماد سيوفهم ويصلتوها عليهم ويوجهوا سنة رماحهم اليهم ويبسط ربک يده الى سلاح الكفار فيضمه فلا يقطع فتغل أيديهم الى أعناقهم ويسلط أسلحة الموحدين عليهم فلو ضرب مؤمن يومئذ بوتد لقطع ويهبط جبريل وميكائيل فيدفعونهم بمن معهم من الملائكة فيهزمهم الله فيسوقونهم كالغنم حتى ينتهوا بهم الى ملوكهم فيخر ملوكهم فيخرملوكهم من الرعب لوجوههم وتنزع أتوجتهم عن رؤوسهم فيطؤنهم بالخيل والأقدام حتى يقتلونهم حتى يبلغ دماؤهم ثنن الخيل فلا ينشفه الأرض وكل دم يبلغ ثنن الخيل فهي

ملحمة وهو ذبح فذلک انقطاع ملک الروم ويبعث الله تعالى ملائكة إلى ملاء جزائرها يخبرونهم بقتل الروم.

۱۲۹۰ الحکم بن نافع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: پھر رُومی دُوسری قوموں سے مدد مانگیں گے۔ مسلمانوں کے خلاف مختلف زبانوں کے لوگوں کا لشکر تیار ہو جائے گا اور ان کے ساتھ رُوم والے بھی مِل جائیں گے، وہ اُنہیں گھوڑوں اور قدموں کے ذریعہ روندیں گے، اور اُنہیں قتل کر دیں گے، اُن کا خون گھوڑوں کے کھر تک پہنچ جائے گا، زمین اُس خون کو جذب نہیں کرے گی اور جب خون گھوڑوں کے کھروں تک پہنچے تو یہ جنگِ عظیم ہے، اور یہی ذبح کرنا ہے، پھر روم کی بادشاہت ختم ہو جائے گی، اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کو مختلف جزیروں کی جماعتوں کی طرف بھیجیں گے، جو وہاں کے لوگوں کو روم کے قتل ہونے کی خبر دیں گے۔

۱۲۹۱. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عن مالک بن عبدالله الكلاعي عن عثمان بن معدان القرشي عن عمران بن سليم الكلاعي قال ما عدت امرأة في ربعتها بأفضل لها من ميضأة ونعلين ويل للمسمنات وطوبى للفقراء ألبسوا نسائكم الخفاف المنعلة وعلموهن المشي في بيوتهن فانه يوشک بهن أن يحوجن الى ذلک

۱۲۹۱ ابوالمغیرۃ نے ابن عیاش سے، انہوں نے مالک بن عبداللہ سے، انہوں نے عثمان بن معدان قرشی سے روایت کی ہے کہ عمران بن سُلیم الکلاعی فرماتے ہیں عورت اپنی زمین میں، سب سے افضل چیز جو تیار کرے گی، وہ حوض ہوگا، اور جوتیاں ہوں گی۔ ہلاکت ہے موٹی عورتوں کے لئے، اور خوشخبری ہے فُقراء کے لئے، اپنی عورتوں کو موزوں کے جوتے پہناؤ اور اُنہیں گھروں کے اندر چلنے کی تربیت دو۔ قریب ہے کہ وہ گھروں سے نکال دی جائیں گی۔

o o o

۱۲۹۲. حدثنا بقية بن الوليد عن أبي بكر بن عبدالله عن أبي الزاهرية قال ينتهي الروم إلى دير بهرا فعند ذلک يكون الحلفة لا يجاوزها إلى حمص ثم يرجع إليهم المسلمون فيهزمونهم

۱۲۹۲ بقیہ بن ولید نے ابوبکر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ، ابوالزاہریہ فرماتے ہیں کہ: رومی مُقام ''دیر بہرا'' میں پہنچ جائیں گے۔ اس وقت ایک ہی رُکاوٹ ہوگی جو اُنہیں حمص کی طرف بڑھنے سے روکے گی، پھر مسلمان اُن رومیوں کی طرف لوٹ کر اُنہیں شکست دیں گے۔

o o o

۱۲۹۳. قال أبو بكر وأخبرني عمرو بن قيس عن أبي بحرية قال ليسيرن الروم حتى

ينزلوا دير بهرا وحتى يصنع ملكهم صليبه وبنوده على هذا التل تل فحمايا فيكون أول

هلاكهم على يدي رجل من أنطاكية يدعو الناس فينتدب معه رجال من المسلمين فهو أول من يحمل عليهم من المسلمين فيهزمهم اللهٰ تعالىٰ

۱۲۹۳۔ ابوبکر نے عمرو بن قیس سے روایت کی ہے کہ ابو بحریہ فرماتے ہیں کہ رومی چلیں گے حتی کہ مقامِ ''دیرِ بہراء'' میں پڑاؤ ڈالیں گے، اور اُن کا بادشاہ اپنی صلیب وہاں رکھ دے گا، اور وہ مقام ''فَحْمَایَا'' کی چٹان پر چٹان بنائیں گے، اُن کی ہلاکت کی ابتداء انطاکیہ کے ایک آدمی کے ہاتھوں ہوگی، وہ لوگوں کو دعوت دے گا، کچھ مسلمان اُس کی پکار پر جمع ہوں گے، یہ مسلمانوں میں سے پہلا شخص ہوگا جو اُن رومیوں پر حملہ کرے گا، اللہ تعالیٰ اُن رومیوں کو شکست دے گا۔

٭ ٭ ٭

۱۲۹۴. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش قال سمعت مشايخنا يقولون اذا كان ذلک فالبتوا في منازلكم يا أهل حمص فان هلاكهم عندتل فحمايا لا يصلون اليكم فمن ثبت نجا ومن سار الى دمشق هلک عطشا.

۱۲۹۴۔ ابوالمغیرۃ نے ابن عیاش سے روایت کی ہے انہوں نے سنا کہ ان کے مشائخ فرماتے ہیں کہ: جب یہ حالات آئیں تو اے حمص والو! تم اپنے گھروں میں جمے رہنا، بے شک رومیوں کی ہلاکت مقامِ فَحْمَایَا کی چٹان کے پاس ہوگی، وہ تم تک نہیں پہنچ سکیں گے، پھر جو ثابت قدم رہا وہ نجات پائے گا اور جو دِمشق کی طرف چلا وہ پیاس کی وجہ سے ہلاک ہوگا۔

٭ ٭ ٭

۱۲۹۵. حدثنا عبدالله بن مروان وأبو أيوب وأبو المغيرة وأبو حيوة شريح بن يزيد الحضرمي عن أرطاة عن أبي عامر الألهاني قال خرجت مع تبيع من باب الرستن فقال يا أبا عامر اذا نسفت هاتان المزبلتان فأخرج أهلک من حمص قلت أرأيت ان لم أفعل، قال فاذا دخلت أنطرسوس فقتل تحت الكرمة ثلثمائة شهيد فأخرج أهلک من حمص، قلت أرأيت إن لم أفعل قال فاذا خرج رأس الجمل في القطع ففرقها بين يافا والأقرع فأخرج أهلک من حمص، قال قلت أرأيت ان لم أفعل، قال إذا يصيبک ما يصيب أهل حمص، قلت وما يصيبهم قال عند ذلک يكون اغلاقها قال ثم مشى حتى أتينا دير مسحل قال يا أبا عامر هل ترى هذا الخشب هي مجانيق المسلمين يومئذ قال قلت كم بين دخول أنطرسوس وبين خروج رأس الجمل، قال لا يحل لها أن تكمل ثلاث سنين هذه الملحمة الأولى.

۱۲۹۵﴾عبداللہ بن مروان، ابوایوب، ابوالمغیرۃ، ابوحیوہ شُریح بن یزید الحضرمی نے ارطاۃ سے روایت کی ہے کہ ابو عامر الہانی فرماتے ہیں کہ مَیں تبیع رحمہ اللہ کے ساتھ دِمشق کے دروازے سے نِکلا تو حضرت تبیع نے کہا کہ اَے ابوعامر! جب یہ دونوں باڑے دھنس جائیں گے پھر تُو اپنے گھروالوں کو حمص سے نکال لینا، مَیں نے کہا اگر مَیں ایسا نہ کروں تو؟ تبیع رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا جب انطوسوس داخل ہوجائے اور وہ مُقامِ ''کرمہ'' کے اَندر تین سو(300) آدمیوں کو شہید کرے اس وقت تم اپنے گھر والوں کو حمص سے نکال لینا، مَیں نے کہا اَگر مَیں ایسا نہ کروں تو تبیع نے کہا کہ جب اُونٹ کا سَر ایک ٹولے میں نکالا جائے پھر اُس کو مقام یافا اور مقامِ اقرع کے درمیان تقسیم کردیا جائے پھر تم اپنے گھروالوں کو حمص سے نکال لینا، مَیں نے کہا اَگر مَیں ایسا نہ کروں تو؟ تو تبیع نے کہا تو تجھے وہی آفتیں پہنچیں گی جو حمص والوں کو پہنچیں گی، مَیں نے عرض کیا حمص والوں کیا آفتیں پہنچیں گی؟ تبیع نے کہا اُس وقت حمص بند کردیا جائے گا حضرت ابوعامر کہتے ہیں کہ پھر وہ چلا گیا اور ہم مقامِ دیرِ مسحل پر پہنچ گئے، تو تبیع نے کہا کہ اَے اَبوعامر! کیا تُو یہ لکڑیاں دیکھ رہا ہے؟ یہ اُس زمانے میں مسلمانوں کی منجنیقیں ہوں گی، مَیں نے کہا انطرسوس کے داخل ہونے اور جمل قبیلے کے سردار کے نکلنے کے درمیان کتنی مُدّت ہے؟ تو تبیع نے کہا تین (3) سال بھی مکمل نہیں ہوں گے، یہ پہلی بڑی جنگ ہوگی۔

۞ ۞ ۞

١٢٩٦. حدثنا بقية بن الوليد وعبدالقدوس وأيوب عن صفوان بن عمرو عن أبي الصلت جد عيسى بن المعتمر وشريح بن عبيد سمع كعبا يقول لقيت أبا ذر وهو يمشي قريب من مجلس أبي عرباض وهو يبكي فقال له كعب ماذا يبكيک يا أبا ذر، قال أبكي علىٰ ديني فقال له كعب اليوم تبكي وإنما فارقت رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم منذ قريب والناس بخير والاسلام جديد حتى خرج من باب اليهود ثم قام على المزبلة فقال يا أبا ذر ليأتين على أهل هذه المدينة يوما يأتيهم فزع من نحو ساحلهم فيسيرون اليهم فيلقوهم في عقبة سليمان فيقاتلونهم فيهزمهم اللّٰه فيقتلونهم في أوديتها وشعابها فانهم لعلى ذلک حتى يأتيهم خبر من ورائهم ان أهلها قد أغلقوها على من كان فيها من ذراري المهاجرين فينصرفون اليها فيرابطونها حتى يفتح اللّٰه عليهم فلو يعلم أهل هذه المدينة مالهم في الكنيسة التي في دير مسحل من المنفعة يومئذ لعادوها بالدهن يدهنون خشبها فاذا فتحها اللّٰه عليهم لم يبقوا فيها على ذي شعر الا قتلوه حتى يقتل الرجل من المهاجرين الرجل وان كان قد نازعه ثدي أمه تخرج قناة من حمص التي ينصب فيها الماء دما ما يكاد يخالطه شيء

۱۲۹۶﴿بقیہ بن ولید، عبدالقدوس اورایوب نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے ابوالصلت اور شریح بن عبید سے روایت کی ہے انہوں نے سُنا کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میری ملاقات ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی، اور وہ ابوعر باض کی مجلس کے قریب سے گزر رہے تھے، تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اَبو ذر! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ تو اَبوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ مَیں اپنے دِین پر رُو رہا ہوں۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن سے کہا کہ اِس زمانے میں رُو رہے ہو؟ حالانکہ رسول اللہ ﷺ قریب کے دور میں ہی تم سے جُدا ہوئے ہیں، اور لوگ بھی بھلائی میں ہیں، اور اِسلام بھی تازہ ہے؟ حتیٰ کہ باتیں کرتے ہوئے وہ باب یہود سے نکل گئے، پھر وہ ایک باڑے پر کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ اَے ابوذر! اِس شہر کے لوگوں پر اِن کے ساحل کی طرف سے ایک خوف آئے گا، یہ اُس کی طرف چلیں گے اور اُس کے ساتھ مقامِ عقبہ سلیمان میں مقابلہ کریں گے، جب یہ اُن کے ساتھ جنگ کریں گے تو اللہ تعالیٰ اُن کافروں کو شکست دیدیں گے، وہ اُنہیں وادیوں اور گھاٹیوں میں قتل کریں گے، وہ اِس حالت میں ہوں گے اُن کے پاس پیچھے سے ایک خبر آئے گی کہ اُن کے گھر والوں کو، مہاجرین کی جتنی اولاد ہے سب کو کافروں نے قلعے کے اَندر بند کر دیا ہے، وہ لوگ قلعے کی طرف جائیں گے اور اُس کا محاصرہ کریں گے، اللہ تعالیٰ اُنہیں فتح دے گا۔ اگر یہ شہر والے جان لیں کہ اُن کے لئے اُس گرجے میں جو مقامِ ''دیرِ مسحل'' میں ہے کیا فائدہ ہے، تو یہ اُس کی طرف لوٹ آتے، اُس کی لکڑیوں پر تیل لگاتے، جب اِن لوگوں کو اللہ تعالیٰ فتح دے گا۔ تو کوئی بھی بالوں والا نہ ہوگا مگر یہ اُس کو قتل کر دیں گے، مہاجرین میں سے ایک آدمی عیسائیوں کے ایک ایسے آدمی کو قتل کرے گا، جس نے اُس کی ماں کا پستان کھینچا تھا، حمص سے جو پانی کی نہر نکلتی ہوگی اُس میں خون ہوگا، اور اُس خون میں کوئی دُوسری چیز ملی ہوئی نہ ہوگی۔

٥ ٥ ٥

١٢٩٧. حدثنا أبو المغيرة عن صفوان قال حدثنا بعض مشايخنا قال جاء نا رجل وأنا نازل عند ختن لي بعرة فقال هل من منزل الليلة فأنزلوه فاذا برجل خليق للخير حين تنظر اليه كأنه يلتمس العلم، فقال هل لكم علم بسوسية، قالوا نعم. قال واين هي؟ قلنا خربة نحو البحر، قال هل اليها عين يهبط إليها بدرج وماء بارد عذب قالوا نعم قال فهل الى جانبها حصن خرب قالوا نعم قلنا من أنت يا عبدالله، قال أنا رجل من أشجع، قالوا فما بال ما ذكرت. قال تقبل سفن الروم في البحر حتى ينزلوا قريبا من تلك العين فيحرقون سفنهم فيبعث اليهم أهل دمشق فيمكثون ثلاثا يدعونهم الروم على أن يخلوا لهم البلد فيأبون عليهم فيقاتلونهم المهاجرون فيكون أول يوم القتل في الفريقين كلاهما واليوم الثاني على العدو والثالث يهزمهم الله فلا يبلغ سفنهم الا أقلهم وقد حرقوا سفنا كثيرة وقالوا لا نبرح هذا البلد فيهزمهم الله وصف المسلمين يومئذ بحذاء البرج الخرب فبيناهم على ذلك قد هزم الله عدوهم حتى يأتي آت من خلفهم فيخبرهم أن أهل

قنسرين قد أقبلوا مقبلين الى دمشق وان الروم قد حملت عليهم وكان موعد منهم في البر والبحر فيكون معقل المسلمين يومئذ بدمشق.

۱۲۹۷۔ ابوالمغیرۃ نے، صفوان سے روایت کی ہے کہ: ان کے بعض مشائخ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس ایک آدمی آیا اور میں نے اپنے داماد کے یہاں مقامِ عرقہ میں پڑاؤ ڈالا تھا، تو اُس آدمی نے کہا کہ کیا رات گزارنے کے لئے کوئی ٹھکانہ ہے؟ تو اُنہیں نے اُسے ٹھکانہ دیا، وہ آدمی گویا کہ بھلائی کے لئے پیدا کیا گیا تھا۔ جب تُو اُسے دیکھے گا تو تجھے معلوم ہوگا کہ وہ علم کا طلب گار تھا، اُس آدمی نے پوچھا کہ کیا تمہیں مقامِ سوسیۃ کا کوئی علم ہے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں! اُس نے پوچھا وہ کہاں ہے؟ ہم نے کہا کہ وہ تو سمندر کی طرف ایک ویران جگہ ہے، اُس نے پوچھا کیا اُس میں کوئی چشمہ ہے جس میں ٹھنڈا اور میٹھا پانی بہہ کر آتا ہے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں! اُس نے پوچھا کہ کیا اُس کے قریب کوئی ویران قلعہ بھی ہے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں! ہم نے پوچھا کہ اَے اللہ کے بندے تُو کون ہے؟ اُس نے کہا کہ میں قبیلۂ اشجع کا ایک آدمی ہوں، لوگوں نے پوچھا کہ یہ باتیں تُو کیوں پوچھ رہا ہے؟ اُس شخص نے کہا کہ رومی بیڑے سمندر میں آئیں گے۔ وہ اِس چشمے کے قریب پڑاؤ ڈالیں گے، وہ اپنی کشتیاں جلا دیں گے اور وہ دِمشق والوں کی طرف پیغام بھیجیں گے اور اُنہیں دعوت دیں گے کہ اپنا شہر ہمارے لئے خالی کردو! اور تین دِن تک جواب کا اِنتظار کریں گے، دِمشق والے اُن کی بات ماننے سے اِنکار کردیں گے، مہاجرین اُن کے ساتھ لڑیں گے، پہلے دِن دونوں جماعتوں کے اَفراد قتل ہوں گے، دُوسرے دِن دُشمن مَغلوب ہوگا اور تیسرے دِن اللہ تعالیٰ اُنہیں شکست دے گا۔ اُن میں سے کم لوگ ہی اپنی کشتیوں تک پہنچ سکیں گے، اِس لئے کہ اُنہوں نے اپنی بہت ساری کشتیاں جلا دی ہوں گی، تو وہ رُومی کہیں گے کہ ہم ہمیشہ اِس شہر میں رہیں گے، اللہ تعالیٰ اُنہیں شکست دیں گے، اور مسلمانوں کی صَف اُس زمانے میں وِیران بُرج کے ساتھ ہوگی، وہ اِسی حال میں ہوں گے اور اللہ تعالیٰ اُن کے دُشمنوں کو شکست دے گا، تاکہ بعد میں آنے والا آ کر اُن کو خبر دے گا کہ مقامِ قنسرین کے لوگ دِمشق کی طرف آرہے ہیں۔ رُوم بھی اُن کی مدد کرے گا، اور اُن کا جنگی معاہدہ سمندری اور خشکی کی جنگ کے متعلق ہوگا، اور اس زماتے میں مسلمانوں کا ٹھکانہ دِمشق ہوگا۔

○ ○ ○

۱۲۹۸. حدثنا ضمرة عن يحيى ابن ابي عمرو الشيانى عن عمرو بن عبدالله عن جبير بن نفير الحضرمي أن كعبا حدثه أن بالمغرب ملكة تملك أمة من الأمم تنبهر تلك الأمة بالنصرانية فتصنع سفنا تريد هذه الأمة جتى إذا فرغت من صنعتها وجعلت فيها شحنتها ومقاتلتها قالت لنركبن ان شاء الله وان لم يشا فيبعث الله عليها قاصفا من الريح فدقت سفنها فلا تزال تصنع كذلك وتقول كذلك ويفعل الله بها كذلك حتى اذا

أراد الله أن يأذن لها بالمسير قالت لتركبن إن شاء الله فتسير بسفنها وهي ألف سفينة لم توضع على البحر سفن مثلها قط فيسيرون حتى يمرون بأرض الروم فيفرع لهم الروم ويقولون ما أنتم فيقولون نحن أمة ندعًا بالنصرانية نريد أمة حدثنا أنها قهرت الأمم فاما أن نبترهم واما أن يبتدونا قال فتقول الروم فأولئك الذين أخربوا بلادنا وقتلوا رجالنا واختدموا أبناء نا ونساء نا فأمدونا هم فيمدوهم بخمسين وثلثمائة سفينة فيسيرون حتى يرسوا بعكا ثم ينزلون عن سفنهم فيحرقونها ويقولون هذه بلادنا فيها نحيا وفيها نموت فيأتي الصريخ أمام المسلمين وهم يومئذ في بيت المقدس فيقول نزل عدو طاقة لكم بهم فيبعث بريدا إلى مصر و إلى العراق يستمدهم فيأتي بريدهم من مصر فيقول قال أهل مصر نحن بحضرة العدو وانما جاء،كم عدوكم من قبل البحر ونحن على ساحل البحر فنقاتل عن ذراريكم ونخلي ذرارينا للعدو ويقول أهل العراق نحن بحضرة عدو فنقاتل عن ذراريكم ونخلي ذرارينا للعدو ويمر البريد الذي أتى من العراق بحمص فيجدوا من بها من الأعاجم قد أغلقوا على من بها من ذراري المسلمين وجاء هم الخبر أن العرب قد هلكوا فكذبوا بما جاء هم حتى يأتيهم الخبر بذلك ثلاث مرات فيقول الوالي هل انتظر الا أن تغلق كل مدينة بالشام على من فيها فيقوم في الناس فيحمد الله ويثني عليه فيقول بعثنا الى اخوالكم وأهل العراق وأهل مصر يمدونكم فأبوا أن يمدوكم ويكتم أمر حمص ويقول لا مدد لكم الا من قبل الله تعالى سيروا الى عدوكم فيلتقون بسهل عكا والذي نفس كعب بيده لا يصبروا لأهل الشام كالتفاعك بثوبك حتى ينهزموا فيأتون الساحل فلا يجدون بها غوثا يغيثهم فلكأني أنظر الى المسلمين يضربون أقفاهم في سهل عكا حتى يصلوا في جبل لبنان لا يفلت منهم الا نحو من مائتي رجل يعتلون في جبل لبنان حتى يلحقوا بجبال أرض الروم فينصرف المسلمون الى حمص فيحاصرونها وليرمين اليكم منها برؤس تعرفونها لعله أن لا يكون الا رأس أو رأسين فلتتر كن منذ يومئذ خاوية ولا تسكن يقولون كيف نسكن بقعة فضحت فيها نساؤنا قال الشيباني يجتمع تحت جميرات يافا اثنا عشر ملكا أدناهم صاحب الروم

۱۲۹۸۔ ضمرہ نے یحییٰ ابن ابوعمرو الشیبانی سے، انہوں نے عمرو بن عبداللہ سے، انہوں نے جُبیر بن نُفیر سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: مغرب میں ایک مَلکہ ہوگی جو کسی قوم پر حکومت کرے گی اور یہ قوم عیسائی ہوں گے، وہ اِس اُمّتِ محمدیہ ﷺ کے حملہ کرنے کی غَرض سے سمندری جہاز بنائیں گے، جب وہ جہازوں کے بنانے سے فارغ ہوجائیں گے، اور ان میں جنگی سامان اور فوجی سوار ہوجائیں گے تو وہ مَلکہ کہے گی کہ تم ضرور اِس پر سوار ہوگے خواہ اللہ چاہے، یا نہ چاہے پھر اللہ تعالیٰ اُن پر ایک تیز آندھی بھیج دیں گے جو اُن کے جہازوں کو پاش پاش کردے گی، وہ آندھی ایسا ہی کرتی رہے گی، اور وہ مَلکہ بھی بولتی رہے گی، اور اللہ تعالیٰ اُس کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتا رہے گا، پھر جب اللہ تعالیٰ اِرادہ کرے گا کہ اِن لوگوں کو جانے کی اِجازت ہو تو وہ مَلکہ کہے گی تم ضرور سوار ہوگے اگر اللہ نے چاہا، پھر اُن کے جہاز روانہ ہوں گے، اور یہ ایک ہزار (1000) جہاز ہوں گے اور سمندر پر اِن جیسے جہاز کبھی بھی نہیں چلے ہوں گے، وہ رُومیوں کی زمین پر سے گُوریں گے تو رُوم والے اُن سے ڈریں گے اور کہیں گے تُم کون لوگ ہو؟ وہ کہیں گے ہم نصرانی ہیں، اور ہم اُس اُمّت کے ساتھ لڑنے کے اِرادے سے جارہے ہیں، جس کے متعلق ہمیں بتایا گیا ہے کہ وہ تمام قوموں پر غالب آئی ہے، اب یا تو ہم اُنہیں شکست دیں گے اور یا وہ ہمیں شکست دیں گے، تو رُوم والے کہیں گے یہی لوگ ہیں جنہوں نے ہمیں ہمارے شہروں سے نکالا اور ہمارے مَردوں کو قتل کیا، اور ہمارے بیٹوں اور عورتوں کو خادم بنایا ہے، ہم اُن کے خلاف آپ کی مدد کریں گے، رُوم والے بھی ساڑھے تین سو (350) جہاز بطورِ اِمداد اُن کے ساتھ کریں گے، وہ لوگ مقامِ عکا میں پہنچ جائیں گے، اور اپنی کشتیوں سے اُتر کر اُنہیں جلادیں گے، اور کہیں گے کہ یہ ہمارے شہر ہیں۔ اِسی میں ہمیں جینا ہے اور اِسی میں ہمیں مَرنا ہے، مسلمانوں کے اِمام کے پاس ایک اِطلاع دینے والا آئے گا اور مسلمان اُس زمانے میں بیت المقدس میں ہوں گے، اور کہے گا کہ ایسے دُشمن آئے ہیں جس کے ساتھ لڑنے کی تُم میں طاقت نہیں ہے، پس وہ اپنا ایک قاصد مصر کی طرف اور دُوسرا عراق کی طرف مَدد حاصل کرنے کے لئے بھیجیں گے، مصر کا قاصد اُن کے پاس آکر کہے گا کہ مِصر والوں نے کہا ہے کہ ہم دُشمن کے رُوبرُو ہیں، اور تمہارے پاس دُشمن سَمندر کی طرف آیا ہے، اور ہم سمندر کے ساحل پر ہیں، کیا ہم تمہاری اَولاد کی حفاظت کے لئے لڑیں؟ اور اپنی اَولاد کو دُشمنوں کے لئے چھوڑدیں؟ اِسی طرح عراق والے بھی کہیں گے کہ ہم دُشمن کے سامنے ہیں تو کیا ہم تمہاری اَولاد کی حفاظت کے لئے لڑیں؟ اور اپنی اولاد کو دُشمنوں کے لئے چھوڑدیں؟ وہ قاصد جو عراق کی طرف سے آیا تھا اُس کا گُزر حمص پر ہوگا، تو وہاں پر وہ کافروں کو پائے گا کہ اُنہوں نے مسلمانوں کی اَولادوں کو قید کرکے رکھا ہوگا، اُن کے پاس یہ خبر آئی ہوگی کہ عرب والے ہلاک ہوچکے ہیں، وہ جھٹلاتے رہے اُس خبر کو جو اُن کے پاس آئی تھی، جب اُن کے پاس یہ خبر تین (3) مرتبہ آئی، جب شام کی مَدد کرنے سے تمام شہر والوں نے اِنکار کردیا تو مسلمانوں کا اَمیر اُن لوگوں میں کھڑے ہوکر بیان کرے گا، اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرنے

کے بعد کہے گا کہ ہم نے تمہارے عراقی بھائیوں کی طرف مدد کے لئے پیغام بھیجا لیکن اُنہوں نے مدد کرنے سے انکار کردیا، اور مسلمانوں کا امیر حمص کے معاملے کو چھپائے گا اور کہے گا کہ اب تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مددگار نہیں ہے لہٰذا دُشمن کی طرف روانہ ہوجاؤ! وہ دُشمنوں کا سامنا مُقامِ سَہلِ عکا میں کریں گے، اُس ذات کی قسم! کہ جس کے ہاتھ میں کعب کی جان ہے کہ وہ کُفار اہلِ شام والوں کے سامنے اِتنا بھی نہیں ٹھہریں گے کہ جتنا دَھبّہ کپڑے میں ٹھہرتا ہے، اِن کُفار کو شکست ہوگی اور وہ ساحل کی طرف دوڑیں گے، وہ کسی مدد کرنے والے کو نہ پائیں گے جو اُن کی مدد کرسکے، گویا کہ مَیں مسلمانوں کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ مُقامِ سَہلِ عکا میں کافروں کی گردنیں مار رہے ہیں، حتیٰ کہ وہ کُفار لبنان کے پہاڑوں میں پہنچ جائیں گے، اُن میں سے صرف دوسو (200) کے قریب آدمی بچ جائیں گے، اور وہ بھی لبنان کے پہاڑوں میں بھٹک کر اُن پہاڑوں تک پہنچ جائیں گے جو رُوم کی زَمین کے ساتھ ملے ہوئے ہیں مسلمان وہاں سے حمص کی طرف لوٹ جائیں گے، اور اُس کا محاصرہ کریں گے اور وہ ضرور اُس میں سے کچھ سَر پھینکیں گے جنہیں تم جانتے ہوں گے، شاید کہ وہ ایک سَر ہو یا دو سَر! پس وہ حمص اُس زمانے میں ویران چھوڑ دیا جائے گا، اُس میں کوئی نہیں رہے گا، لوگ کہیں گے کہ ہم ایسی زَمین میں کیسے رہ سکتے ہیں جہاں ہماری عورتوں کو رُسوا کیا گیا ہو! شیبانی کہتا ہے کہ مُقامِ جُمیراتِ یافا میں بارہ (12) بادشاہ جمع ہوں گے۔ اِن میں سب سے کم عُمر رُوم کا بادشاہ ہوگا۔

○ ○ ○

١٢٩٩ . حدثنا أبو المغيرة وبقية عن صفوان عن كعب قال المنصور مهدي يصلي عليه أهل السماء والأرض وطير السماء يبتلي بقتال الروم والملاحم عشرين سنة ثم يقتل شهيدا في الملحمة العظمى هو وألفين معه كلهم أمير وصاحب راية فلم يصب المسلمون بمصيبة بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم أعظم منها

۱۲۹۹﴾ ابوالمغیرۃ اور بقیۃ نے صفوان سے روایت کی ہے کہ، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مَنصور مَہدی ہے، اُس کے لئے آسمان اور زَمین والے اور فضا کے پَرندے دُعا کرتے ہیں، اُسے رُومیوں کے ساتھ جنگ میں اور بڑی جنگوں میں بیس (20) سال تک مُبتلا کیا جائے گا، پھر وہ جنگِ عظیم میں شہادت کی مَوت مَرے گا، وہ شہید ہوگا اور اُس کے ساتھ دو ہزار (2000) اور آدمی ہوں گے جو سب کے سب اُمراء اور جھنڈے والے ہوں گے، اور رسول اللہ ﷺ کے فوت ہونے کے بعد مسلمانوں کو اِس سے بڑی کوئی مصیبت نہ پہنچی ہوگی۔

○ ○ ○

١٣٠٠ . حدثنا أبو داؤد سليمان بن داؤد حدثنا أرطاة بن المنذر قال سمعت أبا عامر الألهاني يقول خرجت مع تبيع من باب الرستن فقال يا أبا عامر اذا نسفت هاتان

المزبلتان فأخرج أهلک من حمص قال قلت فان لم أفعل قال فإذا دخلت أنطرسوس فقتل فيها للثمائة شهيد فأخرج أهلک من حمص قال قلت فان لم أفعل قال فاذا جاء الجمل من الأندلس بألف قلع ثم فرقها بين الأقرع ويافا فأخرج أهلک من حمص، قلت وما الذي يصيبهم، قال يغلقها أعاجمها على ذراري المسلمين ونسائهم قال ثم انا يتحوطنا حتى دخلنا دير مسحل فقال ترى هذا الخشب هو يومئذ مجانيق المسلمين، قلت كم بين رأس الجمل وأنطر سوس قال لا يحل لها أن تكمل ثلاث سنين ثم قال لي للروم ثلاث خرجات فهذه الأولى والأخرى يقبل جيش البحر بألف قلع فيفرقونها لكل جند حصتهم ويتواعدون للخروج في يوم واحد فاذا كان ذلک اليوم خرج كل قوم الى من يليهم من المسلمين ويحرقون سفنهم ويجعلون قلوعها خياما ثم يقاتلون ويشتد البلاء والقتال في الشام كلها لا يستطيع بعضهم يغلب بعضا ويحبس الله النصر ويسلط السلاح ويرزق الناس حتى يصير من شأن المسلمين أن يتحصنوا في المدائن ويحظر كتاب الروم في خلل المدائن وعند ذلک يغلق أعاجم حمص أبوابها على من فيها من ذراري المسلمين ونسائهم ويشتد القتال في أرض فلسطين أربعة أيام متوالية. وقال أبو الزاهرية ان شئت أخبرتک أول من الأربعة وآخره فيفتح الله تعالى للمسلمين في اليوم الرابع وتهزم الروم ويتبعهم المسلمون يقتلونهم في كل سهل وجبل حتى يدخل بقايا الروم القسطنطنية ولا يلبثوا الا يسيرا حتى يبعثوا اليكم يسألونكم الصلح قال كعب فتصالحونهم على عشر سنين وفي ذلک الصلح تقطع المرأة الدرب آمنة وتغزون أنتم والروم من وراء خلف القسطنطنية الى عدولهم فتنصرون عليهم فإذا انصرنتم ورأيتم القسطنطنية ورأيتم أنكم قد بلغتم أهاليكم وأهل صلحكم ثم تغزون أنتم وهم الكوفة فتعر كونها عرک الأديم ثم تغزون أنتم والروم أيضا بعض أهل المشرق فتصرون عليهم فتسبون الذرية والنساء وتأخذون الأموال ثم انكم تنزلون اذا قفلتم منزلا حتى تلوا قسمة غنائمكم، فتقول الروم أعطونا حظنا من الذري والنساء، فيقول المسلمون ان هذا لا

يسعنا في ديننا ولكن خذوا من سائر الأشياء، فتقول الروم لا نأخذ إلا من كل شيء فيقول المسلمون ان هذا شيء لا تصلوا اليه أبدا فيقول الروم انما غلبتم بنا وبصليبنا، فيقول المسلمون بل نصر الله تعالى دينه فبيناهم كذلك يتنازعون اذا رفعوا الصليب فيغضب المسلمون فيثب اليه رجل فيكسره بعض القوم من بعض وكأن بينهم قتال يسير فينصرف الروم غضابا حتى يأتوا ملكهم فيقولون ان العرب غدرت بنا ومنعونا حقنا وكسروا صليبنا وقتلوا فينا فيغضب ملكهم، غضبا شديدا ويجمع جمعا عظيما من الروم ويصالح من استطاع من الأمم فهذا أول الملحمة العظمى ثم يسيرون فينفر اليهم المسلمون وخليفتهم يومئذ اليماني كان كعب يقول هو يماني وهو من قريش فيقتتلون في مقدم الأرض فيكون للروم السيف على المسلمين حتى يخرجوهم من معسكرهم وكذلك كلما التقوا يكون للروم الشف على المسلمين وكذلك يبلغ الأخبار حمص فلا يزالون كذلك حتى يعاين أهل حمص الغبرة والرهج فعند ذلك ينجفل أهل حمص الذراري والنساء ومن كان فيها من ضعفة الناس هاربين نحو دمشق فيموت ما بين حمص وثنية العقاب ألوف من الناس من الحفا والوغا يغني العطش حتى ان المرأة لتنشد كما ينشد الفرس ألا من رأى فلانة بنت فلان فيقول رجل يا عبدالله لقد رأيتها في مكان كذا وكذا قد عصبت قدمها بخمرها قد اختضبت دما ويشتد القتال بين المسلمين والروم ويجس النصر ويسلط السلاح بعضه على بعض فلا يتبرأ عن شيء أصابه ويقتل خليفة المسلمين يومئذ في سبعين اميرا في يوم واحد ويبايع الناس رجلا من قريش فلا يبقى صاحب فدان ولا عمود الا لحق بالروم وتلحق قبائل بأسرها وراياتها بالروم ويصبر المسلمون الى أن تلحق فرقة بالكفر وتقتل فرقة وتفر فرقة وتنصر فرقة ثم تقول الروم يا معشر العرب ان قد علمنا أنكم قد كرهتم قتالنا هلموا سلموا الينا من كان أصله منا والحقوا بأرضكم ومواليكم فتقول العرب للروم هاهم قد سمعوا ما تقولون فهم أعلم فعند ذلك يغضب الموالي وهى حمية الموالى التى كانت تذكر فيقول الموالى للعرب

أظننتم أن في أنفسنا من الاسلام شيء فيبايعون رجلا منهم ثم ينحازون فيقاتلون من ناحيتهم ويقاتل العرب من ناحية فينزل اللّٰه نصره ويهلک ملک الروم عند ذلک وينهزم الروم فيقوم رجال على سروجهم عن متون خيولهم فينادون بالصوت العوالي يا معشر المسلمين ان اللّٰه لن يرد هذا الفتح أبدا حتى تكونوا أنتم تنصرفون عنه ويلحقهم المسلمون ويقتلونهم في كل سهل وجبل لا يحل لمطمورة أن تمتنع ولا مدينة حتى ينزلوا القسطنطنية ويوافي المسلمين عند ذلک أمة من قوم موسى يشهدون الفتح معهم يكبر المسلمون من ناحية منها فينصدع الحائط فيقع وينهض الناس فيدخلون القسطنطنية فبيناهم يحرزون أموالها وسبيها اذ تقع نار من السماء من ناحية المدينة فاذا هي تلتهب فيخرج المسلمون بما قد أصابوا حتى ينزلوا الفرقدونه فبيناهم يقتسمون ما أفاء اللّٰه عليهم إذا سمعوا أن الدجال قد خرج بين ظهري أهليكم فينصرون فيجدون الخبر باطلا فيلحقون ببيت‌المقدس فتكون معقلهم الى خروج الدجال.

۱۳۰۰ ابوداؤدسُلیمان بن داؤد نے ارطاۃ بن مُنذر سے روایت کی ہے کہ ابوعامرالہانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: مَیں تبیع کے ساتھ دِمشق کے دروازے سے نِکلا تو حضرت تبیع نے کہا کہ اَے ابوعامر! جب یہ دونوں باڑے دھنس جائیں گے تو اس وقت اپنے گھروں کوحمص سے نکال لینا،مَیں نے کہااگرمَیں ایسانہ کروں تو؟ تبیع رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہاجب اَطرسوس داخل ہوجائے اور وہ مُقامِ کرمہ کے اَندرتین سو(300) آدمیوں کوشہید کرے پھر تُو اپنے گھروالوں کوحمص سے نکال لینا،مَیں نے کہااگرمَیں ایسانہ کروں تو؟ توتبیع نے کہاکہ جب اُونٹ اُندلس سے ایک ہزار(1000) کے بدلے لایاجائے پھراُس کومُقامِ یافا اورمُقامِ اقوع کے درمیان تقسیم کردیاجائے پھراپنے گھروالوں کوحمص سے نکال لینا،مَیں نے عرض کیاحمص والوں کو کیا آفتیں پہنچیں گی؟ تبیع نے کہاکہ حمص کے کُفّارمسلمانوں کے بچوں اورعورتوں کووہاں بند کردیں گے۔ حضرت ابوعامر کہتے ہیں کہ پھرہم چلے اور مُقامِ دِیرِ مسحل پرپہنچ گئے،توتبیع نے کہاکہ کیاتُو یہ لکڑیاں دیکھ رہاہے؟ یہ اُس زمانے میں مسلمانوں کی مَنجنیقیں ہوں گی،مَیں نے کہااَنطرسوس کے داخلے اوراُونٹ کے سَر کے نکلنے کے درمیان کتنی مُدّت ہے؟ توتبیع نے کہاتین (3) سال بھی مکمل نہیں ہوں گے، پھرتبیع نے مجھ سے کہاکہ اہل رُوم تین(3) مَرتبہ بغاوت کریں گے، پہلی مَرتبہ مذکورہ واقعہ ہوگااوردوسری مَرتبہ ایک ہزار(1000) جہازوں کے ساتھ سمندر کے راستے سے اُن کالشکرآئے گا، ہرلشکرکااپناحصہ ہوگا،وہ ایک مقررہ دِن بغاوت کے لئے متعین کریں گے، جب وہ دِن آجائے گاتوہرقوم اپنے قریب کے مسلمانوں کی طرف حملہ کریں گے اوراپنی کشتیاں جلادیں گے اوراُس کے بادبانوں کوخیمے بنائیں گے پھرقتال کریں گے،اور پورے شام میں مصیبت اور جنگ اِنتہائی

سخت ہوگی،اورکسی کو دوسرے پرغالب آنے کی طاقت نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ مدد روک دیں گے،اوراَسلحہ مُسلط کردیں گے،اورلوگوں کواَسلحہ دِیاجائے گا،حتیٰ کہ مسلمانوں کی حالت یہ ہوجائے گی کہ وہ مدائن میں قلعہ بند ہوجائیں گے،اوررُوم کی طرف ایک خط مدائن کے درمیان پیش ہوگا۔ اُس کے وقت کفارحمص کے دروازے بندکردیں گے اُن لوگوں پر جومدائن میں ہوں گے،یعنی مسلمانوں کی اَولاداوراُن کی عورتوں، اورفلسطین کی سَرزَمین میں چار(4) دِن تک مسلسل سخت جنگ ہوگی،حضرت ابوالزاہریہ کہتے ہیں کہ اگرمَیں چاہوں تواُن چار(4) دِنوں میں سے پہلے اورآخری دِن کی بھی تجھے خبردے سکتا ہوں،اللہ تعالیٰ مسلمانوں کوچوتھے دِن فتح دیں گے اوررُومی شکست کھائیں گے،مسلمان اُن کا پیچھا کریں گے۔ ہرہموار زَمین اور پہاڑ میں رُومیوں کوقتل کریں گے،حتیٰ کہ بچے ہوئے رُومی قسطنطنیہ میں داخل ہوجائیں گے،اوروہاں تھوڑی مدت کے بعدوہ تمہاری کی طرف پیغام بھیجیں گے اورتم سے صُلح کی دَرخواست کریں گے،حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تم رُومیوں کے ساتھ دس(10) سال کے لئے صُلح کروگے،اِس صُلح کے زمانے میں ایک عورت مقامِ دَرب کو اَمن کے ساتھ عُبورکرے گی،تم اوررُومی مِل کرقسطنطنیہ سے آگے رُومیوں کے دُشمنوں کے ساتھ لڑوگے،اورتم ان کے خلاف رُومیوں کی مَددکروگے،جب تُم واپس ہوجاؤگے اورقسطنطنیہ تم دیکھ لوگے اورتُم دیکھ لوگے کہ تمہارے اَہل اورجن سے تم نے صُلح کی اُن کے اَہل اپنے جگہوں تک پہنچ گئے ہیں،پھرتم اوررُومی مِل کرکوفہ والوں کے خلاف لڑوگے اوراُنہیں چمڑے کی طرح خوب مَسل دوگے،پھرتُم اوررُومی ایسے ہی مشرق والوں سے جنگ کروگے،تُم اُن کے خلاف رُومیوں کی مَددکروگے،تُم بچوں اورعورتوں کوقیدی بناؤگے اورتم ان کو لے لوگے،پھرجب تُم واپس لوٹوگے تو ایک جگہ پرتُم پڑاؤڈالوگے وہاں پرمالِ غنیمت تقسیم کروگے۔رُومی کہیں گے کہ بچوں اورعورتوں میں سے ہماراحصہ بھی ہمیں دیدو؟مسلمان کہیں گے کہ ہمارے دِین میں اِس چیز کی گنجائش نہیں ہے،لیکن اِن دِیگرتمام چیزوں میں سے تُم لے سکتے ہو!رُومی کہیں گے کہ ہم توہرچیز سے حصہ لیں گے،مسلمان کہیں گے کہ تُم اِس چیز تک کبھی بھی نہیں پہنچ پاؤگے،رُومی کہیں گے کہ تُم ہماری وجہ سے اورہماری صلیب کی وجہ سے غالب آئے ہو،مسلمان کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کی مَدداوراُس کے دِین کی وجہ ہم غالب آئے ہیں،پس وہ لوگ اِسی جھگڑے میں مشغول ہوں گے کہ عیسائی اپنی صلیب بُلند کردیں گے مسلمانوں کوغصہ آئے گااورایک مسلم مَردکھڑاہوکراُس صلیب کوتوڑدے گا،کچھ لوگ اپنے لوگوں کے ساتھ جامِلیں گے اوراُن کے درمیان معمولی لڑائی ہوگی،پھررُومی غصہ میں واپس چلے جائیں گے اور اپنے بادشاہ کے پاس آئیں گے،اورکہیں گے کہ اہل عرب نے ہمارے ساتھ دُھوکہ کیاہے۔ ہماراحق ہم سے روک دیاہے۔ ہماری صلیب کواُنہوں نے توڑدیاہے،اُن کابادشاہ بہت زیادہ غضبناک ہوگا۔ وہ ایک عظیم الشان لشکرِرُوم کاتیارکرے گااوردِیگرقوموں میں سے جس سے بھی ممکن ہومُصالحت کرے گا، یہ پہلی بڑی جنگِ عظیم ہوگی،پھر وہ مسلمانوں کی طرف روانہ ہوں گے۔ مسلمان اُن کی طرف اُٹھیں گے مسلمانوں کاخلیفہ اُس زمانے میں یمانی ہوگااوروہ قریش میں سے ہوگا،زَمین کے اَگلے حصے میں وہ جنگ کریں گے۔رُومیوں کی تلوارمسلمانوں پرمُسلط ہوگی یہاں تک کہ رُومی مسلمانوں کواُن کی چھاؤنی سے نکال دیں گے،وہ جب بھی لڑیں گے رُومیوں کومسلمانوں پرغلبہ ہوگا،یہ اِطلاعات مسلسل حمص والوں کوپہنچیں گی توحمص والے اِس وقت مسلمانوں کی اَولاداورعورتوں کوحمص میں قیدی بنائیں گے اورجوکمزورمسلمان ہوں گے وہ دِمشق کی طرف بھاگ

جائیں گے، حمص اور ثَنِيَّةُ الْعُقَاب کے درمیان ہزاروں لوگ بھوک اور پیاس کی وجہ سے مَر جائیں گے،کوئی عورت ایسے آواز نکالے گی جیسے گھوڑا آواز نکالتا ہے،خبردار!کوئی ہے جس نے فلانہ بنتِ فلاں کودیکھا؟توایک آدمی کہے گا کہ اَے اللہ کے بندے ائمیں نے اُس کوفلاں فلاں جگہ پر دیکھا ہے، اُس کے پاؤں خون سے بھرے ہوئے تھے، اُس نے اپنے دوپٹے کی پٹیاں اپنے پاؤں پر باندھ رکھی تھی، اور مسلمانوں اور رُومیوں کے دَرمیان بہت سخت جنگ ہوگی اور مَدد روک دی جائے گی، اور بعض کا اَسلحہ بعض پر مُسلط کردیا جائے گا، جو چیز اُن کو پہنچے گی اُس سے بچنے کا کوئی ٹھکانہ نہ ہوگا، اور اُس زمانے میں مسلمانوں کا خلیفہ سَتّر (70) اُمراء کے ساتھ ایک ہی دِن میں قتل کردیا جائے گا، اور لوگ قریش کے ایک آدمی کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔کوئی پُختہ گھر والا اور خیمہ والا باقی نہ رہے گا مگر یہ کہ وہ رُوم سے جاملے گا، اور سارے کے سارے قبائل اپنے جھنڈوں سمیت رُوم سے جاملیں گے، اور مسلمان صبر کریں گے، ایک حصہ مسلمانوں کا کُفر کے ساتھ جاملے گا، اور ایک حصہ قتل کردیا جائے گا، اور ایک حصہ بھاگ جائے گا اور ایک حصے کی مَدد ہوگی۔ پھر رُومی کہیں گے اَے عرب کی جماعت! ہمیں معلوم ہے کہ ہمارے ساتھ تمہیں لڑنا ناگوار ہے، آجاؤ ہمارے حوالے کردو اُن لوگوں کو جن کا نسب ہم سے ہے اور تم اپنی زمینوں میں اور اپنے غلاموں میں واپس چلے جاؤ، اہل رُوم سے کہیں گے ہاں! ہاں! یہ وہ لوگ ہیں اور بے شک جو تم نے کہا ہے وہ اِنہوں نے سُن لیا ہے، اور یہ زیادہ جانتے ہیں، پس اِس وقت غیر عرب مسلمان غصے میں ہوں گے اور یہ وہی غیرعرب مسلمانوں کی غیرت ہے جس کا ذِکر کیا جاتا ہے، پس غیرِ عرب مسلمان عربوں سے کہیں گے کیا تمہارا یہ گمان ہے کہ ہمارے دِلوں میں اِسلام کے متعلق کوئی بُرائی ہے؟ وہ لوگ اپنے میں سے ایک آدمی کے ہاتھ پر بیعت کریں گے پھر اَکٹھے ہوں گے اور ایک طرف سے رُومیوں پر حملہ کردیں گے، عرب والے دُوسری طرف سے حملہ کردیں گے، اِس وقت اللہ تعالیٰ کی مَدد آئے گی اور رُوم کا بادشاہ ہلاک ہوگا اور رُوم کو شکست ہوگی، پس مَرد گھوڑوں کی کمروں پر اُن کی زینوں پر کھڑے ہو کر بُلند آواز سے کہیں گے اَے مسلمانوں کی جماعت! بے شک اللہ تعالیٰ اِس فتح کو ہرگز نہ پھیریں گے حتی کہ تم اُن سے مِل جاؤ! مسلمان رُومیوں کا پیچھا کریں گے اور ہر ہموار زَمین اور پہاڑ میں اُنہیں قتل کریں گے، کوئی دیہات اور کوئی شہر اُن کے آڑے نہیں آئے گا حتی کہ یہ رُومی قسطنطنیہ جا پہنچیں گے، مسلمان اُس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں سے ایک جماعت کے ساتھ مِلیں گے۔ وہ بھی فتح میں اُن کے ساتھ حاضر ہوں گے، مسلمان قسطنطنیہ کے ہر طرف سے تکبیر کے نعرے بُلند کریں گے، پس قسطنطنیہ کی دِیوار پَھٹ کر گر جائے گی اور رُومیوں کو شکست ہوگی، مسلمان قسطنطنیہ میں داخل ہوں گے، مسلمان قسطنطنیہ کے مال اور قیدیوں کو جمع کر رہے ہوں گے کہ ایک آگ شہر کے ایک کونے میں آسمان سے آگرے گی، اور اُس کے شُعلے بھڑک رہے ہوں گے، مسلمانوں نے جو کچھ وہاں پایا ہوگا اُسے وہاں سے وہ نکالیں گے، حتی کہ مُقام فرقدونۃ میں پڑاؤ ڈالیں گے، وہ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مالِ غنیمت کو باہم تقسیم کر رہے ہوں گے کہ وہ سُنیں گے کہ دَجّال تمہارے پیچھے تمہارے گھروں میں ظاہر ہوچکا ہے، تو وہ وہاں سے واپس جائیں گے، تو اِس خبر کو جھوٹا پائیں گے، پھر وہ بیت المقدس چلے جائیں گے اور دَجّال کے نکلنے تک یہی اُن کی جائے پناہ ہوگی۔

○ ○ ○

۱۳۰۱. حدثنا أبو المغيرة عن أبي بكر عن أبي الزاهرية قال تنتهي الروم إلى دير بهرا فعند ذلك يكون الجفلة لا يجاوزونها الى حمص لم يرجع إليهم المسلمون فيهزمهم الله تعالى.

۱۳۰۱: ابوالمغیرۃ نے ابوبکر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ ابوالزاہریہ فرماتے ہیں کہ: رومی مقامِ ''دیرِ بہرا'' میں پہنچ جائیں گے، اِس وقت ایک رُکاوٹ ہوگی جواُنہیں حمص کی طرف بڑھنے سے روکے گی۔ پھر مسلمان اُن رومیوں کی طرف لوٹ آئیں گے اوراُنہیں شکست دیں گے۔

○ ○ ○

۱۳۰۲. حدثنا بقية وعبدالقدوس عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب أنه قال لمعاوية بن أبي سفيان ليغشين الناس بحمص أمر يفزهم من الجفلة حتى يخرجوا منها مبادرين قد تركوا دنياهم خلفهم حتى المرأة لتخرج تتبعها جارتها حتى تنزع رداء ها تقول أين أين وحتى يموت منهم ما بين دمشق الى ثنية العقاب سبعون ألفا من العطشحتى ان الرجل ليظل ينشد أهله بالغوطة من رآها من أحسها فيقول القائل قدر رأيتها في حاملة ولدها على عاتقها عاصبة ساقيها بخمارها لا أدري ما فعلت بعد فكيف بكم يا أهل حمص اذا كان ما خف من نسائكم رحلتم بهن بين أيديكم وما ثقل منهن كان لعدوكم فلما سمع الناس هذا الحديث في ذلك الزمان كانوا اذا رأوا المرأة المثقلة لعنوها بلعنة الله.

۱۳۰۲: بقیۃ اورعبدالقدوس نے صفوان سے، انہوں نے شُریح بن عُبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت معاویہ بن ابوسُفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ ضرور لوگوں کو حمص میں ایک ایسی حالت ڈھانپے گی جواُنہیں ڈرا دے گی، وہ حمص سے جلدی سے نکل جائیں گے، اوراپنی دُنیا کو اپنے پیچھے چھوڑ جائیں گے، حتی کہ ایک عورت نکلے گی اُس کے پیچھے اُس کی بچی چلے گی اوراُسے کہے گی کہ تُو کہاں جارہی ہے؟ اوروہ اُس سے اپنی چادر چھڑائے گی، ان لوگوں میں سے دِمشق اور ثنیۃ العقاب کے درمیان ستّر (70) ہزار لوگ پیاس کی وجہ سے مَر جائیں گے، حتی کہ ایک آدمی مقامِ غوطہ میں اپنے گھر والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا پھرے گا کہ اُنہیں کسی نے دیکھا ہے؟ کسی کو اُن کی خبر ہے؟ تو ایک کہنے والا کہے گا کہ مَیں نے تیری بیوی کو دیکھا ہے۔ اُس نے اپنے بچے کو اپنے کندھے پر اُٹھار کھا تھا، اوراپنی پنڈلیوں پر اپنی چادر سے پٹیاں باندھ رکھی تھیں، مجھے نہیں معلوم اِس کے بعد اُس کے ساتھ کیا ہوا۔ اَے حمص والو! تمہاری کیا حالت ہوگی جب وہ وقت آئے گا کہ جو تمہاری عورتیں ہلکی پھلکی ہوں گی اُنہیں تم اپنے ساتھ لے جاؤ گے اور جو اُن میں سے بھاری بھرکم ہوں گی وہ تمہارے دُشمنوں کے لئے ہوں گی، جب لوگوں نے یہ حدیث سُنی تو اُس زمانے میں جب کسی موٹی عورت کو دیکھتے تو اُس پر لعنت کرتے۔

○ ○ ○

۱۳۰۳. حدثنا بقية وأبو المغيرة عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب قال ينزل

ملک الروم ديربهرا فتكون عندها معركة حتى يبلغ الدم الحجر الأبيض العظيم الأبرص.

۱۳۰۳۔ بقیہ اورابوالمغیرۃ نے صفوان سے، انہوں نے شُرَیح بن عُبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ: رُوم کا بادشاہ دیر بہرا میں پڑاؤ ڈالے گا۔ وہاں پر ایک جنگ ہوگی لوگوں کا خون بڑے سفید پتھروں تک پہنچ جائے گا۔

○ ○ ○

۱۳۰۴. قال صفوان وحدثني الأزهر بن راشد الكندي عن سليم بن عامر الخبائري عن كعب قال يهلک ما بين حمص وثنية العقاب سبعون ألفا من الوغا فمن أدرک ذلک منكم فعليه بالطريق الشرقية من حمص الى سربل ومن سربل الى الحميراء ومن الحميراء إلى الدخيرة ومن الدخيرة الى النبک ومن النبک الى القطيفة ومن القطيفة الى دمشق فمن أخذ هذه الطريق لم ينزل في مياه متصلة

۱۳۰۴۔ صفوان نے أزہر بن راشد کندی سے، انہوں نے سُلیم بن عامر الخبائری سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ: حمص اور ثنیۃ العقاب کے درمیان ستّر (70) ہزار لوگ پیاس کی وجہ سے مَر جائیں گے، تم میں سے جو وہ زمانہ پالے تو اُسے چاہئے کہ وہ مشرقی راستہ جو حمص سے مقام سَربَل اور سَربَل سے حمیراء اور حمیراء سے دَخیرہ اور دَخیرہ سے نبک اور نبک سے قطیفہ اور قطیفہ سے دِمشق جاتا ہے، اِس راستے کو اِختیار کرلے، جو شخص یہ راستہ اِختیار کرے گا اُس کے لیے وہاں ہر جگہ پانی میسر ہے۔

○ ○ ○

۱۳۰۵. قال صفوان وأخبرني أبو الزاهرية عن كعب قال لا تزالوا بخير مالم يركب أهل الجزيرة أهل قنسرين وأهل حمص فاذا كان ذلک فحينئذ تكون الجفله ويفزع الناس الى دمشق.

۱۳۰۵۔ صفوان نے، ابوالزاہریۃ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ: تم ہمیشہ بھلائی میں رہو گے جب تک اہلِ جزیرہ قِنّسرین والوں پر غالب نہ آجائیں اور قِنّسرین والے حمص والوں پر غالب نہ آجائیں، جب ایسا ہوگا تو ایک آفت ہوگی، اور لوگ ڈر کر دِمشق کی طرف بھاگیں گے۔

○ ○ ○

۱۳۰۶. وحدثنا أبو ايوب عن أرطاة عن ابي الزاهرية عن كعب مثله

۱۳۰۶۔ ابوایوب نے ارطاۃ سے، انہوں نے ابوالزاہریۃ سے انہوں نے کعب سے یہی روایت بیان کی ہے۔

○ ○ ○

۱۳۰۷. وحدثنا ضمرة عن ابن شوذب عن أبي التياح عن أبيه قال قال لي أبي بني انا كنا

نتحدث أن قوما ستحبسهم عيالاتهم على المهالك

۱۳۰۷﴾ ضمرہ نے اِبن شوذب سے، وہ ابوالتیاح سے روایت کرتے ہیں کہ: مجھ سے میرے والد نے کہا کہ اَے میرے بیٹے! ہم یہ بات کیا کرتے تھے کہ ایک قوم ہوگی جنہیں اُن کے اہل وعیال ہلاکت کی جگہوں پر روک دیں گے۔

٭ ٭ ٭

۱۳۰۸. قال ضمرة وأخبرنا ابن شوذب عن شهر بن حوشب عن عبدالله بن عمرو قال ستكون هجرة بعد هجرة يجتاز أهل الأرضين الى مهاجر ابراهيم عليه السلام حتى لا يبقى في الأرض الا شرار أهلها.

۱۳۰۸﴾ ضمرہ نے اِبن شوذب سے، انہوں نے شہر بن حوشب سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: ہجرت کے بعد عنقریب ایک ہجرت ہوگی، تمام زَمین والے حضرت اِبراہیم علیہ السلام کی ہجرت کی جگہ کی طرف اَکٹھے ہوں گے، اور زَمین کے دِیگر حصوں میں اُس کے شریر لوگوں کے علاوہ کوئی باقی نہ بچے گا۔

٭ ٭ ٭

۱۳۰۹. ،حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن عبدالله بن عمرو قال اذا سمعت على المنبر من عبدالله الى عبدالله فاخرج من مصر.

۱۳۰۹﴾ رُشدین نے، اِبن لہیعہ سے، انہوں نے اَبوقبیل سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: جب تُو منبر پر سُنے کہ یہ عبداللہ سے عبداللہ کے لئے ہے، تو مصر سے نکل جانا!۔

٭ ٭ ٭

۱۳۱۰. حدثنا ضمرة عن ابن شوذب عن أبي التياح عن خالد ابن سبيع عن حذيفة قال قلت يا رسول الله ﷺ الدجال قبل أو عيسى بن مريم؟ قال الدجال ثم عيسى ثم لو أن رجلا أنتج فرسا لم يركب مهرها حتى تقوم الساعة

۱۳۱۰﴾ ضمرہ نے اِبن شوذب سے، انہوں نے ابوالتیاح سے، انہوں نے خالد بن سُبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مَیں نے عرض کیا اَے اللہ کے رسول ﷺ! دَجّال پہلے ہوگا یا حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا دَجّال پہلے ہوگا پھر عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے، پھر اَگر ایک آدمی کی گھوڑی بچہ جنے تو یہ آدمی اُس پر سوار نہ ہوا ہوگا حتی کہ قیامت قائم ہوجائے گی۔

٭ ٭ ٭

۱۳۱۱. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن عياش بن عباس عن أبي عبدالرحمن الحبلي عن عبدالله بن عمرو قال ليأتين على الناس زمان يتمنى فيه المرء لو أنه في فلك مشحون هو وأهله يموج بهم في البحر من شدة ما في الأرض من البلاء

۱۳۱۱﴾ رُشدین نیا بن لہیعہ سے، انہوں نے عیاش بن عباس سے، انہوں نے ابوعبدالرحمٰن الحبلی سے روایت کی ہے کہ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک آدمی زمین میں مصائب کی شدت دیکھ کر یہ تمنا کرے گا کہ کاش وہ اور اُس کے گھر والے کسی بھری ہوئی کشتی میں ہوتے جسے پانی کی موجیں بہا رہی ہوتیں۔

○ ○ ○

۱۳۱۲. حدثنا ابن وهب عن يونس عن الزهري عن عبدالملك ابن أبي بكر بن عبدالرحمن بن الحارث بن هشام حدثه أن أباه أخبره أن بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم حدثه قال يوشک أن يغلب على الدنيا لکع بن لکع.

۱۳۱۲۔ ابن وہب نے، یونس سے، انہوں نے زُہری سے، انہوں نے عبدالملک بن ابو بکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہیں کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بتایا کہ عنقریب دُنیا پر کمینہ ابن کمینہ غالب آئے گا۔

○ ○ ○

ما بقي من الأعماق وفتح القسطنطنية

شہر اعماق کے حالات اور قسطنطنیہ کی فتح سے متعلق مزید اَحادیث

۱۳۱۳. حدثني أبو أيوب عن أرطاة عن شريح عن كعب وبقية بن الوليد وأبو المغيرة عن صفوان بن عمرو حدثنا شريح بن عبيد قال سمعت كعب الحبر سميت القسطنطنية بخراب بيت المقدس فتعززت وتجبرت فدعيت المستكبرة وقالت يكون عرش ربي بني على الماء فقد بنيت على الماء فوعدها الله تعالى العذاب قبل يوم القيامة فقال لأنزعن حليک وحريرک وخميرک ولأترکنک لا يصيح فيک ديک ولا أجعل لک عامرا الا الثعالب ولا نباتا الا الحجارة والينبوت ولأنزلن عليک ثلاث نيران نار من زفت ونار من كبريت ونار من نفط ولأترکنک جلحاء قرعاء لا يحول بينک وبين السماء شيء وليبلغن صوتک ودخانک وأنا في السماء فانه طال ما أشرک بالله تعالى فيها وعبد غيره وليقترعن فيها بجوار ما يكدن يرين الشمس من حسنهن فلا يعجزن من بلغ منكم أن يمشي منكم الى بيت بلاط ملكهم فانكم ستجدون فيه كنز اثني عشر ملكا من ملوكهم كلهم يزيد فيه ولا ينقص منه على تماثيل بقر أو خيل من نحاس يجري على رؤسها الماء فليقتسمن كنوزها كيلا بالأترسة وقطعا بالفؤس فانكم منه على ذلک حتى يعجلكم النار التي وعدها الله فتحتملون ما استطعتم من كنوزها حتى تقتسموه بالفرقدونه فيأتيكم آت من قبل الشام ان الدجال قد خرج فترفضون ما في أيديكم فاذا بلغتم الشام وجدتم الأمر باطلا وانما هي نفجة كذب. وقال أبو أيوب نفجة وقال في الفرقدونه وقال لا يقوم رجل من بيته الى جدار من جدرک يبول عليک

۱۳۱۳۔ ابوایوب نے ارطاۃ سے، انہوں نے شریح سے، انہوں نے کعب سے اور بقیہ بن ولید اور ابوالمغیرۃ نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: قسطنطیہ کا نام بیت المقدس کی خرابی کے ساتھ رکھا گیا ہے، پس قسطنطیہ نے غرور کیا اور جبر کیا اور تکبر کا دعویٰ کیا، اور کہا کہ میرے رَبّ کا عرش پانی پر بنایا گیا ہے، اور مجھے بھی پانی پر بنایا گیا ہے، اللہ تعالیٰ نے قسطنطیہ پر قیامت سے پہلے عذاب لانے کا وعدہ کیا، فرمایا مَیں تیرے سونے کو، تیرے ریشم کو اور تیرے خمیر کو چھین لوں گا، اور تجھے ایسا کردوں گا کہ تجھ میں کوئی مُرغ اذان نہ دے گا، اور مَیں تیرے لئے کوئی آباد کرنے والا نہ بناؤں گا مگر لومڑیاں، اور نہ کوئی دَرخت مگر پتھر اور کیکر، اور تجھ پر تین آگیں بَرساؤں گا ایک آگ زِفت کی ہوگی، ایک آگ گندھک کی ہوگی، اور ایک آگ پٹرول کی ہوگی، مَیں تجھے اِس حال میں چھوڑوں گا کہ تو وِیرانہ اور بیابان ہوگا، تیرے اور آسمان کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہوگی، تیری آواز اور تیرا دُھواں ضرور پہنچے گا اور مَیں آسمان میں ہوں، بے شک اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنے والے اور غیر اللہ کی عبادت کرنے والے اِس میں زیادہ رہیں گے اور اِس میں ایسی لڑکیاں ہوں گی کہ سُورج نے اُن جیسا حسن نہ دیکھا ہوگا۔ تُم میں سے جو وہاں پہنچے تو وہ اُن کے بادشاہ کے بلاط کے گھر کی طرف جانے سے عاجز نہ آئے، بے شک تم وہاں پر اُن کے بادشاہوں میں سے بارہ (12) بادشاہوں کا خزانہ پاؤ گے، یہ سب بادشاہ اُس خزانہ میں خُورد بُرد کرتے رہے اور کسی نے اُس میں سے کمی نہ کی، گائے کے بُت یا گھوڑے کے بُت جن کے سَروں پر پانی بہہ رہا ہے وہ بھی وہاں پر ہیں، اور یہ خزانہ ضرور ڈھالوں سے ناپ کر اور کلہاڑیوں سے کاٹ کر تقسیم کیا جائے گا، تم یہ مالِ غنیمت تقسیم کرنے کی حالت پر ہوگے تم پر وہ آگ آجائے گی جس کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے، اُس کے خزانوں میں سے جس قدر تم اُٹھانے کی طاقت رکھتے ہوگے وہ اُٹھالوگے، پھر اُسے مُقامِ فرقدونہ میں تقسیم کروگے، تمہاری طرف شام سے یہ اِطلاع آئے گی کہ دَجّال نکل چکا ہے، تو تُم اپنے ہاتھوں میں جتنا مال ہوگا اُسے پھینک دوگے، جب تم شام پہنچوگے تو اِس خبر کو جھوٹا اور باطل پاؤگے۔ ایوب کی روایت میں یہ بھی ہے کہ کوئی آدمی اپنے گھر سے اُٹھ کر تیرے دِیواروں میں سے کسی دِیوار پر پیشاب نہیں کرے گا۔

○ ○ ○

۱۳۱۴۔ قال صفوان وحدثني شريح بن عبيد وسليم بن عامر الجبائرين أن كعبا كان يقول اذا كانت الملحمة العظمى ملحمة الروم هربت منكم ثلة فلحقت بالعدو خرجت ثلثأخرى فأسلموكم خسف الله ببعضهم وبعث على من بقي منهم طيرا يخطف أبصارهم ثم تبقى الثلة الباقية فيا عباد الله من أدرک ذلک منكم فغلبته نفسه على الجبن فليدخل تحت إكافة أو يمسک بعمود فسطاطه وليصبر فان الله تعالى ناصر الثلة الباقية وذلكم حين يستضعفكم الروم ويطمعون فيكم يقول صاحب الروم اذا أصبحتم فاركبوا على ذات حافر من الدواب ثم أوطؤهم وطئة واحدة لا يذكر هذا الدين في الأرض أبدا يعني الاسلام قال فيغضب الله عزوجل عند ذلک حتى يكون في السماء الرابعة وفيها سلاح الله وعذابه فيقول لم يبق الا أنا وديني الاسلام وأهل اليمن

قيس لأنصرن عبادي اليوم ويد الله بين الصفين اذا أمالها على قوم كانت الدبرة عليهم فيا أهل اليمن لا تبغضوا قيسا ويا قيس أحبوا اهل اليمن فان قيسا من خيار الناس أنفسا وأخلاقا والذي نفس كعب بيده لا يجالد عن دين الاسلام يومئذ الا أنتم يا أهل اليمن وقيس وقيس يومئذ يقتلون الأعداء ولا يقتلون والأزد يقتلون الأعداء ويقتلون أو قال ولا يقتلون ولخم وجذام يقتلون الأعداء ولا يقتلون.

۱۳۱۴: صفوان نے شُریح بن عبید اور سُلیم بن عامر جبائرین سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب جنگِ عظیم ہوگی جو کہ رُوم کے ساتھ ہوگی تو تم میں سے تہائی حصہ بھاگ کر دُشمن سے جا ملے گا، دوسرا تہائی حصہ وہ تمہیں سُپرد کر دے گا، اللہ تعالیٰ اُن میں بعض کو دَھنسا دے گا اور باقی پر پرندے بھیج دے گا جو اُنہیں اُچک لیں گے، پھر تیسرا باقی رہے گا، اَے اللہ کے بندو! تم میں سے جو وہ زمانہ پالے اور اُس کے نفس پر بُزدِلی غالب ہو تو اُسے چاہئے کہ کسی پالان کے نیچے داخل ہو جائے یا اپنے خیمے کی لکڑی تھامے رکھے اور صبر کرے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اِس تیسرے تہائی کی مدد کرنے والے ہیں اور یہ اُس وقت ہوگا جب رُوم تمہیں کمزور سمجھے گا، اور تم میں وہ طمع رکھیں گے، رُوم کا بادشاہ پھر لوگوں سے کہے گا جب صُبح ہو جائے تو تم ہر گھر والے جانور پر سوار ہو جانا۔ پھر اِن مسلمانوں کو یک بارگی روندڈالنا، تاکہ اِس دینِ اسلام کا زمین میں کوئی ذکر ہی باقی نہ رہے، اللہ تعالیٰ اُس وقت غصے میں ہوگا۔ وہ چوتھے آسمان پر ہوگا۔ اِس آسمان میں اللہ تعالیٰ کا اَسلحہ اور عذاب ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کوئی باقی نہ رہے مگر مَیں اور میرا دینِ اسلام، اور یمن والوں میں سے قبیلہ قیس اور آج مَیں ضرور اپنے بندوں کی مدد کروں گا، اور اللہ تعالیٰ کا ہاتھ دونوں صفوں کے درمیان ہوگا جب وہ اُسے کسی قوم کی طرف پھیرے گا تو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے، پس اَے یمن والو! قبیلۂ قیس سے بُغض نہ رکھو! اور اَے قبیلۂ قیس! تم بھی یمن والوں سے محبت رکھو! بے شک قبیلۂ قیس والے تمام لوگوں میں سے ذات اور اَخلاق کی اِعتبار سے سب سے زیادہ بہتر ہیں، اُس ذات کی قسم! کہ جس کے ہاتھ میں کعب کی جان ہے، اُس زمانہ میں دینِ اسلام کی طرف سے کوئی جھگڑا کرنے والا نہ ہوگا سِوائے تمہارے، اَے یمن والو! اور قبیلۂ قیس والو! اُس زمانے میں قبیلۂ قیس والے دُشمنوں کو قتل کریں گے، اور خود قتل نہ ہوں گے، قبیلۂ اَزد والے دُشمنوں کو قتل کریں گے اور خود بھی قتل ہوں گے، یا فرمایا کہ قتل نہ ہوں گے، قبیلہ لخم اور قبیلہ جذام والے بھی دُشمنوں کو قتل کریں گے اور خود قتل نہ ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۳۱۵. قال صفوان وأخبرني شريح بن عبيد وأبو المثنى عن كعب قال تفتح القسطنطنية على يدي ولد سبأ وولد قاذر

۱۳۱۵: صفوان نے شُریح بن عبید اور ابو المثنّٰی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: صباء کی اَولاد اور قاذر کی اَولاد کے ہاتھوں قسطنطنیہ فتح ہوگا۔

○ ○ ○

۱۳۱۶. حدثنا بقية عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب قال تكون وقعة بيافا يقاتلهم المسلمون تقع الأربعا والخميس والجمعة والسبت والأحد ثم يفتح الله للمسلمين يوم

الإثنين. قال صفوان فسألت عن ذلک خالد بن كيسان فقال حدثني أبي قال اذا هزم الله الروم من يافا ساروا حتى يجتمعوا بالأعماق فتكون الملحمة ملحمة الأعماق

۱۳۱۶۔ بقیہ صفوان سے، انہوں نے شُریح بن عبید سے، وہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ مُقامِ یافا میں ایک واقعہ ہوگا، مسلمان بدھ، جمعرات جمعہ، ہفتہ، اِتوار کے دِن لڑیں گے، پھر اللہ تعالیٰ پیر کے دِن مسلمانوں کو فتح دیں گے، حضرت صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مَیں نے خالد بن کیسان سے اِس کے متعلق پوچھا تو اُنہوں نے مجھے بتایا کہ میرے باپ نے مجھے بتایا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ رومیوں کو مُقامِ یافا سے شکست دیدیں گے تو وہ جا کر مُقامِ اَعماق میں جمع ہو جائیں گے، پس یہ جنگ اَعماق کی جنگ ہوگی۔

o o o

۱۳۱۷. حدثنا عبدالقدوس عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب قال ستعمر قيسارية الروم حتى يقسم المسلمون مرجها بالجبال والأذرع حتى تخرج المرأة تريد بيت المقدس آمنة على حميرها يتبعها كلبها تسأل أي الدروب أقرب الى بيت المقدس لا تخاف شيئا ويأمن الناس وتلقى العصى

۱۳۱۷۔ عبدالقدوس نے صفوان سے، انہوں نے شُریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: عنقریب رُوم کے مُقامِ قیساریہ کو آباد کردیا جائے گا، مسلمان رسیوں اور ذِراع کے ذریعہ سے اُس کو تقسیم کریں گے، حتیٰ کہ ایک عورت اپنے گدھے پر بیت المقدس کے اِرادے سے اَمن واَمان کے ساتھ جائے گی، اُس کے پیچھے اُس کا کتا ہوگا وہ پوچھے گی کہ بیت المقدس کی طرف کون سا راستہ زیادہ قریب ہے؟ وہ کسی چیز سے نہ ڈرے گی، اور لوگ اَمن میں ہوں گے اور لاٹھی رکھ دی جائے گی۔

o o o

۱۳۱۸. حدثنا بقية عن صفوان عن حاتم بن حرب عن عبدالله بن عمرو بن العاص قال لتخرجنكم الروم كفرا كفرا حتى يوردونكم لخماو جذام حتى يجعلونكم في طنبوب من الأرض

۱۳۱۸۔ بقیہ نے صفوان سے، انہوں نے حاتم بن حرب سے، وہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: تمہیں رُوم والے ضرور ٹکڑے ٹکڑے کر کے نکالیں گے، وہ تمہیں مُقامِ لَخم اور مُقامِ جذام میں پہنچادیں گے اور تمہیں زمین کے کناروں پر پہنچادیں گے۔

o o o

۱۳۱۹. حدثنا بقية حدثنا عبدالقدوس عن صفوان عن عامر ابن عبدالله أبي اليمان الهوزني عن كعب قال ان الله تعالى يمد أهل الشام اذا قاتلهم الروم في الملاحم بقطيعتين دفعة سبعين ألفا ودفعة ثمانين ألفا من أهل اليمن حمائل سيوفهم المسد يقولون نحن عباد الله حقا حقا نقاتل أعداء الله رفع الله عنهم الطاعون والأوجاع

والأوصاب حتى لا يكون بلد أبرأ من الشام ويكون ما كان في الشام من تلك الأوجاع والطاعون في غيرها قال كعب وان بالمغرب لحمل الضان ملك من ملوكهم يعد لأهل الشام ألف قلع وكلما أعدها بعث الله عليها قاصفا من الريح حتى يأذن الله بخروجها فترسى ما بين عكا والنهر فيشغلوا كل جندان يمد جندا فسألته أي نهر هو؟ قال مهراق الأرنط نهر حمص ومهراقة ما بين الأقرع الى المصيصة

۱۳۱۹ بقیۃ نے عبدالقدوس سے، انہوں نے صفوان سے، انہوں نے عامر ابن عبداللہ ابوالیمان الہوزنی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب رُوم والے شامیوں سے لڑیں گے تو اللہ تعالیٰ شام والوں کی دو ٹکڑیوں کے ساتھ مَدد کریں گے۔ ایک ٹکڑی سَتّر (70) ہزار کی ہوگی اور دوسری ٹکڑی یمن والوں میں سے اَسّی (80) ہزار کی ہوگی، اُن کی تلواروں کی نیام مَسَد سے ہوگی، وہ کہیں گے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سچے بندے ہیں، ہم اللہ تعالیٰ کے دُشمنوں سے لڑیں گے اللہ تعالیٰ اُن سے طاعون اور بھوک اور تھکن کو دُور کردیں گے، حتیٰ کہ شام سے زیادہ مُلک کوئی نہ ہوگا، اور یہ بھوک اور طاعون شام کے علاوہ دیگر شہروں میں ہوگا، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مغرب کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ جس کی بادشاہت بھیڑ کے حمل کی مُدّت کے برابر ہوگی، وہ شام والوں کے خلاف ایک ہزار بحری جہاز تیار کرے گا، مگر اللہ تعالیٰ اُس پر ایک تیز آندھی بھیجے گا، اور اُنہیں نکلنے کا حکم دے گا، وہ یہ لوگ مُقامِ عکا اور نہر کے درمیان پڑاؤ ڈالیں گے، ہر فوجی دوسرے کی مَدد میں مشغول ہو جائے گا، حضرت عامر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مَیں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کون سی نہر ہوگی؟ اِرشاد فرمایا کہ یہ مُهراق الأرنط جو حمص کی نہر ہے، وہ ہوگی یہ مُہراق نامی نہر اقرع سے مُصیصۃ تک پھیلی ہوئی ہے۔

○ ○ ○

١٣٢٠ . حدثنا بقية وأبو المغيرة عن بشير بن عبدالله بن يسار قال أخذ عبدالله بن بسر المزني صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم بأذني فقال يا ابن أخي لعلك تدرك فتح قسطنطنية فاياك ان أدركت فتحها أن تترك غنيمتك منها فان بين فتحها وبين خروج الدجال سبع سنين

۱۳۲۰ بقیۃ اور ابو المغیرۃ نے، بشیر بن عبداللہ بن یسار سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن بُسر المزنی جو کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں، اُنہوں نے مجھے کان سے پکڑا اور فرمایا کہ: اے میرے بھتیجے! شاید کہ تُو قسطنطنیہ کی فتح پالے۔ اگر تُو اُس کی فتح پالے تو اُس کے مالِ غنیمت کو نہ چھوڑنا! بے شک قسطنطنیہ کی فتح اور دجّال کے خروج میں سات (7) سال کا فاصلہ ہوگا۔

○ ○ ○

١٣٢١ . ضمرة عن يحيى بن أبي عمرو الشيباني قال لتضربن الروم النواقيس ببيت المقدس أربعين يوما حتى يلتقي بشر المسلمين وبشر الروم بجبل طور زيتا ثم تكون

الدبرة للمسلمين على الروم فيخرجونهم الى باب أريحاء ثم يخرجونهم من باب داود فلا يزال يقتلونهم حتى يبلغوا بهم البحر فتسمى فيما بينهم وبين بيت المقدس أودية الجيف الى يوم القيامة

۱۳۲۱ ضمرة کہتے ہیں کہ یحییٰ بن ابوعمرو السیبانی فرماتے ہیں کہ: رُوم والے بیت المقدس پر چالیس (40) دِن تک ناقوس بجائیں گے، مسلمان اور رُومی طورِ زیتا کے پہاڑ پر لڑیں گے، پھر رُومی مسلمانوں سے پیٹھ پھیر لیں گے، مسلمان رُومیوں کو أریحاء کے دروازے سے نکال دیں گے، پھر رُومیوں کو بابِ داؤد سے بھی نکال دیں گے، وہ مسلسل رُومیوں کو قتل کرتے رہیں گے حتیٰ کہ اُنہیں سمندر تک پہنچادیں گے، پھر قیامت تک کے لئے رُومیوں اور بیت المقدس کے دَرمیان جگہ کا نام ''مرداروں کی وادیاں'' پڑجائے گا۔

o o o

۱۳۲۲. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة والليث بن سعد عن أبي قبيل عن غير واحد من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يكون بين المسلمين وبين الروم هدنة على أن يبعث المسلمون اليهم جيشا يكون بالقسطنطنية غوثا لهم فيأتيهم عدو من ورائهم يقاتلونهم فيخرج اليهم المسلمون والروم معهم فينصرهم الله عليهم ويهزمونهم ويقتلونهم، فيقول قائل من الروم غلب الصليب فيقول قائل من المسلمين بل الله غلب، فيتراجع القوم ذلک بينهم فيقوم المسلم الى الرومي فيضرب عنقه فتنتكث الروم حتى ازا رجعوا الى القسطنطنية وأمنو قتلوهم وهم آمنون فإذا قتلوهم عرفوا أن المسلمين سيطلبونهم بدمائهم فيخرج الروم على ثمانين غياية تحت كل غياية اثنا عشر ألفا. قال أبو قبيل فاذا جاء ت الروم لم يكن للناس بعدهم قوام ومعهم يومئذ الترک وبرجان والسقالبة.

۱۳۲۲ رُشدین نے اِبن لہیعہ اور لیث بن سعد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوقبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مَیں نے متعدد حضرات صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ مسلمان اور رُومیوں کے درمیان اس بات پر صُلح ہوگی کہ مسلمان اُن کی طرف اپنا وہ لشکر جو قسطنطنیہ میں ہے مَدد کے طور پر بھیجیں گے، رُومیوں کے دُشمن اُن کے پیچھے سے حملہ کریں گے، مسلمان اور رُومی مِل کر اُن سے لڑیں گے۔ اللہ تعالیٰ اُن دُشمنوں کے خلاف اِن کی مَدد کرے گا، اور اُن دُشمنوں کو یہ شکست دیں گے اور قتل کریں گے، رُومیوں میں سے کہنے والا کہے گا کہ صلیب غالب آ گئی ہے، مسلمانوں میں کہنے والا کہے گا کہ اللہ تعالیٰ غالب آ گیا، پھر یہ لوگ آپس میں تکرار کررہے ہوں گے کہ ایک مسلمان ایک رومی کی طرف کھڑا ہوکر اُس کی گردن اُڑائے گا۔ رُومی معاہدہ توڑ دیں گے، حتیٰ کہ جب وہ قسطنطنیہ لوٹیں گے تو وہ مسلمانوں کو قتل کریں گے حالانکہ اُنہوں نے مسلمانوں کو اَمن دے رکھا ہوگا، جب وہ مسلمانوں کو قتل کرلیں گے تو اُنہیں یقین ہوگا کہ مسلمان اپنے خون کا بدلہ مانگیں گے، پس رُومی (80) اَسّی جھنڈوں کے ساتھ خُروج کریں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ (12) ہزار لوگ ہوں گے، حضرت ابوقبیل رحمہ

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب رُوم والے آئیں گے تو لوگوں کے لئے اُن کے بعد کوئی سرپرست نہ ہوگا اور رُومیوں سے زمانے میں تُرک، بُرجان اور سقالبہ قبائل ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۳۲۳. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن عبدالله بن عمرو رضى الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا ملك العتيقان عتيق العرب وعتيق الروم كانت على أيديهما الملاحم

۱۳۲۳﴾ رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوقبیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: جب دو(2) آزاد کردہ بادشاہ بنیں گے، ایک عرب کا آزاد کردہ اور دوسرا رُوم کا آزاد کردہ ہوگا تو اُن کی ہاتھوں بڑی جنگیں ہوں گی۔

○ ○ ○

۱۳۲۴. حدثنا أبو المغيرة عن أرطاة بن المنذر عن المهاجر بن حبيب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الخامس من آل هرقل الذي يكون على يديه الملاحم وقد يملك هرقل ثم ابنه بعده قسطة بن هرقل ثم ابنه قسطنطين بن قسطة ثم ابنه اصطفار بن قسطنطين ثم خرج ملك الروم من آل هرقل الى لبون وولده من بعده وسيعود الملك من الخامس من آل هرقل الذي تكون على يديه الملاحم

۱۳۲۴﴾ ابوالمغیرۃ نے، ارطاۃ بن المنذر سے، انہوں نے المہاجر بن حبیب رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: ہرقل کی اولاد میں سے وہ پانچواں ہوگا جس کے ہاتھوں بڑی جنگیں ہوں گی، ہرقل بادشاہ ہے۔ پھر اُس کے بعد اُس کا بیٹا قُسطہ بن ہرقل، پھر اُس کا بیٹا قسطنطین بن قُسطہ، پھر اُس کا بیٹا اِصطفار بن قسطنطین ہوگا، پھر اُس کے بعد ہرقل کی اُولاد سے رُوم کی بادشاہت نکل جائے گی، اور لَبُون اور اُس کی اُولاد کے پاس چلے جائے گی، پھر اس کے بعد بادشاہت ہرقل کی اُولاد میں سے پانچویں کے پاس لوٹ آئے گی جس کے ہاتھوں بڑی جنگیں ہوں گی۔

○ ○ ○

۱۳۲۵. حدثنا مسلمة بن علي الدمشقي عن عبدالله بن السائب عن أبي مدلج عن عبدالله بن عمرو رضى الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير قتلى قتلت تحت ظل السماء مذ خلق الله تعالى خلقه أولهم هابيل الذي قتله قابيل اللعين ظلما ثم قتلى الأنبياء الذين قتلهم أممهم المبعوثة اليهم حين قالوا ربنا الله ودعوا اليه ثم مؤمن آل فرعون ثم صاحب ياسين ثم حمزة بن عبدالمطلب ثم قتلى بدر ثم قتلى احد ثم قتلى الحديبية ثم قتلى الأحزاب ثم قتلى حنين ثم قتلى تكون من بعدي يقتلهم خوارج مارقة فاجرة ثم أرجع يدک الى ما شاء الله من المجاهدين في سبيله حتى تكون ملحمة الروم

...ثم تكون ملحمة الترك فتلاهم كقتلى يوم أحد ثم ملحمة الدجال ...يوم الحديبية ثم ملحمة يأجوج ومأجوج [illegible] ... كقتلى يوم الاحزاب ثم ...ملاحم قتلاهم كقتلى يوم حنين ثم لا يكون بعد ذلك ملحمة في الاسلام ...بعدها فيها الى يوم ينفخ في الصور

١٣٢٥ مسلمة بن علی الدمشقی نے عبداللہ بن السائب سے، انہوں نے ابو مدلج سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشادفرمایا ہے کہ: جب سے اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو بنایا تو اِس مخلوق میں سے آسمان کے نیچے سب سے بہترین شہداء میں سے پہلا ہابیل ہے۔ جسے قابیل ملعون نے ناحق قتل کیا تھا، پھر وہ شہداء ہیں جو اَنبیاء ہیں جنہیں اُن اُنھوں نے جن کی طرف اُنہیں بھیجا گیا تھا۔ قتل کیا جب ان اَنبیاء علیہم السلام نے کہا کہ ہمارا رَبّ اللہ ہے، اور اس کی طرف لوگوں کو دعوت دی، پھر آلِ فرعون کا مؤمن ہے، پھر صاحب یاسین ہے، پھر حمزہ بن عبدالمطلب ہے، پھر بدر کے شہداء ہیں پھر اُحد کے شہداء ہیں۔ پھر حُدیبیہ کے شہداء ہیں۔ پھر اَحزاب کے شہداء ہیں۔ پھر حُنین کے شہداء ہیں پھر وہ شہداء ہیں جو میرے بعد ہوں گے جنہیں خارجی سَرکشی اور ظلم کرتے ہوئے قتل کریں گے، پھر اپنا ہاتھ مجاہدین فی سبیل اللہ کی طرف پھیر دے گا جنہیں اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ حتیٰ کہ رُوم کے ساتھ بڑی جنگ ہوگی، اس کے شہداء بدر کے شہداء کی طرح ہوں گے۔ پھر تُرک کے ساتھ جنگ ہوگی۔ اُن کے شہداء اُحد کے شہداء کی طرح ہوں گے، پھر دَجّال کے ساتھ جنگ ہوگی۔ ان کے شہداء حُدیبیہ کے شہداء کی طرح ہوں گے پھر یاجوج ماجوج کے ساتھ جنگ ہوگی۔ اُن کے شہداء اَحزاب کے شہداء کی طرح ہوں گے، پھر اس کے بعد جنگیں ہوتی رہیں گی، اُن کے شہداء حُنین کے شہداء کی طرح ہوں گے۔ پھر اس کے بعد مسلمان کے ہاں صُور پھونکے جانے تک کوئی جنگ نہ ہوگی۔

٭ ٭ ٭

١٣٢٦ . حدثنا الوليد ورشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل قال اذا افتتحتم رومية فادخلوا كنيستها العظمى الشرقية من بابها الشرقي فاعتدوا سبع بلاطات ثم اقتلعوا الثامنة فان تحتها عصى موسى والانجيل طرية وحلي بيت المقدس

١٣٢٦ الولید اور رُشدین نے اَبن لہیعہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: جب تم رُوم کو فتح کرلو تو پھر اس کے بڑے مشرقی گرجا گھر میں اس کے مشرقی دروازے سے داخل ہونا۔ پھر سات دروازوں کو شمار کرنا پھر آٹھویں کو اُکھیڑ دینا۔ بے شک اس کے نیچے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور اِنجیل اور بیت المقدس کا سونا ہے۔

٭ ٭ ٭

١٣٢٧ . حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن عبدالله بن عمرو قال يفتح القسطنطنية رجل اسمه اسمي.

١٣٢٧ رُشدین نے اِبن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: قسطنطنیہ کو وہ آدمی فتح کرے گا جس کا نام میرے نام پر ہوگا۔

۱۳۲۸. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن أبي فراس عن عبدالله بن عمرو بن العاص قال تغزون القسطنطنية ثلاث غزوات فأما غزوة واحدة فتلقون بلاء وشدة والغزوة الثانية يكون بينكم وبينهم صلح حتى يبتني فيها المسلمون المساجد ويغزون معهم من وراء القسطنطنية ثم يرجعون اليها والغزوة الثالثة يفتحها الله لكم بالتكبير فتكون على ثلاث أثلاث يخرب ثلثها ويحرق ثلثها ويقسمون الثلث الباقي كيلا

۱۳۲۸﴾ رُشدین نے اِبن لہیعہ سے، انہوں نے ابوقبیل سے، انہوں نے ابوفراس سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: تم قسطنطنیہ سے تین مرتبہ جہاد کرو گے، پہلی جنگ میں تمہیں مصیبت اور سختی پہنچے گی، اور دوسری جنگ میں تمہارے اور اُن کے درمیان صُلح ہوگی حتیٰ کہ مسلمان قسطنطنیہ میں مسجدیں بنائیں گے اور ان کے ہمراہ مِل کر قسطنطنیہ سے ہٹ کر لوگوں سے لڑیں گے، پھر اس کی طرف لوٹیں گے، اور تیسری جنگ میں اللہ تعالیٰ تمہیں تکبیر کے ساتھ فتح دے گا، پس قسطنطنیہ تین حصوں پر ہو جائے گا، اس کے تہائی کو خراب کر دیا جائے گا اور تہائی کو جلا دیا جائے گا اور باقی تیسرے تہائی کو ماپ کر تقسیم کر دیا جائے گا۔

○ ○ ○

۱۳۲۹. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل ويسير بن عمرو قالا الأ سكندرية وملاحم الأعماق على يدي طبارس بن أسطبيان بن الأخرم بن قسطنطين بن هرقل قال وسمعت أنه برومية.

۱۳۲۹﴾ رُشدین نے اِبن لہیعہ سے، انہوں نے ابوقبیل اور موریسہ بن عمرو سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ اسکندریہ اور اُعماق کی جنگیں طبارس بن اسطبیان بن الاحزم بن قُسطنطين بن هرقل کے ہاتھوں ہوں گی، اور میں نے سُنا ہے کہ وہ رُوم کے ساتھ ہوگا۔

○ ○ ○

۱۳۳۰. حدثنا ابو وهب ورشدين جميعا عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن حيوئل بن شراحيل قال سمعت عبدالله بن عمرو بن العاص يقول ان أهل الأندلس يأتون في البحر وإن طول سفنهم في البحر خمسين ميلا وعرضها ثلاثة عشر ميلا حتى ينزلوا في الأعماق وقال ابن وهب البر والبحر

۱۳۳۰﴾ ابو وَھب اور رُشدین نے اِبن لہیعہ سے، انہوں نے ابوقبیل سے، انہوں نے حیوۃ بن شراحیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: اُندلس والے سمندر کے راستے سے آئیں گے۔ اُن کے جہاز کی لمبائی پچاس (50) میل اور چوڑائی تیرہ (13) میل ہوگی، وہ اعماق جا اُتریں گے۔ حضرت اِبن وَہب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سمندری اور خشکی دونوں راستوں سے آئیں گے۔

○ ○ ○

۱۳۳۱. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن عبدالله بن عمرو بن العاص أن رجلا

من أعداء المسلمين بالأندلس يقال له ذوالعرف يجمع من قبائل الشرک جمعا عظيما

يعرف من بالأندلس من المسلمين أن لاطاقة لهم بهم فيهرب من بها من المسلمين فيسير أهل القوة من المسلمين في السفن الى طنجة ويبقي ضعفاؤهم وجماعتهم ليس لهم سفن يجيرون فيها قال فيبعث الله لهم وعلا فيسير الله تعالى لهم في البحر طريقا فيجيزوه فيفطن له الناس فيتبعون الوعل ويجيرون على أثره ثم يعود البحر على ما كان عليه قبل ذلک ويجيز العدو في المراكب في طلبهم فاذا علم بهم أهل افريقية خرجوا ومن كان بالأندلس من المسلمين حتى يقدموا مصر ويتبعهم العدو حتى ينزلوا ما بين مريوط الى الأهرام مسيرة خمسة أبرد فتخرج اليهم راية المسلمين فينصرهم الله عليهم فيهزمونهم ويقتلونهم إلى لوبية مسيرة عشر ليال قتلا فينقل أهل مصر أمتعاتهم بعجلهم وأداتهم سبع سنين فيهرب ذو العرف ومعه كتاب كتب له ألا ينظر فيه حتى يقدم مصر فينظر فيه وهو منهزم فيجد فيه ذكر الاسلام ويؤمر بالدخول فيه فيسأل الأمان على نفسه وعلى من أجابه الى الاسلام من أصحابه فيسلم ويصير من المسلمين، فإذا كان من العام الثاني أقبل من الحبشة رجل يقال له أسيس أو أسبس وقد جمع جمعا عظيما فيهرب المسلمون منهم من اسوان حتى لا يبقى بها ولا فيما دونها أحد من المسلمين الا قدم الفسطاط وتسير الحبشة حتى ينزلوا منف فيخرج اليهم المسلمون برایاتهم فينصرهم الله عليهم فيقاتلونهم ويأسرونهم فيباع الأسود يومئذ بعباءة

۱۳۳۱﴾ رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوقبیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: اُندلس میں مسلمانوں کے دُشمن میں سے "ذوالعرف" نامی شخص مشرک قبیلوں سے بڑی فوج تیار کرے گا، اُندلس کے مسلمان جانتے ہوں گے کہ اِن میں ان کا سامنا کرنے کی طاقت نہیں ہے تو وہاں پر جو مسلمان ہوں گے وہ بھاگ کھڑے ہوں گے، طاقت رکھنے والے مسلمان تو کشتیوں میں بیٹھ کر "طنجة" کی طرف چلے جائیں گے، اور کمزور مسلمان باقی رہ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اُن کی طرف وَعَل (یعنی اَفواہ) کو بھیجے گا، اللہ تعالیٰ اُنہیں سمندر میں ایک راستے پر چلائے گا، لوگ اُسے سمجھ جائیں گے، وہ سب وَعَل کا پیچھے چل کر سمندر عُبُور کر لیں گے، پھر سمندر لوٹ آئے گا اس حالت پر جس پر وہ اس سے پہلے تھا، دُشمن اپنی سواریوں میں سمندر عبور کر کے اُن کا پیچھا کرے گا، جب "افريقية" والوں کو ان کا علم ہوگا تو وہ اور اُندلس کے مسلمان نکل پڑیں گے حتی کہ مصر جا پہنچیں گے، دُشمن ان کا پیچھا کرے گا حتی کہ وہ مربوط سے لے کر اِہرام تک (علاقے) پر پڑاؤ ڈالیں گے۔

○ ○ ○

۱۳۳۲. حدثنا الوليد وابن وهب ورشدين عن ابن لهيعة عن الحارث بن يزيد عن أبي محمد الجنبي سمع عبدالله بن عمرو يقول ليلحقن من العرب بالروم قبائل بأسرها قلت

وما أسرها قال برعاتها وكلابها فقال له سليم بن عتر إن شاء الله يا أبا محمد فقام مغضبا فقال قد شاء الله وكتبه.

۱۳۳۲۔ الولید اور ابن وہب اور رُشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے الحارث بن یزید سے، ابومحمد جنبی رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سُنا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرما رہے تھے کہ: اہل عرب میں سے بعض قبائل پورے کے پورے اہل رُوم سے جاملیں گے، مَیں نے عرض کیا پورے کے پورے کا کیا مطلب؟ فرمایا اپنی بکریوں اور اپنے کتّوں سمیت جاملیں گے۔ سلیم بن عتر نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے کہا کہ اَے ابومحمد! اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو ہوگا، تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما غضبناک ہو کر کھڑے ہو گئے، اور فرمانے لگے اللہ نے چاہ لیا ہے اور لکھ لیا ہے۔

○ ○ ○

۱۳۳۳. حدثنا الوليد عن الحارث بن عبيدة عن عبدالرحمن بن عمرو قال إذا عبدت ذو الخلصة كان ظهور الروم على الشام

۱۳۳۳۔ الولید نے الحارث بن عبیدة سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن عمرو سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ذو الخلصة کی عبادت کی جائے گی، تب روم والے شام پر غالب آ جائیں گے۔

۱۳۳۴. حدثنا الوليد عن عثمان أبي العاتكة عن سليمان بن حبيب عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا وقعت الملاحم خرج بعث من دمشق من الموالي هم أكرم العرب فرسا وأجوده سلاحا يؤيد الله بهم الدين

۱۳۳۴۔ الولید نے عثمان بن ابوالعاتکة سے، انہوں نے سلیمان بن حبیب سے روایت کی ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ جب بڑی جنگیں واقع ہوں گی، تو دِمشق میں سے غیرِ عربی لوگوں کا ایک لشکر نکلے گا، وہ عرب سے زیادہ معزز ہوں گے گھوڑوں کے اِعتبار سے اور زیادہ اَچھے ہوں گے اَسلحہ کے اِعتبار سے، اللہ تعالیٰ اُن کے ذریعہ دِین کی مدد کرے گا۔

○ ○ ○

۱۳۳۵ .حدثنا الوليد بن مسلم عن مروان بن جناح عن ابن حلبس عن كعب قال لولا لغط أهل رومية لسمعتم وجبة الشمس اذا وحبت

۱۳۳۵۔ الولید بن مُسلم نیمروان بن جناح سے، انہوں نے اِبن حلبس سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر روم والوں کا شور وغوغا نہ ہوتا تو اَلبتہ تم سورج کا ڈھلنا سُنتے، جب وہ ڈھلتا ہے۔

○ ○ ○

۱۳۳۶. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن تبيع عن كعب قال أول مدينة كانت للنصرانيةرومية ولولا كفر أهلها لسمع صليل الشمس حين تخر

۱۳۳۶﴿الولید نے ابن لہیعہ سے، انہو نے ابوقبیل سے، انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پہلا شہر عیسائیوں کا رُوم ہوگا، اگر اُن کے رہنے والوں کا کُفر نہ ہوتا تو اُس کے رہنے والے سورج کی گڑگڑاہٹ اُس کے غروب ہوتے وقت سُن لیتے۔

○ ○ ○

۱۳۳۷. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن عمير بن مالک عن عبدالله بن عمرو قال فتح القسطنطنية ثم تغزون رومية فيفتحها الله عليكم. قال أبو قبيل ويلي افريقية رجل من أهل اليمن يدعى محمد بن سعيد يكون بعده رجل بن بني هاشم يقال له اصبع بن يزيد وهو صاحب رومية وهو الذي يفتحها

۱۳۳۷﴿الولید یا ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوقُبیل سے، انہوں نے عمیر بن مالک سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: قسطنطنیہ فتح ہوگا تو تم روم والوں سے جہاد کروگے، اللہ تعالیٰ اُسے بھی تم پر فتح کروادے گا۔ حضرت ابوقُبیل رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ اَفریقہ کا اَمیر ایک یمنی آدمی ہوگا، جس کا نام محمد بن سعید ہوگا، اُس کے بعد بنوہاشم کا ایک آدمی ہوگا جس کا نام اِصبع بن یزید ہوگا۔ یہی وہ ہے جس کے ہاتھوں روم فتح ہوگا۔

○ ○ ○

۱۳۳۸. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن بكر بن سوادة عن شيخ من حمير قال ليكونن لكم من عدوكم بهذه الرملة إفريقية يوم تقبل الروم في ثمان مائة سفينة فيقاتلونكم على هذه الرملة ثم يهزمهم الله فتأخذون سفنهم فتركبوا بها الى رومية فاذا أتيتموها كبرتم ثلاث تكبيرات ويرتج الحصن من تكبيركم فينهار في الثالثة قدر ميل فيدخلونهم فيرسل الله عليهم غمامة تغشاهم فلا تنهنهكم حتى يدخلونها فلا تنجلي تلك الغبرة حتى تكونوا على فرشهم

۱۳۳۸﴿الولید نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے بکر بن سوادۃ سے روایت کی ہے کہ حمیر کے ایک شیخ نے کہا کہ ضرور اِس اَفریقہ کے ریگستان میں تمہارا ایک دُشمن ہوگا، جب روم والے آٹھ سو(800) کشتیوں سمیت آئیں گے وہ تم سے اِس ریگستان میں لڑائی کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اُن کو شکست دے گا اور تم اُن کی کشتیاں لے لوگے، اُس پر سوار ہوکر تم روم جاؤ گے۔ جب تم وہاں پہنچو گے تو تین(3) مرتبہ نعرہ تکبیر بُلند کروگے، تمہاری تکبیر کی وجہ سے پورا قلعہ ہلنے لگ جائے گا، تیسری تکبیر میں ایک میل تک کا قلعہ گر جائے گا، مسلمان اُس میں داخل ہوجائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ایک بادل کو بھیجے گا جو مسلمانوں کو ڈھانپ لے گا، وہ بادل اُن مسلمانوں سے جُدا نہ ہوگا۔ یہاں تک کہ تم اُس میں داخل ہوجاؤ! اور یہ گرد و غُبار نہ چھٹے گا یہاں تک کہ تم اُن کے بستروں پر ہوگے۔

○ ○ ○

۱۳۳۹. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة قال حدثنا أبو المغيرة عبيدالله بن المغيرة عن

عبدالله بن عمرو قال الملاحم خمس مضى منها ثنتان وبقي ثلاث فأولهن ملحمة الترک بالجزيرة وملحمة الأعماق وملحمة الدجال ليس بعدها ملحمة

۱۳۳۹: الولید نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوالمغیرۃ عبیداللہ بن المغیرۃ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بڑی جنگیں پانچ ہیں۔ دواُن میں سے گزر چکی ہیں، اور تین باقی ہیں، اُن میں سے ایک تُرک کے ساتھ جزیرے میں جنگ ہے، اوردوسری اَعماق کے ساتھ جنگ ہے، اورتیسری دَجّال کے ساتھ جنگ ہے۔ اُس کے بعد بڑی جنگ نہ ہوگی۔

○ ○ ○

۱۳۴۰. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة وليث بن سعد عن خالد بن يزيد عن سعيد بن أبي هلال عن أبي سلمة عن عبدالله بن عمرو بن العاص قال ينشأ في الروم غلام يشب في السنة شباب الغلام في عشر سنين ويكون بأرض الروم تملكه الروم في أنفسها فيقول حتى متى وقد غلبنا هؤلا ء على مكان من أدضنا لأخرجن فلأقاتلنهم حتى أغلبهم على ما غلبوا أو يغلبوني على ما بقي تحت قدمي فيخرج في سبعة آلاف سفينة حتى يكون بين عكا والعريش ثم يضرم النار في سفنه فيخرج أهل مصر من مصر وأهل الشام من الشام حتى يصيروا الى جزيرة العرب فذلک اليوم الذي كان أبو هريرة يقول ويل للعرب من شر قد أقترب للحبل والقتب يومئذ أحب الى الرجل من أهله وماله فتستعين العرب بأعرابها ثم يسيرون حتى يبلغوا أعماق أنطاكية فتكون أعظم الملاحم حتى تخوض الخيل الى ثننها ويرفع الله النصر عن كل حتى تقول الملائكة يا رب ألا تنصر عبادک المؤمنين فيقول حتى يكثر شهداؤهم فيقتل ثلث ويرجع ثلث ويصبر ثلث فيخسف الله بالثلث يرجع وتقول الروم لا نزول نقاتلكم حتى تخرجوا الينا كل بضعة فيكم من غير كم فتخرج العجم فتقول معاذ الله أن نخرج الى الكفر بعد الاسلام فذلک حين يغضب الله عزوجل فيضرب بسيفه ويطعن برمحه فلا يبقى منهم مخبر الا قتل ثم يمضون على وجوههم لا يمرون على مدينة الا فتحوها بالتكبير حتى يأتوا مدينة الروم فيجدون خليجها بطحاء فيفتحها الله تعالى عليهم فيفتض يومئذ كذا وكذا عذراء وتقسم الغنائم مكايلة بالغرائر ثم يأتيهم أن المسيح قد خرج فيقبلون حتى يلقوه ببيت أيلياء فيجدونه قد حضر هنالک ثمانية آلاف امرأة واثنى عشر ألف مقاتل هم خير من بقى كصالح من مضى فبيناهم تحت ضبابة من غمائم إذ تكشفت عنهم الضبابة مع الصبح فاذا بعيسى ابن مريم عليهما السلام بين ظهرانيهم

۱۳۴۰۔ ابن وہب نے ابن لہیعۃ اورلیث بن سعد سے، انہوں نے خالد بن یزید سے، انہوں نے سعید بن ابو ہلال سے، انہوں نے ابوسلمۃ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: روم میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو جوانی کی عمر میں دس (10) سال کے اندر بوڑھا ہوجائے گا، وہ روم کی سَرزمین پر ہوگا۔ اُسے روم اپنا بادشاہ بنائیں گے، وہ کہے گا کہ یہ بادشاہت کب تک رہے گی؟ یہ مسلمان تو ہماری سَرزمین پر غالب آچکے ہیں، مَیں اِن کی طرف نکلوں گا اور اِن سے لڑوں گا تاکہ جن چیزوں پر یہ غالب آئے ہیں اُن پر غالب آجاؤں گا، یا یہ مسلمان اُن پر غالب آجائے جو میرے قدموں کے نیچے ہیں، وہ سات (7) ہزار کشتیاں لے کر روانہ ہوکر مُقامِ عکا اور مُقامِ عریش پڑاؤ ڈالے گا۔ پھر وہ اپنی کشتیوں کو آگ لگادے گا۔ مصر والے مِصر سے اور شام والے شام سے نکل جائیں گے حتی کہ وہ جزیرۃ العرب جاپہنچیں گے، یہ وہ دِن ہے جس کے متعلق حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ ہلاکت ہے عرب والوں کے لئے اُس شر کی وجہ سے جو قریب آچکا ہے، رسیاں اور بانس اُس زمانے میں آدمی کو اپنے گھر والوں سے اور اپنے مال سے زیادہ محبوب ہوں گے۔ عرب اپنے دیہاتیوں سے مدد مانگیں گے۔ پھر یہ لوگ چلیں گے حتی کہ مُقامِ اِعطا کیہ مُقامِ اعماق میں پہنچ جائیں گے، پس جنگِ عظیم ہوگی حتی کہ گھوڑے اپنے کھروں تک خون میں ڈوبے ہوئے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک سے مدد اُٹھالے گا۔ فرشتے کہیں گے کہ یا رَبّ! کیا ہم تیرے مؤمن بندوں کی مدد نہ کریں؟ اِرشاد ہوگا کہ نہیں یہاں تک کہ مسلمانوں کے شہداء زیادہ ہوجائیں، پھر تہائی مسلمان فوج کو شہید کردیا جائے گا اور تہائی لوٹ جائے گا اور تہائی صبر کرے گا۔ جو تہائی لوٹے گا اللہ تعالیٰ اُسے دَھنسا دے گا، روم والے کہیں گے کہ ہم مسلسل تمہارے ساتھ لڑتے رہیں گے، یہاں تک کہ تم ہماری طرف ہر اُس اِنسان کو نکال دو جو تم میں تمہارے علاوہ ہے، تو وہ عجمیوں کو نکالیں گے، عجمی کہیں گے کہ اللہ کی پناہ کہ ہم اِسلام لانے کے بعد کُفر کی طرف نکل جائیں، اِس وقت اللہ تعالیٰ غضبناک ہوگا۔ وہ اپنے تلوار اور اپنے نیزے کے ساتھ ماریں گے، کفار میں سے کوئی بھی خبر دینے والا باقی نہ رہے گا مگر قتل کردیا جائے گا، پھر مسلمان اپنے چہرے کے رُخ پر چلیں گے۔ اُن کا گُزر کسی شہر پر نہ ہوگا مگر اُسے تکبیر کے نعروں کے ذریعے فتح کرلیں گے، اور وہ روم کے شہر جاپہنچیں گے وہاں وہ بطحاء نامی جگہ کو رُکاوٹ پائیں گے اللہ تعالیٰ اس پر بھی اُن کو فتح دے گا۔ اُس دِن بہت سی بن بیاہی عورتوں سے ہم بستری کی جائے گی اور ڈھالوں کے ذریعے مالِ غنیمت تقسیم کیا جائے گا، پھر اُن کے پاس یہ خبر آئے گی کہ مسیح دَجّال کا خُروج ہوا ہے، وہ واپس آئیں گے حتی کہ بیتِ اِیلیاء میں پہنچ جائیں گے، وہاں پر وہ آٹھ (8) ہزار عورتوں اور بارہ (12) ہزار لڑنے والوں کو پائیں گے، وہ لوگ باقی ماندہ میں سے بہترین لوگ ہوں گے، وہ بادلوں میں سے ایک بادل کے سائے میں ہوں گے، صُبح کے وقت وہ بادل اُن سے دُور ہوجائے گا، تو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو اپنے دَرمیان پائیں گے۔

۰ ۰ ۰

۱۳۴۱. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن كعب بن علقمة قال سمعت أباتيم أو أبا تميم يقول سمعت ابن أبي ذر يقول سمعت أبا ذر رضى الله عنه يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول سيكون من بني اميه رجل أخنس بمصر يلي سلطانا يغلب على

سلطانه أو ينتزع منه فيفر الى الروم فيأتي بالروم الى أهل الاسلام فذلک أول الملاحم

۱۳۴۱﴿ ابن وَہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے کعب بن علقمہ سے، انہوں نے ابوتمیم سے، انہوں نے ابن ابوذر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: بنواُمیہ کا ایک دُھنسی آنکھوں والا مصر کا سُلطان ہوگا، اُس کی سلطنت مغلوب ہوجائے گی یا اُس سے چھین لی جائے گی۔ پھر وہ روم کی طرف فرار ہوگا، روم والے مسلمانوں کی طرف آئیں گے تو یہ پہلی بڑی جنگ ہوگی۔

۰۰۰

۱۳۴۲. قال كعب وحدثني مولى لعبد الله بن عمرو سمعه يقول اذا رأيت أو سمعت برجل من أبناء الجبابرة بمصر له سلطان يغلب على سلطانه ثم يفر الى الروم فذلک أول الملاحم يأتي بالروم الى أهل الاسلام، فقيل له ان أهل مصر سيسبون فيما أخبرنا وهم اخواننا أحق ذلک قال نعم اذا رأيت أهل مصر قد قتلوا اماما بين اظهرهم فاخرج ان استطعت ولا تقرب فانه بهم القصر يحل السباء

۱۳۴۲﴿ کعب فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے آزادکردہ غلام نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب تُو دیکھے یا سُنے کہ جابروں کی اَولاد میں سے کوئی شخص مصر کا سلطان ہے اور اُس کی سلطنت مغلوب ہوگئی ہے۔ پھر وہ روم کی طرف بھاگ گیا ہے، تو یہ پہلی جنگ ہوگی، روم اہلِ اسلام کی طرف آئیں گے، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا گیا کہ اہل مصر عنقریب جیسے کہ ہمیں بتایا گیا ہے قیدی بنائے جائیں گے حالانکہ وہ ہمارے بھائی ہیں کیا یہ بات سچ ہے؟ فرمایا جی ہاں، جب مصر والوں کو دیکھے کہ اُنہوں نے اپنے درمیان امام کو قتل کردیا تو اگر تجھ میں طاقت ہو تو وہاں سے نکل جانا، اور محل کے قریب نہ رہنا۔ بے شک اُن پر عذاب آنے والا ہے۔

۰۰۰

۱۳۴۳. حدثنا ابن وهب عن معاوية بن صالح عن حدير بن كريب عن جبير بن نفير عن يزيد بن شريح عن كعب قال في فتح رومية يخرج جيش من المغرب بريح شرقية لا ينكسر لهم مقذاف ولا ينقطع لهم حبل ولا ينحرق لهم قلع ولا تنتقص لهم قربة حتى يرسوا برومية فيفتحونها. قال كعب ان فيها لشجرة هي في كتاب الله مجلس ثلاثة آلاف فمن علق فيها سلاحه أو ربط فيها فرسه فهو عند الله تعالى من أفضل الشهداء قال كعب تفتح عمورية قبل نيقية ونيقة قبل القسطنطنية والقسطنطنية قبل رومية .

۱۳۴۳﴿ ابن وَہب نے معاویہ بن صالح سے، انہوں نے حُدیر بن کُریب سے، انہوں نے جبیر بن نفیر سے، انہوں نے یزید بن شُریح سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ روم کے فتح کے دوران مغرب سے ایک لشکر نکلے گا مشرقی ہوا کے ساتھ جو اُن کی توپوں کو نہیں توڑے گی اور نہ اُن کی رسی کو کاٹے گی نہ اُن کے بادبان کو پھاڑے گی، نہ اُن

کے مشکیزوں میں کمی کرے گی یہاں تک کہ وہ روم کا گھیرا کریں گے اور اُسے فتح کریں گے، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اُس میں ایک درخت ہے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں تین (3) ہزار آدمیوں کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔ جو شخص اُس میں اپنا اُسلحہ لٹائے یا اُس میں اپنا گھوڑے باندھے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل الشہداء ہوگا حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عموریہ نیقیہ سے پہلے فتح ہوگا، اور نیقیہ قسطنطنیہ سے پہلے فتح ہوگا اور قسطنطنیہ روم سے پہلے فتح ہوگا۔

○ ○ ○

١٣٤٤. حدثنا ابن وهب عن يحيى بن أيوب عن أبي قبيل سمع عبدالله بن عمرو رضى الله عنهما يقول كنا عند رسول الله ﷺ فسئل أي المدينتين تفتح أول رومية أو قسطنطنية؟ قال النبي صلى الله عليه وسلم مدينة ابن هرقل أول يعني القسطنطنية

١٣٤٤﴾ ابن وَہب نے یحییٰ بن ایوب سے، انہوں نے ابو قُبیل سے، انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سُنا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمارہے تھے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس تھے اُن سے پوچھا گیا کہ یہ دونوں شہر روم اور قسطنطنیہ اِن میں سے پہلے کون سا فتح ہوگا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ ہرقل کے بیٹے کا شہر یعنی قسطنطنیہ پہلے فتح ہوگا۔

١٣٤٥. حدثنا ابن وهب عن قباث بن رزين اللخمي أن علي بن رياح حدثه عن عبدالله بن عمرو قال تقوم الساعة والروم أكثر الناس وكان عمرو بن العاص أراد أن ينتهره ثم قال عمرو لئن قلت ذاک انهم لأ جبر الناس عند مصيبة وأسرعه افاقة بعد هزيمة وخيره لكبير وضعيف وأمنعه من ظلم الملوک.

١٣٤٥﴾ ابن وَہب نے قُباث بن رزین اللخمی سے، انہوں نے علی بن رباح سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: قیامت قائم ہوگی اِس حال میں کہ لوگوں میں سے سب زیادہ رومی ہوں گے، حضرت عمرو اِبن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِرادہ کیا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ڈانٹے، پھر حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اگر تُو یہ بات کرتا ہے تو وہ لوگوں میں سب سے زیادہ مصیبت کے وقت نقصان کی تلافی کرنے والے ہیں، اور شکست کے بعد سب سے جلدی اِفاقہ پانے والے ہیں، اُن کی اَچھائی طاقتور اور کمزور کے لئے اور وہ بادشاہوں کے ظلم کو سب سے زیادہ روکنے والے ہیں۔

○ ○ ○

١٣٤٦. حدثنا ابن وهب عن عاصم بن حكيم عن يحيى بن أبي عمرو الشيباني عن ابن محيريز قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما فارس نطحة او نطحتان ثم لا فارس بعد الروم ذات القرون كلما ذهب قرن خلفهم قرن مكانه أصحاب صخر وبحر هيهات هيهات إلى آخر الدهر هم أصحابكم ما كان في العيش خير

١٣٤٦﴾ ابن وَہب نے عاصم بن حکیم سے، انہوں نے یحییٰ بن ابو عمرو السیبانی سے روایت کی ہے کہ ابن محیریز رضی

اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ فارس کی ایک ٹکر یا دو ٹکر ہوں گے، پھر روم کے بعد فارس نہ ہوگا، روم والے زمانے والے ہیں، جب بھی اُن کا ایک دور ختم ہوگا تو دوسرا اُس کی جگہ آ جائے گا، وہ چٹانوں والے ہیں اور سمندروں والے ہیں، دُوری ہے دُوری ہے زمانے کے آخر تک وہ تمہارے ساتھی ہیں جب تک زندگی میں خیر ہے۔

○ ○ ○

۱۳۴۷ . حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن أبي قبيل قال الذي يفتح القسطنطنية اسمه اسم نبي. قال ابن لهيعة ويروي في كتبهم يعني الروم أن اسمه صالح

۱۳۴۷۔ اِبن وَہب نے اِبن لہیعہ سے روایت کی ہے کہ، ابو قُبیل رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص قسطنطنیہ فتح کرے گا اُس کا نام نبی کے نام پر ہوگا، اِبن لہیعہ کہتے ہیں کہ رومیوں کی کتابوں میں لکھا ہے کہ اُس کا نام "صالح" ہوگا۔

○ ○ ○

۱۳۴۸ . حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن قيس بن الحجاج عن خيثم الزيادي قال تفتح رومية بجبال بيسان وخشب لبنان ومسامير مريس وتأخذون سكينة التابوت فيقترع عليها أهل الشام وأهل مصر فتطير لأهل مصر

۱۳۴۸۔ اِبن وَہب نے اِبن لہیعہ سے، انہوں نے قیس بن الحجاج سے روایت کی ہے کہ خیثم الزیادی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ روم کو بیسان کی رسیوں کے ذریعہ اور لبنان کی لکڑیوں کی ذریعے اور مریس کے کیلوں کے ذریعے فتح کیا جائے گا، تم لوگ سکینہ التابوت لے لوگے، اُس پر شام اور مصر والے جھپٹ پڑیں گے، مصر والے اُسے لے اُڑیں گے۔

○ ○ ○

۱۳۴۹ . حدثنا ابن وهب عن عبدالرحمن بن شريح عن عبدالكريم بن الحارث قال قال المستورد القرشي سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول تقوم الساعة والروم اكثر الناس فبلغ ذلک عمرو بن العاص فقال ماهذه الأحاديث التى تذكر عنک إنک لتقولها عن النبى ﷺ فقال له المستورد قلت الذى سمعت من رسول الله ﷺ قال عمرو لئن قلت ذلک إنهم لأحلم الناس عند فتنة وأخبر الناس عند مصيبة وخير الناس لمساكينهم وضعفائهم.

۱۳۴۹۔ اِبن وَہب نے عبدالرحمٰن بن شُریح سے، انہوں نے عبدالکریم بن الحارث سے روایت کی ہے کہ مستورد القرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: قیامت قائم ہوگی اِس حال میں کہ لوگوں میں سب سے زیادہ رومی ہوں گے، یہ بات حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی تو اُنہوں نے کہا کہ یہ کیسی حدیثیں ہیں جو تیری طرف منسوب کر کے بیان کی جاتی ہیں؟ کہ تُو کہتا ہے کہ یہ باتیں رسول اللہ ﷺ نے فرمائی ہیں؟ مستورد نے کہا کہ مَیں نے تو وہی بات کہی ہے جو مَیں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنی تھی، حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اگر تُو یہ باتیں کہتا ہے تو یہ بھی کہہ کہ روم

والے فتنے کے وقت لوگوں میں سب سے زیادہ بُردبار، مصیبت کے وقت لوگوں میں سب سے زیادہ باخبر اوراپنے مسکینوں اور کمزوروں کے لئے لوگوں میں سب سے زیادہ بہترین ہیں۔

۱۳۵۰. حدثنا ابن وهب عن معاوية بن صالح عن حدير بن كريب عن كعب قال الملاحم على يدي رجل من أهل هرقل الرابع والخامس يقال له طبارة قال كعب وأمير الناس يومئذ رجل من بني هاشم يأتيه مدد اليمن سبعون ألفا حمائل سيوفهم المسد

۱۳۵۰۔ ابن وَہب نے معاویہ بن صالح سے، انہوں نے حُدیر بن کُریب سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: بڑی جنگیں ہرقل کے گھرانے کے چوتھے یا پانچویں آدمی کے ہاتھوں ہوں گی جسے ''طبارة'' کہا جاتا ہوگا۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ مسلمانوں کا اَمیر اُس زمانے میں بنو ہاشم کا ایک آدمی ہوگا جس کے پاس یمن کی طرف سے ستّر (70) ہزار مجاہدین کی مدد آئے گی، جن کی تلواروں کی نیامیں کھجور کی ہوں گی۔

۱۳۵۱. حدثنا ابن وهب عن معاوية بن صالح عن عبدالرحمن ابن جبير بن نفير عن أبيه عن أبي ثعلبة الخشني صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم ورضى الله عنه قال إذا رأيت الشام مأدبة أو مائدة ورجل وأهل بيته فعند ذلک فتح القسطنطنية وأظن ابن وهب قال مائده.

۱۳۵۱۔ ابن وَہب نے معاویہ بن صالح سے، انہوں نے عبدالرحمٰن ابن جُبیر بن نُفیر سے، وہ اپنے والد سے، وہ اپنے والد حضرت ثعلبہ خشنی سے روایت کرتے ہیں جو کہ صحابی رسول اللہ ﷺ ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ: جب تُو مُلکِ شام کی جگہ دیکھے یا فرمایا ایک آدمی اور اُس کے گھرانے کا دَسترخوان دیکھے تب قسطنطنیہ فتح ہوجائے گا۔

۱۳۵۲. حدثنا ابن وهب عن عاصم بن حكيم عن عمرو بن عبدالله عن كعب قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم الملحمة فسمي الملحمة من عدد القوم وأنا أفسرها لكم انه يحضرها اثنا عشر ملكا ملک الروم أصغرهم وأقلهم مقاتلة ولكنهم كانوا هم الدعاة وهم دعوا تلک الأمم واستمدوا بهم وحرام على أحد يرى عليه حقا للاسلام أن لا ينصر الاسلام يومئذ وليبلغن مدد المسلمين يومئذ صنعاء الجند وحرام على أحد يرى عليه حقاللنصرانية أن لا ينصرها يومئذ ولتمدنهم يومئذ الجزيرة بثلثين ألف نصراني فيترک الرجل فدانه يقول أذهب أنصر النصرانية ويسلط الحديد بعضه على بعض فما يضر رجلا يومئذ كان معه سيف لا يجدع الأنف ألا يكون مكانه الصمصامة لا يضع سيفه يومئذ على درع ولا غيره الا قطعه

وحرام على جيش أن يترک النصر ويلقى الصبر على هؤلاء وعلى هؤلاء ويسلط الحديد بعضه على بعض ليشتد البلاء فيقتل يومئذ من المسلمين ويفرثلث فيقعون في مهيل من الأرض يعني هوي لا يرون الجنة ولا يرون أهليهم أبدا ويصبر ثلث فيحرسونهم ثلاثة أيام لا يفرون فر أصحابهم فاذا كان يوم الثالث قال رجل منهم يا أهل الاسلام ما تنتظرون قوموا فادخلوا الجنة كما دخلها اخوانكم فيومئذ ينزل الله تعالى نصره ويغضب لدينه ويضرب بسيفه ويطعن برمحه ويرمي بسهمه لا يحل لنصراني أن يحمل بعد ذلک اليوم سلاحا حتى تقوم الساعة ويضرب المسلمون أقفاهم مدبرين لا يمرون بحصن الا فتح ولا مدينة الا فتحت حتى يردوا القسطنطنية فيكبرون الله ويقدسونه ويحمدونه فيهدم الله ما بين إثني عشر برجا ويدخلها المسلمون فيومئذ يقتل مقاتلتها وتفتض عذراها ويأمرها الله فيظهر، كنوزها فآخذ وتارک فيندم الآخذ ويندم التارک، قالوا وكيف يجتمع ندامتهما، قال يندم الآخذ أن لايكون ازداد ويندم التارک ألا يكون أخذ، قالوا انک لترغبنا في الدنيا في آخر الزمان، قال انه يكون ما أصابوا منها عونا لهم على سنين شداد وسنين الدجال، قال ويأتيهم آت وهم فيها فيقول خرج الدجال في بلادكم قال فينصرفون حيارى فلايجدونه خرج فلا يلبث الا قليلا حتى يخرج.

۱۳۵۲﴾ ابن وَہب نے عاصم بن حکیم سے، انہوں نے عمرو بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے بڑی جنگ کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے جنگ کا نام اور قوم کی تعداد بیان فرمائی۔ میں تمہارے سامنے اُس کی تفسیر کرتا ہوں، بڑی جنگ کے اَندر بارہ (12) بادشاہ شرکت کریں گے، روم کا بادشاہ اُن میں سب سے کمتر ہوگا اور فوج کے اِعتبار سے بھی کم ہوگا، لیکن وہ سب کے سب دعوت دینے والے ہوں گے، اور اُنہوں نے اِن سب قوموں کو دعوت دی ہوگی اور اِن کی ذریعے مدد حاصل کی ہوگی، اور جو شخص اِسلام کا اپنے اُوپر حق سمجھتا ہے تو اُس پر حرام ہے کہ وہ اُس زمانے میں اِسلام کی مدد نہ کرے، مسلمانوں کی مدد اُس زمانے میں مُقامِ صنعا کی فوج کے ذریعے ہوگی، اور اُس زمانے میں جو اپنے اُوپر عیسائیت کا حق سمجھے گا وہ عیسائی کی مدد نہ کرنا خود پر حرام سمجھے گا، اور اُس زمانے میں اُن عیسائیوں کی مدد تیس (30) ہزار عیسائیوں کے ذریعہ جزیرہ کرے گا۔ ایک آدمی اپنا گھر بار چھوڑ دے گا اور کہے کہ مَیں عیسائیت کی مدد کے لئے جاتا ہوں، اور بعض کا لوہا بعض پر مُسلط کردیا جائے گا، اُس زمانے میں آدمی کے لئے یہ بات نقصان دِہ نہ ہوگی کہ اُس کے پاس تیز دھار تلوار کے بجائے ایک ایسی تلوار ہے جو کسی کی ناک بھی نہیں کاٹ سکتی، اِس لئے کہ وہ تلوار ایسی ہوجائے گی کہ اُسے جس دِرع پر اور کسی اور لوہے پر نہ رکھا جائے گا مگر وہ اُسے کاٹ دے گی، اور لشکر پر مدد کا نہ کرنا حرام کردیا جائے گا، اور اِن پر اور اُن پر صبر ڈال دیا جائے گا اور بعض کا لوہا بعض پر مُسلط کردیا جائے گا تا کہ مصیبت سخت ہو، پس اُس زمانے میں مسلمانوں کے لشکر میں سے ایک تہائی شہید ہوجائیں گے، ایک تہائی

فرار ہوجائیں گے اور زمین میں دھنس جائیں گے، وہ جنت نہیں دیکھیں گے اور نہ کبھی اپنے گھر والوں کو دیکھیں گے، اور ایک تہائی

صبر کریں گے، پس وہ تین دن تک چوکیداری کریں گے اپنے ساتھیوں کی طرح نہیں بھاگیں گے، جب تیسرا دن ہوگا۔ تو اُن میں سے ایک آدمی کہے گا کہ اَے مسلمانو! تم کس چیز کا اِنتظار کر رہے ہو؟ کھڑے ہوجاؤ اور جنت میں داخل ہوجاؤ جیسا کہ تمہارے بھائی داخل ہوئے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ مدد اُتارے گا اور اپنے دِین کے لئے غضبناک ہوگا اور اپنی تلوار اور اپنے نیزے اور اپنے تیر کے ساتھ مارے گا کسی عیسائی کے لئے اُس دن کے بعد اَسلحہ اُٹھانا حلال نہ ہوگا حتی کہ قیامت قائم ہوجائے گی، مسلمان اُنہیں گردنوں پر ماریں گے اس حال میں کہ وہ کفار پیٹھ پھیر کر بھاگ رہے ہوں گے، مسلمانوں کا کسی قلعے پر اور کسی شہر پر گزر نہ ہوگا مگر اُسے فتح کرلیں گے، اور وہ قسطنطنیہ پہنچ جائیں گے وہ اللہ تعالیٰ کی تکبیر کہیں گے، اُس کی تقدیس اور حمد بیان کریں گے، اللہ تعالیٰ بارہ بُرجوں کے دَرمیان جو حصہ ہے اُسے منہدم فرمادے گا، مسلمان قسطنطنیہ میں داخل ہوجائیں گے، کفار کے لڑنے والوں کو قتل کردیا جائے گا، اُن کی بن بیاہی عورتوں سے جماع کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ قسطنطنیہ کو حکم دے گا کہ وہ اپنے خزانے ظاہر کردے۔ پھر بعض اُسے لیں گے اور بعض چھوڑ دیں گے، لینے والا بھی پشیمان ہوگا اور چھوڑنے والا بھی پشیمان ہوگا۔ لوگوں نے پوچھا یہ دونوں پشیمان کیسے ہوں گے؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ لینے والا تو اِس بات پر پشیمان ہوگا کہ اُس نے زیادہ کیوں نہیں لیا اور چھوڑنے والا اِس بات پر پشیمان ہوگا کہ اُس نے کیوں نہیں لیا، لوگوں نے پوچھا آپ ہمیں آخری زمانے کے اَندر دُنیا کی رَغبت دے رہے ہیں، تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا لوگ وہاں سے جو کچھ حاصل کریں گے۔ اُن کے ذریعے سے وہ آنے والے مشکل وقت اور دَجّال کے فتنہ میں مدد حاصل کریں گے، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجاہدین کے پاس ایک آنے والا آ کر کہے گا اِس حال میں کہ مجاہدین قسطنطنیہ میں ہوں گے کہ دَجّال تمہارے شہروں میں ظاہر ہو چکا ہے، وہ فی الفور پلٹ جائیں گے، پس دَجّال کو موجود نہ پائیں گے، زیادہ عرصہ نہیں گزرا ہوا ہوگا کہ دَجّال نکل پڑے گا۔

○ ○ ○

۱۳۵۳. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن أبي قبيل قال اجتمع أبو فراس مولى عمرو بن العاص وموسى بن نصير وعياض بن عقبة وذكروا فتح القسطنطنية وذكروا المسجد الذي يبنى فيها فقال أبو فراس اني لأعرف الموضع الذي يبنى فيه وقال موسى بن نصير اني لأعرف ذلک الموضع، فقال عياض بن عقبة يضع كل واحد منكما حديثه في أذني فأخبراه، فقال أصبتما كلاكما، قال أبو فراس سمعت عبدالله بن عمرو بن العاص يقول إنكم ستغزون القسطنطنية ثلاث غزوات فأما أول غزوة فتكون بلاء وأما الثانية فتكون صلحا حتى يبني المسلمون فيها مسجدا ويغزون من وراء القسطنطنية يرجعون الى القسطنطنية وأما الثالثة فيفتحها الله عليكم بالتكبير فيخرب ثلثها ويحرق الله ثلثها وتقسمون الثلث الباقي كيلا.

١٣٥٣﴾ابن وَہب نے اِبن لہیعہ سے روایت کی ہے کہ ابوقُبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ابوفراس جو کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزادکردہ غلام تھے وہ اور موسیٰ بن نصیر اور عیاض بن عُقبہ ایک جگہ جمع ہوئے۔ اُنہوں نے قسطنطنیہ کی فتح کاذِکر کیا اور جو مسجد اُس میں بنائی جائے گی اُس کاذِکر کیا، ابوفراس نے کہا کہ مَیں وہ جگہ جانتا ہوں جہاں وہ مسجد بنائی جائے گی، موسیٰ بن نصیر نے کہا کہ مَیں نے بھی وہ جگہ جانتا ہو، عیاض بن عُقبہ نے کہا کہ تم دونوں میں سے ہر ایک اپنی بات میرے کان میں ڈالے، اُن دونوں نے اُسے خبر دی تو عیاض نے کہا کہ تم دونوں صحیح ہو، اَبوفراس نے کہا کہ مَیں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کہتے ہوئے سُنا ہے کہ تم قسطنطنیہ کا جہاد تین مرتبہ کروگے، پہلی جنگ مصیبت والی ہوگی اور دوسری جنگ میں صُلح ہوگی حتیٰ کہ مسلمان قسطنطنیہ میں مسجد بنالیں گے، اور قسطنطنیہ سے آگے جہاد کریں گے، پھر قسطنطنیہ لوٹ آئیں گے، اور تیسری جنگ میں اللہ تعالیٰ اُسے تکبیر کے ذریعے تم پر فتح کروائے گا، اُس کا تہائی حصہ خراب ہوجائے گا اور اللہ تعالیٰ تہائی کو جَلا دیں گے اور تم باقی تہائی کو ماپ کر تقسیم کروگے۔

○ ○ ○

١٣٥٤. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن عمير ابن مالک قال کنا عند عبدالله بن عمرو بن العاص بالأسکندرية يوما فذکروا فتح القسطنطنية ورومية فقال بعض القوم تفتح القسطنطنية قبل رومية وقال بعضهم تفتح رومية قبل القسطنطنية فدعا عبدالله بن عمرو بصندوق له فيه کتاب. فقال تفتح القسطنطنية قبل رومية ثم تغزون رومية بعد القسطنطنية فتفتحونها والا فأنا عبدالله من الکاذبين يقولها ثلاث مرات.

١٣٥٤﴾ابن وَہب نے اِبن لہیعہ سے، انہوں نے ابوقُبیل سے روایت کی ہے کہ عُمیر اِبن مالک رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: ایک دِن ہم اسکندریہ میں عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے۔ لوگوں نے قسطنطنیہ اور روم کی فتح کاذِکر شروع کیا، بعض لوگوں نے کہا کہ قسطنطنیہ روم سے پہلے فتح ہوگا، اور بعض نے کہا روم قسطنطنیہ سے پہلے فتح ہوگا، تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک صندوق منگوایا جس میں ایک کتاب پڑی تھی حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا قسطنطنیہ روم سے پہلے فتح ہوگا۔ قسطنطنیہ کے بعد تم روم سے جہاد کروگے پھر تم روم فتح کروگے، اور اَگر ایسا نہ ہو تو مَیں عبداللہ جھوٹا ہوں گا، یہ بات اُنہوں نے تین مرتبہ فرمائی۔

○ ○ ○

١٣٥٥. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن يزيد بن زياد الأسلمي وکان من الصحابة أن ابن مورق يعني ملک الروم يأتي في ثلثمائة سفينة حتى يرسى بسرسنا

١٣٥٥﴾رُشدین نے اِبن لہیعہ سے، انہوں نے ابوقُبیل سے روایت کی ہے کہ یزید بن زیاد اسلمی فرماتے ہیں جو کہ صحابہ میں سے ہیں کہ اِبن مورِق جو کہ روم کا بادشاہ ہوگا وہ تین (300) سو کشتیوں سمیت آئے گا حتیٰ کہ وہ ہمارے سُرس کو گھیر لے گا۔

○ ○ ○

١٣٥٦. قال ابن لهيعة وأخبرني بشير عن عبدالله بن عمرو قال الملحمة والأسکندرية على يدي طارس بن أسطينان بن الأخرم اذا نزل مرکب بالمنارة لم ينتصف النهار حتى

يأتيكم أربع مائة مركب ثم أربع مائة حتى ينزلوا عند المنارة

۱۳۵۶: ابن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے بشیر رحمہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: بڑی جنگ اور اسکندریہ کی جنگ طبارس بن إسطینان بن أخرم کے ہاتھوں ہوگی، جب سواری مُقامِ منارة پہ اُترے گی تو دوپہر سے پہلے تمہارے پاس چار سو (400) سواریاں پھر چار (400) سو سواریاں آجائیں گی جو منارة کے پاس پڑاؤ ڈالے گی۔

o o o

۱۳۵۷. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن عبدالله بن عمرو رضى الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا ملک العتيقان عتيق العرب وعتيق الروم كانت على أيديهما الملاحم.

۱۳۵۷: رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوقُبیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی أکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: جب دو بوڑھے بادشاہ بنیں گے، ایک عرب کا بوڑھا اور ایک روم کا بوڑھا تو اُن دونوں کے ہاتھوں بڑی جنگیں ہوں گی۔

o o o

۱۳۵۸. قال ابن لهيعة حدثني كعب بن علقمة قال سمعت أبا النجم يقول سمعت أبا ذر رضى الله عنه يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول سيكون من بني أمية رجل أخنس بمصر يلي سلطان فيغلب على سلطانا أو ينزع منه فيفر الى الروم فيأتي بالروم الى أهل الاسلام فذلک أول الملاحم

۱۳۵۸: ابن لہیعہ نے، حضرت کعب بن علقمة سے، انہوں نے ابوالنجم سے روایت کی ہے کہ ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: بنواُمیّہ کا ایک دھنسی آنکھوں والا مصر کا سُلطان ہوگا، اُس کی سلطنت مغلوب ہوجائے گی یا اُس سے چھین لی جائے گی پس وہ روم کی طرف فرار ہوگا، روم والے مسلمانوں کی طرف آئیں گے تو یہ پہلی بڑی جنگ ہوگی۔

o o o

۱۳۵۹. قال ابن لهيعة وحدثني سعيد بن عبدالله المرادي قال سمعت عروة بن أبي قيس يقول ان رجلا من بني أمية لو شئت نعته حتى إذا رؤي بنعته عرف يفر الى الروم من غضبه يغضبها يغلب على سلطانا بمصر أو ينتزع منه فيأتي بالروم اليهم

۱۳۵۹: ابن لہیعہ نے سعید بن عبداللہ المرادی سے روایت کی ہے کہ عروة بن ابو قیس رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: بنواُمیّہ کا ایک آدمی اگر میں چاہوں تو اُس کے اَوصاف بھی بیان کرسکتا ہوں، جب اُسے اِن اَوصاف کے ساتھ دیکھا جائے گا تو پہچان لیا جائے گا، وہ روم کی طرف غصہ کی حالت میں فرار ہوگا، اُسے غصہ اِس بات پر آئے گا کہ اُس کی مصر کی بادشاہت مغلوب

ہوجائے گی، یا چھین لی جائے گی، وہ روم والوں کو لے کر مصر والوں کی طرف آئے گا۔

٭ ٭ ٭

١٣٦٠. قال ابن لهيعة وحدثني قيس بن الحجاج قال سمعت خيثما الزيادي يقول سمعت تبيعا يقول وسألته عن رومية فقال اذا رأيت الجزيرة التي بالفسطاط بني فيها سفنا أو قال سفينة خشبها من لبنان وحبالها من ميسان ومساميرها من مريس ثم أمر بجيش فاغزوا فيها لا ينقطع لهم حبل ولا ينكسرلهم عمود فانهم يفتحون رومية ويأخذون تابوت السكنية فيتنازع التابوت أهل الشام وأهل مصر ايهم يردها إلى ايلياء ثم يستهموا عليها فيصيب أهل مصر بسهمهم فيردونها الى ايليا قال وسألته عن القسطنطنية فقال يغزونها رجال يبكون ويتضرعون إلى الله تعالى فإذا نزلوا بها صاموا ثلاثة أيام ويدعون الله ويتضرعون اليه فيهدم الله جانبها الشرقي فيدخلها المسلمون ويبنون فيها المساجد.

١٣٦٠: ابن لہیعہ کہتے ہیں کہ قیس بن الحجاج رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت خثیم الزیادی سے سنا ہے وہ فرمارہے تھے کہ میں نے تبیع رحمہ اللہ تعالیٰ سے روم کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا جب تو فسطاط کے جزیرے کو دیکھے کہ اُس میں کشتیاں بنائی جارہی ہیں، یا فرمایا کہ ایسی کشتی دیکھے جس کی لکڑی لبنان کی ہو اور رسی میسان کی ہو اور اُس کی کیلیں مَریس کی ہوں، پھر ایک لشکر کو حکم دیا جائے گا وہ اُس میں جہاد کریں گے، نہ اُن کی رسی ٹوٹے گی، نہ اُس کا ستون ٹوٹے گا، یہ لشکر روم کو فتح کرے گا، اور تابوت سکینہ لے لے گا، پھر شام اور مصر والے لڑیں گے کہ اِن میں کون تابوت کو ایلیاء کی طرف لوٹائے گا، پھر یہ قُرعہ اندازی کریں گے اور قُرعہ مصر کے حصے میں نکلے گا۔ وہ تابوت کو ایلیاء کی طرف لوٹا دیں گے۔ خثیم کہتے ہیں کہ میں نے اُن سے قسطنطنیہ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اُس کا جہاد ایسے لوگ کریں گے جو اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ زاری کریں گے، جب وہ قسطنطنیہ پہنچیں گے تو تین دِن روزے رکھیں گے، اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں گے اور اُس کے سامنے عاجزی کریں گے تو اللہ تعالیٰ قسطنطنیہ کے مشرقی جانب کو منہدم فرمادیں گے، مسلمان اُس میں داخل ہوجائیں گے اور قسطنطنیہ میں مسجدیں بنائیں گے۔

٭ ٭ ٭

١٣٦١. قال ابن لهيعة حدثني بكر بن سوادة عن زياد بن نعيم عن ربيعة بن الفارسي قال يسير منكم جيش الى رومية فيفتتحونها ويأخذون حلية بيت المقدس وتابوت السكينة والمائدة والعصى وحلة آدم فيؤمر على ذلک غلام شاب فيردها الى بيت المقدس

١٣٦١: ابن لہیعہ نے، بکر بن سوادۃ سے، انہوں نے زیاد بن نعیم سے روایت کی ہے کہ ربیعہ بن الفارسی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم میں سے ایک لشکر روم کی طرف جائے گا اُسے فتح کرے گا اور بیت المقدس کا سونا اور تابوت سکینہ اور مائدہ اور عصا اور آدم علیہ السلام کا جوڑا لے لیں گے، اُس پر ایک نوجوان لڑکے کو امیر بنایا جائے گا وہ اِن چیزوں کو بیت المقدس لوٹا دے گا۔

٭ ٭ ٭

۱۳۶۲. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن بكر بن سوادة أن جندبا حدثه عن الحارث بن حرمل قال سمعت عبدالله بن عمرو يقول لتخفقن جعاب الروم في أزقة ايلياء قال قلت لعبدالله بن عمرو ليس قد أخربت مرة، قال نعم حتى لا يكون لهم من الريف مجرى سكة ،قال يقوم الروم حتى متى يأكل هؤلاء من أطراف ريفكم قال فيقوم خطباؤكم فيقول بعضكم اصبروا واستأخروا عن عدوكم حتى تروا رأيكم ويقول بعضكم تقدموا عليهم حتى يقضي الله بيننا وبينهم فيذهب منكم طائفة ويقبل اليهم طائفة فيقتلون بوادي فيه نهر ماء، فقلت أنا قد عرفت الوادي فليس فيه ماء الا أن به نهرا قال اذا شاء الله أن يظهره أظهره قال فيهزمهم الله، قال فيسيرون لا يردهم أحد وتغلوا البغال يومئذ غلاء لم تغل قط ولا تغلوا أبدا حتى يبلغوا المدينة وقد ذهب النهار منها بطائفة ويبقى طائفة فيفتحونها ويأخذ كل قوم على جهتهم

۱۳۶۲۔ رُشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے بکر بن سوادۃ سے، انہوں نے جندب سے روایت کی ہے کہ الحارث بن حرمل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مَیں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سُنا ہے وہ فرما رہے تھے کہ روم کی جنگی لباسوں کی کھڑکھڑاہٹ ایلیاء کی گلیوں میں ہوگی، میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ کیا ایلیاء ایک مرتبہ برباد نہ ہوا؟ فرمایا جی ہاں! اُن کے لئے گلیوں میں چلنے کی جگہ نہ ہوگی۔ روم والے کہیں گے کہ یہ مسلمان کب تک تمہاری پیداوار کے اَطراف میں سے کھاتے رہیں گے؟ تمہارے خطباء کھڑے ہوجائیں گے۔ تم میں سے بعض کہیں گے کہ صبر کرو اور اپنے دُشمنوں سے پیچھے ہٹو اور تم اپنی رائے کے متعلق خوب سوچ لو، اور تم میں سے بعض کہیں گے کہ بلکہ اُن پر پیش قدمی کرو حتی کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اور اُن کے درمیان فیصلہ فرمادے، تو تم میں سے ایک جماعت چل پڑے گی اور اُن کی ایک جماعت کا سامنا کرے گی، ایک وادی میں یہ لڑیں گے جس میں پانی کا چشمہ ہے۔ مَیں نے عرض کیا: مَیں اُس وادی کو جانتا ہوں، اُس میں تو پانی نہیں ہے؟ ہاں وہاں پر نہر تھی، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ اُس پانی کو ظاہر کرنا چاہے گا۔ تو ظاہر کردے گا، اللہ تعالیٰ کفار کو شکست دے گا۔ پھر وہ چلیں گے اُن میں سے ایک بھی واپس نہیں کرے گا، اور خچر مہنگے ہوجائیں گے اِتنے مہنگے کہ اِتنے مہنگے کبھی نہ ہوئے تھے اور نہ کبھی ہوں گے، پھر وہ شہر کے قریب پہنچ جائیں گے، اور دِن کے وقت اُن میں سے ایک حصہ چلا جائے گا اور ایک حصہ باقی رہے گا جو روم کو فتح کرے گا اور سب لوگ اپنی اپنی راہ لیں گے۔

٭ ٭ ٭

۱۳۶۳. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن عياش بن عباس عن يزيد بن قوذر عن أبي صالح عن تبيع قال الذي يهزم الروم يوم الأعماق هو خليفة الموال

۱۳۶۳۔ رُشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عیاش بن عباس سے، انہوں نے یزید بن قوذر سے، انہوں نے ابو

صالح سے روایت کی ہے کہ حضرت تبیع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: وہ شخص جواعماق کے دن رومیوں کوشکست دے گا وہ عجمیوں کا خلیفہ ہوگا۔

٭ ٭ ٭

١٣٦٤. حدثنا الوليد عن معاوية بن يحي عن أرطاة بن المنذر عن حكيم بن عمير عن تبيع عن كعب قال ثم يبعث الروم يسألونكم الصلح فتصالحونهم فيومئذ تقطع المرأة الدرب إلى الشام آمنة وتبنى مدينة قيسارية التي بأرض الروم

۱۳۶۴﴾ الولید نے معاویہ بن یحییٰ سے، انہوں نے ارطاۃ بن المنذر سے، انہوں نے حکیم بن عُمیر سے، انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: پھر روم والے تم سے صُلح کی دَرخواست کریں گے تم اُن سے صُلح کروگے۔ اُس زمانے میں ایک عورت دَرب سے شام تک اَمن کے ساتھ سفر کرے گی اور روم کی سَرزَمین پر قیساریہ نامی شہر بنایا جائے گا۔

٭ ٭ ٭

١٣٦٥. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن رجل عن يزيد بن قوذر عن أبي صالح عن تبيع قال بين خراب روذس وبين خروج الهاشمي سبعين سنة

۱۳۶۵﴾ رُشدین نے، اِبن لہیعہ سے، انہوں نے ایک راوی سے، انہوں نے یزید بن قوذر سے، انہوں نے ابوصالح سے روایت کی ہے کہ حضرت تبیع رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ روذس کی بربادی اور ہاشمی کے خروج کے دَرمیان سَتر (70) سال کا عرصہ ہوگا۔

٭ ٭ ٭

١٣٦٦. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن عبدالله عمرو رضى الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: إذا ملک العيقان عتيق العرب وعتيق الروم كانت على أيديهما الملاحم

۱۳۶۶﴾ رُشدین نیا بن لہیعہ سے، انہوں نے ابوقُبیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اَکرم ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ جب دو بوڑھے بادشاہ بنیں گے ایک عرب کا بوڑھا اور ایک روم کا بوڑھا تو اُن دونوں کے ہاتھوں جنگیں ہوں گی۔

٭ ٭ ٭

١٣٦٧. حدثنا يحيى بن اليمان عن سفيان عن علي بن الأقمر عن عكرمة أو سعيد بن جبير في قوله تعالى لهم في الدنيا خزي قال مدينة تفتح بالروم.

۱۳۶۷﴾ یحییٰ بن الیمان نے، سُفیان سے، انہوں نے علی بن قمر سے روایت کی ہے کہ عِکرمہ یا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اللہ تعالیٰ کے اِس قول:

﴿لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ایک شہر ہوگا جو روم کی وجہ سے فتح ہوگا۔

٭ ٭ ٭

١٣٦٧. حدثنا بقية بن الوليد وأبو المغيرة عن صفوان بن عمرو عن أبي المثنى الأملوكي عن كعب في قوله تعالى فاذا جاء وعد الآخرة جئنا بكم لفيفا الآية قال سبطان من أسباط بني اسرائيل يقتلون يوم الملحمة العظمى فينصرون الاسلام وأهله ثم قرأ كعب وقلنا بعده لبني اسرائيل اسكنوا الأرض فاذا جاء وعد الآخرة جئنا بكم لفيفا الآية

١٣٦٨﴿بقیہ بن الولید اور ابوالمغیرۃ نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے ابوالمثنی الموکی سے روایت کی ہے کہ، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اللہ تعالیٰ کے اِس قول:

﴿فَإِذَا جَآءَ وَعْدُ الْآخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيفًا۝﴾

کے بارے میں فرماتے ہیں کہ بنی اِسرائیل کی نسلوں میں سے دوقومیں جنگِ عظیم کے وقت قتل ہوں گی۔ وہ اِسلام اور مسلمانوں کی مدد کریں گے۔ پھر حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿وَقُلْنَا مِنْ بَعْدِهِ لِبَنِيْ إِسْرَآئِيْلَ اسْكُنُوا الْأَرْضَ فَإِذَا جَآءَ وَعْدُ الْآخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيفًا﴾.

○ ○ ○

١٣٦٩. حدثنا ابو المغيرة عن بشير بن عبدالله بن يسار عن أشياخه عن كعب قال في فلسطين وقعتان في الروم تسمى احداهما القطاف والأخرى الحصاد

١٣٦٩﴿ابوالمغیرۃ نے بشیر بن عبداللہ بن یسار سے، انہوں نے اپنے بعض مشائخ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فلسطین میں فرمایا کہ: روم میں دوواقعے ہوں گے۔ اُن میں سے ایک کا نام ''قطاف'' اوردوسرے کا نام ''حصاد'' ہوگا۔

○ ○ ○

١٣٧٠. حدثنا عبدالقدوس عن ابن عياش عن محمد بن عبدالرحمن عن أبي الغيث عن أبي هريرة قال يفتتحون رومية حتى يعلق أبناء المهاجرين سيوفهم رومية فيقفل القافل من القسطنطينية فيرى أنه قد قفل.

١٣٧٠﴿عبدالقدوس نے ابن عیاش سے، انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن سے، انہوں نے ابوالغیث سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: وہ روم کو فتح کریں گے حتی کہ مہاجرین کے بیٹے اپنی تلواروں کو رومیوں پر لٹکائیں گے، پھر جانے والا قافلہ قسطنطنیہ سے جائے گا۔

○ ○ ○

١٣٧١. قال ابن عياش وحدثني سعيد بن يزيد العبسي عن عبدالملك بن عمير قال سمعت الحجاج بن يوسف يقول حدثني من سمع كعبا يقول لولا من برومية من الخلق لسمع لممر الشمس في السماء جرا كجر المنشار

۱۳۷۱﴾ ابن عیاش نے، سعید بن یزید الحمصی سے روایت کی ہے کہ عبدالملک بن عُمیر فرماتے ہیں کہ: ہمیں نے الحجاج بن یوسف سے سُنا وہ کہتے مجھے تھے اُس شخص نے بتایا جس نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر روم میں جو مخلوق ہے وہ نہ ہوتی تو آسمان میں سورج کے چلنے کی آواز سُنائی دیتی، ایسی آواز ہوتی جیسے آری کے چلنے کی ہوتی ہے۔

o o o

۱۳۷۲. حدثنا بقية بن الوليد والحكم بن نافع وابو المغيرة عن ابى بكر بن ابى مريم عن ابى الزاهرية وضمرة بن حبيب قالا تجلب الروم عليكم في البحر من رومية إلى رمانية فيحلون عليكم بساحلكم بعشرة آلاف قلع فيسكنون ما بين وجه الحجر الى يافا وينزل حدهم وجماعتهم بعكا فينفر أهل الشام الى مواخيرهم فيقلوا فيبعثون الى أهل اليمن فيستمدونهم فيمدونهم بأربعين ألفا حمائل سيوفهم المسد فيسيرون حتى يحلوا بعكا وبها حد القوم وجماعتهم فيفتح الله لهم فيقتلونهم ويتبعونهم حتى يلحق من لحق منهم بالروم ويقتلون من سواهم وهم الذين يحضرون الملحمة الكبرى بالعمق فيجتمع أهل النصرانية جميعا من أهل الشام حتى لا يبقى منهم أحد الا مد أهل العمق ويسير اليهم المسلمون حدهم وجماعتهم أهل اليمن الذين قدموا الى عكا فيقتتلون قتالا شديدا ويسلط الحديد فلا تجبن يومئذ حديدة فيقتل من المسلمين الثلث ويلحق بالعدو منهم كثرة وتخرج منهم طائفة فمن خرج من عسكر المسلمين تاه فلم يزل تائها حتى يموت فمن جبن من المسلمين يومئذ أن يخرج فليضطجع على الأرض ثم ليأمر باكافة فليوضع عليه ولتوضع عليه جواليقه من فوق الاكاف ثم يتداعى الناس الى الصلح فيقولون يلحق أهل اليمن بيمنهم ويلحق قيس ببدوهم فيقوم المحررون فيقولون فنحن الى نلحق أنلحق بالكفر فيقوم رئيس المحررين ثم يحرض قومه فيحمل على الروم فيضرب هامة رئيسهم بالسيف حتى يفلق هامته ويشتعل القتال وينزل الله الفتح عليهم فيهزمهم الله فيقتلون في كل سهل وجبل حتى ان الرجل منهم ليستتر بالشجر والحجر فيقول أيا مؤمن هذا كافر خلفي فاقتله.

۱۳۷۲﴾ بقیۃ بن الولید اور الحکم بن نافع اور ابوالمغیرۃ نے، ابوبکر بن ابومریم سے روایت کی ہے کہ ابوالزاہریۃ اور ضمرۃ بن حبیب فرماتے ہیں کہ: روم تم پر سمندری راستے سے رومانیہ کی طرف آئے گا۔ وہ اپنے دس ہزار (10) بادبانی جہاز تمہارے ساحل پر لنگر انداز کردے گا۔ وہ جہاز وَجْهُ الْحَجَر سے مقامِ یافا تک رہیں گے، اور اُن کے اُمراء اور جماعت مقامِ عکا میں پڑاؤ ڈالیں گے، پھر شام والے اپنے پچھلوں کی طرف چلے جائیں گے لیکن وہ کم ہوں گے۔ وہ یمن والوں کی طرف مدد کے لئے پیغام بھیجیں گے۔ یمن والے چالیس (40) ہزار مجاہدین کے ساتھ اُن کی مدد کریں گے، جن کے تلواروں کی نیام کھجور کی ہوگی۔ یہ لوگ

چلیں گے اور مُقامِ عکا جہاں پر کُفار کی جماعت ہوگی، اُن پر حملہ کردیں گے، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو فتح دے گا۔ مسلمان اُنہیں قتل کریں گے اور اُن کا پیچھا کریں گے۔ جو اُن میں سے روم کے ساتھ مل سکے گا وہ تو روم کے ساتھ مل جائے گا باقی سب قتل کر دیئے جائیں گے، یہ وہ لوگ ہوں گے جو جنگِ عظیم میں مُقامِ عُمق پر حاضر ہوں گے، پھر پورے شام سے عیسائی جمع ہوجائیں گے اور عُمق والوں کی مدد کریں گے، مسلمان اُن کی طرف بڑھیں گے۔ مسلمانوں کا اگلا دستہ اور جماعت یمن والے ہوں گے، وہ جو کہ مُقامِ عکا گئے ہوں گے، پس یہ اِنتہائی سخت جنگ لڑیں گے، اور بعض کا لوہا بعض پر مُسلط کردیا جائے گا۔ اُس دِن لوہا نرم نہ ہوگا۔ مسلمانوں کے لشکر میں سے ایک تہائی تعداد شہید ہوجائے گی۔ بڑی تعداد مسلمانوں میں سے دُشمن سے جاملے گی اور ایک جماعت مسلمانوں کی نکل جائے گی۔ جو مسلمانوں کے لشکر سے پریشان ہوکر نکلا وہ مرنے تک پریشان رہے گا۔ مسلمانوں میں سے جو بزدل ہوگا اُسے چاہئے کہ وہ زمین پر لیٹ جائے پھر اُسے چاہیئے کہ وہ پالان کے متعلق حکم دے تو اُس کے اوپر پالان رکھ دیا جائے اور اُس پالان کے اُوپر ٹاٹ رکھ دیا جائے۔ پھر لوگ ایک دوسرے کو صُلح کی دعوت دیں گے۔ اور کہیں گے کہ یمن والے یمن چلے جائیں اور قبیلہ قیس والے اپنے دیہاتوں میں چلے جائیں۔ اُس وقت آزاد کردہ غلام کھڑے ہوں گے اور کہیں گے کہ ہم کہاں جائیں؟ کیا ہم کافروں سے جاملیں؟ پھر آزاد کردہ غلاموں کا سَردار کھڑا ہوگا۔ وہ اپنی قوم کو اُبھارے گا اور روم پر حملہ کردے گا۔ تلوار سے اُن کے سَردار کی کھوپڑی پر مارے گا اور اسے پھاڑ ڈالے گا۔ جنگ بھڑک اُٹھے گی حتی کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر فتح اُتارے گا اللہ تعالیٰ کفار کو شکست دے گا۔ کفار ہر ہموار زمین اور پہاڑ میں قتل کیے جائیں گے، حتی کہ اُن میں سے ایک آدمی دَرخت اور پتّھر کی آڑ لے گا تو وہ کہے گا کہ اَے مؤمن! یہ کافر میرے پیچھے چھپا ہے اِسے قتل کردے!۔

٭ ٭ ٭

۱۳۷۳۔ حدثنا بقية والحكم عن صفوان عن مهاجر الأزدي عن تبيع عن كعب قال طوبى يوم الملحمة العظمى لحمير والحمراء والله ليعطينهم الله الدنيا والآخرة وإن كره الناس

۱۳۷۳﴾ بقیۃ اور الحکم نے، صفوان سے، انہوں نے مہاجر ازدی سے، انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جنگِ عظیم کے دِن قبیلۂ حمیر اور حمراء کے لئے خوشخبری ہے، اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ اُنہیں دُنیا اور آخرت دے گا اگرچہ لوگوں کو ناگوار گزرے۔

٭ ٭ ٭

۱۳۷۴۔ حدثنا عبدالقدوس عن أبي دوس اليحصبي قال سمعت خالد بن معدان يقول ليخرجنكم من الشام كفرا كفرا وليجرين خاتمهم أربعين يوما يعني البريد

۱۳۷۴﴾ عبدالقدوس کہتے ہیں کہ ابو دوس یحصبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مَیں نے حضرت خالد بن معدان کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ: ضرور تم کفر کرتے ہوئے شام سے نکالے جاؤ گے، اور ضرور اُن کُفار کی مُہر چالیس (40) دِن تک چلے گی۔

٭ ٭ ٭

۱۳۷۵۔ جدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عن عقيل بن مدرک عن يونس بن سيف

الخولاني قال تصالحون الروم صلحا آمنا حتى تغزوا أنتم وهم الترک وكرمان فيفتح الله لكم فتقول الروم غلب الصليب فيغضب المسلمون فينحازون وينحازون فيقتتلون قتالا شديدا عند مرج ذي تلول ثم يفتح الله لكم عليهم ثم تكون الملاحم بعد ذلک

۱۳۷۵﴾ ابوالمغیرۃ نے، ابن عیاش سے، انہوں نے عقیل بن مُدرک سے روایت کی ہے کہ یونس بن سیف الخولانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم روم کے ساتھ اَمن والی صُلح کروگے، تم اور وہ تُرک اور کرمان کے ساتھ لڑوگے، اللہ تعالیٰ تمہیں فتح دیں گے، رومی کہیں گے کہ صلیب غالب آ گئی، مسلمانوں کو غصہ آئے گا تو وہ اِن کو بُرا بھلا کہیں گے۔ یہ اُنہیں بُرا بھلا کہیں گے۔ پھر مقام "مَرج ذی تلُول" کے پاس سخت جنگ کریں گے، پھر اللہ تعالیٰ تمہیں اُن پر فتح دے گا۔ پھر اِس کے بعد اور جنگیں ہوں گی۔

٭ ٭ ٭

۱۳۷۶. حدثنا ضمرة بن ربيعة عن يحيي بن أبي عمرو الشيباني عن ذي مخبر ابن أخي النجاشي قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول تصالحون الروم عشر سنين صلحا آمنا يوفون لكم سنتين ويغدرون في الثالثة أو يفون أربعا ويغدرون في الخامسة فينزل جيش منكم في مدينتهم فتنفرون أنتم وهم الى عدو من ورائهم فيفتح الله لكم فتنصرون بما أصبتم من أجر وغنيمة فينزلون في مرج ذي تلول، فيقول قائلكم الله غلب ويقول قائلهم الصليب غلب فيتداولنها ساعة فيغضب المسلمون وصليبهم منهم غير بعيد فيثور المسلم إلى صليبهم فيدقه فيثورون الى كاسر صليبهم فيضربون عنقه فتثور تلک العصابة من المسليمن الى أسلحتهم ويثور الروم الى أسلحتهم فيقتتلون فيكرم الله تلک العصابة من المسلمين فيستشهدون فيأتون ملكهم فيقولون قد كفيناک حد العرب وبأسهم فماذا تنتظر فيجمع لكم حمل امرأة ثم يأتيكم في ثمانين غاية تحت كل غاية اثنا عشر الفا.

۱۳۷۶﴾ ضمرۃ بن ربیعہ نے یحییٰ بن ابوعمرو الشیبانی سے روایت کی ہے کہ ذی مُخبر (جو کہ نجاشی کے بھتیجے ہیں) نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ تم رومیوں کے ساتھ دس (10) سال کے لئے امن والی صُلح کروگے۔ وہ دو (۲) سال پورا کریں گے اور تیسرے سال معاہدہ توڑ دیں گے یا چار (4) سال وہ صُلح پوری کریں گے اور پانچویں (5) سال معاہدہ توڑ دیں گے، تم میں سے ایک لشکر اُن کے شہروں میں اُترے گا۔ تم اور وہ اُن سے آگے اُدشمن کی طرف جاؤ گے، اللہ تعالیٰ تمہیں فتح دے گا۔ تمہاری مدد کی جائے گی۔ تم اَجر اور غنیمت پاؤ گے۔ وہ سب مَرج ذی تلُول میں اُتریں گے، تم میں سے کہنے والا کہے گا، اللہ تعالیٰ غالب آ گیا، اور رومیوں میں سے ایک شخص کہے گا: صلیب غالب آ گئی، ایک گھنٹہ تک لوگ یہ بحث کریں گے۔ ایک مسلمان ان کی صلیب کی طرف اُٹھے گا اور اُن کی صلیب کو توڑ ڈالے گا، وہ صلیب کے توڑنے والے کی طرف اُٹھیں گے اور اُس کی گردن ماردیں گے، پس مسلمانوں کی وہ جماعت اپنے اَسلحہ کی طرف دوڑے گی اور رومیوں کی جماعت اپنے

اَسلحہ کی طرف اور دونوں لڑیں گے، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی اُس جماعت کو عزّت دیں گے، اور وہ شہید ہو جائے گی، اور رومی اپنے بادشاہ کے پاس آ کر کہیں گے کہ ہم آپ کے لئے عرب کے لشکر اور اُن کی جنگ کے لئے کافی ہیں، آپ کس چیز کا انتظار کرتے ہیں؟ وہ بادشاہ ایک عورت کے حمل کی مدّت کے برابر تمہارے مقابلے کے لئے لشکر جمع کرے گا، پھر وہ تمہاری طرف اَسّی (80) جھنڈوں کے ساتھ آئے گا ہر جھنڈے کے نیچے بارہ (12) ہزار کا لشکر ہوگا۔

○ ○ ○

۱۳۷۷. حدثنا أبو أيوب عن أرطاة عن المفرح بن محمد وشريح ابن عبيد عن كعب قال لولا ثلاث لأحببت ألا أحيا احداهن الملحمة العظمٰى فإن الله تعالیٰ يحرم فيها يومئذ على كل حديدة أن تجبن ولو ضرب رجل بسفود لقطع والأخرى لولا أن أشهد فتح مدينة الكفر وإن دون فتحها لصغار وهوان كبير.

۱۳۷۷: ابوایوب نے، ارطاۃ سے، انہوں نے المفرح بن محمد اور شریح ابن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: اگر تین چیزیں نہ ہوتیں تو مَیں چاہتا کہ مَیں زندہ نہ رہتا، اُن میں سے ایک جنگِ عظیم ہے، اللہ تعالیٰ اُس جنگ میں اُس دن ہر لوہے پر بُزدلی کو حرام کر دے گا، اگر ایک آدمی زنگ لگی تلوار سے بھی مارے گا تو وہ بھی کاٹے گی، اور دوسری چیز کہ اگر مَیں کفر کے شہر کی فتح کے وقت حاضر نہ ہوتا اور اُس کی فتح سے پہلے بڑی ذلّت اور رُسوائی ہوگی۔

○ ○ ○

۱۳۷۸. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن يزيد بن أبي حبيب عن علي بن رباح قال بينما عبدالله بن عمرو في مزرعته بالعجلان الى جانب قيسارية فلسطين إذ مربه رجل مغبر على فرسه مستلما في سلاحه يخبره أن الناس قد فزعوا يرجو أن يشهد ملحمة قيسارية فقال ان ذلک ليس في زماني ولا زمانک حتى ترى رجلا من أبناء الجبابدة بمصر يغلب على سلطانه فيفر إلى الروم فيجيء بالروم فذلک أول الملاحم.

۱۳۷۸: الولید نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے یزید بن ابو حبیب سے روایت کی ہے کہ علی بن رباح رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے کھیتوں میں تھے جو کہ فلسطین کے قیساریہ کے ایک جانب مقامِ مَعْجلانَ میں تھے، اس دوران ایک شخص اپنے گھوڑے پر سوار غبار اُڑاتا ہوا اَسلحہ تھامے ہوئے گزرا۔ اُس نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ لوگ ڈرے ہوئے ہیں، اور اُنہیں یہ خدشہ ہے کہ قیساریہ کی جنگ ہوگی۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: یہ جنگ میرے اور تیرے زمانے میں نہ ہوگی، تو جابروں کی اَولاد میں سے ایک شخص کو دیکھے گا کہ وہ مصر کا اَمیر ہے اور اُس کی سلطنت مغلوب ہوگئی ہے، اور وہ روم کی طرف بھاگے گا، پھر وہ رومیوں کے ساتھ آئے گا، یہ پہلی بڑی جنگ ہوگی۔

○ ○ ○

۱۳۷۹. حدثنا الوليد وأبو المغيرة عن ابن عياش عن اسحاق ابن أبي فروة عن يوسف بن سليمان عن جدته ميمونة عن عبدالرحمٰن بن سنة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه

وسلم يقول والذي نفسي بيده ليأرزن الإيمان إلى ما بين المسجدين كما تأرز الحية الى حجرها وليحازن الإيمان المدينة كما يحوز السيل الدمن فبيناهم على ذلک استغاثت العرب بأعر ابها فخرجوا في مجلبة لهم كصالح من مضى وخير من بقى فاقتتلوا هم والروم فتقلب بهم الحروب حتى يردوا عمق أنطاكية فيقتتلون بها ثلاث ليال فيرفع اللّٰه النصير عن كل الفريقين حتى تخوض الخيل في الدم إلى ثنها وتقول الملائكة أي رب ألا تنصر عبادک، فيقول حتى يكثر شهداؤهم فيستشهد ثلث ويصبر ثلث ويرجع ثلث شاكا فيخسف بهم، قال فتقول الروم لن ندعكم إلا أن تخرجوا الينا كل من كان أصله منا، فيقول العرب للعجم الحقوا بالروم فتقول العجم أنكفر بعد الايمان فيغضبون عند ذلک فيحملون على الروم فيقتتلون فيغضب اللّٰه عند ذلک فيضرب بسيفه ويطعن برمحه، قيل يا عبداللّٰه بن عمرو ما سيف اللّٰه ورمحه؟ قال سيف المؤمن ورمحه حتى يهلكوا الروم جميعا فما يفلت الا مخبر ثم ينطلقون الى أرض الروم فيفتتحون حصونها ومدائنها بالتكبير حتى يأتوا مدينة هرقل فيجدون خليجها بطحاء ثم يفتتحونها بالتكبير يكبرون تكبيرة فيسقط أحد جدرها ثم يكبرون أخرى فيسقط جدار آخر ويبقى جدارها البحري لا يسقط ثم يستجيرون إلى رومية فيفتتحونها بالتكبير ويتكايلون يومئذ غنائهم كيلا بالغرائر، إلا أن الوليد لم يذكر جدته

۱۳۷۹﴾ الولیداورابوالمغیر ۃ نے ابن عیاش سے، انہوں نے اِسحاق اِبن ابوفروۃ سے، انہوں نے یوسف بن سلیمان سے، انہوں نے اپنی دادی میمونہ سے روایت کی ہے کہ عبدالرحمٰن بن سمہ فرماتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اَیمان دو مسجدوں کے درمیان سمٹ آئے گا، جیسے کہ سانپ اپنی بل میں لوٹ آتا ہے، اور اِیمان مدینہ میں بہے گا جیسا کہ سیلاب چیزوں کو بہالے جاتا ہے، اِس وقت عرب والے اپنے دیہات والوں سے مدد مانگیں گے، پس وہ نکلیں گے جیسے گُزرے ہوئے لوگوں میں نیک لوگ اور وہ بقیہ لوگوں میں بہترین لوگ ہوں گے۔ وہ اور رومی لڑیں گے۔ جنگ اُن کی وجہ سے پلٹ جائے گی، حتی کہ وہ عُمقِ اِنطاکیہ میں چلے جائیں گے، وہاں پر وہ تین رات تک لڑتے رہیں گے، اللہ تعالیٰ دونوں فریقین سے مدد کو اُٹھالیں گے حتی کہ گھوڑا بھی اَپنے کُھر تک خون میں ڈوبا ہوا ہوگا اور فرشتے کہیں گے کہ اَے رَبّ! کیا تُو اپنے بندوں کی مدد نہیں کرتا۔ اِرشاد ہوگا اُن کے شہداء زیادہ ہونے دو، پھر مسلمانوں میں سے ایک تہائی جماعت شہید ہو جائے گی، ایک تہائی جمی رہے گی اور ایک تہائی شک کرتے ہوئے لوٹ جائے گی، تو وہ زمین میں دھنس جائے گی، روم والے کہیں گے کہ ہم تمہیں ہرگز نہ چھوڑیں گے جب تک تم اُن لوگوں کو ہمارے حوالے کر دو جن کا نسب ہم سے ہے، عرب والے عجمیوں سے کہیں گے کہ روم چلے جاؤ۔ اہل عجم کہیں گے کہ کیا ہم اِیمان لانے کے بعد کُفر کریں گے۔ پھر وہ ناراض ہوں گے اور روم پر حملہ کر کے لڑیں گے۔ اِس وقت اللہ تعالیٰ ناراض ہوگا۔ وہ اپنی تلوار اور اپنے نیزے کے ساتھ مارے گا، عرض کیا گیا اَے

عبداللہ بن عمرو! اللہ تعالیٰ کی تلوار اور اُس کا نیزہ کیا ہے؟ فرمایا مؤمن کی تلوار اور مؤمن کا نیزہ۔ وہاں روم والے سب کے سب ہلاک ہو جائیں گے اور سوائے خبر دینے والے کے کوئی نہ بچ پائے گا، پھر مسلمان روم کی طرف روانہ ہوں گے اُس کے قلعوں کو اور شہروں کو تکبیر کے ذریعے فتح کریں گے، اور وہ ہرقل کے شہر پہنچ جائیں گے، پس وہ ''مقامِ بطحاء'' کو زکاوٹ پائیں گے، پھر اُسے بھی تکبیر کے ساتھ فتح کریں گے، وہ ایک آواز میں تکبیر کہیں گے تو اُس کی ایک دیوار گر جائے گی۔ پھر وہ دوسری تکبیر کہیں گے تو دوسری دیوار بھی گر جائے گی، اور سمندری دیوار اُس کی باقی رہے گی وہ نہیں گرے گی۔ پھر وہ رومیوں پر حملہ کر دیں گے اور تکبیر کے ساتھ روم کو فتح کر دیں گے، اور اُس دن مالِ غنیمت کو ماپ کر ڈھالوں کے ذریعے تقسیم کریں گے۔

٭ ٭ ٭

۱۳۸۰. حدثنا عبدالقدوس وابن كثير بن دينار عن ابن عياش عن يحي بن أبي عمرو الشيباني عن سعيد بن جابر قال له رجل من آل معاوية ألا تقرأ صحيفة من صحف أخيک كعب، قال فطرح الى صحيفة مكتوب فيها قل لصور مدينة الروم وهي تسمى بأسماء كثيرة قل لصور بما عتت عن أمري وتجبرت بجبروتک تباري جبروتک جبروتي وتمثلين فلكک بعرشي لأبعثن عليک عبادي الأميين وولد سبأ أهل اليمن الذين يردون الذكر كما ترد الطير الجياع اللحم وكما ترد الغنم العطاش الماء ولأنزعن قلوب أهلک ولأشدن قلوبهم ولأجعلن صوت أحدهم عند الباس كصوت الأسد يخرج من الغابة فيصيح به الرعاة فلا تزده أصواتهم الا جرأة وشدة ولأجعلن حوافر خيولهم كالحديد على الصفا ليدرک يوم الباس ولأشدن أوتار قسيهم ولأتركنک جلحاء للشمس ولأتركنک لا ساكن لک الا الطير والوحش ولأجعلن حجارتک كبريتا ولأ جعلن دخانک يحول دون طير السماء ولأسمعن جزائر البحر صوتک في وعيد كثير ثم يحفظه كله

۱۳۸۰۔ عبدالقدوس اور ابن کثیر بن دینار نے ابن عیاش سے، انہوں نے یحییٰ بن ابو عمرو السیبانی سے روایت کی ہے کہ سعید بن جابر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: اُنہیں ایک آدمی جو آلِ معاویہ میں سے تھا اُس نے کہا: کیا تُو اپنے بھائی کے صحیفوں میں سے کوئی صحیفہ نہیں پڑھتا؟ تو اُس نے مجھے ایک صحیفہ دیا جس میں یہ لکھا ہوا تھا کہ روم کے شہر کی صورتوں کو کہہ دو جن کے نام بہت سارے ہیں، اور اُن صورتوں سے کہہ دو جو میرے حکم سے سَرکشی کرتے ہیں، اور تیرے پروردگار کے عظمت وقوت کی طرح وہ اپنی قوت اور طاقت ظاہر کرتے ہیں'' اور تیری چھت کی میرے عرش کے ساتھ مثال دیتے ہیں، کہ مَیں ضرور تجھ پر اپنے اَن پڑھ بندوں کو بھیجوں گا، اور اہلِ یمن میں سے صباء کی اَولاد کو بھیجوں گا، جو مَردوں پر ایسے جاپڑتے ہیں، جیسے بھوکا پرندہ گوشت پر یا جیسے بھوکی بکری پانی پر جاپڑتی ہے، اور مَیں تیرے رہنے والوں کے دِلوں کو نکال لوں گا اور اُن کے دِلوں کو سخت کر دوں گا۔ لڑائی کے وقت اُن میں سے ہر ایک کی آواز اُس شیر کی طرح کر دوں گا جو جنگل سے نکلا ہو، اُس کی آواز کی وجہ سے چرواہے شور کرنے لگیں گے،

اور اِن چرواہوں کی آوازوں کی وجہ سے اُس کی جرأت اور شِدّت اورزیادہ ہوجائے گی،اورمَیں اُن کے گھوڑوں کے کُھروں کو چٹان پرلوہے کی طرح کردوں گا،تاکہ وہ جنگ کے دِنوں کو دیکھیں،اورمَیں اُن کے کمانوں کے تاروں کوسخت کردوں گا،اورمَیں تجھے سورج کے لئے جھلتا ہوا چھوڑ دوں گا،اورمَیں تجھے ایسا کردوں گا کہ تجھ میں کوئی رہنے والازندہ نہ بچے گا،سوائے پرندوں کے اوروحشی جانوروں کے،اورمَیں تیرے پتھر گندھک بنادوں گا،اورمَیں تیرا دُھواں کوایسا کردوں گا کہ وہ آسمان کے پرندے سے اِس طرف حائل ہوگا،اورمَیں تیرے سمندروں کے جزیروں کوتیری آوازسُناؤں گا،اِس قسم کی بہت ساری وَعیدیں اُس میں لکھیں تھی جواُسے پوری یادنہیں ہیں۔

○ ○ ○

۱۳۸۱. قال ابن عياش وحدثني اسحاق بن أبي فروة عن أبي سلمة الحضرمي عن عبدالله بن عمرو قال أفضل الشهداء عند الله تعالى شهداء البحر و شهداء أعماق أنطاكية وشهداء الدجّال

۱۳۸۱﴾ابن عیاش نے، اِسحاق بن ابوفروۃ سے، انہوں نے ابوسلمۃ الحضرمی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے اَفضل شہید سمندر کے شہید، اِنطاکیہ کے اعماق کے شہید، اور دجّال کے شہید ہیں۔

○ ○ ○

۱۳۸۲. حدثنا بقية عن محمد بن الوليد الزبيدي عن راشد بن سعد عن كعب قال إن قبور شهداء الملحمة العظمى لتضيء في قبور شهداء من قبلهم.

۱۳۸۲﴾بقیۃ نے، محمد بن الولید الزبیدی سے، انہوں نے راشد بن سعد سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگِ عظیم کے شہداء کی قبریں روشن ہوں گی، وہ اپنے سے پہلوں کے شہداء کی قبروں میں ہوں گے (یعنی اُن جیسا ثواب پائیں گے)۔

○ ○ ○

۱۳۸۳. حدثنا بقية عن عبدالقدوس عن صفوان عن شريح ابن عبيد عن كعب قال ان أنا شهدت يوم الملحمة الكبرى لم آس على ما فاتني قبله ولا أبالي ألا أبقى بعده وقتال يوم الملحمة العظمى أعظم من قتال الدجال وذلک لأنه يكون مع الدجال سيف واحد ومع أصحاب الملحمة سيوف والسيوف الأمم.

۱۳۸۳﴾بقیۃ نے عبدالقدوس سے، انہوں نے صفوان سے، انہوں نے شُریح اِبن عُبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: اگرمَیں جنگِ عظیم میں حاضر ہوا تو اُس سے پہلے جو چیزیں مجھ سے گم ہوگئی ہیں مجھے اُن پر حسرت نہ ہوگی، اوراگرمَیں اُس کے بعد باقی نہ رہا تو مجھے اُس کی پرواہ نہیں ہے۔ جنگِ عظیم کے دِن جہاد کرنا دجّال کے خلاف جہاد کرنے سے بڑا ہے، اُس لئے کہ دجّال کے پاس ایک تلوار ہوگی اور جنگِ عظیم کے سپاہیوں کے پاس بہت ساری تلواریں ہوں گی۔ (تلواروں سے مُراد قومیں ہیں)۔

○ ○ ○

۱۳۸۴. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عن عبدالله بن دينار عن كعب قال ان لله تعالى في الروم ثلاث ذبائح اولهن اليرموك والثانية فيلقس يعني التمرة وهي حمص والثالثة الأعماق

۱۳۸۴ ابوالمغیرۃ نے ابن عیاش سے، انہوں نے عبداللہ بن دینار سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالی کی طرف سے روم میں تین مرتبہ ذبح ہونا واقع ہوگا، پہلی مرتبہ یہود میں، دوسری مرتبہ فیلقس یعنی تمرۃ میں جوکہ حمص ہے، اور تیسری مرتبہ اعماق میں۔

○ ○ ○

۱۳۸۵. حدثنا أبو المغيرة عن عتبة بن ضمرة عن أبيه عن أبي هزان عن كعب قال لا تفتح القسطنطنية حتى تفتح كليتها قيل وما كليتها قال عمورية

۱۳۸۵ ابوالمغیرۃ نے عتبۃ بن ضمرۃ سے وہ اپنے والد سے، وہ ابو ہزان سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ: قسطنطنیہ فتح نہ ہوگا حتی کہ اُس کے گُردے فتح نہ ہوجائیں، عرض کیا گیا: قسطنطنیہ کے گُردے کیا ہیں؟ فرمایا عموریہ۔

○ ○ ○

۱۳۸۶. قال أبو المغيرة حدثني بشير بن عبدالله بن يسار عن أشياخه عن كعب قال لا تفتح القسطنطنية حتى يفتح نابها قيل وما نابها قال عمورية قال وأخبرني أبو بكر عن كعب مثله الا أنه قال كلبها.

۱۳۸۶ ابوالمغیرۃ نے، بشیر بن عبداللہ بن یسار سے، انہوں نے اپنے مشائخ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ: قسطنطنیہ فتح نہ ہوگا حتی کہ اُس کی کُچلی کے دانت فتح نہ ہوجائیں، عرض کیا گیا کہ اُس کے دانت کیا ہیں؟ فرمایا عموریہ ابوبکر نے کعب سے ایسی ہی روایت نقل کی ہے مگر اُس میں دانت کی جگہ کُتّے کا ذکر ہے۔

○ ○ ○

۱۳۸۷. حدثنا بن الوليد وأبو المغيرة عن عمر بن عمرو الأحموسي عن أبيه عن تبيع عن كعب قال عمورية كلبة القسطنطنية من أجل أنها تهار دونها.

۱۳۸۷ ہمیں بیان کیا ہے ولید اور ابوالمغیرۃ نے، عمر بن عمرو احموسی سے، وہ اپنے والد سے، وہ تبیع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا ہے کہ: عموریہ قسطنطنیہ کی کُتیا ہے، اِس لئے کہ وہ اُس سے پہلے اُس کی حفاظت کرے گی۔

○ ○ ○

۱۳۸۸. حدثنا بقية بن الوليد عن صفوان بن عمرو عن شريح بن عبيد عن كعب قال ما احب أن أبقى بعد فتح مدينة هرقل إن أبواب الشر تفتح حينئذ ورب هوان وصغار مع فتحها

۱۳۸۸ بقیۃ بن الولید نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے شُریح بن عُبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ: مجھے یہ پسند نہیں کہ ہرقل کے شہر کی فتح ہونے کے بعد مَیں زندہ رہوں، شہر کے دروازے اُس وقت کھول دیئے جائیں گے، اُس کی فتح کے ساتھ ساتھ بہت ساری رُسوائیاں اور ذِلّتیں بھی ہوں گی۔

۱۳۸۹. قال شريح فحدثني جبير بن نفير قال قال لنا أبو الدرداء رضى الله عنه ولا تستعجلون بفتح مدينة هرقل فرب هوان وصغار عند فتحها

۱۳۸۹: شریح کہتے ہیں کہ جبیر بن نفیر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم سے حضرت ابوالدرداءؓ نے کہا کہ: تم ہرقل کے شہر کی فتح کے متعلق جلد بازی نہ کرو! اس لئے کہ اُس کی فتح کے ساتھ بہت ساری ذلتیں اور رُسوائیاں بھی ہیں۔

٭٭٭

۱۳۹۰. حدثنا بقية عن أبي سبأ عتبة بن تميم عن الوليد بن عامر اليزني عن يزيد بن خمير عن كعب قال اذا أبق رجل من قريش الى القسطنطنية فقد حضر أمرها وامير الجيش الذي يفتح القسطنطنية ليس بسارق ولا زان ولا غال والملاحم على يدي رجل من آل هرقل

۱۳۹۰: بقیہ نے ابوسباعتبہ بن تمیم سے، انہوں نے الولید بن عامر الیزنی سے، انہوں نے یزید بن خمیر سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب قُریش کا ایک آدمی قسطنطنیہ کی طرف بھاگ جائے گا تو قسطنطنیہ کا معاملہ شروع ہوجائے گا، قسطنطنیہ کو فتح کرنے والے لشکر کا اُمیر ایسا شخص ہوگا، جو نہ چور ہوگا نہ زانی اور نہ خیانت کرنے والا، اور بڑی جنگیں ہرقل کی اُولاد میں سے ایک شخص کے ہاتھوں ہوں گی۔

٭٭٭

۱۳۹۱. حدثنا بقية و أبو المغيرة عن أبي بكر عن أبي الزاهرية عن كعب قال تفتح على يدي رجل من بني هاشم قالا جميعا وأخبرنا صفوان عن شريح وأبي المثنى الأملوكي عن كعب قال تفتح على يدي ولد سبأ وولد قادر فلم يذكر بقية أبا المثنى وقال بقية عن صفوان بن عمرو عن أبي المثنى عن كعب الذى تكون على يديه الملاحم رجل من أهل هرقل يقال له طبر يعني طبارة.

۱۳۹۱: بقیہ اور ابوالمغیرۃ نے، ابوبکر سے، انہوں نے ابوالزاہریۃ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: وہ شخص کہ جس کے ہاتھوں بڑی جنگیں ہوں گی وہ ہرقل کے گھرانے میں سے ہوگا، جسے طبر یعنی طبارۃ کہا جاتا ہوگا۔

٭٭٭

۱۳۹۲. حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة بن المنذر عن المهاجرين بن حبيب قال قال رسول الله ﷺ الخامس من آل هرقل الذى يقال له طبر على يديه تكون الملاحم.

۱۳۹۲: عبداللہ بن مروان نے، ارطاۃ بن المنذر سے روایت کی ہے کہ المہاجر بن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: ہرقل کی اُولاد میں سے پانچویں کے ہاتھوں بڑی جنگیں ہوں گی، جس کا نام "طبر" ہوگا۔

٭٭٭

۱۳۹۳. حدثنا أبو المغيرة عن أبي بكر عن أبي الزاهرية عن جبير بن نفير قال تفتحون

الكفر بالتكبير يضع الله تعالى لهم كل يوم ثلث حائطها في ثلاثة أيام فبيناهم كذلك يأتيهم خبر الدجال فلا يفزعنكم ذلك فانه كذاب فاحملوا من غنيمتها.

۱۳۹۳ ابوالمغیرۃ نے ابوبکر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ابو الزاہریۃ سے جبیر بن نفیر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: تم لوگ کفر کے شہر کو تکبیر کے ذریعہ فتح کروگے، اللہ تعالیٰ ہرروز اُن کی دیواروں میں ایک تہائی گراتے جائیں گے، تین دِنوں میں اُن کی دیواریں گر جائیں گی۔ مجاہدین قسطنطیہ کی فتح میں ہوں گے کہ اُن کے پاس دَجّال کی اِطلاع آئے گی۔ یہ اطلاع تمہیں نہ ڈرائے اِس لئے کہ یہ جھوٹی ہوگی۔ لہٰذا قسطنطیہ کے مالِ غنیمت میں سے خوب مال اُٹھالو۔

٭ ٭ ٭

۱۳۹۴. وقال وأخبرنا بشير بن عبدالله بن يسار قال سمعت عبدالله بن بسر المازني يقول اذا أتاكم خبر الدجال وأنتم فيها فلا تدعوا غنائمكم فان الدجال لم يخرج.

۱۳۹۴ ابومغیرہ نے بشیر بن عبداللہ بن یسار سے، انہوں نے عبداللہ بن بسر المازنی سے سنا کہ وہ فرماتے ہیں کہ جب تمہارے پاس دَجّال کے متعلق اِطلاع آئے اورتم قسطنطیہ میں ہوں تو اپنے مالِ غنیمت کو نہ چھوڑنا! اِس لئے کہ دَجّال ابھی ظاہر نہیں ہوا ہوگا۔ (یعنی دجال کے آنے کی خبر جھوٹی ہوگی)

٭ ٭ ٭

۱۳۹۵. قالوا وأخبرنا صفوان عن أبي الزاهرية عن جبير بن نفير عن أبي ثعلبة الخشني قال اذا كان بين الدرب والعريش مادبة أهل بيت واحد فقد دنا فتح القسطنطنية

۱۳۹۵ ہم سے صفوان نے انہوں نے ابوالزاہریۃ سے، انہوں نے جبیر بن نفیر سے روایت کی ہے کہ ابوثعلبۃ الخشنی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب دُرَب اورعریش کے درمیان ایک ہی گھروالوں کا دَسترخوان ہوتو قسطنطیہ کی فتح قریب ہوگی۔

۱۳۹۶. حدثنا الوليد وبقية بن الوليد وأبو المغيرة والحكم بن نافع عن صفوان بن عمرو عن عبدالرحمن بن جبير بن نفير عن أبيه عن عوف بن مالک الأشجعي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الفتنة السادسة هدنة تكون بينكم وبين بني الأصفر فيسيرون اليكم على ثمانين غاية، قلت وما الغاية قال الراية تحت كل راية اثنا عشر ألفا

۱۳۹۶ الولیداوربقیۃ بن الولیداورابوالمغیرۃ اورالحکم بن نافع نے، صفوان بن عمرو سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر سے، وہ اپنے والد سے، وہ عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشادفرمایا ہے کہ: چھٹا فتنہ صُلح ہوگی، تمہارے اور (انگریزوں) کے دَرمیان، پھر وہ تمہاری طرف اَسّی (80) نشانات لے کر آئیں گے، مَیں نے عرض کیا کہ نشانات کیا ہیں؟ فرمایا جھنڈے، ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار (12) کا لشکر ہوگا۔

٭ ٭ ٭

۱۳۹۷. حدثنا أبو أيوب عن أرطاة عن أبي المثنى عن كعب قال الذي تكون على يديه الملاحم من آل هرقل يقال له طبر يعني طبارة.

۱۳۹۷﴿ابوایوب نے،ارطاۃ سے،انہوں نے ابوالمثنی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: ہرقل کی اولاد میں سے طبر یعنی طبارہ نامی شخص کے ہاتھوں بڑی جنگیں ہوں گی۔

○ ○ ○

۱۳۹۸. حدثنا أبو حيوه شريح بن يزيد الحضرمي عن سعيد بن عبدالعزيز عن اسماعيل بن عبيدالله قال حدثني ميسرة أن أبا الدرداء حدثه بهذا الحديث لتخرجن منها كفرا كفرا قال أبو الدرداء أو لم يقل الله عزوجل ولقد كتبنا في الزبور من بعد الذكر أن الأرض يرثها عبادي الصالحون وهل الصالحون الا نحن.

۱۳۹۸﴿أبوحیوۃ شُریح بن یزیدالحضرمی نے،سعید بن عبدالعزیز سے،انہوں نے إسماعیل بن عُبید اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ مجھے میسرۃ نے حدیث سُنائی ہے کہ حضرت ابوالدرداءؓ فرماتے ہیں کہ: تم شام سے کفر کی حالت میں ضرور نکالے جاؤ گے، حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے:

﴿وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُوْنَ○﴾

اور صالحین تو ہم ہی ہیں۔

○ ○ ○

۱۳۹۹. حدثنا الوليد عن الحارث بن عبيدة عن أبي الأعيس عبدالرحمن بن سلمان عن عبدالله بن عمرو قال ينهزم يوم الملحمة الثلث من المسلمين وأولئک شرار البرية عندالله

۱۳۹۹﴿الولید نے الحارث بن عبیدہ سے، انہوں نے ابواعیس عبدالرحمٰن بن سلمان سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جنگِ عظیم کے دِن مسلمانوں کی ایک تہائی شکست کھائے گی، اور یہ مخلوق میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین لوگ ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۴۰۰. حدثنا الوليد عن الحارث بن عبيدة عن رجل عن عبدالرحمن بن سلمان عن عبدالله بن عمرو قال اذا عبدت ذو الخلصة صنم كان لدوس في الجاهلية كان ظهور الروم على الشام.

۱۴۰۰﴿الولید نے الحارث بن عُبیدۃ سے، انہوں نے ایک راوی سے عبدالرحمٰن بن سلمان سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: جب ذوالخلصۃ کی عبادت کی جائے گی جو کہ قبیلۂ دوس کا ایّامِ جاہلیت میں "بت" تھا تب روم والے شام پر حملہ کریں گے۔

○ ○ ○

۱۴۰۱. حدثنا الوليد عن الأوزاعي عن يحيى بن أبي كثير عن كعب قال يا معشر قيس أحبي يمنا ويا معشر اليمن أحبي قيسا فيوشک أن لا يقتل على هذا الدين غير كما قال

الأوزاعي بلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قيس فرسان الناس يوم الملاحم واليمن رحا الاسلام.

۱۴۰۱۔ الولید نے، اوزاعی سے، انہوں نے یحیٰی بن ابو کثیر سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: اَے قبیلہ قیس کے لوگو! یمن سے محبت کرو! اوراَے یمن کے لوگو! قبیلۂ قیس سے محبت کرو! قریب ہے کہ اِس دِین پر تم دونوں کے سوا اور کوئی نہ لڑے، اوزاعی فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: قبیلۂ قیس جنگ کے دِنوں میں لوگوں کے شہسوار ہوں گے، اور یمن اِسلام کی چکی ہوگی۔

○ ○ ○

۱۴۰۲. حدثنا الوليد عن عثمان بن أبي العاتكة عن سليمان بن حبيب عن أبي هريرة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم إذا وقعت الملاحم خرج بعث من دمشق من الموالي هم أكرم العرب فرسا وأجوده سلاحا يؤيد الله بهم الدين.

۱۴۰۲۔ الولید نے عثمان بن ابو العاتکہ سے، انہوں نے سلیمان بن حبیب سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اَکرم ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: جب جنگیں واقع ہوں گی تو آزاد کردہ لوگوں میں سے ایک لشکر دِمشق سے نکلے گا، وہ تمام عرب سے زیادہ معزز ہوگا گھوڑوں کے اِعتبار سے اور زیادہ مضبوط ہوں گے ہتھیار کے اِعتبار سے، اللہ تعالیٰ اُن ذریعے اِس دین کو مضبوط کریں گے۔

○ ○ ○

۱۴۰۳. حدثنا ضمرة بن ربيعة عن عثمان بن عطاء عن عبدالواحد بن قيس الدمشقي قال لاتدع الروم على الساحل أيام الملاحم ماء الا عسكروا عليه

۱۴۰۳۔ ضمرۃ بن ربیعہ نے عثمان بن عطاء سے روایت کی ہے کہ عبدالواحد بن قیس الدِمشقی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: روم والے جنگ کے زَمانے میں ساحل پر کوئی پانی نہ چھوڑیں گے مگر اُس پر فوج کشی کریں گے۔

○ ○ ○

۱۴۰۴. حدثنا بقية بن الوليد عن أبي بكر بن أبي مريم عن عطية بن قيس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا وقعت الملاحم خرج من دمشق بعث هم خيار عباد الله الأولين والآخرين

۱۴۰۴۔ بقیہ بن الولید نے ابو بکر بن ابو مریم سے روایت کی ہے کہ عطیہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ جب جنگیں واقع ہوں گی تو دِمشق سے ایک لشکر نکلے گا وہ اللہ تعالیٰ کے اَوّلین اور آخرین بندوں میں سے بہترین لوگ ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۴۰۵. حدثنا بقية وأبو المغيرة عن صفوان عن راشد بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله تعالى وعدني فارس ثم الروم ثم نساؤهم أبناؤهم ولأمتهم

وكنوزهم وأمدني بحمير أعوانا.

۱۴۰۵﴾ بقیہ اورابوالمغیرۃ نے صفوان سے روایت کی ہے کہ راشد بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشادفرمایا ہے کہ: اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فارس کا وعدہ کیا ہے، پھر روم کا، پھر اُن کی عورتوں اور بیٹوں کا، اُن کے اَسلحے اور خزانوں کا، اور اللہ تعالیٰ نے میری مدد قبیلۂ حِمیر کے ذریعہ کی ہے۔

o o o

۱۴۰۶. حدثنا بقية عن صفوان عن شريح بن عبيد عن أبي الدرداء قال لتخرجنكم الروم من الشام كفرا كفرا حتى يوردوكم البلقاء لذلک الدنيا تبيد وتفنى والآخرة تبقى.

۱۴۰۶﴾ بقیہ نے صفوان سے، انہوں نے شُریح بن عُبید سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: روم والے تمہیں شام سے تمہاری حالت کفر میں نکالیں گے، حتی کہ تمہیں بلقاء میں پہنچادیں گے، یہ دُنیا بوسیدہ اور فنا ہونے والی ہے، اور آخرت باقی رہنے والی ہے۔

o o o

۱۴۰۷. حدثنا أبو المغيرة عن صفوان عن أبي اليمان عن كعب قال الملحمة العظمى وخراب القسطنطنية وخروج الدجال في سبعة أشهر أو ماشاء اللّٰه من ذلک

۱۴۰۷﴾ ابوالمغیرۃ نے، صفوان سے، انہوں نے ابوالیمان سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: بڑی جنگ اور قسطنطنیہ کی بربادی اور دَجّال کا نکلنا سات (7) مہینوں میں ہوگا یا جیسے اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

o o o

۱۴۰۸. حدثنا الوليد عن أبي بكر الكلاعي سمع أبا وهب عبيداللّٰه بن عبيد سمع مكحولا يقول الملاحم عشر أولها ملحمة قيسارية فلسطين وآخرها ملحمة عمق أنطاكية

۱۴۰۸﴾ الولید نے، ابو بکر الکلاعی سے، انہوں نے ابو وَہب عُبید اللہ بن عُبید سے سنا کہ حضرت مکحول رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: جنگیں دَس (10) ہیں، پہلی جنگ فلسطین کے قیساریہ کی ہوگی، اور آخری جنگ اِنطاکیہ کے عمق کی ہوگی۔

o o o

۱۴۰۹. حدثنا عبدالصمد بن عبدالوارث عن حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن عبدالرحمن بن أبي بكرة قال سمعت عبداللّٰه بن عمرو يقول يوشک أن يخرج حمل الضان ثلاث مرار، قلت ما حمل الضان؟ قال رجل أحد أبويه شيطان يملک الروم يجيء في ألف ألف وخمس مائة ألف ألف ألف في البر وخمس مائة ألف في البحر حتى ينزل أرضا يقال لها العمق فيقول لأصحابه إن لي في سفنكم طلبة فإذا نزلوا عنها أمر بها فأحرقت ثم يقول لا قسطنطنية لكم ولا رومية فمن شاء فليقم ويستمد المسلمون بعضهم بعضا فذكر الحديث حتى تستفتحوا القسطنطنية الزانية أني لا جدها في كتاب اللّٰه تعالى الزانية فيقول أميرهم لا غلول اليوم.

۱۴۰۹﴿عبدالصمد بن عبدالوارث نے، حماد بن سلمۃ سے، انہوں نے علی بن زید سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابوبکرۃ سے روایت کی ہے کہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ قریب ہے کہ بھیڑ کا حمل نکل جائے، یہ بات انہوں نے تین مرتبہ فرمائی، میں نے عرض کیا کہ بھیڑ کا حمل کیا ہے؟ فرمایا: ایک آدمی ہے، جس کے والدین میں سے ایک شیطان ہوگا، وہ روم کا بادشاہ بنے گا اور پندرہ (15) لاکھ کے لشکر کے ساتھ آئے گا، دس (10) لاکھ خشکی میں ہوں گے اور پانچ (5) لاکھ سمندر میں ہوں گے، حتی کہ عُمق نامی زمین میں پڑاؤ ڈالیں گے، پھر وہ اپنے لوگوں سے کہے گا مجھے تمہاری کشتیوں میں کام ہے؟ جب وہ لوگ کشتیوں سے اُتر جائیں گے تو یہ اُن کے متعلق حکم دے گا کہ سب کشتیاں جلا دی جائیں، پھر وہ کہے گا نہ تمہارے لئے قسطنطنیہ ہے اور نہ روم ہے، تم میں سے جو چاہے گا اُسے یہاں رہنا ہوگا، اور مسلمان ایک دوسرے سے مدد مانگیں گے۔ پھر آگے حدیث بیان کی اور آخر میں فرمایا کہ تم لوگ زناکار قسطنطنیہ کو فتح کرو گے امیں قسطنطنیہ کو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں زناکار پاتا ہوں، مسلمانوں کے اُمیر کہیں گے آج کے دِن کوئی خیانت نہ ہوگی۔

٭ ٭ ٭

۱۴۱۰. حدثنا الحكم بن نافع عمن حدثه عن كعب قال في الملحمة العظمى تخرب سواحل الشام حتى تبكي السواحل من خرابها كبكاء المدن والقرى

۱۴۱۰﴿حکم بن نافع نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جنگِ عظیم میں شام کے ساحلی علاقے برباد ہو جائیں گے، اور وہ اپنی بربادی پر روئیں گے جیسا کہ شہر اور دیہات روتے تھے۔

٭ ٭ ٭

۱۴۱۱. حدثنا ضمرة عن الأوزاعي عن حسان بن عطية قال تغلب الروم في الملحمة الصغرىٰ على سهل الأردن وبيت المقدس.

۱۴۱۱﴿ضمرہ نے اَوزاعی سے روایت کی ہے کہ حسّان بن عطیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: چھوٹی جنگ کے اَندر رُومی لوگ اُردُن اور بیت المقدس کی ہموار زمین پر غالب آ جائیں گے۔

٭ ٭ ٭

۱۴۱۲. حدثنا ضمرة عن الحكم بن أبي سليمان قال شهدت عقبة بن أبي زينب يقول إذا خرجت قبرس فابك أيام حياتك على نفسك

۱۴۱۲﴿ضمرہ نے حکم بن ابوسُلیمان سے روایت کی ہے کہ عُقبہ بن ابوزینب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب قُبرص برباد ہو جائے تو تیرے زندگی کے دن تیری ذات پر روئیں گے۔

٭ ٭ ٭

۱۴۱۳. حدثنا بقية عن أرطاة قال حدثني المهاجر بن حبيب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الخامس من آل هرقل على يديه تكون الملاحم قال أرطاة فولي أربعة من آل هرقل قال أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ففي الخامس قال أرطاة لم يجيء

الخامس إلى الآن بعد

۱۴۱۳﴿بقیۃ نے، ارطاۃ سے روایت کی ہے کہ مہاجر بن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: ہرقل کی اولاد میں سے پانچویں کے ہاتھ بڑی جنگیں ہوں گی۔ حضرت ارطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرات صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین فرماتے ہیں کہ: ہرقل کی اولاد میں سے چار(4) تو حکمران بن چکے ہیں۔ پانچواں ابھی باقی ہے۔

۱۴۱۴. حدثنا رديح بن عطية عن يحيى بن أبي عمرو السيباني عن كعب قال يلي الروم امرأة فتقول اعملوا لي ألف سفينة أفضل ألواح عملت على وجه الأرض ثم خرجوا الى هؤلاء الذين قتلوا رجالنا وسبوا نساء نا وأبناء نا فاذا فرغوا منها، قالت اركبوا ان شاء الله وان لم يشأ فيبعث الله عليهم ريحا فيقمصها بقولها وإن لم يشأ ثم يعمل لها ألف أخرى مثلها ثم تقول مثل قولها ويبعث الله عليها ريحا فيقمصها ثم يعمل لها ألف أخرى فتقول اركبوا ان شاء الله قال فيخرجون فيسيرون حتى ينتهوا الى تل عكا. فيقولون هذه بلادنا وبلاد آبائنا ثم يرسلون النار في سفنهم فيحرقونها والمسلمون يومئذ ببيت المقدس فيكتب الوالي إلى أهل العراق وأهل مصر وأهل اليمن فيجيء رسله فيقولون نتخوف أن ينزل بنا مثل ما نزل بكم وتمر رسله على حمص وقد أغلق أهلها على من فيها من المسلمين ويقتلون فيها امرأة ويلقونها مما يلي الحائط خارج قال فيكتم الوالي أمر حمص ثم يقول للمسلمين اخرجوا الى عدوكم فموتوا وأميتوا فيقتتلون قتالا شديدا فيقتل من المسليمن ثلث وينهزم ثلث فيقعون في مهيل من الأرض ويقبل الثلث حتى ينتهوا إلى بيت المقدس ثم يخرجون منها الى الموجب أرض البلقاء والموجب أرض فيها عيون ويخرج فيه حشيش من نبت الأرض فينزل المسلمون عليه ويقبل أعداء الله حتى ينتهوا الى بيت المقدس ثم يقول اذهبوا فقاتلوا بقية عبيدي الذين بقوا فيقول والي المسلمين لمن معه أخرجوا الى عدوكم قال فيبكون ويتضرعون الى الله عزوجل فيومئذ يغضب الله لدينه فيطعن برمحه ويضرب بسيفه ويسلط الله الحديد بعضه على بعض حتى لا يبالي الرجل صمصامة كانت معه أو غيرها قال فيقتلون في الغور فيقتتلون قتالا شديدا فيقتل العدو يومئذ فلا يبقى منهم الا شرذمة يسيرة يلحقون بجبل لبنان والمسلمون خلفهم يطردونهم حتى ينتهوا الى القسطنطنية وعلى المسلمين رجل آدم معتقل رمحه حتى إذا انتهى الى النهر الذي عند القسطنطنية نزل الوالي ليتوضأ ويصلي فيتأخر الماء عنه ثم يطلبه فيتأخر فإذا رأى ذلك ركب دابته ثم يقول يا هؤلاء هذا

أمر يريده الله هلموا فأجيزوا فيجيزون حتى ينتهوا الى حائط القسطنطنية ثم يكبرون تكبيرة [illegible] فبيناهم على ذلک إذ أتاهم آت. فقال إن الدجال قد خرج بالشام فيخرج القوم فمن كان أخذ ندم ألا يكون استراد لسنين تكون أمام الدجال فيجدونه لم يخرج فقل ما يلبث حتى يخرج

۱۳۱۴۔ رَدیح بن عطیہ یحییٰ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: رُوم کی حکمران ایک عورت بنے گی اور وہ کہے گی کہ میرے لئے ایک ہزار بہترین بحری جہاز بناؤ! ، پھر اُن لوگوں کی طرف نکلو جنہوں نے ہمارے مَردوں کو قتل کیا ہے، اور ہماری عورتوں اور اَولاد کو قیدی بنایا ہے، جب لوگ جہاز بنانے سے فارغ ہو جائیں گے تو ملکہ کہے گی کہ سوار ہو جاؤ! اگر اللہ چاہے یا نہ چاہے۔ اللہ تعالیٰ اُن پر ایک آندھی بھیج دے گا، اُس کی اِس بات کی وجہ سے کہ اگر نہ چاہے۔ وہ آندھی اُن جہازوں کو چُور چُور کر دے گی، پھر ملکہ کے لئے اُس جیسے ایک ہزار مزید بحری جہاز بنائے جائیں گے۔ وہ پھر پہلے جیسی بات کہے گی تو اللہ اُن پر پھر آندھی کو بھیج دیں گے جو ان جہازوں کو چُور چُور کر دے گی، ملکہ کے لئے پھر ایک ہزار جہاز بنائے جائیں گے تو اَب وہ کہے گی کہ سوار ہو جاؤ! اگر اللہ نے چاہا، پھر یہ نکلیں گے اور چلیں گے حتی کہ مقامِ تِلِّ عکا تک پہنچ کر کہیں گے کہ یہ ہمارے شہر ہیں اور ہمارے آباؤ اَجداد کے شہر ہیں، پھر وہ اپنے جہازوں پر آگ چھوڑ دیں گے اور اُنہیں جلا ڈالیں گے۔ مسلمان اُس زمانے میں بیت المقدس میں ہوں گے، پھر مسلمانوں کے اَمیر عراق والوں اور یمن والوں کو پیغام بھیجیں گے۔ پھر قاصد پیغام کا جواب واپس لے کر آئے گا کہ یہ سب کہہ رہے ہیں کہ ہمیں ڈر ہے کہ کہیں ہم پر وہ مصیبت نہ آ پڑے جو تم پر آن پڑی ہے۔ اُس اَمیر کے قاصدوں کا حمص پر گُزر ہوگا، حمص والوں نے اُس میں موجود مسلمانوں کو قیدی بنا رکھا ہوگا، وہاں وہ ایک عورت کو قتل کریں گے اور اُسے دیوار سے باہر پھینک دیں گے، مسلمانوں کے اَمیر حمص کے معاملے کو چھپائیں گے، اور مسلمانوں سے کہیں گے نکلو! اپنے دُشمنوں کی طرف، مارو اور مَر جاؤ! پھر اِنتہائی سخت جنگ ہوگی، ایک تہائی مسلمانوں میں سے قتل کر دیئے جائیں گے، اور ایک تہائی بھاگ کھڑے ہوں گے، پھر جو وہ دُور دراز علاقوں میں جا پڑیں گے، اور ایک تہائی لڑتے رہیں گے، حتی کہ دُشمن بیت المقدس تک پہنچ جائے گا، پھر وہ وہاں سے نکل جائیں گے اور مُقامِ بَلقاء کی ایسی زَمین میں چلے جائیں گے جہاں چشمے ہوں گے اور جہاں سبزہ ہوگا، پس مسلمان اُن پر حملہ کر دیں گے اور اللہ کے دشمنوں کو قتل کر دیں گے حتی کہ بیت المقدس تک پہنچ جائیں گے، کفّار کا حکمران اپنے لوگوں سے کہے گا جاؤ میرے بقیہ مانده غلاموں کی طرف اور اُنہیں قتل کرو! مسلمانوں کا اَمیر اپنے لوگوں سے کہے گا کہ اپنے دُشمن کی طرف نکلو! مسلمان روئیں گے اور اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی کریں گے، اُس دِن اللہ تعالیٰ اپنے دِین کے لئے غضب ناک ہوگا، پس وہ اپنے نیزے سے اور اپنی تلوار سے مارے گا، اور اللہ تعالیٰ لوہے کو مُسلط کر دے گا، اور ایک کو دوسرے پر مسلط کر دے گا حتی کہ آدمی تلوار کی بھی پروا نہیں کرے گا کہ اُس کے پاس ہے یا کسی اور کے پاس ہے، پھر وہ غاروں میں لڑیں گے۔ اِنتہائی شدید جنگ ہوگی، دُشمن اُس زمانے میں قتل کر دیئے جائیں گے، اُن میں سے تھوڑی سی جماعت باقی رہے گی جو لبنان کے پہاڑوں میں پناہ لے گی، مسلمان اُن کے پیچھے ہوں گے اور اُنہیں ہنکائیں گے حتی کہ قسطنطنیہ تک پہنچ جائیں گے،

مسلمانوں پر اُمیر گندمی رَنگ کا ایک آدمی ہوگا جس نے اپنے نیزے کو لٹکا رکھا ہوگا، جب یہ اُمیر اُس نہر کے قریب پہنچے گا جو قسطنطنیہ کے پاس ہے، تو یہ اُمیر اپنی سواری سے اُترے گا تا کہ وضو کرے اور نماز پڑھے۔ پانی اس سے پیچھے ہٹے گا۔ یہ پھر پانی کی طرف بڑھے گا تو پانی اور پیچھے ہٹ جائے گا۔ جب اُمیر یہ معاملہ دیکھے گا تو وہ اپنی سواری پر سوار ہوگا اور کہے گا کہ اَے لوگو! یہ کوئی معاملہ ہے جس کا اللہ تعالیٰ اِرادہ فرما رہا ہے ۔ لہٰذا چلو یہ دَریا عُبور کرو! مسلمان وہ دریا عبور کریں گے حتی کہ قسطنطنیہ کے دِیوار تک پہنچ جائیں گے۔ پھر وہ ایک آدمی کی آواز میں مِل کر تکبیر کہیں گے، جس کی وجہ سے بارہ (12) بُرج گر پڑیں گے، پھر قسطنطنیہ والوں کے مَردوں کو قتل کیا جائے گا، اُن کی عورتوں کو قیدی بنایا جائے گا، اور اُن کے مالوں کو لے لیا جائے گا۔ مسلمان اِسی حالت میں ہوں گے کہ اُن کے پاس آنے والا آئے گا اور کہے گا کہ دَجّال مُلک شام میں نکل چکا ہے، مسلمان نکلیں گے۔ وہ دَجّال کو وہاں نہیں پائیں گے، جو اِس خبر پر یقین کرے گا وہ نادِم ہوگا، پھر وہ تھوڑا ہی عرصہ رہیں گے کہ دَجّال نکل پڑے گا۔

۱۴۱۵. حدثنا بقية بن الوليد عن بحير بن سعد عن خالد بن معدان قال قلت لعبد الله بن بسر فتح القسطنطينية قال لا تفتح حتى يكون بين المسلمين وبينهم صلح فيغزون جميعا فينصرفون وقد غنموا حتى ينزلوا مرجها فيرفع رجل منهم الصليب فيقول غلب الصليب فيقوم إليهم رجل من المسلمين فيضرب صليبهم فيدقه ويثور المسلمون وهم فيقتتلون فيفتح الله لهم فعند ذلک يكون فتحها.

۱۴۱۵﴾ بقیہ بن ولید نے، بُحیر بن سعد سے روایت کی ہے کہ خالد بن معدان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مَیں نے حضرت عبداللہ بن بُسر سے پوچھا قسطنطنیہ فتح کیا جائے گا؟ تو اُنہوں نے کہا فتح نہیں کیا جائے گا حتی کہ اُن کے دَرمیان اور مسلمانوں کے دَرمیان صُلح ہوگی، پھر وہ اَکٹھے لڑیں گے۔ وہاں سے واپس ہوں گے اور مالِ غنیمت اُنہوں نے حاصل کیا ہوگا حتی کہ وہ قسطنطنیہ کے مضافات میں اُتریں گے، اُن میں سے ایک آدمی صلیب بُلند کرے گا اور کہے گا کہ صلیب غالب آ گئی! اُن کی طرف مسلمانوں میں سے ایک مَرد کھڑا ہوگا اور اُس صلیب کو توڑ دے گا، پھر وہ اور مسلمان ایک دوسرے سے لڑیں گے، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اُس وقت فتح دے گا۔ اسی طرح قسطنطنیہ فتح ہوگا۔

۞ ۞ ۞

۱۴۱۶. قال خالد بن معدان عن عبدالله بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله أعطاني فارسا ونساء هم وأبناء هم وأموالهم وسلاحهم وأعطاني الروم ونساء هم وأبناء هم وسلاحهم وأموالهم وأمدني بحمير.

۱۴۱۶﴾ خالد بن معدان نے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے فارس عطا کیا ہے، اُن کی عورتیں اُن کے بچے، اُن کا مال اُن کے ہتھیار اور سب کچھ، اور اللہ تعالیٰ نے مجھے رُوم عطا کیا ہے اُن کی عورتیں، اُن کی اَولاد، اُن کے مال اور اُن کے ہتھیار سب کے

سب، اور حمیر قبیلہ کے ذریعہ سے میری مدد فرمائی۔

○-○-○

۱۴۱۷. قال خالد بن معدان ليد خلن العدو أنطر سوس صلاة الغداة من الروم فليقتلن تحت داليتها للثمائة رجل من المسلمين يبلغ نورهم العرش

۱۴۱۷۔ خالد بن معدان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ صبح کے وقت رُوم کی طرف سے دُشمن اِنطرسوس داخل ہوگا، اُس کے جھنڈے کے نیچے تین سو (300) مسلمانوں کو قتل کیا جائے گا جن کا نور عرش تک پہنچ جائے گا۔

○-○-○

۱۴۱۸. حدثنا بقية عن صفوان بن عمرو عن الفرج بن يحمد عن بعض أشياخ قومه قال كنا سفيان بن عوف الغامدي حتى أتينا باب القسطنطنية باب الذهب في ثلاثة آلاف فارس من ناحية البحر حتى جزنا النهر أو الخليج قال ففزعوا وضربوا نوا قيسهم، ثم قالوا ما شأنكم يا معشر العرب، قلنا جئنا إلى أهل هذه القرية الظالم أهلها ليخربها الله على أيدينا، فقالوا والله ماندري أكذب الكتاب أم أخطأنا الحساب أم استعجلتم القدر والله انا لنعلم أنها ستفتح يوما ولكن لا نرى أن هذا زمانها.

۱۴۱۸۔ بقیہ نے صفوان سے، انہوں نے فَرج بن محمد سے روایت کی ہے کہ بعض مشائخ فرماتے ہیں کہ ہم سفیان بن عوف الغامدی کے ساتھ تھے حتیٰ کہ ہم قسطنطنیہ کے سونے کے دروازے سے تین ہزار لشکر سمیت سمندر کے ایک کونے سے آئے اور نہر عبور کیا، یا فرمایا کہ خلیج تو قسطنطنیہ والے ڈر گئے اور اپنے ناقوس بجانے لگے۔ پھر اُنہوں نے کہا کہ اَے عرب کی جماعت، تمہاری کیا حالت ہے؟ ہم نے کہا اِس ظالم بستی کے رہنے والوں کے پاس آئے ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ اِسے ہمارے ہاتھوں برباد کرے، اُنہوں نے کہا اللہ کی قسم! ہم نہیں جانتے کہ کتاب نے غلط بیانی کی ہے یا ہم سے حساب میں غلطی ہوئی ہے، یا تم مقررہ وقت سے پہلے آئے ہو! اللہ کی قسم ہمیں معلوم ہے کہ یہ قسطنطنیہ فتح کیا جائے گا، لیکن ہمارا خیال یہ ہے کہ ابھی وہ وقت نہیں آیا۔

○-○-○

۱۴۱۹. حدثنا الوليد عن صفوان عن ابي اليمان الهوزني عن كعب قال إذا رأيت همدان المشرق وقد نزلت بين الرستن وحمص فهو حضور الملحمة وخرج الدجال قلت وما ينزلهم الرستن قال عدو من وراء هم

۱۴۱۹۔ ولید نے، صفوان سے، انہوں نے ابوالیمان سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب تُو مشرق کے قبیلۂ ہمدان کو دیکھے کہ اُنہوں نے رُستن اور حمص کے درمیان پڑاؤ ڈالا ہے تو وہ وقت بڑی جنگ کے ہونے اور دَجّال کے نکلنے کا ہوگا۔ میں نے پوچھا کہ یہ لوگ رُستن میں کیوں اُتریں گے؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: دُشمن کی وجہ سے جو اُن کے پیچھے ہوگا۔

○-○-○

۱۴۲۰. قال الوليد وقال ابن لهيعة عن أبي قبيل عن عبدالله بن عمرو قال ستنتقل مذحج وهمدان من العراق حتى ينزلوا قنسرين

۱۴۲۰﴾ ولید اور ابن لہیعہ نے اَبوقُبیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ عنقریب قبیلۂ مذحج اور ہمدان عراق سے منتقل ہوگا اور مُقامِ قِنسرِین میں جا اُترے گا۔

○ ○ ○

۱۴۲۱. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن خيثمة عن عبدالله بن عمرو قال يجيش الروم فيستمد أهل الشام ويستغيثون فلا يتخلف عنهم مؤمن قال فيهزمون الروم حتى ينتهوا بهم الى أسطوانه قد عرفت مكانها فبيناهم عندها إذ جاء هم الصريخ إن الدجال قد خلفكم في عيالكم فير فضون ما في أيديهم ويقبلون نحوه

۱۴۲۱﴾ ابومعاویہ نے اعمش سے، انہوں نے خیثمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: رُوم لشکر کشی کرے گا، پس شام والے مَدد طلب کریں گے، اور فریاد کریں گے، کوئی بھی مؤمن اُن سے پیچھے نہ رہے گا۔ یہ رُوم کو شکست دیں گے حتی کہ اُنہیں مُقامِ اُسطوانہ تک پہنچا دیں گے، مَیں اُس مُقام کو جانتا ہوں، پس یہ اِسی حالت میں ہوں گے کہ ان کے پاس ایک چلّانے والا آ کر کہے گا کہ دَجّال تمہارے پیچھے تمہارے گھر والوں میں آ چکا ہے، جو کچھ ان کے ہاتھوں میں ہوگا وہ اُسے پھینک دیں گے، اور اُس کی طرف متوجہ ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۴۲۲. حدثنا الوليد بن مسلم عن أبي المهدي عن سعيد بن سنان عن أبي الزاهرية عن جبير بن نفير عن أبي ثعلبة الخشني قال إذا رأيت مابين العريش إلى الفرات مأدبة أهل بيت واحد فذلک علامة الملاحم.

۱۴۲۲﴾ ولید نے ابومَہدی سے، انہوں نے سعید بن سِنان سے، انہوں نے ابوزَاہریہ سے، انہوں نے جبیر بن نفیر سے، روایت کی ہے کہ ابوثعلبہ الخشنی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: جب تُو عریش اور فرات کے درمیان ایک ہی گھر والوں کا دسترخوان دیکھے تو یہ بڑی جنگیں ہونے کی علامت ہوگی۔

○ ○ ○

۱۴۲۳. حدثنا الوليد عن يزيد بن سعيد عن يزيد بن أبي عطاء عن كعب قال على يدي اليماني الذي يقتل قريشا.

۱۴۲۳﴾ ولید نے یزید بن سعید سے، انہوں نے یزید بن ابوعطار سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: یہ بڑی جنگیں یمانی کے ہاتھوں ہوں گی جو قریش کو قتل کرے گا۔

○ ○ ○

۱۴۲۴. حدثنا الوليد عن معاوية بن يحيى عن أرطاة عن حكيم بن عمير عن كعب قال على

يدي ذلك اليماني تكون ملحمة عكا الصغرى وذلك إذا ملك الخامس من آل هرقل.

[illegible]

اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: اس یمانی کے ہاتھوں بڑی جنگ مقامِ عکاالاصغریٰ پر ہوگی، جب ہرقل کی اَولاد میں سے پانچواں بادشاہ بنے گا۔

o-o-o

۱۴۲۵. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن أبي عبدالله بن عمرو رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا ملك العيقان عتيق العرب وعتيق الروم كانت الملاحم على أيديهما، قال أبو قبيل تكون الملاحم على يدي طارس بن أطيطنيان بن الأخرم بن قسطنطين بن هرقل

۱۴۲۵﴾ ولید نے ابن لیعہ سے، انہوں نے ابوقبیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: نبی اَکرم ﷺ نے اِرشادفرمایا ہے کہ جب دو بوڑھے بادشاہ بنیں گے، ایک عرب کا بوڑھا اور ایک رُوم کا بوڑھا تو اُن کے ہاتھوں بڑی جنگیں ہوں گی، حضرت ابوقبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بڑی جنگیں طبارس بن اطیطیان بن الاخرم بن قُسطنطین بن ہرقل کے ہاتھوں ہوگی۔

o-o-o

۱۴۲۶. حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن سنان عن أبي الزاهرية عن حذيفة بن اليمان رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون بينكم وبين بني الأصفر الروم هدنة فيغدرون بكم في حمل امرأة يأتون في ثمانين غاية في البر والبحر تحت كل غاية اثنى عشر ألفا حتى ينزلوا بين يافا وعكا فيحرق صاحب مملكتهم سفنهم يقول لأصحابه قاتلوا عن بلادكم فيلتحم القتال ويمد الأجناد بعضهم بعضا حتى يمدكم من بحضرموت من اليمن فيومئذ يطعن فيهم الرحمن برمحه ويضرب فيهم بسيفه ويرمي فيهم بنبله ويكون منه فيهم الذبح الأعظم.

۱۴۲۶﴾ حکم بن نافع نے سعید بن سنان سے، انہوں نے ابوالزاہریہ سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشادفرمایا ہے کہ: تمہارے اور رُوم کے لوگوں کے دَرمیان صُلح ہوگی، وہ تمہیں دھوکا دیں گے، وہ صُلح عورت کے حمل کی مُدّت کے برابر ہوگی، وہ خشکی اور تری کے راستے سے اَسّی (80) جھنڈوں کے نیچے آئیں گے، ہر جھنڈے کے تلے بارہ (12) ہزار کا لشکر ہوگا، وہ "مقامِ یافا" اور "مقامِ عکا" کے درمیان اُتریں گے، ان کا حکمران کشتیوں کو جلوادے گا، وہ اپنے ساتھیوں سے کہے گا کہ اپنے شہروں کے لئے لڑو! پھر جنگ شروع ہوجائے گی اور لشکر میں سے کچھ لوگ دوسروں کی مَدد کریں گے۔ یمن کے مقامِ حضرت موت کے مسلمان تمہاری مَدد کریں گے۔ اس دن رحمٰن اپنا نیزہ اور تلوار کافروں کو مارے گا اور اپنے ترکش س ان پر تیر برسائے گا اور کفار کے بہت سے لوگ قتل ہوں گے۔

o-o-o

۱۳۲۷. حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن سنان عن الوليد بن عامر عن يزيد بن خمير التميمي عن كعب أنه أتى مجمع الناس عند باب اليهود للفطر والأضحى فاستقبل المدينة فبكى ثم مضى حتى أتى باب المعلق فاستقبله فبكى كأشد البكاء ثم أتى باب المغلق دون باب الرستن فاستقبله فبكى كأشد البكاء ثم أتى باب الشرقي فوقف بين الجنبية والباب وضحک کأشد الضحک وفرح كأشد الفرح وقال اللّٰهم لک الحمد وهلل اللّٰه وحمده وسبحه وكبره فقلت له يا أبا اسحاق ماذا أبكاک في مواقف بكيت فيها وأضحكک هاهنا وأفرحک فقال ان أهل هذه المدينة من أهل الاسلام يستنفرون إلى ساحلهم إلى عدو يأتيهم من قبله فلا يبقى في هذه المدينة أحد يحمل السلاح الا نفر إلى الساحل وأن أهلها من الكفار يجتمعون فيقولون قد جاء كم مددكم وقهرتم من في مدينتكم ۲۸/۱۸قرعا على من فيها من ذراريهم فيقبلون حتى يقفوا موقفي الأول فيناشدونهم اللّٰه في العهد والذمة فلا يرجعون اليهم بشيء ولا يفتحون لهم ثم يأتوا موقفي هذا الثاني فيناشدونهم اللّٰه والذمة والعهد فلا يرجعون إليهم بشيء ويقذفون إليهم برأس امرأة من بني عبس ثم يأتون موقفي هذا الثالث فيناشدونهم اللّٰه والذمة فلا يرجعون اليهم بشيء ولا يفتحون لهم ثم يأتون موقفي هذا الرابع كذلک فاذا رأى المسلمون ذلک رفعوا أيديهم الى اللّٰه تعالى واستغاثوا به واستنصروه فأقسم باللّٰه لا يبقى في هذا الباب عود ولا حديد ولا مسمار الا تنصل وتساقط فيدخل عليهم المسلمون فلا يذرون فيها نفسامن الكفار ممن جرت عليه المواسي الا ضربوا عنقه فيومئذ تبلغ دماؤهم ثنن خيولهم تحت مجمع الأسواق.

۱۳۲۷۔ حکم بن نافع نے سعید بن سنان سے، انہوں نے ولید بن عامر سے، انہوں نے یزید بن حمیر تمیمی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ میں باب یہود پر لوگوں کے مجمع کے پاس آئے اور شہر کا رُخ کیا اور رونے لگے۔ پھر وہاں سے مُعلّق پر آئے اور شہر کا رُخ کر کے بہت روئے، پھر بابِ مُغلق پہ آئے جو کہ بابِ رُستن کے پیچھے ہے پھر شہر کا رُخ کیا اور بہت زیادہ روئے۔ پھر مشرقی دروازے پر آئے اور دروازے کے دونوں کواڑوں کے درمیان کھڑے ہو کر بہت زیادہ ہنسے خوش ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا، اُس کی تسبیح، اُس کی تکبیر اور اُس کی تہلیل کرنے لگے۔ تو مَیں نے کہا کہ اَے ابو اِسحاق! وہ کیا چیز تھی جس نے تجھے اُن جگہوں پر رُلایا جہاں تُو ٹھہرا تھا؟ اور وہ کیا چیز ہے جس نے تجھے یہاں پر ہنسایا اور تجھے خوش کیا؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: اِس شہر والے تو اہل اِسلام میں سے ہیں، یہ لوگ آنے والے دُشمن کے لئے ساحل کی طرف نکلیں گے، اِس شہر میں جو بھی اَسلحہ اُٹھا سکتا ہوگا وہ ساحل کی طرف نکل جائے گا، اور اِس شہر کے رہنے والے کُفار اَکٹھے ہو جائیں گے، اور کہیں گے کہ تمہارے پاس تمہاری مَدد آ چکی ہے لہٰذا تم شہر میں بچے کھچے مسلمانوں کو مغلوب کرو! مسلمانوں کی جو اَولاد اور گھر والے جو اِس شہر میں ہوں گے، اُنہیں یہ کُفار بند کر دیں گے، وہاں اللہ تعالیٰ مسلمان مجاہدین کو آنے والے دُشمن پر فتح دیں گے اور اُن کی مدد کریں گے، اِن مجاہدین کو اطلاع دی جائے گی کہ اُن کی عورتیں اور بچے شہر میں قید کر دیئے گئے ہیں، تو یہ مجاہدین آئیں گے اور کافروں کو اللہ تعالیٰ اور عہد و ذِمّہ کا واسطہ

دیں گے، کافر اُن کی طرف کوئی چیز نہ لوٹائیں گے، اور نہ اِن کے لئے دروازہ کھولیں گے۔ پھر یہ مجاہدین میرے کھڑنے ہونے کی دوسری جگہ پر جائیں گے اور وہاں جاکر اُنہیں اللہ تعالیٰ اور عہد کا اور ذمّہ کا واسطہ دیں گے، کافر اُن کی طرف کوئی چیز نہ لوٹائیں گے، بلکہ قبیلہ بنی [illegible] عبس کی ایک عورت کا سَر کاٹ کر اُن کی طرف پھینک دیں گے۔ پھر وہ میرے کھڑے ہونے کی تیسری جگہ جائیں گے اور کافروں کو اللہ تعالیٰ اور ذِمّہ کا واسطہ دیں گے۔ کفار اُن کی طرف کوئی چیز نہ لوٹائیں گے اور نہ اُن کے لئے دروازہ کھولیں گے۔ پھر مسلمان میرے اس چوتھے کھڑے ہونے کی جگہ پر آئیں گے اور ویسا ہی کریں گے، جب مسلمان یہ حالت دیکھیں گے تو اپنے ہاتھ اللہ تعالیٰ کے حضور اُٹھائیں گے، اور اُس سے مدد مانگیں گے، مَیں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ دروازے کی کوئی لکڑی، لوہا اور کیل جیسی کوئی چیز باقی نہ رہے گی مگر یہ کہ وہ اُکھڑ کر گر جائے گی۔ پس مسلمان کافروں پر داخل ہو جائیں گے اور اُن میں سے جو بالغ ہوں گے اُن سب کو قتل کر دیں گے، اُن کافروں کا خون مجمع الاسواق کے نیچے گھوڑوں کے کُھر تک پہنچ جائے گا۔

o o o

۱۴۲۸۔ حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال يكون بين المهدي وبين طاغية الروم صلح بعد قتله السفياني ونهب كلب حتى يختلف تجاركم اليهم وتجارهم إليكم ويأخذون في صنعة سفنهم ثلاث سنين ثم يهلك المهدي فيملک رجل من أهل بيته يعدل قليلا ثم يجور فيقتل قتلا ولا ينطفي ذكره حتى ترسى الروم فيما بين صور الى عكا فهي الملاحم.

۱۴۲۸۔ حکم بن نافع نے جراح سے روایت کی ہے کہ حضرت ارطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مَہدی اور رُوم کے سرکشی کے دَرمیان صُلح ہوگی۔ اس کے قتل کے بعد سُفیانی اور بنو کلب کی لوٹ مار ہوگی۔ تمہارے تاجران کے پاس اوران کے تاجر تمہاری پاس آیا کریں گے اور وہ اپنی کشتیوں کے بنانے میں تین (3) سال گزاریں گے پھر مَہدی فوت ہو جائے گا، اس کے گھر والوں میں سے ایک شخص بادشاہ بنے گا جو تھوڑے عرصے اِنصاف کرے گا پھر ظُلم کرے گا۔ اُسے بے دَردی سے قتل کر دیا جائے گا اور اس کا نام مشہور نہ ہوگا حتی کہ اہل رُوم مقام صُور سے لے کر مُقامِ عکا تک ایک ڈھال سی بنالیں گے۔ پھر یہ بڑی جنگیں ہوں گی۔

o o o

ooo چھٹا جُزء ختم ہوا ooo

اسکندریہ، اَطراف مصر اَور رُوم کے خُروج سے متعلق روایات

مایروي في الأسكندرية وأطراف مصر وموا جيز في خروج الروم

أخبرنا الشيخ أبو الفضل عبدالجبار بن محمد بن عمر الأصبهالي قدم علينا هراة أخبرنا الشيخ أبو بكر محمد بن عبدالله بن أحمد بن ريذة قال

أخبرنا أبو القاسم سليمان بن أحمد الطبراني حدثنا أبو زيد عبدالرحمن بن حاتم المرادي بمصر سنة ثمانين ومائتين قال حدثنا نعيم بن حماد

۱۴۲۹. حدثنا ضمام بن اسماعيل عن أبي قبيل عن عبدالله بن عمرو بن العاص أنه كان بالأسكندرية فقيل له ترايت مراكب ففزع الناس، فقال عبدالله بن عمرو بن العاص أسرجوا ثم قال من ناحية ترايت، قالوا من ناحية المنارة، فقال حلوا إنما نخاف عليها من ناحية المغرب.

۱۴۲۹۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسکندریہ میں تھے تو انہیں کہا گیا کہ کچھ سواریاں دیکھی گئی ہیں جس کی وجہ سے لوگ ڈرے ہوئے ہیں؟ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ چراغ جلاؤ۔ پھر پوچھا کس طرف سواریاں دکھائی گئی ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ منارۃ کی طرف سے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی خطرہ کی بات نہیں ہے، ہمیں جو اندیشہ ہے وہ مغرب کی طرف سے ہے۔

o o o

۱۴۳۰. حدثنا رشدين بن سعد عن ابن لهيعة عن شفى عن عبيدالأصبحي قال للأسكندرية ملحمتان احداهما الكبرى والأخرى الصغرى فأما الكبرى فيتباعد البحر من المنارة بريدا أو بريدين ثم تخرج كنوز ذي القرنين تسع كنوزها المشرق والمغرب وعلامة الصغرى أن الأسكندرية تقطر دما.

۱۴۳۰۔ رشدین بن سعد نے ابن لہیعہ سے روایت کی ہے کہ حضرت شفی بن عبید الاصبحی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: اسکندریہ میں جو جنگیں ہوں گی ان میں ایک بڑی جنگ ہوگی۔ اور دوسری چھوٹی جنگ ہوگی، بڑی جنگ کی علامت یہ ہے کہ سمندر منارۃ سے ایک یا دو بُرید (مسافت کا ایک پیمانہ) دُور ہو جائے گا، پھر ذی القرنین کا خزانہ نکال دیا جائے گا۔ اس کا خزانہ مشرق اور مغرب کے لئے کافی ہوگا، اور چھوٹی جنگ کی علامت یہ ہے کہ اسکندریہ میں خون بہے گا۔

o o o

۱۴۳۱. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل قال تكون ملحمة الأسكندرية على يدي طبارس بن أسطينان بن الأخرم بن قسطنطين بن هرقل

۱۴۳۱۔ رشدین نے ابن لہیعہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: اسکندریہ کی جنگ طبارس بن اُسطینان بن الاخرم بن قُسطنطین بن ہرقل کے ہاتھوں ہوگی۔

o o o

۱۴۳۱. حدثنا رشيدين قال قال ابن لهيعة حدثني يزيد بن أبي حبيب عن عبدالله بن عمرو بن العاص قال إن الروم تعد سبع مائة سفينة ثم يقبل فيها إلى الأسكندرية وعلى الأسكندرية رجل من قريش فيكيدون المسلمين سفائن يوجهونها الى المسالح الصغار التي غرب الأسكندرية فيفرق القريشي خليه نحو تلك السفن المغربة تسايرها وبعض خليه عنده. قال عبدالله يا أحمق لا تفرق خيلك قال فينزلون فيقاتلونهم المسلمون حتى تضطر الروم المسلمين الى

سوق الحيتان فيقتتلون حتى يبلغ الدم ثنن الخيل ثم يأتي المسلمين راية مدد الهم فاذا رآها

الروم توجهوا الى مراكبهم فركبوها ثم دفعوا فساروا حتى يقول الذي في بصره ضعف لا

أراهم ويقول الحديد البصر إني لأرى أخر ياتهم فيبعث الله عليهم ريحا عاصفا فتردهم إلى

الأسكندرية فتكسر مراكبهم ما بين الأسكندرية والمنارة فيأسرونهم بأجمعهم إلا مركب

واحد ينجو بأهله حتى إذا أتوا بلادهم فأخبروهم خبر ما لقوا بعث الله على ذلک المركب

ريحا عاصفا فردته الأسكندرية فينكسر فيأخذوا من فيه

۱۴۳۲﴾ رشدین نے ان لہیعہ سے، انہوں نے یزید بن ابوحبیب سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: رُوم سات سو (700) کشتیاں تیار کرے گا۔ پھر ان میں بیٹھ کر اسکندریہ کی طرف آئے گا، اسکندریہ پر ایک قریشی کی حکومت ہوگی، کشتی والے مسلمانوں کے ساتھ چال چلیں گے۔ وہ اپنی کشتیوں کا رُخ مُقامِ ''المسالح الصغار'' کی طرف کریں گے جو کہ اسکندریہ کے مغرب میں ہے، قریشی اُمیر اپنے شہسواروں کو بانٹ دے گا۔ ایک ٹولی مغرب کی طرف رواں کشتیوں کی طرف بھیجے گا اور ایک ٹولی اپنے ساتھ رکھے گا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کہ اَے اَحمق! تجھے اپنے شہ سوار تقسیم نہیں کرنے چاہیئے! یہ رُومی کشتیوں سے اُتریں گے تو مسلمان ان سے لڑیں گے۔ رُومی مسلمانوں کو مُقامِ سوق حیتان جانے کی طرف مجبور کردیں گے، اتنے مسلمان شہید کئے جائیں گے کہ خون گھوڑوں کے کُھروں تک پہنچ جائے گا۔ پھر مسلمانوں کے پاس مدد کے لئے دوسرے مسلمان آجائیں گے، جب رُوم والے اُنہیں دیکھیں گے تو وہ اپنی سواریوں کی طرف متوجہ ہوں گے، اور ان پر سوار ہوں گے، پھر اُنہیں بھگا دیا جائے گا، یہ چلے جائیں گے اور اِتنی دُور چلے جائیں گے کہ کمزور نظر والا کہے گا کہ مَیں اُنہیں دیکھ نہیں سکتا اور تیز نظر والا کہے گا کہ مَیں اُن کے پچھلوں کو دیکھ رہا ہوں، اللہ تعالیٰ ان رُومیوں پر تیز آندھی بھیج دے گا جو اُنہیں اسکندریہ کی طرف لوٹا دے گی، اور اسکندریہ اور منارۃ کے درمیان ان کی کشتیوں کو توڑ ڈالے گی، وہ سب کے سب قیدی بنا دیئے جائیں گے سوائے ایک سوار کے کہ وہ اپنے سواروں سمیت بچ نکلے گا، حتی کہ جب وہ اپنے شہروں میں آئیں گے تو اُنہیں جو حالات پیش آئے تھے لوگوں کو اس کی اِطلاع دیں گے کہ کیسے اللہ تعالیٰ نے ان کی سواریوں پر تیز آندھی بھیجی، جس نے اُسے اسکندریہ کی جانب پھیر دیا اور وہ سب ٹوٹ پھوٹ گئیں، اور اس میں موجود لوگ فنا ہو گئے۔

۞ ۞ ۞

۱۴۳۳. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل قال علامة ملحمة دمياط ألوية تخرج من مصر الى الشام يقال لها ألوية الضلالة

۱۴۳۳﴾ رشدین نے ان لہیعہ سے روایت کی ہے کہ حضرت اَبوقبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: دمیاط کی جنگ کی علامت وہ جھنڈے ہیں جو مصر سے شام کی طرف نکلیں گے، جنہیں گمراہی کے جھنڈے کہا جائے گا۔

۞ ۞ ۞

۱۴۳۴. حدثنا الوليد بن مسلم ورشدين عن ابن لهيعة عن يزيد بن حبيب عن أبي فراس عن عبدالله بن عمرو قال إذا رأيت دهقانين من دهاقين العرب هربا الى الروم فذلک علامة وقعة الأسكندرية

۱۴۳۴﴾ولید بن مسلم اور رشدین نے ابن لیہعہ سے، انہوں نے یزید بن ابو حبیب سے، انہوں نے ابو فراس سے روایت کی ہے کہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: جب تُو عرب کے کسانوں کو رُوم کی طرف بھاگتے ہوئے دیکھے تو یہ اسکندریہ کے واقعہ کی علامت ہوگی۔

o o o

۱۴۳۵. حدثنا ضمرة عن يحيى ابن أبي عمرو السيباني قال قال عبدالله بن يعلى لا بنته اذا بلغک أن الأسكندرية قد فتحت فان كان خمارک بالغرب فلا تأخذيه حتى تلحقي بالمشرق قال وكان عبدالله بن يعلى عالما

۱۴۳۵﴾ضمرۃ نے یحیٰ ابن ابو عمرو شیبانی حضرت عبداللہ بن یعلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی بیٹی سے کہا کہ جب تجھے یہ اطلاع پہنچے کہ اسکندریہ فتح ہو چکا ہے تو اگر تیری چادر غربی طرف ہو تو اُسے نہ لینا حتیٰ کہ تو مشرق سے جا ملے۔ حضرت ابو عمرو کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن یعلی عالم تھے۔

o o o

۱۴۳۶. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن بشير بن أبي عمرو عن يزيد بن قوذر حدثني شفي أن أول مواحيز مصر يخربه العدو بكيس

۱۴۳۶﴾رشدین نے ان لہیعہ سے، انہوں نے بشیر بن ابو عمرو سے روایت کی ہے کہ: حضرت شفی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ابتدائی مقامات جنہیں دُشمن مصر میں تباہ کرے گا وہ مقام کیس ہوگا۔

o o o

۱۴۳۷. قال ابن لهيعة وأخبرني أبو زرعة أنه سمع شفيا يقول يا أهل مصر ستقطع عليكم مواجيزكم صر الشتاء مع الصيف فاختاروا لأنفسكم خيرها، قالوا وما خيرها، قال كل ماحوز لا يحيط به الماء ثم يكلب عليكم العدو ويرابطونكم في مواجيزكم حتى أن أحدكم لينظر إلى دخان قدره فلا يصل اليها شفقا أن يخالفه العدو الى أهله

۱۴۳۷﴾ابن لہیعہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابو زرعہ نے کہ: حضرت شفی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: اے مصر والو! عنقریب تم پر تمہارے علاقے سَردی اور گرمی کی ہوا کے وقت کاٹ دیئے جائیں گے، لہٰذا تم اپنے لئے بہترین جگہ کا اِنتخاب کرو! لوگوں نے کہا کہ بہترین جگہ کون سی ہے؟ فرمایا: ہر وہ مقام جسے پانی نے نہ گھیرا ہو، پھر دُشمن تم پر گھات لگائیں گے اور تمہارے مقامات میں تمہاری نگرانی کریں گے، تم میں سے ایک اپنی ہانڈی کے دُھوئیں کو دیکھے گا لیکن اس ڈر سے اس کے پاس نہ جائے گا کہ کہیں اس کے پیچھے دُشمن اس کے گھر والوں پر حملہ آور نہ ہو۔

o o o

۱۴۳۹. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن بشير بن أبي عمرو عن عبدالله قال ملحمة الأسكندرية على يدي طبارس بن أسطينان اذا نزل مركب بالمنارة فوضع ثم رفع ثلاث مرات فاذا انتصف النهار جاء كم بأربع مائة مركب ثم أربع مائة حتى ينزلوا عند المنارة

۱۴۳۸۔ رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے بشیر بن عمرو سے روایت کی ہے کہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اسکندریہ کی جنگ طبار بن السفیان کے ہاتھوں ہوگی۔ جب سواری مقام منارہ پر اترے گی، جب آدھا دن گزرے گا تو تمہارے پاس پہلے چارسو(400) سوار آئیں گی پھر چارسو(400) مزید آئیں گی سب منارہ کے قریب پڑاؤ ڈالیں گے۔

٭ ٭ ٭

١٤٣٩. قال ابن لهيعة وحدثني أبو زرعة عن تبيع قال على الأسكندرية يومئذ في ملحمتها أحيمق قريش فتكون الملحمة بسوق الحيتان ويضع ملوك الروم كراسيهم بقيسارية والقبة الخضراء وينحاز المسلمون الى مسجد سليمان حتى تغشاهم طليعة العرب فيهم فارس على فرس أغر محجب فيه بلقة على كوم المنارة

۱۴۳۹۔ ابن لہیعہ نے ابوزرعہ سے روایت کی ہے کہ: حضرت تبیع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسکندریہ پر اس کی جنگ کے زمانے میں ایک احمق قریشی امیر ہوگا، جنگ مقام سوق الحیتان میں ہوگی، رُوم کے بادشاہ اپنے سازوسامان اور سبز خیمے مقام قیساریہ میں لگائیں گے، اور مسلمان مسجدِ سلیمان میں جمع ہوں گے حتی کہ انہیں عرب کا لشکر ڈھانپ دے گا، اس میں ایک شہ سوار سفید نشان والے گھوڑے پر سوار ہوگا۔ وہ منارۃ کی بلند جگہ پر کھڑا ہوکر دشمن کو جواب دے گا۔

٭ ٭ ٭

١٤٤٠. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة قال حدثني سعيد عن عبدالله بن راشد قال سمعت أبي يقول سيخرج من قريش رجل معروف النسب من الأب والأم مغضبا إلى الروم فيقبلونه وينزلونه منزل كرامة ثم يكون من يوم خروجه الى الروم عشرين شهرا ثم يقبل بالروم إلى الأسكندرية في سفنهم فتلقاهم ريح شديدة لا يرجع منهم الى أرض الروم الا مخبر قال أبوه فلو أشاء أن أخبركم حيث يضع أمير الروم رأيته يومئذ ينزل بين الخضراء القديم الى المنارة مما يلي الأسكندرية.

۱۴۴۰۔ رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے سعید سے روایت کی ہے کہ: حضرت راشد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عنقریب قریش کا ایک آدمی جس کا نسب ماں اور باپ کی طرف سے مشہور ہوگا۔ وہ رُوم کے خلاف غضبناک ہوکر خروج کرے گا۔ رُوم والے اُسے قبول کریں گے، اور اُسے مقام ''منزل کرامۃ'' پر اُتاریں گے پھر بیس(20) مہینے گزر جانے کے بعد وہ رُوم کے ہمراہ ان کی کشتیوں پر اسکندریہ کی طرف جائیں گے، اُنہیں ایک تیز ہوا پیش آئے گی۔ ان میں سے کوئی بھی رُوم کی زمین کی طرف واپس نہ لوٹے گا سوائے خبر دینے والے کے، اگر میں چاہوں تو تمہیں وہ جگہ بتا سکتا ہوں جہاں رُوم کا امیر اپنا جھنڈا گاڑے گا، وہ خضراء قدیم سے لے کر منارۃ (جو کہ اسکندریہ سے ملا ہوا ہے) وہاں پڑاؤ ڈالیں گے۔

٭ ٭ ٭

١٤٤١. حدثنا رشدين وابن وهب جميعا عن ابن لهيعة قال حدثني بشر بن مخمر المعافري قال سمعت أبا فراس يقول سمعت عبدالله بن عمرو يقول علامة ملحمة الأسكندرية اذا رأيتم

دهقانين من دهاقنة العرب خرجا الى الروم فهو علامة ملحمة الأسكندرية

۱۴۴۱﴾ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عرب کے کسانوں کو رُوم کی طرف بھاگتے دیکھ لو تو یہ اسکندریہ کی جنگ کی علامت ہوگی۔

۰ ۰ ۰

۱۴۴۲. حدثنا ابن وهب ورشدين جميعا عن ابن لهيعة عمران بن أبي جميل عن أبي فراس قال كنا عبدالله بن عمرو بالأسكندرية فقيل له ان الناس قد فزعوا فأمر بسلاحه وفرسه فجاء ه رجل فقال من أين هذا الفزع، قال سفين ترايت من ناحية قبرس، قال انزعوا عن فرسي، قال فقلنا أصلحک الله ان الناس قد ركبوا، فقال ليس هذا بملحمة الأسكندرية انما يأتون من نحو المغرب من نحو أنطابلس فيأتي مائة ثم مائة حتى عدسبع مائة.

۱۴۴۲﴾ ابن وہب اور رشدین نے ابن لہیعہ عمران بن ابو جمیل سے روایت کی ہے کہ حضرت اَبی فراس رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم اسکندریہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تھے۔ ان سے کہا گیا کہ لوگ خوف زدہ ہیں؟ اُنہوں نے اپنے ہتھیار اور گھوڑے تیار کرنے کا حکم دیا، پھر اُنہوں نے آنے والے آدمی سے پوچھا کہ کس طرف سے خطرہ محسوس ہو رہا ہے؟ اس آدمی نے کہا کہ ترایت کی طرف سے جو قُبرص کے ایک کونے میں ہے تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اِرشاد فرمایا کہ: مجھے گھوڑے سے اُتارو۔ ہم نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اِصلاح کرے۔ بے شک لوگ تو سوار ہو چکے ہیں؟ تو اُنہوں نے کہا کہ یہ اسکندریہ کی جنگ نہیں ہے۔ وہ لوگ مغرب کی طرف سے اِطابلس سے آئیں گے وہ سو(100) افراد آئیں گے، پھر سو(100) آئیں گے اس طرح کل سات سو(700) آئیں گے۔

۰ ۰ ۰

۱۴۴۳. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن عمرو بن جابر الحضرمي قال سمعت شقيا الاصحبى يقول إن للأسكندرية ملحمتين احداهما الصغرى والأخرى الكبرى فاما الصغرى فيأتيها خمس مائة قلع وأما الكبرى فيأتيها مائة قلع يقتل في الصغرى سبعون عريفا ويقتل في الكبرى أربع مائة عريف علامة الصغرى أن البحر يستأخر من المنارة بريدين ثم تخرج كنوز ذي القرنين تسع كنوزه أهل المشرق والمغرب

۱۴۴۳﴾ ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عمرو بن جابر حضرمی سے روایت کی ہے کہ حضرت شُفَی اَصحی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: بے شک اسکندریہ میں دو جنگیں ہوں گی، ان میں سے ایک چھوٹی اور دوسری بڑی ہوگی رہی چھوٹی جنگ تو اس میں پانچ سو(500) بادبانی کشتیاں آئیں گی، اور بڑی جنگ میں سو(100) بادبانی کشتیاں آئیں گی، چھوٹی جنگ میں ستّر(70) جاسوس قتل کئے جائیں گے، اور بڑی میں چار سو(400) جاسوس قتل کئے جائیں گے، چھوٹی جنگ کی علامت یہ ہوگی کہ سمندر مقامِ "منارۃ" سے دو بُرید (مسافت کا ایک پیمانہ) دُور ہو جائے گا، پھر ذوالقرنین کا خزانہ نکال دیا جائے گا، جو مشرق اور مغرب والوں کے لئے کافی ہوگا۔

۰ ۰ ۰

۱۴۴۴. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن عبدالله بن عمرو قال ملحمة الأسكندرية تقبل الروم من نحو أنطابلس حتى اذا بلغوا منبح البرذون من أرض لوبية بلغ صاحب الأسكندرية خبرهم فيبعث اليهم مجنبته فلا يرجعون اليه حتى ينزل الروم الأسكندرية فياليتني لحميق قريش يومئذ حيا فأقول يا احمق احبس عليک خيلک فانهم يغشونک

۱۴۴۴﴾ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اسکندریہ کی جنگ میں رُومی اِنطابلس کی طرف سے آئیں گے حتی کہ جب وہ مُقام مَنخر البرذون میں پہنچیں گے جو مُقام لوبیہ کی سَرزمین پر ہے تو اسکندریہ کے بادشاہ کواُن کے آنے کی اِطلاع ہوگی، تو وہ اپنے لشکر کی ایک ٹولی ان کی طرف بھیجے گا جو لوٹ کر واپس نہ آئے گی۔ رُومی اسکندریہ میں پڑاؤ ڈال دیں گے، اَے کاش اُس اَحمق قریشی اَمیر کو سمجھانے کے لئے مَیں زندہ رہتا! تو مَیں اس سے کہتا کہ اَرے بے وقوف اپنے شہسواروں کو اپنے پاس روکے رکھ یہ رُومی تجھے دُھوکہ دینا چاہتے ہیں۔

○ ○ ○

۱۴۴۵. حدثنا عبدالله بن مروان عن أرطاة عن كعب قال وددت لا أموت حتى أشهد يوم الأسكندرية، قال له أليس قد فتحت، قال ليس هذا يومها إنما يومها إذا جاء ها مائة في أثرها مائة سفينة في أثرها مائة سفينة حتى يتم سبع مائة وفي أثر ذلک مثل ذلک فذلک يومها والذي نفس كعب بيده لتقتلن حتى يبلغ الدم أرساغ الخيل.

۱۴۴۵﴾ عبداللہ بن مروان نے ارطاۃ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: میری یہ تمنا ہے کہ مَیں نہ مَروں یہاں تک مَیں اسکندریہ کی فتح میں حاضر ہوں، اُن سے کہا گیا کہ اسکندریہ جو اب مفتوح ہے کیا یہ وہ فتح نہیں ہے؟ تو فرمایا کہ وہ جنگ جب ہوگی جب سو(100) کشتیاں ہوں گی جن کے پیچھے سو(100) کشتیاں، جب اس طرح سات سو(700) تک، نہ آ جائیں اور ان کے پیچھے بھی اِتنی ہی کشتیاں ہوں، تو وہ دن فتح کا ہوگا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں کعب کی جان ہے! تم ضرور قتل کرو گے یہاں تک خون گھوڑوں کے کُھروں تک پہنچ جائے گا۔

○ ○ ○

مايقدم الى الناس في خروج الدجال

خُروجِ دَجَّال سے پہلے کے حالات

۱۴۴۶. حدثنا ضمرة بن ربيعة حدثني يحيى بن أبي عمرو الشيباني عن عمرو بن عبدالله الحضرمي عن أبي أمامة الباهلي رضى الله عنه قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فكان أكثر خطبته ما يحدثنا عن الدجال يحذرناه وكان من قوله يا أيها الناس إنها لم تكن فتنة في الأرض أعظم من فتنة الدجال وان الله تعالى لم يبعث نبيا إلا حذره أمته وأنا آخر الأنبياء

وأنتم آخر الأمم وهو خارج فيكم لا محالة فان يخرج وأنا فيكم فأنا حجيج كل مسلم وإن يخرج بعدي فكل امرىء حجيج نفسه والله خليفتي على كل مسلم فمن لقيه منكم فليتفل في وجهه وليقرأ بفواتيح سورة الكهف.

١٤٣٦﴾ ضمرة بن ربیعہ نے یحیٰ بن ابوعمرو شیبانی سے، انہوں نے عمرو بن عبداللہ حضرمی سے روایت کی ہے کہ: حضرت أبی أمامۃ الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا۔ اکثر آپ ﷺ اپنے خطبہ میں جب ہم سے دجّال کے متعلق گفتگو فرماتے تو ہمیں دجّال سے ڈراتے، آپ ﷺ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ: اے لوگو! زمین میں کوئی فتنہ دجّال کے فتنے سے بڑھ کر نہیں ہے، اور اللہ تعالیٰ نے کسی بھی نبی کو نہیں بھیجا مگر اُس نے اپنی اُمّت کو دجّال کے خطرے سے آگاہ کیا، میں آخری نبی (ﷺ) ہوں، اور تم آخری اُمّت ہو۔ وہ تم میں ضرور نکل کر رہے گا، اگر وہ میری موجودگی میں نکلے گا تو میں ہر مسلمان کی طرف سے کافی ہوں، اور اگر وہ میرے بعد نکلے گا تو ہر آدمی اپنی طرف سے لڑے گا اور اللہ تعالیٰ میرے بعد ہر مسلمان کا نگہبان ہے، تم میں سے جس کا دجّال سے سامنا ہو تو اس کے منہ پر تھوکے، اور سورۂ کہف کی ابتدائی آیتیں پڑھے۔

٥ ٥ ٥

١٤٤٧. حدثنا بقية بن الوليد عن صفوان بن عمرو عن شريح بن عبيد عن كعب الأحبار قال كان يقال كلب الساعة الدجال ومن صبر على فتنة الدجال لم يفتن ولم يفتن أبدا حيا ولا ميتا ومن أدركه ولم يتبعه وجبت له الجنة وإذا خلص الرجل وكذب الدجال مرة واحدة وقال قد علمت من أنت أنت الدجال ثم قرأ عليه بفاتحة سورة الكهف لم يخشه ولا يقدر أن يفتنه، وكانت له تلك الآية كالتميمة من الدجال، فطوبى لمن نجا بايمانه قبل فتن الدجال وهوانه وصغاره وليدر كن أقواما مثل خيار أصحاب محمد ﷺ.

١٤٤٧﴾ بقیہ بن الولید نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے شُریح بن عُبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: قیامت سے پہلے دجّال آئے گا، اور جو دجّال کے فتنے پر صبر کرے گا وہ فتنہ میں مبتلا نہ ہوگا، نہ زندگی میں نہ مَرنے کے بعد اور جو اُسے پالے اور اُس کی پیروی نہ کرے تو جنت اس کے لئے واجب ہوجاتی ہے، اور جب آدمی مخلص ہوگا اور دجّال کی ایک مرتبہ تکذیب کرے گا اور کہے گا کہ میں جانتا ہوں کہ تو کون ہے، تُو دجّال ہے، پھر وہ اس پر سورۂ فاتحہ اور سورۂ کہف پڑھے گا وہ دجّال سے نہ ڈرے گا، دجّال کو قدرت نہ ہوگی کہ اُسے فتنہ میں مبتلا کرے۔ اور اس کی یہ نشانی ہوگی جیسے کہ مونگے دجّال کے لئے، پس خوشخبری ہے اس کے لئے جو اپنے ایمان کی وجہ سے نجات پائے دجّال کے فتنوں سے پہلے اور اس کی ذلّت اور رُسوائی سے پہلے، اور دجّال ایسی قوم والوں کو پائے گا جو بہترین حضرات صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مثل ہوں گے۔

٥ ٥ ٥

١٤٤٨. قال صفوان وأخبرني عبدالرحمن بن جبير وعبدالرحمن بن ميسرة وشريح بن عبيد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم حذر أصحابه الدجال فقال اعلموا أيها الناس أنكم غير

ملاقي ربكم حتى تموتوا وان ربكم ليس باعور إن الدجال يكذب على الله مطموس عينه ليست بناتئة ولا حجراء مكتوب بين عينيه كافر يقرأه كل مؤمن فإن يخرج وأنا فيكم فأنا حجيجكم منه وان يخرج بعدي والست فيكم فامرؤ حجيج نفسه والله خليفتي على كل مسلم من لقيه منكم فليقرأ فاتحة سورة الكهف

۱۴۴۸﴾ صفوان نے عبدالرحمٰن بن جُبیر اور عبدالرحمٰن بن مَیسرۃ اور شُریح بن عُبید رحمہم اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ اپنے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو دجّال کے فتنے سے آگاہ کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ اَے لوگو! جان لو تم اپنے رَبّ سے نہیں مِل سکتے جب تک تم مَر نہ جاؤ اور تمہارا رَبّ کانا نہیں ہے، بے شک دجّال اللہ پر جھوٹ باندھے گا، اس کی ایک آنکھ اندھی ہوگی وہ پتھر کی نہیں ہوگی، اس کی دونوں آنکھوں کے دَرمیان کافر لکھا ہوگا جسے ہر مؤمن پڑھ لے گا، اگر دجّال میری موجودگی میں نکلے تو مَیں تمہاری طرف سے اس سے لڑوں گا اور اگر میرے بعد نکلے اور مَیں تم میں نہ ہوا تو ہر آدمی اپنی طرف سے لڑے، اللہ تعالیٰ میرے پیچھے ہر مسلمان کا نگہبان ہوگا، جو تم میں سے دجّال کا سامنے کرے تو اس پر سورۂ کہف کی اِبتدائی آیات پڑھے۔

٭ ٭ ٭

۱۴۴۹. حدثنا عبدالوهاب بن عبدالمجيد عن أيوب عن أبي قلابة قال رأيت الناس قد ازدحموا على رجل فزاحمت الناس حتى خلصت إليه فسألت عنه، فقالوا رجل من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فسمعته يقول إن من بعدكم الكذاب المضل وإن رأسه من ورائه حبكا حبكا وإنه سيقول أنا ربكم فمن قال كذبت لست بربنا ولكن الله ربنا عليه توكلنا وإليه أنبنا ونعوذ بالله منك فلا سبيل له عليه

۱۴۴۹﴾ عبدالوہاب بن عبدالمجید نے ایوب سے روایت کی ہے کہ، ابو قلابہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: مَیں نے لوگوں کو دیکھا کہ انہوں نے ایک آدمی پر ہجوم کر رکھا تھا، مَیں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ صحابیِ رسول اللہ ﷺ ہیں، مَیں ہجوم کو چیرتا ہوا اُس شخص کے قریب گیا تو مَیں نے اُسے کہتے ہوئے سُنا کہ: تمہارے بعد ایک جھوٹا اور گمراہ کرنے والا آئے گا، اور اس کا سَر پیچھے کی طرف سے موٹا ہوگا (یعنی اُس کی گردن نہایت موٹی ہوگی)۔ وہ کہے گا کہ مَیں تمہارا رَبّ ہوں، جو اُسے کہے گا کہ تُو جھوٹ بولتا ہے تُو ہمارا رَبّ نہیں ہے، لیکن اللہ ہمارا رَبّ ہے، اس پر ہمیں بھروسہ ہے، اُس کی طرف ہمیں لوٹنا ہے، اور ہم تجھ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں، تو اُس جھوٹے کو اس شخص پر کوئی غلبہ نہ ہوگا۔

٭ ٭ ٭

۱۴۵۰. قال أيوب وحدثنا حميد بن هلال عن بعض اشياخهم عن هشام بن عامر قال سمعت رسول الله ﷺ يقول مابين خلق آدم عليه السلام الى قيام الساعة أمر أكبر من الدجال.

۱۴۵۰﴾ ایوب، حمید بن ہلال سے، انہوں نے بعض مشائخ سے روایت کی ہے کہ ہشام بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو اِرشاد فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ: آدم علیہ السلام کی تخلیق سے لے کر قیامت قائم ہونے تک کوئی فتنہ دجّال سے بڑا نہ ہوگا۔

٭ ٭ ٭

۱۴۵۱. حدثنا ابن وهب عن طلحة عن عطاء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج الدجال عند غضبة يغضبها.

۱۴۵۱﴿ابن وَہب نے طلحہ سے روایت کی ہے کہ عطاء رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشادفرمایا ہے کہ: دَجّال غُصّہ میں ہوگا اور اسی حالت میں وہ خُروج کرے گا۔

○ ○ ○

۱۴۵۲. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن أبي الزبير عن جابر رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل موته بشهر إن بين يدي الساعة كذابون منهم صاحب اليمامة ومنهم صاحب صنعاء العنسي ومنهم صاحب حمير ومنهم الدجال والدجال أعظمهم فتنة.

۱۴۵۲﴿ابن وَہب نے اِبن لہیعہ سے انہوں نے ابوزبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی وَفات سے ایک مہینہ پہلے اِرشادفرمایا کہ: قیامت سے پہلے جھوٹے آئیں گے جن میں سے یمامہ والا ہے، اور صنعاء والا عنسی ہے، اور حمیر والا ہے، اور اُن میں سے دَجّال بھی ہے، دَجّال اُن میں سے سب سے بڑا فتنہ ہے۔

○ ○ ○

۱۴۵۳. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عن شيخ من حضرموت عن وهب بن منبه قال أول الآيات الروم ثم الثانية الدجال والثالثة يأجوج والرابعة عيسى ابن مريم عليهما السلام.

۱۴۵۳﴿ابوالمغیرۃ نے اِبن عیاش سے، انہوں نے ایک شیخ سے جو کہ مقامِ حضرموت کا رہنے والا ہے روایت کی ہے کہ وَہب بن مُنبہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قیامت کی نشانیوں میں سے پہلی رُومیوں کا خُروج ہے۔ دوسری دَجّال ہے۔ تیسری یاجوج ماجوج ہے اور چوتھی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہیں۔ ○ ○ ○

۱۴۵۴. حدثنا بقية عن بحير بن سعد عن خالد بن معدان حدثنا عمرو بن الأسود عن جنادة بن أبي أمية أنه حدثهم عن عبادة بن الصامت رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني قد حدثتكم عن الدجال حتى خشيت أن لا تعقلوا ان مسيح الدجال رجل قصير أفحج جعد أعور مطموس العين ليست بناتئة ولا حجراً فان التبس عليكم فاعلموا أن ربكم ليس بأعور وانكم لن تروا ربكم حتى تموتوا

۱۴۵۴﴿بقیہ نے بحیر بن سعد سے، انہوں نے خالد بن معدان سے، انہوں نے عمرو بن اسود سے روایت کی ہے کہ جنادۃ بن ابوامیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بے شک اُنہیں یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشادفرمایا ہے کہ مَیں نے تمہیں دَجّال کے متعلق بتایا ہے۔ مجھے خدشہ ہے کہ تم نے بات سمجھی نہ ہو تو سُن لو! مسیح دَجّال چھوٹے قد کا، گھنگریالے بالوں والا، کانا جس کی آنکھ اندھی ہوگی، پھر کی نہ ہوگی، اگر تم کو شک ہو جائے تو یاد رکھنا کہ تمہارا رَبّ کانا نہیں ہے، اور تم اپنے رَبّ کو مَرنے سے پہلے ہرگز نہیں دیکھ سکتے۔

۱۴۵۵. حدثنا سهل بن يوسف عن حميد عن انس رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الدجال أعور عين الشمال بين جبينه مكتوب كافر وعلى عينه ظفرة غليظة.

قال سهل هوک ف ر والكاف والفاء والراء ملتزق بعضه ببعض كالكتابة

۱۴۵۵۔ سہل بن یوسف نے حمید سے روایت کی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایاہے کہ: دجّال بائیں آنکھ سے کانا ہوگا، اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا اور اُس کے دائیں ہاتھ پر موٹے غلیظ ناخن ہوں گے، حضرت سہل کہتے ہیں کہ کافر یوں لکھا ہوگا "ک، ف، ر" اِن میں سے بعض بعض کے ساتھ لکھنے میں ملے ہوئے ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۴۵۶. حدثنا جرير بن عبدالحميد عن ليث بن أبي سليم عن بشر عن أنس بن مالك رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون قبل خروج الدجال نيف على سبعين دجالا

۱۴۵۶۔ جریر بن عبدالحمید نے، لیث بن ابوسُلیم سے، انہوں نے بشر سے روایت کی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایاہے کہ: دجّال کے نکلنے سے پہلے ستر (70) سے زائد دجّال نکلیں گے۔

○ ○ ○

۱۴۵۷. حدثنا عبيدالله بن موسى عن عيسى الحناط عن محمد بن يحيى بن حبان عن أبي سعيد الخدري رضى الله عنه قال مع الدجال امرأة تسمى طيبة لا يؤم قرية إلا سبقته إليها تقول هذا الرجل داخل عليكم فاحذروه

۱۴۵۷۔ عُبید اللہ بن موسیٰ نے عیسیٰ الحناط سے، انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبّان سے روایت کی ہے کہ ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دجّال کے ساتھ ایک عورت ہوگی جس کا نام "طیبہ" ہوگا دجّال جس کسی شخص کا اِرادہ کرے گا تو اُس سے پہلے "طیبہ" وہاں پہنچ جائے گی، اور کہے گی کہ یہ آدمی تمہارے پاس آنے والا ہے اس سے بچو۔

○ ○ ○

۱۴۵۸. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عن شيخ من حضرموت عن وهب بن منبه قال أول الآيات الروم ثم الثانية الدجال والثالثة يأجوج ومأجوج والرابعة عيسى بن مريم عليهما السلام

۱۴۵۸۔ ابوالمغیرۃ نے اِبن عیاش سے، انہوں نے ایک شیخ سے جو کہ مقامِ حضرموت کا رہنے والا تھا سے روایت کی ہے کہ وَہَب بن مُنَبہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قیامت کی پہلی علامت رُومیوں کا نکلنا ہوگا دوسری علامت دجّال ہوگا، تیسری علامت یاجوج ماجوج ہوں گے اور چوتھی علامت حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۴۵۹. حدثنا عبدالرزاق عن سفيان عن عمران بن ظبيان عن حكيم بن سعد عن علي قال رجل قد استخفته الأحاديث كلما وضع أحدوثة كذب وانقطعت مدها بأطول منها ان يدرك الدجال يتبعه

۱۴۵۹۔ عبدالرزاق نے سُفیان سے، انہوں نے عمران بن ظبیان سے، انہوں نے حکیم بن سعد سے روایت کی ہے کہ علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی خبروں سے گھبرائے گا۔ جب جھوٹی خبریں گھڑی جائیں گی، ان خبروں کے تسلسل کی وجہ سے وہ نا اُمید ہو جائے گا، اگر وہ دجّال کو پالے گا تو اس کی پیروی کرے گا۔

○ ○ ○

۱۴۶۰. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن الزهري عن سالم عن أبيه قال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس فاثنى على الله بما هو أهله ثم ذكر الدجال ثم قال إني أنذرتكموه وما من نبي الا أنذر قومه لقد أنذره نوح قومه ولكن سأقول لكم فيه قولا لم يقله نبي لقومه تعلمون أنه أعور وأن الله ليس بأعور.

۱۴۶۰۔ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے الزہری سے روایت کی ہے کہ سالم رحمہ اللہ تعالیٰ وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی اس کے شایانِ شان حمد وثنا بیان کی۔ پھر آپ علیہ السلام نے دجّال کا تذکرہ کیا۔ پھر فرمایا کہ میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں اور ہر نبی نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے، لیکن میں تمہیں اس کے متعلق ایک ایسی بات بتاتا ہوں جو کسی نے بھی اپنی قوم کو نہیں بتائی تم جانتے ہو دجّال کانا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔

○ ○ ○

۱۴۶۱. قال معمر وأخبرني الزهري قال أخبرني عمر بن ثابت الأنصارى قال أخبرني بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم أن النبي صلى الله عليه وسلم قال يؤمئذ للناس وهو يحذرهم فتنة تعلموا أنه لن يرى أحد منكم ربه حتى يموت وأنه مكتوب بين عينيه كافر يقرأه كل مؤمن كره عمله.

۱۴۶۱۔ معمر نے الزہری سے روایت کی ہے کہ عمر بن ثابت الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے بعض حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن لوگوں کو دجّال کے فتنے سے ڈراتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ تم میں سے کوئی بھی اپنے رَبّ کو مَرنے سے پہلے نہیں دیکھ سکتا، اور دجّال کی آنکھوں کے درمیان کافر (ک،ف،ر) لکھا ہوا ہوگا جسے ہر مؤمن جو دجّال کے کام کو بُرا سمجھے گا وہ پڑھ لے گا۔

○ ○ ○

دَجّال کے نکلنے سے پہلے کی علامات

العلامات قبل خروج الدجال

۱۴۶۲. حدثنا بقية بن الوليد عن بحير بن سعد ابن أبي هلال عن عبدالله بن بسر صاحب النبي صلى الله عليه وسلم ورضى الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم بين الملحمة وفتح القسطنطنية ست سنين ثم يخرج الدجال في السنة السابعة.

۱۴۶۲﴿بقیۃ بن الولید نے بحیر بن سعد سے، انہوں نے ابن ابو بلال سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: بڑی جنگ اور قسطنطنیہ کی فتح کے درمیان چھ سات سال کی مدّت ہوگی۔ پھر دجّال ساتویں سال نکلے گا۔

۱۴۶۳. حدثنا الوليد بن مسلم عن صفوان بن عمرو عن أبي اليمان وغيره عن كعب قال يخرج الدجال حتى تفتح القسطنطينية

۱۴۶۳﴿الولید بن مُسلم نے، صفوان بن عمرو سے، انہوں نے ابو الیمان وغیرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دجّال خروج نہیں کرے گا۔ جب تک قسطنطنیہ فتح ہوجائے۔

○ ○ ○

۱۴۶۴. حدثنا بقية بن الوليد عن أبي بكر بن أبي مريم عن أبي الزاهرية عن كثير بن مرة قال من حضر القسطنطنية فليحمل ما قدر وليتخذ فإن رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم قال فتحها وخروج الدجال في سبع سنين.

۱۴۶۴﴿بقیۃ بن الولید نے أبوبکر بن ابو مریم سے، انہوں نے ابو الزاہریۃ سے روایت کی ہے کہ کثیر بن مُرّۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: جو قسطنطنیہ کی فتح میں حاضر ہو تو اس سے جتنا ہوسکے وہ مال اپنے ساتھ لے لے، اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ قسطنطنیہ کی فتح اور دجّال کا خروج سات سالوں میں ہوگا۔

○ ○ ○

۱۴۶۵. قال صفوان وحدثني شريح بن عبيد عن كعب قال يأتيهم الخبر وهم يقسمون غنائمهم إن الدجال قد خرج وانما هو كذب فخلوا ما استطعتم فإنكم تمكثون ست سنين ثم يخرج في السابعة

۱۴۶۵﴿صفوان نے شُریح بن عُبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: مسلمان مالِ غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے کہ ان کے پاس اطلاع آئے گی کہ دجّال نکل چکا ہے، حالانکہ یہ بات جھوٹی ہوگی۔ لہٰذا تم سے جتنا ہوسکے تم مال لے لینا۔ بے شک تم چھ سال تک رہوگے۔ پھر ساتویں سال دجّال نکلے گا۔

○ ○ ○

۱۴۶۶. قال صفوان وحدثني عبدالرحمن بن جبير عن كعب قال لا يخرج الدجال حتى تفتح المدينة

۱۴۶۶﴿صفوان نے، عبدالرحمٰن بن جبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دجّال نہیں نکلے گا جب تک قسطنطنیہ کا شہر فتح ہوجائے۔

○ ○ ○

۱۴۶۷. حدثنا أبو المغيرة عن بشير بن عبدالله بن يسار قال أخذ عبدالله بن بسر المزني

صاحب رسول الله ﷺ باذني فقال يا ابن أخي لعلك تدرك فتح القسطنطنية فإياك إن أدركت فتحها أن تترك غنيمتك منها فإن بين فتحها وبين خروج الدجال سبع سنين.

۱۴۶۷﴾ابوالمغیرۃ کہتے ہیں کہ: بشیر بن عبداللہ بن یسار رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عبداللہ بن بسر صحابی رسول اللہ ﷺ نے کان سے پکڑا اور کہا کہ اَے میرے بھتیجے! شاید تو قسطنطنیہ کی فتح کا زمانہ پالے اگر تُو اس کی فتح کا زمانہ پالے تو اس کے مالِ غنیمت کو ہرگز نہ چھوڑنا۔ بے شک قسطنطنیہ کی فتح اور دجّال کے نکلنے کے درمیان سات سال (7) کا وقفہ ہوگا۔

○ ○ ○

۱۴۶۸. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة والليث بن سعد عن خالد بن يزيد عن سعيد بن أبي هلال عن أبي سلمة عن عبدالله بن عمرو قال يخرج الدجال بعد فتح القسطنطنية قبل نزول عيسى بن مريم ببيت المقدس.

۱۴۶۸﴾ابن وَہَب نے ابن لہیعہ اور لیث بن سعد سے، انہوں نے خالد بن یزید سے، انہوں نے سعید بن ابو ہلال سے، انہوں نے ابوسلمۃ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: دجّال قسطنطنیہ کی فتح کے بعد حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے بیت المقدس میں نُزول سے پہلے خُروج کرے گا۔

○ ○ ○

۱۴۶۹. حدثنا ابن وهب عن عاصم بن حكيم عن عمر بن عبدالله عن كعب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتيهم الخبر أن الدجال قد خرج بعد فتحهم القسطنطنية فينصرفون فلا يجدونه ثم لا يلبثون الا قليلا حتى يخرج

۱۴۶۹﴾ابن وَہَب نے، عاصم بن حکیم سے، انہوں نے عمر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: قسطنطنیہ کی فتح کے بعد مسلمانوں کو اِطلاع ملے گی کہ دجّال نکل چکا ہے۔ وہ واپس آئیں گے تو دجّال کو نہیں پائیں گے پھر زیادہ عرصہ نہیں گزرے گا کہ وہ نکل جائے گا۔

○ ○ ○

۱۴۷۰. حدثنا ابن وهب عن يزيد بن عياض عن سعيد بن عبيد بن السياق قال سمعت أبا هريرة رضى الله عنه يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون قبل خروج المسيح الدجال سنوات خدعة يكذب فيه الصادق ويصدق فيها الكاذب ويؤتمن فيها الخائن ويخون فيها الأمين ويتكلم الرويبضة الوضيع من الناس.

۱۴۷۰﴾ابن وَہَب نے یزید بن عیاض سے روایت کی ہے کہ سعید بن عُبید بن السیاق رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مَیں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: مسیح دجّال کے خُروج سے پہلے کچھ سال دُھوکے کے سال ہوں گے جن میں سچا آدمی جھوٹ بولے گا اور جھوٹ کی تصدیق کی جائے گی، اور خائن کو اَمانت دار بنایا جائے گا،

اورامانت داراس میں خیانت کرے گا،اوررویبضہ میں گھٹیالوگ گفتگو کریں گے۔

۱۴۷۱. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن سعيد بن راشد عن عثمان بن المسيفع الحميري قال حدثني أبي قال حدثنا حذيفة بن اليمان قال تكون غزوة في البحر من غزاها استغنى فلم يفتقر أبدا ومن لم يغزها لم يثرى ماله بعدها إلا ماكان قبل ذلك ثم يستصعب البحر بعد الغزوست سنين كما كان ثم يعود البحر بعد ست سنين كما كان ست سنين ثم يستصعب ستا فذلك ثمان عشرة ثم يخرج الدجال.

۱۴۷۱: رُشدین نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے سعید بن راشد سے روایت کی ہے کہ عثمان بن المسيفع الحميرى رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: سمندر میں جنگ ہوگی جس نے وہ جنگ کی وہ بے نیاز ہوگا۔ کبھی محتاج نہ ہوگا۔ جس نے وہ جنگ نہ کی، اس کا مال اس کے بعد نہیں بڑھے گا پھر جہاد کے بعد سمندر چھ سال تک سخت ہوجائے گا پھر وہ دوبارہ چھ سال تک پچھلی حالت پر لوٹ آئے گا، پھر چھ سال تک کے لیے سمندر سخت ہوجائے گا، یہ اٹھارہ سال ہوئے۔ پھر دجّال نکل جائے گا۔

○ ○ ○

۱۴۷۲. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن جعفر بن عبدالله الأنصاري عمن حدثه عن عطاء بن يسار سمع كعبا قبل خروج الدجال فتن ثلاث فتنة عثمان وفتنة ابن الزبير رضى الله عنهما والثالثة ثم يخرج الدجال.

۱۴۷۲: رُشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے جعفر بن عبداللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ عطاء بن یسار رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا، وہ فرمارہے تھے کہ دجّال کے خُروج سے پہلے تین فتنے ہوں گے۔ ایک حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور کا فتنہ، دوسرا ابن زُبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور کا فتنہ، تیسرا دجّال کا خُروج۔

○ ○ ○

۱۴۷۳. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن تبيع قال بين يدى الدجال ثلاث علامات ثلاث سنين جوع وتغيض الأنهار ويصفر الريحان وتنزف العيون وتنقل مذحج وهمدان الى العراق حتى ينزلوا قنسرين وحلبا فغدوا الدجال غاديا في ديار كم أو رائحا

۱۴۷۳: رُشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوقبیلؒ سے روایت کی ہے کہ حضرت تبیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دجّال سے پہلے تین علامتیں ہوں گی۔ تین سال قحط ہوگا اور نہریں خشک ہو جائیں گی، اور ریحان پھول زرد ہوجائے گا۔ چشمے پھوٹ پڑیں گے اور قبیلہ مذحج اور ہمدان عراق کی طرف منتقل ہوکر مُقامِ قنسرین اور مُقامِ حلب میں پہنچیں گے۔ پھر صبح یا شام کو دجّال تمہارے علاقوں میں ہوگا۔

○ ○ ○

۱۴۷۴. حدثنا بقية وعبدالقدوس عن أبي بكر بن أبي مريم عن الوليد بن سفيان بن أبي مريم عن يزيد بن قطيب السكوني عن أبي بحرية عبدالله بن قيس السكوني عن معاذ بن جبل رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الملحمة العظمى وفتح القسطنطنية وخروج الدجال في سبعة أشهر

۱۴۷۴۔ بقیۃ اور عبدالقدوس نے ابوبکر بن ابو مریم سے، انہوں نے الولید بن سُفیان بن ابو مریم سے، انہوں نے یزید بن قطیب السکونی سے، انہوں نے ابو بحریۃ عبداللہ بن قیس السکونی سے روایت کی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرماتے ہیں کہ: جنگِ عظیم اور قسطنطنیہ کی فتح اور دجّال کا نکلنا سات (7) مہینوں میں ہوگا۔

۞ ۞ ۞

۱۴۷۵. قال وأخبرنا صفوان عن أبي اليمان عن كعب مثله.

۱۴۷۵۔ صفوان نے ابوالیمان سے روایت کی ہے کہ وہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسی ہی روایت نقل کرتے ہیں۔

۞ ۞ ۞

۱۴۷۶. قال أبو بكر وأخبرني ضمرة بن حبيب أن عبدالملک بن مروان الى أبي بحرية أنه بلغه أنک تحدث عن معاذ في الملحمة والقسطنطنية وخروج الدجال فكتب اليه أبو بحرية أنه سمع معاذا يقول الملحمة العظمى وفتح القسطنطنية وخروج الدجال في سبعة أشهر.

۱۴۷۶۔ ابوبکر نے، ضمرۃ بن حبیب سے روایت کی ہے کہ عبدالملک بن مروان نے ابو بحریہ کو خط لکھا کہ اُسے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف نسبت کر کے جنگِ عظیم اور قسطنطنیہ اور خُروجِ دَجّال کے متعلق روایت نقل کرتے ہو؟ تو ابو بحریہ نے جواب میں لکھا کہ اُنہوں نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ بڑی جنگ اور قسطنطنیہ کی فتح اور دَجّال کا خروج سات (7) مہینے کے اَندر ہوگا۔

۞ ۞ ۞

۱۴۷۷. حدثنا عبدالقدوس عن ابن عياش عن يحي ابن أبي عمرو الشيباني عن ابن محيريز قال الملحمة العظمى وخراب القسطنطنية وخروج الدجال حمل امرأة.

۱۴۷۷۔ عبدالقدوس نے اِبن عیاش سے، انہوں نے یحییٰ اِبن اَبی عمرو الشیبانی سے روایت کی ہے کہ اِبن محیریز رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: جنگِ عظیم اور قسطنطنیہ کی بربادی اور دَجّال کا خُروج۔ یہ سب کام عورت کے حمل کی مُدّت (نو ماہ) میں ہو جائیں گے۔

۞ ۞ ۞

۱۴۷۸. حدثنا بقية عن يحي بن سعيد عن خالد بن معدان عن أبي بلال عن عبدالله بن بسر رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم بين الملحمة وفتح القسطنطنية ست سنين ويخرج الدجال في السنة السابعة.

۱۴۷۸۔ بقیۃ نے، یحییٰ بن سعید سے، انہوں نے خالد بن معدان سے، انہوں نے ابو ہلال سے روایت کی ہے کہ حضرت

عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا ہے کہ: جنگِ عظیم اور قسطنطنیہ کی فتح کے درمیان چھ (6) سال ہوں گے اور ساتویں (7) سال دجّال نکل جائے گا۔

o o o

۱۴۷۹ . حدثنا بقية قال أخبرنا صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب قال يخرج الدجال في سنة ثمانين والله أعلم أي الثمانين ثمانين ومائتين أو غيرها

۱۴۷۹﴾ بقیہ نے صفوان سے، انہوں نے شُریح بن عُبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: دجّال ۸۰ ویں سال خروج کرے گا، یہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ وہ سال کب آئے گا۔

o o o

۱۴۸۰ . حدثنا أبو المغيرة عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لن يجمع الله على هذه الأمة سيف الدجال وسيف الملحمة

۱۴۸۰﴾ ابوالمغیرة نے صفوان سے، انہوں نے شُریح بن عُبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا ہے کہ: اللہ تعالیٰ ہرگز اس اُمّت پر دجّال کی تلوار اور جنگِ عظیم کی تلوار کو جمع نہ کرے گا۔

o o o

۱۴۸۱ . حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن قتادة عن شهر بن حوشب عن أسماء بنت يزيد الأنصارية قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيتي فذكر الدجال فقال ان بين يديه ثلاث سنين سنة تمسک السماء ثلث قطرها والأرض ثلث نباتها والثانية تمسک السماء ثلثي قطرها والأرض ثلثي نباتها والثالثة تمسک السماء قطرها كله والأرض نباتها كله فلا يبقى ذات ظلف ولا ذات ضرس من البهائم الا هلكت

۱۴۸۱﴾ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے قتادة سے، انہوں نے شہر بن حوشب سے روایت کی ہے کہ اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تھے کہ آپ ﷺ نے دجّال کا ذکر کرتے ہوئے ارشادفرمایا کہ دجّال سے پہلے تین سال ایسے ہوں گے کہ پہلے سال آسمان اپنی تہائی بارش اور زمین اپنی تہائی پیداوار روک دے گی، اور دوسرے سال آسمان اپنی دو تہائی بارش اور زمین اپنی دو تہائی پیداوار روک دے گی، اور تیسرے سال آسمان اپنی ساری بارش اور زمین اپنی ساری پیداوار روک دے گی، پھر کوئی چوپایہ اور مویشی زندہ نہیں رہے گا۔

o o o

۱۴۸۲ . حدثنا محمد بن حمير عن ابراهيم بن عبلة قال كان يقال بين يدي خروج الدجال يولد مولود ببيسان من سبط لاوي بن يعقوب في جسده تمثال السلاح السيف والترس والنيزک والسكين

۱۴۸۲﴾ محمد بن حمیر کہتے ہیں کہ ابراہیم بن عبلة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: کہا جاتا ہے کہ دجّال کے خروج سے پہلے لاوی

بن یعقوب کی اَولاد میں سے ایک لڑکا مُقامِ بیسان میں پیدا ہوگا۔ اس کے جسم پر اَسلحے کی تصویریں ہوں گی، تلوار، ڈھال، نیزہ اور چُھری کی تصاویر۔

٥ ٥ ٥

۱۴۸۳. حدثنا الوليد بن مسلم عن عبدالرحمن بن يزيد عن عمير بن هانيء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا صار الناس في فسطاطين فسطاط إيمان لا نفاق فيه وفسطاط نفاق لا ايمان فيه فاذا هما اجتمعا فانظر الدجال اليوم أو غدا.

۱۴۸۳﴿ الولید بن مسلم نے عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت کی ہے کہ عمیر بن ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ جب لوگ دو خیموں میں جمع ہو جائیں: ایک اِیمان کا خیمہ جس میں منافقت کوئی نہیں اور دوسرا منافقت کا خیمہ جس میں اِیمان کوئی نہیں، جب یہ دونوں جمع ہو جائیں تو پھر دجّال کو دیکھنا کہ وہ آج یا کل نکل پڑے گا۔

٥ ٥ ٥

۱۴۸۴. حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن سنان عن أبي الزاهرية عن كثير بن مرة عن ابن عمر رضى الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم انه تخوف الدجال وذكر من علاماته وأماراته ومقدمات أمره حتى ظن الملأ أنه ثائر عليهم من بينهم من النخل أو خارج من النخل عليهم ثم قام لبعض شأنه ثم عاد وقد اشتد تخوف من حضره وبكاؤهم فقال مهيم ثلاثا ما الذي ابكا كم؟ قالوا ذكرت الدجال وقربت أمره حتى ظننا أنه ثائر علينا وانه خارج من النخل علينا، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يخرج وأنا فيكم فأنا حجيجه وان يخرج ولست فيكم فامرؤ حجيج نفسه والله خليفتي على كل مؤمن إحدى عينيه مطموسة والأخرىٰ ممزوجة بالدم كأنها الزهرة

۱۴۸۴﴿ الحکم بن نافع نے سعید بن سنان سے، انہوں نے ابوالزاہریہ سے، انہوں نے کثیر بن مُرّۃ سے روایت کی ہے کہ حضرت اِبن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اَکرم ﷺ نے دجّال سے ڈرایا اور اس کی علامتیں اور نشانیاں اور اس سے پہلے پیش ہونے والے حالات بتائے، حتی کہ مجمع یہ گمان کرنے لگا کہ دجّال قریب کے درختوں کے جُھنڈ میں رُوپوش ہے، اور ابھی وہاں سے اُن پر آ نکلے گا، پھر آپ ﷺ اپنے کسی کام کے لئے تشریف لے گئے، پھر آپ ﷺ واپس آئے اور حاضرین کا خوف اور رونا زیادہ ہو گیا تھا۔ آپ ﷺ نے تین مرتبہ پوچھا کہ تمہیں کیا چیز رُلا رہی ہے؟ لوگوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے دجّال کا تذکرہ کیا اور اس کے معاملے کے قریب آ جانے کا ذِکر کیا! ہم نے سمجھا کہ وہ چُھپا ہوا ہے اور اب اِن درختوں سے ہم پر نکل پڑے گا۔ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ اگر میری موجودگی میں وہ نکلے گا تو مَیں اس کا مُقابلہ کروں گا، اور اگر وہ اس وقت نکلے جب مَیں نہ ہوں تو ہر آدمی اپنی ذات کی طرف سے لڑے گا اور اللہ تعالیٰ میرے بعد ہر مؤمن کا نگہبان ہوگا، اس کی آنکھ مٹائی گئی ہوگی اور دوسری میں خون کی آمیزش ہوگی گویا کہ وہ پھول ہے۔

٥ ٥ ٥

۱۴۸۵. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال تفتح القسطنطنية ثم يأتيهم الخبر بخروج الدجال فيكون باطلا ثم يقيمون ثلث سبع سابوعا فتمسك السماء في تلك السنة ثلث قطرها وفي السنة الثانية ثلثيها وفي الثالثة تمسك قطرها أجمع فلا يبقى ذو ظفر ولا ناب إلا هلك ويقع الجوع فيموتون حتى لايبقى من كل سبعين عشرة ويهرب الناس الى جبال الجوف الى أنطاكية ومن علامات خروج الدجال ريح شرقية ليست بحارة ولا باردة تهدم صنم أسكندرية وتقطع زيتون المغرب والشام من أصولها وتيبس الفرات والعيون والأنهار وينسألها مواقيت الأيام والشهور ومواقيت الأهلة.

۱۴۸۵۔ الحکم بن نافع نے جراح سے روایت کی ہے کہ ارطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: قسطنطنیہ فتح کرلیا جائے گا۔ پھران کے پاس دجّال کے نکلنے کی اطلاع آئے گی تو وہ خبر جھوٹی ہوگی، پھر وہ ٹھہرے رہیں گے تو آسمان اس سال اپنی تہائی بارش روک دے گا اور دوسرے سال دوتہائی روک دے گا اور تیسرے سال ساری بارش روک دے گا۔ پھر کوئی کُھر اور کچلی دانتوں والا باقی نہ رہے گا مگر بھوک سے ہلاک ہوجائے گا۔ سَتّر(70) میں سے دَس(10) بھی باقی نہ رہیں گے، اور لوگ اِنطاکیہ کی جانب جوف کے پہاڑوں کی طرف بھاگیں گے ۔اور دجّال کے خروج کی علامتوں میں سے یہ بھی ہے کہ مشرق سے ہوا چلے گی، جو نہ گرم ہوگی اور نہ ٹھنڈی، اسکندریہ کے بُت کو گرادے گی اور مغرب اور شام کے زیتون کو جڑ سے کاٹ ڈالے گی، اور دریائے فُرات، چشمے اور نہریں سوکھ جائیں گی، اور لوگ دِنوں اور مہینوں اور چاند کے اَوقات بھول جائیں گے۔

۰ ۰ ۰

۱۴۸۶. حدثنا يحيىٰ بن سعيد عن سليمان بن عيسى قال بلغني أن الدجال يخرج بعد فتح القسطنطنية وبعدما يقيم المسلمون فيها ثلاث سنين وأربعة أشهر وعشرا۔

۱۴۸۶۔ یحیٰی بن سعید کہتے ہیں کہ سلیمان بن عیسٰی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ قسطنطنیہ کی فتح کے بعد دجّال کا خروج ہوگا، اس سے پہلے مسلمان قسطنطنیہ میں تین سال چار مہینے دس دن رہیں گے۔

۰ ۰ ۰

۱۴۸۷. حدثنا بقية عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب أن أعرابيا عن أبي الدرداء فاقبل حتى أتى مجلس متم فاذا هو بأبي الدرداء وكعب قاعدين وعندهما ناس، فقال أيكم أبو الدرداء، فقالوا هذا، فقال متى يخرج الدجال؟ قال اللّٰهم غفرا ذرنا عنك فردها عليه مرتين فلما رأى كراهيته عن ما سأله عنه قال اني والله ما جئت يا أبا الدرداء لأسالك مالك ولكن جئت أسالك عن علمك، قال فضرب منكبه كعب ثم قال أيها السائل عن الدجال إذا مارأيت السماء قد قحطت فلم تمطر شيئا ورأيت الأرض قد أجدبت فلم تنبت شيئا ورجعت الأنهار والعيون إلى عناصرها واصفر الريحان فانظر الدجال متى يصبحك أو يمسيك

۱۴۸۷﴾ بقیہ صفوان سے، وہ شُریح بن عُبید سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی معتصم کی مجلس میں آیا۔ وہاں حضرت ابوالدرداء اور حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیٹھے ہوئے تھے اوران کے پاس دوسرے لوگ تھے۔ اس دیہاتی نے پوچھاتم میں ابوالدرداء کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ ہے، اس نے پوچھا کہ دَجّال کب خروج کرے گا؟ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اَے اللہ! ہمیں معاف فرما، ہم سے اے شخص! دُور ہوجا! دیہاتی نے سوال دومرتبہ دُہرایا۔ دیہاتی نے جب دیکھا کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے سوال کو ناپسند کر رہا ہے، تو اس نے کہا کہ اَے ابوالدرداء! اللہ کی قسم مَیں تیرے پاس اس لئے نہیں آیا ہوں کہ تجھ سے مال کا سوال کروں! لیکن میں تیرے پاس تیرے علم کیمتعلق پوچھنے آیا ہوں، تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے کندھے کو تھپتھپایا پھر کہا کہ: اے دَجّال کے متعلق سوال کرنے والے! جب تُو دیکھے کہ قحط پڑ چکا ہے اور بارش بالکل نہیں ہورہی ہے اور زَمین کو دیکھے کہ بنجر ہوگئی ہے اور کچھ نہیں اُگاتی، اور نہریں اور چشمے اپنے عناصر کی طرف لوٹ گئے ہیں، اور ریحان پھول زَرد پڑ چکا ہے تو دَجّال کو دیکھنا کہ صبح یا شام کو آجائے گا۔

○ ○ ○

۱۴۸۸. حدثنا عيسى بن يونس عن اسماعيل بن أبي خالد عن أبيه عن أبي هريرة قال لا تقوم الساعة حتى تفتح مدينة قيصر أو هرقل ويؤذن فيها المؤذنون ويقتسمون الأموال فيها والأترسة فيقبلون بأكثر مال على الأرض فيتلقاهم الصريح وإن الدجال قد خلفكم في أهليكم فيلقون ما معهم فيجيئون فيقاتلونه

۱۴۸۸﴾ عیسیٰ بن یونس نے، اِسماعیل بن ابوخالد سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت اَبوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: قیامت قائم نہ ہوگی جب تک قیصر یا ہرقل کا شہر فتح نہ ہوگا اوراس میں اذان دینے والے اذان نہ دیں گے۔ وہاں وہ ڈھالوں کے ذریعے مال تقسیم کریں گے۔ وہ زَمین پر موجودہ مال مَیں سے زیادہ مال پائیں گے، ان کے پاس چلّانے والا آئے گا کہ دَجّال تمہارے پیچھے تمہارے گھروں میں نکل چکا ہے، جو ان کے پاس مال ہوگا وہ اُسے پھینک دیں گے اور دَجّال سے لڑنے کے لئے چلے جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۴۸۹. حدثنا وكيع عن المسعودي عن حمزة قال حدثني أشياخنا قالوا خرج ابن مسعود فنادى نداء ولم يناجي نجاء فقال الملطاط شط الفرات طريق بقية المؤمنين هراب الدجال فما ينتظرون بالعمل أخروج الدجال فبئس المنظر أم الساعة فالساعة أدهى وأمر ثم أخذ حصاة فقال ما خروجه بأضر على مؤمن ثم أخذ حصاة على ظفرة مما نقص هذه الحصاة من ظفري

۱۴۸۹﴾ وکیع نے المسعودی سے روایت کی ہے کہ حمزہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے ہمارے مشائخ نے فرمایا ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نکلے اور آہستہ نہیں بلکہ چلّا کر کہا کہ "ملطاط" جو کہ فُرات کے کنارے واقع ہے وہ دَجّال سے بھاگنے کے لئے باقی ماندہ مسلمانوں کا راستہ ہوگا۔ یہ لوگ نیک عمل کرنے کے لئے کس چیز کا اِنتظار کررہے ہیں؟ کیا دَجّال کے نکلنے کا؟ تو بُرا ہے جس کا وہ

اِنتظار کررہے ہیں یا قیامت کا اِنتظار کررہے ہیں تو وہ اس سے بھی سخت اور کڑوی بات ہے۔ پھر ایک کنکری لے کر فرمایا کہ دَجّال کا خُروج مؤمن کے لئے معتز نہیں۔ پھر ایک کنکرا پنے ناخن پر لے کر کہا کہ دَجّال کا نکلنا مؤمن کے لئے اتنا بھی نقصان دہ نہیں جتنا کنکر میرے ناخن کے لئے نقصان دہ ہے۔

○ ○ ○

۱۴۹۰. حدثنا رديح بن عطية عن يحيى بن أبي عمرو عن كعب قال يفتحون القسطنطينية فيأتيهم خبر الدجال الى الشام فيجدونه لم يخرج ثم قل ما يلبث حتى يخرج.

۱۴۹۰﴾ ردیح بن عطیہ نے، یحیٰی بن ابو عمرو سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: مسلمان قسطنطیہ فتح کریں گے تو ان کے پاس دَجّال کے نکلنے کی خبر آئے گی۔ وہ شام کی طرف چلے جائیں گے، تو دَجّال نہ نکلا ہوگا۔ پھر وہ کچھ عرصہ ہی رہیں گے کہ دَجّال کا خروج ہو جائے گا۔

○ ○ ○

من أين يكون مخرج الدجال

دَجّال کا خُروج کہاں سے ہوگا؟

۱۴۹۱. حدثنا ضمرة بن ربيعة حدثنا يحيى بن ابي عمرو الشيباني عن عمرو بن عبدالله الحضرمي عن أبي أمامة الباهلي رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج الدجال من خلة بين الشام والعراق

۱۴۹۱﴾ ضمرۃ بن ربیعہ نے، یحیٰی بن ابو عمرو السیبانی سے، انہوں نے حضرت عمرو بن عبداللہ الحضرمی سے روایت کی ہے کہ ابو اُمامۃ الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: دَجّال شام اور عراق کے درمیان خُلۃ سے نکلے گا۔

○ ○ ○

۱۴۹۲. حدثنا أبو أيوب عن أرطاة بن المنذر عن شريح بن عبيد عن كعب قال يأتيهم الخبر بعد فتحها يعني فتح القسطنطنية فيرفضون ما في أيديهم فيخرجون فيجدونه باطلا لا يخرج الدجال الا بعدها تتعلق به حية الى جانب البحر ثم يخرج

۱۴۹۲﴾ ابوایوب نے، ارطاۃ بن المنذر سے، انہوں نے شُریح بن عُبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجاہدین کے پاس قسطنطیہ کے فتح کے بعد دَجّال کے نکلنے کی خبر آئے گی، وہ جو کچھ اُن کے ہاتھوں میں ہوگا اُنہیں وہ پھینک دیں گے، اور دَجّال کی طرف نکل پڑیں گے، بعد میں اس خبر کو وہ جھوٹا پائیں گے، دَجّال اس کے بعد نکلے گا، اُس کے ساتھ ایک سانپ لٹکا ہوا ہوگا اور وہ سمندر کے کنارے سے نکلے گا۔

○ ○ ○

۱۴۹۳. حدثنا بقية عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب قال تتعلق بالدجال حية الى جانب ساحل البحر ثم يخرج

۱۴۹۳﴿بقیہ نے صفوان سے، انہوں نے شُریح بن عُبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دجّال ساحلِ سمندر سے اِس حال میں نکلے گا کہ اُس کے ساتھ ایک سانپ چمٹا ہوا ہوگا۔

○ ○ ○

۱۴۹۴. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن بكر بن سوادة أن عبدالرحمن بن أوس المزني حدثه عن أبي هريرة قال يخرج الدجال من قرية هي بالعراق فيفترق الناس عند خروجه فتقول فرقة منهم هلم الى الشام هلم الى اخوانكم

۱۴۹۴﴿رُشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے بکر بن سودۃ سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن اوس المزنی سے روایت کی ہے کہ حضرت اَبی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دجّال ایک بستی سے نکلے گا جو عراق میں ہے، اُس کے نکلنے کے بعد لوگوں میں اختلاف ہوگا۔ ان میں ایک جماعت کہے گی شام کی طرف چلو! اپنے بھائیوں کی طرف چلو!۔

○ ○ ○

۱۴۹۵. حدثنا علي بن عاصم عن يحيى أبي زكريا عن قتادة عن سعيد بن المسيب عن أبي بكر الصديق رضى الله عنه قال يخرج الدجال من مرو من يهوديتها

۱۴۹۵﴿علی بن عاصم، یحییٰ ابو زکریا سے، انہوں نے قتادۃ سے، انہوں نے سعید بن المسیب سے روایت کی ہے کہ: ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرماتے ہیں کہ دجّال یہودیوں کے مُرو سے خُروج کرے گا۔

○ ○ ○

۱۴۹۶. حدثنا يزيد بن هارون عن سعيد عن قتادة عن ابن المسيب عن أبي بكر الصديق رضى الله عنه قال يخرج الدجال من خراسان.

۱۴۹۶﴿یزید بن ہارون نے، سعید سے، انہوں نے قتادۃ سے، انہوں نے ابن المسیب سے روایت کی ہے کہ ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دجّال خُراسان سے نکلے گا۔

○ ○ ○

۱۴۹۷. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عمن حدثه عن كعب قال مولد الدجال بقرية من قرى مصر يقال له قوس وهي بسرى

۱۴۹۷﴿الحکم بن نافع نے جراح سے، اور وہ اُس شخص سے روایت کرتے ہیں جس سے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ دجّال کی پیدائش کی جگہ مصر کی بستیوں میں سے ایک بستی ہے جسے "قوس" کہا جاتا تھا، اور اَب بسریٰ کہا جاتا ہے۔

○ ○ ○

۱۴۹۸. قال الحكم وأخبرني عبدالله عن يزيد بن حمير عن جبير بن نفير وشريح والمقدام وعمرو بن الأسود وكثير بن مرة قالوا ليس هو إنسان إنما هو شيطان

۱۴۹۸﴿الحکم نے عبداللہ سے انہوں نے یزید بن حمیر سے روایت کی ہے کہ جبیر بن نفیر اور شُریح اور المقدام اور عمرو بن اسود

اور کثیر بن مُرّۃ سب فرماتے ہیں کہ دجّال انسان نہیں ہے وہ تو شیطان ہے۔

○ ○ ○

١٤٩٩. حدثنا الوليد عن حنظلة عن سالم عن أبيه قال هو ابن صائد الذي ولد بالمدينة

۱۴۹۹﴾ الولید نے، حنظلۃ سے، وہ سالم سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ دجّال ابن صائد ہے، جو کہ مدینہ میں پیدا ہوا۔

○ ○ ○

١٥٠٠. حدثنا وكيع عن سفيان عن أبي المقدام عن زيد بن وهب عن عبدالله قال الدجال يخرج من كوثى

۱۵۰۰﴾ وکیع نے سُفیان سے، انہوں نے ابو المقدام سے، انہوں نے زید بن وَہب سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دجّال کوثیٰ سے نکلے گا۔

○ ○ ○

١٥٠١. حدثنا يزيد بن هارون عن المبارك عن الحسن قال يخرج جيش من خراسان يعقبهم الدجال

۱۵۰۱﴾ یزید بن ہارون نے المبارک سے روایت کی ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک لشکر خراسان سے نکلے گا اور اُن کے بعد دجّال کا خروج ہوگا۔

○ ○ ○

١٥٠٢. حدثنا عيسى بن يونس عن الأعمش عن عبدالرحمن بن ثروان عن الهيثم أبي العريان قال سمعت عبدالله بن عمرو يقول يخرج الدجال من كوثى

۱۵۰۲﴾ عیسیٰ بن یونس نے اعمش سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن ثروان سے روایت کی ہے کہ ہیثم ابی العریان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مَیں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا، وہ فرما رہے تھے کہ دجّال ''کوثیٰ'' سے نکلے گا۔

○ ○ ○

١٥٠٣. قال معمر عن محمد بن شبيب عن العريان بن الهيثم عن عبدالله بن عمرو أنه قال يخرج الدجال من كوثى.

۱۵۰۳﴾ معمر نے محمد بن شبیب سے، انہوں نے العریان بن الہیثم سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ دجّال ''کوثیٰ'' سے نکلے گا۔

○ ○ ○

١٥٠٤. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي قيس عن الهيثم بن الأسود قال قال لي عبدالله بن عمرو وهو عند معاوية تعرفون أرضا قبلكم يقال لها كوثى كثيرة السباخ قلت نعم قال منها يخرج الدجال

۱۵۰۴﴾ ابو معاویہ نے، اعمش سے، انہوں نے ابو قیس سے روایت کی ہے کہ الہیثم بن اسود رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

مجھے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہمانے فرمایا جب وہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے، تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ کیاتم کُوثی نامی ایک زمین جوتمہاری طرف ہے اُسے جانتے ہو؟ جہاں پہ بکثرت درندے ہوتے ہیں؟ میں نے کہاجی ہاں! فرمایاوہاں سے دجّال نکلے گا۔

۞ ۞ ۞

۱۵۰۵. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن ابن طاوس عن أبيه قال يخرج الدجال من العراق

۱۵۰۵﴾ عبدالرزاق نے معمر سے روایت کی ہے کہ ابن طاؤس رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ دجّال ''عراق'' سے نکلے گا۔

۞ ۞ ۞

۱۵۰٦. قال معمر وأخبرنا قتادة عن شهر بن حوشب سمع عبدالله بن عمرو رضى الله عنهما سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول سيخرج ناس من قبل المشرق ويقرأون القرآن لا يجاوز تراقيهم كلما خرج منهم قرن قطع حتى عدها النبي صلى الله عليه وسلم زيادة على عشر مرات كلما خرج منهم قرن قطع حتى يخرج الدجال في بقيتهم

۱۵۰٦﴾ معمر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبردی شہر بن حوشب نے، اُنہوں نے، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سُنا ہے، اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ مشرق کی طرف کچھ لوگ نکلیں گے جو قرآن پڑھیں گے۔ وہ اُن کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا، جب بھی اُن میں سے ایک جماعت نکلے گی وہ ختم ہوتی جائے گی، یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے دس (10) سے زیادہ جماعتیں گنوائیں۔ جب بھی اُن میں سے کوئی جماعت نکلے گی تو وہ ختم ہوجائے گی۔

۞ ۞ ۞

دجّال کا خُروج اور اُس کی سیرت اور اُس کے ہاتھوں جو شر و فساد برپا ہوگا اُس کا ذکر

خروج الدِجال وسيرته وما يجري على يديه من الفساد

۱۵۰۷. حدثنا عبدالصمد بن عبدالوارث عن حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن أبي عثمان عن كعب قال أول ماء يرده الدجال سنام جبل مشرف على البصرة وماء إلى جنبه كثير السافِ ، يعني الرمل هو أول ماء يرده الدجال

۱۵۰۷﴾ عبدالصمد بن عبدالوارث نے حماد بن سلمۃ سے، انہوں نے علی بن زید سے، انہوں نے ابو عثمان سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ: سب سے پہلا چشمہ جہاں دجّال جائے گا وہ بصرہ کے ایک اُونچے پہاڑ کی چوٹی پر ہوگا، وہ ایسا چشمہ ہوگا جس کے کنارے پر بہت زیادہ ریت ہوگی۔ یہ پہلا چشمہ ہوگا جس پر دجّال جائے گا۔

۞ ۞ ۞

۱۵۰۸. حدثنا أبو اسحاق الأقرع عن همام عن قتادة عن عكرمة عن ابن عباس عن أبي بكر رضي الله عنه قال يخرج الدجال من قبل المشرق من أرض يقال لها خراسان

۱۵۰۸: ابو اسحاق اقرع نے ہمام سے، انہوں نے قتادۃ سے، انہوں نے عکرمۃ سے، انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: دجّال مشرقی خراسان نامی زمین سے خروج کرے گا۔

✿ ✿ ✿

۱۵۰۹. حدثنا يحيى بن سعيد العطار عن سليمان بن عيسى قال بلغني أن الدجال يخرج من جزيرة أصبهان في البحر يقال لها ماطوله

۱۵۰۹: یحییٰ بن سعید العطار کہتے ہیں کہ سلیمان بن عیسیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ دجّال اصبہان کے ایک ماطولہ نامی سمندری جزیرے سے خروج کرے گا۔

✿ ✿ ✿

۱۵۱۰. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن ابن طاوس عن ابيه قال يخرج الدجال من العراق.

۱۵۱۰: عبدالرزاق نے معمر سے انہوں نے ابن طاؤس رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ: دجّال عراق سے نکلے گا۔

✿ ✿ ✿

۱۵۱۱. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي قيس عن الهيثم بن الأسود قال قال لي عبدالله بن عمرو وهو عند معاوية تعرفون أرضا قبلكم يقال لها كوثا كثيرة السباخ قلت منها يخرج الدجال

۱۵۱۱: ابومعاویہ نے، الاعمش سے، انہوں نے ابوقیس سے روایت کی ہے کہ ہیثم بن اسود رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جبکہ وہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے کہ کیا تم ایک ''کوثی'' نامی زمین جو تمہاری طرف ہے اُسے جانتے ہو؟ جہاں پر بکثرت درندے ہوتے ہیں؟ میں نے کہا جی ہاں! فرمایا وہاں سے دجّال نکلے گا۔

✿ ✿ ✿

۱۵۱۲. حدثنا ضمرة حدثنا عبدالله بن شوذب عن أبي التياح عن خالد بن سبيع عن حذيفة بن اليمان رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يخرج الدجال ثم عيسى ابن مريم عليهما السلام

۱۵۱۲: ضمرۃ نے عبداللہ بن شوذب سے، انہوں نے ابوالتیاح سے، انہوں نے خالد بن سبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: پہلے دجّال نکلے گا پھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام آئیں گے۔

✿ ✿ ✿

۱۵۱۳. حدثنا عبدالرزاق وابن مهدي عن سفيان عن سلمة ابن كهيل عن أبي صادق عن عبدالله قال أول أهل أبيات يفرعهم الدجال أهل الكوفة

۱۵۱۳﴾ عبدالرزاق اور ابن مہدی نے سُفیان سے، انہوں نے سلمۃ ابن کہیل سے، انہوں نے ابوصادق سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: سب سے پہلے گھروں والے جنہیں دجّال ڈرائے گا وہ کوفہ والے ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۵۱۴ . حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن قتادة عن شهر بن حوشب عن أسماء بنت يزيد الأنصارية رضى الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيتي فذكر الدجال فقال ان من أشد فتنة أنه يأتي الأعرابي فيقول أرأيت إن أحييت ابلك ألست تعلم أني ربك فيقول نعم قال فتمثل له الشياطين نحو إبله كأحسن ما تكون ضروعا وأعظمه أسمة ويأتي الرجل وقد مات أبوه ومات أخوه فيقول أرأيت إن أحييت لك اباك واخاك ألست تعلم أني ربك فيقول بلى فتمثل له الشياطين نحو أبيه وأخيه ثم خرج النبي صلى الله عليه وسلم لحاجة ثم رجع والقوم في اهتمام وغم بما حدثهم قال فأخذ بلحمتي الباب وقال مهيم أسماء، فقالت أسماء يا رسول الله لقد خلعت أفئدتنا بذكر الدجال فقال ان يخرج وأنا فيكم حي فأنا حجيجه وإلا فان ربي خليفتي على كل مؤمن، فقالت أسماء يا رسول الله والله انا لنعجن عجيننا فما نخبزها حتى نجوع فكيف بالمؤمنين يومئذ قال يجزيهم ما يجزي اهل السماء التسبيح والتقديس

۱۵۱۴﴾ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے قتادۃ سے، انہوں نے شہر بن حوشب سے روایت کی ہے کہ اسماء بنت زید انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تھے۔ آپ ﷺ نے دجّال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اُس کا فتنہ بہت سخت ہوگا، وہ دیہاتی کے پاس آئے گا اور اُسے کہے گا کہ اگر مَیں تیرے اُونٹوں کو زندہ کردوں تو کیا تجھے یقین نہ ہوگا کہ مَیں تیرا ربّ ہوں؟ دیہاتی کہے گا کیوں نہیں! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ پھر شیاطین اُس دیہاتی کے اُونٹوں کی شکل اِختیار کریں گے، جن کے تھن بھی اَچھے ہوں گے اور اُن کے کوہان بھی بڑے ہوں گے۔ دجّال کسی اور شخص کے پاس آئے گا جس کے والد اور بھائی فوت ہو چکے ہوں گے، دجّال اُسے کہے گا کہ اگر مَیں تیرے والد اور تیرے بھائی کو زندہ کردوں تو کیا تجھے یقین نہ ہوگا کہ مَیں تیرا ربّ ہوں؟ وہ کہے گا کیوں نہیں! پھر شیاطین اُس کے والد اور بھائی کی شکل اِختیار کریں گے۔ پھر آپ ﷺ کسی حاجت سے تشریف لے گئے اور سارے لوگ اِن باتوں کی وجہ سے غم اور پریشانی میں تھے، آپ ﷺ واپس آئے اور دروازے دونوں کواڑوں کو پکڑ کر فرمایا: اَے اَسماء! اِن لوگوں کو کیا ہوگیا ہے؟ حضرت اسماء نے کہا کہ اَے اللہ کے رسول ﷺ! دجّال کے تذکرے کی وجہ سے ہمارے دل نکل گئے، آپ ﷺ نے فرمایا اگر دجّال میری زندگی میں نکلے گا تو مَیں اُس سے مقابلہ کروں گا، ورنہ میرا ربّ میرے بعد ہر مؤمن کا نگہبان ہے، حضرت اَسماء نے کہا اَے اللہ کے رسول ﷺ! ہم تو آٹا گوندتے ہیں، جب ہم بھوکے ہوتے ہیں کہ اُس کی روٹی بناتے ہیں تو اُس وقت جب مؤمنین بھوکے ہوں گے تو وہ کیا کریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اُن کے لئے وہ بات کافی ہوگی جو آسمان والوں کے لئے کافی ہے، یعنی تسبیح اور تقدیس کرنا۔

○ ○ ○

۱۵۱۵. عبد الله بن نميدو عبدالله بن المبارک قالا أخبرنا سفيان الثوري حدثنا سلمة بن كهيل عن أبي الزعراء قال ذكر الدجال عند عبدالله بن مسعود فقال عبدالله تفترقون أيها الناس لخروجه ثلاث فرق فرقة تتبعه وفرقة تلحق بأرض آبائها بمنابت الشيخ وفرقة تأخذ شط الفرات يقاتلهم وحتى يجتمع المؤمنون بغرب الشام فيبعثون اليه طليعة منهم فارس على فرس أشقر أو أبلق فيقتلون فلا يرجع منهم بشر قال سلمة فحدثني أبو صادق عن ربيعة بن ناجد أن عبدالله بن مسعود قال فرس أشقر ثم قال عبدالله ويزعم أهل الكتاب أن المسيح عيسى ابن مريم عليهما السلام ينزل فيقتله قال أبو الزعراء ما سمعت عبدالله يذكر عن أهل الكتاب حديثا غير هذا قال ثم يخرج يأجوج ومأجوج.

۱۵۱۵﴿ عبداللہ بن نُمیر اور عبداللہ بن المبارک نے سُفیان الثوری سے، انہوں نے سلمۃ بن کہیل سے روایت کی ہے کہ ابو الذعراء رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس دَجّال کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا اَے لوگو! دَجّال کے خُروج کے وقت تم تین جماعتوں میں بَٹ جاؤ گے، ایک جماعت تو اُس کی پیروی کرے گی اور دوسری جماعت اپنے آباء و اَجداد کی زَمین جہاں پہ کھیت اُگتے ہیں وہاں چلے جائیں گے، اور تیسری جماعت دَریائے فُرات کے کنارے رہے گی، دَجّال اُن سے لڑے گا اور وہ دَجّال سے لڑیں گے، یہاں تک تمام مسلمان شام کے مغربی حصے میں جمع ہو جائیں گے، وہ دَجّال کی طرف اپنا ایک دَستہ بھیجیں گے جس کا شہ سوار چتکبرے رَنگ کے گھوڑے پر سوار ہوگا، وہ لڑیں گے اور اُن میں سے کوئی بھی واپس نہ آئے گا، پھر حضرت عبداللہؓ نے فرمایا اور اہلِ کتاب یہ گمان کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ اِبن مریم علیہما السلام نُزول فرما کر دَجّال کو قتل کریں گے۔ ابو الزعراء کرتے ہیں کہ مَیں نے حضرت عبداللہؓ کو سوائے اس حدیث کے، کبھی اہل کتاب کی حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سُنا حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ پھر یاجوج اور ماجوج نکلیں گے۔

۞ ۞ ۞

۱۵۱۶. حدثنا ضمرة بن ربيعة حدثنا يحيى بن ابي عمرو السيباني عن عمرو بن عبدالله الحضرمي عن أبي أمامة الباهلي رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا خرج الدجال عاث يمينا وعاث شمالا يا عباد الله فأثبتوا فانه يبتدي فيقول أنا نبي ولا نبي بعدي ثم يثني فيقول أنا ربكم ولن تروا ربكم حتى تموتوا وانه أعور وليس ربكم بأعور وان بين عينيه مكتوب كافر يقرأه كل مؤمن وان من فتنته أن معه جنة ونار فناره جنة وجنته نار فمن ابتلى بناره فليقرأ بفواتح سورة الكهف وليستغث بالله تكون عليه بردا وسلاما كما كانت النار على ابراهيم عليه السلام بردا وسلاما وان من فتنة أن معه شياطين تمثل له على صور الناس فيأتي الأعرابي، فيقول أرأيت ان بعثت لک أباک وأمک أتشهد أني ربک، فيقول نعم فتمثل له شياطينه على صورة أبيه وأمه فيقولون له يا بني اتبعه فانه ربک وان من فتنة أن

يسلط على نفس فيقتلها ويحييها ولن يعود لها بعد ذلک ولن يصنع ذلک بنفس غيرها يقول انظروا عبدي فاني أبعثه الآن فيزعم أن له ربا غيري فيبعثه فيقول له من ربک، فيقول له ربي الله وأنت الدجال عدو الله، وان من فتنته يقول للأعرابي أرأيت ان بعثت لک ابلک أتشهد اني ربک فيقول نعم فتمثل له الشياطين على صورة إبله، وان من فتنته أن يأمر السماء أن تمطر فتمطر ويأمر الأرض أن تنبت فتنبت وأن يمر بالحي فيكذبونه فلا تبقى لهم سائمة إلا هلكت ويمر بالحي فيصدقونه فيأمر السماء أن تمطر لهم والأرض أن تنبت لهم فتنبت فتروح إليهم مواشيهم من يومهم ذلک أعظم ما كانت وأسمنه أمده خواصر وادره ضروعا

۱۵۱٦: ضمرة بن ربیعہ نے یحییٰ بن ابوعمرو الشیبانی سے، انہوں نے عمرو بن عبداللہ الحضرمی سے روایت کی ہے کہ ابو اُمامۃ الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے جب دجّال نکلے گا تو وہ اپنے دائیں اور بائیں طرف کو تباہ کرے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ پھر آپ ﷺ نے اللہ کی حمد وثناء کی اور فرمایا کہ دجّال کہے گا کہ مَیں تمہارا ربّ ہوں، حالانکہ تم اپنے ربّ کو مَرنے سے پہلے ہرگز نہیں دیکھ سکتے، دجّال کانا ہوگا حالانکہ تمہارا ربّ کانا نہیں، اور دجّال کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا جسے ہر مومن پڑھ لے گا۔ اور دجّال کے فتنے میں سے یہ بھی ہے کہ اُس کے پاس جنت اور آگ ہوگی، اُس کی آگ دَرحقیقت جنت ہوگی اور اُس کی جنت درحقیقت آگ ہوگی، جو شخص اُس کی آگ میں مُبتلا کیا جائے تو اُسے چاہیے کہ سورۂ کہف کی اِبتدائی آیتیں پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگے تو وہ آگ اُس پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہوجائے گی، جیسے حضرت اِبراہیم علیہ السلام پر آگ ٹھنڈی اور سلامتی والی ہوئی تھی، اور دجّال کے فتنے میں سے یہ بھی ہے کہ اُس کے ساتھ شیاطین ہوں گے جو لوگوں کی شکلیں بنائیں گے، دجّال ایک دیہاتی کے پاس آئے گا اور کہے گا کہ اگر میں تیرے باپ اور ماں کو دوبارہ زِندہ کردوں تو کیا تو گواہی دے گا کہ مَیں تیرا ربّ ہوں؟ تو وہ دیہاتی کہے گا جی ہاں! پھر شیاطین اُس کے والد اور ماں کی شکل اختیار کریں گے، اور اُس دیہاتی سے کہیں گے اَے میرے بیٹے اِس دجّال کی پیروی کر یہ تیرا ربّ ہے، اور دجّال کے فتنے میں سے یہ بھی ہے کہ وہ ایک شخص پر مُسلط کردیا جائے گا اور اُسے قتل کردے گا اور پھر اُسے زِندہ کرے گا اور پھر ہرگز دوبارہ ایسا نہ کرسکے گا، اور اِس شخص کے علاوہ کسی اور کے ساتھ وہ ہرگز ایسا نہ کرپائے گا، دجّال کہے گا دیکھو میرے بندو! مَیں اِس شخص کو دوبارہ زِندہ کرتا ہوں، اِس کا گمان یہ تھا کہ میرے علاوہ بھی کوئی رَبّ ہے پھر دجّال اُسے زِندہ کرے گا اور اُس سے پوچھے گا تیرا ربّ کون ہے؟ وہ شخص کہے گا میرا ربّ اللہ ہے اور تو دجّال اللہ کا دُشمن ہے۔ اور دجّال کے فتنے میں سے یہ بھی ہے کہ وہ دیہاتی سے کہے گا اگر میں تیرے اُونٹ کو دوبارہ زِندہ کردوں تو کیا تُو گواہی دے گا کہ مَیں تیرا ربّ ہوں؟ تو وہ دیہاتی کہے گا کہ جی ہاں! پھر شیاطین اُس کے اُونٹ کی شکل اِختیار کرلیں گے، اور دجّال کے فتنے میں سے یہ بھی ہے کہ وہ آسمان کو بَرسنے کا حکم دے گا تو آسمان بَرسے گا، اور زَمین کو اُگانے کا حکم دے گا تو وہ اُگائے گی، وہ ایک خاندان پر گُزرے گا جو اُس کو جھٹلائیں گے تو اُن کے جتنے اُونٹ ہوں گے وہ سارے کے سارے ہلاک ہوجائیں گے، اور ایک دوسرے خاندان پر گُزرے گا جو اُس کی تصدیق کرے گا تو وہ آسمان کو حکم دے گا کہ اِن پر بارش بَرسا اور زَمین کو حکم

دے گا کہ اِن کے لئے پیداوار اُگا۔ پھر زمین پیداوار اُگائے گی، جن میں اُن کے چوپائے چرا کریں گے، اُس وقت وہ پہلے سے کافی بڑے اور موٹے ہوجائیں گے، اور اُن کے تھن بڑے ہوجائیں گے۔

٭٭٭

١٥١٧. حدثنا بقية بن الوليد عن صفوان بن عمرو عن شريح بن عبيد عن كعب قال اذا نزل الدجال الأردن دعا بجبل طور وثابور وجبل الجودي حتى ينتطحن والناس ينظرون اليهما كما تنتطح الثورين أو الكبشين ويقول عودا مكانكما

١٥١٧ بقیہ بن الولید نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے شُریح بن عُبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب دجّال اُردن پہنچے گا تو جبلِ طُور اور ثابور اور جبلِ جودی کو بلائے گا حتی کہ وہ ایک دوسرے سے ایسے ٹکرائیں گے جیسے دو بیل یا دو دُنبے ایک دوسرے کو سینگ مارتے ہیں، اور لوگ یہ سب معاملہ دیکھیں گے، پھر دجّال اُن پہاڑوں سے کہے گا کہ اپنی جگہ واپس چلے جاؤ۔

٭٭٭

١٥١٨. حدثنا سويد بن عبدالعزيز عن اسحا ق بن عبدالله بن أبي فروة عن مكحول عن حذيفة وابن شابور عن النعمان بن المنذر عن مكحول عن حذيفة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج الدجال عدو الله ومعه جنود من اليهود وأصناف الناس معه جنة ونار ورجال يقتلهم ثم يحييهم معه جبل من ثريد ونهر من ماء واني سأنعت لكم نعته أن يخرج ممسوح العين في جبهته مكتوب كافر يقرأه كل من يحسن الكتاب ومن لا يحسن فجنته نار وناره جنة وهو المسيح الكذاب ويتبعه من نساء اليهود ثلاثة عشر آلاف امرأة فرحم رجلامنع سفيهه أن تتبعه والقوة عليه يومئذ بالقرآن فان شأنه بلاء شديد يبعث الله الشياطين من مشارق الأرض ومغار بها فيقولون له استعن بنا على ما شئت فيقول لهم انطلقوا فأخبروا الناس أني ربهم وأني قد جئتهم بجنتي وناري فتنطلق الشياطين فيدخل على الرجل أكثر من مائة شيطان فيتمثلون له بصورة والده وولد واخوته ومواليه ورقيقه فيقولون يا فلان أتعرفنا، فيقول لهم الرجل نعم هذا أبي وهذه أمي وهذه أختي وهذا أخي ويقول الرجل ما نبأكم فيقولون بل أنت فأخبرنا ما نبؤك فيقول الرجل انا قد أخبرنا أن عدو الله الدجال قد خرج، فتقول له الشياطين مهلا لا تقل هذا فانه ربكم يريد القضاء فيكم هذه جنته قد جاء بها وناره ومعه الأنهار والطعام فلا طعام الا ما كان قبله الا ما شاء الله فيقول الرجل كذبتم ما أنتم الا شياطين وهوالكذاب قد بلغنا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد حدث حديثكم وحذرنا وأنبأنا به فلا مرحبا بكم أنتم الشياطين وهو عدو الله وليسوقن الله عيسى ابن مريم حتى يقتله فيخسؤا فينقلبوا خائبين ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما

أحدثكم هذه لتعقلوه وتفقهوه وتعوه وأعلموا عليه وحدثوا به من خلفكم فليحدث الآخر الآخر فان فتنته أشد الفتن

۱۵۱۸ سوید بن عبدالعزیز نے اسحاق بن عبداللہ بن ابوفروۃ سے، انہوں نے مکحول سے، انہوں نے حذیفۃ سے روایت کی ہے کہ: ابن شابور نے، النعمان بن المنذر سے، انہوں نے مکحول سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ دجّال اللہ کا دشمن خروج کرے گا۔ اُس کے ساتھ یہودیوں کے لشکر اور مختلف قسم کے لوگ ہوں گے، اُس کے پاس جنت اور آگ ہوگی، وہ بہت سے مردوں کو قتل کرے گا۔ پھر اُنہیں زندہ کرے گا اور اُس کے پاس ثرید کا ایک پہاڑ اور پانی کی ایک نہر ہوگی، اور میں تمہارے سامنے اُس کی حالت بیان کرتا ہوں کہ وہ خروج کرے گا اس حال میں کہ اُس کی ایک آنکھ کانی ہوگی، اُس کے پیشانی پر کافر لکھا ہوا ہوگا، جسے ہر شخص خواہ وہ اچھی طرح پڑھنا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو ضرور پڑھ لے گا، اُس کی جنت درحقیقت آگ ہوگی اور اُس کی آگ درحقیقت جنت ہوگی، وہ مسیح کذّاب ہوگا، یہودیوں کی تیرہ 13 ہزار عورتیں اُس کے پیچھے چلیں گی، اللہ رحم کرے اُس آدمی پر جو اپنے بے وقوفوں کو اُس کی پیروی کرنے سے منع کرے گا، اور اُس کے پاس قرآن کی طاقت ہوگی، دجّال کی حالت سخت مصیبتوں والی ہوگی، اللہ تعالیٰ مشرق اور مغرب کے شیاطین کو بھیج دے گا۔ وہ دجّال سے کہیں گے جس چیز کے خلاف آپ ہماری مدد حاصل کرنا چاہتے ہو مدد حاصل کرلو؟ دجّال اُنہیں کہے گا جاؤ لوگوں کو خبر دو کہ میں اُن کا رَبّ ہوں، اور میں اُن کے پاس اپنی جنت اور دوزخ کے ساتھ آیا ہوں، وہ شیطان چلے جائیں گے اور ایک آدمی کے اُوپر سو(100) سے زیادہ شیطان داخل ہوں گے۔ اُس کے سامنے اُس کے والد، اَولاد، بھائیوں، والی اور غلاموں کی شکل اختیار کر کے آئیں گے، اور اُس سے کہیں گے کہ اَے فلاں کیا تو ہمیں جانتا ہے؟ تو وہ شخص کہے گا ہاں یہ میرا باپ ہے، یہ میری ماں ہے، یہ میری بہن ہے، یہ میرا بھائی ہے، تو وہ آدمی کہے گا تمہارے پاس کیا اِطلاع ہے؟ تو شیاطین کہیں گے تو ہمیں بتا کہ تجھے کیا اِطلاع پہنچی ہے؟ تو وہ شخص کہے گا ہمیں تو بتایا گیا ہے کہ اللہ کا دشمن دجّال نکل چکا ہے، تو شیاطین کہیں گے خاموش ہو جاؤ۔ ایسی بات نہ کرو۔ وہ تم لوگوں کا رَبّ ہے وہ تمہارے درمیان فیصلے کے اِرادے سے آیا ہے، یہ اُس کے ساتھ اُس کی جنت ہے جسے وہ لے کر آیا ہے اور اُس کی جہنم ہے، اور اُس کے پاس نہریں اور کھانا ہے، اور کہیں کھانا نہیں ہوگا مگر وہی جو دجّال کی طرف ہوگا، مگر جو اللہ تعالیٰ چاہے، تو وہ شخص کہے گا کہ تم جھوٹ کہتے ہو تم لوگ درحقیقت شیاطین ہو، اور وہ دجّال تو جھوٹا ہے اور ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تمہاری باتوں کے متعلق بتایا ہے اور ہمیں آگاہ کیا ہے اور ڈرایا ہے، تم یہ شیاطین کے لئے کوئی خوش آمدید نہیں ہے، اور وہ دجّال اللہ کا دشمن ہے، اور اللہ تعالیٰ حضرت عیسٰی بن مریم علیہما السلام کو ضرور لے کر آئیں گے، تاکہ وہ دجّال کو قتل کردیں، وہ شیاطین رُسوا ہو اور ناکام ہو کر واپس چلے جائیں گے، آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہیں یہ بات اس لئے بتا رہا ہوں تاکہ تم سمجھو، غور کرو، اسے یاد کرو، اس پر عمل کرو، اور اپنی اولاد کے سامنے بیان کرو، ہر آنے والے دوسرے آنے والے کو بتائے، بے شک دجّال کا فتنہ تمام فتنوں میں سخت تر ہے۔

○ ○ ○

١٥١٩. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن اسماعيل بن ابراهيم عن أبي فراس عن عبدالله بن عمرو قال الدجال أزب الذراعين قصير البنان ممسوح القفا ممسوح العين مكتوب بين عينيه كافر

۱۵۱۹﴾ رُشدین نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے اسماعیل بن ابراہیم سے، انہوں نے ابوفراس سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ دجّال چوڑے بازوں والا، چھوٹے قد والا ہوگا، اُس کی گردن برابر کی گئی ہوگی، اور اُس کی ایک آنکھ اندھی ہوگی، اور اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہوگا۔

٭٭٭

١٥٢٠. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن بكر بن سوادة حدثني لقيط بن مالك أن المؤمنين يوم يخرج الدجال إثنا عشر ألف رجل وسبعة آلاف امرأة وسبع مائة أو ثمان مائة امرأة

۱۵۲۰﴾ رُشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے بکر بن سوادۃ سے روایت کی ہے کہ لقیط بن مالک کہتے ہیں کہ: مسلمان دجّال کے خُروج کے زمانے میں بارہ (12) ہزار مَرد اور سات ہزار سات (7) سو یا آٹھ سو (800) عورتیں ہوں گی۔

٭٭٭

١٥٢١. قال بكر بن سوادة وأخبرني صالح بن حيوان عن عبدالله بن عمرو قال مقدمة الدجال سبعون ألفا أسرع وأجرأ من النمران، فقال رجل من يستطيع هؤلاء، فقال لا أحد الا الله

۱۵۲۱﴾ بکر بن سوادۃ نے صالح بن حیوان سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ دجّال کے لشکر کے اَگلے حصے میں سَتّر (70) ہزار تیز اور بہادُر چیتے ہوں گے، تو ایک شخص نے کہا کہ اِن کے مقابلے کی طاقت کون رکھے گا؟ فرمایا کوئی نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے۔

٭٭٭

١٥٢٢. حدثنا عبدالقدوس عن اسماعيل بن عياش عن أبي بكر بن أبي مريم الغساني حدثني الهيثم بن مالك الطائي رفع الحديث قال يلي الدجال بالعراق سنتين يحمد فيها عدله وتشرأب الناس اليه فيصعد يوما المنبر فيخطب بها ثم يقبل عليهم فيقول لهم ما آن لكم أن تعرفوا ربكم فيقول له قائل ومن ربنا فيقول أنا فينكر منكر من الناس من عباد الله قوله فيأخذه فيقتله وينزل عليه ملكان من السماء فيقول أحدهما له حين يقول أنا ربكم كذب ويقول له صاحبه صدق مصدقا لصاحبه فمن أراد الله به الهدى ثبته وعلم أن الملك انما يصدق صاحبه ومن أراد الله ضلالته شبه عليه فقال ان الملك حين يصدق صاحبه انما يصدق الدجال ترتيبا لضلالته ثم يسير الدجال فمن أجابه امر السماء فأمطرتهم ومن خالفه أصبحوا وقد تبعت أموالهم كلها الدجال وجل تبعه اليهود والأعراب ويقتر على المسلمين ويضيق عليهم حتى يبلغهم الجهد وحتى أن أهل البيت لهم العدد

تعشيهم العنز الواحدة.

۱۵۲۲ عبدالقدوس نے، اسماعیل بن عیاش سے، انہوں نے ابوبکر بن ابو مریم الغسانی سے روایت کی ہے کہ ہیثم بن مالک الطائی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: دجّال دو سال تک عراق کا امیر رہے گا، اُس میں اُس کے اِنصاف کی تعریف کی جائے گی، اور لوگ اُس سے متاثر ہوں گے، ایک دِن وہ منبر پر چڑھ کر خطبہ دے گا، لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر کہے گا کیا اَبھی تک تمہارا وقت نہیں آیا کہ تم اپنے ربّ کو پہچان لو؟ تو ایک کہنے والا کہے گا ہمارا ربّ کون ہے؟ تو وہ کہے گا مَیں ہوں! تو اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ اُس کی بات کا اِنکار کرے گا۔ تو وہ اُسے پکڑ کر قتل کرے گا، اور دجّال پر آسمان سے دو فرشتے آئیں گے، تو جب دجّال کہے گا کہ مَیں تمہارا ربّ ہوں، تو ایک فرشتہ کہے گا تُو جھوٹ بولتا ہے، اور دوسرا فرشتہ اپنی ساتھی فرشتے کی تصدیق کرتے ہوئے کہے گا تُو سچ کہتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ جنہیں ہدایت پر ثابت قدم رکھنا چاہے گا تو اُنہیں تو یقین ہوگا، یہ فرشتہ اپنے ساتھی فرشتے کی تصدیق کر رہا ہے، اور جس کو اللہ گمراہ کرنا چاہے گا اُس پر یہ شبہ ڈال دے گا تو وہ کہے گا کہ یہ فرشتہ تو دجّال کی تصدیق کر رہا ہے، حالانکہ یہ اپنے ساتھی فرشتے کی تصدیق کر رہا ہوگا، پھر دجّال روانہ ہوگا۔ جو اُس کی دعوت پر لبیک کہے گا تو دجّال آسمان کو حکم دے گا وہ اُن پر پانی برسائے گا، اور جو اُن کی مخالفت کریں گے تو اِس حال میں صبح کریں گے کہ اُن کے سارے کے سارے مال وہ دجّال کے پیچھے چل پڑیں گے۔ دجّال کے پیروکاروں میں اکثریت یہودی اور دیہاتیوں کی ہوگی، مسلمانوں پر مشقت اور تنگی ہوگی، وہ اِنتہائی مشکل حالات سے دوچار ہوں گے۔ ان کی ایک بڑی تعداد کے گھرانے والے ایک بکری کے سہارے زندگی گزاریں گے۔

✿ ✿ ✿

۱۵۲۳. حدثنا أبو المغيرة عن الأوزاعي عن حسان بن عطية قال ينجو من الدجال اثنا عشر ألف رجل وسبعه آلاف امرأة

۱۵۲۳ ابوالمغیرۃ نے، اوزاعی سے روایت کی ہے کہ حسان بن عطیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: دجّال سے بارہ (12) ہزار مَرد اور سات ہزار (7000) عورتیں نجات پائیں گے۔

✿ ✿ ✿

۱۵۲۴. حدثنا بقية وأبو المغيرة عن صفوان بن عمرو عن شريح بن عبيد عن كعب قال من صبر على فتنة الدجال لم يفتتن ولم يفتن أبدا حيا ولا ميتا ومن أدركه ولم يتبعه وجبت له الجنة واذا أخلص الرجل وكذب الدجال مرة واحدة قال قد علمت من أنت أنت الدجال ثم قرأ فاتحة سورة الكهف ولم يستطع أن يفتنه وكانت له تلك الآية كالتميمة من الدجال فطوبى لمن نجا بايمانه قبل فتن الدجال وهوانه وصغاره وليد ركن الدجال أقواما مثل خيار أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم.

۱۵۲۴ بقیۃ اور ابوالمغیرۃ نے، صفوان بن عمرو، شُریح بن عُبید سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جس شخص نے دجّال کے فتنے پر صبر کیا تو وہ فتنے میں نہ پڑے گا اور پوری زندگی اور مَرنے کے بعد بھی فتنے میں نہ پڑے

گا، اور جو اُس کو پالے اور اُس کی پیروی نہ کرے تو اُس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے، اور جب آدمی مخلص ہو اور دجّال کی ایک مرتبہ تکذیب کردے اور اُس سے کہے کہ میں جانتا ہوں تو کون ہے تو دجّال ہے۔ پھر سورۂ کہف کی ابتدائی آیتیں پڑھے گا۔ تو دجّال میں یہ طاقت نہ ہوگی کہ اُسے فتنے میں مبتلا کردے، اور یہ آیتیں دجّال سے بچنے کا تعویذ ہے۔ خوشخبری ہے اُس کے لئے جو اپنے ایمان کے ذریعے دجّال کے فتنے اور اُس کی ذِلّت اور رُسوائی سے پہلے ہی نجات پاچکا ہوگا، اور دجّال کو ایسے لوگ پائیں گے جیسے حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے بہترین لوگ۔

٭…٭…٭

۱۵۲۵ . حدثنا الحكم بن نافع البهراني قال حدثني ابو عبدالله الكلاعي صاحب كعب عن يزيد بن حمير ويزيد بن شريح وجبير بن نفير والمقدام بن معدي كرب وعمرو بن الأسود وكثير بن مرة قالوا جميعا ليس الدجال انسان انما هو شيطان في بعض جزائر البحر موثق بسبعين حلقة لا يعلم من أوثقه أسليمن أم غيرها فاذا كان أول ظهوره فك الله عنه في كل عام حلقة فاذا برز أتته أتان عرض ما بين أذنيها أربعون ذرعا بذراع الجبار وذلك فرسخ للراكب المحث فيضع على ظهرها منبرا من نحاس ويقعد عليه فتبايعه قبائل الجن ويخرجون له كنوز الأرض ويقتلون له الناس.

۱۵۲۵۔ الحکم بن نافع البہرانی نے ابوعبداللہ الکلاعی سے جو کہ کعب کا ساتھی ہے، انہوں نے یزید بن حمیر اور یزید بن شُریح اور جُبیر بن نُفیر اور المقدام بن معدی کرب اور عمرو بن اسود اور کثیر بن مُرّۃ سے روایت کی ہے کہ سب فرماتے ہیں کہ: دجّال انسان نہیں ہے وہ تو شیطان ہے، وہ سمندر کے کسی جزیرے کے اندر ستّر (70) زنجیروں کے ساتھ باندھ کر قید کیا گیا ہے، یہ کوئی نہیں جانتا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اُسے قید کیا ہے یا کسی اور نے! جب اُس کے ظہور کی ابتداء ہوگی تو اللہ تعالیٰ ہر سال اُس کی ایک زنجیر کھولتے جائیں گے جب وہ ظاہر ہو جائے گا تو اُس کے پاس ایک گدھی آئی گی جس کے دونوں کانوں کے درمیان چالیس (40) ہاتھ کا فاصلہ ہوگا، اور وہ ہاتھ بھی جبار کے، اور یہ سوار ہونے والے کے لئے ایک فَرسخ (مسافت کا پیمانہ) ہوگا، اُس کی پیٹھ پر تانبے کا منبر رکھ دیا جائے گا اور دجّال اُس پر بیٹھ جائے گا اور جنات کے قبائل اُس کے ہاتھ پر بیعت کریں گے، اور اُس کے لئے زمین کا خزانہ نکالیں گے اور اُس کی خاطر لوگوں سے لڑیں گے۔

٭…٭…٭

۱۵۲۶ . قال الحكم بن نافع وحدثني جراح عمن حدثه عن كعب قال الدجال بشر ولدته امرأة ولم ينزل شأنه في التوراة والانجيل ولكن ذكر في كتب الأنبياء يولد في قرية بمصر يقال لها قوس يكون بين مولده ومخرجه ثلاثون سنة فاذا ظهر خرج ادريس وخنوك يصرخان في المدائن والقرى ان الدجال قد خرج فاذا أقبل أهل الشام لخروجه توجه نحو المشرق ثم ينزل عند باب دمشق الشرقي ثم يلتمس فلا يقدر عليه ثم يرى عندالمنارة التي عند نهر الكسوة ثم يطلب فلا

يدري أين سلك فيمسي كره ثم يأتي المشرق فيظهر ويعدل ثم يعطى الخلافة فيستخلف وذلك عند خروج المسيح ويبرىء الأكمه والأبرص حتى يتعجب الناس ثم يظهر السحر ويدعي النبوة فيفترق عنه الناس ويفارقه أهل الشام فيفترق أهل المشرق ثلاث فرق فرقة تلحق بالشام وفرقة تلحق بالأعراب وفرقة تلحق به فيقبل بمن معه. قال كعب وهم إربعون ألفا وقال بعض العلماء سبعون ألفا ويأتي الأمم فيستمدهم على أهل الشام فيجيبونه وتجتمع اليه اليهود جميعا فيسير نحو الشام مقدمته العصابة المشرقية معهم أعراب جدس عليهم الطيالسة فيفزع أهل الشام فيهربون إلى الجبال ومأوى السباع إلا اثنا عشر ألفا من الرجال وسبعة آلاف امرأة عامتهم الى جبل البلقاء قد اعتصموا به لا يجدون ما ياكلون غير شجر الملح وتهرب عنهم السباع ومنهم من يأتي القسطنطنية فيسكنها ثم يتراسلون فيقبلون سراعا حتى ينزلوا غربي الأردن عن نهر أبي فطرس ينطوي اليهم كل فار من الدجال ويبعثون مسلحة عند المنارة التي غربي الأردن ويقبل الدجال فيهبط من عقبة أفيق فينزل شرقي الأردن فيحصرهم اربعين يوما فيأمر نهر أبي فطرس فيسيل اليه ثم يقول ارجع فيرجع الى مكانه ويقول أيبس فييبس ويأمر جبل ثور وجبل طور زيتا أن ينتطحا فينت طحان ويأمر الريح فتثير السحاب من البحر فتمطر الأرض فتنبت ويأمر ابليس الأكبر ذريته باتباعه فيظهرون له الكنوز فلا يمرون بخربة ولا أرض فيها كنز إلا نبذ إليه كنزه ومعه قبيل من الجن فيتشبهون بموتاهم فيقول الحميم لحميمه ألم أمت وقد حييت ويخوض البحر في اليوم ثلاث خوضات فلا يبلغ حقويه فيتميز المؤمنون والمنافقون والكافرون والهرب عنه خير من المقام بين يديه للمتكلم يومئذ بكلمة يخلص بها من الأجر كعدد رمل الدنيا ويقاتل الناس على الكفر فمن قتل منهم أضاءت قبورهم في الليلة المظلمة والليل الدامس، قال كعب فإذا رأى المؤمنون أنهم لا يستطيعون قتله ولا أصحابه ساروا غربي الأردن التي ببيت المقدس فيبارك لهم في ثمرها ويشبع الآكل من الشيء اليسير لعظيم بركتها ويشبعون فيها من الخبز والزيت ويتبعهم الدجال ويأتيه ملكان فيقول أنا الرب فيقول له أحدهما كذبت ويقول الآخر لصاحبه صدقت وصفته أنه أفحج أصهب مختلف الحلق مطموس العين اليمنى احدى يديه أطول من الأخرى يغمس الطويلة منها في البحر فيبلغ قعره فتخرج من الحيتان يسير أقصى الأرض وأدناها في يومين خطوته مد بصره وتسخر له الجبال والأنهار والسحاب ويأتي الجبل فيقوده ويدرك زرعه في يوم يقول للجبال تنحي عن الطريق فتفعل ويجيء الى الأرض فيقول أخرجي ما فيك من الذهب فتلفظه كاليعاسيب وكأعين الجراد ومعه نهر ماء ونهر نار وجنة خضراء ونار حمراء فناره جنة

وجنته نار وجبل من خبز من ألقاه في ناره لم يحترق يظهر عند عالية مرة وعلى باب دمشق مرة وعند نهر أبي فطرس مرة وينزل عيسى ابن مريم عليهما السلام

۱۵۲۶﴿ الحکم بن نافع نے، جراح سے، وہ اُس شخص سے روایت کرتے ہیں جسے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث سُنائی کہ: دَجّال اِنسان ہے جسے عورت نے جنا ہے، اُس کی حالت نہ تورات اور نہ اِنجیل میں بیان کی گئی لیکن اُس کا ذِکر حضرات اَنبیاء کرام علیہم السلام کی کتابوں میں ہے، وہ مِصر کی ایک بستی میں پیدا ہوا ہے، جسے قوس کہا جاتا ہے، اُس کی پیدائش اور خُروج کے درمیان تیس (30) سال کا عرصہ ہے۔ جب دَجّال ظاہر ہوگا۔ تو اِدریس اور خنوک شہروں اور بستیوں میں چلانے لگیں گے کہ دَجّال نکل چکا ہے، جب شام والے اُس کی طرف آئیں گے تو وہ مشرق کی طرف متوجہ ہوجائے گا۔ پھر وہ دِمشق کے مشرقی دروازے پر اُترے گا۔ اُسے ڈھونڈا جائے گا اُس پر غلبہ نہ پایا جائے گا۔ پھر وہ منارۃ کے علاقے میں نظر آئے گا۔ جو کسوۃ کی نہر کے قریب ہے، پھر اُسے ڈھونڈا جائے گا لیکن معلوم نہ ہوسکے گا کہ وہ کہاں گیا؟ پھر وہ زبردستی بھُلا دیا جائے گا، پھر وہ مشرق کی طرف آئے گا اور وہاں ظاہر ہوگا وہ اِنصاف کرے گا۔ اُسے خلافت دی جائے گی۔ وہ خلیفہ بنایا جائے گا اور یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خُروج کے وقت ہوگا، وہ اَندھوں کو بینا اور بَرص والوں کو صحیح کرے گا۔ لوگوں کو تعجب ہوگا۔ پھر وہ جادُو ظاہر کرے گا اور نبوّت کا دعویٰ کرے گا، لوگ اُس سے جُدا ہوجائیں گے، اور شام والے بھی اُس سے جُدا ہوجائیں گے اور مشرق والے تین حصوں میں بَٹ جائیں گے، ایک حصہ شام والوں سے جاملے گا اور دوسرا حصہ دیہاتیوں سے جاملے گا اور تیسرا حصہ دَجّال سے جاملے گا، وہ دَجّال کے ساتھ مِل کر جنگ کریں گے، اور یہ چالیس (40) ہزار اَفراد ہوں گے، اور بعض علماء نے کہا ہے کہ سَتّر (70) ہزار علماء ہوں گے، اور قومیں آئیں گی، دَجّال اُن سے اہلِ شام کے خلاف مدد طلب کرے گا، وہ دَجّال کی حمایت کریں گے، اور یہودی سب کے سب دَجّال کے پاس جمع ہوجائیں گے، پھر دَجّال شام کی طرف روانہ ہوگا، اُس کی فوج کے اَگلے حصہ میں مشرق کی جماعت ہوگی، اُن کے ساتھ دیہاتی ہوں گے، جن پر سبز چادریں ہوں گی۔ شام والے ڈر جائیں گے، اور وہ پہاڑوں کی طرف اور دَرندوں کے ٹھکانوں کی طرف بھاگیں گے، وہ بارہ ہزار مَرد اور سات ہزار عورتیں ہوں گی، عام طور پر بلقاء کے پہاڑ میں اُنہوں نے پناہ حاصل کی ہوگی وہاں پر کوئی کھانے کی چیز دستیاب نہ ہوگی سوائے کڑوے درخت کے۔ دَرندے اُن سے بھاگ کر ہموار زَمین کی طرف جائیں گے۔ اُن میں سے بعض قسطنطنیہ چلے جائیں گے، وہ وہاں رہیں گے، پھر وہ بُلوائے جائیں گے، تو وہ تیزی سے آئیں گے، اور وہ اُردُن کے مغربی حصے میں ابوفطرس کی نہر کے قریب پڑاؤ ڈالیں گے، جہاں پر ہر وہ شخص جو دَجّال سے بھاگا ہوگا، جمع ہوگا، اور وہ اپنا اَسلحہ خانہ منارۃ کے قریب بنائیں گے، جو کہ اُردُن کے مغربی حصے میں ہوگا، دَجّال آئے گا۔ وہ عُقبہِ اُفیق سے اُترے گا اور اُردُن کے مشرق میں پڑاؤ ڈالے گا، وہ اُن کا چالیس دِن تک محاصرہ کرے گا، وہ ابوفطرس کے نہر کو حکم دے گا، تو وہ دَجّال کی سمت بہے گی پھر اُسے کہے گا لوٹ جا! تو وہ اپنی جگہ کی طرف لوٹ جائے گی، اور اُسے کہے گا خُشک ہوجا! تو وہ نہر خشک ہوجائے گی، وہ ثُور اور طُورِ زیتا کے پہاڑوں کو حکم دے گا کہ ایک دوسرے سے ٹکرا جائیں تو وہ دونوں ایک دوسرے سے ٹکرائیں گے، وہ ہوا کو حکم دے گا جو کہ بادل کو سمندر سے ہنکائے گی اور زَمین پر بارش ہوگی، زَمین کی پیداوار اُگے گی، بڑا شیطان اپنی اَولاد کو دَجّال کی پیروی کرنے کا حکم دے گا، اور یہ سب شیاطین دَجّال کے لئے خزانہ ظاہر کریں گے، پس جس وِیران جگہ اور زَمین میں کوئی

خزانہ ہوگااور اِن کا اُس پر گُور ہوگا تو یہ اُسے نکال کر دَجّال کی خدمت میں پیش کریں گے، اور دَجّال کے ساتھ جنات کاایک ایسا قبیلہ ہوگا جولوگوں کے مُردوں کے ساتھ مُشابہت رکھتا ہوگا، پس ایک دوست دوسرے دوست سے کہے گا کہ کیا مَیں مَر نہ چکا تھا، اور مجھے زِندہ کیا گیا ہے، اور وہ سمندر میں دِن کے اَندر تین بار گھسے گا اور وہ سمندر اُس کے اِزاربَند کی جگہ تک نہ پہنچے گا، مومن، مُنافق اور کافروں میں فرق ہوجائے گا، اُس سے بھاگنا اُس کے سامنے کھڑے ہونے سے بہتر ہوگا، اُس وقت اِخلاص کی ایک بات کہنے والے کو دُنیا میں ریت کی تعداد کے برابر اَجر ملے گا، وہ لوگوں کے ساتھ کُفر پر لڑے گا، پس مسلمانوں میں سے جو شہید ہوگا اُس کی قبر اَندھیری اور تاریک رات میں روشن ہوجائے گی، جب مؤمنین دیکھیں گے کہ وہ دَجّال کو اور اُس کے ساتھیوں کو قتل کرنے کی طاقت نہیں رکھتے، تو وہ اُردُن کے مغربی حصے کی طرف روانہ ہوں گے، جو کہ بیت المقدس میں ہے، اُن کے لئے اُس کے پھل میں بَرکت دیدی جائے گی، اور اس کی برکت سے تھوڑا سا کھانے والا بہت زیادہ سیر ہوجائے گا، وہ وہاں پر روٹی اور زیتون کے تیل سے سیر ہوجائیں گے، دَجّال اُن کا پیچھا کرے گا۔ دَجّال کے پاس دو فرشتے آئیں گے، جب دَجّال کہے گا کہ مَیں رَبّ ہوں، تو اُن دو فرشتوں میں سے ایک کہے گا کہ تُو جھوٹ کہتا ہے، اور دوسرا فرشتہ اپنے ساتھی سے کہے گا تُو سچ کہتا ہے، دَجّال کی صفات یہ ہیں...... اُس کی دائیں آنکھ کانی ہوگی، اُس کے دونوں ہاتھوں میں سے ایک دوسرے کی بہ نسبت لمبا ہوگا، وہ لمبے ہاتھ کو سمندر میں ڈالے گا اور اُس کی تہہ تک پہنچائے گا، وہاں سے مچھلیاں نکالے گا، زَمین کے دُوردراز علاقوں میں اور اَطراف میں دو دِن کے اَندر پہنچ جائے گا، اُس کا قدم اُس کی نظر کے پہنچنے کی جگہ پر ہوگا، اُس کے لئے پہاڑ اور نہریں اور بادل مُسخر کردیئے جائیں گے، وہ پہاڑ کے پاس آئے گا اور اُسے کھینچ کر لے جائے گا اور اپنی کھیتی کو ایک دِن میں پائے گا۔ وہ پہاڑ سے کہے گا راستے سے دُور ہٹ جا! تو پہاڑ ہٹ جائے گا، وہ زَمین سے کہے گا کہ جو کچھ تجھ میں سونا ہے وہ نکال دے! تو زَمین اُسے اُگل دے گی،...... اور اُس کے ساتھ پانی کی نہر اور آگ کی نہر اور سَبز جنت اور سُرخ آگ ہوگی، اُس کی آگ درحقیقت جنت ہوگی اور اُس کی جنت درحقیقت آگ ہوگی، اُس کے ساتھ روٹی کا ایک پہاڑ ہوگا، جسے وہ اپنی آگ میں ڈالے گا، تو وہ نہیں جلے گی۔ ایک مرتبہ وہ مقامِ عالیہ میں ظاہر ہوگا اور ایک مرتبہ بابِ دِمشق میں اور ایک مرتبہ ابو فطرس کی نہر کے قریب ظاہر ہوگا، اور حضرت عیسیٰ اِبن مریم علیہما السلام نُزول فرمائیں گے۔

۞ ۞ ۞

١٥٢٧. حدثنا أبو عمر عن ابن لهيعة عن عبدالوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن أبيه عن الحارث عن عبدالله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال بين أذني حمار الدجال أربعون ذراعا وخطوة حماره مسيرة ثلاثة أيام يخوض البحر على حمار كما يخوض أحدكم الساقية على فرسه يقول أنا رب العالمين وهذه الشمس تجري باذلي أفتريدون أن أحبسها فتحبس الشمس حتى يجعل اليوم كالشهر والجمعة ويقول أتريدون أن أسيرها لكم فيقولون نعم فيجعل اليوم كالساعة وتأتيه المرأة فتقول يا رب أحيي ابني وأحيي زوجي حتى أنها تعانق شيطانا وتنكح شيطانا وبيوتهم مملوءة شياطين ويأتيه الأعراب فيقولون يا ربنا أحيي لنا غنمنا وابلنا فيعطيهم شياطين أمثال غنمهم

وابلهم سواء بالسن والسمنة على حال ما فارقوها عليه مكتنزة شحما يقولون لو لم يكن هذا ربنا لم يحي لنا موتانا من الإبل والغنم ومعه جبل من مرق وعراق اللحم حار لا يبرد ونهر جار وجبل من جنان وخضرة وجبل من نار ودخان يقول هذه جنتي وهذه ناري وهذا طعامي وهذا شرابي واليسع معه ينذر الناس ويقول هذا المسيح الكذاب فاحذروه لعنه الله يعطيه الله من السرعة والخفة مالا يلحقه الدجال فاذا قال أنا رب العالمين قال له الناس كذبت ويقول اليسع صدق الناس فيمر بمكة فاذا هو بخلق عظيم فيقول من أنتم فان هذا الدجال قد أتاک فيقول أنا ميكائيل بعثني الله تعالى أن أمنعه من حرمه ويمر بالمدينة فاذا هو بخلق عظيم فيقول من أنت هذا الدجال قد أتاک فيقول أنا جبريل بعثني الله تعالى لأمنعه من حرم رسول الله صلى الله عليه وسلم ويمر الدجال بمكة فاذا رأى ميكائيل ولى هاربا ولا يدخل الحرم فيصيح صيحة فيخرج اليه من مكة كل منافق ومنافقة ثم يمر بالمدينة فاذا رأى جبريل ولى هاربا فيصيح صيحة فيخرج اليه من المدينة كل منافق ومنافقة ويأتي النذير الى الجماعة التي فتح الله على أيديهم القسطنطنية ومن تألف اليهم من المسلمين ببيت المقدس يقولون هذا الدجال قد أتاكم، فيقولون اجلس فانا نريد قتاله فيقول بل أرجع حتى أخبر الناس بخروجه فاذا انصرف تناوله الدجال ثم يقول هذا الذي يزعم أني لم أكن أقدر عليه فاقتلوه شر قتلة فينشر بالمناشير ثم يقول ان أنا أحييته لكم تعلمون أني ربكم فيقولون قد نعلم أنک ربنا وأحب الينا نزداد يقينا فيقول نعم فيقوم باذن الله تعالى لا يأذن الله لنفس غيرها للدجال أن يحييها فيقول أليس قد أمتک ثم أحييتک فانا ربک، فيقول الآن ازددت يقينا أنا الذي بشرني رسول الله صلى الله عليه وسلم أنک تقتلني ثم أحيا باذن الله تعالى لا يحيي الله لک نفسا غيري فيضع على جلد النذير صفائح من نحاس فلا يحيک فيه شيء من سلاحهم لا يضرب سيف ولا سكين ولا حجر الا تحول عنه ولم يضره منه شيء فيقول اطرحوه في ناري ويحول الله عزوجل ذلک الجبل على النذير جنانا خضرة فيشک الناس فيه ويبادر الى بيت المقدس فاذا صعد على عقبة أفيق وقع ظله على المسلمين فيوترون قسيهم لقتاله فأقوى المسلمين يومئذ من برک باركا أو جلس جالسا من الجوع والضعف ويسمعون النداء يا أيها الناس قد أتاكم الغوث.

۱۵۲۷۔ ابوعمر نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت سے، وہ اپنے والد سے، وہ حارث سے، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم ﷺ سے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: دجّال کے گدھے کے دونوں کانوں کے درمیان چالیس (40) ہاتھ کا فاصلہ ہوگا، اس کا گدھا ایک قدم میں تین دن کی مسافت عبور کرے گا، دجّال اپنے گدھے پر سوار ہوکر سمندر میں گھسے گا جیسا کہ تم اپنی پنڈلیوں کو اپنے گھوڑوں پر گھسیڑتے ہو، وہ کہے گا میں

رَبُّ العالمین ہوں، اور یہ سورج میرے حکم سے چل رہا ہے، کیا تم چاہتے ہو کہ مَیں اِسے روک دوں؟ تو سورج روک دیا جائے گا، اور ایک دِن ایک مہینے کی طرح اور ہفتے کی طرح ہوجائے گا اور کہے گا کیا تم چاہتے ہو کہ مَیں اِس سورج کو تمہارے لئے تیز کردوں تو لوگ کہیں گے جی ہاں! پھر ایک دِن ایک گھنٹے کی طرح ہوجائے گا، اُس کے پاس ایک عورت آ کر کہے گی کہ اَے میرے رَبّ! میرے بیٹے کو زندہ کر اور میرے شوہر کو زندہ کر؟ اور وہ شیطان کے ساتھ گلے ملے گی اور شیطان کے ساتھ نکاح کرے گی لوگوں کے گھر شیاطین سے بھرے ہوئے ہوں گے، دَجّال کے پاس دیہاتی آئیں گے اور کہیں گے اَے ہمارے رَبّ! ہماری بکریوں اور اُونٹوں کو زندہ کر! تو وہ اُنہیں اُن کی بکریوں اور اُونٹوں کی تعداد کے برابر شیاطین دے گا جو عمر اور موٹاپے میں اُس حالت پر ہوں گے جس حالت پر وہ دیہاتیوں سے جدا ہوئے تھے، چربی سے بھرے ہوئے ہوں گے، دیہاتی کہیں گے اگر یہ ہمارا رَبّ نہ ہوتا تو ہمارے مُردہ اُونٹوں اور بکریوں کو زندہ نہ کرتا، دَجّال کے ساتھ ایک پہاڑ شوربے کا اور گرم گوشت کی بوٹیوں کا ہوگا، جو ٹھنڈا نہ ہوگا، ایک بہتی ہوئی نہر ہوگی، باغات کا ایک پہاڑ ہوگا، سبزہ ہوگا۔ ایک پہاڑ آگ اور دُھوئیں کا ہوگا، دَجّال کہے گا یہ میری جنت ہے اور یہ میری آگ ہے، یہ میرا کھانا ہے اور یہ میرا پینا ہے، اُس کے ساتھ یَسَع ہوگا جو لوگوں کو ڈرائے گا اور کہے گا یہ مسیح کذّاب ہے۔ اِس سے بچو! اللہ کی اِس پر لعنت ہو، اللہ تعالیٰ نے اِس یَسَع کو ایسی تیزی اور چستی دی ہوگی جس کی وجہ سے دَجّال اُس کے قریب نہ پہنچ سکے گا، جب دَجّال کہے گا کہ مَیں رَبُّ العالمین ہوں، تو لوگ کہیں گے تُو جھوٹ کہتا ہے، اور یَسَع کہے گا لوگ سچ کہتے ہیں، پس اُس کا گزر مکہ پر ہوگا۔ وہاں پر بہت زیادہ لوگ ہوں گے، وہ پوچھے گا تم لوگ کون ہو؟ یہ دَجّال تمہارے پاس آنے والا ہے، تو وہ جواب دے گا مَیں میکائیل ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس لئے بھیجا ہے کہ مَیں دَجّال کو حرم سے روک دوں، پھر یَسَع کا گزر مدینہ پر ہوگا تو وہاں پر بھی لوگ بڑی تعداد میں ہوں گے۔ یَسَع کہے گا تم کون ہو؟ یہ دَجّال تمہارے پاس آنے والا ہے۔ تو وہ کہے گا مَیں جبرائیل ہوں اللہ تعالیٰ نے مجھے اِس لئے بھیجا تا کہ مَیں اُسے رسول اللہ ﷺ کے حرم سے روک دوں، جب دَجّال کا گزر مکہ پر ہوگا، اور وہ میکائیل علیہ السلام کو دیکھے گا تو پیٹھ پھیر کر بھاگے گا وہ حرم میں داخل نہ ہوگا، پھر وہ ایک چیخ مارے گا جس کی وجہ سے مکہ میں جتنے مُنافق مَرد اور عورتیں ہوں گی سب اُس کی طرف نکل پڑیں گے، پھر اُس کا گزر مدینہ پر ہوگا جب حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھے گا تو پیٹھ پھیر کر بھاگے گا۔ پھر وہ ایک چیخ مارے گا تو مدینہ میں جتنے مُنافق مَرد اور عورتیں ہوں گی، وہ سب اُس کی طرف چلے جائیں گے، ایک ڈرانے والا اُس جماعت کے پاس جائے گا جن کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ نے قسطنطنیہ فتح کرایا، اور بیت المقدس کے جو مسلمان اُن کے ساتھ اُلفت رکھتے تھے اُن کے پاس جائے گا اور کہے گا یہ دَجّال تمہارے پاس آنے والا ہے، تو لوگ اُسے کہیں گے تُو بیٹھ جا، ہم اُس سے لڑنا چاہتے ہیں، وہ کہے گا مَیں لوٹنا چاہتا ہوں تا کہ لوگوں کو اُس کے نکلنے کی اِطلاع دوں، جب وہ وہاں سے واپس جائے گا تو دَجّال اُسے گرفتار کرلے گا، پھر کہے گا یہ وہ شخص تھا جو یہ سمجھتا تھا کہ مجھے اِس پر قدرت نہیں ہے، اِس کو بُرے طریقے سے قتل کرو! پھر اُسے آروں کے ذریعے چیر دیا جائے گا، پھر دَجّال کہے گا اگر مَیں اِسے زندہ کردوں تو تمہیں یقین ہوجائے گا کہ مَیں تمہارا رَبّ ہوں؟ لوگ کہیں گے ہمیں تو یقین ہے کہ آپ ہمارے رَبّ ہیں، اور ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ ہمارے یقین میں اور اِضافہ ہو! دَجّال کہے گا ٹھیک ہے وہ مُردہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ ہوجائے گا، اللہ تعالیٰ اُس نفس کے علاوہ کسی اور کو اِجازت نہ دیں گے کہ وہ دَجّال کے لئے زندہ ہوں، دَجّال کہے گا کیا مَیں نے

تجھے موت نہ دی۔ پھر تجھے زندہ نہ کیا، مَیں تیرا ربّ ہوں؟ وہ شخص کہے گا اَب تو مجھے یقین ہو چکا ہے کہ مَیں ہی وہ شخص ہوں جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے خوشخبری دی تھی کہ تُو مجھے قتل کرے گا پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُسے زندہ کردیا جائے گا اللہ تعالیٰ تیرے لئے میرے علاوہ کسی اور کو زندہ نہیں کرے گا، پھر دجّال اُس ڈرانے والے کی کھال کے اُوپر گرم تانبے کے بیخ رکھے گا لیکن وہ اُس پر کچھ اَثر نہ کرے گا، اُس پر اُن کا اَسلحہ، تلوار، چُھری اور پتھر کچھ بھی اَثر نہ کرے گا، وہ نذیر وہاں سے واپس ہوجائے گا اور اُسے کوئی ضرر نہ پہنچے گا، پھر دجّال کہے گا اِسے میری آگ میں پھینک دو! اللہ تعالیٰ اُس پہاڑ کو نذیر کے لئے سبز باغات بنا دے گا، لوگوں کو دجّال کے معاملے میں شک ہوجائے گا، وہ بیت المقدس کی طرف دوڑے گا اور عقبۂ اُفیق پر چڑھے گا۔ اُس کا سایہ مسلمانوں پر پڑے گا، مسلمان اُس سے لڑنے کے لئے اپنی کمانوں کی تانتیں کسیں گے۔ اُس زمانے میں مسلمانوں میں سب سے طاقت ور وہ ہوگا جو گھٹنوں کے بَل بیٹھا ہوگا یا بھوک اور کمزوری کی وجہ سے بیٹھا ہوگا، اور لوگ آواز سُنیں گے کہ اَے لوگو تمہارے پاس مدد آ پہنچی ہے۔

۞ ۞ ۞

١٥٢٨. حدثنا ابن فضيل عن ابن أبي سفيان عن الحسن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم طعام المؤمنين يومئذ التسبيح والتهليل والتحميد

١٥٢٨﴾ ابن فُضیل نے ابن ابوسُفیان سے روایت کی ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: اُس زمانے میں مسلمانوں کا کھانا تسبیح، تہلیل اور تحمید ہوگی۔

۞ ۞ ۞

١٥٢٩. حدثنا عبدة بن سليمان عن هشام بن عروة عن وهب بن كيسان عن عبيد بن عمير الليثي قال يخرج الدجال فيتبعه ناس يقولون نحن نشهد أنه كافر وانما نتبعه لنأكل من طعامه ونرعى من الشجر فاذا نزل غضب الله نزل عليهم جميعا

١٥٢٩﴾ عبدۃ بن سلیمان نے ہشام بن عروۃ سے، انہوں نے وَہَب بن کیسان سے روایت کی ہے کہ عبید بن عُمیر اللیثی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: دجّال خُروج کرے گا اور کچھ لوگ اُس کے پیچھے چلیں گے اور کہیں گے ہم گواہی دیتے ہیں کہ یہ کافر ہے ہم اِس کے پیچھے اِس لئے چل رہے ہیں تا کہ اِس کا کھانا کھائیں اور درختوں سے اپنے جانوروں کو چرائیں، جب اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوگا تو اِن سب پر نازل ہوگا۔

۞ ۞ ۞

١٥٣٠. حدثنا عبدالرزاق حدثنا معمر قال بلغني انه يجعل على حلقه صفيحة من نحاس وبلغني أن الخضر الذي يقتله الدجال ثم يحييه.

١٥٣٠﴾ عبدالرزاق کہتے ہیں کہ معمر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ اُس نذیر کے حلق پر تانبے کے داغ لگائے جائیں گے، اور مجھے یہ بات بھی پہنچی ہے کہ جسے دجّال قتل کرکے پھر زندہ کرے گا وہ حضرت خضر علیہ السلام ہیں۔

۞ ۞ ۞

١٥٣١. قال معمر وأخبرني يحي بن أبي كثير يرويه قال عامة من يتبع الدجال يهود أصبهان

۱۵۳۱﴾ معمر کہتے ہیں کہ یحییٰ بن ابو کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: عام طور پر دجّال کے ساتھ اصفہان کے یہودی ہوں گے۔

۞۞۞

۱۵۳۲ . حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي وائل عن حذيفة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الدجال أعور العين اليسرى جفال الشعر معه جنة ونار فناره جنة وجنته نار

۱۵۳۲﴾ ابو معاویہ نے، اعمش سے، انہوں نے ابو وائل سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: دجّال کی بائیں آنکھ کانی ہوگی۔ وہ سخت بالوں والا ہوگا۔ اُس کے پاس جنت اور آگ ہوگی۔ وہ آگ درحقیقت جنت اور اُس کی جنت درحقیقت آگ ہوگی۔

۞۞۞

۱۵۳۳ . حدثنا وكيع عن اسماعيل ابن أبي خالد عن حكيم بن جابر عن حذيفة قال ما خروج الدجال عندي بأكرث من تيس اللحام

۱۵۳۳﴾ وکیع نے، اِسماعیل اِبن اَبی خالد سے، انہوں نے حکیم بن جابر سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دجّال کا خروج میرے نزدیک قبیلۂ لُحام کے نر بکرے کے فساد مچانے سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔

۞۞۞

۱۵۳۴ . حدثنا وكيع عن سفيان عن واصل الأحدب عن أبي وائل قال أكثر تبع الدجال اليهود وأولاد المومس

۱۵۳۴﴾ وکیع نے، سفیان سے، انہوں نے واصل احدب سے روایت کی ہے کہ ابو وائل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: دجّال کے زیادہ تر پیروکار یہودی اور مُوامِس کی اولاد ہوگی۔

۞۞۞

۱۵۳۵ . حدثنا أبو معاوية عن هشام بن عروة عن وهب بن كيسان عن عبيد بن عمير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليصبحن الدجال أقوام يقولون إنا لنصحبه وإنا لنعلم أنه كافر ولكنا نصحبه نأكل من الطعام ونرعى من الشجر فاذا نزل غضب الله تعالى عليهم كلهم

۱۵۳۵﴾ ابو معاویہ نے ہشام بن عُروہ سے، انہوں نے وَہَب بن کیسان سے روایت کی ہے کہ عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: کچھ ایسے لوگ بھی دجّال کا ساتھ دیں گے جو یہ کہیں گے کہ ہم دجّال کا ساتھ تو دے رہے ہیں باوجود یہ کہ ہم جانتے ہیں کہ وہ کافر ہے، لیکن ہم کھانے کے لئے اور جانوروں کو چرانے کے لئے اُس کا ساتھ دے رہے ہیں، جب اللہ تعالیٰ کا عذاب آئے گا تو اُن سب پر آئے گا۔

۞۞۞

۱۵۳۶ . حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن سنان عن أبي الزاهرية عن كثيرة بن مرة عن ابن عمر رضى الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الدجال احدى عينيه مطموسة

والأخرى ممزوجة بالدم كأنها الزهرة ويسيرة معه جبلان جبل من أنهار وثمار وجبل دخان ونار يشق الشمس كما يشق الشعرة ويتناول الطير في الهواء

۱۵۳۶۔ حکم بن نافع نے سعید بن سِنان سے، انہوں نے ابوالزاہریۃ سے، انہوں نے کثیر بن مُرّۃ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشادفرمایا ہے کہ: دَجّال کی دونوں آنکھوں میں سے ایک آنکھ کانی ہے اور دوسری میں خون کی آمیزش ہے، گویا کہ وہ پھول ہے، اُس کے ساتھ دو پہاڑ چلیں گے، ایک پہاڑ چشموں اور پھلوں کا ہوگا اور دوسرا پہاڑ دھوئیں اور آگ کا ہوگا۔ وہ سورج کو ایسے چیرے گا جیسے کہ بالوں میں مانگ نکالی جاتی ہے، اور وہ ہوا میں اُڑتے پرندے کو پکڑ لے گا۔

۞۞۞

۱۵۳۷. حدثنا ابن وهب عن حنظلة سمع سالما سمع ابن عمر رضى الله عنهما يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أريت رجلا أحمر جعد الرأس أعور عين اليمين أشبه من رأيت به ابن قطن فسألت من هذا فقيل المسيح الدجال

۱۵۳۷۔ اِبن وَہب حنظلہ سے، انہوں نے سالم سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اَکرم ﷺ نے اِرشادفرمایا ہے کہ: مجھے ایک سُرخ رنگ کا گھنگریالے بالوں والا آدمی جس کی دائیں آنکھ کانی تھی دکھایا گیا۔ میرے خیال ہے کہ وہ اِبن قُطن سے زیادہ مُشابہت رکھتا تھا، مَیں نے پوچھا یہ کون ہے؟ تو کہا گیا یہ مسیح دَجّال ہے۔

۞۞۞

۱۵۳۸. حدثنا ابن علية عن عوف عن أبي المغيرة القواس عن عبدالله بن عمرو قال ملاحم الناس خمس فثنتان قد مضتا وثلاث في هذه الأمة ملحمة الترک وملحمة الروم وملحمة الدجال ليس بعد ملحمة الدجال ملحمة.

۱۵۳۸۔ اِبن عُلَیّہ نے عوف سے، انہوں نے ابوالمغیرۃ قواس سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ: لوگوں کی جنگیں پانچ ہوں گی، دو تو گُزر چکی ہیں، اور تین اِس اُمّت میں ہوں گی، ایک جنگ تو قوم تُرک کے ساتھ ہوگی، اور دوسری جنگ روم کے ساتھ ہوگی اور تیسری جنگ دَجّال کی ساتھ ہوگی، دَجّال کی جنگ کے بعد کوئی بڑی جنگ نہیں ہے۔

۞۞۞

۱۵۳۹. حدثنا عبدة وكيع عن مسعر عن عبدالملک بن ميسرة عن حوط العبدي عن عبدالله قال أذن حمار الدجال تظل سبعين ألفا.

۱۵۳۹۔ عبدہ وکیع نے مسعر سے، انہوں نے، عبدالملک بن میسرہ سے، انہوں نے حوط العبدی سے روایت کی ہے کہ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دَجّال کے گدھے کا کان ستّر ہزار اَفراد پر سایہ کرے گا۔

۞۞۞

۱۵۴۰. حدثنا عبدالرزاق عن سفيان عن الأعمش عن عبدالملک بن ميسرة الزراد عن

حوط العبدي عن عبداللّٰه قال يستظل في ظل أذن حمار الدجال سبعون ألفا.

۱۵۴۰۔ عبدالرزاق نے سفیان سے، انہوں نے اعمش سے، انہوں نے عبدالملک بن میسرۃ سے، انہوں نے حوط العبدی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: دجّال کے گدھے کے کان کے سایہ میں ستّر (70) ہزار افراد آ سکیں گے۔

۞...۞...۞

۱۵۴۱. حدثنا محمد بن جعفر عن شعبة عن عبدالملک بن ميسرة عن حوط عن عبداللّٰه قال أذن حمار الدجال تظل سبعين الفا

۱۵۴۱۔ محمد بن جعفر نے شعبہ سے، انہوں نے عبدالملک بن میسرہ سے، انہوں نے حوط سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دجّال کے گدھے کا کان ستّر (70) ہزار افراد پر سایہ کرے گا۔

۞...۞...۞

۱۵۴۲. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن الزهري عن سالم عن أبيه عن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم أنه مر بابن صياد في نفر من أصحابه فيهم عمر رضى اللّٰه عنه وهو يلعب مع الغلمان عند أطم بني مغالة وهو غلام فلم يشعر حتى ضرب رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم ظهره بيده ثم قال أتشهد أني رسول اللّٰه فنظر اليه ابن صياد وقال أشهد أنک رسول الأميين ثم قال ابن صياد للنبي صلى اللّٰه عليه وسلم أتشهد أني رسول اللّٰه فقال له رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم آمنت باللّٰه وبرسله ثم قال له رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم ما يأتيک قال ابن صياد يأتيني صادق وكاذب فقال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم خلط عليک الأمر، ثم قال رسول اللّٰه ﷺ قد خبات لک خبيئا وخبأله يوم تأتي السماء بدخان مبين، قال ابن صياد هو الدخ قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم اخسأفلن تعدو قدرک، قال عمر يا رسول اللّٰه ائذن لي فاضرب عنقه فقال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم إن يكن هو فلن تسلط عليه وإلا يكن هو فلا خير لک في قتله.

۱۵۴۲۔ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے الزہری سے، انہوں نے حضرت سالم رحمہ اللہ تعالیٰ سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر ابن صیاد پر ہوا، آپ ﷺ کے ہمراہ حضرات صحابہ بھی تھے جن میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل تھے۔ ابن صیاد لڑکوں کے ساتھ "بنی مُغالۃ" کی چٹانوں کے قریب کھیل رہا تھا، وہ لڑکا تھا اور اتنا شعور نہیں رکھتا تھا۔ آپ ﷺ نے اُس کی کمر پر ہاتھ مارا اور فرمایا کیا تُو گواہی دیتا ہے کہ مَیں اللہ کا رسول ہوں؟ تو ابن صیاد نے آپ ﷺ کو دیکھا اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو اُمّین رسول ہے، پھر ابن صیاد نے نبی ﷺ سے کہا کہ کیا تُو گواہی دیتا ہے کہ تو اللہ کا رسول ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مَیں اللہ پر اور اُس کے تمام رسولوں پر ایمان لاتا ہوں، پھر رسول اللہ ﷺ نے اُس سے کہا کہ تیرے پاس کیا چیز آتی

ہے؟ ابن صیاد نے کہا کہ میرے پاس سچا اور جھوٹا دونوں آتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تجھ پر معاملہ خلط ملط ہوگیا ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے تیرے لئے ایک بات چھپا رکھی ہے، آپ ﷺ نے یہ آیت

﴿يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ۝﴾

چھپا رکھی تھی، ابن صیاد نے کہا کہ وہ دُخ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رُسوا ہوجا! تیری قُدرت ہرگز اس سے آگے نہ بڑھے گی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن ماردوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ وہی ہوا تو تُو ہرگز اس پر مُسلط نہیں ہوسکتا، اور اگر یہ وہ نہ ہوا تو اس کے قتل میں تیرے لئے کوئی بھلائی نہیں ہے۔

❁…❁…❁

۱۵۴۳۔ قال الزهري قال ابن عمر رضى الله عنه انطلق رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبي بن كعب رضى الله عنه يؤمان النخل التي فيه ابن صياد حتى اذا دخلا النخل طفق رسول الله صلى الله عليه وسلم يتقي بجذوع النخل وهو يختل ابن صياد لأن يسمع من ابن صياد شيئا قبل أن يراه وابن صياد مضطجع على فراش في قطيفة له فيها زمزمة فرأت أم ابن صياد رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يتقي بجذوع النخل، فقالت أبي صاف وهو اسمه هذا محمد، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو تركته بين

۱۵۴۳﴾ الزہری نے کہا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن کھجوروں کے اِرادے سے نکلے جن میں اِبن صیاد تھا، جب یہ دونوں اُس باغ میں داخل ہوئے تو نبی اکرم ﷺ کھجوروں کے تنوں کے پیچھے چھپنے لگے تاکہ وہ اِبن صیاد کے دیکھنے سے پہلے اُس کی باتیں سن لیں، اِبن صیاد اپنی چادر میں لپٹا پڑا ہوا تھا، اور اُس میں وہ بڑبڑا رہا تھا، اِبن صیاد کی ماں نے رسول اللہ ﷺ کو کھجوروں کے تنوں کے پیچھے چھپتے ہوئے دیکھ لیا، تو اُس نے کہا کہ اے ابو صاف! (یہ اِبن صائد کا نام ہے) یہ محمد موجود ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر یہ عورت اِسے چھوڑ دیتی تو اس کا معاملہ واضح ہوجاتا۔

❁…❁…❁

۱۵۴۴۔ قال الزهري عن سنان بن أبي سنان سمع حسين بن علي رضى الله عنهما يحدث أن رسول الله صلى الله عليه وسلم خبألا بن صياد دخانا أو سأله عما خبأله فقال دخ، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اخسأ فلن تعدو قدرك فلما ولى قال النبي ما قال قال بعضهم دخ وقال بعضهم ذبح أو دخ فقال النبي صلى الله عليه وسلم قد اختلفتم وأنابين أظهركم فأنتم بعدي أشد اختلافا

۱۵۴۴﴾ الزہری نے، سِنان بن اَبی سِنان سے روایت کی ہے کہ اِنہوں نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حدیث سُناتے ہوئے سُنا ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے اِبن صیاد کے لئے دُخان کو چھپا رکھا تھا، یا اِبن صیاد سے پوچھا کہ میں نے کیا چھپایا ہے؟ تو اِبن صیاد نے کہا دُخ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رُسوا ہوجا! تو ہرگز اپنی اِس قُدرت سے آگے نہ بڑھے گا، جب وہ چلا گیا

تو نبی اَکرم ﷺ نے پوچھا کہ اُس نے کیا کہا تھا؟ کچھ نے کہا دُخ کہا اور کچھ نے کہا ذخ یا دُخ کہا، نبی اَکرم ﷺ نے فرمایا کہ میری موجودگی میں تم اِختلاف کر رہے ہو! تم میرے بعد بہت زیادہ اِختلاف کرو گے۔

✿…✿…✿

۱۵۴۵ . قال معمر عن هشام بن عروة عن أبيه قال ولد ابن صياد أعور مختن

۱۵۴۵﴾ معمر نے ہشام بن عروۃ سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ اِبن صیاد کانا اور ختنہ شدہ پیدا ہوا تھا۔

✿…✿…✿

۱۵۴۶ . قال معمر قال الزهري عن طلحة بن عبدالله بن عوف عن أبي بكرة قال أكثر الناس في مسيلمة قبل أن يقول رسول الله صلى الله عليه وسلم فيه شيئا فقام النبي صلى الله عليه وسلم خطيبا، فقال أما بعد ففي شأن هذا الرجل الذي قد أكثرتم فيه وانه لكذاب من ثلاثين كذابا يخرجون بين يدي المسيح وأنه ليس من بلدة إلا يبلغها رعب المسيح الا المدينة على كل نقب من أنقابها ملكان يذبان عنها رعب المسيح.

۱۵۴۶﴾ معمر نے الزہری سے، انہوں نے طلحہ بن عبداللہ بن عوف سے روایت کی ہے کہ ابو بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے مُسیلمہ کے متعلق کہنے سے قبل اُس کے بارے میں بہت ساری باتیں کیں، نبی اَکرم ﷺ خطبہ دینے کے لئے کھڑے اور فرمایا امّا بعد یہ شخص جس کے متعلق تم لوگوں نے بہت زیادہ باتیں کی ہیں، یہ اُن تیس (30) کذابوں میں سے ہے جو دجّال کے آنے سے پہلے آئیں گے، اور کوئی بھی شہر باقی نہ رہے گا مگر دجّال کا رُعب وہاں تک پہنچ جائے گا، سوائے مدینہ کے، جس کے ہر ایک کونے میں دو فرشتے ہوں گے، جو اُس سے دجّال کے رُعب کو دُور کریں گے۔

✿…✿…✿

۱۵۴۷ . قال الزهري فحدثنا عبيدالله بن عبدالله عتبة أن أبا سعيد الخدري رضى الله عنه قال حدثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم حديثا طويلا عن الدجال فقال فيما يحدثنا إن الدجال وهو محرم عليه أن يدخل أنقاب المدينة فيخرج اليه رجل يومئذ خير الناس أو من خير الناس يومئذ فيقول أشهد انک أنت الدجال الذي حدثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم حديثه، فيقول الدجال أرأيتم ان قتلت هذا ثم أحييته أتشكون في الأمر، فيقولون لا فيقتله ثم يحييه فيقول حين يحيا والله ما كنت أشد بصيرة فيک مني الآن فيريد الدجال قتله الثانية فلا يسلط عليه.

۱۵۴۷﴾ الزہری نے، عبیداللہ بن عبداللہ عتبۃ سے روایت کی ہے کہ بے شک حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ دجّال پر یہ بات حرام ہوگی کہ وہ مدینہ کے کونوں میں سے کسی کونے میں سے داخل ہو جائے، دجّال کی طرف ایک آدمی نکلے گا جو اُس زمانے کے بہترین لوگوں میں سے ہوگا، وہ کہے گا کہ مَیں گواہی دیتا ہوں کہ تُو وہ دجّال ہے جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے ہمیں آگاہ کیا تھا، دجّال کہے گا اگر مَیں اِس شخص کو قتل کر کے پھر زندہ کر دوں تو کیا تم میرے

معاملے میں شک کروگے؟ تو لوگ کہیں گے نہیں، پھر دجّال اُسے قتل کر کے پھر زندہ کرے گا، جب وہ شخص زندہ ہوگا تو کہے گا اللہ کی قسم! مجھے تیرے متعلق اَب اور زیادہ یقین ہو چکا ہے کہ تُو دجّال ہے، دجّال اُسے دوسری مرتبہ قتل کرنا چاہے گا، مگر قتل نہ کر سکے گا۔

۱۵۴۸. قال معمر بلغني أنه يجعل على حلقه صفيحة من نحاس وبلغني أن الخضر يقتله الدجال ثم يحييه

۱۵۴۸﴾ معمر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ: دجّال اُس شخص کے حلق پر تانبے کے داغ لگائے گا، اور مجھے یہ بات بھی پہنچی ہے کہ جس شخص کو دجّال قتل کرنے کے بعد زندہ کرے گا وہ حضرت خضر علیہ السلام ہوں گے۔

۱۵۴۹. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن أبي هارون العبدي عن أبي سعيد الخدري رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يتبع الدجال من أمتي سبعون ألفا عليهم التيجان

۱۵۴۹﴾ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے ابو ہارون العبدی سے روایت کی ہے کہ ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میری اُمّت میں سے ستّر (70) ہزار لوگ دجّال کے پیچھے چل پڑیں گے، اُن پر سبز چادریں ہوں گی۔

۱۵۵۰. قال معمر أخبرني يحيى ابن أبي كثير يرويه قال عامة من يتبع الدجال يهود أصبهان

۱۵۵۰﴾ معمر نے روایت کی ہے کہ یحییٰ ابن ابو کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ سے وہ فرماتے ہیں کہ دجّال کے پیروکار زیادہ تر اصفہان کے یہودی ہوں گے۔

۱۵۵۱. قال معمر قال الزهري فأخبرني عمرو ابن أبي سفيان الثقفي أخبره رجل من الأنصار عن بعض أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم الدجال قال يأتي سباخ المدينة وهو محرم عليه أن يدخل نقابها فتنتفض المدينة بأهلها نفضة أو نفضتين وهي الزلزلة فيخرج اليه منها كل منافق ومنافقة ثم يولي الدجال قبل الشام فيحاصرهم وبقية المسلمين يومئذ معتصمون بذروة جبل من جبال الشام فيحاصرهم وبقية المسلمين يومئذ معتصمون بذروة جبل من جبال الشام الدجال نازلا بأصله حتى اذا طال عليهم البلاء قال رجل من المسلمين يا معشر المسلمين حتى متى أنتم هكذا وعدو الله نازل بأصل جبلكم هذا هل أنتم الا بين احدى الحسنيين بين أن يستشهدكم الله أو يظهركم فيتبايعون على الموت بيعة يعلم الله تعالى أنها الصدق من أنفسهم ثم تأخذهم ظلمة لا يبصر امرؤ فيها كفة ثم ذكر نزول عيسى

۱۵۵۱﴾ معمر نے الزہری سے، انہوں نے عمرو ابن ابوسفیان الثقفی سے، انہوں نے ایک انصاری سے، انہوں نے کسی صحابی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دجّال کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ: دجّال مدینہ کے کنارے پہ آئے گا حالانکہ اُس پر حرام

ہوگا کہ وہ مدینہ کے کونوں میں سے کسی کونے سے داخل ہوجائے، مدینہ اپنے رہنے والوں کو ایک مرتبہ یا دو مرتبہ جھنجوڑے گا، یعنی زلزلہ آئے گا۔ پھر دجّال کی طرف مدینہ میں سے ہر ایک مُنافق مَرد اور مُنافق عورت نکل جائیں گے، پھر دجّال شام کی طرف روانہ ہو کر وہاں کا محاصرہ کرے گا اور باقی ماندہ مسلمان شام کے پہاڑوں میں سے کسی پہاڑ کی چوٹی میں پناہ حاصل کئے ہوئے ہوں گے، دجّال اُس پہاڑ کے نیچے پڑاؤ ڈال کر اُن کا محاصرہ کرے گا، جب مسلمانوں پر سخت تنگی ہوجائے گی تو ایک مسلمان کہے گا اے مسلمانوں کی جماعت اتم کب تک اِس حال میں رہو گے حالانکہ اللہ کا دُشمن تمہارے پہاڑ کے نیچے پڑاؤ ڈالے ہوئے ہے تم تو دو اچھائیوں میں سے ایک کے درمیان ہو۔ یا تو اللہ تعالیٰ تمہیں شہادت دے گا۔ یا تمہیں غالب کردے گا۔ پھر وہ لوگ موت پر بیعت کریں گے، اللہ تعالیٰ جانتے ہوں کہ وہ سچے اور مخلص ہیں، پھر اُن پر تاریکی چھاجائے گی جس میں آدمی اپنی ہتھیلی کو بھی نہ دیکھ سکے گا، پھر آپ ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نُزول کا ذکر فرمایا۔

۞ ۞ ۞

۱۵۵۲. حدثنا وكيع وأبو معاوية جميعا عن اسماعيل بن أبي خالد عن قيس بن ابي حازم عن المغيرة بن شعبة رضى الله عنه قال ما سال أحد رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الدجال اكثر ما سالته عنه فقال لم تسال عنه، قال فقلت إن الناس يزعمون أن معه الطعام والشراب، قال هو أهون على الله تعالى من ذلك

۱۵۵۲﴾ وکیع اور ابو معاویہ نے، اسماعیل بن اَبی خالد سے، انہوں نے قیس بن ابو حازم سے روایت کی ہے کہ المغیرۃ بن شُعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: کسی نے رسول اللہ ﷺ سے دجّال کے متعلق مجھ سے زیادہ سوالات نہیں کئے، آپ ﷺ نے پوچھا تو کیوں اس کے متعلق سوال کرتا ہے؟ مَیں نے عرض کیا کہ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ دجّال کے پاس بہت سا کھانے پینے کا سامان ہوگا، تو آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ یہ تو اللہ تعالیٰ کے لیے معمولی بات ہے۔

۞ ۞ ۞

۱۵۵۳. حدثنا جرير بن عبدالحميد عن منصور بن المعتمر عن مجاهد عن جنادة بن أبي أمية سمع رجلا من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قام فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فأنذرنا الدجال ثم قال ان معه جنة ونار فناره جنة وجنته نار وان معه جبلا من خبزونهرا من ماء وأنه يمطر المطر وينبت الأرض وانه يسلط على نفس فيقتلها ثم يحييها لا يسلط على غيرها.

۱۵۵۳﴾ جریر بن عبدالحمید نے منصور بن المعتمر سے، انہوں نے مجاہد سے، انہوں نے جنادۃ بن ابو اُمیّہ سے روایت کی ہے کہ ایک صحابی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے دَرمیان کھڑے ہوئے اور ہمیں دجال سے ڈرانے لگے۔ پھر فرمایا اُس کے پاس جنت اور آگ ہوگی، اُس کی آگ درحقیقت جنت اور اُس کی جنت درحقیقت آگ ہوگی، اُس کے پاس روٹی کا ایک پہاڑ ہوگا اور پانی کی ایک نہر ہوگی، وہ بارش برسائے گا اور زمین سے فصل اُگائے گا۔ وہ ایک شخص پر مُسلط کیا جائے گا جسے وہ قتل کرکے پھر زندہ کرے گا، اُس شخص کے علاوہ وہ کسی پر مُسلط نہ کیا جائے گا۔

۞ ۞ ۞

دَجّال کے باقی رہنے کی مِقدار کا بیان

قدر بقاء الدجال

۱۵۵۴. حدثنا ضمرة بن ربيعة عن يحيى بن أبي عمرو الشيباني عن عمرو بن عبدالله الحضرمي عن أبي أمامة الباهلي رضى الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أيام الدجال أربعون يوما فيوم كالسنة ويوم دون ذلک ويوم كالشهر ويوم دون ذلک ويوم كالجمعة ويوم دون ذلک ويوم كالأيام ويوم دون ذلک وآخر أيامه كالشررة في الجريدة فيصبح الرجل بباب المدينة فلا يبلغ بابها الآخر حتى تغيب الشمس قالوا يا رسول الله فكيف نصلي في هذه الأيام القصار قال تقدرون كما تقدرون في هذه الأيام الطوال ثم تصلون

۱۵۵۴﴾ ضمرة بن ربیعہ نے یحییٰ بن ابوعمرو الشیبانی سے، انہوں نے عمرو بن عبداللہ الحضرمی سے روایت کی ہے کہ ابواُمامۃ الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ دَجّال چالیس (40) دِنوں تک رہے گا، اُس کا ایک دِن ایک سال کی طرح اور دوسرا دِن اُس سے کم ہوگا، اور ایک دِن ایک مہینے کی طرح اور دوسرا دِن اُس سے کم ہوگا اور ایک دِن ایک ہفتہ کی طرح اور دوسرا اُس سے کم ہوگا، اور ایک دِن عام دِنوں کی طرح ہوگا اور دوسرا دِن اُس سے کم ہوگا، اور اُس کے اَیام میں سے آخری دِن ایسا ہوگا جیسے کسی لکڑی میں آگ لگانے کے برابر وقت ہوتا ہے۔ ایک آدمی مدینہ کے دروازے پر صبح کرے گا پس وہ دوسرے دروازے تک نہ پہنچ پائے گا۔ کہ سورج غروب ہو جائے گا حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اَے اللہ کے رسول ﷺ! ایسے چھوٹے دِنوں میں ہم نماز کیسے پڑھیں گے؟ اِرشاد فرمایا تم اَندازہ لگاؤ گے، جیسے اُن لمبے دِنوں میں تم اَندازہ لگا کر نماز پڑھا کرتے تھے۔

۱۵۵۵. حدثنا ابن نمير حدثنا أبو يعفور قال سمعت أبا عمرو الشيباني قال سمعت حذيفة يقول فتنة الدجال أربعين يوما.

۱۵۵۵﴾ ابن نُمیر کہتے ہیں کہ، ابویعفور رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مَیں نے حضرت ابوعمرو الشیبانی سے سُنا ہے وہ فرما رہے تھے کہ مَیں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا، کہ دَجّال کا فتنہ چالیس (40) دِن تک رہے گا۔

۱۵۵۶. حدثنا يحي بن سليم الطائفي عن عبدالله بن عثمان بن خثيم عن شهر بن حوشب عن أسماء بنت يزيد بن السكن الأنصارية رضى الله عنها قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يعمر الدجال أربعين سنة السنة كالشهر كالجمعة والجمعة كاليوم واليوم كاحتراق السعفة في النار.

۱۵۵۶﴾ یحییٰ بن سُلیم طائفی نے، عبداللہ بن عثمان بن خثیم سے، انہوں نے شہر بن حوشب سے روایت کی ہے کہ حضرت اسماء بنت یزید بن السکن انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ: دجّال چالیس (40) سال زندگی گزارے گا، ایک سال مہینہ کی طرح اور مہینہ ہفتے کی طرح اور ہفتہ دِن کی طرح اور دِن آگ کی چنگاری جلانے کے وقت کے برابر ہوگا۔

۞ ۞ ۞

۱۵۵۷. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح وأبي عبدالله صاحب كعب عن كعب قال قال سلمان الفارسي أيام الدجال مقدار عامين ونصف.

۱۵۵۷﴾ الحکم بن نافع نے جراح اور ابو عبداللہ سے، انہوں نے کعب سے روایت کی ہے کہ سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: دجّال کا زمانہ ڈھائی سال کا ہوگا۔

۞ ۞ ۞

۱۵۵۸. حدثنا ابن نمير حدثنا أبو يعفور قال سمعت أبا عمرو الشيباني قال كنت مع حذيفة بن اليمان في المسجد إذا جاء أعرابي يهرول حتى جثا بين يديه فقال أخرج الدجال، فقال حذيفة أنا لما دون الدجال أخوف مني الدجال وما الدجال إنما فتنته أربعين يوما.

۱۵۵۸﴾ ابن نُمیر کہتے ہیں کہ ابو یعفور رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو عمرو الشیبانی کے والد سے سُنا کہ انہوں نے کہا کہ میں حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مسجد میں تھا کہ ایک دیہاتی دوڑتا ہوا آیا اور اُن کے سامنے دوزانوں ہو کر بیٹھ کر کہنے لگا کہ کیا دجّال نکل چکا ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: دجّال سے پہلے جو واقعات ہیں میرے نزدیک وہ زیادہ خوفناک ہیں، دجّال کیا ہے؟ اُس کا فتنہ تو صرف چالیس دِن رہے گا۔

۞ ۞ ۞

۱۵۵۹. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن عبدالعزيز بن صالح عن حذيفة قال يخرج في الفتنة الرابعة بقاؤه أربعون سنة يخففها الله على المؤمنين فتكون السنة كاليوم

۱۵۵۹﴾ رُشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالعزیز بن صالح سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ چوتھے فتنے کے اندر دجّال کا خروج ہوگا۔ وہ چالیس سال رہے گا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے لیے اس موت میں آسانی پیدا فرمائے گا اور ان کے لیے ایک سال دِن کی طرح ہو جائے گا۔ ۞ ۞ ۞

۱۵۶۰. حدثنا جرير بن عبدالحميد عن منصور عن جنادة بن أبي أمية الدوسي قال سمعت رجلا من أصحاب رسول الله ﷺ يقول قال رسول الله ﷺ يمكث الدجال أربعين صباحا.

۱۵۶۰﴾ جریر بن عبدالحمید نے منصور سے، انہوں نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ جنادۃ بن ابو اُمیّہ الدوسی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی صحابی سے سُنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: دجّال کا فتنہ چالیس (40) دِن تک رہے گا۔

۞ ۞ ۞

آخر الجزاء السابع

ساتواں جزء تمام ہوا

١٥٦١. حدثنا عبدالأعلى عن محمد بن إسحاق عن الزهري عمن حدثه عن أبي هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقتل عيسى بن مريم عليهما السلام الدجال دون باب لد بسبعة عشر ذراعا

١٥٦١﴿ عبداعلیٰ نے، محمد بن اِسحاق سے، انہوں نے الزہری سے، انہوں نے اُس شخص سے روایت کی ہے کہ جس کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث سُنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام دجّال کو مقامِ لُد کے دروازے سے سترہ (17) ہاتھ پہلے ہی قتل کریں گے۔

٭...٭...٭

١٥٦٢. حدثنا ضمرة عن يحيى بن أبي عمرو الشيباني عن عمرو بن عبدالله الحضرمي عن أبي أمامة الباهلي رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يدرک عيسى بن مريم الدجال بعد ما يهرب منه فاذا بلغه نزوله فيدرکه عند باب لد الشرقي فيقتله

١٥٦٢﴿ ضمرة نے یحییٰ بن ابوعمرو الشیبانی سے، انہوں نے عمرو بن عبداللہ الحضرمی سے روایت کی ہے کہ ابواُمامۃ الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام دجّال پر قابو پالیں گے جب کہ دجّال اُن سے بھاگا ہوا ہوگا۔ اور اُسے آپ کے نزول کی خبر پہنچی ہوئی ہوگی، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُسے مقامِ لُد کے مشرقی دروازے کے پاس پکڑ کر قتل کردیں گے۔

٭...٭...٭

١٥٦٣. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة والليث عن خالد بن يزيد عن سعيد بن أبو هلال عن أبي سلمة عن عبدالله بن عمرو رضى الله عنهما قال إذا نزل عيسىٰ بيت المقدس وقد حاصر الدجال الناس في بيت المقدس مشى إليه بعدما يصلي الغداة يمشي إليه وهو في آخر رمق فيضربه فيقتله

١٥٦٣﴿ اِبن وَہَب نے اِبن لہیعہ اور لیث سے، انہوں نے خالد بن یزید سے، انہوں نے سعید بن ابو ہلال سے، انہوں نے ابوسلمۃ سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیت المقدس میں اُتریں گے اِس حال میں کہ دجّال نے لوگوں کا بیت المقدس میں محاصرہ کررکھا ہوگا، تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُس کی طرف صُبح کی نماز پڑھ کر روانہ ہوں گے، دجّال آخری سانسیں لے رہا ہوگا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُسے مار کر قتل کردیں گے۔

٭...٭...٭

١٥٦٤. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عمن حدثه عن كعب قال إذا نزل عيسى لم يجد ريحه ولا نفسه كافر إلا مات ونفسه يبلغ مد بصره فيدرک نفسه الدجال على قيد شبر من

باب لد وقد نزل إلى العين في أسفل العقبة ليشرب منها فيذوب ذون الشمع فيموت

۱۵۶۴﴿ الحکم بن نافع نے حضرت جراح رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے اُس شخص سے روایت کی ہے جس کو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث سُنائی کہ: جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نُزول فرمائیں گے۔ تو کی خوشبو اور آپ کا سانس جس کافر تک پہنچے گا وہ مَر جائے گا، اور آپ کا سانس نگاہ تک پہنچے گا، جو دجّال کو "بابِ لُد" سے چند بالشت پہلے پالے گا، اور یہ دجّال اسفلِ عقبہ کے چشمے کی طرف پانی کے لئے اُترا ہوگا، اور وہ اُس سانس کی وجہ سے موم بتی کی طرح پگھلنے لگے گا اور بالآخر مَر جائے گا۔

٭...٭...٭

۱۵۶۵. حدثنا ابن عيينة عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن ثعلبة عن عبد الرحمٰن بن يزيد عن عمه مجمع بن جارية رضى الله عنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول يقتل ابن مريم الدجال بباب لد.

۱۵۶۵﴿ ابن عُیینہ نے، الزہری سے، انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن ثعلبہ سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے وہ اپنے چچا مجمع بن جاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ: ابن مریم علیہما السلام دجّال کو مقامِ لُد کے دروازے کے پاس قتل کریں گے۔

٭...٭...٭

۱۵۶۶. حدثنا ضمرة عن يحيى بن أبي عمرو الشيباني عن كعب قال اذا سمع الدجال نزول عيسى ابن مريم هرب فيتبعه عيسىٰ فيدركه عند باب لد فيقتله فلا يبقى شيء إلا دل على أصحاب الدجال فيقول يا مؤمن هذا كافر

۱۵۶۶﴿ ضمرۃ نے یحییٰ بن ابو عمرو الشیبانی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب دجّال حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے نُزول کی خبر سُنے گا تو بھاگ کھڑا ہوگا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُس کا پیچھا کریں گے اور "مقامِ لُد" کے دروازے کے قریب اُسے پکڑ کر قتل کریں گے، ہر چیز دجّال کے ساتھیوں کے بارے میں راہنمائی کرے گی اور کہے گی کہ اَے مومن! کافر یہاں ہے۔

٭...٭...٭

۱۶۵۷. حدثنا عبدالله بن نمير حدثنا سفيان عن سلمة بن كهيل عن أبي الزعراء عن عبدالله بن مسعود قال يزعم أهل الكتاب أن عيسىٰ ابن مريم ينزل فيقتل الدجال ويقتل أصحابه قال أبو الزعراء ما سمعت عبدالله يذكر عن أهل الكتاب حديثا غير هذا.

۱۵۶۷﴿ عبداللہ بن نُمیر نے سُفیان سے، انہوں نے سلمۃ بن کہیل سے، انہوں نے ابو الزعراء سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: اہلِ کتاب یہ گمان کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نُزول فرمائیں گے تو دجّال اور اُس کے ساتھیوں کو قتل کریں گے۔ ابو الزعراء کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اِس حدیث کے علاوہ اہلِ کتاب کی کوئی حدیث بیان کرتے نہیں سُنا۔

۱۵۶۸ . حدثنا يحيى بن سعيد عن سليمان بن عيسٰى قال بلغني أن عيسٰى ابن مريم يقتل الدجال على تل الملاحم وهو نهر ابن فطرس ثم يرجع الى بيت المقدس.

۱۵۶۸﴾ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ سلیمان بن عیسیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام دجّال کو بڑی جنگوں کے وقت ابن فُطرس کی نہر پر قتل کریں گے، پھر بیت المقدس واپس لوٹیں گے۔

۱۵۶۹ . حدثنا عبدالصمد عن حماد بن سلمة عن أبي غالب قال كنت أسير مع نوف حتى انتهيت الى عقبة أفيق فقال هذا المكان الذي يقتل فيه المسيح الدجال.

۱۵۶۹﴾ عبدالصمد نے حماد بن سلمۃ سے روایت کی ہے کہ ابو غالب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: میں نوف کے ساتھ جا رہا تھا جب ہم عُقبہ اُفیق نامی جگہ پر پہنچے، تو نوف نے کہا کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں پر دجّال قتل کیا جائے گا۔

۱۵۷۰ .حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن الزهري عن عبدالله بن عبيدالله بن ثعلبة الأنصاري عن عبدالله بن زيد الأنصاري عن مجمع بن جارية قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقتل ابن مريم الدجال بباب لد أو الى جانب لد

۱۵۷۰﴾ عبدالرزاق نے، معمر سے، انہوں نے، الزہری سے، انہوں نے عبداللہ بن عُبید اللہ بن ثعلبۃ انصاری سے، انہوں نے عبداللہ بن زید انصاری سے روایت کی ہے کہ مجمع بن جاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ابن مریم علیہا السلام دجّال کو مقام لُد کے دروازے پر یا لُد کے پاس قتل کریں گے۔

۱۵۷۱ . حدثنا ابن عيينة عن الزهري عن سالم عن أبيه أن عمر بن الخطاب رضي الله عنه سأل رجلا من اليهود فحدثه، فقال له عمر اني قد بلوت منك صدقا فأخبرني عن الدجال، فقال واله يهود ليقتلنه ابن مريم بفناء لد

۱۵۷۱﴾ ابن عُیینہ نے زہری سے انہوں، نے سالم سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک یہودی سے پوچھا؟ تو اُس نے بات کا جواب دیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں تیرا امتحان لیتا ہوں کہ تم سچ بولتے ہو یا نہیں۔ مجھے دجّال کے متعلق بتاؤ؟ اُس یہودی نے کہا کہ یہودیوں کے معبود کے اِلٰہ کی قسم! اُسے ابن مریم علیہا السلام "مقام لُد" کے صحن میں قتل کریں گے۔

دَجّال سے بچنے کے لیے جائے پناہ

المعقل من الدجال

۱۵۷۲. حدثنا ضمرة حدثنا يحيى بن أبي عمرو الشيباني عن عمرو بن عبدالله الحضرمي عن أبي أمامة الباهلي رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الدجال لا يبقى من الأرض شيء الا وطئه وغلب عليه إلا مكة والمدينة فانه لا يأتيها من نقب من أنقابها الا لقيه ملک مصلتا بسيفه حتى ينزل عند الظريب الأحمر عند منقطع السبخة عند مجتمع السيول ثم ترجف المدينة بأهلها ثلاث رجفات لا يبقى منافق ولا منافقة إلا خرج إليه فتنفي المدينة يومئذ الخبث منها كما ينفي الكير خبث الحديد وذلک اليوم الذي يدعى يوم الخلاص، فقالت أم شريک فأين المسلمون يومئذ قال بيت المقدس يخرج فيحاصرهم حتى يبلغه نزول عيسى فيهرب.

۱۵۷۲۔ ضمرة نے، یحیٰی بن ابوعمرو الشیبانی سے، انہوں نے عمرو بن عبداللہ الحضرمی سے روایت کی ہے کہ: ابواُمامۃ الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: زمین میں سے کوئی حصہ باقی نہ رہے گا مگر دجّال اُسے روند ڈالے گا، اور اُس پر غالب آ جائے گا، سوائے مکہ اور مدینہ کے، دجّال اُس کے جس کونے پر بھی آئے گا وہاں پر ایک فرشتہ تلوار سونتے کھڑا ہو گا، پھر دجّال الظریب الاحمر پر، جو سیلاب کے جمع ہونے کی جگہ ہے پڑاؤ ڈالے گا۔ مدینہ اپنے رہنے والوں کو تین مرتبہ جھنجوڑے گا، وہاں کے تمام منافق مَرد اور منافق عورتیں دجّال کی طرف نکل جائیں گے، اُس دِن مدینہ اپنے سے گندگی کو یوں دُور کرے گی جیسے بھٹی لوہے سے زَنگ دُور کرتی ہے، اور اس دِن کو "یوم الخلاص" کہا جائے گا۔ حضرت اُمِ شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ اُس زمانے میں مسلمان کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا بیت المقدس میں، دجّال اِن کا محاصرہ کرے گا۔ مگر جب اُسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نُزول کی اِطلاع پہنچے گی تو وہ بھاگ جائے گا۔

۱۵۷۳. حدثنا محمد بن الحارث عن محمد بن عبدالرحمٰن بن البيلماني عن أبيه عن ابن عمر رضى الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم القرى المحفوظة مكة والمدينة وإيلياء ونجران وما من ليلة الا وينزل بنجران سبعون ألف ملک يسلمون على أهل الأخدود ثم لا يعودون اليها أبدا

۱۵۷۳۔ محمد بن الحارث نے محمد بن عبدالرحمٰن بن البیلمانی سے، وہ اپنے والد سے، وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بستیاں محفوظ رہیں گی، وہ یہ ہیں: مکہ، مدینہ، اِیلیاء اور نجران۔ کوئی رات نہ گُزرے گی مگر ستّر (70) ہزار فرشتے نجران میں اُتریں گے اور خندق والوں کو سلام کہیں گے، پھر اُس کی طرف کبھی لوٹ کر نہ آئیں گے۔

۱۵۷۴. حدثنا بقية قال قال صفوان وحدثني أبو الزاهرية عن شريح بن عبيد عن كعب قال المعقل من الدجال نهر ابن فطرس.

۱۵۷۴۔ بقیۃ نے صفوان سے، انہوں نے ابوالزاہریۃ سے، انہوں نے شُریح بن عُبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: دجّال سے بچنے کی جائے پناہ ابن فُطرُس کی نہر ہے۔

۱۵۷۵. حدثنا ابن وهب عن معاوية بن صالح عن يحيى بن جابر وحدير بن كريب عن كعب قال المعقل من الدجال نهر ابن فطرس.

۱۵۷۵۔ ابن وہب نے، معاویہ بن صالح سے، انہوں نے یحییٰ بن جابر اور حدیر بن کریب سے روایت کی ہے کہ، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: دجّال سے بچنے کی جائے پناہ ابن فُطرُس کی نہر ہے۔

✿ ✿ ✿

۱۵۷۶. حدثنا أبو أيوب عن أرطاة عمن حدثه عن كعب قال معقل المسلمين اذا خرج الدجال بيت المقدس

۱۵۷۶۔ ابوایوب نے ارطاۃ سے، انہوں نے اُس شخص سے روایت کی ہے جسے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان فرمائی ہے کہ جب دجّال نکلے گا تو مسلمانوں کی جائے پناہ ''بیت المقدس'' ہوگی۔

✿ ✿ ✿

۱۵۷۷. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عمن حدثه عن كعب قال موضع رداء بيت المقدس أيام الدجال خير من الدنيا وما فيها لقول رسول الله صلى الله عليه وسلم معقل المسلمين من الدجال بيت المقدس لیخرجون ولا يغلبون.

۱۵۷۷۔ الحکم بن نافع نے جراح سے، انہوں نے اُس شخص سے روایت کی ہے کہ جسے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان فرمائی ہے کہ: دجّال کے زمانے میں بیت المقدس کے اندر ایک چادر کی جگہ دُنیا و مافیہا سے بہتر ہوگی، اِس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: مسلمانوں کے لئے دجّال سے بچنے کے لیے بیت المقدس جائے پناہ ہوگی، نہ وہ وہاں سے نکالے جائیں گے اور نہ مغلوب ہوں گے۔

✿ ✿ ✿

۱۵۷۸. حدثنا جرير بن عبدالحميد عن منصور عن مجاهد عن جنادة بن أبي أمية الدوسي سمع رجلا من أصحاب النبي ﷺ يقول أقام رسول الله ﷺ فقال ان الدجال يبلغ كل منهل الا أربعة مساجد: مسجد الحرام و مسجد المدينة مسجد طور سيناء ومسجد الأقصى.

۱۵۷۸۔ جریر بن عبدالحمید نے منصور سے، انہوں نے مجاہد سے، انہوں نے جنادۃ بن ابو اُمیّۃ الدوسی رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: دجّال پانی کے ہر گھاٹ تک پہنچ جائے گا، سوائے چار مسجدوں کے مسجد حرام، مسجد مدینہ، مسجد طور سینا اور مسجد اَقصیٰ کے۔

✿ ✿ ✿

۱۵۷۹. حدثنا وكيع عن سفيان أبي هاشم عن أبي مجلز عن قيس بن عباد عن أبي سعيد الخدري رضى الله عنه قال من قرأ سورة الكهف كما أنزلت أضاء له مابينه وبين مكة، ومن قرأ آخرها أدرك الدجال لم يسلط عليه

۱۵۷۹۔ وکیع نے سُفیان سے، انہوں نے ابو ہاشم سے، انہوں نے ابو مجلز سے، انہوں نے قیس بن عباد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ: جو شخص پوری سورۂ کہف پڑھے جیسے کہ وہ نازل ہوئی ہے، تو اُس کے لئے اُس سے لے کر مکہ تک روشنی ہو جائے گی، اور جو سورۂ کہف کا صرف آخری حصہ پڑھے اور دجّال کو پائے تو اس پر دجّال کا زور نہیں چلے گا۔

✿ ✿ ✿

۱۵۸۰. حدثنا بقية عن صفوان عن عمرو عن شريح بن عبيد عن عبدالله بن سلام قال ان ملائكة الله تعالى يحرسون المدينة من كل ناحية ما من نقاب المدينة من نقب الاوعليه ملك سال سيفه فلا تنفروا ملائكة الله اللذين يحرسونكم

۱۵۸۰۔ بقیہ نے صفوان سے، انہوں نے، عمرو سے، انہوں نے شُریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہر کونے سے مدینہ کی حفاظت کررہے ہیں، مدینہ کے ہر راستے پر ایک فرشتہ تلوار تھامے کھڑا ہے، لہٰذا تم اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کو جو تمہاری حفاظت کررہے ہیں، متنفر نہ کرو۔

✿ ✿ ✿

۱۵۸۱. حدثنا يحيى بن سليم عن عبدالله بن عثمان بن خيثم المكي عن شهر بن حوشب عن أسماء ابنةيزيد بن السكن الأنصارية رضى الله عنها قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الدجال يرد كل منهل إلا المسجدين.

۱۵۸۱۔ یحییٰ بن سُلیم نے، عبداللہ بن عثمان بن خثیم المکی سے، انہوں نے شہر بن حوشب سے روایت کی ہے کہ: حضرت اسماء ابنۃ یزید بن السکن انصاریۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سُنا کہ دجّال دو مسجدوں کے سوا پانی کے ہر گھاٹ پر پہنچ جائے گا۔

✿ ✿ ✿

۱۵۸۲. حدثنا ابن مهدي عن سفيان عن أبي هاشم عن أبي مجلز عن قيس بن عباد عن أبي سعيد الخدري قال من قرأ سورة الكهف كما أنزلت ثم خرج للدجال لم يسلط عليه ولم يكن له عليه سبيل

۱۵۸۲۔ ابن مَہدی نے سُفیان سے، انہوں نے ابو ہاشم سے، انہوں نے ابومجلز سے، انہوں نے قیس بن عباد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جس شخص نے پوری سورۂ کہف پڑھی جیسی کہ وہ نازل ہوئی ہے۔ تو دجّال کا اس پر کوئی زور نہ چلے گا۔

✿ ✿ ✿

۱۵۸۳. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن الزهري أخبرني عبيدالله بن عبدالله بن عتبة أن أبا سعيد الخدري قال محرم على الدجال أن يدخل نقاب المدينة

۱۵۸۳۔ عبدالرزاق نے، معمر سے، انہوں نے الزہری سے، انہوں نے، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبۃ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دجّال کے لیے حرام ہے کہ وہ مدینہ میں کسی راستے سے داخل ہو۔

✿ ✿ ✿

۱۵۸۴. قال الزهري عن طلحة بن عبدالله بن عوف عن أبي بكرة عن النبي ﷺ قال ليس من بلدة الا يبلغها رعب الدجال إلا المدينة على كل نقب من نقابها ملكان يذبان عنها رعب المسيح.

۱۵۸۴۔ الزہری نے، طلحۃ بن عبداللہ بن عوف سے روایت کی ہے کہ ابو بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: کوئی شہر باقی نہ بچے گا مگر دجّال کا رُعب وہاں تک پہنچ جائے گا، سوائے مدینہ کے، اُس کے ہر راستے پر دو فرشتے ہیں، جو اُس سے دجّال کے رُعب کو دُور کرتے ہیں۔ ✿ ✿ ✿

۱۵۸۵. قال الزهري وأخبرني عمرو بن أبي سفيان الثقفي عن رجل من الأنصار عن بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يأتي الدجال سباخ المدينة ومحرم عليه أن يدخل مقابها فيخرج عليه كل منافق ومنافقة ثم يولي قبل الشام

۱۵۸۵۔ الزہری کہتے ہیں کہ عمرو بن ابوسُفیان الثقفی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک صحابی سے روایت کی ہے کہ دَجّال مدینہ کیمھافات میں آئے گا اور دَجّال پر یہ بات حرام ہوگی کہ وہ مدینہ میں کسی راستے سے داخل ہو لیکن دَجّال کی طرف مدینے کا ہر منافق مَرد اور منافق عورت نکل پڑیں گے، پھر دَجّال شام کی طرف لوٹ جائے گا۔

✿ ✿ ✿

۱۵۸۶. قال معمر عن قتادة عن شهر بن حوشب عن أسماء ابنة يزيد الأنصارية سمعت النبي ﷺ يقول يجزيء المؤمنين يومئذ من الجوع ما يجزيء أهل السماء من التسبيح والتقديس.

۱۵۸۶۔ معمر نے قتادہ سے، انہوں نے شہر بن حوشب سے روایت کی ہے کہ حضرت اسماء بنت یزید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مَیں نے نبی اَکرم ﷺ کو اِرشاد فرماتے ہوئے سُنا کہ: اُس زمانے میں مسلمانوں کی بھوک دُور کرنے کے لئے وہ بات کافی ہوگی جو آسمان والوں کے لئے کافی ہے، یعنی اللہ کی تسبیح اور تقدیس بیان کرنا۔

✿ ✿ ✿

۱۵۸۷. حدثنا محمد بن فضيل عن أبي سفيان عن الحسن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم طعام المؤمنين يومئذ التسبيح والتحميد والتهليل والتقديس والتكبير

۱۵۸۷۔ محمد بن فضیل نے ابوسُفیان سے روایت کی ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: اُس زمانے میں مسلمانوں کا کھانا تسبیح، تحمید، تہلیل، تقدیس اور تکبیر ہوگی۔

۱۵۸۸. حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن سنان عن أبي الزاهرية عن كثير بن مرة عن ابن عمر رضى الله عنهما عن النبي ﷺ أنه قال المسلمون فما طعام المؤمنين في زمان الدجال؟ قال طعام الملائكة، قالوا أو تطعم الملائكة؟ قال طعامهم منطقهم بالتسبيح والتقديس فمن كان منطقه يومئذ التسبيح والتقديس أذهب الله عنه الجوع فلم يخش جوعا.

۱۵۸۸۔ الحکم بن نافع نے، سعید بن سِنان سے، انہوں نے، ابوالزاہریہ سے، انہوں نے کثیر بن مُرّۃ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اَکرم ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ دَجّال کے زمانے میں مسلمانوں کا کھانا وہ ہوگا جو فرشتوں کا کھانا ہے، صحابہ کرام نے عرض کیا کہ کیا فرشتے بھی کھانا کھاتے ہیں؟ تو ارشاد فرمایا کہ فرشتوں کا کھانا اُن کا تسبیح اور تقدیس پڑھنا ہے، دَجّال کے زمانے میں جو شخص تسبیح اور تقدیس پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اُس کی بھوک دُور کردے گا، اُسے بھوک کا خوف نہ ہوگا۔

✿ ✿ ✿

نزول عيسى ابن مريم عليهما السلام وسيرته

حضرت عیسیٰ اِبن مریم علیہما السلام کا نزول اور آپ کی سیرت

١٥٨٩. حدثنا ضمرة بن ربيعة عن يحيى بن ابي عمرو الشيباني عن عمرو بن عبدالله الحضرمي عن أبي أمامة الباهلي رضى الله عنه قال ذكررسول الله صلى الله عليه وسلم الدجال فقالت أم شريک فأين المسلمون يومئذ يا رسول الله؟ قال ببيت المقدس يخرج حتى يحاصرهم وامام الناس يومئذ رجل صالح فيقال صلي الصبح فاذا كبر ودخل فيها نزل عيسى ابن مريم عليهما السلام فاذا رآه ذلک الرجل عرفه فرجع يمشي القهقرى فيتقدم عيسى فيضع يده بين كتفيه ثم يقول صلي فانما أقيمت لک الصلاة فيصلي عيسىَ وراء ه ثم يقول افتحوا الباب فيفتحون الباب ومع الدجال يومئذ سبعون ألفا يهود كلهم ذو ساج وسيف محلى فاذا نظر الى عيسى ذاب كما يذوب الرصاص وكما يذوب الملح في الماء ثم يخرج هاربا فيقول عيسى ان لي فيک ضربة لن تفوتني بها فيدركه فيقتله فلا يبقى شيء مما خلق الله تعالى يتوارى به يهودي الا أنطقه الله لا حجر ولا شجر ولا دابة الا قال يا عبدالله المسلم هذا يهودي فاقتله الا الغرقد فانها من شجرهم فلا تنطق ويكون عيسى في أمتي حكما عدلا واماما مقسطا يدق الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزية ويترک الصدقة ولا يسعى شاة وترفع الشحناء والتباغض وتنزع حمة كل دابة حتى يدخل الوليد يده في الحنش فلا يضره وتلقى الوليدة الأسد فلا يضرها ويكون في الا بل كأنه كلبها والذئب في الغنم كأنه كلبها وتملأ الأرض من الإسلام ويسلب الكفار ملكهم فلا يكون ملک الا الاسلام وتكون الأرض كفا ثورة الفضة فتنبت نباتها كما كانت على عهد آدم عليه السلام يجتمع النفر على القطف فتشبعهم ويجتمع النفر على الرمانة فتشبعهم ويكون الثور بكذا وكذا من المال وتكون الفرس بالدريهمات.

۱۵۸۹ ضمرة بن ربیعة نے یحییٰ بن ابوعمرو الشیبانی سے، انہوں نے عمرو بن عبداللہ الحضرمی سے روایت کی ہے کہ ابوامامۃ الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دجّال کا ذکر فرمایا، تو حضرت اُمِ شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ اَے اللہ کے رسول ﷺ! اُس زمانے میں مسلمان کہاں ہوں گے؟ اِرشاد فرمایا بیت المقدس میں، دجّال اُن کا محاصرہ کرے گا اور اُن کا اِمام ایک نیک آدمی ہوگا، اُس سے کہا جائے گا صُبح کی نماز پڑھائیے؟ جب وہ تکبیر کہہ کر نماز میں داخل ہوگا تو حضرت عیسیٰ

بن مریم علیہما السلام نزول فرمائیں گے، جب وہ شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو پہچان جائے گا اور پیچھے ہٹ جائے گا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنا ہاتھ اُس کے دونوں کندھوں کے درمیان رکھ دیں گے اور کہیں گے کہ نماز پڑھاؤ اس لئے کہ اقامت آپ کے لئے کہی گئی ہے، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے پیچھے نماز پڑھیں گے، پھر فرمائیں گے دروازہ کھول دو؟ مسلمان دروازہ کھول دیں گے، اور دجّال کے ساتھ اُس وقت ستّر (70) ہزار یہودی ہوں گے، اُن میں سے ہر ایک کے پاس ہاتھی دانت اور سونے کا پانی چڑھی ہوئی تلوار ہوگی، جب دجّال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو وہ پگھلنے لگے گا جیسے تانبا پگھلتا ہے اور جیسے نمک پانی میں پگھلتا ہے، پھر وہ وہاں سے بھاگ کھڑا ہوگا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے میرا ایک وار تیرے لئے مقرر شدہ ہے جس سے تُو ہرگز نہیں بچ سکتا، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُسے پکڑ لیں گے اور قتل کر دیں گے، اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کوئی چیز ایسی نہ رہے گی جس کی یہودی آڑ لے سکے۔ اللہ تعالیٰ ہر پتھر، ہر درخت اور ہر جانور کو بولنے کی طاقت دے گا۔ وہ سب کہیں گے اَے اللہ کے مسلمان بندے! یہودی یہاں ہے اِسے قتل کر دے البتہ غرقدہ نامی درخت جو یہودیوں کا درخت ہے، نہیں بولے گا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام میری اُمّت کے حاکم ہوں گے وہ عدل کریں گے، اور اِنصاف کرنے والے امام ہوں گے، وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے، اور جزیہ ختم کر دیں گے، صدقہ چھوڑ دیا جائے گا، کسی بکری پر نہیں بھاگا جائے گا، حسد اور بُغض اُٹھالیا جائے گا، اور ہر جانور کی سَرکشی نکال دی جائے گی، یہاں تک ایک بچہ اپنا ہاتھ کسی بِل میں داخل کرے گا لیکن کوئی چیز اُسے ضرر نہ دے گی، ایک بچی شیر کے سامنے آئے گی لیکن شیر اُسے نقصان نہ دے گا، اور شیر اُونٹوں میں یوں ہوگا جیسے وہ اُن کا کتّا ہے، اور بھیڑیا بکریوں میں یوں ہوگا گویا کہ وہ اُن کا کتّا ہے، اور پوری زمین اِسلام سے بھر جائے گی، اور کفار سے اُن کی بادشاہت چھین لی جائے گا، بادشاہت صرف اِسلام کی ہوگی، اور زمین چاندی کے ورق کی طرح ہوگی، اپنی نباتات وہ ایسے اُگائے گی جیسے حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے میں اُگاتی تھی، پوری ایک کھانے کی جماعت ایک ٹکڑے پر جمع ہوجائے گی اور وہ ٹکڑا اُنہیں سیر کردے گی، اور پوری ایک جماعت اَنار پر جمع ہوجائے گی اور وہ اَنار اُنہیں سیر کردے گا، اور بیل اِتنے روپے کا ہوگا، اور گھوڑا چند دِرہموں کے بدلے میں ملے گا۔

✿ ✿ ✿

۱۵۹۰. حدثنا بقية بن الوليد عن صفوان بن عمرو عن شريح ابن عبيد عن كعب قال يهبط المسيح عيسى بن مريم عليهما السلام عند القنطرة البيضاء على باب دمشق الشرقي الى طرف الشجر تحمله غمامة واضع يديه على منكب ملكين عليه ريطتان مؤتزر باحديهما مرتدى بالأخرى اذا أكب رأسه قطر منه كالجمان فيأتيه اليهود، فيقولون نحن أصحابك فيقول كذبتم ثم يأتيه النصارى فيقولون نحن أصحابك،، فيقول كذبتم بل اصحابي المهاجرون بقية أصحاب الملحمة فيأتي مجمع المسلمين حيث هم فيجد خليفتهم يصلي بهم فيتأخر للمسيح حين يراه، فيقول يا مسيح الله صلي لنا، فيقول بل أنت فصل لأصحابك فقد رضى الله عنك فإنما بعثت وزيرا ولم أبعث أمير فيصلي لهم خليفة

المهاجرين ركعتين مرة واحدة وابن مريم فيهم ثم يصلي لهم المسيح بعده وينزع خليفتهم.

۱۵۹۰ بقیۃ بن الولید نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے شُریح ابن عُبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام سفید منارے کے قریب دِمشق کے مشرقی دروازے پر ایک درخت کے کنارے نزول فرمائیں گے، اُسے ایک بادل نے اُٹھا رکھا ہوگا، اُنہوں نے اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے کندھوں پر رکھے ہوں گے، آپ پر دو چادریں ہوں گی، ایک سے اِزار بنایا ہوگا، اور دوسرے کو اُوپر لپیٹا ہوگا، جب وہ سَر جھکائیں گے تو موتیوں کی طرح اُس سے پانی ٹپکے گا، اُن کے پاس یہودی آئیں گے، اور کہیں گے کہ ہم آپ کے ساتھی ہیں؟ وہ فرمائیں گے تم جھوٹ بولتے ہو۔ پھر ان کے پاس عیسائی آئیں گے ہم تمہارے ساتھی ہیں؟ فرمائیں گے تم جھوٹ بولتے ہو، بلکہ میرے ساتھی وہ لوگ ہیں جو جنگِ عظیم کے باقی ماندہ مہاجرین میں سے ہیں، پھر وہ مسلمانوں کے مجمع کے پاس آئیں گے اور مسلمانوں کے خلیفہ کو پائیں گے جو نماز پڑھا رہے ہوں گے، جب وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھیں گے تو پیچھے ہٹیں گے، اور کہیں گے کہ اَے اللہ کے مسیح! ہمیں نماز پڑھائیے؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے آپ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائیے اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو۔ مَیں تو وزیر بنا کر بھیجا گیا ہوں اور مجھے اَمیر بنا کر نہیں بھیجا گیا، پھر مہاجرین کا خلیفہ اُنہیں دو رکعت نماز ایک مرتبہ پڑھائے گا اِس حال میں کہ ابن مریم علیہما السلام بھی مقتدیوں میں شامل ہوں گے، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھائیں گے اور خلیفہ کو معزول کر دیا جائے گا۔

✿ ✿ ✿

١٥٩١. حدثنا سويد بن عبدالعزيز عن اسحاق بن أبي فروة وابن سابور جميعا عن مكحول عن حذيفة بن اليمان رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينما الشياطين الذين مع الدجال يزاولون بعض بني آدم على متابعة الدجال فيأتي عليه من يأتي ويقول له بعضهم انكم شياطين وان الله تعالى سيسوق اليه عيسى ابن مريم بايلياء فيقتله فبينما أنتم على ذلک حتى ينزل عيسى ابن مريم بايلياء وفيها جماعة من المسلمين وخليفتهم بعدما يؤذن المؤذن لصلاة الصبح فيسمع المؤذن للناس عصعصة فاذا هو عيسى ابن مريم فيهبط عيسى فيرحب به الناس ويفرحون بنزوله ولتصديق حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم يقول للمؤذن أقم الصلاة ثم يقول له الناس صلي لنا فيقول انطلقوا الى امامكم فيصلي لكم فانه نعم الامام فيصلي بهم امامهم ويصلي عيسى معهم ثم ينصرف الامام ويعطي عيسى الطاعة فيسير بالناس حتى اذا رآه الدجال ماع كما يميع القير فيمشي اليه عيسى فيقتله باذن الله تعالى ويقتل معه من شاء الله ثم يفترقون ويختبئون تحت كل شجر وحجر حتى يقول الشجر يا عبدالله يا مسلم تعال هذا يهودي ورائي فاقتله ويدعو الحجر مثل ذلک غير شجرة الغرقدة شجرة اليهود لا تدعو اليهم أحدا يكون عندها ثم قال رسول

الله صلى الله عليه وسلم انما أحدثكم هذا لتعقلوه وتفهموه وتعوه واعلموا عليه وحدثوا به من خلفكم وليحدث الآخر وان فتنته أشد الفتن ثم تعيشوا بعد ذلک ما شاء الله تعالى مع عيسى ابن مريم.

۱۵۹۱﴿سوید بن عبدالعزیز نے اِسحاق بن ابوفروۃ اور سابور یہ سے اور ان دونوں حضرت مکحول سے اور وہ حضرت حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ وہ شیاطین جو دَجّال کے ساتھ ہوں گے وہ بعض لوگوں کو بہکانے میں مصروف ہوں گے، لیکن کوئی مومن اُن سے آکر کہے گا کہ بے شک تم شیاطین ہو۔ اللہ تعالیٰ عنقریب حضرت عیسیٰ اِبن مریم علیہما السلام کو دجال کے لئے مُقامِ اِیلیاء میں لانے والے ہیں، اور وہ دَجّال کو قتل کریں گے، مسلمان اِسی حالت پہ ہوں گے تو حضرت عیسیٰ اِبن مریم علیہما السلام مُقامِ اِیلیاء میں نُزول فرمائیں گے، اور وہ ہاں پر مسلمانوں کی ایک جماعت اور اُن کا خلیفہ بھی ہوگا، اور موٴذِن صُبح کی نماز کے لئے اَذان دے چکا ہوگا، پس موٴذِن ایک کھڑکھڑاہٹ سُنے گا، تو وہ حضرت عیسیٰ اِبن مریم علیہما السلام ہوں گے، جب وہ اُتریں گے لوگ اُنہیں مَرحبا کہیں گے اور اُن کے اُترنے پر خوش ہوں گے، اور رسول اللہ ﷺ کی حدیث کی تصدیق کی وجہ سے خوش ہوں گے، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام موٴذِن سے کہیں گے کہ جماعت کھڑی کی جائے! پھر لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہیں گے کہ ہمیں نماز پڑھایئے؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے اپنے اِمام کے پاس جاؤ تاکہ وہ تمہیں نماز پڑھائیں، بے شک وہ اَچھا اِمام ہے، پھر مسلمانوں کا اِمام اُن کو نماز پڑھائے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی اُن کے ساتھ نماز پڑھیں گے، پھر اِمام نماز سے فارغ ہوکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی اِطاعت کا حق دیدیں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کے ساتھ چلیں گے۔ جب دَجّال آپ کو دیکھے گا تو وہ تارکول کی طرح پگھلنے لگے گا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُس کی طرف بڑھیں گے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُسے قتل کردیں گے، پھر دَجّال کے ساتھی منتشر ہوجائیں گے اور ہر درخت اور پتھر کے پیچھے چھپیں گے مگر دَرخت کہے گا کہ اَے اللہ کے بندے! اَے مسلمان! اِدھر آ یہ یہودی میرے پیچھے ہے اِسے قتل کردے! اِسی طرح پتھر بھی بُلائے گا، سِوائے غرقدہ کے درخت کے، یہ یہودیوں کا درخت ہے، جو کسی کو بھی یہودیوں کی طرف نہ بُلائے گا، پھر رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ مَیں تمہیں یہ بات اِس لئے بتارہاہوں کہ تاکہ تم سمجھو، اِسے محفوظ کرو اور اِس پر عمل کرو، اور بعد والوں کو بتاؤ، اور ہر بعد والا اپنے بعد والے کو بتائے کہ دَجّال کا فتنہ سب سے سخت فتنہ ہوگا، پھر اُس کے بعد جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا تم حضرت عیسیٰ اِبن مریم علیہما السلام کے ساتھ زِندگی گُزاروگے۔

۞ ۞ ۞

۱۵۹۲. حدثنا بقية عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب قال اذا خرج عيسى ابن مريم انقطعت الامارة

۱۵۹۲﴿بقیہ نے صفوان سے، وہ شُریح بن عُبید سے روایت کرتے ہیں، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نزول فرمائیں گے تب اِمارَت ختم ہوجائے گی۔

۞ ۞ ۞

۱۵۹۳ . حدثنا بقية بن الوليد وأبو المغيرة عن صفوان عمن حدثه عن أبي هريرة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال حياة عيسى هذه الآخرة ليست كحياته الأولى يلقى عليه مهابة الموت يمسح وجوه رجال ويبشرهم بدرجات الجنة

۱۵۹۳﴾ بقیۃ بن الولید اورابوالمغیرۃ نے حضرت صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ سے، وہ اُس شخص سے روایت کرتے ہیں جسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان فرمائی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اِرشادفرمایا ہے کہ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یہ دوسری زندگی ان کی پہلی زندگی کی طرح نہیں ہوگی۔ بلکہ اُن پرموت کی ہیبت ڈال دی جائے گی وہ مَردوں کے چہروں پرہاتھ پھیریں کراُنہیں جنت کے درجات کی خوشخبری دیں گے۔

۞۞۞

۱۵۹۴ . حدثنا عبدالوهاب بن عبدالمجيد عن أيوب عن محمد بن سيرين عن أبي هريرة قال يوشک من عاش منكم أن يرى عيسى بن مريم اماما مهديا وحكما عادلا فيكسر الصليب ويقتل الخنزير وتوضع الجزية وتضع الحرب أوزارها قال محمد ولا أعلمه الا عن أبي هريرة قال ينزل بين أذانين يقطر ثوبه ماء عليه ثوبان ممصران أو بردان. قال محمد فظننت أنهم وجدوه في كتاب فلم يدروا ما لونه فيصلي عيسىٰ وراء رجل من هذه الأمة.

۱۵۹۴﴾ عبدالوہاب بن عبدالمجید سے، ایوب سے، انہوں نے محمد بن سیرین سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: قریب ہے کہ تم میں سے جو زِندہ رہے وہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو دیکھ لے، وہ اِمام ہوں گے، مَہدی اور حاکم اور اِنصاف کرنے والے ہوں گے، وہ صلیب کو توڑدیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ ختم کردیا جائے گا، اور جنگ اپنے ہتھیار رکھ دے گی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اذان اور اِقامت کے درمیان نُزول فرمائیں گے، اُن کے کپڑوں سے پانی ٹپک رہا ہوگا، اُن پر دو چادریں ہوں گی، محمد فرماتے ہیں کہ میرا گمان یہ ہے کہ اُنہوں نے یہ بات کتاب میں پائی ہے، لیکن اُنہیں معلوم نہ ہوسکا کہ چادروں کا رَنگ کیسا ہوگا، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اِس اُمّت کے ایک آدمی کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

۞۞۞

۱۵۹۵ . حدثنا عبد الله بن وهب عن ابن لهيعة وليث بن سعد عن خالد بن يزيد عن سعيد بن ابي هلال عن أبي سلمة عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال يبلغ الذين فتحوا القسطنطينية خروج الدجال فيقبلون حتى يلقوه ببيت المقدس قد حصر هنالک ثمانية آلاف امرأة واثنا عشر ألف مقاتل هم خير من بقي وكصالح من مضى فبيناهم تحت ضبابة من غمام اذ تكشف عنهم الضبابة مع الصبح فاذا بعيسى ابن مريم بين ظهرانيهم فينتكب إمامهم عنه ليصلي بهم فيأبى عيسى ابن مريم حتى يصلي امامهم تكرمة لتلک اعصابة ثم يمشي إلى الدجال وهو في آخر رمق فيضربه فيقتله فعند ذلک صاحت الأرض فلم يبق حجرولا شجر

ولا شيء الا قال يا مسلم هذا يهودي ورائي فاقتله الا الغرقدة فانها شجرة يهودية فينزل حكما عادلا فيكسر الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزية وتبتز قريش الامارة وتضع الحرب أوزارها وتكون الأرض كفا ثورة الفضة وترفع العداوة والشحناء والبغضاء وحمة كل ذات حمة وتملأ الأرض سلما كما يملأ الإناء من الماء فيندفق من نواحيه حتى تطأ الجارية على رأس الأسد ويدخل الأسد في البقر والذئب في الغنم وتباع الفرس بعشرين درهما ويبلغ الثور الثمن الكثير ويكون الناس صالحين فيأمر السماء فتمطر والأرض فتنبت حتى تكون على عهدها حين نزلها آدم عليه السلام حتى يأكل من الرمان الواحدة الناس الكثير ويأكل العنقود النفر الكثير وحتى يقول الناس لو أن آباء نا أدر كو هذا العيش.

۱۵۹۵﴾ عبداللہ بن وَہَب نے اِبن لہیعۃ اورلیث بن سعد سے، انہوں نے خالد بن یزید سے، انہوں نے سعید بن ابوہلال سے، انہوں نے ابوسلمۃ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جن مجاہدین نے قسطنطنیہ فتح کیا ہوگا۔ جب اُنہیں دَجّال کے نکلنے کی اِطلاع پہنچے گی، تو وہ آئیں گے اور بیت المقدس میں دَجّال کا سامنا کریں گے ، وہاں پر دَجّال نے آٹھ(8) ہزار عورتوں اور بارہ ہزار(12)مَردوں کا محاصرہ کرر کھا ہوگا، وہ باقی ماندہ لوگوں میں بہترین لوگ ہوں گے، جیسے صالح گُزشتہ لوگوں میں تھے، وہ مجاہدین ایک بادل کے اَندھیرے میں ہوں گے، جب اُن سے وہ اَندھیرا صبح کے وقت چھٹ جائے گا، تو وہ حضرت عیسیٰ اِبن مریم علیہما السلام کو اپنے درمیان پائیں گے، پھر مسلمانوں کا اِمام حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے درخواست کرے گا کہ وہ مسلمانوں کو نماز پڑھائیں؟ مگر حضرت عیسیٰؑ اِبن مریم علیہما السلام کے اِنکار پر ان کا اَمام ہی نماز پڑھائے گا، یہ بات اُس جماعت کی عزّت اَفزائی کے لئے ہوگی، پھر وہ دَجّال کی طرف روانہ ہوں گے۔ وہ آخری سانسیں لے رہا ہوگا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُسے مار کر قتل کریں گے، اُس وقت زَمین چلّائے پڑے گی۔ پھر کوئی درخت، کوئی پتھر اور کوئی چیز باقی نہ رہے گی مگر کہے گی کہ اَے مسلمان! یہ میرے پیچھے یہودی ہے آ کر اِسے قتل کردے، سوائے غرقدہ کے درخت کے جو یہودیوں کا درخت ہے وہ نہیں بولے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حاکم، عادِل بن کر اُتریں گے، وہ صلیب کو توڑ دیں گے، اور خنزیر کو قتل کریں گے، اور جزیہ رکھتے اور قریش سے اِمارت وحکمرانی لے لی جائے گی، اور جنگ اپنے ہتھیار رکھ دے گی، اور زَمین چاندی کے ورق کی طرح ہوجائے گی۔ دُشمنی، حسد اور بغض اُٹھالیا جاے گا، اور ہر ایک چیز کے غصے کو بھی اُٹھالیا جائے گا، زَمین سلامتی سے بھر جائے گی، جیسے بَرتن پانی سے بھر جاتا ہے، کوئی ایک لڑکی بے خطر شیر کے سَر پر پاؤں رکھے گی۔ شیر گائیوں میں شامل ہوگا اور بھیڑیا بکریوں میں داخل رہے گا، گھوڑا بیس دِرہم کا بکے گا، اور بیل کی قیمت بہت زیادہ ہوگی، لوگ نیک ہوں گے، آسمان کو حکم دیا جائے گا وہ بَرسے گا اور زَمین کو حکم دیا جائے تو وہ پیداوار اُگائے گی، حتیٰ کہ وہ ایسی پیداوار اُگائے گی جیسے حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے میں اُگاتی تھی، یہاں تک کہ ایک اَنار کو بہت سے لوگ مل کر کھائیں گے، اور ایک مالٹے کو بہت سے لوگ مل کر کھائیں گے، لوگ کہیں گے کہ کاش ہمارے آباؤ اَجداد یہ زندگی پاسکتے۔

١٥٩٦. حدثنا ابن وهب عن حنظلة سمع سالما يقول سمعت ابن عمر رضى الله عنه يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أريت عندالكعبة مما يلي المقام رجلا آدم سبط الرأس واضعايديه على رجلين يسكب رأسه أو يقطر رأسه ماء فسألت من هذا فقال قائل هذا عيسى ابن مريم.

۱۵۹۶۔ ابن وَہَب نے حنظلہ سے، انہوں نے سالم سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرما رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ مجھے کعبے کے پاس مقامِ ابراہیم پر ایک شخص دکھایا گیا جو گندمی رنگ کا تھا۔ سیدھے بال تھے، اور اُس نے اپنے دونوں ہاتھ دو آدمیوں پر رکھے ہوئے تھے، اُس کے سَر سے پانی ٹپک رہا تھا، مَیں نے پوچھا یہ کون ہے؟ کہنے والے نے کہا یہ حضرت عیسٰی اِبن مریم علیہما السلام ہیں۔

٭ ٭ ٭

١٥٩٧. حدثنا أبو حيوة وأبو أيوب عن أرطاة عن عبد الرحمن بن جبير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليدركن ابن مريم رجال من أمتي هم مثلكم أو خيرهم مثلكم أو خير

۱۵۹۷۔ ابوحیوۃ اور ابوایوب نے، ارطاۃ سے روایت کی ہے کہ عبدالرحمٰن بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: اِبن مریم علیہما السلام میری اُمّت کے ایسے لوگوں کو پائے گا جو تم جیسے ہوں گے، یا فرمایا اُن میں سے بہترین تمہارے جیسے ہوں گے، یا تم سے بہترین ہوں گے۔

٭ ٭ ٭

١٥٩٨. حدثنا أبو أيوب عن أرطاة عمن حدثه عن كعب قال بينما هم يقتسمون غنائم القسطنطنية إذ يأتيهم خبر الدجال فيرفضون مافي أيديهم ثم يقبلون فيلحقون ببيت المقدس فتصلي خلف من يلي أمر المسلمين ثم يوحي الله تعالى الى عيسى ابن يسير إلى مريم ان يأجوج ماجوج ثم يرجع الى بيت المقدس ثم ان الأرض تخرج زكاتهاعلى ما كانت في أول الدنيا ثم يلبث سبعا ثم يبعث الله ريحا فتقبض أرواح المؤمنين.

۱۵۹۸۔ ابوایوب نے حضرت ارطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، وہ اُس شخص سے روایت کرتے ہیں کہ جسے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان فرمائی ہے کہ مجاہدین قسطنطنیہ کا مالِ غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے کہ اُن کے پاس دَجّال کی خبر آئے گی، پس جو کچھ اُن کے ہاتھوں میں ہوگا وہ اُسے چھوڑ کر بیت المقدس چلے جائیں گے، جو مسلمانوں کا اَمیر ہوگا اُس کے پیچھے نماز پڑھی جائے گی، پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسٰی اِبن مریم علیہما السلام کو حکم دیں گے کہ یاجوج اور ماجوج کی طرف چلے جاؤ! پھر حضرت عیسٰی علیہ السلام بیت المقدس لوٹ آئیں گے، پھر زمین اپنی پاکیزہ چیزیں نکالے گی، جیسے کہ وہ اِبتدا میں نکالتی تھی، پھر سات سال اِسی حال میں گزریں گے مومنین کی روحیں قبض کر لی جائیں گی۔

٭ ٭ ٭

١٥٩٩. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عمن حدثه عن كعب قال ينزل عيسى ابن مريم عليهما السلام عند المنارة التي عند باب دمشق الشرقي وهو شاب أحمر معه ملكان قد لزم

منا كبهما لا يجدنفسه ولا ريحه كافر الا مات وذلك ان نفسه يبلغ بصره فيدرك نفسه الدجال فيذوب ذوبان الشمع فيموت ويسير ابن مريم الى من في بيت المقدس من المسلمين فيخبرهم بقتله ويصلي وراء أميرهم صلاة واحدة ثم يصلي لهم ابن مريم وهي الملحمة ويسلم بقية النصارى ويقيم عيسى ويبشرهم بدرجاتهم في الجنة.

۱۵۹۹﴾ الحکم بن نافع نے حضرت جراح رحمہ اللہ تعالیٰ نے وہ اُس شخص سے روایت بیان کرتے ہیں کہ جسے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان فرمائی ہے کہ حضرت عیسیٰ اِبن مریم علیہا السلام دِمشق کے مشرقی دروازے کے پاس جو منارہ ہے وہاں نُزُول فرمائیں گے، وہ سُرخ رَنگ کے ایک نوجوان ہوں گے، اُن کے ساتھ دو فرشتے ہوں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اُن کے کندھوں کو پکڑ رکھا ہوگا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سانس اور خوشبو جو کافر محسوس کرے گا مَر جائے گا، آپ کا سانس اُس کی نظر کی حدِ نگاہ کی جگہ تک پہنچے گا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سانس دجّال تک پہنچے گا تو وہ موم بتی کی طرح پگھلنے لگے گا اور مَر جائے گا، حضرت عیسیٰ اِبن مریم علیہا السلام اُن مسلمانوں کی طرف چلے جائیں گے جو بیت المقدس میں ہوں گے اور اُنہیں دجّال کی قتل کی اِطلاع دیں گے اور اُن کے اَمیر کے پیچھے ایک نماز پڑھیں گے، پھر حضرت عیسیٰ اِبن مریم علیہا السلام اُنہیں نماز پڑھائیں گے، اور یہ جنگِ عظیم ہوگی، اور باقی ماندہ عیسائی مسلمان ہوجائیں گے، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُن میں رہ کر اُنہیں جنت کے بُلند دَرجات کی خوشخبری دیں گے۔

۞ ۞ ۞

١٦٠٠. حدثنا أبو معاوية حدثنا الشيباني عمار بن المغيرة عن أبي هريرة قال تجدد المساجد لنزول عيسى بن مريم فيكسر الصليب ويقتل الخنزهر ويضع الجزية ثم التفت فرآني من أحدث القوم، فقال يا ابن أخي ان أدركته فاقره مني السلام.

۱۶۰۰﴾ ابو معاویۃ نے الشیبانی سے، انہوں نے عمار بن المغیرۃ سے روایت کی ہے کہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: مساجد نہیں بنائی جائیں گی حضرت عیسیٰ اِبن مریم علیہا السلام کے نُزُول کے لئے، پس وہ صلیب توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے، اور جزیہ رکھ دیں گے، پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مُنہ پھیرا تو مجھے دیکھا کہ مَیں لوگوں میں سب سے چھوٹا ہوں، تو فرمانے لگے کہ اَے میرے بھتیجے! اگر تُو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پالے تو میری طرف سے اُنہیں سلام کہنا!

۞ ۞ ۞

١٦٠١. حدثنا أبو عمر عن ابن لهيعة عن الوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن أبيه عن الحارث عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا بلغ الدجال عقبة أفيق وقع ظله على المسلمين فيوترون قسيهم لقتاله فيسمعون نداء يا أيها الناس قد اتاكم الغوث وقد ضعفوا من الجوع فيقولون هذا كلام رجل شبعان يسمعون ذلك النداء ثلاثا وتشرق الأرض

بنورها وينزل عيسى ابن مريم ورب الكعبة وينا دي يا معشر المسلمين احمدوا ربكم وسبحوه وهللوه وكبروه فيفعلون فيستبقون يريدون الفرار ويبادرون فيضيق الله عليهم الأرض اذا أتو باب لد في نصف ساعة فيوافقون عيسى ابن مريم قدنزل باب لد فاذا نظر الى عيسى فيقول اقم الصلاة يقول الدجال يا نبي الله قد أقيمت الصلاة يقول عيسٰى يا عدو الله أقيمت لک فتقدم فصلي فاذا تقدم يصلى يقول عيسى يا عدو الله زعمت أنک رب العالمين فلم تصلي فيضربه بمقرعة معه فيقتله فلا يبقى من أنصاره أحد تحت شيء أو خلفه الا نادى يا مؤمن هذا دجالي فاقتله

۱۶۰۱﴾ ابوعمر نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت سے، وہ اپنے والد سے، وہ حضرت حارث سے، وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ جب دَجّال عُقبہِ اُفیق میں پہنچ جائے گا، اور اُس کا سایہ مسلمانوں پر پڑے گا، تو مسلمان اپنی کمانوں کی تانت لڑنے کے لئے کسیں گے، وہ ایک آواز سُنیں گے کہ: اَے لوگو! تمہارے پاس مدد کرنے والا آ چکا ہے، اور مسلمان بھوک کی وجہ سے کمزور ہو چکے ہوں گے، مسلمان کہیں گے یہ ایسے آدمی کی بات سے جو سیر ہے۔ یہ آواز تین مرتبہ سُنیں گے، اور زَمین اُس کے نُور سے روشن ہو جائے گی، اور حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام رَبّ کعبہ کی قسم! نُزول فرمائیں گے، اور آواز دیں گے: اَے مسلمانوں کی جماعت! اپنے رَبّ کی حمد کرو! اُس کی تسبیح پڑھو! اُس کی تہلیل اور تکبیر کہو! مسلمان ایسا ہی کریں گے۔ دَجّالی لشکر فرار ہونے کے اِرادے سے بھاگیں گے، اور جلد بازی کریں گے، اللہ تعالیٰ اُن پر زَمین تنگ کر دے گا، وہ آدھے گھنٹے میں لُد کے دروازے پر پہنچیں گے۔ وہاں حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو لُد کے دروازے میں اُترا ہوا پائے گا۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا جائے گا تو وہ فرمائیں گے نماز کھڑی کرو! دَجّال کہے گا اَے اللہ کے نبی نماز کھڑی ہو چکی ہے، نماز پڑھایئے؟ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے اَے اللہ کے دُشمن! یہ اِقامت تمہارے لئے کہی گئی ہے۔ تم آگے بڑھ کر نماز پڑھاؤ، جب دَجّال نماز کے لئے آگے ہوگا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے اَے اللہ کے دُشمن! تُو یہ گمان کرتا تھا کہ تُو رَبُّ العالمین ہے، اور تُو نماز نہیں پڑھا سکتا۔ حضرت عیسیٰ اپنی تلوار سے مار کر اُسے قتل کریں گے، دَجّال کے مددگاروں میں سے جو کوئی بھی کسی چیز کے نیچے یا پیچھے چھپا ہوگا تو وہ چیز آواز دے گی کہ اَے مؤمن! یہ دَجّالی ہے اِسے قتل کر دے؟

۔ ١٦٠٢ حدثنا عبد الرزق عن معمر عن الزهري أخبرني عمرو بن ابي سفيان الثقفي أنه أخبره رجل من الأنصار عن بعض أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بينما المسلمون بالشام قدحاصرهم الدجال في جبل ممن جبالها يريدون قتل الدجال اذ تأخذهم ظلمة لا يبصر امرؤ فيهاكفه فينزل ابن مريم فيحسر عن

أبصارهم وبين أظهرهم رجل عليه لأ مته فيقولن من أنت ياعبد الله؟ فيقول أنا عبد الله ورسوله وروحه وكلمته عيسى ابن مريم اختاروا بين احدى ثلاث بين أن يبعث الله تعالى

على الدجال وعلى جنوده عذابا من السماء أو يخسف بهم الأرض أو يسلط عليهم سلاحكم ويكف سلاحهم، فيقولون هذه يا رسول الله أشفى لصدورنا وأ نفسنا، قال فيومئذ يرى اليهودي العظيم الطويل الأ كول الشروب لا تقل يده سيفه من الرعدة فينزلون إليهم ويذوب الدجال حين يرى ابن مريم كما يذرب الرصاص حتى يأتيه أو يدركه عيسٰى فيقتله

۱۶۰۲۔عبدالرزاق نے، معمر سے، انہوں نے الزہری سے روایت کی ہے کہ حضرت عمرو بن ابوسُفیان الثقفی رحمہ اللہ تعالیٰ کو ایک انصاری صحابی نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشادفرمایا ہے کہ: مسلمان شام کے کسی پہاڑ پر ہوں گے، اُن کا اِرادہ دجّال کو قتل کرنے کا ہوگا، اور دجّال نے اُن کا محاصرہ کررکھا ہوگا، اَچانک ایک اَندھیرا اُن پر چھاجائے گا جس میں آدمی اپنی ہتھیلی کو بھی نہ دیکھ پائے گا، اس وقت حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہاالسلام نُزول فرمائیں گے، اور لوگوں کی آنکھوں سے وہ اَندھیرا دور کریں گے، اور اُن لوگوں کے درمیان ایک آدمی ہوگا جس کے پاس اَسلحہ ہوگا، لوگ کہیں گے: اَے اللہ کے بندے! تُو کون ہے؟ تو وہ کہے گا: میں اللہ کا بندہ اور اُس کا رسول اور اُس کی رُوح اور اُس کا کلمہ عیسیٰ ابن مریم ہوں، اُنہیں تین چیزوں میں سے ایک کا اِختیار دیا جائے گا، یا تو اللہ تعالیٰ دجّال پر اور اُس کے لشکر پر آسمان سے عذاب بھیج دے، اور یا اُنہیں زمین میں دھنسادے، اور یا تمہارے اَسلحہ کو اُن پر مُسلط کردے، اور اُن کے اَسلحے تم سے روک دے، تو مسلمان کہیں گے اَے اللہ کے رسول! یہ تیسری صورت ہمارے سینوں اور دِلوں کے لئے زیادہ سکون پہنچانے والی ہے، اُس دِن ایک لمباچوڑا کھاتا پیتا یہودی دیکھا جائے گا۔ اُس کے ہاتھ میں طاقت نہ ہوگی کہ وہ اپنی تلوار اُٹھالے، مسلمان اُن کی طرف اُتریں گے اور دجّال جب حضرت ابن مریم علیہاالسلام کو دیکھے گا تو تانبے کی طرح پگھلنے لگے گا، یہاں تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُسے پالیں گے اور قتل کردیں گے۔

۞ ۞ ۞

۱۶۰۳. قال الزهري فأخبرني سالم عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يقاتلكم اليهود فتسلطون عليهم حتى يقول الحجر يا مسلم هذا يهودي ورائي فاقتله.

۱۶۰۳۔الزہری کہتے ہیں حضرت سالم رحمہ اللہ تعالیٰ سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اَکرم ﷺ نے اِرشادفرمایا ہے کہ: یہودی تمہارے ساتھ لڑیں گے پھر تم اُن پر مُسلط کردیئے جاؤ گے، یہاں تک پتھر کہے گا اَے مسلمان! یہ یہودی میرے پیچھے ہے اِسے قتل کردے۔

۞ ۞ ۞

۱۶۰۴. قال الزهري عن ابن المسيب سمع أبا هريرة رضى الله عنه يقول قال رسول الله عليه وسلم والذي نفسي بيده ليوشكن أن ينزل فيكم ابن مريم حكما عدلا واماما مقسطا يكسر الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزية ويفيض المال حتى لا يقبله أحد.

۱۶۰۴﴾ الزہری کہتے ہیں کہ حضرت اِبن المیسب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مَیں نے حضرت اَبو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: اُس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قریب ہے کہ حضرت اِبن مریم علیہما السلام تم میں نازل ہوں گے وہ حاکم، اِنصاف کرنے والے، اِمام اور عدل کرنے والے ہوں گے، وہ صلیب کو توڑ دیں گے اور جزیہ ختم کر دیں گے اور خنزیر کو ہلاک کر دیں گے، اور مال بڑھ جائے گا، حتیٰ کہ کوئی اُسے قبول کرنے والا نہ ہوگا۔

٭٭٭

١٦٠٥. قال الزهري عن نافع مولى أبي قتادة عن أبي هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف بكم اذانزل بكم ابن مريم فأمكم أو قال امامكم منكم.

۱۶۰۵﴾ زُہری نے نافع (ابوقتادہ کے آزاد کردہ غلام) سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ تمہاری اس وقت کیا حالت ہوگی جب (حضرت) اِبن مریم (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام) تم میں اُتریں گے پھر تمہاری اِمامت کرائیں گے یا فرمایا کہ تمہارا اِمام تُم میں سے ہوگا۔

٭٭٭

١٦٠٦. قال الزهري عن حنظلة الأسلمي سمع أبا هريرة رضى الله عنه يقول قال رسول الله ﷺ والذي نفسي بيده ليهلن ابن مريم من فج الروحاء بالحج أو بالعمرة أو ليثنينهما.

۱۶۰۶﴾ زُہری نے حنظلہ اسلمی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ: اُس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! (حضرت) اِبن مریم (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام) ضرور اِحرام باندھیں گے حج یا عمرے کا، یا دونوں کو جمع کریں گے۔

٭٭٭

١٦٠٧. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن ابن طاوس عن أبيه يرويه قال ينزل ابن مريم اماما هاديا ومقسطا عادلا فاذا نزل كسر الصليب وقتل الخنزير ووضعالجزية وتكون الملة واحدة ويوضع الأمن في الأرض حتى إن الأسد ليكون مع البقرتحسبه ثورها ويكون الذئب مع الغنم تحسبه كلبها وتنزع حمة كل ذات حمة حتى يطأ الرجل على رأس الحنش فلا يضره وحتى تقر الجارية الأسد كما تقر ولد العكب الصغيرويكون الفرس العربي بعشرين درهما.

۱۶۰۷﴾ عبدالرزاق نے، معمر سے، انہوں نے اِبن طاؤس سے روایت کی ہے کہ ان کے والد حضرت طاؤس رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت اِبن مریم (یعنی حضرت عیسیٰ اِبن مریم علیہما السلام) اِمام ہادی اور عدل و اِنصاف والے بن کر اُتریں گے جب وہ اُتریں گے تو صلیب کو توڑ دیں گے، اور خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیہ کو ختم کر دیں گے اور ملّت ایک ہو جائے گی اور زمین میں اَمن رکھ دیا جائے گا یہاں تک کہ ایک شیر گائے کے ساتھ اس طرح ہوگا کہ تُو اس کو بیل گمان کرے گا اور ایک بھیڑیا بکریوں کے ساتھ اس طرح ہوگا کہ تُو اس کو اُن کا کُتّا گمان کرے گا اور ہر ڈنگ والا اپنے ڈنگ کو پھینک دے گا۔

٭٭٭

١٦٠٨. قال معمر وأخبرنا قتادة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الأ نبياء أخوة لعلات دينهم واحد وأمهاتهم شتى أولا هم بي عيسى بن مريم ليس بيني وبينه رسول وأنه نازل فيكم فاعرفوه رجل مربوع الخلق الى البياض والحمرة يقتل الخنزير ويكسر الصليب ويضع الجزية ولا يقبل غير الاسلام وتكون الدعوة واحدة لله رب العالمين ويبلغ في زمانه الأمر حتى يكون الأسد مع البقر والذئب مع الغنم ويلعب الصبيان بالحيات لا يضر بعضهم بعضا.

۱۶۰۸ حضرت معمر نے قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک (حضرات) انبیاء (کرام علیہم السلام) باپ شریک بھائی ہیں ان کا دین ایک اور مائیں اُلگ اُلگ ہیں ان میں سب سے زیادہ میرے قریب (حضرت) عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) ہیں میرے اور اس کے درمیان کوئی رسول نہیں ہے اور بے شک وہ تم میں اُترنے والے ہیں۔ تم ان کو پہچان لو۔ وہ درمیانے قد کا سفید رنگ سُرخی مائل آدمی ہے وہ خنزیر کو قتل کریں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، جزیہ کو ختم کر دیں گے اور اِسلام کے علاوہ کچھ قبول نہ کریں گے اور اللہ رب العالمین کے لیے ایک ہی پکار ہو جائے گی، اور اس کے زمانے میں معاملہ یہاں تک پہنچ جائے گا کہ شیر گائے اور بھیڑیا بکریوں کے ساتھ ہوگا اور بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے، وہ ایک دُوسرے کو نقصان نہیں پہنچائیں گے۔

۞ ۞ ۞

١٦٠٩. قال معمر فأخبرنا زيد بن اسلم عن أبي هريرة قال ولا تقوم الساعة حتى ينزل عيسى ابن مريم اماما مقسطا وحكما عادلا وتبتز قريش الامارة ويقتل الخنزير ويكسر الصليب وتوضع الجزية وتكون السجدة واحدة لله رب العالمين وتضع الحرب أوزارها وتملأ الأرض من السلم كما يملأ الاناء من الماء وتكون الأرض كفاثورة الورق وترفع الشحناء والعداوة والبغضاء ويكون الذئب في الغنم كلبها والأسد في الابل كأنه عجلها

۱۶۰۹ معمر کہتے ہیں کہ مجھے زید بن اسلم نے خبر دی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: قیامت قائم ہوگی جب (حضرت) عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) اِمام عادل اور حاکم مُنصف بن کر اُتریں گے اور امارت قریش میں ظاہر ہوگی، اور وہ خنزیر کو قتل کریں گے اور صلیب کو توڑ دیں گے اور جزیہ کو ختم کر دیا جائے گا اور سجدہ صرف اللہ رب العٰلمین کے لئے ایک ہو جائے گا، جنگ اپنے ہتھیار پھینک دے گی اور زمین سلامتی سے ایسی بھر جائے گی جیسے برتن پانی سے بھر جاتا ہے اور کینہ، دُشمنی اور بُغض کو اُٹھا دیا جائے گا۔ بھیڑیا بکریوں میں ان کے (چوکیدار) کُتے کی طرح ہوگا اور شیر اُونٹوں میں ایسے ہوگا گویا کہ ان (کے ریوڑ) کا آخری حصہ ہے۔

۞ ۞ ۞

١٦١٠. قال معمر وقال ابن طاوس عن أبيه يرويه قال ويكون الفرس العربي بعشرين درهما ويقوم الثور بكذا وكذا وتعود الأرض على هيئتها على عهد آدم عليه السلام ويكون

القطف ياكل منه النفر ذو العدد وتكون الرمانة ياكل منها النفر ذو العدد

۱۶۱۰ معمر نے اِبن طاؤس رحمہ اللہ تعالیٰ سے، وہ اپنے والد حضرت طاؤس رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عربی گھوڑا بیس (20) درہم کا ہوگا اور ایک بیل کی قیمت اِتنی اور اِتنی ہوگی اور زمین اپنی پہلی والی حالت پر، جو حضرت آدم علیہ السلام کے وقت تھی لوٹ جائے گی۔ اُنگور کا ایک خوشہ ایسے ہوگا جس سے آدمیوں کی بڑی جماعت کھائے گی اور ایک اَنار ایسے ہوگا جس سے لوگوں کی کثیر تعداد کھائے گی۔

✿ ✿ ✿

۱۶۱۱. حدثنا الوليد بن مسلم عن حنظلة سمع سالما سمع ابن عمر رضى الله عنهما يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أريت عند الكعبة مما يلي المقام رجلاً آدم سبط الرأس وا ضعا يديه على رجلين يسكب رأسه أويقطر ماء فسألت من هذا قالوا عيسى ابن مريم أو المسيح ابن مريم

۱۶۱۱ ولید بن مسلم نے حنظلہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے سالم سے، انہوں نے سنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ مجھے کعبہ کے پاس مقامِ ابراہیم کے قریب ایک گندمی رنگ کا دِکھایا گیا جس کے بال لمبے تھے۔ دونوں ہاتھ پاؤں پر رکھے ہوا تھا۔ اس کے سر سے پانی بہہ رہا تھا یا فرمایا کہ پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ مَیں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ اُنہوں نے کہا کہ (حضرت) عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) یا فرمایا کہ (حضرت) مسیح بن مریم (علیہما السلام ہیں)۔

✿ ✿ ✿

۱۶۱۲. حدثنا ابن عيينة عن الزهري عن ابن المسيب عن أبي هريرة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم يوشک أن ينزل فيكم ابن مريم حكما مقسطا يكسر الصيب ويقتل الخنزير وتوضع الجزية ويفيض المال حتى لايقبله أحد

۱۶۱۲ ابن عیینہ نے زہری سے، انہوں نے ابن میسّب سے روایت کی ہے کہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: قریب ہے کہ (حضرت) عیسیٰ اِبن مریم (علیہما السلام) تم میں حاکم عادِل بن کر اُتریں گے، وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے اور جزیہ ختم کر دیا جائے گا۔ مال زیادہ ہو جائے گا یہاں تک اُسے قبول کرنے والا کوئی نہیں ہوگا۔

✿ ✿ ✿

۱۶۱۳. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن خيثمة عن عبدالله بن عمرو قال ينزل عيسىٰ ابن مريم فاذا رآ ه الدجال ذاب كما يذوب الشحمة فيقتل الدجال ويفرق عنه اليهود حتى إن الحجر ليقول: يا عبدالله المسلم هذا عندي يهودي فتعال فاقتله.

۱۶۱۳﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ (حضرت) عیسیٰ ابن مریم (علیہما السلام) اُتریں گے۔

جب دجّال اس دیکھے گا تو ایسے پگھلے گا جیسے چربی پگھلتی ہے پھر وہ دجّال کو قتل کردیں گے۔

٭ ٭ ٭

قدر بقاء عيسى ابن مريم عليه السلام بعد نزوله

عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے نزول کے بعد باقی رہنے کی مقدار

۱۶۱۴. حدثنا بقية بن الوليد عن صفوان بن عمرو وأبي بكر عن المشايخ عن كعب قال لما رأى عيسى ابن مريم قلة من معه شكى الى الله تعالى فقال الله اني رافعك الى ومتوفيك وليس من رفعت عندي يموت واني باعثك على الأعور الدجال فتقتله ثم تعيش بعد ذلك أربعاوعشرين سنة ثم أتوفاك ميتة الحق قال كعب ومصداق ذلك قول رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف تهلك أمة أنا أولهاوالمسيح آخرها

۱۶۱۴﴾ مجھے روایت بیان کی ہے حضرت ضمرہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُنہوں نے نقل کی ہے حضرت یحییٰ بن ابوعمر الشیبانی رحمہ اللہ تعالیٰ سے اُنہوں نے نقل کی ہے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: دجّال بیت المقدس میں مؤمنین کا محاصرہ کرے گا۔ مؤمنین کو سخت بھوک لگے گی، یہاں تک کہ بھوک کی خاطر اپنی کمان کی تانت (دھاگہ) کھائیں گے، اسی حالت میں اَچانک اَندھیرے میں ایک آواز سُنیں گے، تو مؤمنین بولیں گے کہ یہ آواز ایک آدمی کی ہے۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ دیکھیں گے تو وہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہوں گے، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: نماز کھڑی ہوجائے گی تو اِمام حضرت مہدی علیہ السلام اِمام المسلمین مُصلے سے پیچھے لوٹے گا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ آپ آگے ہوجائیں، آپ کے لئے تو اِمامت ہوگئی ہے، تو وہ بندہ اس نماز کی اِمامت کرائے گا، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر اس کے بعد حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہی امام ہوں گے۔

٭ ٭ ٭

۱۶۱۵. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن كعب قال يقيم عيسىٰ ابن مريم عشر حجج يبشر المؤمنين درجاتهم في الجنة.

۱۶۱۵﴾ حکم بن نافع نے جراح سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہما السلام دس سال رہیں گے اور ایمان والوں کو جنت کے درجات کی خوشخبری دیں گے۔

مجھے رَوایت بیان کی ہے حضرت بقیۃ بن الولید رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُنہوں نے نقل کی ہے حضرت صفوان بن عمر اور ابوبکر رحمہما اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے اپنے مشائخ سے نقل کی ہے اُنہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ حضرت

کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام نے دیکھا کہ ان کے ساتھی کم ہیں تو اُنہوں نے اللہ تعالیٰ عنہ سے فریاد کی، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا مَیں تمہیں اپنی طرف اُٹھالیتا ہوں اور تمہیں وفات کردوں گا اور جس کو مَیں اُٹھالوں تو وہ میرے ہاں مَرتا نہیں۔ مَیں تمہیں کانے دجّال کے مقابلے پر بھیجنے والا ہوں آپ اس کو قتل کریں گے، اس کے بعد آپ چوبیس (24) سال گزاریں گے۔ پھر مَیں تمہیں حقیقی موت کے ساتھ وفات دوں گا، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کی دلیل حضرت نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان ہے کہ:

کیسے ہلاک ہوسکتی ہے وہ اُمّت کہ جس کا اوّل مَیں (یعنی حضرت محمد ﷺ) اور (حضرت) عیسیٰ (علیہ السلام) اُس کے آخر میں ہوں۔

۞ ۞ ۞

١٦١٦. حدثنا يحيى بن سعيد العطار عن سليمان بن عيسى قال بلغني أن عيسىٰ ابن مريم اذا قتل الدجال رجع الى بيت القدوس فيتزوج الى قوم شعيب ختن موسى وهم جذام فيولد له فيهم وتقيم تسعة عشر سنة لا يكون أمير ولا شرطي ولا ملك

۱۶۱۶﴿ یحیٰی بن سعید العطار کہتے ہیں کہ سلیمان بن عیسیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام جب دجّال کو قتل کریں گے، تو وہ بیت المقدس کی طرف لوٹ جائیں گے۔ وہ حضرت شعیب علیہ السلام کی اُس قوم میں شادی کریں گے۔ جن کے داماد حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے، اور وہ قبیلۂ جذام ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اُن میں اَولاد ہوگی اور وہ اُن میں اُنیس (19) سال تک رہیں گے، نہ اُن لوگوں میں کوئی اَمیر ہوگا اور نہ پولیس والا اور نہ کوئی بادشاہ۔

۞ ۞ ۞

١٦١٧. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عمن حدثه عن كعب قال تجيء ريح طيبة فتقبض روح عيسى والمؤمنين

۱۶۱۷﴿ حکم بن نافع نے، جراح سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب فرماتے ہیں کہ ایک پاکیزہ ہوا چلے گی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مؤمنین کی رُوح کو قبض کرے گی۔

۞ ۞ ۞

١٦١٨. حدثنا أبو أيوب عن أرطاة عن أبي عامر عن تبيع قال ينصرف عيسى ومن معه بعد ياجوج وماجوج الى بيت المقدس فيقولون الآن وضعت الحرب أوزارها ثم ان الأرض تخرج زكاتها باذن الله تعالى على ما كانت في أول الدنيا فيلبث عيسى بن مريم والمؤمنون سنوات في بيت المقدس ثم يبعث الله ريحا تقبض الأرواح.

۱۶۱۸﴿ ابو ایوب نے، ارطاۃ سے، انہوں نے ابو عامر سے روایت کی ہے کہ تبیع فرماتے ہیں کہ یأجوج اور مأجوج کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اَپنے ساتھیوں سمیت بیت المقدس واپس آجائیں گے، لوگ کہیں گے کہ اَب جنگ نے اپنے ہتھیار رکھ دیئے ہیں، یعنی جنگ ختم ہوچکی ہے، پھر زمین اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنی زکوٰۃ نکالے گی، جیسے کہ وہ دُنیا کی اِبتدا میں تھی، پس حضرت

عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اور مؤمنین کچھ سالوں تک بیت المقدس میں رہیں گے، پھر اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیج دے گا، جو اُن کی رُوحوں کو قبض کر لے گی۔

٭ ٭ ٭

۱۶۱۹. حدثنا أبو عمر عن ابن لهيعة عن عبد الوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن ابيه عن الحارث عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم اذا نزل عيسى بن مريم وقتل الدجال تمتعوا حتى يحبوا ليلة طلوع الشمس من مغربها وحتى يتمتعوا بعدخروج الدابة أربعين سنة لا يموت أحد ولا يمرض ويقول الرجل لغنمه ودوابه اذهبوا فارعوا في مكان كذا وكذا وتعالوا ساعة كذاوكذا وتمر الماشية أحد بين الزرعين لا تأكل منه سنبلة ولا تكسر بظلفها عودا والحيات والعقارب ظاهرةِ لا تؤذي أحد يؤذيها أحد والسبع على أبواب الدور تستطعم لا تؤذي أحد ويأخذ الرجل الصاع أو المد من القمح أو الشعير فيبدره على وجه الأرض فلا حراث ولا كراب فيدخل من المدالواحد سبع مائة مد.

۱۶۱۹﴿ابو عمر نے، اِبن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت سے، انہوں نے ثابت سے، انہوں نے حارث سے، انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ اِرشاد فرماتے ہیں کہ جب عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے اور دجّال قتل کر دیا جائے گا تو لوگ آرام سے رہیں گے ۔ وہ یہ چاہیں گے کہ وہ رات آجائے جس کی صبح کو سُورج مغرب سے طلُوع ہوگا، اور وہ ''دابہ'' کے نکلنے کے بعد چالیس (40) سال تک راحت میں رہیں گے، اُن میں سے نہ کوئی مَرے گا نہ بیمار ہوگا، آدمی اپنی بکریوں اور جانوروں سے کہے گا کہ فلاں جگہ چلی جاؤ اور وہاں پہ گھاس کھالو! اور فلاں وقت واپس آجاؤ! اور چوپائے دو کھیتیوں کے درمیان چلیں گے نہ اُس میں سے کوئی خوشہ کھائیں گے اور نہ اَپنے کُھروں کے ساتھ لکڑی توڑیں گے، اور سانپ اور بچھو زمین پر ظاہر ہوں گے کسی کو بھی تکلیف نہیں دیں گے، اور نہ اُنہیں کوئی تکلیف دے گا، اور دَرندے گھروں کے دروازوں پر آ کر کھانا مانگیں گے، اور کسی کو بھی تکلیف نہیں دیں گے، اور ایک آدمی ایک ''صاع'' یا ایک مُد گندم یا جَو لے گا اور اُس کو زَمین پر پھیلا دے گا وہ نہ کھیتی باڑی کرے گا نہ ہل جوتے گا ایک مُد سے سات سو مُد اُسے حاصل ہوں گے۔

٭ ٭ ٭

۱۶۲۰. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن يزيد بن قوذر عن تبيع قال يبقى عيسى ابن مريم أربعين سنة.

۱۶۲۰﴿ہمیں حضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اِبن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے واسطے سے بیان کیا ہے، اُنہوں نے حضرت یزید بن قوذر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت تبیع رحمہ اللہ تعالیٰ سے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام چالیس (40) سال رہیں گے۔

٭ ٭ ٭

۱۶۲۱. حدثنا سليم بن قتيبة عن أبي مودود المديني عن عثمان بن الضحاک عن يوسف بن عبد الله بن سلام عن أبيه قال نجد في التوراة أن عيسى اابن مريم يدفن مع محمد صلى الله عليهما وسلم قال أبو مودعد وقد بقي في البيت موضع قبر عيسى ابن مريم

۱۶۲۱﴾ ہمیں حضرت سلیم بن قتیبہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے حضرت ابومودود المدینی رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرکے، اُنہوں نے حضرت عثمان بن ضحاک رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے اپنے والد حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: ہم نے تورات میں یہ پایا ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام حضرت محمد ﷺ کے ساتھ دفن کیے جائیں گے۔ حضرت ابومودود رحمہ اللہ تعالیٰ نے اضافہ کیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی قبر کی جگہ باقی رہ گئی ہے۔

۱۶۲۲. حدثنا عيسى بن يونس عن هشام بن عروة عن صاحب لأبي هريرة عن أبي هريرة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ينزل عيسى بن مريم فيمكث في الأرض أربعين سنة

۱۶۲۲﴾ ہمیں حضرت عیسیٰ بن یونس رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے حضرت ہشام رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کرکے، اُنہوں نے حضرت عروۃ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام آسمان سے اُتریں گے اور زمین پر چالیس (40) سال رہیں گے۔

۞ ۞ ۞

۱۶۲۳. حدثنا معتمر بن سليمان عن أبيه عن قتادة عن عبد الرحمن بن آدم عن أبي هريرة قال يلبث عيسى ابن مريم في الأرض أربعين سنة لو قال للبطحاء سيلي عسلا لسالت عسلا

۱۶۲۳﴾ ہمیں حضرت معتمر بن سلیمان رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا اپنے والد ماجد حضرت سلیمان رحمہ اللہ تعالیٰ کے واسطے سے، انہوں نے حضرت قتادۃ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اور حضرت انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن آدم رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اور اُنہوں نے حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام چالیس (40) سال زمین پر رہیں گے اور اگر وہ پتھریلی زمین کو کہے کہ شہد کی نہر بہا دے تو وہ شہد کی نہر بہا دے گی۔

(یہ ان کا معجزہ ہوگا ''واحدی'')

۞ ۞ ۞

۱۶۲۴. حدثنا الوليد بن مسلم عن ابن لهيعة عن يزيد بن قوذر عن تبيع عن كعب قال يبقى عيسى ابن مريم بعد ما ينزل أربعين سنة وقال الوليد وقرأت على دانيال مثل ذلك

۱۶۲۴﴾ ہمیں حضرت ولید بن مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے حضرت ابن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کرکے، اُنہوں نے حضرت یزید بن قوذر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے حضرت تبیع رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اور اُنہوں نے حضرت کعب رضی

اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نزول کے بعد چالیس 40 سال تک رہیں گے، اور حضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں نے حضرت دانیال رحمہ اللہ تعالیٰ کے سامنے بھی اسی طرح کی حدیث روایت کی ہے۔

۞...۞...۞

١٦٢٥. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أطاة قال يمكث عيسى بعد الدجال ثلاثين سنة كل سنة منها يقدم الى مكة فيصلي فيها ويهلل.

۱۶۲۵: ہمیں حضرت حکم بن نافع رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے حضرت جراح رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کر کے، اُنہوں نے حضرت ارطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجّال کے بعد تیس (30) سال رہیں گے، ان سالوں میں ہر سال وہ مکّہ آئیں گے، اس میں نماز پڑھیں گے اور لا إلہ الا اللہ پڑھیں گے، یأجوج مأجوج کے خروج تک وہ ایسا ہی کریں گے۔

۞...۞...۞

خروج يأجوج ومأجوج

یاجوج ماجوج کا نکلنا

١٥٢٦. حدثنا بقية عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب قال خلق الله يأجوج ومأجوج ثلاثة أصناف أجسامهم كالأ رزوصنف أربع أذرع وعرضهم مثل أقوياهم وصنف يفترسون آذانهم ويلتحفون الأخرى ويأكلون مشائم نسائهم

۱۶۲۶: ہمیں حضرت بقیۃ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے حضرت صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے حضرت شریح بن عبید رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یأجوج مأجوج کو تین طرح پیدا کیا ہے:

نمبر1: ایک قسم وہ ہے جن کے اجسام چاول کی طرح ہیں ں۔

نمبر2: دوسری قسم چار ذرَاع کی طرح ہے اور ان کی چوڑائی

نمبر3: اور تیسری قسم (وہ ہے جو) اپنے کانوں کو بچھائیں گے اور دوسرے طرف کے کانوں کو لحاف بنائیں گے اور اپنی عورتوں کی بچہ دانی کی جھلی کھائیں گے۔

۞...۞...۞

١٦٢٧. حدثنا بقية عن صفوان حدثنا أبو الزاهرية عن كعب قال المعقل من يأجوج ومأجوج الطور ومن الملاحم دمشق

۱۶۲۷: ہمیں حضرت بقیۃ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا حضرت صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کر کے، وہ فرماتے ہیں

کہ ہمیں حضرت ابوالزاہریہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ یأجوج مأجوج سے پناہ کوہ طور میں ہے اور لڑائی کی ابتداء دمشق سے کریں گے۔

✿...✿...✿

١٦٢٨. حدثنا بقية عن صفوان حدثني المشيخة عن كعب قال يفضل الناس يأجوج و ماجوج بسبعة نفر

١٦٢٨﴾ ہمیں حضرت بقیہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا حضرت صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کر کے، اور وہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک راویہ نے بیان کیا ہے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ یأجوج اور مأجوج لوگوں سے سات (7) گنا زیادہ ہوں گے۔

✿...✿...✿

١٦٢٩. قال صفوان وحدثني أبوالمثنى الأملوكي عن كعب قال عرض أسفكة باب يأجوج وماجوج الذي يفتح لهم السفلى أربعة وعشرون ذراعا تخفيها أسنة رماحهم.

١٦٢٩﴾ حضرت صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوالمثنی املوکی رحمہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کر کے کہ وہ فرماتے ہیں، یأجوج مأجوج کے دروازے کی چوڑائی جس کا نچلا حصہ اس کے لئے کھول دیا جائے گا (24) گز ہیں جس کو ان کے نیزوں کے سر چھپا ئیں گے۔

✿...✿...✿

١٩٣٠. حدثنا ابن وهب عن مسلمة بن علي وموسى بن شيبة عن الأوزاعي عن حسان بن عطية عن ابن عباس قال الأرض سبعة أجزاء فستة أجزاء منها يأجوج ومأجوج وجزء فيه سائر الأرض وقال حسان بن عطية يأجوج وماجوج أمتان في كل أمة مائة ألف أمة لا يشبه أمة أخرى لا يموت الرجل منهم ينظر في مائة عين من ولده.

١٦٣٠﴾ ہمیں حضرت ابن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے حضرت مسلمۃ رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت موسیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ کے واسطے سے، اُنہوں نے حضرت اوزاعی رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اور انہوں نے حضرت حسان بن عطیۃ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: زمین کے سات (7) حصے ہیں۔ چھ حصے ان میں سے یاجوج مأجوج ہیں اور ایک حصے میں سارے لوگ ہیں اور حضرت حسان بن عطیۃ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یأجوج مأجوج دو (2) اُمتیں ہیں اور ہر ایک اُمت میں ایک لاکھ لوگ ہیں، جو دوسری اُمت سے مشابہ نہیں ہے۔ ان میں سے کوئی آدمی نہیں مرتا جب تک اپنی اولاد کی سو (100) نسلیں دیکھ نہ لے۔

✿...✿...✿

١٦٣١. حدثنا ابن وهب حدثنا زيد بن أسلم عن أبيه قال ان رسول الله ﷺ قال ان يأجوج وما جوج حين يخرجون يخرج أولهم في بالبحيرة بحيرة طبرية فيشربونها ثم يأتي آخرهم

علیها فیقولون کأنه کان هاهنا مرة ماء فاذا غلبوا علی الأرض قالوا قد غلبنا علی الأرض تعالوا نقاتل أهل السماء فقالوا یارسول الله فأین یکون المسلمون قال یتحصنون فیرسل الله سحابا یقال لها العنان وکذلک اسمه عند الله فیرمونه بنبالهم فتسقط نبالهم مختضبة دما فیقولون قد قتلنا الله والله فیمکثوا ما شاء الله فیوحي الله تعالی الی السحاب فتمطر علیهم دودا کالنغف نغف الابل یخرج منها فتأخذ کل واحدة في عنق واحد منهم فتقتله فبیناهم علی ذلک اذ قال رجل من المسلمین افتحوا لي الباب أخرج أنظر ما فعلوا أعداء الله لعل الله یکون قد أهلکهم فیخرج فاذا جاء هم وجدهم قیاما موتی بعضهم علی بعض فیحمد الله وینادي الی أصحابه ان الله قد أهلکهم فیبعث الله مطرا فیغسل الأرض منهم، قال فیستوقد المسلمون بقسیهم ونبلهم کذا وکذا سنة وتأکل مواشي المسلمین من جیفهم فتشکر علیهم سنین.

۱۶۳۱ ہمیں حضرت ابن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت زید بن اسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے، اُنہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد رمایا ہے کہ جس وقت یأجوج مأجوج نکلیں گے ان کا اوّل دستہ بُحیرہ طبریہ میں نکلے گا اور وہ اس سے پئیں گے۔ پھر ان کا آخری دستہ اس پر آئے گا تو وہ کہیں گے کہ گویا کسی زمانے میں یہاں پانی تھا! جب وہ زمین پر غالب آجائیں گے تو کہیں کہ ہم زمین پر غالب آگئے (اَب) آجاؤ کہ ہم آسمان والوں سے لڑیں تو حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ مسلمان اس وقت کہاں ہوں گے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (وہ) زیادہ مضبوط اور مستحکم قلعوں میں پناہ لیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ بادل کو بھیجے گا اُسے ''عناق'' کہا جائے گا اور یہی نام اس بادل کا اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی ہوگا یہ اس بادل کو اپنے تیروں کے ذریعہ ماریں گے وہ تیر خون آلود ہو کر ان کی طرف پھینکیں گے، تو وہ لوگ کہیں گے کہ (نعوذ باللہ) ہم نے اللہ کو قتل کیا اور اللہ ربّ العزت اُنہیں قتل کریں گے، پھر وہ کچھ دیر ٹھہریں گے جتنا اللہ تعالیٰ چاہیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ بادل کی طرف وحی (حکم) فرمائیں گے کہ وہ بادل ان پر کیڑوں کی شکل میں بارش برسائے گا جیسے اُونٹ کے ناک کے کیڑے ہوتے ہیں، جو ان سے نکلے گا ان میں سے ہر ایک ان کے گردن کو پکڑے گا، اور اس کو قتل کرے گا۔ وہ اِسی حال پر رہیں گے۔ اِسی دوران ایک آدمی مسلمانوں میں سے کہے گا کہ میرے لئے دروازہ کھول دو تاکہ میں دیکھوں اللہ تعالیٰ نے اپنے دُشمنوں کے (ساتھ) کیا سلوک کیا؟ اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں ہلاک کیا ہو؟ پھر وہ نکلے گا جب وہ ان کے پاس آئے گا تو ان کو مُردہ حالت میں ایک دوسرے پر گرا ہوا پڑا پائے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے گا، اور اپنے ساتھیوں کو آواز دے گا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے ان کو ہلاک کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ بارش کو بھیج دے گا اور زمین کو ان سے دھو دے گا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان ان کے تیروں اور کوڑا کرکٹ (یعنی کچرے) سے کافی عرصہ تک آگ جلائیں گے اور مسلمانوں کی مویشی (جانور) ان کے مُرداروں کو کھائیں گے اور اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں گے اور خوش ہوں گے۔

١٦٣٢. حدثنا ابن وهب عن مسلمة بن علي عن سعيد بن بشير عن قتادة قال قال رجل يارسول الله قد رأيت ردم يأ جوج ومأجوج وان الناس يكذبوني، قال النبي صلى الله عليه وسلم كيف رأيته؟ قال رأيته كالبرد المحبر، قال صدقت والذى نفسي بيده لقد رأيته و ردمه لبنة من ذهب ولبنة من رصاص.

١٦٣٢﴿ ہمیں حضرت ابن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسلمۃ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کر کے بیان کیا ہے، اُنہوں نے حضرت سعید بن بشیر رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کیا ہے، اور اُنہوں نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیان کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! میں یأجوج مأجوج کا بند دیکھ چکا ہوں جبکہ لوگ مجھے جھٹلا رہے ہیں؟ تو نبی کریم ﷺ نے اُن سے پوچھا کہ آپ اُسے کس طرح دیکھ چکے ہیں؟ اُنہوں نے عرض کیا کہ میں نے اس کو دیکھا جیسے رنگی ہوئی چادر ہو، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آپ نے سچ کہا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں بھی اُسے دیکھ چکا ہوں اور اس کا بند سونے اور تانبے کی اینٹوں سے بنا ہوا ہے۔

✿ ✿ ✿

١٦٣٣. حدثنا أبو أيوب عن أرطاة عن أبي عامر حدثه عن تبيع قال اذا قتل عيسى ابن مريم الدجال أوحى الله تعالى اليه أن انطلق أنت ومن معک من المؤمنين إلى الطور فانه قد خرج عباد لي لا يطيقهم أحد غيري والمؤمنون يومئذ اثنا عشر ألفا سوى الذراري والنساء ويخرج يا جوج ومأجوج وهم من كل حدب ينسلون لا يمرون على ماء الا نزفوه والماء يومئذ قليل قد غار عند مخرج الدجال حتى ينتهوا الى بحيرة طبرية فيقول آخرهم لقد كان هاهنا مرة ماء ثم انه يقبل بعضهم على بعض فيقولون حتى متى وقد قهرنا أهل الأرض فهلموا فلنقاتل أهل السماء فيرمون بنشابهم نحو السماء فترجع نشابهم مختضبة دما فيبعث الله عليهم داء يقال له النغف يأخذ في أعناقهم فيهلكهم الله حتى ان الأرض لتنتن من جيفهم حتى يبلغ أذاهم المؤمنين حيث هم فيقبل المؤمنون الى عيسى فيقولون إنا لنجد ريحا ما لنا عليه صبرا وما لنا عليه طاقة فيدعوا عيسى ربه والمؤمنون فيبعث الله عليهم طيرا أبا بيل فتحملهم حتى تلقيهم في مهامة من الأرض حتى تصير كالصدفة من دمائهم وشحومهم فيلبث الناس سنوات يحتطبون من سلاحهم ثم يلبثون سبع سنين ثم يبعث الله ريحا في قبض أرواح المؤمنين.

١٦٣٣﴿ ہمیں حضرت ابوایوب رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے حضرت ارطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کر کے، اُنہوں نے حضرت ابو عامر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت تبیع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجّال کو قتل کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی طرف وحی فرمادیں گے کہ آپ اور آپ کے ساتھ جو مسلمان ہیں وہ کوہ طور کی طرف چلے جائیں

کیونکہ میرے ایسے بندے پہلے جاچکے ہیں جن پر میرے سوا کوئی دوسرا طاقت نہیں رکھتا، اور مسلمان اس وقت بچوں اور عورتوں کے علاوہ بارہ (12) ہزار ہوں گے، اور یأجوج مأجوج نکلیں گے اور وہ ہر بلند جگہ سے تیزی کے ساتھ آئیں گے وہ جس پانی

پر گزریں گے اس کو بالکل ختم کر دیں گے اور پانی اُس دن کم پڑ جائے گا، اور زمین میں اُتر جائے گا، یہاں تک کہ بحیرۃ طبریہ پہنچ جائیں گے۔ ان کا آخری دستہ کہے گا کہ کسی زمانے میں یہاں پانی تھا! (یعنی پہلا ہی دستہ اس بحیرۃ کو بالکل صاف کر دے گا "واحدیّ") پھر ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو جائیں گے۔ پھر کہیں گے کہ ہم تو اہلِ زمین پر غالب آچکے ہیں (اَب) آؤ کہ اہل آسمان سے لڑیں، پھر اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے وہ تیر ان کی طرف خون آلود ہو کر واپس آئیں گے، پھر اللہ ربُّ العزّت ان پر ایک بیماری بھیج دیں گے جسے "النغف" کہا جائے گا، جو ان کے گردنوں میں لگ جائے گی، پھر اللہ تعالیٰ ان سب کو ہلاک کر دیں گے یہاں تک کہ زمین ان گندگیوں کی وجہ سے بدبُودار ہو جائے گی جس کی وجہ سے مسلمانوں کو تکلیف پہنچے گی، تو مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کریں گے کہ ہم ایسی بُو دیکھ رہے ہیں کہ نہ جس پر ہم صبر کر سکتے ہیں اور نہ ہم میں اس کو بَرداشت کرنے کی طاقت ہے؟ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے دُعا فرمائیں گے۔ پھر اللہ ربُّ العزّت اَبابیل پرندے بھیج دے گا۔ وہ اُنہیں اُٹھائیں گے اور پھینکیں گے، پھر لوگ کچھ عرصہ رہیں گے۔ ان کے اَسلحے سے ایندھن بنائیں گے۔ پھر سات (7) سال رہیں گے۔ پھر اللہ ربُّ العزّت ایک تیز ہوا بھیجے گا جو مسلمانوں کی روحیں قبض کر لے گی۔

٭٭٭

۱۶۳۴۔ حدثنا أبو أيوب وعبد القدوس ويحيى بن سعيد عن أرطاة عن ضمرة عن حبيب قال سمعت جبير بن نفير يقول إن يأجوج ومأجوج ثلاثة أصناف صنف طولهم كالأرز والشربين قال أبو جعفر الأرز هو شيء شبه الشجر كذا ذاهب في السماء مائة ذراع أقل أو أكثر وصنف طولهم وعرضهم سواء وصنف يفترش الرجل منهم أذنه ويلتحف بالأخرى فيغطي بها سائر جسده

۱۶۳۴﴾ ہمیں حضرت ابو ایوب رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے حضرت ارطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کر کے، اُنہوں نے حضرت ضمرۃ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ یأجوج مأجوج تین قسم کے ہوں گے:

نمبر1: پہلی قسم، اُن کی لمبائی چاول اور چیڑ کے درخت کی طرح ہوگی، حضرت امام ابو جعفر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "الارزیہ" درخت کے مشابہ کوئی چیز ہے، اِسی طرح ان کی لمبائی اُوپر کی طرف سو (100) گویا ایک سو بیس (120) گویا اس سے کم و بیش ہوگی۔

نمبر2: دوسری قسم، جن کی لمبائی اور چوڑائی ایک جیسی ہوگی۔

نمبر3: اور تیسری قسم وہ ہے کہ جن میں سے آدمی اپنے ایک کان کو بچھائے گا اور دوسرے کے ساتھ مدد لے گا اور اس کے ذریعہ سے اپنے پورے جسم کو ڈھانپ دے گا۔

٭٭٭

۱۶۳۵. حدثنا أبوالمغيرة عن اسماعيل بن عياش عن أبي بكر بن أبي مريم الغسانی حدثني أشياخنا عن كعب قال إن التنين يكون حية فيؤذي أهل البر من أهل الأرض فيلقيها اللّٰه من البر الى البحر فاذا صاحت رواب البحر منه بعث اللّٰه عليه من ينقله من البحر الى الأرض الى يأجوج ومأجوج فيجعله رزقا لهم

۱۶۳۵﴾ ہمیں حضرت ابوالمغیرۃ رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل بن عیاش رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے بیان کیا ہے، انہوں نے حضرت ابوبکر بن مریم الغسانی رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ مجھے ہمارے مشائخ نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ: وہ فرماتے ہیں کہ بے شک ''تنین'' نامی سانپ وہ زمین والوں میں سے خشکی پر رہنے والوں کو تکلیف پہنچائے گا۔ پھر اللہ ربُّ العزت اس کو خشکی سے سمندر میں پھینک دے گا۔ جب سمندر کے جانور اس کی تکلیف دینے سے تنگ آ کر چیخیں گے تو اللہ ربُّ العزت اس پر کسی کو بھیج دے گا جو اس کو زمین کی طرف یاجوج ماجوج کے لئے سمندر سے منتقل کر دے گا اور اس کو یاجوج ماجوج کا رزق بنا دے گا۔

۞۞۞

۱۶۳۶. حدثنا بقية وعبد القدوس ونصفوان بن عمرو عن حوشب بن سيف المعافري حدثني أزداد بن أفلح المقرائي أنه كان هووجابر بن أزداد المقرائي منصرفين الى منزلهما عبد راهط بقليل يعني عبد غزوة يقال لها راهط، فقال له جابر هل لک في زيارة عمرق البكالي قال نعم قال فانطلقنا حتى دخلنا منزله فوجدنا الجند قد عادوه وهوقاعد يحدثهم فذكر رجل النعين فقال عمرو هل تدرون كيف يكون التنين قالوا وكيف يكون؟ قال يكون حية تعدو على حية فتأكلها ثم تصيرتأكل الحيات وتعظم وتنتفخ وتزداد في حمتها حتى تحرق فاذا عدت على دواب الأرض فأهلكتها ساقها اللّٰه حتى تأتي نهرا التعبره فيضربها تيار المار حتى يد خلها البحر فتصنع في دواب البحر كما صنعت في دواب الأرض فتعظم وتزداد في حمتها حتى تعج دواب البحر منها الى اللّٰه فيبعث اللّٰه اليها ملكا فير ميها حتى تخرج راسها من الماء ثم يدلي اليها السحاب والبرق وحتى يحملها فيلقيها الى يأجوج وماجوج تكون أرزاقهم فيجتزرونها كما يجتررون الابل والبقر

۱۶۳۶﴾ ہمیں حضرت بقیۃ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے حضرت صفوان بن عمرو رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کر کے، انہوں نے حضرت حوشب بن سیف معافری رحمہ اللہ تعالیٰ سے وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ازداد بن افلح مقرائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے کہ حضرت آزوارد رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت جابر بن آزوار رحمہ اللہ تعالیٰ دونوں اپنے گھروں کی طرف لوٹ رہے تھے ایک غزوہ کے بعد، تو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے عرض کیا کہ آپ کو حضرت عمرو البکالی کے دیکھنے کا شوق

ہے؟ تو اُنہوں نے کہا جی ہاں! پھر ہم دونوں چل پڑے اور ان کے گھر میں داخل ہو گئے۔ وہاں ہم نے ایک اشکر دیکھا جوان کی عیادت کے لئے حاضر ہوا تھا، وہاں حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سے کچھ عرض کر رہے تھے، تو ایک آدمی نے ''التنین'' (بڑی مچھلی) کا تذکرہ کیا، تو حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ لوگ جانتے ہیں کہ وہ کیسے ہوگا؟ اُنہوں نے پوچھا کیسے ہوگا؟ حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اَرشاد فرمایا کہ: ایک سانپ ہوگا جو دوسرے سانپ پر حملہ کرے گا اور اس کو کھائے گا۔ پھر تمام سانپوں کو کھانے لگ جائے گا اور بڑا ہو جائے گا، اور پُھول جائے گا اور اس کی سُرخی میں اِضافہ ہوگا یہاں تک کہ جل جائے گا۔ پھر جب یہ سانپ زمین کے چوپایوں پر حملہ کرے گا تو سب کو ہلاک کر دے گا۔ اللہ ربُّ العزّت اس کو ہنکائے گا یہاں تک کہ سانپ ایک نہر کے پاس آجائے گا تا کہ اس کو پار کرے تو پانی کی تیز لہر اس کو نقصان پہنچائے گی اور اس کو سمندر میں دَھکیل دے گی۔ پھر یہ سانپ سمندری جانوروں کے ساتھ بھی وہی حشر کرے گا جو اُس نے زمینی جانوروں کے ساتھ کیا تھا، پھر یہ بڑھے گا اور اس کی سُرخی میں اِضافہ ہوگا، یہاں تک کہ سمندری جانور اس سے تنگ آ کر اللہ ربُّ العزّت سے فریاد کریں گے تو اللہ ربُّ العزّت اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجے گا وہ اُسے پھینک دے گا یہاں تک کہ پانی اس کے سَر سے نکل جائے گا۔ پھر بادل اس کے قریب آئیں گے، اور گرج چمک ہوگی، یہاں تک کہ اس کو اُٹھا دے گی۔ اور پھر اس کو یاجوج ماجوج کے لئے ڈال دے گی یہ ان کا رزق ہوگا وہ اُس پر ایسے ٹوٹ پڑیں گے جیسے اُونٹ اور گائے پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔

❁…❁…❁

۱۶۳۷. قال أبو المغيرة فأخبرني إسماعيل بن عياش عن صفوان حدثني شريح بن عبيدعن كعب مثل ذلک وزاد فيه قال وعندهم بحر يقال له بحر الدم فيه نتن وان منهم لمن يأكل مشائم على كثرة جمع بني‌آدم ما يكثرهم بنو آدم الا بسبعة نفر ولا يكثر الأرض اليحر الا بمربض ثور

۱۶۳۷۔ حضرت اَبوالمغیرہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت اِسماعیل بن عیاش رحمہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے، اُنہوں نے حضرت صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت شریح بن عبید رحمہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے، اور اُنہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی روایت نقل کی ہے البتہ اُنہوں نے یہ اِضافہ کیا ہے کہ ان کے پاس سمندر ہوگا جسے ''بحر الدم'' کہا جائے گا اس میں بدبُو ہوگی۔

❁…❁…❁

۱۶۳۸. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عمن حدثه عن كعب قال يخرج يأجوج و مأجوج وهم من كل حدب ينسلون ليس لهم ملک ولا سلطان فيسير الطير على رؤوسهم فلا يقطعهم حتى يرجف فيسقط فيؤخذ ويمروائلهم ببحيرة طبرية وماؤها كهيئتة فيشربونها ويأتيهم آخرهم فير كزون فيها رماحهم ويقولون قد كان فيها مرة ماء قال فيقول عيسى لقد جاء تكم أمة لا يطيقها الا الله ويأتي بأصحابه الطور فيجوعون حتى يبلغ رأس حمار مائة دينار

قال ويقول ياجوج ومأجوج قد قتلنا أهل الأرض فتعالوا نقاتل أهل السماء فيرمون السماء بنبالهم ونشابهم فترجع الى عندهم فترجع مختضبة دما فيقولون قد قتلنا أهل السماء فيدعوا عيسى والمؤمنون عليهم وينديهم فلاينتدب غير عشرين رجلا فيتعلق كل رجل منهم كذاكذا فلا يفلت منهم أحد فيدعوا عيسى والمؤمنون فيرسل الله عليهم الأبابيل أعناقهم كأعناق البخت ومسكنها في الهواء وتبيض في الهواء ويمكث بيضهافي الهواء سنه قبل أن يفرخ واذا يفقس يهوى في الهواء ويطير حتى يرتفع الى أمكنتها التي سقطت منها فيحتمل أجسامهم فيقذفهم في أخدود ومهبل من الأرض وينزل الله عليهم مطرا فيطهر منهم الأرض وتصير كالزلفة وتعود كما كانت زمن نوح وتسلم يومئذ كل أمة حتى السباع والوحش وتنزع الحمات من كل ذات حمة وتأكل الأدمية والحية والذئب والأسد والشاة جميعا ويركب الغلام ظهر الأسد ويقلب في كف الحية وهو قوله تعالى (وله أسلم من في السموات والأرض طوعا وكرها واليه يرجعون) ويأكل من العنقود والرمانة النفر ويزرع الرجل ويحصمد ويأكل من زرعه في يوم وتروي اللقحة أهل البيت والبقرة والشاة كذلک ويهون الذهب والفضة حتى ان الرجل ليحمل المائة دينار فلا يجد من يقبلها منه وتحمل المرأة حليها فلا تجد سارقا ولا ناظر ولا باسطا ولا قابضا وينصرف الرجل الى منزله فيحدثه العصاوالحجر بما كان من أهله

۱۶۳۸ ہمیں حضرت حکم بن نافع رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے حضرت جراح رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرکے، وہ بیان کرتے ہیں حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ یاجوج ماجوج ہر بلند جگہ سے نکلیں گے۔ نہ ان کا کوئی بادشاہ ہوگا اور نہ کوئی امیر، پرندہ ان کے سروں پر سے گزرے گا۔ وہ ان کو نہیں کاٹ سکے گا، یہاں تک کہ وہ پرندہ حرکت نہ کرلے ورنہ وہ گر پڑے گا تو پکڑا جائے گا۔ ان کا پہلا دستہ بحیرۂ طبریہ کے پاس سے گزرے گا اور اس کا پانی اپنی حالت پر ہوگا یہ اس سے پئیں گے اور پھر ان کا آخری دستہ آئے گا وہ اس میں ان کے نیزے گڑھے ہوئے پائیں گے وہ کہیں گے کسی زمانے میں یہاں پانی تھا! راوی کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے۔ بے شک تمہارے پاس ایسی امت آچکی ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتا، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے ساتھیوں کو لے کر کوہِ طور چلے جائیں گے۔ پھر انہیں بھوک لگے گی یہاں تک کہ گدھے کا سر سو (100) دینار کا ملے گا، راوی کہتا ہے کہ یاجوج ماجوج کہیں گے کہ ہم نے اہلِ زمین کو قتل کرلیا (اب) آؤ! اب ہم آسمان والوں کو بھی قتل کریں، تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مسلمان ان کے لئے بددعا کریں گے۔ وہ اُن کے ساتھ تیار ہوگا۔ بیس (20) آدمیوں کے علاوہ کوئی آدمی آمادہ نہیں ہوگا۔ ان میں سے ہر ایک آدمی طرح طرح کے متعلق ہوگا (یعنی بددعا کرے گا اپنے اپنے انداز میں) تو ان میں سے کوئی ایک بھی چھٹکارا نہیں پائے گا، پھر حضرت عیسیٰ

علیہ السلام اور مسلمان دُعا کریں گے تو اللہ ربُّ العزّت اُن پر اَبابیل پرندے بھیج دے گا، ان کے گردن بختی اُونٹوں کی گردنوں کی طرح ہوں گی۔ ان کا ٹھکانہ ہوا میں ہوگا، اور انڈے بھی ہوا میں دیں گے، اور ان کا انڈا ہوا میں ٹھہرے گا۔ ایک سال بعد اس سے چوزا نکلے گا، وہ جب کسی سے کوئی چیز چھینے گا تو ہوا میں اسکی طرف لپکے گا اور ہوا میں اُڑے گا یہاں تک کہ ان مکانات کی طرف بلند ہو جائے گا جن سے گر چکا تھا، پھر ان کے جسموں کو اُٹھادے گا، پہاڑ کی چوٹی اور زمین کے گہرے گڑھے میں پھینک دے گا۔ اللہ ربُّ العزّت اُن پر بارش نازل کردے گا، ان کو زمین سے پاک کردے گا اور وہ سخت زمین کی طرح ہو جائیں گے اور اسی طرح ہو جائیں گے جیسا کہ حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے میں مشرکوں کا حال ہوا تھا۔ اس دن ہر اُمّت فرمانبردار ہوگی یہاں تک کہ درندے اور وحشی جانور بھی فرمانبردار ہوں گے۔ چھوٹا بچہ شیر کی پیٹھ پر سوار ہوگا اور سانپ کو ہتھیلی میں پلٹے گا اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ:

ترجمہ: اور اس کے تابع ہے جو کچھ آسمانوں و زمین میں ہیں خوشی ناخوشی سے اور اُسی کی طرف تمام لوگ لوٹائے جائیں گے۔

اور ایک کھائے گا گچھے سے، اور ایک انار ایک جماعت کے لئے کافی ہوگا۔ آدمی کھیتی کرے گا اور اس کو کاٹے گا، اور اپنی کھیتی سے ایک دن میں کھائے گا۔ ایک دودھ دینے والی اُونٹنی پورے گھر کے لئے کافی ہوگی۔ اسی طرح گائے، بکری اور سونا چاندی، سب کچھ بہت سستا ہو جائے گا، یہاں تک کہ آدمی سو (100) دینار کو اُٹھائے گا اور عورت اپنے زیورات کو اُٹھائے گی۔ نہ کسی چور کو اور نہ کسی دیکھنے والے کو اور نہ کسی ہاتھ پھیلانے والے کو اور نہ کسی غاصب کو پائے گی۔ اور آدمی اپنے گھر جائے گا، اس سے لاٹھی اور پتھر اس طرح بات کریں گے جیسے وہ اپنے گھر والوں سے باتیں کرتا ہے۔

٠٠٠

١٦٣٩. حدثنا يحيى بن سعيد حدثني سليمان بن عيسى قال بلغني أن عيسى ابن مريم عليهما السلام اذا قتل الدجال ونزل بيت المقدس ظهر يأجوج ومأجوج وهم أربعة وعشرون أمة يأجوج ومأجوج وبناجيج والحج والعسلانين والسبتيين والفزانيسين والعوطنيين وهو الذي يلتحف أذنه ويفترش الأخرى والرطنيين والكنعانيين والدفرانيين والخاخونين والأنطارنين والمغاشنين ورؤس الكلاب فجميعهم أربعة وعشرون أمة لا يمرون بحي ولا ميت الا أكلوه ولا ماء الا شربوه ويشرب أولهم ماء بحيرة الطبرية ويمر آخرهم فلا يجدون ماء حتى يجتمعوا ببطن أريحاء فاذا سمع عيسى فزع الى الصخرة ومن معه من المؤمنين فيقوم عليهم خطيبا فيحمد الله ويثني عليه ويقول اللّٰهم النصر القليل في طاعتک على الكثير في معصيتک هل من منتدب رجل من جرهم ورجل من غسان حتى ينزلا أسفل العقبة فينزل الغساني، فيقول له الجرهمي لست هنالک.

١٦٣٩ ہمیں حضرت یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت سلیمان بن عیسیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب دجّال کو قتل کریں گے اور بیت المقدس سے اُتریں گے تو پھر یاجوج ماجوج ظاہر ہوں گے اور ان کی چوبیس (24) اُمتیں ہیں مثلاً:

نمبر1: یاجوج.

نمبر2: ماجوج۔

نمبر3: بناجیج۔

نمبر4: الحج۔

نمبر5: العسلا نین۔

نمبر6: السبتیین۔

نمبر7: الفزانیین۔ (جو اپنے ایک کان کو بچھونا بنائیں گے اور دوسرے کو اوڑھیں گے)۔

نمبر8: العوطنیین۔

نمبر9: الرطّنیین۔

نمبر10: الکنعانیین۔

نمبر11: الدفرانیین۔

نمبر12: الخاخونین۔

نمبر13: الانطارنین۔

نمبر14: المغاشنین۔

نمبر15: رؤس الکلاب.

اس طرح کل چوبیس (24) اُمتیں ہیں۔ یہ کسی زندہ اور مُردہ پر نہیں گزریں گے مگر اس کو کھالیں گے۔ جس پانی کے پاس بھی گزریں گے اس کو پی لیں گے۔ ان کا پہلا دستہ پانی کو نہیں پائے گا یہاں تک کہ یہ ''اریحاء'' نامی مقام پر جمع ہو جائیں گے، جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مسلمان ان کے بارے میں سُنیں گے تو چٹان کی طرف جلدی سے چلے جائیں گے، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان سے خطاب فرمائیں گے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمائیں گے کہ اے پروردگار! زیادہ برے لوگوں کے مقابلے میں تھوڑے نیک لوگوں کی مدد فرما دیجئے؟ ایک نمائندہ قبیلہ جرہم سے اُٹھے گا اور ایک قبیلۂ غسانی اُٹھے گا یہاں تک کہ وہ دونوں گھاٹی کے نیچے آجائیں گے، پھر غسانی اُترے گا تو جرہمی سے کہے گا کہ میں یہاں نہیں ہوں۔

۱۶۴۰. حدثنا بقية عن ابن أبي مريم عن عبدالرحمن بن جبير بن نفير عن النبي صلى الله عليه وسلم قال معقل المسلمين من يأجوج ومأجوج الطور

۱۶۴۰ﮯ ہمیں حضرت بقیہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے حضرت ابن ابومریم رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کر کے، اُنہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ یأجوج مأجوج کے نکلنے کے موقع پر مسلمانوں کی پناہ گاہ ''کوہِ طور'' ہوگا۔

۱۶۴۱. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن أيوب عن أبي الضيف عن كعب قال اذا كان عند خروج يأجوج ومأجوج حفروا حتى يسمع الذين يلونهم قرع فؤوسهم فاذا كان الليل قالوا نحن غدا نفتح ونخرج فيعيده الله كما كان فيحفرون حتى يسمع الذين يلونهم قرع فؤوسهم فاذا كان الليل قالوا نحن غد انفتح وتخرج فيعيده الله كما كان فيحفذون حتى يسمع الذين يلونهم قدع فؤوسهم فإذا كان الليل ألقى الله على لسان رجل منهم في الثالثة، فيقول نحن غدا نخرج ان شاء الله فيحفرون من الغد فيجدونه كما تركوه فيحفرون ثم يخرجون فتمر الزمرة الأولى منهم بالبحيرية الطبرية فيشربون ماء ها ثم الزمرة الثانية فيلحسون طينها ثم الزمرة الثالثة فيقولون قد كان هاهنا مرة ماء ويفر الناس منهم فلا يقوم لهم شيء قال ثم يرمون نشابهم الى السماء فترجع مخضبة بالدماء فيقولون قد قتلنا أهل الأرض وأهل السماء فيدعو عليهم عيسى ابن مريم فيقول اللهم لا طاقة لنابهم ولا يدين فاكفناهم بما شئت فيسلط الله عليهم دوا بايقال لها النغف فتفرس دقابهم ويبعث الله طيرا تأخذهم بمنا قيرها فترميهم في البحر ويبعث الله عينا يقال لها الحياة فتطهر الأرض وتنبتها حتى ان الرمانة ليشبع منها السكن قال كعب والسكن أهل البيت.

۱۶۴۱ﮯ ہمیں عبدالرزاق رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا حضرت معمر رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے، اُنہوں نے حضرت اَیوب رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے حضرت ابوالضیف رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: جب یأجوج مأجوج کے نکلنے کا وقت ہوگا تو وہ دیوار کو کھودیں گے یہاں تک کہ جو لوگ ان کے پاس رہتے ہیں وہ اُن کی کلہاڑیوں کی آواز سُن لیں گے۔ جب رات ہوجائے گی تو وہ کہیں گے کہ باقی ہم کل کھودیں گے اور چلے جائیں گے تو اللہ ربُّ العزّت اس دیوار کو پہلی حالت پر لوٹا دیں گے۔ وہ پھر اَز سَرِ نو کھودنا شروع کردیں گے، یہاں تک کہ پڑوسی اُن کی کلہاڑیوں کی آوازوں کو سُن لیں گے پھر جب رات ہوجائے گی تو وہ کہیں گے کہ بقیہ حصہ ہم کل کو کھودیں گے اور وہ چلے جائیں گے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اُس دیوار کو پہلی حالت پر لوٹا دے گا۔ جیسے وہ پہلے تھی وہ پھر کھودنا شروع کردیں گے یہاں تک کہ پڑوسی اُن کی کلہاڑیوں کی

آوازسُن لیں گے پھر جب رات ہوجائے گی تواللہ ربُّ العزّت تیسری مرتبہ میں کسی ایک کی زبان پر یہ جاری کردے گا کہ: اِنْ شَاءَ اللہ کل ہم نکل لیں گے۔ پھر جب وہ کھودنا شروع کریں گے تو اس کو (اُسی) حالت میں پائیں گے جس حالت میں وہ چھوڑ کر گئے تھے، پھر کھودیں گے تو وہ نکل جائیں گے۔ ان کا پہلا دستہ بحیرہ طبریہ پر سے گزرے گا اور اس کا سارا پانی پی جائیں گے، پھر ان کا دوسرا دستہ گزرے گا تو وہ اس کی مٹی چاٹ لیں گے۔ پھر تیسرا دستہ آئے گا تو وہ کہیں گے کہ یہاں پر کسی زمانے میں پانی تھا! لوگ ان سے بھاگیں گے۔ کوئی چیز ان کے سامنے کھڑی نہیں ہوسکے گی، پھر یہ آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے جو وہ خون آلود ہوکر ان کی طرف لوٹ آئیں گے۔ وہ پھر یہ کہیں گے کہ ہم نے اہلِ زمین کو ہلاک کیا (اَب) آؤ! کہ اہلِ آسمان کو بھی ہلاک کردیں؟ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے لئے بددعا کریں گے اور فرمائیں گے اَے اللہ! ہمیں ان سے لڑنے کی طاقت نہیں ہے، اور نہ ان سے بدلہ لے سکتے ہیں، آپ خود ہی ہماری طرف سے ان کے لئے کافی ہوجایئے؟ تو اللہ ربُّ العزّت ان پر ایک جانور مسلط فرمادے گا جسے ''النغف'' کہا جائے گا وہ ان کی گردنوں پر لات مارے گا، اور اللہ ربُّ العزّت کچھ پرندوں کو بھیج دیں گے جو اُنہیں اپنی چونچوں سے پکڑیں گے اور ان کو سمندر میں پھینک دیں گے۔ پھر اللہ ربُّ العزّت ایک چشمہ جاری فرمائے گا جسے ''حیاۃ'' کہا جائے گا تو وہ زمین کو پاک کردے گا اور نباتات اُگائے گا یہاں تک کہ ایک اَنار سے پورا گھر پیٹ بھر کر کھائے گا۔

٭٭٭

۱۶۴۲. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن أبي اسحاق عن وهب بن جابر الخيواني قال سمعت عبدالله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما يذكر ياجوج وماجوج فقال ما يموت الرجل منهم يولد من صلبه ألف رجل وإن من ورائهم لثلاث أمم ما يعلم عددهم إلا الله منسک وتأويل وتاريس.

۱۶۴۲ ہمیں حضرت عبدالرزاق رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے، اُنہوں نے حضرت معمر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے حضرت ابو اِسحاق رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے حضرت اِبن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما یأجوج مأجوج کا تذکرہ کرتے ہوئے سُنا ہے وہ فرما رہے تھے کہ: ان میں سے کوئی ایک آدمی نہیں مَرے گا جب تک اس کی صُلب سے ہزار (1000) آدمی پیدا نہ ہوں گے اور ان کے بعد تین اُمّتیں ہوں گے جن کی تعداد کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے (اور وہ تین اُمّتیں یہ ہیں):

نمبر1: منسک۔ نمبر2: تاویل۔ نمبر3: تاریس۔

٭٭٭

۱۶۴۳. حدثنا وكيع وعبدة بن سليمان عن زكريا عن الشعبي عن عمرو بن ميمون عن عبدالله بن سلام قال لا يموت الرجل من ياجوج وماجوج الا ترک ألف ذري فصاعدا الا أن وكيعا لم يذكر عمرو بن ميمون

۱۶۴۳ مجھ سے روایت کی ہے حضرت وکیع رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت عبدہ ابن سلیمان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اُنہوں نے

زکریارحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے حضرت عمرو ابن میمون رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے حضرت عبداللہ ابن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، وہ فرماتے ہیں کہ: نہیں مرے گا یاجوج اور ماجوج میں سے کوئی آدمی مگر ہزار(1000) سے کچھ اُوپر بچے چھوڑ کر۔

(مگر حضرت وکیع رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت شعبی رحمہ اللہ تعالیٰ کے بعد حضرت عمرو ابن میمون رحمہ اللہ تعالیٰ کے واسطے کو ذکر نہیں کیا۔ "واحدیؔ")

✿...✿...✿

١٦٤٤. حدثنا ابن عيينة عن الزهري عن عروة عن زينب ابنة أبي سلمة عن أم حبيبة عن زينب ابنة جحش رضي الله عنها قالت استيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم من النوم وهو محمد وجهه وهو يقول لا اله الا الله ويل للعرب منم شر قد اقترب فتح اليوم من ردم يأجوج وماجوج مثل هذه وعقد سيفان عشرا فقلت يا رسول الله نهلك وفينا الصالحون قال نعم اذا كثر الخبث

١٦٤٤﴾ مجھ سے روایت کی ہے حضرت ابن عیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُنہوں نے حضرت علامہ زُہری رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اُنہوں نے حضرت زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے، اُنہوں نے حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے، اُنہوں نے حضرت زینب بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے، وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نیند سے بیدار ہوئے اس حال میں کہ آپ ﷺ کے چہرۂ مُبارک کا رنگ سُرخ تھا، اور فرما رہے تھے کہ لا الہ الا اللہ تباہی ہے اہل عرب کے لئے قریب آنے والے شر سے، آج یاجوج اور ماجوج کے دیوار میں سے اِتنا حصہ کھل گیا۔ پھر حضرت سُفیان رحمہ اللہ تعالیٰ نے دس اُنگلیوں کا دائرہ بنایا، مَیں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! کیا ہم ہلاک ہوجائیں گے اس حال میں کہ ہم میں نیک لوگ بھی ہوں گے؟ تو نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ ہاں! جب گناہ بڑھ جائیں گے۔

✿...✿...✿

١٦٤٥. حدثنا ابن نمير عن سفيان عن سلمة بن كهيل عن أبي الزعراء عن عبدالله بن مسعود رضي الله عنه أنه ذكر خروج الدجال ونزول عيسى ابن مريم وقتله الدجال قال ثم يخرج يأجوج ومأجوج فيموجون في الأرض فيفسدوا فيها قال ثم قرأ عبد الله وهم من كل حدب ينسلون قال فيبعث عليهم دابة مثل هذا النغف فتلج في أسماعهم ومناخرهم فيموتون منها فتنتن الأرض منهم فتجأر إلى الله فيطهر الله الأرض منهم.

١٦٤٥﴾ مجھ سے روایت کی ہے حضرت ابن نمیر رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُنہوں نے حضرت سفیان رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں حضرت سلمہ بن کہیل رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے ابوالزعراء رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ: اُنہوں نے دجّال کے نکلنے کا ذکر کیا، حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے آنے کا اور دجّال کے قتل ہونے کا

ذکر کیا، (پھر) فرمایا: یأجوج اور مأجوج بڑے زور سے اور مستعد ہو کر نکل آئیں گے، زمین میں فساد برپا کریں گے۔ پھر حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ آیت پڑھی:

ترجمہ: پس وہ ہر ٹیلے سے دوڑتے ہوں گے۔

پھر فرمایا: اللہ ان پر ایسے جانور بھیجے گا جو کیڑوں کی طرح ان میں گھس جائیں گے اور ان کے کانوں میں اور ناک وغیرہ میں چلے جائیں گے جس سے وہ مَر جائیں گے، ان کی وجہ سے زمین بدبُودار ہو جائے گی، اہلِ زمین فریاد کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے زمین کو پاک فرما دیں گے۔

✿…✿…✿

١٦٤٦. حدثنا بقية بن الوليد وأبو المغيرة عن ابى بكر بن أبي مريم عن أبي الزاهرية قال يحصر الناس يأجوج ومأجوج في الطور حتى يكون رأس الثور خير من مائة دينار.

۱۶۴۶﴾ مجھ سے روایت کی ہے حضرت بقیۃ بن الولید رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت ابو المغیرۃ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُنہوں نے حضرت ابوبکر بن ابو مریم رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے حضرت ابو الزاہریہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: یأجوج مأجوج لوگوں کو طورِ سینا میں بند کر دیں گے یہاں تک کہ بیل کا سَر اِتنا مہنگا ہوگا کہ وہ سو (100) دینار سے بھی قیمتی ہوگا۔

✿…✿…✿

١٦٤٧. حدثنا ابن وهب عن معاوية بن صالح عن يحيى بن جابر وحدير بن كريب عن كعب وشريح بن عبيد قالا يأجوج ومأجوج ثلاثة أصناف صنف طوله كالأرز وصنف طوله وعرضه سواء وصنف يفترش أحدهم أذنه ويلتحف الأخرى ويغطي سائر جسده

۱۶۴۷﴾ مجھ سے روایت کی ہے حضرت اِبن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُنہوں نے حضرت معاویہ بن صالح رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے حضرت یحیٰ بن جابر اور حدیر بن کریب رحمہما اللہ تعالیٰ سے اُنہوں نے حضرت کعب اور حضرت شریح اِبن عبید رحمہما اللہ تعالیٰ سے کہ وہ دونوں فرماتے ہیں کہ: یأجوج اور مأجوج تین قسم کے ہیں:

نمبر 1: پہلی قسم وہ ہے کہ ان کی لمبائی چاول کے دانے کی طرح ہوگی۔

نمبر 2: اور دوسری قسم وہ ہے کہ ان کی لمبائی اور چوڑائی برابر ہوگی۔

نمبر 3: اور تیسری قسم وہ ہے جو اپنے ایک کان کو بچھونا اور دوسرے کو اُوڑھنا بنا کر پورے جسم کو ڈھانپ لیں گے۔

✿…✿…✿

١٦٤٨. حدثنا ابن وهب عن معاوية بن صالح عن يحيى بن جابر وحدير بن كريب عن كعب قال معقل الناس يوم يأجوج ومأجوج بطور سينا

۱۶۴۸﴾ مجھ سے روایت کی ہے حضرت اِبن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُنہوں نے حضرت معاویہ اِبن صالح رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کیا ہے، اُنہوں نے حضرت، یحیٰ اِبن جابر رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت حدیر اِبن کریب رحمہ اللہ تعالیٰ سے اُنہوں نے

حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: یاجوج اور ماجوج کے ظہور کے وقت لوگوں کی پناہ گاہ طور سینا ہوگا۔

○ ○ ○

۱۶۴۹. حدثنا أبو المغيرة عن الأوزاعي عن حسان بن عطية قال يأجوج ومأجوج أمتان في كل أمة مائة ألف لا تشبه أمة الأخرى ولا يموت الرجل حتى ينظر في مائة عين من ولده يعني مائة من الولد.

۱۶۴۹﴿ مجھ سے روایت کی ہے حضرت ابوالمغیرۃ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُنہوں نے حضرت اوزاعی رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے حضرت حسان بن عطیہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: یاجوج اور ماجوج دو اُمتیں ہیں اور ہر اُمت میں سے ایک ایک لاکھ ایسے ہیں جو دوسری اُمت کے مشابہ نہیں ہیں، ان میں سے ہر ایک آدمی کے سو(100) بچے پیدا ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۶۵۰. حدثنا ابن وهب عن مسلمة بن علي عن عبدالرحمن بن يزيد عن ابن شهاب عن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أمتي أمة مرحومة لا عذاب عليها في الآخرة عذابها في الدنيا الزلازل والبلاء فاذا كان يوم القيامة أعطى الله كل رجل من أمتي رجلا من الكفار من يأجوج ومأجوج فيقال هذا فداؤك من النار، فقال رجل يا رسول الله فاين القصاص؟ فسكت

۱۶۵۰﴿ مجھ سے بیان کیا ہے حضرت ابن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ اُنہوں نے، حضرت مسلمہ بن علی رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے حضرت عبدالرحمٰن ابن یزید رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے حضرت اِبن شہاب رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ میری یہ اُمّت اُمّتِ مرحومہ ہے (یعنی جس پر رحم کیا گیا ہے۔) آخرت میں ان پر کوئی عذاب نہیں ہوگا۔ ان کی سزا بس دُنیا میں زلزلے اور مصائب ہیں۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ میری اُمّت کے ہر آدمی کو یاجوج اور ماجوج کے کافروں میں سے ایک ایک آدمی دے گا اور کہا جائے گا کہ یہ آگ سے آپ کا فدیہ ہے، ایک آدمی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! قصاص کا کیا بنے گا؟ تو آپ ﷺ نے خاموشی اختیار فرمائی۔

○ ○ ○

۱۶۵۱. حدثنا عيسى بن يونس عن زكريا عن عامر حدثني عمرو بن ميمون عن ابن مسعود قال لا يموت من يأجوج رجل الا ترك ألف ذري فصاعدا

۱۶۵۱﴿ مجھ سے بیان کیا حضرت عیسیٰ بن ابن یونس رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُنہوں نے حضرت زکریا رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے حضرت عامر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: نہیں مرے گا یاجوج اور ماجوج میں سے ہر آدمی ہزار(1000) سے کچھ اوپر بچے چھوڑے گر مرے گا۔

○ ○ ○

۱۶۵۲۔ حدثنا عبدالقدوس عن أبي بكر عن عطية بن قيس وضمرة قالا الأرض أوسع من البحر بمربض ثور

۱۶۵۲﴿ مجھ سے بیان کیا ہے حضرت عبدالقدوس رحمہ اللہ تعالیٰ نے، انہوں نے حضرت ابو بکر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت عطیہ بن قیس رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت ضمرہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ وہ دونوں فرماتے ہیں کہ زمین دریا سے بیل کے باڑے کی مقدار میں زیادہ وسیع ہوگی۔

۞ ۞ ۞

۱۶۵۳۔ حدثنا نوح بن أبي مريم عن مقاتل بن حيان عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال بعثني الله تعالى حين أسري بي الى يأجوج ومأجوج فدعوتهم إلى دين الله وإلى عبادته فأبوا أن يجيبوني فهم في النار مع من عصى من ولد آدم وولد ابليس

۱۶۵۳﴿ مجھ سے بیان کیا حضرت نوح بن ابو مریم رحمہ اللہ تعالیٰ نے، انہوں نے حضرت مقاتل بن حیان رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ وہ فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ مجھے معراج والی رات یأجوج اور مأجوج کے پاس لے گئے، میں نے ان کو اللہ تعالیٰ کے دین اور اُس کی عبادت کی طرف دعوت دی، انہوں نے میری بات ماننے سے انکار کیا، لہٰذا وہ حضرت آدم علیہ السلام کی نافرمان اولاد کے ساتھ اور ابلیس کی اولاد کے ساتھ آگ میں ہوں گے۔

۞ ۞ ۞

۱۶۵۴۔ حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عن شيخ عن وهب بن منبه قال الروم أول الآيات ثم الدجال والثالثة يأجوج ومأجوج ثم عيسى

۱۶۵۴﴿ مجھ سے روایت بیان کی ہے حضرت ابوالمغیرہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، انہوں نے حضرت ابن عیاش رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے ایک شیخ سے، انہوں نے حضرت وہب بن منبہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: پہلی نشانیوں میں سے آدم ہے پھر دجّال تیسری نشانی یأجوج اور مأجوج اور پھر حضرت عیسیٰ (ابن مریم) علیہا السلام (ہیں)۔

۞ ۞ ۞

۱۶۵۵۔ حدثنا أبو عمر عن ابن لهيعة عن عبدالوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن أبيه عن الحارث عن عبدالله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا قتل عيسى الدجال ومن معه مكث الناس حتى يكسر سد يأجوج ومأجوج فيموجون في الأرض ويفسدون لا يمرون بشيء الا أفسدوه وأهلكوه ولا يمرون بماء ولا عين ولا نهر الا نزفوه ويمرون بالدجلة والفرات فمن كان منهم أسفل الدجلة أو أسفل الفرات قال قد كان هاهنا مرة ماء فمن بلغه

هذا الحديث فلا يهدمن حصنا ولا مدينة بالشام ولا بالجزيرة فانه حصن للمسلمين من يأجوج ومأجوج وطور سينا فيستغيث الناس بربهم بهلاك يأجوج ومأجوج فلا يستجاب لهم وأهل طور سينا وهم الذين فتح الله على أيديهم القسطنطنية فيدعون ربهم فيبعث الله لهم دابة ذات قوائم أربعين فتدخل في آذانهم فيصبحوا موتى أجمعين فتنتن الأرض منهم فيؤذي الناس نتهم أشد عليهم منه اذ كانوا أحياء فيستغيثون بالله فيبعث الله ريحا يمانية غبراء فتصير على الناس غمى ودخانا شديدا وتقع على المؤمنين الزكمة فيستغيثون بربهم ويدعو أهل طور سينا فيكشف الله ما بهم بعد ثلاثة أيام وقد قذفت يأجوج ومأجوج في البحر.

۱۶۵۵﴿ہم سے بیان کیا ہے حضرت ابوعمر رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت اِبن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عبدالوہاب بن حسین رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت محمد بن ثابت رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے اُن کے باپ نے، اُن سے حضرت حارث رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے، اُن سے نبی کریم ﷺ نے کہ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ: جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجّال اوران کے ساتھیوں کو قتل کریں گے تو کچھ عرصہ بعد یاجوج اور ماجوج کی دیوار ٹوٹ جائے گی وہ اُمڈ آئیں گے، زمین میں اور فساد کریں گے، ہر چیز کو برباد اور ہلاک کریں گے، اور پانی کے ہر چشمے اور نہر کو پی کر خشک دیں گے، وہ دجلہ اور فرات سے ہوتے ہوئے گزریں گے جواُن کے پیچھے ہوں گے، وہ کہیں گے یہاں تو کبھی پانی ہوا کرتا تھا؟ جس کو یہ حدیث پہنچے تو وہ نہ گرادے کوئی قلعہ یا شہر شام میں اور نہ جزیرہ میں۔ طور سینا مسلمانوں کا یاجوج اور ماجوج سے بچنے کا قلعہ ہوگا۔ لوگ اللہ سے یاجوج اور ماجوج کی ہلاکت کے لئے فریاد کریں گے، حالانکہ اُن کی دعا قبول نہیں ہوگی۔ طور سیناء والے وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں قسطنطنیہ کی فتح عطا کی ہوگی۔ وہ اپنے رب سے دُعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے لئے چالیس (40) پاؤں والے جانور (بھیجے گا) وہ ان کے کانوں میں گھسیں گے، پھر صبح کے وقت سب کے سب مرے پڑے ہوں گے، پھر ان کی وجہ سے زمین میں بدبُو پھیلے گی جس کی وجہ سے لوگ تکلیف میں ہوں گے، اور یہ تکلیف ان کے لیے ناقابل برداشت ہوگی، وہ اللہ تعالیٰ سے فریاد کریں گے تو اللہ تعالیٰ ایک ہوا یمنی گرد وغبار والی بھیجے گا تو وہ عام لوگوں کے لئے غم اور سخت دُھواں ہوگا اور مومنین کو زُکام واقع ہوگا، تو یہ اپنے ربّ سے فریاد کریں گے اور طور سینا والے بھی دُعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ تین دِن کے بعد ان کی یہ تکلیف دُور کر دے گا جبکہ یاجوج اور ماجوج سمندر میں ڈال دیئے جائیں گے۔

۞ ۞ ۞

۱۶۵۶. حدثنامحمد بن جعفر عن شعبة عن أبي إسحاق سمع وهب بن جابر عن عبدالله بن عمرو قال ان يأجوج ومأجوج يمر أولهم بنهر مثل الدجلة فيمر آخرهم فيقولون قد كان في هذه مرة ماء ولا يموت رجل منهم إلا وترک من ذريته ألفا فصاعدا ومن بعدهم ثلاث أمم ولا يعلم عدتهم إلا الله تأويل وتاريس وناسک أونسک الشک من شعبة

۱۶۵۶﴾ہم سے بیان کیا ہے حضرت محمد بن جعفر رحمہ اللہ تعالیٰ نے، ان سے حضرت شعبہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے ابوالاسحٰق رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُنہوں نے حضرت وہب بن جابر رحمہ اللہ تعالیٰ سے سُنا ہے کہ اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ وہ فرماتے ہیں کہ: یأجوج اور مأجوج کا پہلا دستہ گزرے گا دجلہ کی طرف تو دوسرا دستہ گزرتے وقت بولے گا کہ کبھی تو یہاں پانی ہوا کرتا تھا؟ ان میں سے ہر ایک آدمی ہزار(1000) سے کچھ اُوپر بچے چھوڑ کر مَرے گا، اور جو اُن کے بعد ہوں گے وہ تین اُمتیں ہوں گی اور ان کی تعداد اللہ تعالیٰ کے سِوا کوئی نہیں جانتا (''تاویل'' کہا ہے ''تاریس اور اناسک'' کہا ہے یا ''نسک'' اِس میں حضرت شعبہ رحمہ اللہ تعالیٰ کو شک ہے)۔

٭٭٭

۱۶۵۷ . حدثنا ابن نمير وابن مبارک عن سفيان الثوري عن سلمة بن كهيل حدثه عن أبي الزعراء عن عبدالله أن قال إذا أذهب الله بيأجوج ومأجوج أرسل الله ريحا زمهريرا باردة فلا تذر على وجه الأرض مؤمنا إلا قبض بتلک الريح ثم تقوم الساعة على شرار الناس ثم ينفخ في الصور فلا يبقى خلق لله في السموات والأرض إلامات إلا من شاء ربک ثم يكون بين النفختين ماشاء الله ثم يرسل الله منيا كمني الرجال تنبت جسمانهم ولحمانهم من ذلک الماء.

۱۶۵۷﴾ہم سے بیان کیا ہے حضرت ابن نمیر رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت اِبن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ نے اُن سے حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت سلمٰی بن کہیل رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُنہوں نے نقل کیا ہے حضرت ابوالزعراء رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے حضرت عبداللہؓ سے کہ اُنہوں نے فرمایا ہے کہ: جب اللہ تعالیٰ یأجوج اور مأجوج کو ختم کر دے گا تو اللہ تعالیٰ ایک سخت ہوا بھیجے گا جو زمین پر ہر مؤمن کی رُوح قبض کر لے گی۔ پھر قیامت شریر لوگوں پر قائم ہوگی۔ پھر صُور پھونکا جائے گا۔ تو کوئی مخلوق باقی نہیں رہے گی، نہ زمین میں، نہ آسمان میں، مگر جو آپ کا ربّ چاہے، پھر دو نفخوں (یعنی پھونکوں) کے درمیان ہوگا جو اللہ چاہے گا، اللہ تعالیٰ مَردوں کی مَنی کی طرح ایک منی بھیجے گا اور ان کے جسم اور گوشت کو پیدا فرمائے گا۔

٭٭٭

۱۶۵۸ . حدثنا بقية بن الوليد وأبوه حيوة شريح بن يزيد الحضرمي وجنادة بن عيسٰى الأزدي وأبو أيوب عن أرطاة بن المنذر قال حدثنا أبو عامر الألهاني عن تبيع عن كعب وقال بعض هؤلاء عن تبيع لم يذكر كعبا قال اذا انصرف عيسى ابن مريم والمؤمنون من يأجوج ومأجوج الى بيت المقدس فلبثوا سنوات ببيت المقدس رأو كهيئة الهرج والغبار من الجوف فيبعثون بعضهم في ذلک لينظر ما هو فاذا هي ريح بعثها الله لقبض أرواح المؤمنين فتلک آخر عصابة تقبض من المؤمنين ويبقى الناس بعدهم مئة عام لا يعرفون دينار ولا سنة يتهاجرون تهارج الحمير عليهم تقوم الساعة وهم في أسواقهم يتعون ويتبايعون ويلحفون فلا يستطيعون توصية ولا الى أهلهم يرجعون.

١٦٥٨﴿ہم سے بیان کیا ہے حضرت بقیۃ بن الولید رحمہ اللہ تعالیٰ اوران کے باپ حضرت حیوہ شریح بن یزید الحضرمی رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت قتادہ بن عیسیٰ الازدی رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت ابو ایوب رحمہ اللہ تعالیٰ نے ، اُن سے حضرت ارطاۃ بن المنذر رحمہ اللہ تعالیٰ نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے بیان کیا ہے حضرت ابو عامر الہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اُن سے حضرت تبیع رحمہ اللہ تعالیٰ نے، ان سے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اوراُن سے بعض نے حضرت تبیع رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اورانہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر نہیں کیا، کہ وہ فرماتے ہیں: جب حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام اور مؤمنین یاجوج اور ماجوج سے بیت المقدس کی طرف واپس لوٹیں گے تو چند سال بیت المقدس میں رہیں گے تو دیکھیں گے کہ فضا میں گردوغبار اور ہلچل ہے تو بعض کو بھیجیں گے تاکہ وہ دیکھیں کہ کیا ہے؟ لیکن وہ ایک ہوا ہوگی جو اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کی اَرواح قبض کرنے کے لئے بھیجی ہوگی۔ یہ آخری جماعت ہوگی جو مؤمنین میں سے فوت ہوگی۔ اس کے بعد لوگ سو(100) سال رہیں گے مگر کسی دین اور سنّت کو نہیں جانتے ہوں گے اور ایک دوسرے پر چڑھ دوڑیں گے جس طرح گدھے چڑھ دوڑتے ہیں، ان پر قیامت قائم ہوگی، اور یہ اپنے بازاروں میں آپس میں معاملات کریں گے، بچے جنیں گے اور رضائیاں اوڑھ کر آرام کریں گے، ان کو وصیت کرنے کی طاقت نہیں ہوگی، اور نہ وہ اپنے گھروالوں کی طرف لوٹ کر جاسکیں گے۔

۞ ۞ ۞

١٦٥٩. حدثنا ضمرة عن ابن شوذب عن أبي التياح عن خالد بن سبيع عن حذيفة بن اليمان رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لو أن رجلا أنتج فرسالم يركب مهرها بعد عيسى حتى تقوم الساعة

١٦٥٩﴿ہم سے بیان کیا ہے حضرت ضمرہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابن شوذب رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابو التیاح رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت خالد بن سبیع رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے، اور وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ: اگر ایک آدمی کی گھوڑی بچہ پیدا کرے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد وہ اس بچے پر سوار نہیں ہوا ہوگا کہ قیامت قائم ہوجائے گی۔

۞ ۞ ۞

حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة عمن حدثه عن كعب قال قال أبو هريرة وعبدالله بن عمرو ثم يرسل الله بعد يأجوج ومأجوج ريحا طيبة فتقبض روح عيسى وأصحابه وكل مؤمن على وجه الأرض. قال عبدالله بن عمرو يبقى بقايا الكفار وهم شرار الخلق من الأولين والآخرين مئة سنة. وقال أبو هريرة ليس لكفار بقاء بعد المؤمنين حتى تقوم عليهم الساعة وذلك لقول رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تزال عصابة من أمتي يقاتلون على الحق قائمين بأمر الله لا يضرهم خلاف من خالفهم كلما ذهب حزب نشأ آخرون حتى تقوم الساعة.

١٦٦٠﴿ہم سے بیان کیا ہے حضرت حکم بن نافع رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت جراح رحمہ اللہ تعالیٰ نے اُن سے

حضرت اَرطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اور وہ اُن سے بیان کرتے ہیں جنہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کے بعد ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا، جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کی رُوحوں کو اور سطح اَرض پر تمام مؤمنین کی رُوحیں قبض کر لے گی۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ کُفّار کے باقی لوگ سو(100) سال باقی رہیں گے، اور یہ اوّلین اور آخرین میں بدترین لوگ ہوں گے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کافروں کے لئے مؤمنین کے بعد زندگی نہیں ہے بلکہ ان پر قیامت قائم ہوگی، نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کی وجہ سے کہ:

میری اُمّت میں سے ایک جماعت ہمیشہ رہے گی جو حق کی خاطر لڑیں گے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر قائم رہیں گے، کسی کی مخالفت ان کو ضرر نہیں پہنچائے گی، جب ایک جماعت چلی جائے گی تو دوسری جماعت پیدا ہوگی یہاں تک کہ قیامت قائم ہو۔

۞۞۞

۱۶۶۱. حدثنا بقية بن الوليد وأبو المغيرة عن أبي بكر بن أبي مريم عن أبي الزاهرية عن كعب قال يمكث الناس بعد ياجوج وماجوج في الرخاء والخصب والدعة عشر سنين حتى ان الرجلين ليحملان الرمانة الواحدة ويحملان بينهما العنقود الواحد من العنب فيمكثون على ذلک عشر حجج ثم يبعث الله تعالى ريحا طيبة فلا تدع مؤمنا الا قبضت روحه ثم يبقى الناس بعد ذلک يتهارجون كما تهارج الحمير في المروج فيأتيهم أمر الله والساعة وهم على ذلک

۱۶۶۱﴿ہم سے بیان کیا ہے حضرت بقیۃ بن الولید رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت اَبوالمغیرۃ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابوبکر بن ابومریم رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت اَبی الزاہریہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اُن سے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ وہ فرماتے ہیں کہ لوگ یاجوج اور ماجوج کے بعد وسعت شادابی اور راحت میں دس(10) سال ٹھہرے رہیں گے یہاں تک کہ دو آدمی ایک اَنار کو اُٹھائیں گے اور آپس میں اَنگور کا ایک خوشہ اُٹھائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک ایسی ہوا بھیجے گا جو ہر مومن کی روح قبض کر لے گی۔ اس کے بعد باقی لوگ ایک دوسرے پر چڑھ دوڑیں گے جس طرح گدھے ایک دوسرے پر چڑھ دوڑتے ہیں۔ اس کے بعد قیامت آجائے گی۔

۞۞۞

۱۶۶۲. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عن شيخ من حضرموت عن وهب بن منبه قال الروم ثم الدجال ثم ياجوج وماجوج ثم عيسى ثم الدخان

۱۶۶۲﴿ہم سے بیان کیا ہے حضرت ابوالمغیرۃ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت اِبن عیاش رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے، حضرموت کے ایک شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت وہب بن منبہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہ وہ فرماتے ہیں کہ پہلے رُوم فتح ہوگا، پھر دجّال آئے گا، پھر یاجوج اور ماجوج نکلیں گے اور پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے، پھر دُھواں ہوگا۔

۞۞۞

۱۶۶۳. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة والليث بن سعد عن خالد بن يزيد عن سعيد بن أبي هلال عن أبي هلال عن أبي سلمة عن عبدالله بن عمرو قال بعد ما ينعم الناس مع عيسى عليه السلام زمانا تقبل ريح يمانية مسها مس الخز وريحها ريح المسک فتستخرج روح كل مسلم ثم يقول الناس حتى متى نحن على هذا الدين فير جعون الى دين الآباء حتى يعبدوا ما كان يعبد آباؤهم فذلک، قول أبي هريرة كأن بأليات نساء دوس قد اصطفقت يعبدون ذي الخلصة.

۱۶۶۳﴿ ہم سے حضرت اِبن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے، اُن سے حضرت اِبن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت لیث بن سعد رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت خالد بن یزید رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت سعید بن ابو ہلال رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابوسلمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عبداللہ اِبن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ خوشی کے زمانہ گزارنے کے بعد یمنی ہوا آئے گی، جس کا لگنا ریشم کے لگنے کی طرح ہوگا۔ جس کی خوشبو مُشک کی خوشبو کی طرح ہوگی، وہ ہر مسلمان کی رُوح نکال دے گی، پھر لوگ بولیں گے کہ کب تک ہم اس دِین پر رہیں گے، پھر وہ اپنے باپ دادا کے دِین کی طرف واپس لوٹیں گے یہاں تک کہ وہ عبادت کریں گے جیسے اُن کے بڑے کرتے تھے۔ یہی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کا مطلب ہے کہ قبیلۂ دوس کی عورتیں دوبارہ ذی الخلصہ بُت کی عبادت کریں گی۔

۞...۞...۞

۱۶۶۴. حدثنا ابن وهب عن حيوة عن أبي صخر عن يزيد بن عبدالله بن قسيط عن أبي هريرة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يرسل الله ريحا من اليمن ألين من الزبد وأحلى من العسل فلا تترک رجلا في قلبه آية من القرآن الا ذهبت بها

۱۶۶۴﴿ ہم سے بیان کیا ہے حضرت اِبن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت حیوۃ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابوصخر رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت یزید بن عبداللہ بن قسیط رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ: اللہ تعالیٰ یمنی ہوا بھیجے گا جو جھاگ سے زیادہ نرم اور شہد سے زیادہ میٹھی ہوگی، آدمی کے دِل سے قرآن کی آیات اپنے ساتھ لے جائے گی۔

۞...۞...۞

۱۶۶۵. حدثنا أبو معاوية حدثني أبو مالک الأشجعي عن ربعي ابن حراش عن حذيفة بن اليمان قال يدرس الاسلام كما يدرس وشي الثوب حتى لا يدرى ما صيام ولا نسک ويسرى على كتاب الله تعالى في ليلة فلا يترک في الأرض منه آية وتبقى طوائف من الناس فيهم الشيخ الكبير والعجوز الكبيرة يقولون أدركنا آباء نا على هذه الكلمة لا إله إلا الله فنحن نقولها، قال له صلة بن زفر وهو جالس معه وما تغني عنهم لا إله إلا الله وهم لا يدرون ما صيام ولا صدقة ولا نسک فأعرض عنه حذيفة ثلاثا، ثم قال يا صلة هي تنجيهم مرتين أو ثلاثا.

۱۶۶۵﴾ہم سے بیان کیا ہے حضرت ابومعاویہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے بیان کیا ہے حضرت ابو مالک اُشجعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ربعی ابن حراش رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے، کہ وہ فرماتے ہیں کہ اِسلام مِٹ جائے گا جیسا کہ کپڑے کے نقش وَنِگار مٹ جاتے ہیں، یہاں تک کہ پتہ نہیں چلے گا کہ روزہ کیا ہے؟ صدقہ کیا ہے؟اور قربانی کیا ہوتی ہے؟ اللہ تعالیٰ کی کتاب راتوں رات میں چھن جائے گیکوئی آیت روئے زمین میں باقی نہیں رہے گی، کچھ عمر رسیدہ بوڑھے اور بوڑھیاں باقی رہیں جو کہیں گے کہ ہم نے اپنے بڑوں کو لا اِلہ الا اللہ کے کلمے پر پایا، اس لیے ہم بھی اس کلمے کو بولتے ہیں، حضرت صلۃ اِبن زُفر رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اور یہ اس کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کو لاَ اِلہ الا اللہ کوئی فائدہ نہیں دے گا جبکہ وہ روزہ صدقہ اور قربانی کو نہیں جانتے ہوں گے؟ تو حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین مَرتبہ مُنہ موڑا، پھر فرمایا کہ اَے صلۃ! یہ اُن کو نجات دے گا انہوں نے یہ بات دو مَرتبہ یا تین مَرتبہ کہی۔

٭٭٭

١٦٦٦. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة حدثني رجل عن أبي عوف الحمصي قال الدخان يملأ مابين السماء والأرض حتى لا يصلون الناس ولا يدرون مشرقا من مغرب وينتفخ الكافر من مسامعه كلها ويكون على المؤمن مثل الزكمة.

۱۶۶۶﴾ہم سے بیان کیا ہے حضرت رشدین رحمہ اللہ تعالیٰ نے، حضرت اِبن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُن سے ایک آدمی نے، اُن سے حضرت ابوعوف الحمصی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہ وہ فرماتے ہیں کہ آسمان اور زمین دھوئیں سے بھر جائیں گے۔ لوگ نماز نہیں پڑھیں گے وہ مشرق اور مغرب کو نہیں پہچانیں گے اور وہ دھواں کافر کے کانوں کے سُوراخوں میں گھسے گا، مؤمن پر اُس کا اثر زُکام کی طرح ہوگا۔

٭٭٭

١٦٦٧. حدثنا عبدالصمد بن عبدالوارث عن حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن العريان بن الهيثم سمع عبدالله بن عمرو يقول لا تقوم الساعة حتى تعبدالعرب ما كان يعبد آباؤها عشرين ومئة عاما بعد نزول عيسى بن مريم وبعد الدجال

۱۶۶۷﴾ہم سے بیان کیا ہے حضرت عبدالصمد بن عبدالوارث رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت حماد بن سلمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت علی بن زید رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عریان بن الہیثم رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ اہلِ عرب عبادت کریں گے جس کی عبادت ان کے باپ دادا کرتے تھے۔ اَیک سو بیس (120) سال نُزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد اور دَجّال کے بعد۔

٭٭٭

١٦٦٨. حدثنا أبو عمر ابن لهيعة عن عبدالوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن أبيه عن الحارث عن عبدالله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا قتل يأجوج ومأجوج ولنتن

﴿اَلْجَاهِلِيَّةَ الْاُوْلٰى﴾

کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ دور عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد ﷺ کے درمیان کا تھا۔

٭٭٭

۱۶۷۵۔ حدثنا وكيع عن الأعمش عن أبي الضحى عن مسروق قال بينما رجل يحدث في المسجد قال اذا كان يوم القيامة يرى دخان من السماء فتأخذ بأسماع المنافقين وأبصارهم وأخذ المؤمنين منه كهيئة الزكمة. قال مسروق فدخلت على عبدالله فأخبرته بذلك فقال عبدالله ان قريشا استعصوا على النبي صلى الله عليه وسلم، فقال اللّهم أعني عليهم بسنين كسنين يوسف فأخذتهم سنة أكلوا فيها العظام والميتة حتى جعل أحدهم يرى ما بينه وبين السماء كهيئة الدخان من الجوع، فقالوا ربنا اكشف عنا العذاب انا مؤمنون فقيل له ان كشفنا عنهم عادوا، قال فكشف عنهم فعادوا فانتقم الله منهم يوم بدر فذلك قوله تعالى فارتقب يوم تأتي السماء بدخان مبين يغشى الناس هذا عذاب أليم إلى قوله انكم عائدون

۱۶۷۵﴾ ہم سے بیان کیا ہے حضرت وکیع رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت اعمش رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت اَبوالضحیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت مسروق رحمہ اللہ تعالیٰ نے، کہ وہ فرماتے ہیں کہ: ایک آدمی مسجد میں بیان کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ جب قیامت کا دِن ہوگا دیکھیں گے دُھواں آسمان سے، پس وہ دُھواں ختم کردے گا منافقین کے کان اور آنکھیں اور مؤمنین پر اُس کا اثر زُکام کی طرح ہوگا۔ حضرت مسروق رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مَیں حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا اور ان کو اِس کی خبر دی، تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بے شک قریش نے جب حضرت پیغمبر ﷺ کی نافرمانی کی تو نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا تھا کہ:

اَے اللہ! ان پر قحط مسلط فرما دیجئے؟ جیسا (حضرت) یوسف علیہ السلام کے زمانے میں قحط تھا۔

تو اُنہیں قحط نے آ پکڑا پھر وہ ہڈیاں اور مُردار کھانے لگے یہاں تک کہ ہر ایک کو بھوک کی وجہ سے آسمان پر دھواں نظر آتا تھا۔ پس وہ کہنے لگے کہ (اَے) ہمارے رَبّ! ہٹا دیجئے ہم سے عذاب ہم ایمان لانے والے ہیں، پس کہا گیا ان سے اگر ہم ہٹا دیں گے اُن سے عذاب تو یہ دوبارہ پلٹ جائیں گے۔ فرماتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ نے اُن سے عذاب ہٹا دیا، وہ پلٹ گئے، اللہ تعالیٰ نے اُن سے بدر والے دِن اِنتقام لیا۔ اللہ تعالیٰ کے اس قول کا یہی مطلب ہے:

ترجمہ: پس اِنتظار کیجئے جس دِن آئے گا آسمان کھلے دُھوئیں کے ساتھ جو ڈھانپ لے گا لوگوں کو، یہ دَردناک عذاب ہے۔

(پس یہی مطلب ہے) اللہ کے قول کا ''عَائِدُوْنَ'' تک۔

٭٭٭

١٦٧٦. حدثنا وكيع عن الأعمش وفطر عن أبي الضحى عن مسروق عن عبدالله قال خمس قد مضين القمر والروم واللزام والبطشة والدخان

١٦٧٦﴿ہم سے بیان کیا ہے حضرت وکیع رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت اَعمش رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت فطر رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت اَبوالضحیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت مسروق رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ وہ فرماتے ہیں کہ پانچ نشانات تھے جو گزر گئے (اور وہ نشانات یہ ہیں):

چاند کا دو ٹکڑے ہونا، روم کی فتح، چپکنا، بطشہ، یعنی جنگِ بدر، دُھواں"۔

٭ ٭ ٭

١٦٧٧. حدثنا هشيم وعبدالوهاب عن داود بن أبي هند عن أبي عثمان عن سعد بن أبي وقاص رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لايزال أهل الغرب ظاهرين على الحق حتى تقوم الساعة

١٦٧٧﴿ہم سے بیان کیا ہے حضرت ہُشیم رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت عبدالوہاب رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت داؤد ابن ابو ہند رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت سعد بن ابو وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ وہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: مغرب والے قیامت تک ہمیشہ حق پہ قائم رہیں گے۔

٭ ٭ ٭

١٦٧٨. حدثنا عيسى عن شعبة عن يزيد بن خمير عن راشد بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير الأرض مغاربها

١٦٧٨﴿ہم سے بیان کیا ہے حضرت عیسیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت شعبہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت یزید بن خمیر نے، اُن سے راشد بن سعد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: زمین کا بہترین حصہ اس کا مغربی حصہ ہیں۔

٭ ٭ ٭

١٦٧٩. قال الأعمش وقال ابراهيم قال عبدالله كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم بمنى فانشق القمر فرقتين فذهب فرقة من وراء الجبل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اشهدوا اشهدوا

١٦٧٩﴿حضرت اَعمش رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ مِنیٰ میں تھے تو چاند دو ٹکڑے ہوا، ایک ٹکڑا پہاڑ کے پیچھے چلا گیا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

گواہ رہو! گواہ رہو!

٭ ٭ ٭

١٦٨٠. حدثنا محمد بن ثور عن معمر عن قتادة عن أنس رضى الله عنه قال سأل أهل مكة النبي صلى الله عليه وسلم آية فانشق القمر بمكة مرتين، فقال اقتربت الساعة وانشق القمر

وان يروا آية يعرضوا ويقولوا سحر مستمر يقولون سحر ذاهب.

۱۶۸۰﴾ہم سے بیان کیا ہے حضرت محمد بن ثور رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت معمر رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ وہ فرماتے ہیں کہ مکّہ والوں نے نبی کریم ﷺ سے نشانی طلب کی تو مکّہ میں چاند دو مرتبہ دو ٹکڑے ہوگیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: قریب آ گئی ہے قیامت اور چاند دو ٹکڑے ہوگیا جب یہ لوگ نشانی دیکھتے ہیں تو اعراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ جادو ہے جو چلا آ رہا ہے۔

۞ ۞ ۞

١٦٨١. حدثنا بقية بن الوليد عن عتبة بن أبي الحكم عن مكحول عن معاوية رضى الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تزال طائفة من أمتي على الحق ظاهرين على الناس لا يبالون من خالفهم حتى يأتي أمر الله وهم ظاهرون قال عتبة بن أبي حكيم أمر الله ريحا طيبة تخرج في زمن عيسى فتقبض أرواح المؤمنين

۱۶۸۱﴾ہم سے بیان کیا ہے حضرت بقیۃ بن الولید رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عتبہ بن ابو الحکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت مکحول رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ وہ فرماتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا ہے کہ میری اُمّت میں سے ایک گروہ حق پر قائم ہوگا، اور اس گروہ والے لوگوں پر غالب رہیں گے۔ یہ کسی کی مخالفت کی پرواہ نہیں کریں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا اَمر آ جائے، اور یہ غالب رہیں گے۔ حضرت عتبہ بن حکیم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "اَمرُ اللہ" سے مُراد وہ خوشگوار ہوا ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ظاہر ہوگی اور اَرواحِ مؤمنین کو قبض کرے گی۔

۞ ۞ ۞

١٦٨٢. حدثنا ابن عيينة عن عمرو عن عكرمة قال انشق القمر على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم شقتين، فقال المشركون سحر فنزلت اقتربت الساعة وانشق القمر وإن يروا آية يعرضوا ويقولوا سحر مستمر

۱۶۸۲﴾ہم سے بیان کیا ہے حضرت ابن عُیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اُن سے حضرت عمرو رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں چاند دو ٹکڑے ہوگیا تو مشرکین کہنے لگے کہ جادو ہے جو چلا آ رہا ہے۔

۞ ۞ ۞

١٦٨٣. حدثنا ابن عيينة عن ابن أبي نجيح عن أبي معمر عن ابن مسعود قال انشق القمر على عهد رسول الله ﷺ شقتين فقال النبي صلى الله عليه وسلم اشهدوا.

۱۶۸۳﴾ہم سے بیان کیا ہے حضرت ابن عُیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابن ابو نُجیح رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے ابو معمر رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں چاند دو ٹکڑے ہوگیا تو آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ: گواہ رہو!

۱۶۸۴. حدثنا ابن عيينة عن عطاء بن السائب عن أبي عبدالرحمن عن حذيفة قال ألا أن القمر قد انشق.

۱۶۸۴﴾ ہم سے بیان کیا ہے حضرت ابن عُیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عطاء بن السائب رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابوعبدالرحمٰن رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: چاند دوٹکڑے ہوگیا۔

٭٭٭

۱۶۸۵. حدثنا ابن عيينة عن عبدالعزيز بن رفيع سمع شداد بن معقل يقول سمعت ابن مسعود يقول إن أول ما تفقدون من دينكم الأمانة وآخر ما يبقى الصلاة وان هذا القرآن بين أظهركم يوشک أن يرفع فقالوا كيف وقد أثبته الله في قلوبنا وأثبتناه في مصاحفنا، قال يسرى عليه ليلة فيذهب بما في قلوبكم ويذهب بما في مصاحفكم ثم قرأ عبدالله ولئن شئنا لنذهبن بالذي أوحينا اليک الآية.

۱۶۸۵﴾ ہم سے حضرت ابن عُیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عبدالعزیز بن رفیع رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُنہوں نے حضرت شداد بن معقل رحمہ اللہ تعالیٰ سے سُنا کہ وہ فرمارہے ہیں کہ مَیں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا وہ فرمارہے تھے کہ: سب سے پہلے وہ چیز جسے تم گم کروگے وہ اَمانت ہوگی اور آخری جو چیز باقی رہے گی وہ نماز ہے اور یہ قرآن جو تمہارے دَرمیان ہے قریب ہے کہ اس کو اُٹھالیا جائے، اُنہوں نے کہا کہ اس کو کیسے اُٹھایا جائے گا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو ہمارے دِلوں میں محفوظ کررکھا ہے، اور ہم نے اس کو اپنے صحیفوں میں محفوظ کیا ہے؟ تو اُنہوں (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا کہ راتوں رات اُسے اُٹھایا جائے گا، ختم ہوجائے گا، تمہارے دِلوں سے محو ہوجائے گا اور جو تمہارے صحیفوں سے نکال دیا جائے گا۔ پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

ترجمہ: اگر ہم چاہیں تو لے جائیں وہ جو ہم نے آپ (ﷺ) پر وحی کی ہے۔

٭٭٭

۱۶۸۶. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن إبراهيم عن أبي معمر عن عبدالله قال انشق القمر ونحن من رسول الله صلى الله عليه وسلم بمنى حتى ذهبت فرقة منه خلف الجبل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اشهدوا.

۱۶۸۶﴾ ہم سے بیان کیا ہے حضرت ابومعاویہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت اَعمش رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت اِبراہیم رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابومعمر رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے، کہ وہ

فرماتے ہیں کہ: چاند دو ٹکڑے ہوگیا اور ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ منیٰ میں تھے اور ایک جماعت ہم میں سے پہاڑ کے پیچھے چلی گئی (تو) نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: گواہ رہو!

٭٭٭

١٦٨٧. حدثنا محمد بن الحارث عن محمد بن عبدالرحمٰن بن البيلماني عن أبيه عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى تنصب الأوثان وأول من ينصبها أهل حضر من تهامة.

۱۶۸۷۔ ہم سے بیان کیا ہے حضرت محمد بن حارث رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت محمد بن عبدالرحمٰن بن البیلمانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے اُن کے باپ نے، اُن سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے، اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت ہے کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ بُتوں کو کھڑا کیا جائے گا، سب سے پہلے اُن کو کھڑا کرنے والے "تہامہ" کے شہری ہوں گے۔

٭٭٭

١٦٨٨. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن مسلم عن مسروق عن عبدالله قال خمس قد مضين الدخان واللزام والبطشة والروم والقمر.

۱۶۸۸۔ ہم سے بیان کیا ہے حضرت ابومعاویہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت اعمش رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت مسروق رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: پانچ نشانیاں گزر چکی ہیں "دُھواں، چپکنا، بطشہ (جنگ بدر)، فتح رُوم، اور چاند کا دو ٹکڑے ہونا۔"

٭٭٭

١٦٨٩. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن مسلم عن مسروق عن عبدالله بن عمرو رضي الله عنهما قال يبعث الله ريحا غبراء قبل يوم القيامة فتقبض روح كل مؤمن، فيقال فلان قبض روحه وهو في مسجده وفلان قبض روحه وهو في سوقه. آخر الجزء الثامن بسم الله الرحمن الرحيم رب عفوك، يا كريم.

۱۶۸۹۔ ہم سے بیان کیا ہے حضرت ابومعاویہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت اعمش رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت خیثمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ قیامت سے پہلے خاک آلود ہوا بھیجے گا جو ہر مومن کی رُوح قبض کرے گی۔ پھر کہا جائے گا کہ فلاں کی رُوح مسجد میں قبض ہوگئی، اور فلاں کی رُوح بازار میں قبض ہوگئی۔

٭٭٭

دھنسنے، زلزلے، جھٹکے اور مسخ کا ذکر

الخسف والزلازل والرجفة والمسخ

أخبرنا الشيخ أبو بكر محمد بن عبدالله بن أحمد بن ريذة رحمه الله أخبرنا أبو القاسم سليمان بن أحمد بن أبى الطبراني حدثنا أبو زيد عبدالرحمن بن حاتم المرادي حدثنا نعيم

١٦٩٠ . حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة عمن حدثه عن كعب قال يدنو الرب الى السماء فيرد الماء الى عنصره وترجف الأرض ويخر الناس لوجوههم سجدا ويعتقون عامة أرقائهم ثم تسكن زمانا ثم تعود فتزلزل بأهلها أشد من المرة الأولى فيعتقون عامة أرقائهم ثم تتصدع ويخسف بطائفة من الأرض وأوديتها والناس حتى ان الرجل ليسري فيمر بالحي وهم سالمون وآخرون مخسوف بهم وإن الرجلين ليطحنان فتصيبهما الصعقة فيموت أحدهما أو تصيبهما في لومهما كذلك وتستصعب الأرض زلزالا كالبرذون الفحل الصعب حتى يلجأ أهل المدن والقرى إلى الجبال فيكونون مع السباع وتحشر حلية الأرض ذهبها وفضتها إلى بيت المقدس وحتى يفتح الرجل والمرأة السفط والجونة فلا يجدان من حليهما شيئا ويتقعقع خشب بيت المقدس وسقفه وتهلك المراعي والدواب وينقطع ملك الجزيرة وأرمينية وتيبس شجرهما وتلهك دوابهما من الزلزلة ويشبعهما جوعا وحتى إن جبال بثور لتنقلع من مكانه فتهرب ثلاث مرات كل ذلك يرد إلى موضعه فيكون آخر انقلاعه وهلاكه وفراره الى طبرية فيثب عليها ويتعوذ الى الله باسمه المقدس الا يعيده فيقره وتغلوا الخيل فتطلب الفرس بالمال الكثير فلا يصاب.

١٦٩٠۔ہم سے بیان کیا ہے حکم بن نافع رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت جراح رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ارطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اور اُن سے ایک راوی نے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رَبّ آسمان کی طرف قریب ہوجائے گا، وہ پانی کو اپنے عُنصر کی طرف لوٹادے گا۔ زمین ہلنے لگے گی اور لوگ چہروں کے بَل سجدے میں گر پڑیں گے اور اپنے غلاموں کو آزاد کریں گے، پھر ایک عرصہ تک زمین سکون کی حالت میں ہوگی۔ پھر پہلے حالات کی طرف زمین لوٹ آئے گی، پھر زمین ہلنے لگے گی۔ پہلی حالت سے زیادہ لوگ غلاموں کو آزاد کریں گے، پھر زمین پَھٹ جائے گی اور سب کو دھنسادے گی۔ یہاں تک کہ ایک آدمی چلے گا تو اس کا ایک قبیلے پر گزر ہوگا جو محفوظ ہوگا۔ دوسرے لوگ زمین میں دھنسائے گئے

ہوں گے۔ دو آدمی ایسے ہوں گے جو سینگ بازی کریں گے۔ پھر دونوں پر آسمانی بجلی گرے گی تو اُن میں سے ایک مَر جائے گا یا دونوں پر حالت نیند میں آسمانی بجلی گرے گی۔ زمین زلزلوں کی وجہ سے سرکش گھوڑے کی طرح ہو جائے گی جس پر سواری مشکل ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ شہر اور بستیوں والے پہاڑوں کی طرف جانے پر مجبور ہو جائیں گے، وہ دَرندوں کے ساتھ رہیں گے۔ اور جمع کی جائے گی زمین کی زینت اس کا سونا اور چاندی بیت المُقدس کی طرف جمع ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ مَرد اور عورت سنگھار دان اور عطر رکھنے کی کپی کھول دیں گے تو ان کو زیورات میں سے کچھ بھی نہ ملے گا۔ بیت المقدس کی لکڑیاں اور چھت، چراگاہ اور جانور ہلاک ہوں گے۔ جزیرہ اور آرمینیہ کی بادشاہت ختم ہو جائے گی۔ اُن دونوں کے دَرخت سوکھ جائیں گے۔ ان کے جانور زلزلے کی وجہ سے ہلاک ہوں گے اور وہ بھوک کی اِنتہاء تک پہنچ جائیں گے، اور مقام بَور کے پہاڑ اپنی جگہ سے نکل پڑیں گے اور بھاگیں گے تین مَرتبہ اور ہر بار اپنی جگہ پر واپس آئیں گے۔ آخری بار طبریہ کی طرف بھاگنا ہوگا، وہاں وہ رہیں گے اور اللہ تعالیٰ کے مقدس نام کے ساتھ پناہ مانگیں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کو دوبارہ واپس نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو وہیں مقیم فرما دے گا اور گھوڑے مہنگے ہوں گے اور وہ نایاب ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۶۹۱. حدثنا بقية وأبو المغيرة عن أبي بكر بن أبي مريم عن حجر بن مالك الكندي عن قبيصة بن ذؤيب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليؤفكن من هذه الأمة قوم قردة وقوم خنازير وليصبحن فيقال خسف بدار بني فلان ودار بني فلان وبينما الرجلان يمشيان يخسف بأحدهما، قالوا يا رسول الله وبم ذلك. قال بشرب الخمور ولباس الحرير والضرب بالمعازف والزمارة. قال أبو بكر وحدثني عروة بن رويم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله تعالى يقول أنا أرجف الأرض بعبادي في خير ليالي فمن قبضت فيها من المؤمنين كانت له رحمة وكانت آجالهم التي كتبت عليهم ومن قبضت من الكفار كانت عذابا لهم وكانت آجالهم التي كتبت عليهم

۱۶۹۱﴿ہم سے، بیان کیا اور ابوالمغیرہ نے، ابوبکر بن ابومریم سے، انہوں نے حجر بن مالک الکِندِی سے روایت کی ہے کہ قبیصہ بن ذؤیب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ ضرور اِس اُمّت میں سے ایک قوم بندر بنے گی اور ایک قوم خنزیر بنے گی، اور لوگ صبح کریں گے تو کہیں گے کہ فلاں کا گھر دھنس چکا ہے اور فلاں کا گھر دھنس چکا ہے۔ دو آدمی ایک ساتھ چل رہے ہوں گے جن میں سے ایک دھنس جائے گا، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ: اَے اللہ کے رسول ﷺ! ایسا کیوں ہوگا؟ فرمایا کہ شراب خوری اور رَیشم کا لباس پہننے اور گانے بجانے کے آلات میں مُنہمک ہونے کی وجہ سے۔ ابوبکر کہتے ہیں کہ مجھے عُروہ بن رویم نے بتایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ: مَیں اپنے بندوں پر اَچھی راتوں میں زَمین کو ہلاتا ہوں۔ جس ایمان والے کی مَیں رُوح قبض کرلوں تو یہ اُس کے لئے رحمت ہے اور یہ اُس کا وقتِ مقرر تھا جو

میں نے اُس پر لکھا تھا، اور جس کافر کی میں رُوح قبض کروں تو یہ اُس کے لئے عذاب ہے، اور یہ اُس کا وقتِ مقرر تھا جو میں نے اُس پر لکھا تھا۔

٭٭٭

۱۲۹۲. حدثنا عبدالله بن مروان عن أبيه عن أبي الخوصاء عن طاوس قال ثلاث رجفات رجفة باليمن ورجفة بالشام أشد منها ورجفة بالمشرق وهي الجاحف مضتا إلا التي بالمشرق.

۱۲۹۲﴾ عبداللہ بن مروان نے مروان سے، انہوں نے ابوالخوصاء سے روایت کی ہے کہ طاؤس فرماتے ہیں کہ: تین زلزلے ہوں گے ایک زلزلہ یمن میں اور دوسرا زلزلہ شام میں، یہ یمن کے زلزلے سے سخت ہوگا اور تیسرا زلزلہ مشرق میں ہوگا، اور یہ مشرق کا زلزلہ اُن دونوں سے بڑھ کر ہوگا۔

٭٭٭

۱۲۹۳. حدثنا بقية وأبو المغيرة عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب قال لتستصعبن الأرض بأهلها حتى تكون أصعب من ظهر برذون صعب ثم تميل بكم ميلة أخرى حتى تظنون أنها منكفئة حتى يعتق ناس أرقاء هم ثم تسكن زمانا حتى يندم من أعتق على ما أعتق ثم تميل بكم ميلة أخرى حتى يقول قائل من الناس ربنا نعتق نعتق، فيقول الله تعالى كذبتم بل أنا أعتق.

۱۲۹۳﴾ بقیہ اور ابوالمغیرہ نے صفوان سے، انہوں نے شُریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب فرماتے ہیں کہ: زمین اپنے رہنے والوں پر سخت ہو جائے گی، حتی کہ وہ مضبوط خچر کی کمر سے بھی زیادہ سخت ہوگی، پھر زمین تمہیں لے کر جھکے گی، تم یہ گمان کرو گے کہ یہ اُلٹ جائے گی، لوگ اپنے غلاموں کو آزاد کریں گے، پھر زمین پرسکون والے ہو جائے گی۔ جنہوں نے غلام آزاد کئے ہوں گے وہ آزاد کرنے پر نادم ہوں گے، پھر زمین انہیں لے کر دوسری مرتبہ جھکے گی، تو لوگوں میں سے کہنے والا کہے گا کہ اے ہمارے ربّ! ہم غلام آزاد کرتے ہیں، ہم غلام آزاد کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تم جھوٹ بولتے ہیں۔

٭٭٭

۱۲۹۴. حدثنا ابن وهب عن ابن أبي ذئب عن قارظ بن شيبة عن أبي غطفان قال سمعت عبدالله بن عمرو يقول تخرج معادن مختلفة قريب يقال له فرعون ذهب يذهب إليه شرار الناس فبينماهم يعملون فيه إذ حسر لهم عن الذهب فأعجبهم معتملة اذ خسف به وبهم.

۱۲۹۴﴾ ابن وہب نے ابن ابوذئب سے، انہوں نے قارظ بن شیبہ سے، انہوں نے ابوغطفان سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: مختلف معدنیات نکل آئیں گی، ایک ایسی زمین سے جسے فرعون کہا جاتا ہے، شریر قسم کے لوگ سونا حاصل کرنے کے لئے جائیں گے اور وہ سونا حاصل کرنے میں مصروف ہوں گے، جب سونا اُن کے سامنے ظاہر ہو جائے گا تو وہ خوش ہو جائیں گے مگر سونے سمیت دھنس جائیں گے۔

١٦٩٥. حدثنا ابن وهب عن ابن عياش عن عبيدالله بن عبيد عن أبي هريرة قال يوشک أن لا تجدوا بيوتا تكنكم تهلكها الرواجف ولا دوابا تبلغوا عليها في أسفاركم تهلكها الصواعق

١٦٩٥۔ ابن وہب نے، ابن عیاش سے، انہوں نے عبیداللہ بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: قریب ہے کہ تم کوئی گھر نہ پاؤ جو تمہیں ٹھکانہ دے، مگر یہ کہ زلزلے اُسے تباہ کر دیں گے، اور نہ کوئی جانور تم پاؤ گے جس پر تم سفر کرو گے، مگر یہ کہ اُسے بجلی کی کڑک ہلاک کر دے گی۔

٭ ٭ ٭

١٦٩٦. حدثنا بقية وأبو المغيرة عن أبي بكر عن خالد بن معدان عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أمتي لا عذاب عليها في الآخرة إنما عذابها الزلازل والفتن في الدنيا

١٦٩٦۔ بقیہ اور ابوالمغیرہ نے، ابوبکر سے روایت کی ہے کہ خالد بن معدان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ: میری اُمت پر آخرت میں عذاب نہیں ہے، اُن پر عذاب دُنیا ہی میں زلزلوں اور فتنوں کی صورت میں آ جاتا ہے۔

٭ ٭ ٭

١٦٩٧. حدثنا أبو معاوية حدثنا سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تذهب الأيام حتى تحسر الفرات عن جبل من ذهب فيكثر عنده القتل حتى يقتل من المائة كذا و كذا فان أدركت ذلک فلا تقربنهم

١٦٩٧۔ ابومعاویہ نے سُہیل بن ابو صالح سے، انہوں نے ابوصالح سے روایت کی ہے کہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: زمانہ ختم نہ ہوگا حتی کہ دریائے فرات ایک ایسے پہاڑ سے گزرے گا جو سونے کا ہوگا، اُس کے قریب بکثرت قتل ہوں گے، اگر تو اُسے پالے تو اُس کے قریب نہ جانا!

٭ ٭ ٭

١٦٩٨. حدثنا يحيى بن اليمان عن أشعث القمي عن جعفر عن سعيد قال تزلزلت الأرض على عهد عبدالله قال لها مالک، ثم قال أما إنها لو تكلمت لقامت الساعة.

١٦٩٨۔ یحییٰ بن الیمان نے اشعث القمی سے، انہوں نے جعفر سے روایت کی ہے کہ سعید فرماتے ہیں کہ عبداللہ کے زمانے میں زمین پر زلزلہ آ گیا تو عبداللہ نے زمین سے کہا کہ تجھے کیا ہو گیا ہے؟ پھر فرمانے لگے کہ اگر زمین بول پڑتی تو قیامت قائم ہو جاتی۔

٭ ٭ ٭

١٦٩٩. حدثنا يحيى بن اليمان عن أبي جعفر الرازي عن الربيع بن أنس عن أبي العالية في قوله تعالى ربنا اطمس على أموالهم، قال صارت حجارة.

١٦٩٩۔ یحییٰ بن الیمان نے ابوجعفر الرازی سے، انہوں نے ربیع بن اَنس سے روایت کی ہے کہ ابوالعالیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان:

﴿رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ﴾

اس کا مطلب ہے انہیں پتھر بنادے۔

١٧٠٠. حدثنا بقية عن أبي بكر بن أبي مريم عن راشد بن سعد عن سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم في قوله تعالى هو القادر على أن يبعث عليكم عذابا من فوقكم او من تحت أرجلكم، الأنعام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أما انها كائنة ولم يأت تأويلها بعد.

۱۷۰۰﴾ بقیہ نے ابوبکر بن ابومریم سے، انہوں نے راشد بن سعد سے روایت کی ہے کہ سعد بن ابو وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان:

﴿هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ﴾

نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا کہ اس کا مصداق واقع ہو چکا ہے، بعد میں نہیں آئے گا۔

٭ ٭ ٭

١٧٠١. حدثنا بقية وأبو المغيرة عن صفوان عن رجل من البحرين عن رجل كان في حرس معاوية سمع أبا هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الذي وعدت هذه الأمة من الزلازل والبلاء والقتل والفتن فوق المائتين ودون المائة يردها عليهم ثلاثا

۱۷۰۱﴾ بقیہ اور ابوالمغیرہ نے، صفوان سے، انہوں نے بحرین کے ایک راوی سے، اس نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ایک محافظ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا ہے کہ میری اُمّت سے جن زلزلوں اور آفتوں اور قتل اور فتنوں کا وعدہ کیا گیا ہے، وہ دو سو(200) سے زیادہ ہوں گے، اور سو(100) سے کم نہ ہوں گے، آپ ﷺ نے یہ جملہ تین(3) بار ارشادفرمایا۔

٭ ٭ ٭

١٧٠٢. قال صفوان وحدثني أبو المخارق زهير بن سالم أن عمر سأل كعبا هل يخاف على هذه الأمة عدوا يظهر عليهم؟ قال لا، قال الله ولكن عدو وزلازل يبتلون بها فستكون فأما قبة الإسلام وبيضته فلا.

۱۷۰۲﴾ صفوان نے، زُہیر بن سالم سے روایت کی ہے کہ حضرت عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کیا اُمّت پر ایسے دُشمن کا اَندیشہ ہے جواُن پر غالب آ جائے؟ تو اُنہوں نے کہا کہ نہیں، لیکن دُشمن ہوں گے اور زلزلے ہوں گے جن کے ذریعہ اِس اُمّت کوآزمایا جائے گا، لیکن اِسلام کے گنبد پر اور جھنڈے پر کوئی غالب آ جائے تو ایسا نہ ہوگا۔

٭ ٭ ٭

١٧٠٣. حدثنا بقية وابو المغيرة عن صفوان عن شريح بن عبيد قال تكون الزلازل

والملاحم التي تحرك الناس من أماكنهم حتى تغلوا النعال وقال أحدهما البغال فلا تنالون من عدوكم وتقصر الخطوة

۱۷۰۳۔ بقیہ اور ابوالمغیرہ نے، صفوان سے روایت کی ہے کہ شریح بن عبید فرماتے ہیں کہ زلزلے اور جنگیں ہوں گی جو لوگوں کو اُن کی جگہ سے ہلا دیں گی، جوتے مہنگے ہوجائیں گے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ خچر مہنگے ہوجائیں گے، تم دشمن پر سے کامیابی نہ پاسکو گے، اور قدم چھوٹے ہوجائیں گے۔

۞۞۞

۱۷۰۴. حدثنا أبو المغيرة عن أرطاة عن ضمرة بن حبيب عن سلمة بن نفيل السكوني رضى الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول أنه أوحي الي اني غير لابث فيكم ولستم لا بثون بعدي الا قليلا ثم تلبثون حتى تقولوا متى وستأتون أفنادا يفني بعضكم بعضا وبين يدي الساعة موتان شديد وبعده سنوات الزلازل.

۱۷۰۴۔ ابوالمغیرہ نے، ارطاۃ سے، انہوں نے ضمرہ بن حبیب سے روایت کی ہے کہ سلمہ بن نفیل السکونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میری طرف یہ بات وحی کی گئی ہے کہ میں تم میں رہنے والا نہیں ہوں اور تم بھی میرے بعد رہنے والے نہ ہوگے مگر بہت کم، پھر تم رہوگے اور کہوگے کہ کب تک رہیں گے؟ عنقریب تم خندقوں میں جاؤ گے۔ تم ایک دوسرے کو فنا کردو گے، قیامت سے پہلے دو سخت موتیں ہوں گی، اور اُس کے بعد زلزلوں کے سال ہوں گے۔

۞۞۞

۱۷۰۵. حدثنا ابن وهب عن معاوية بن صالح عن ضمرة بن حبيب عن الجرشي سمع أبا هريرة يقول لمعاوية إن البلاء والزلازل والقتل ما فوق الثمانين ودون المائة فالله أعلم أي الثمانين

۱۷۰۵۔ ابن وہب نے معاویہ بن صالح سے، انہوں نے ضمرہ بن حبیب سے، انہوں نے الجرشی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ بے شک مصیبتیں اور زلزلے اور قتل اَسّی (80) سے اُوپر اور سو (100) سے کم ہوں گے، اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کون سا اَسّی (80) مراد ہے۔

۞۞۞

۱۷۰۶. وقال عن صفوان بن عمرو عن رجل عن أبي هريرة.

۱۷۰۶۔ صفوان بن عمرو نے ایک راوی سے اور اس نے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسی ہی روایت نقل کی ہے۔

۱۷۰۷. حدثنا مروان الفزاري عن حرملة بن قيس النخعي عن أبي بردة عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أمتي أمة مرحومة ليس عليها عذاب في الآخرة انما عذابها في الدنيا الزلازل والفتن والقتل.

۱۷۰۷۔ مروان الفزاری نے، حرملۃ بن قیس سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے اپنے والد سے، کہ نبی کریم ﷺ

اِرشادفرماتے ہیں کہ میری اُمّت رَحم کی گئی اُمّت ہے،اس پرآخرت میں عذاب نہیں ہے،اِس پرزَلزلے، فتنے اورقتل کی صورت میں عذاب ہوگا۔

✿…✿…✿

۱۲۰۸. حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن سنان عن حدير ابن كريب عن كثير بن مرة أبي شجرة عن ابن عمر رضى الله عنهماعن النبي ﷺ قال لتستصعبن بكم الأرض حتى يغبط أهل حضركم أهل بدوكم كما يغبط أهل بدوكم اليوم أهل حضركم من استصعاب الأرض ولتميلن بكم الأرض حتى يغبط أهل حضركم أهل بدوكم كما يغبظ أهل بدوكم اليوم أهل حضركم من استصعاب الأرض ولتميلن بكم الارض ميلة يهلك فيها من هلك ويبقى من بقى حتى تعتق الرقاب ثم تهدأ بكم الأرض بعد ذلك حينا حتى يندم المعتقون ثم تميل بعد ذلك ميلة أخرى فيهلك من هلك ويبقى من بقى يقولون ربنانعتق ربنا نعتق فيكذبهم الله يقول كذبتم كذبتم بل أنا أعتق وليبتلن أخريات هذه الأمة بالرجف فان تابوا تاب الله عليهم فان عادوا أعاد الله عليهم بالرجف فان تابوا تاب الله عليهم فان عادوا أعاد الله عليهم بالرجف والقذف والمسخ والصواعق وإذا قيل هلك الناس هلك الناس ثلاثا فقد هلكوا ولن يعذب الله أمة حتى يعذروا عاذرها حتى يعرفوا بالذنوب فلا يتوبون والتمئن القلوب بما فيها من برها وفجورها كما تطمأن الشجر بما فيه حتى لا يستطيع محسن يزداد احسانا ولا يستطيع مسيء استعتابا وذلك بان الله تعالى يقول كلابل ران على قلوبهم ما كانوا يكسبون (المطففين).

۱۲۰۸۔ حکم بن نافع نے سعید بن سنان سے، انہوں نے عبید بن گریب سے، انہوں نے کثیر بن مُرّہ سے روایت کی ہے کہ حضرت اِبن عمررضی اللہ تعالیٰ عنہمافرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشادفرمایاکہ: عنقریب تم پر زَمین سخت ہوجائے گی، شہری لوگ برے حالات کی وجہ سے دیہاتی لوگوں پر رَشک کریں گے۔جیسے کہ آج کل دیہاتی لوگ شہری لوگوں پر رَشک کرتے ہیں، زَمین تمہیں لے کر جھکے گی جسے ہلاک ہونا ہے اُس میں ہلاک ہوگا، اورجسے باقی رہنا ہے وہ باقی رہے گا۔ گردنیں آزادکردی جائیں گی، پھر کچھ عرصہ زَمین تم پر نرم رہے گی، آزادکرنے والے مالک نادِم ہوں گے، پھر زَمین اُنہیں لے کر دوسری مرتبہ جھکے گی، ہلاک ہونے والے ہلاک ہوجائیں گے اورباقی رہنے والے باقی رہ جائیں گے اورکہیں گے کہ اَے ہمارے ربّ! ہم غلام آزادکرتے ہیں، اَے ہمارے ربّ! ہم غلام آزادکرتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تم جھوٹ بولتے ہو تم جھوٹ بولتے ہو، بلکہ میں غلاموں کو آزادکرنے والاہوں، اوراِس اُمّت کے آخری لوگوں کو زَلزلے کے ساتھ آزمایاجائے گا، اگروہ توبہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ اُن کی توبہ قبول کرے گا، اوراگروہ برائی کی طرف لوٹیں گے تو اللہ تعالیٰ زَلزلہ اُن پرلوٹادے گا، پھراگرتوبہ کریں گے اللہ تعالیٰ اُن کی توبہ قبول کرے گا، اوراگروہ لوٹیں گے تو اللہ تعالیٰ اُن پر زَلزلہ اور مارنا اورمَسخ ہونا اوربجلی کی کڑک لوٹائے گا، اورجب کہاجائے گا کہ

لوگ ہلاک ہوگئے، لوگ ہلاک ہوگئے، تین 3 مرتبہ کہا جائے گا تو وہ ہلاک ہوجائیں گے، اللہ تعالیٰ اُمّت کو ہرگز عذاب نہیں دیتا، جب
[illegible]
میں ہے یہاں تک کہ نیکی کرنے والا یہ طاقت نہ رکھے گا کہ وہ اِحسان میں زیادتی کرے، اور گناہ کرنے والا توبہ کرنے کی طاقت نہ رکھے گا اور اِس کہ وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرما چکے ہیں کہ:

﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ٥﴾

○ ○ ○

١٧٠٩. حدثنا بقية عن ابي العلاء عن محمد بن جنادة عن يزيد بن حصين عن معاذ بن جبل رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أمتي أمة مرحومة لا عذاب عليها في الآخرة انما عذابها في الدنيا فتن وزلازل وبلايا.

١٧٠٩﴾ بقیہ نے ابو العلاء محمد ابن جحادہ سے، انہوں نے یزید بن حصین رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشادفرمایا ہے کہ: میری اُمّت رحم کی ہوئی اُمّت ہے اِن پر آخرت میں عذاب نہیں ہوگا، اِن کا عذاب دُنیا ہی میں فتنوں اور زلزلوں اور مصائب کی صورت میں ہوگا۔

○ ○ ○

١٧١٠. حدثنا محمد بن جعفر عن شعبة عن خبيب بن عبدالرحمن عن حفص بن عاصم عن أبي هريرة قال ان الفرات ستحسر عن كنز فإن أدركته فلا تأخذ منه شيئا.

١٧١٠﴾ محمد بن جعفر نے شعبہ سے، انہوں نے خبیب بن عبدالرحمٰن سے، انہوں نے حفص بن عاصم سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: دریائے فرات کا پانی ایک قسم کے خزانہ سے دُور ہوگا، اگر تُو اُس خزانے کو پالے تو اُس میں سے کچھ بھی نہ لینا!

○ ○ ○

١٧١١. حدثنا ابن عبدالوارث عن حماد بن سلمة عن عبدالله ابن المختار عن عباس الجريرى عن أبي عثمان النهدي عن عبدالله بن عمرو بن العاص قال ليخسفن بالدار الى جنب الدار إذا كانت المظالم

١٧١١﴾ اِبن عبدالوارث نے حماد بن سلمی سے، انہوں نے عبداللہ بن مختار سے، انہوں نے عباس الجریری سے، انہوں نے ابوعثمان النہدی سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: جب مظالم ہوں گے تو ایک گھر دوسرے گھر کے پہلو میں دھنس جائے گا۔

○ ○ ○

١٧١٢. قال حماد عن عبدالله بن خيثم عن مجاهد عن قبيصه بن البراء قال إذا خسف

بارضكذا وكذا ظهر قوم يخضبون بالسواد لا يظر الله إليهم قال مجاهد فقد رأيت تلك الأرض التي خسف بها

۱۷۱۲﴿حماد نے ،عبداللہ بن خثیم سے، انہوں نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ قبیصہ بن البراء فرماتے ہیں کہ جب فلاں فلاں زمین دھنس جائے گی اور ایسی قوم ظاہر ہو جائے گی جو کالا خضاب لگائے گی تو اللہ تعالیٰ اُن کی طرف نہیں دیکھے گا، مجاہد فرماتے ہیں کہ مَیں نے وہ زمین دیکھی ہے جو دھنس گئی تھی۔

٭ ٭ ٭

۱۷۱۳ . حدثنا عبدالرزاق أخبرنا معمر عن الزهري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى يخسف بقوم من مرائع النعم ولا تقم الساعة حتى يخسف برجل كثير المال والولد.

۱۷۱۳﴿عبدالرزاق نے معمر سے روایت کی ہے کہ زُہری فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: قیامت قائم نہ ہوگی جب تک ایک قوم اُونٹوں کی چراگاہ میں دھنس نہ جائے، اور قیامت قائم نہ ہوگی جب تک ایک آدمی جو بہت زیادہ مال اور اَولاد والا ہوگا وہ زمین میں دھنس نہ جائے۔

٭ ٭ ٭

۱۷۱۴ . قال الزهري أخبرني عمرو بن أبي سفيان الثقفي عن رجل من الأنصار عن رجل من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا نزل الدجال سباخ المدينة نفضت المدينة بأهلها نفضة أو نفضتين فيخرج منها كل منافق ومنافقة يعني الزلزلة.

۱۷۱۴﴿زُہری نے عمرو بن ابو سفیان سے، انہوں نے ایک انصار صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ: جب دَجّال مدینہ کے اطراف میں آئے گا تو مدینہ ایک یا دو مرتبہ اپنے رہنے والوں کو جھاڑے گا یعنی اُس میں زَلزلہ آئے گا۔ پھر مدینہ سے ہر منافق مَرد اور عورت باہر نکل جائیں گے۔

٭ ٭ ٭

۱۷۱۵ . حدثنا الدراوردي عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة قال يحسر جبل من ذهب في الفرات فيقتل من كل مائة تسعة وتسعون ويبقي واحد

۱۷۱۵﴿الدراوردی سہیل بن ابو صالح سے انہوں نے ابو صالح سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: دریائے فرات میں سونے کا ایک پہاڑ گرے گا۔ اسے حاصل کرنے والے سو(100) میں سے ننانوے(99) لوگ قتل ہو جائیں گے اور ایک باقی رہ جائے گا۔

٭ ٭ ٭

۱۷۱۶ . حدثنا جرير بن عبدالحميد عن ليث بن أبي سليم عن عبدالرحمن بن سابط قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انه كائن فيكم مسخ وخسف وقذف، قالوا يا رسول

الله وهم يشهدون أن لا إله إلا الله؟ قال نعم وذلک إذا اتخذت القيون والمعازف وشربوا الخمور ولبسوا الحرير

۱۷۱۶ جریر بن عبدالحمید نے، لیث بن ابو سُلیم سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن سابط سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشادفرمایا کہ بے شک تم میں مَسخ اور دَھنسنا اور اُوپر سے مارنا ہوگا، تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ کیا وہ لوگ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کی گواہی دیتے ہوں گے؟ تو آپ ﷺ نے اِرشادفرمایا کہ جی ہاں! مگر یہ اس وقت ہوگا، جب وہ گانے والی عورتوں اور موسیقی کے سامان کو اپنالیں گے، اور شرابیں پئیں گے، اور ریشم پہنیں گے۔

❁ ❁ ❁

۱۷۱۷. حدثنا عبيدالله بن موسى عن أبي جعفر عن الربيع بن أنس عن أبي العالية عن أبي بن كعب رضى الله عنه في قوله تعالى هو القادر على أن يبعث عليكم عذابا من فوقكم (الأنعام: ٦٥) الآية قال هي أربع وكلهن عذاب فجاء بعد وفاة رسول الله صلى الله عليه وسلم بخمس وعشرين سنة فالبسوا شيعا وأذيق بعضهم بأس بعض وبقيت اثنتان وهما لا بد واقعتان الخسف والقذف.

۱۷۱۷ عبیداللہ بن موسیٰ نیابو جعفر سے، انہوں نے ربیع بن اَنس سے، انہوں نے ابو العالیہ سے روایت کی ہے کہ اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کے فرمان:

﴿هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ ۝﴾

(آیت نمبر 65 سورۃ الانعام)

فرماتے ہیں کہ یہ چار (4) ہیں اور سب کے سب عذاب ہیں، رسول اللہ ﷺ کے فوت کے پچیس (25) سال بعد تمہیں ٹکڑوں میں تقسیم کردیا گیا، اور ایک کے ذریعے سے دوسرے کو جنگ کا مزہ چکھایا گیا، اور دو عذاب باقی ہیں، اور وہ لازماً ہو کر رہیں گے، ایک دَھنسنا ہے اور دوسرا اُوپر سے مارنا ہے۔

❁ ❁ ❁

۱۷۱۸. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تحسر الفرات على جبل من ذهب فيقتتل الناس عليه فيقتل من كل مائة تسعين أو قال تسعة كلهم يرى أنه ينجو.

۱۷۱۸ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے سُہیل بن ابو صالح سے، انہوں نے ابو صالح سے روایت کی ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشادفرمایا کہ: دریائے فُرات کا پانی ایک سونے کے پہاڑ سے ہٹ جائے گا، لوگ اُس کے اُوپر لڑیں گے تو سو (100) میں سے نوے (90) قتل کردیے جائیں گے، یا فرمایا کہ نو (9) قتل کردیے جائیں گے۔ اُن میں سے ہر ایک یہ سمجھتا ہوگا کہ وہ کامیاب ہوا۔

❁ ❁ ❁

۱۷۱۹۔ حدثنا ابن المبارک عن الربيع بن أنس عن أبي العالية في قوله تعالى هو القادر بمثل ذلک سواء.

۱۷۱۹﴾ ابن مبارک نے ربیع بن اَنس سے، انہوں نے ابوالعالیہ سے اُوپر ابی بن کعب کی روایت کی طرح روایت نقل کی ہے۔

۱۷۲۰۔ حدثنا ابن المبارک عن هارون عن حفص بن سليمان عن الحسن في قوله تعالى هو القادر على أن يبعث عليكم عذابا من فوقكم. قال هذا للمشركين أو يلبسكم شيعا ويذيق بعضكم بأس بعض قال هذا للمسلمين.

۱۷۲۰﴾ ابن مبارک نے ہارون سے، انہوں نے حفص بن سلیمان سے روایت کی ہے کہ حسن رحمہ اللہ تعالیٰ کے فرمان:

﴿هُوَ الْقَادِرُ عَلٰی اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ ۝﴾

(آیت نمبر 65 سورۃ الانعام)

کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ مُشرکین کے متعلق ہے، اور آیت کا یہ حصہ:

﴿اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ۝﴾

یہ مسلمانوں کے لئے ہے۔

۱۷۲۱۔ حدثنا الحكم بن نافع عن الجراح عن أرطاة عن شريح ابن عبيد وضمره وأبي عامر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال الخسف والمسخ في أمتي في العشر والمائتين.

۱۷۲۱﴾ حکم بن نافع نے جراح سے، انہوں نے ارطاۃ سے، انہوں نے شُریح بن عبید، اور ضمرہ سے روایت کی ہے کہ ابو عامر فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: دھنسنا اور مسخ ہونا میری اُمّت میں دوسو دس (210) سال میں ہوگا۔

۱۷۲۲۔ حدثنا عيسى بن يونس عن طلحة بن يحيى عن أبي بردة عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال هذه الأمة أمة مرحومة عذابها بأيديها ويؤخذ الرجل من أهل الملل فيعطاه الرجل منهم فيقال هذا فداؤک من النار

۱۷۲۲﴾ عیسیٰ بن یونس نے طلحہ بن یحییٰ سے، انہوں نے ابو بُردہ سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: میری اُمّت رحم کی ہوئی اُمّت ہے، اُس کو عذاب اپنے ہاتھوں سے پہنچے گا، قیامت کے دن دیگر دین والوں سے آدمی لے لیا جائے گا اور میری اُمّت کے آدمی کے بدلے اُسے دیدیا جائے گا اور کہا جائے کہ یہ تیرا فدیہ ہے جہنم کی آگ سے۔

۱۷۲۳. حدثنا الدراوردي عن سهيل عن ابيه عن أبي هريرة قال لا تقوم الساعة حتى يحسر الفرات عن جبل من ذهب فيقتتل الناس عليه فيقتل من كل مائة تسعة وتسعون ويبقى من كل مائة واحد فيقول كل رجل أنا الذي أنجو

۱۷۲۳۔الدراوردی نے سُہیل سے، انہوں نے ابو صالح سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ دریائے فُرات کا پانی ایک سونے کے پہاڑ سے ہٹ جائے گا، لوگ اُس پر لڑیں گے پس سو(100) میں سے ننانوے(99) قتل ہو جائیں گے، اور ہر سو(100) میں ایک باقی رہے گا، ان میں سے ہر آدمی کہے گا کہ مَیں کامیاب ہوگیا۔

○ ○ ○

۱۷۲۴. حدثنا أبو أسامة عن عوف عن سعيد بن حيان الأزدي عن ابن عباس قال السبعون الذي اختار موسى من قومه انما أخذتهم الرجفة لأنهم لم يرضوا بالعجل ولم ينهوا عنه

۱۷۲۴۔ابواُسامہ نے عوف سے، انہوں نے سعید بن حیان ازدی سے روایت کی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وہ ستّر(70) آدمی جنہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے قوم سے اللہ تعالیٰ کے ملاقات کے لئے چُنا تھا، اُنہیں کڑک نے پکڑلیا تھا اِس لئے کہ وہ بچھڑے کی عبادت پر نہ راضی ہوئے اور نہ اوروں کو منع کیا۔

○ ○ ○

۱۷۲۵. حدثنا وكيع عن عبادة بن مسلم الفزاري عن جبير بن أبي سليمان بن جبير بن مطعم عن ابن عمر رضى الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه كان يقول اللّٰهم إني أعوذبك من أن أغتال من تحتي يعني الخسف.

۱۷۲۵۔وکیع نے عُبادہ بن مسلم سے، انہوں نے جبیر بن ابو سُلیمان سے، انہوں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ دُعا کیا کرتے تھے کہ: اَے اللہ مَیں تیری پناہ مانگتا ہوں اِس بات سے کہ مَیں اپنے نیچے سے دھنسادیا جاؤں۔

○ ○ ○

۱۷۲۶. حدثنا حرمي بن عمارة عن عمارة المغولي عن أبي نضرة عن أبي سعيد الخدري قال اذا اقترب الزمان كثرت الصواعق

۱۷۲۶۔حرمی بن عُمارۃ نے عُمارۃ المغولی سے، انہوں نے ابونضرہ سے روایت کی ہے کہ، ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب زمانہ قریب ہو جائے تب بجلی کی کڑک زیادہ ہو جائے گی۔

○ ○ ○

۱۷۲۷. حدثنا الوليد بن مسلم عن الأوزاعي عن حسان بن عطية أنه كره النظر إلى الشمس اذا خسفت كراهية أن يذهب بصره عند ذلك

۱۷۲۷﴾ ولید بن مسلم نے اَوزاعی سے روایت کی ہے کہ حسان بن عطیہ سُورج گرہن کے وقت سورج دیکھنے کو ناپسند سمجھتے تھے کہ کہیں اُن کی نظر نہ چلی جائے۔

٭ ٭ ٭

١٧٢٨. حدثنا ابن المبارک عن سفيان عن جامع عن أبي يعلى عن الحسن بن محمد بن علي عن مولاة لرسول الله صلى الله عليه وسلم قالت دخل النبي صلى الله عليه وسلم على عائشة أو بعض أزواجه وأنا عندها فقال اذا ظهر السواء فلم ينهوا عنه أنزل الله بهم بأسه فقلت يا نبي الله وإن كان فيهم صالحون؟ قال نعم يصيبهم ما أصابهم ثم يصيرون إلى مغفرة الله ورحمته أو الى مغفرة الله وجنته.

۱۷۲۸﴾ ابن مبارک نے سفیان سے، انہوں نے جامع سے، انہوں نے ابو یعلی سے، انہوں نے حسن بن محمد بن علی سے، وہ نبی کریم ﷺ کی آزاد کردہ لونڈی سے روایت کرتے ہیں، کہ وہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس یا کسی اور زوجۂ مطہرہ کے پاس تشریف لائے اور مَیں بھی وہاں موجود تھی، آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ: جب بُرائی ظاہر ہو جائے اور لوگ اُسے منع نہ کریں تو اللہ تعالیٰ اُن پر اَپنا عذاب اُتارتا ہے، مَیں نے عرض کیا کہ اَے اللہ کے نبی ﷺ! اگرچہ اُن میں نیک لوگ بھی ہوں؟ اِرشاد فرمایا کہ جی ہاں اُنہیں بھی وہ عذاب پہنچے گا، پھر وہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رحمت کی طرف، یا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور جنت کی طرف منتقل ہو جائیں گے۔

٭ ٭ ٭

١٧٢٩. حدثنا بقية بن الوليد عن زيد بن عبدالله الجهني عن أبي العالية عن أنس بن مالک قال دخلت على عائشة رضى الله عنها ورجل معي فقال الرجل يا أم المؤمنين حدثينا عن الزلزلة فأعرضت عنه بوجهها قال أنس فقلت لها حدثينا يا أم المؤمنين عن الزلزلة فقالت يا أنس ان حدثتک عنها عشت حزينا ومت حزينا وبعث حين تبعث وذلک الحزن في قلبک فقال يا أمه حدثينا، فقالت ان المرأة اذا دخلعت ثيابها في غير بيت زوجها هتکت ما بينها وبين الله من حجاب فان تطيبت لغير زوجها كان عليها نار و شنار فاذا استفحا في الزنا وشربوا الخمور مع هذا وضربوا المعازف غار الله في سمائه فقال تزلزلي بهم فإن تابوا ونزعوا والا هدمها الله عليهم، فقال أنس عقوبة لهم قالت بل رحمة وبركة وموعظة للمؤمنين ونكالا وسخطة وعذابا على الكافرين، فقال أنس ما سمعت حديثا بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم أنا أشد به فرحا مني بهذا الحديث بل أعيش فرحا وأموت فرحا وأبعث حين أبعث وذلک الفرح في قلبي أو قال في نفسي.

۱۷۲۹﴾ بقیہ بن ولید نے زید بن عبد اللہ الجہنی سے، انہوں نے ابو العالیہ سے روایت کی ہے کہ حضرت اَنس بن مالک

رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مَیں ایک آدمی کے ہمراہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گیا تو اُس آدمی نے کہا کہ اَے اُم المؤمنین! ہمیں زلزلے کے متعلق کچھ بتائیے؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جواب دینے سے اعراض کیا، حضرت اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مَیں نے اُن سے کہا اَے اُم المؤمنین! ہمیں زلزلے کے متعلق بتائیے؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اَے اَنس! اگر مَیں تجھے اُس کے متعلق بتا دوں تو تو پوری عمر غمگین رہے گا، اور غمگین ہو کر مَرے گا، اور جب تجھے قیامت کے دِن اُٹھایا جائے گا تو وہ غم تیرے دِل میں ہوگا، مَیں نے عرض کیا کہ اَے امی پھر بھی بتا دیں؟ فرمانے لگی: عورت جب اپنے شوہر کے گھر کے علاوہ اپنے کپڑے کہیں اور اُتارتی ہے تو وہ اپنے اللہ تعالیٰ کے درمیان کے پردے کو پھاڑ دیتی ہے، اور جب وہ اپنے شوہر کے علاوہ کسی کے لئے خوشبو لگاتی ہے تو وہ اُس پر آگ اور شُعلے ہوں گے، جب لوگ زِنا کریں گے اور اُس کے ساتھ شرابیں پئیں گے اور موسیقی کا سامان بجائیں گے تو اللہ تعالیٰ کو اُن پر آسمان میں غیرت آئے گی۔ اِرشاد ہو گا کہ: اے زمین اُن پر زَلزلہ لے آ ؤ! پھر اگر وہ توبہ کریں اور باز آ جائیں تو ٹھیک ہے ورنہ اللہ تعالیٰ زمین کو اُن پر مُنہدم کر دے گا، حضرت اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ کیا یہ اُن کی سزا ہوگی؟ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمانے لگی کہ یہ مؤمنین کے لئے تو رحمت، برکت اور نصیحت کی بات ہے، اور کافروں کے لئے عذاب، رُسوائی اور ناراضگی کی بات ہے، حضرت اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی کسی حدیث کو سُن کر مَیں اِتنا خوش نہیں ہوا ہوں جتنا اِس حدیث کو سُن کر خوش ہوا ہوں، مَیں خوش ہو کر زِندہ رہوں گا اور خوش ہو کر مَروں گا اور جب بھی مجھے دوبارہ اُٹھایا جائے گا تو یہ خوشی میرے دِل میں یا فرمایا کہ میری رُوح میں ہوگی۔

٭٭٭

۱۷۳۰۔ حدثنا ابن عيينة عن عمرو سمع جابرا رضي الله عنه يقول نزل على رسول الله صلى الله عليه وسلم هو القادر على أن يبعث عليكم عذابا من فوقكم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أعوذ بوجهک أو من تحت أرجلكم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أعوذ بوجهک أو يلبسكم شيعا ويذيق بعضكم بأس بعض فقال النبي صلى الله عليه وسلم هاتان أهون قال فاعطي الأولين ومنع الآخرة

۱۷۳۰﴾ ابن عُیینہ نے، عمرو سے روایت کی ہے کہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پر جب یہ آیت نازل ہوئی:

﴿هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ ۝﴾ (آیت نمبر 65 سورۃ الانعام)

تو نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ اے اللہ! میں تیرے چہرے کے طفیل پناہ مانگتا ہوں اور جب یہ حصہ نازل ہوا:

﴿أَوْمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ ۝﴾

تو آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ اَے اللہ مَیں آپ کے چہرے کے طفیل پناہ مانگتا ہوں، اور جب یہ حصہ نازل ہوا:

﴿أَوْيَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ ۝﴾

تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ دونوں پہلے دونوں سے کم ہے، تو آپ ﷺ کی پہلی دونوں دعائیں قبول کر لی گئی، اور آخری منع کر دی گئی۔

❁ ❁ ❁

۱۷۳۱. حدثنا ابن عيينة عن عبيدالله عن نافع عن صفية قالت تزلزلت المدينة على عهد عمر وابن عمر قائم لا يشعر حتى اصطفقت السرر فلما أصبح عمر رضى الله عنه قال يا أيها الناس ما أسرع ما أحدثتم. قال ابن عيينة وفي غير حديث نافع لئن عادت لأخرجن من بين أظهركم.

۱۷۳۱۔ ابن عُیینہ نے عُبید اللہ سے، انہوں نے نافع سے روایت کی ہے کہ صفیہ فرماتی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں مدینہ میں زلزلہ آیا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کھڑے تھے انہیں محسوس نہ ہوا، یہاں تک کہ چار پائیاں ہلنے لگیں، جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبح کی تو فرمانے لگے کہ اے لوگو! تم نے کتنی جلدی نئی چیزیں ایجاد کر دیں، ابن عُیینہ کہتے ہیں کہ نافع کے علاوہ اوروں کی حدیث میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اگر دوبارہ زلزلہ آیا تو تمہارے درمیان سے نکل جاؤں گا۔

❁ ❁ ❁

۱۷۳۲. حدثنا يحي بن سليم عن اسماعيل بن أمية قال قال أبو هريرة إذا ظهرت معادن في آخر الزمان يأتيک شرار الناس

۱۷۳۲۔ یحییٰ بن سُلیم نے اسماعیل بن اُمیہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آخری زمانے میں معدنیات ظاہر ہوں گے تو تم پر شریر لوگ مسلط ہو جائیں گے۔

❁ ❁ ❁

۱۷۳۳. حدثنا ابن عيينة عن جامع بن أبي راشد عن منذر الثوري عن حسن بن محمد عن امرأة عن عائشة رضى الله عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا ظهر الشر بالأرض أنزل الله تعالى بأهل الأرض بأسه، قلت وفيهم أهل طاعة الله؟ قال نعم ثم يصيرون الى رحمة الله.

۱۷۳۳۔ ابن عیینہ نے جامع بن ابو راشد سے، انہوں نے منذر الثوری سے، انہوں نے حسن بن محمد سے، انہوں نے ایک عورت سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جب زمین پر شر ظاہر ہو گا، تو اللہ تعالیٰ اپنا عذاب زمین والوں پر نازل فرمائے گا، میں نے عرض کیا زمین والوں میں اطاعت گزار لوگ بھی ہوں گے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں! پھر وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی طرف منتقل ہوں گے۔

❁ ❁ ❁

۱۷۳۴. حدثنا ابن عيينة عن الزهري عن عروة عن زينب بنت أبي سلمة عن أم حبيبة عن زينب بنت جحش رضى الله عنهما قالت يا رسول الله أنهلک وفينا الصالحون؟ قال نعم

اذا كثر الخبث.

۱۷۳۴۔ ابن عیینہ نے، زہری سے، انہوں نے عروہ سے، انہوں نے زینب بنت ابوسلمہ سے، انہوں نے اُمِ حبیبہ سے روایت کی ہے کہ زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہن فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا اَے اللہ کے رسول ﷺ! ہم میں نیک لوگ ہوں گے پھر بھی ہم ہلاک ہوں گے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جی ہاں! جب بگاڑ زیادہ ہوجائے گا۔

۞ ۞ ۞

١٧٣٥. حدثنا ابن عيينة عن يحيى بن سعيد عن اسماعيل بن ابي حكيم عن عمر بن عبدالعزيز قال لا يأخذ الله تعالى العامة بعمل الخاصة فإذا المعاصي ظهرت فلم تنكر أخذ الله العامة والخاصة.

۱۷۳۵۔ ابن عیینہ نے یحییٰ بن سعید سے، انہوں نے اسماعیل بن ابوحکیم سے روایت کی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو کچھ لوگوں کی بدعملیوں کی وجہ سے نہیں پکڑیں گے، مگر جب گناہ عام ہوجائے اور کوئی نہ روکے تو اللہ تعالیٰ عوام اور خواص سب کو پکڑ لے گا۔

۞ ۞ ۞

١٧٣٦. حدثنا ابن عيينة عن المسعودي أراه عن القاسم قال قال عبدالله اذا قال الرجل هلك الناس فهو أهلكهم

۱۷۳۶۔ ابن عیینہ نے مسعودی سے، انہوں نے قاسم سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص کہے گا کہ لوگ برباد ہوگئے تو وہ کہنے والا سب سے زیادہ برباد ہوگا۔

۞ ۞ ۞

١٧٣٧. حدثنا ابن عيينة عن مالك قال كان ابن عمر اذا سمع الرجل يقول هلك الفجار.

۱۷۳۷۔ ابن عیینہ نے، مالک سے روایت کی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب کسی آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنتے کہ لوگ برباد ہوگئے تو فرماتے یوں کہو کہ گناہگار برباد ہوگئے۔

۞ ۞ ۞

١٧٣٨. حدثنا محمد بن الحارث عن محمد بن عبدالرحمن عن أبيه عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اخرجي معادن نلحق بك شرار الناس.

۱۷۳۸۔ محمد بن حارث نے، محمد بن عبدالرحمٰن سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: زمین سے کہا جائے گا کہ اپنی معدنیات نکال دے ہم تجھ پر شریر لوگوں کو لانے والے ہیں۔

۞ ۞ ۞

۱۷۳۹ . حدثنا الوليد بن مسلم عن جراح عن أرطاة قال يكون في زمان الهاشمي الذي يتجبر في بيت المقدس بعد المهدي الذي يبعث بجارية عليها لباس لا يواريها في زمانه يكون رجف مسخ وخسف.

۱۷۳۹﴿ ولید بن مسلم جراح سے روایت کرتے ہیں کہ ارطاۃ فرماتے ہیں کہ مہدی کے بعد ہاشمی کے زمانے میں جو وہ بیت المقدس میں ظلم کرے گا، اور جولڑکی کو بھیجے گا اِس حال میں کہ اُس پر کوئی کپڑا نہ ہوگا جو اُس کے جسم کو ڈھانپ دے تو اُس کے زمانے میں کڑک اور مسخ اور دَھنسنا ہوگا۔

۞ ۞ ۞

۱۷۴۰ . حدثنا بقية عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب لتصعبن الأرض بأهلها حتى تكون أصعب من ظهر البرذون الصعب ثم تميل بكم ميلة فتعتقون أرقاءكم ثم تسكن زمانا ثم يندم من أعتق ثم تميل ميلة أخرى حتى يقول القائل ربنا نعتق، فيقول الله تعالى كذبتم بل أنا أعتق.

۱۷۴۰﴿ بقیہ نے، صفوان سے، انہوں نے شُریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: زَمین اپنے رہنے والوں پر سخت ہوجائے گی حتی کہ وہ مضبوط خچر کی کمر سے بھی زیادہ سخت ہوگی، پھر زَمین تمہیں لے کر جُھکے گی، تم اپنے غلاموں کو آزاد کرو گے، پھر زَمین سکون والی ہوجائے گی، پھر آزاد کرنے والے لوگ نادِم ہوں گے، پھر زَمین اُنہیں دوبارہ لے کر جھکے گی اور کہنے والا کہے گا کہ: اَے ربّ! ہم غلام آزاد کرتے ہیں، ہم غلام آزاد کرتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم جھوٹ بولتے ہو بلکہ مَیں غلاموں کو آزاد کرتا ہوں۔

۞ ۞ ۞

۱۷۴۱ . حدثنا ابن المبارک وبقية عن عتبة بن أبي حكيم عن عمرو بن جارية عن أبي أمية الشعباني عن أبي ثعلبة الخشني رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا رايت عجاب كل ذي رأي برأيه فعليک نفسک ودع عنک أمر العوام.

۱۷۴۱﴿ ابن مبارک اور بقیہ نے عتبہ بن ابوحکیم سے، انہوں نے عمرو بن جاریہ سے، انہوں نے ابو اُمیہ الشعبانی سے روایت کی ہے کہ ابوثعلبہ الخشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: جب تُو دیکھے کہ ہر شخص اپنی ذاتی رائے پر فخر کر رہا ہے تو تو اپنی ذات کی فکر کرنا! اور عوام کے معاملے کو چھوڑ دینا!

۞ ۞ ۞

۱۷۴۲ . حدثنا ابن المبارک عن سيف سمع عدي الكندي حدثه مولى لهم سمع جدي يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن الله تعالى لا يعذب العامة بعمل الخاصة حتى يروا المنكر بين ظهرانيهم وهم قادرون على أن ينكروه فإذا فعلوا ذلک عذب الله العامة والخاصة.

۱۷۴۲﴾ ابن مبارک نے سیف سے، انہوں نے عدی کندی سے، انہوں نے اپنے آزادہ کردہ غلام سے، اُس نے اپنے دادے سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ عوام کو خواص کے گناہوں کے بدلے عذاب نہ دے گا، لیکن جب وہ اپنے درمیان گناہ کو دیکھ لیں اور وہ انہیں اُس پر منع کرنے کی قدرت رکھنے کے باوجود منع نہ کریں تو اللہ تعالیٰ عوام اور خواص سب کو عذاب دے گا۔

وہ آگ جو لوگوں کو شام کی طرف دھکیل دے گی

في النار التي تحشر الى الشام

۱۷۴۳. حدثنا بقية وشريح بن يزيد وسليمان بن داؤد أبو أيوب عن أرطاة عن عبدالرحمن بن جبير الحضرمي قال قال عمر بن الخطاب رضى اللّٰه عنه يوما بمكة في الحج يا أهل اليمن هاجروا قبل الظلمتين أما أحداهما فالحبشة يخرجون حتى يبلغوا مقامي هذا والأخرى نار تخرج من عدن تسوق الناس والدواب والوحش والسباع ودقاق الدواب وجلاها اذا قامت قاموا واذا تحركت ساروا قال وقال كعب اذا عثر انسان أو دابته قالت له النار تعست وانتكست لوشئت لهاجرت قبل اليوم حتى ينتهي إلى بصرى فيقيم أربعين عاما لا يصطلي بها أحد الا كتب جهنمي وحتى يسأل الكافر، فيقول هذه النار التي كنا نوعد فكيف أنتم اذا رأيتم تلك الآية العظيمة فينظر الناظر منكم إلى مشارق الأرض فيراها توهج ثم ينظر إلى تلك الآية العظمى ورب الكعبة لتعملن أعمالكم وأنتم تنظرون إليها.

۱۷۴۳﴾ بقیہ اور شریح بن یزید اور سلیمان بن داؤد نے ارطاۃ سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن جبیر الحضرمی سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج کے موقع پر مکہ میں فرمایا کہ: اَے یمن والو! دو ظلمتوں سے پہلے ہجرت کرلو! ایک ظلمت تو حبشہ میں ہوگی اور وہ وہاں سے نکلیں گے اور میرے اِس کھڑے ہونے کی جگہ تک پہنچ جائیں گے، اور دوسری ظلمت ایک آگ ہے جو عدن سے نکلے گی وہ لوگوں کو، چوپائیوں کو، جانوروں کو، دَرندوں کو اور سارے حیوانات کو ہنکائے گی، جب وہ آگ ٹھہرے گی تو یہ سب ٹھہر جائیں گے، اور جب وہ آگ حرکت کرے گی تو یہ سب چلیں گے، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب کوئی اِنسان یا جانور پھسلے گا تو آگ اُس سے کہے گی تیرا ستیاناس ہو تُو اَوندھا ہو جائے۔ اَگر تو چاہتا تو اِس دِن سے پہلے میری نگاہ پہنچنے کی جگہ تک ہجرت کرلیتا، وہ اُن میں چالیس (40) سال رہے گی۔ جو بھی اُس کے دَرپے ہوگا وہ جہنمی لکھا جائے گا، حتیٰ کہ کافر پوچھے گا کہ یہ وہ آگ ہے جس کا ہمارے ساتھ وعدہ کیا گیا تھا؟ پس تمہاری اُس وقت کیا کیفیت ہوگی جب تم اِس بڑی

نشانی کو دیکھ لوگے! تم میں سے دیکھنے والا زمین کی مشرق کی طرف دیکھے گا تو وہ بھڑکتی ہوگی، پھر وہ زمین کے مغرب کی طرف دیکھے گا تو وہاں وہ سرسبز کھیتیاں دیکھے گا، انہیں شادیاں کرتے ہوئے اور نسل بڑھاتے ہوئے دیکھے گا، کیا تم اپنے اِن غلط اَعمال کو جو آج کل کر رہے ہو چھوڑ دو گے! حالانکہ تم اِتنی بڑی نشانی کو دیکھ رہے ہو گے! ربّ کعبہ کی قسم تم یہ غلط اَعمال کرتے رہو گے حالانکہ تم اُس نشانی کو دیکھ رہے ہوں گے۔

✿ ✿ ✿

۱۷۴۴ . حدثنا بقية عن صفوان عن عبدالرحمن بن جبير عن عمر مثله.

۱۷۴۴۔ بقیہ نے صفوان سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن جبیر سے، انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح حدیث نقل کی ہے۔

✿ ✿ ✿

۱۷۴۵ . حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة عمن حدثه عن كعب قال قال عبدالله بن عمرو يبعث الله تعالى بعد قبض عيسى بن مريم عليهما السلام أرواح المؤمنين بتلك الريح الطيبة نارا تخرج من نواحي الأرض تحشر الناس والدواب والذر إلى الشام، قال كعب ومخرج تلك النار من القسطنطنية نار وكبريت يبلغ لهبها ودخانها السماء فتركد عندالدرب بين جيحان وسيحان ونار أخرى من عدن حتى تبلغ بصرى تقوم اذا قاموا وتسير اذا ساروا وان الفرات لتجري ماء أول النهار وبالعشي تجري كبريتا ونارا وتخرج نار من نحو المغرب حتى تبلغ العريش وأخرى من نحو المشرق فتبلغ كذا وكذا فتقيم زمانا لا تنطفيء حتى يشك الشاك ويقول الجاهل لا جنة ولا نار الا هذه تجتنب في مسيرها مكة والمدينة والحرم كله حتى تلج الشام تحشر جميع الناس إلا عرابيين من قيس في باديتهما يسيرا أحدهما في أثر الناس حتى يمل فلا يلقى أحدا فيرجع إلى صاحبه فيحدثه فيقبلان جميعا إلى المدينة فيجدانها مملوء ة مالا وأغناما وطعاما لا أهل فيها فيقولون نقيم في هذا النعمة فيعشران مجروران على وجوههما إلى الشام، قال فذلك قول معاذ بن جبل يحشرون أثلاثا ثلثا على ظهور الخيل وثلثا يحملون أولادهم على عواتقهم وثلثا على وجوههم مع القردة والخنازير إلى الشام اليها المحشر ومنها المنشر فيكون الذين يحشرون إلى الشام لا يعرفون حقا ولا فريضة ولا يعملون بكتاب الله تعالى ولا سنة يرفع عنهم العفاف والوقار ويظهر فيهم الفحش ولا يعرف الرجل امرأة زوجها يتهاجرون هم والجن مائة سنه تهارج الحمير والكلاب يقع على المرأة من الجن والإنس ويتهارج الرجال بعضهم بعضا ويعبدون الأوثان وينسون الله تعالى فلا يعرفونه حتى إن القائل ليقول لصاحبه ما في السماء من إله شرار الأولين

والآخرين. قال وقال معاذ وكعب وأول ما يفجأ الناس من أمر الساعة أن يبعث الله تعالى ليلاً ريحاً فتقبض كل دينار ودرهم فتذهب به الى بيت المقدس وينسف بنيان بيت المقدس فينبذ به في البحيرة المنتنة.

۱۷۴۵﴾ حکم بن نافع نے جراح سے انہوں نے ارطاۃ سے انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو موت دینے کے بعد مؤمنین کی رُوحوں کو اُس پاکیزہ ہوا کے ساتھ اُٹھائے گا، اور ایک آگ زمین کے کونوں سے نکلے گی جو لوگوں کو اور جانوروں کو حتی کہ چیونٹیوں کو بھی شام کی طرف جمع کرے گی، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اُس آگ کے نکلنے کی جگہ قسطنطنیہ سے ہوگی، وہ آگ اور گندھک ہوگی، اُس آگ کے شُعلے اور دُھواں آسمان تک پہنچیں گے، وہ آگ دُرب نامی مقام پر جو کہ جیحان اور سیحان کے درمیان ہے رُکے گی۔ ایک اور آگ عدن سے نکلے گی جو بصرہ پہنچے گی۔ جب لوگ ٹھہریں گے تو وہ ٹھہرے گی اور جب لوگ چلیں گے تو وہ چلے گی، اور دریائے فُرات میں دِن کے اِبتدائی حصہ میں پانی بہے گا اور شام کو گندھک اور آگ بہے گی، اور ایک آگ مغرب کی طرف سے نکلے گی اور عریش نامی مقام پر پہنچ جائے گی، ایک آگ مشرق کی طرف سے نکلے گی جو فلاں جگہ تک پہنچ جائے گی، پس ایک زمانے تک وہ آگ ٹھہرے رہے گی اور نہ بجھے گی۔ کوئی شک کرنے والا شک کرے گا اور جاہل کہے گا نہ جنت ہے اور نہ جہنم جو کچھ ہے یہ آگ ہے وہ آگ اپنے چلنے میں مکہ اور مدینہ اور پورے حرم سے اِجتناب کرتی ہوئی چلے گی، اور وہ شام میں داخل ہو جائے گی، تمام اِنسانوں کو وہ جمع کر لے گی سِوائے قبیلہ قیس کے دو دیہاتیوں کے، اُن میں سے ایک لوگوں کے نقشِ قدم پر چلے گا۔ بیزار ہو جائے گا لیکن کسی سے نہ مِل پائے گا۔ وہ اپنے ساتھی کی طرف لوٹ آئے گا اور اُسے یہ ساری بات بتائے گا، وہ دونوں اَکٹھے مدینہ چلے جائیں گے اور وہ مدینہ کو پائیں گے کہ مدینہ مال اور کھانا اور مختلف اَشیاء سے بھرا ہوا ہے لیکن اُس میں کوئی فرد نہیں ہے، تو وہ دونوں کہیں گے کہ ہم اِن نعمتوں کے اَندر رہیں گے۔ پھر وہ دونوں بھی جمع کیے جائیں گے اور شام کی طرف چہروں کے بَل گھسیٹ کر لائے جائیں گے۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تین (3) حصوں کو جمع کیا جائے گا، ایک تہائی تو گھوڑوں کی پشت پر ہوگی اور ایک تہائی نے اپنی اَولاد کو کندھوں پر اُٹھا رکھا ہوگا، اور ایک تہائی کے چہرے بندر اور خنزیروں کی طرح ہوں گے، شام کی طرف اُنہیں جمع کیا جائے گا اور وہیں سے وہ مُنتشر ہوں گے، وہ لوگ جو شام میں جمع کیے جائیں گے نہ حق کو جانتے ہوں گے نہ کسی فریضے کو اور نہ کتاب اللہ اور سنّت پر عمل کرتے ہوں گے۔ اُن سے پاک دامنی اور وَقار اُٹھا لیا جائے گا، اُن میں بے حیائی ظاہر ہو جائے گی۔ آدمی اپنی بیوی اور بیوی اپنے شوہر کو نہیں پہچانتی ہوگی، وہ اِنسان اور جنّات گدھوں اور کُتوں کی طرح سو (100) سال تک زندگی گُزاریں گے، ایک عورت کے ساتھ جن اور اِنس جماع کریں گے، اور مَرد باہم ایک دوسرے کے ساتھ بدفعلی کریں گے، اور بُتوں کی عبادت کریں گے اور اللہ تعالیٰ کو بھول جائیں گے، کوئی کہنے والا اپنے ساتھی سے کہے گا جو اِلٰہ آسمانوں میں ہے، وہ اَوّلین اور آخرین میں بدتر ہے۔ حضرت معاذ اور حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے قیامت کے معاملے میں جو

چیز لوگوں کو ڈرادے گی وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ رات کے وقت ایک ہوا چلائے گا جو ہر درہم اور دینار کو چھین لے گی اور اُسے بیت المقدس پہنچادے گی اور بیت المقدس کی بنیادیں دھنس جائیں گی اور وہ اُسے بدبُودار سمندر میں پھینک دے گی۔

٭ ٭ ٭

۱۷۴۶. حدثنا وكيع عن اسماعيل بن أبي خالد عن قيس بن أبي حازم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني لأعلم آخر رجلين يحشران من أمتي يكونان في شعب من هذه الشعاب مع غنمهما اذ طير بالناس فيتر كان غنمهما فيجيآن إلى المدينة، فيقول أحدهما لصاحبه الست تعلم طريق نقب الإهاب؟ قال يقول الآخر بلى قال فيعمدان إلى المدينة فلا يلقيان بها أحدا من الناس الا الوحش على فرش الناس قال فيتبعان أثر الناس.

۱۷۴۶۔ بقیہ نے اِسماعیل بن خالد سے روایت کی ہے کہ قیس بن ابو حازم فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشا فرمایا ہے کہ: مَیں اپنی اُمّت کے دومَردوں کو جانتا ہوں جو جمع کئے جائیں گے، وہ دونوں اِن گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں اپنی بکریوں کے ساتھ ہوں گے، جب لوگوں کو ہانکا جائے گا تو یہ دونوں اپنی بکریاں چھوڑ کر مدینہ چلے آئیں گے۔ اِن میں سے ایک اپنے ساتھی سے کہے گا تو نقب لگانے کا طریقہ جانتا ہے؟ دوسرا کہے گا کہ کیوں نہیں! پھر یہ مدینہ میں داخل ہو جائیں گے اور وہاں کسی انسان کو نہ پائیں گے، سِوائے وَحشی چیزوں کے جو لوگوں کے دستروں پر ہوں گی، پھر یہ لوگوں کے نقش قدم کے پیچھے چل کر وہاں سے روانہ ہو جائیں گے۔

٭ ٭ ٭

۱۷۴۷. حدثنا أبو معاوية عن عمر بن محمد عن سالم بن عبدالله ابن عمر أنه قال ونحن هابطون من هرشي ونظر الى جبل عن يساره فقال يحشر الناس فلا يبقى إلا رجلين في هذا الجبل فيقول أحدهما لصاحبه يا فلان اذهب فانظر ما فعل الناس فإذا حاذيا هذه الثنية ثنية هرشي حشرا على وجوههما.

۱۷۴۷۔ ابومعاویہ نے عمر بن محمد رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ ہم سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ مُقامِ ہرشی سے اُترتے تو اُنہوں نے اپنے بائیں طرف ایک پہاڑ کو دیکھا تو کہنے لگے کہ لوگوں کو جمع کیا جائے گا اور کوئی باقی نہ رہے گا سِوائے دومَردوں کے جو اِس پہاڑ میں ہوں گے، اُن میں سے ایک اپنے ساتھی سے کہے گا کہ ارے! تم ذرا جا کر تو دیکھو لوگوں کو کیا ہوا، جب وہ دونوں ہرشی کے کِنارے پر پہنچیں گے تو اُنہیں بھی چہروں کے بَل جمع کیا جائے گا۔

٭ ٭ ٭

۱۷۴۸. حدثنا ضمرة عن ابن شوذب عن مطر عن شهر بن حوشب عن عبدالله بن عمرو قال ستكون هجرة من بعد هجرة لخيار أهل الأرضين إلى مهاجر إبراهيم حتى لا يبقى في الأرض إلا شرار أهلها تلفظهم أرضوهم وتمقتهم نفس الله وتحشرهم النار مع

القردة والخنازير تقيل معهم حيث قالوا وتبيت معهم حيث باتوا ولها ما سقط منهم.

۱۷۴۸﴿ ضمرہ نے ابن شوذب سے، انہوں نے مطر سے، انہوں نے شہر بن حوشب سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: ہجرت کے بعد عنقریب ایک اور ہجرت ہوگی، جو زمین کے رہنے والوں میں سے اچھے لوگوں کی ہجرت ہوگی، جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت کی جگہ کی طرف ہوگی۔ پھر زمین میں اُس کے شریر لوگوں کے علاوہ کوئی باقی نہ رہے گا، اُن کی زمین اُنہیں پھینکے گی اور اللہ تعالیٰ اُن سے ناراض ہوگا۔ اُنہیں ایک آگ بندروں اور خنزیروں کے ساتھ جمع کرے گی، جہاں وہ دن کو آرام کریں گے تو وہ آگ بھی اُن کے ساتھ آرام کرے گی، اور جہاں وہ رات گواریں گے آگ بھی اُن کے ساتھ رات گوارے گی، اور جو اُن میں سے گرے گا تو آگ اُسے جلا دے گی۔

۱۷۴۹. حدثنا يزيد بن هارون عن سفيان عن أبي بشر عن رجل من أهل المدينة قال سمعت أبا هريرة يقول يحشر الناس الى الشام على ثلاثة أصناف على وجوههم وصنف على الابل وصنف على أرجلهم

۱۷۴۹﴿ یزید بن ہارون نے، سفیان سے، انہوں نے اَبی بشر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت اَبو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کو شام کی طرف تین ٹولیوں میں کر کے جمع کیا جائے گا، ایک ٹولی تو چہروں کے بل چلے گی اور دوسری ٹولی اُونٹوں پر بیٹھ کر چلے گی، اور تیسری ٹولی اپنی ٹانگوں پر چلے گی۔

۱۷۵۰. حدثنا يزيد بن أبي حكيم عن أبان عن عكرمة قال محشر الناس وأول من حشر من هذه الأمة النضير.

۱۷۵۰﴿ یزید بن ابو حکیم نے، ابان سے روایت کی ہے کہ عکرمہ فرماتے ہیں کہ: لوگوں کے اکٹھے ہونے کی جگہ شام کی طرف ہوگی اور اِس اُمّت میں سے سب سے پہلے بنی نضیر کو اکٹھا کیا جائے گا۔

۱۷۵۱. حدثنا ابن عبدالوارث عن حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن رجل عن أبي هريرة قال تخرج نار من قبل المشرق ونار أخرى من قبل المغرب تحشران الناس بين أيديهم القردة يسيران بالنهار ويكمنان بالليل حتى يجتمعا بجسر منبج.

۱۷۵۱﴿ ابن عبدالوارث نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے علی بن زید سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت اَبو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: ایک آگ مشرق کی طرف نکلے گی اور دوسری آگ مغرب کی طرف سے نکلے گی، اور وہ دونوں لوگوں کو جمع کریں گی، اُن کے آگے بندر ہوں گے یہ دونوں آگیں دن کو چلیں گی اور رات کو ٹھہریں گی حتیٰ کہ یہ دونوں "مَنبَج" کے پل پر جمع ہو جائیں گی۔

۱۷۵۲. حدثنا بقية عن صفوان قال حدثني أبو الأجدع الرحبي عن كعب قال لتحشرن الكعبة الى بيت المقدس.

۱۷۵۲﴿بقیہ نے صفوان سے، انہوں نے ابوالاجدع الرجبی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: کعبہ شریف کو بیت المقدس کی طرف جمع کیا جائے گا۔

✿ ✿ ✿

۱۷۵۳. حدثنا الوليد بن مسلم عن عبدالله بن العلاء سمع ابا الأعيس عبدالرحمن بن سلمان قال اذا بنيت قيسارية أرض الروم فتصير جندا من أجناد الشام خرج بعد ذلك نار من عدن أبين.

۱۷۵۳﴿ولید بن مسلم نے عبداللہ بن العلاء سے روایت کی ہے کہ ابوالاعیس عبدالرحمٰن بن سلمان فرماتے ہیں کہ: جب رُوم کی سرزمین پر "قِیسَارِیَہ" نامی شہر آباد ہوگا، تو شام کے لشکروں میں سے لشکر وہاں جائیں گے اُس کے بعد عدن کے اَطراف سے آگ نکلے گی۔

✿ ✿ ✿

۱۷۵۴. حدثنا ابن وهب عن عبدالله بن عمرو عن نافع عن ابن عمر عن كعب قال يوشك نار تخرج باليمن تسوق الناس إلى الشام تغدوا اذا غدوا وتقيل اذا قالوا وتروح اذا راحوا تضيء منها أعناق الابل ببصرى فاذا سمعت ذلك فاخرجوا الى الشام.

۱۷۵۴﴿ابن وہب نے عبداللہ بن عمر سے، انہوں نے، نافع سے، انہوں نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: عنقریب یمن سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو شام کی طرف ہنکائے گی، جب لوگ صبح کریں گے تو وہ بھی صبح کرے گی، جب لوگ دوپہر کو قیلولہ کریں گے تو وہ قیلولہ کرے گی اور جب وہ شام کو چلیں گے تو وہ بھی چلے گی، اُس کی روشنی سے بُصریٰ کے اُونٹوں کی گردنیں روشن ہوں گے، جب اُس کے متعلق سُنا جائے تو تُم سب شام کی طرف چل پڑنا۔

✿ ✿ ✿

۱۷۵۵. حدثنا ابن وهب عن حنظلة سمع طاؤسا يحدث عن معاذ بن جبل قال اخرجوا يا أهل اليمن قبل أن ينقطع الحبل وقبل أن لا تجدوا ازادا إلا الجراد قال فانا رأيت الجبل الذي قال ان النار تخرج منه تسوق اهل اليمن.

۱۷۵۵﴿ابن وہب نے حنظلہ سے، وہ طاؤس سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: اَے یمن والو! نکل جاؤ رَسّی کے کٹ جانے سے پہلے، اور اِس سے پہلے کہ تمہارا زادِراہ ٹڈیوں کے سوا کچھ نہ ہو! میں نے وہ پہاڑ دیکھا ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اُس سے آگ نکلے گی جو یمن والوں کو ہنکائے گی۔

✿ ✿ ✿

۱۷۵۶. حدثنا ابن وهب عن اسحاق بن يحيى التيمي عن معبد خالد الجدلي قال أنا

سمعت أبا سريحة الغفاري صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يحشر رجلان من مزينة هما آخر الناس [illegible]
[illegible] يقبلان من
جبل قد تسورا حتى يأتيا معالم الناس فيجدان الأرض وحوشا حتى يأتيا المدينة فإذا بلغا أدنى المدينة، قالا أين الناس فلا يريا أحدا، فيقول أحدهما لصاحبه الناس في دورهم فيدخلان الدور فإذا ليس فيها أحد وإذا على الفرش الثعالب والسنانير فيقولان أين الناس؟ فيقول أحدهما الناس في المسجد فيأتيان المسجد فلا يجدان فيه أحدا فيقولان أين الناس؟ فيقول أحدهما لصاحبه أراهم في السوق شغلتهم الأسواق فيخرجان حتى يأتيا السوق فلا يجدان فيه أحدا فينطلقان حتى يأتيا الثنية فاذا عليها ملكان فيأخذان بأرجلهما فيسحبانهما الى أرض المحشر فهما آخر الناس حشرا.

۱۷۵۶﴾ ابن وہب نے، اِسحٰق بن یحییٰ التیمی سے، انہوں نے معبد خالد الجدلی سے، وہ ابو سریحہ الغفاری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ قبیلۂ مُزینہ کے دو آدمی جمع کیے جائیں گے، اور یہ لوگوں میں سب سے آخر میں جمع کیے جائیں گے، یہ دونوں پہاڑ کی سے طرف آئیں گے جس میں یہ دونوں چھپے ہوں گے، یہ دونوں لوگوں کے قدموں کے نشانات پر آئیں گے، یہ دونوں زمین کو اور وحشی جانوروں کو پائیں گے، حتی کہ یہ دونوں مدینہ پہنچ جائیں گے۔ جب یہ دونوں مدینہ کے قریب پہنچ جائیں گے۔ تو کہیں گے کہ لوگ کہاں گئے؟ اُنہیں کوئی بھی نظر نہ آئے گا، اُن میں سے ایک اپنے ساتھی سے کہے گا کہ لوگ اپنے گھروں میں ہوں گے! وہ دونوں گھروں میں داخل ہو جائیں گے تو وہاں پر بھی کوئی نہ ہوگا، اور بستر پر لومڑی اور دیگر جانور ہوں گے، یہ دونوں کہیں گے کہ لوگ کہاں گئے؟ اُن میں سے ایک کہے گا کہ شاید لوگ مسجد میں ہوں! پھر یہ دونوں مسجد میں آئیں گے تو وہاں پر بھی کسی کو نہ پائیں گے، یہ دونوں کہیں گے کہ لوگ کہاں گئے! اُن میں سے ایک اپنے ساتھی کہے گا کہ میرا خیال ہے کہ وہ بازار میں ہوں گے! بازار نے اُنہیں مصروف کر رکھا ہوگا! پھر یہ دونوں بازار کی طرف نکلیں گے اُس میں بھی کسی کو نہ پائیں گے، پھر یہ دونوں چلیں گے حتی کہ ''ثنیۃ'' پہنچ جائیں گے، تو وہاں پر دو فرشتے ہوں گے وہ اِنہیں ٹانگوں سے پکڑیں گے اور اِنہیں گھسیٹتے ہوئے اکٹھے ہونے والی جگہ (شام) تک پہنچا دیں گے، اس طرح یہ دونوں لوگوں میں سے سب سے آخر میں جمع کیے جائیں گے۔

۞ ۞ ۞

۱۷۵۷. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن عقيل عن ابن شهاب عن ابن المسيب عن أبي هريرة رضى الله عنه عن النبي ﷺ قال آخر من يحشر راعيان من مزينة يريدان المدينة ينعقان بغنمهما فيجدان وحوشا حتى اذا بلغا ثنية الوداع جرا على وجوههما.

۱۷۵۷﴾ ابن وہب نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے عَقیل سے، انہوں نے اِبن شہاب سے، انہوں نے اِبن میتب سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: سب سے آخر میں قبیلۂ

مُزینہ کے دو چرواہے جمع کیے جائیں گے، وہ دونوں مدینہ کے اِرادے سے چلیں گے اور اپنی بکریوں کو چھوڑ دیں گے مگر وہ مدینہ میں وَحشی جانوروں کو پائیں گے، جب وہ "ثنیۃ الوداع" میں پہنچیں گے تو اُنہیں چہروں کے بَل گھسیٹ کر لے جایا جائے گا۔

○ ○ ○

۱۷۵۸. حدثنا يحيى بن سليم الطائفى عن المياح أبي العلاء عن شهر بن حوشب قال ذهبت إلى بيت المقدس زمن مات معاوية وبويع ليزيد فهجرت فأخذت مكانا قريبا من نوف البكالي فاذا رجل ضخم أبيض فاسد العينين عليه خميصة يتخطى رقاب الناس حتى قعد بين يدي نوف، فقلت من هذا؟ قالوا عبدالله بن عمرو بن العاص فكف نوف عن الحديث فقال له نوف أقسمت عليک إلا ما حدثتنا حديثا سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال نعم خرج علينا رسول الله عليه وسلم فقال ليهاجرن الناس هجرة بعد هجرة الى مهاجر إبراهيم عليه السلام ولا تقوم الساعة الى على شرار الناس على قوم تقذرهم روح الله وترفضهم أرضوهم وتحشرهم النار مع القردة والخنازير تنزل حيث نزلوا وتقيل حيث قالوا وتبيت حيث باتوا ولها ما سقط منهم.

۱۷۵۸﴾ یحییٰ بن سُلیم الطائفی نے المیاح ابو العلاء سے روایت کی ہے کہ شہر بن حوشب کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں جب یزید کے لئے بیعت لی جارہی تھی تو مَیں ہجرت کر کے بیت المقدس چلا گیا، مَیں نوف البکالی کے قریب بیٹھا ہوا تھا۔ اِسی اِثناء میں ایک بھاری بھر کم سُفید رنگ اور خراب آنکھوں والا شخص آیا، اُس پر چادر تھی وہ لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا نوف کے سامنے آ کر بیٹھ گیا۔ مَیں نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، نوف اپنی بات کرنے سے رُک گیا، اور نوف نے اُس سے کہا کہ مَیں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تُو ہمیں وہ حدیث سُنا جو تو نے رسول اللہ ﷺ سے سُنی ہو؟ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ٹھیک ہے، نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور اِرشاد فرمانے لگے کہ ضرور لوگ اِس ہجرت کے بعد ایک اور ہجرت کریں گے جو حضرت اِبراہیم علیہ السلام کی ہجرت کی جگہ کی طرف ہوگی۔ اور قیامت قائم نہ ہوگی مگر شریر لوگوں پر، ایسی قوم پر جنہیں اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہوگا اور جنہیں اُن کی زمین جُدا کرتی ہوگی، اور جن کو آگ بندروں اور خنزیروں کے ساتھ جمع کرے گی، جہاں وہ پڑاؤ ڈالیں گے تو وہ آگ بھی پڑاؤ ڈالے گی جہاں وہ آرام کریں گے تو وہ آگ بھی آرام کرے گی، جہاں وہ رات گزاریں گے تو وہاں آگ بھی رات گزارے گی، اور جو اُن میں سے گرے گا تو وہ آگ کا حصہ بنے گا۔

○ ○ ○

۱۷۵۹. حدثنا ابن عيينة عن ابن طاوس عن أبيه قال قال معاذ بن جبل اخرجوا من اليمن قبل انقطاع الحبل يعني الطريق وقبل أن لا يكون لكم زاد إلا الجراد وقبل أن تحشر كم نار الى الشام.

١٧٥٩۔ ابن عُیینہ نے ابن طاؤس سے، انہوں نے طاؤس سے روایت کی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: راستہ بند ہو جانے سے پہلے یمن سے نکلو، اور اس سے پہلے کہ تمہارا زادِ راہ ٹڈیاں ہوں، اور اس سے پہلے کہ آگ تمہیں شام کی طرف اکٹھے کرے۔

٭…٭…٭

١٧٦٠. حدثنا ابن عيينة عن عبيد بن الحسن عن عبدالله بن معقل قال أراد ابن لعبدالله بن سلام الغزو فقال له يا بنى لا تفجعني بنفسک فإن صريخ الشام سيأتي كل مؤمن

١٧٦٠۔ ابن عُیینہ نے، عبید بن حسن سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن معقل کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے بیٹے نے جہاد کا ارادہ کیا تو حضرت عبداللہؓ نے اُس سے کہا کہ اے میرے بیٹے تُو اپنی ذات کے ذریعہ سے مجھے تکلیف نہ دے! بے شک شام کی چیخ ہر مؤمن کے پاس آ جائے گی۔

٭…٭…٭

١٧٦١. حدثنا ابن عبدالوارث عن حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن رجل عن أبي هريرة قال تخرج نار من المشرق وأخرى من قبل المغرب تحشران الناس بين أيديهم القردة يسيران بالنهار ويكمنان بالليل حتى يجتمعا بجسر منبج.

١٧٦١۔ ابن عبدالوارث نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے علی بن زید سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: ایک آگ مشرق کی طرف سے نکلے گی اور دوسری مغرب کی طرف سے نکلے گی اور یہ دونوں لوگوں کو جمع کریں گی، وہ اُن کے سامنے بندر ہوں گے، یہ دونوں آگیں دن کو چلیں گی اور رات کو چھپ جائیں گی، یہاں تک کہ یہ دونوں ''مَنْبِج'' کے پُل پر اکٹھی ہو جائیں گی۔

٭…٭…٭

١٧٦٢. حدثنا ابن عبدالوارث عن حماد بن سلمة عن الجريري عن أبي المثنى عن أبي أمامة قال لا تقوم الساعة حتى يتحول خيار أهل العراق الى الشام وشرار أهل الشام الى العراق وقال النبي صلى الله عليه وسلم عليكم بالشام

١٧٦٢۔ ابن عبدالوارث نے، حماد بن سلمہ سے، انہوں نے الجریری سے، انہوں نے ابو المثنیٰ سے روایت کی ہے کہ ابو اُمامہ فرماتے ہیں کہ: قیامت قائم نہ ہوگی جب تک عراق کے اچھے لوگ شام منتقل نہ ہو جائیں اور شام کے بُرے لوگ عراق منتقل نہ ہو جائیں۔ اور نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ تم پر لازم ہے کہ شام چلے جاؤ۔

٭…٭…٭

١٧٦٣. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن ابن طاوس عن أبيه قال قال معاذ بن جبل اخرجوا من اليمن قبل ثلاث خروج النار وقبل انقطاع الحبل وقبل أن لا يكون لأهلها زاد الا الجراد قال طاوس وتخرج نار من اليمن تسوق الناس تغدو وتروح وتدلج

۱۷۶۳۔ عبدالرزاق نے، معمر سے، انہوں نے اِبن طاؤس سے، انہوں نے طاؤس سے روایت کی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: تین (3) چیزوں سے پہلے یمن سے نکل جاؤ، آگ کے نکلنے سے پہلے اور راستہ کے بند ہونے سے پہلے، اور اِس سے پہلے کہ یمن والوں کا سوائے ٹڈیوں کے کوئی توشہ نہ رہے گا۔ طاؤس کہتے ہیں کہ یمن سے آگ نکلے گی جو لوگوں کو ہنکائے گی، اُن کے ساتھ صبح اور شام چلے گی، اور مُلکِ شام میں داخل ہوگی۔

۞ ۞ ۞

۱۷۶۴. قال عبدالرزاق قال معمر قال الزهري تخرج نار من الحجاز تضيء أعناق الإبل ببصرى.

۱۷۶۴۔ عبدالرزاق نے معمر سے روایت کی ہے کہ علامہ زُہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حجاز سے آگ نکلے گی جس کی روشنی میں بصریٰ کے اُونٹوں کی گردنیں روشن ہوں گی۔

۞ ۞ ۞

۱۷۶۵. قال معمر وحدثنا قتادة عن شهر بن حوشب قال سمعت عبدالله بن عمرو وهو عند نوف يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انها ستكون هجرة بعد هجرة لخيار الناس إلى مهاجر ابراهيم عليه السلام وحتى لايبقى في الأرض إلا شرار أهلها تلفظهم أرضوهم وتقذرهم نفس الله تعالى تحشرهم نار مع القردة والخنازير تبيت معهم اذا باتوا وتقيل اذا قالوا وتأكل من تخلف.

۱۷۶۵۔ معمر نے قتادہ سے، انہوں نے شہر بن حوشب سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عمرو نے نوف کے پاس کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: عنقریب ہجرت کے بعد ایک اور ہجرت بھی ہے، نیک لوگ حضرت اِبراہیم علیہ السلام کی ہجرت کی جگہ کی طرف جائیں گے، اور زمین پر شریر لوگ باقی رہیں گے۔ اُنہیں اُن کی زمین پھینکے گی، اور اُنہیں اللہ تعالیٰ کی ذات ناپسند کرے گی، اُنہیں بندروں اور خنزیروں کے ساتھ آگ جمع کرے گی، جب وہ رات گواریں گے تو یہ اُن کے ساتھ رات گوارے گی، اور جب وہ قیلولہ کریں گے تو یہ اُن کے ساتھ قیلولہ کرے گی، اور جو پیچھے رہ جائیں گے تو وہ اُنہیں کھا جائے گی۔

۞ ۞ ۞

۱۷۶۶. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن الزهري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لتتركون المدينة خير ما كانت لا يغشاها الا العواف والطير والسباع وآخر من يحشر راعيان من مزينة فينعقان بغنمهما فيجدانها وحشا حتى اذا أتيا ثنية الوداع حشرا على وجوههما.

۱۷۶۶۔ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے زُہری سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ تم لوگ مدینہ اُس سے بہتر حالت میں جس میں وہ تھا چھوڑ دو گے، اور اُس میں حشرات الارض رہیں گے، اور پرندے اور دَرندے، جو سب

سے آخر میں جمع کئے جائیں گے وہ قبیلۂ مُزَیْنَہ کے دو چرواہے ہوں گے، وہ دونوں اپنی بکریوں کو پیچھے چھوڑ کر مدینہ میں آئیں گے اور وہاں پر وَحشی جانوروں کو دیکھیں گے، جب وہ "ثنیۃ الوداع" پہنچیں گے تو وہ چہروں کے بَل جمع کئے جائیں گے۔

۞ ۞ ۞

۱۷۶۷. حدثنا جرير بن عبدالحميد عن ليث بن أبي سليم عن شهر بن حوشب عن عبدالله عمرو رضي الله عنهما قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انها ستكون هجرة بعد هجرة حتى يهاجر الناس إلى مهاجر إبراهيم عليه السلام حتى لا يبقى على الأرض إلا شرار أهلها تقذرهم روح الله تعالى وتلفظهم أرضوهم وتحشرهم نار من عدن مع القردة والخنازير تبيت معهم أينما باتوا وتقيل معهم أينما قالوا ولها ما سقط منهم.

۱۷۶۷۔ جریر بن عبدالحمید نے لیث بن ابوسلیم سے، انہوں نے شہر بن حوشب سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشادفرمایا ہے کہ: ہجرت کے بعد ہجرت ہوگی، یہاں تک لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت کی جگہ کی طرف ہجرت کریں گے۔ زمین پر اُس کے شریر لوگوں کے سوا کوئی باقی نہ رہے گا، اُنہیں اللہ تعالیٰ کی ذات ناپسند کرے گی، اور اُنہیں اُن کی زمین پھینکے گی، اور اُنہیں آگ جمع کرے گی، جو آگ عدن سے بندروں اور خنزیروں کے ساتھ نکلی ہوئی ہوگی جہاں وہ رات گُزاریں گے تو یہ بھی اُن کے ساتھ رات گُزارے گی اور جہاں وہ قیلولہ کریں گے تو یہ بھی اُن کے ساتھ قیلولہ کرے گی، اور جو اُن میں سے گرے گا تو وہ آگ کا حصہ ہوجائے گا۔

۞ ۞ ۞

۱۷۶۸. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال يكون نار أو دخان في المشرق أربعين ليلة

۱۷۶۸۔ حکم بن نافع نے، جراح سے روایت کی ہے کہ اَرطاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آگ یا دُھواں چالیس (40) راتوں تک ہوگا۔

۞ ۞ ۞

۱۷۶۹. حدثنا ابن المبارک عن سليمان التيمي عن أبي نضرة عن ابن عباس قال ينادي مناد من بين يدي الساعة يا أيها الناس أتتكم الساعة فيسمعه الأحياء والأموات

۱۷۶۹۔ ابن مبارک نے سلیمان تیمی سے، انہوں نے ابونضرہ سے روایت کی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: ایک آواز دینے والا قیامت سے پہلے آواز دے گا کہ اَے لوگو! تم پر قیامت آچکی، اُسے مُردہ اور زندہ سب سُن لیں گے۔

۞ ۞ ۞

قیامت کی علامات

ما يكون من علامات الساعة

۱۷۷۰. حدثنا ابن المبارک عن هشام عن الحسن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما مثلي ومثلكم ومثل الساعة كقوم خافوا عدوا فبعثوا رئية لهم فلما قاربهم إذا هم بنواصي الخيل فخشي أن يسقبه العدو الى أصحابه فلمع بثوبه ونادي يا صاحباه وإن الساعة كادت تسبقني اليكم.

۱۷۷۰۔ ابن مبارک نے ہشام سے روایت کی ہے کہ حسن فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: میری، تمہاری اور قیامت کی مثال اُس قوم کی طرح ہے جنہیں دُشمن کا اَندیشہ ہو، وہ اپنے ایک جاسوس دُشمنوں کی طرف بھیجیں جب وہ جاسوس اُن کے قریب جائے تو انہیں گھوڑوں پر تیار پائے، اُسے یہ اَندیشہ ہے کہ یہ دُشمن اُس کے ساتھیوں تک اُس سے پہلے پہنچ جائیں گے، تو وہ اپنے ساتھیوں کو کپڑا اہلا کر خبردار کرتا ہے اور آواز دیتا ہے کہ اَے میرے ساتھیو! اِسی طرح قیامت قریب ہے کہ مجھ سے پہلے تمہاری طرف سبقت کر جائے!

۞ ۞ ۞

۱۷۷۱. حدثنا ابن المبارک عن معمر عن علي بن زيد عن أبي نضرة عن أبي سعيد الخدري رضى الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال حين دنت الشمس للغروب ان ما مضى من دنياكم فيما بقي كما مضى من يومكم هذا فيما بقي منه

۱۷۷۱۔ ابن مبارک نے معمر سے، انہوں نے، علی بن زید سے، انہوں نے ابونضرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: سُورج غُروب ہونے کے قریب ہوا تو نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ جتنی دُنیا تمہاری گُزر چکی ہے تو آج کے دِن کے حساب سے اِتنی ہی دُنیا تمہاری آگے باقی ہے۔

۞ ۞ ۞

۱۷۷۲. حدثنا ابن المبارک عن عوف عن قسامة بن زهير قال بلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثلي ومثلكم ومثل الساعة كقوم خافوا العدود فبعثوا رئية لهم قريبة فلما أبصروا الرئية غارة القوم خاف ان هبط من موضعه يؤذن قومه أن تبدره الغاره الى قومه فلوى بثوبه في مكانه ونادى يا صاحباه.

۱۷۷۲۔ ابن مبارک نے عوف سے روایت کی ہے کہ قسامہ بن زُہیر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: میری، تمہاری اور قیامت کی مثال اُس قوم کی طرح ہے جنہیں دُشمن کا اَندیشہ ہو۔ وہ اپنے جاسوس کو اُن کی طرف بھیجے جب دُشمن اُس جاسوس کو دیکھ لیں تو وہ قوم پر حملہ کر دیں۔ اَب یہ جاسوس اپنے جگہ سے اُترنے پر ڈرے

کہ اپنی قوم کو اِطلاع کیسے کروں کہ دُشمن تو اُس کی قوم پر حملہ کرنے والے ہیں تو وہ اپنی جگہ ہی سے کپڑا ہلا کر آواز دے گا کہ میرے ساتھیو!۔

۱۷۷۳. حدثنا ابن المبارک عن ابن أبي خالد عن شبيل بن عوف قال أخبرني أبو جبير عن أشياخ الأنصار قالوا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث أنا والساعة هكذا وألصق بين أصبعيه السبابة والوسطى في نفس الساعة أو قال بسم الساعة

۱۷۷۳﴾ ابن مبارک نے ابن ابو خالد سے، انہوں نے شبیل بن عوف سے، انہوں نے ابو جبیر سے روایت کی ہے کہ انصار کے مشائخ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: مَیں اور قیامت اِس طرح ہیں اور آپ ﷺ نے اپنی تشہد کی اور درمیان والی اُنگلی آپس میں ملادی۔

۱۷۷۴. حدثنا ابن المبارک عن سفيان عن جعفر بن محمد عن أبيه عن جابر بن عبدالله رضی الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثت أنا والساعة كهاتين قال وكان إذا ذكر الساعة احمرت وجنتاه وعلا صوته واشتد غضبه كأنه نذير جيش صبحكم ومساكم

۱۷۷۴﴾ ابن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ نے، سُفیان رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے جعفر بن محمد سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: مَیں اور قیامت اِن دو اُنگلیوں کی طرح بھیجے گئے ہیں، اور آپ ﷺ جب قیامت کا ذکر کرتے تو آپ ﷺ کے رُخسار سُرخ ہوجاتے اور آواز بُلند ہو جاتی، اور جلال زیادہ ہوجاتا گویا کہ وہ لشکر کو ڈرانے والے ہیں کہ دُشمن صبح یا شام تم پر آ پہنچا ہے۔

۱۷۷۵. حدثنا ابن المبارک عن حماد بن سلمة عن أبي المهزم سمع أبا هريرة قال لتقومن الساعة على رجلين ميزانهما في أيديهما

۱۷۷۵﴾ ابن مبارک نے، حماد بن سلمہ سے، انہوں نے ابوالمہزم سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: ضرور قیامت قائم ہوگی دو آدمیوں پر (اِس حال میں کہ) اُن کے ترازو اُن کے ہاتھوں میں ہوں گے۔

۱۷۷۶. حدثنا نوح بن أبي مريم عن مقاتل بن حيان عن عكرمة عن ابن عباس رضی الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تقوم الساعة والرجلان قد نشرا بينهما الثوب فلا يتبايعانه ولا يطويانه حتى تقوم الساعة والرجل قد رفع لقمته فلا يضعها في فيه حتى تقوم الساعة والرجل قد لاط حوضه فلا يكرع فيه حتى تقوم الساعة ثم قرأ رسول

الله صلى الله عليه وسلم ولتأتينهم بغتة وهم لا يشعرون (العنكبوت)

۱۷۷۶﴾ نوح بن "ابو مریم" نے مقاتل بن حیان سے، انہوں نے عِکرمہ سے روایت کی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ قیامت قائم ہوجائے گی حالانکہ دو (2) آدمیوں نے اپنے درمیان کپڑا پھیلا رکھا ہوگا۔ اُنہوں نے ابھی اُسے بیچا نہ ہوگا اور نہ اُسے لپیٹا ہوگا کہ قیامت قائم ہوجائے گی، اور ایک آدمی نے لُقمہ اُٹھایا ہوگا اور ابھی تک اُس نے اپنے مُنہ میں نہ رکھا ہوگا کہ قیامت قائم ہوجائے گی، اور ایک آدمی نے حوض بنایا ہوگا ابھی تک اُس نے اس سے پانی نہ پیا ہوگا کہ قیامت قائم ہوجائے گی، پھر نبی کریم ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿لَتَأْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ﴾ (سورۂ عنکبوت)

○ ○ ○

۱۷۷۷. حدثنا ابن المبارک عن معمر عن محمد بن زياد سمع أبا هريرة يقول ان الساعة لتقوم على رجلين ينشران ثوبا يتبايعانه بينهما فتقوم الساعة عليهما.

۱۷۷۷﴾ ابن مبارک نے معمر سے، انہوں نے محمد بن زیاد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت دو آدمیوں پر قائم ہوگی اِس حال میں کہ اُنہوں نے بیچنے کے لئے درمیان میں کپڑا پھیلا رکھا ہوگا، تو اُن پر قیامت قائم ہوجائے گی۔

۱۷۷۸. حدثنا ابن المبارک عن خالد أبي العلاء عن عطية عن أبي سعيد الخدري رضى الله عنه النبي صلى الله عليه وسلم قال كيف أنعم وصاحب القرن قد التقم القرن واستمع بالأذن متى يؤمر بالنفخ فينفخ فثقل ذلک على أصحابه، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قولوا حسبنا الله ونعم الوكيل على الله توكلنا.

۱۷۷۸﴾ ابن مبارک نے خالد ابو العلاء سے، انہوں نے عطیہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: آدمی کیسے آرام سے رہ سکتا ہے حالانکہ صُور والے نے صُور مُنہ سے لگا رکھا ہے، اور کان کو متوجہ کر رکھا ہے، کہ کب اُسے صُور پھونکنے کا حکم ہو تو وہ صُور پھونک دے، یہ بات آپ ﷺ کے حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر بھاری لگی، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم کہو:

"حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا".

○ ○ ○

۱۷۷۹. حدثنا ابن المبارک عن التيمي عن أسلم عن بشر بن شغاف عن عبدالله بن عمرو قال قال أعرابي يا رسول الله ما الصور؟ قال قرن ينفخ فيه

۱۷۷۹﴾ ابن مبارک نے، تیمی سے، انہوں نے اسلم سے، انہوں نے بشر بن شغاف سے روایت کی ہے کہ

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: ایک دیہاتی نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ صُور کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سینگ ہے جس میں پھونک ماری جائے گی۔

٥ ٥ ٥

١٧٨٠. حدثنا ابن المبارک عن سفيان عن منصور وسليمان عن ابراهيم عن علقمة ان زلزلة الساعة شيء عظيم (الحج) قال قبل الساعة

١٧٨٠﴾ ابن مبارک نے سفیان سے، انہوں نے منصور اور سلیمان سے، انہوں نے ابراہیم سے روایت کی ہے کہ علقمہ فرماتے ہیں کہ:

﴿إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ﴾ (سورة الحج)

اس کا وقوع قیامت سے پہلے ہوگا۔

٥ ٥ ٥

١٧٨١. حدثنا ابن المبارک عن مالک بن مغول قال سمعت اسماعيل بن رجاء يحدث عن الشعبي قال لقي جبريل عيسى عليهما السلام، فقال له عيسى يا جبريل متى الساعة فانتفض في أجنحته ثم قال ما المسؤل عنها بأعلم من السائل ثقلت في السماوات والأرض لا تأتيكم الا بغتة (الأعراف) أو قال لا يجليها لوقتها الا هو (الأعراف) ثقلت في السموات

١٧٨١﴾ ابن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ نے مالک بن مغول رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے اسماعیل بن رجاء سے روایت کی ہے کہ شعبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی ملاقات حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہوئی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اُن سے پوچھا کہ اے جبرائیل (علیہ السلام) قیامت کب ہوگی؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اپنے پر جھاڑے اور کہنے لگا کہ جس سے پوچھا گیا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا، آسمان اور زمین اس بات سے بوجھل ہو چکے ہیں، قیامت اچانک آئے گی، اس کا وقت مقرر اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

٥ ٥ ٥

١٧٨٢. حدثنا ابن المبارک عن کهمس عن عبدالله بن بريده عن يحيى بن يعمر عن ابن عمر عن عمر رضى الله عنهما قال سأل رجل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الساعة فقال ما المسؤل عنها بأعلم من السائل قال فما أمارتها قال أن تلد الأمة ربتها أو ربها وأن ترى الحفاة العراة العالة رعاء الشاء يتطاولون في البنيان.

١٧٨٢﴾ ابن مبارک نے کَہمَس سے، انہوں نے عبداللہ بن بُریدہ سے، انہوں نے یحییٰ بن یَعمَر سے، انہوں نے، ابن عمر سے روایت کی ہے کہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے قیامت کے متعلق سوال کیا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس سے پوچھا جارہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا، اُس شخص نے کہا کہ قیامت کی

علامات کیا ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لونڈی اپنی مالکن کو یا فرمایا مالک کو جنے گی اور تُو ننگے پاؤں والے، ننگے جسم والے، فقیروں اور بکریوں کے چرواہوں کو دیکھے گا کہ وہ ایک دوسرے کے مقابلے میں اپنی عمارتوں پر فخر کر رہے ہیں۔

۱۷۸۳. حدثنا ابن عيينة عن الزهري عن عروة قال لم يزل النبي صلى الله عليه وسلم يسأل عن الساعة حتى نزلت فيم أنت من ذكراها إلى ربک منتهاها (النازعات) فانتهى.

۱۷۸۳﴾ ابن عُیینہ نے زُہری سے روایت کی ہے کہ عُروہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مسلسل قیامت کے متعلق پوچھتے رہے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی:

﴿فِيْمَا اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰهَا ۝ اِلٰى رَبِّکَ مُنْتَهٰهَا ۝﴾ (سورۃ النازعات)

تو آپ ﷺ پوچھنے سے رُک گئے۔

قیامت کی علامات میں سے سُورج کا مغرب کی طرف سے طُلُوع ہونا

علامات الساعة بعد طلوع الشمس من مغربها

۱۷۸۴. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن أبي الزبير عن جابر رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال قبل موته بشهر تسألوني عن الساعة وانما علمها عندالله

۱۷۸۴﴾ ابن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو زبیر سے روایت کی ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے فوت ہونے سے ایک مہینہ پہلے فرمایا کہ: تم مجھ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہو تو اُس کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

۞ ۞ ۞

۱۷۸۵. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة عن كثير بن مرة ويزيد بن شريح وعمر بن سليمان قالوا أخر طلوع الشمس من المغرب يوما واحدا قط وترفع الحفظة وتؤمر بأن لايكتبوا شيئا فاذا كان ذلک سجدوا لله وتستوحش الملائكة بحضور الساعة وتفزع الشمس والقمر وتحرس السماء حرسا شديدا لا يستطيع شيطان ولا جان أن يدنو وتستوحش الجن وتموج الجن والإنس والطير والوحش والسباع بعضها من بعض فتأتي الجن الخافقين والشياطين لتستمع فيرمون بشهب النار فلا يسمعون شيئا ويتغيرلون السماء وتهد الأرض وتنسف الجبال الا أربعة طور سينا والجودي وجبل لبنان وجبل ثابور الذي فوق طبرية فان الله تعالى نصبها روضة خضراء ذات شجر بين الجنة والنار عليها بناء اللؤلؤ والزبرجد والدر والياقوت فيجعل عرشه عليها ليدنن الخلق وان

رجل الملک صاحب الصور عند القلزم وإنه لينفخ النفخة الأولى فيصعق من في السماوات والأرض فيمكثون أربعين عاما وتنفطر السماء وتناثر نجومها ويرسل الله ماء الحياة فينبت البشر وان كل بشر منهم لعلى مثل عين الجرادة من عجب الذنب وعلى الدرة التي في السرة وقال قال عبدالله بن عمرو فيفخ النفخة الأخرى من عند باب مدين الغربي فاذا هم قيام ينظرون يبعثون في دخن وظلمة، قال وقال أبو الدرداء فمن كان له عمل صالح يفرح عند الدخن والظلمة حتى يصير في رخاء ويقسم النور بين الناس على قدر الأعمال.

۱۷۸۵ حکم بن نافع نے، جراح سے، انہوں نے ارطاۃ سے روایت کی ہے کہ کثیر بن مُرّہ اور یزید بن شُریح اور عمر بن سلیمان فرماتے ہیں کہ سب سے آخر میں سُورج مغرب سے طُلوع ہوگا وہ صرف ایک ہی دِن ہوگا، حفاظت کرنے والے فرشتے چلے جائیں گے، اور حکم دیدیا جائے گا کہ اَب کچھ نہ لکھا جائے، جب یہ حالت ہوگی تو سب کے سب اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز ہوجائیں گے، اور فرشتے قیامت کے آنے کی وجہ سے گھبرائے ہوں گے، اور سُورج اور چاند ڈر رہے ہوں گے، اور آسمان کی بہت سخت چوکیداری کی جائے گی، کوئی شیطان اور جن اس بات کی طاقت نہ رکھے گا کہ اُس کے قریب ہوجائے، جنّات بھی گھبرائے ہوئے ہوں گے، جنّات، اِنسان پرندے، وَحشی جانور اور دَرندے ایک دوسرے سے جا ملیں گے، جنّات اُچک لینے والے شیطان کے پاس آئیں گے تاکہ وہ کچھ سُنیں، اُنہیں آگ کے شُعلوں سے مارا جائے گا، وہ کچھ بھی سُن نہ پائیں گے، اور آسمان کا رنگ مُتغیر ہوجائے گا، زَمین کانپنا شروع ہوجائے گی، اور پہاڑ اُڑنے لگ جائیں گے سِوائے چار 4 پہاڑوں کے، طُورِ سینا، جُودی، جَبلِ لُبنان اور جَبلِ ثابور، (جو کہ طِبریہ کے اُوپر ہے) اللہ تعالیٰ اُسے سبز روضہ بنائیں گے جو دَرختوں والا ہوگا، وہ جنت اور جہنم کے درمیان ہوگا، اُس پر لُؤلُو زَبرجد، دُر اَور یاقوت کی عمارتیں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ اپنا عرش اس پر رکھے گا تاکہ مخلوق کی قریب ہوجائیں، صُور والے فرشتے کی ٹانگیں قُلزم کے پاس ہوں گی۔ جب پہلا صُور پھونکے گا تو جو کوئی آسمانوں اور زَمین میں ہوں گے وہ سب بے ہوش ہوجائیں گے، اور چالیس (40) سال تک اِسی حالت میں رہیں گے۔ آسمان پھٹ جائے گا اور ستارے جھڑنے لگیں گے۔ اللہ تعالیٰ حیات کے پانی کو بھیجے گا، جس سے اِنسان ٹِڈّی کی آنکھ کے برابر اُگیں گے، اور اُس کی پیدائش ریڑھ کی اُس باریک ہڈّی سے ہوگی جو نیچے کی سمت ہوتی ہے، اور اُن ذرات سے ہوگی جو ناف کے اَندر ہوتے ہیں، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مدین کے مغربی دَروازے کے پاس دُوسرا صُور پھونکا جائے گا، تو وہ کھڑے ہو جائیں گے، دیکھیں گے اُنہیں دوبارہ دھوئیں اور اندھیرے میں زِندہ کیا جائے گا۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جس آدمی کے پاس نیک اعمال ہوں گے تو وہ اُس دُھوئیں اور اَندھیرے میں خوش ہوگا اور آرام میں ہوجائے گا، اور روشنی لوگوں کے درمیان اُن کے اَعمال کے حساب سے تقسیم کردی جائے گی۔

✿ ✿ ✿

۱۷۸۶۔ حدثنا عبدالملک بن الصباح عن بكار عن وهب بن منبه قال إذا كان عند قيام

الساعة خرجت جبال البحر إلى البر ووقعت جبال البر في البحر وخروج البحر ففاض على الأرض ولم يبق على وجه الأرض بنيان ولا جبل الا انهدم وخر وانتثرت النجوم وتغيرت السماء وتشققت الأرض خوفا من قيام الساعة ثم تقوم الساعة.

۱۷۸۶: عبدالملک بن صباح نے بکار سے روایت کی ہے کہ وہب بن منبہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب قیامت قائم ہوگی تو خشکی کے پہاڑ سمندروں میں اور سمندروں کے پہاڑ خشکی پر آجائیں گے۔ سمندر نکل آئیں گے، اور وہ زمین پر بہیں گے۔ زمین پر کوئی بھی عمارت اور پہاڑ باقی نہ رہے گا مگر یہ کہ وہ منہدم ہوجائے گا۔ گرجائے گا۔ ستارے جھڑنے لگیں گے۔ آسمان متغیر ہوجائے گا، اور زمین قیامت قائم ہونے کے ڈر سے پھٹ جائے گی، پھر قیامت قائم ہوجائے گی۔

✿ ✿ ✿

۱۷۸۷. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن أبي الزبير عن جابر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل موته بشهر أقسم بالله ما على الأرض نفس منفوسة اليوم يأتي عليها مئة سنة.

۱۷۸۷: ابن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں ابوالزبیر سے روایت کی ہے کہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے فوت ہونے سے ایک ماہ پہلے فرمایا کہ: میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ آج کے دن زمین پر جو بھی سانس لینے والے انسان موجود ہیں اُن میں سے سو(100) سال کے بعد کوئی بھی موجود نہیں رہے گا۔

✿ ✿ ✿

۱۷۸۸. حدثنا بقية بن الوليد عن أبي بكر عن راشد بن سعد عن سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اني لأرجو أن لا تعجز أمتي عند ربي ان يؤخرهم نصف يوم فقيل لسعد كم نصف؟ يوم قال خمس سنة.

۱۷۸۸: بقیہ بن ولید رحمہ اللہ تعالیٰ نے، ابوبکر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے راشد بن سعد سے روایت کی ہے کہ سعد بن ابو وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: میں اُمید رکھتا ہوں کہ میری اُمّت میرے رَبّ کے ہاں اِس بات سے عاجز نہ ہوگی وہ اُنہیں آدھے دِن کی ڈھیل دیدے۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ آدھا دِن کِتنا ہے؟ تو حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پانچ سو(500) سال۔

✿ ✿ ✿

۱۷۸۹. حدثنا بقية عن صفوان عن شريح بن عبيد عن جبير ابن نفير قال أكثروا اليهود وغيرهم على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم في السؤال عن الساعة فأتاه جبريل عليه السلام فقال يا جبريل قد اكثر علي اليهود وغيرهم في السؤال عن الساعة، فقال ما المسؤل عنها بأعلم من السائل

۱۷۸۹ بقیہ نے، صفوان سے، انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ جبیر ابن نفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک [illegible] نے رسول اللہ ﷺ سے [illegible] قیامت کے متعلق بہت زیادہ پوچھا گیا، حضرت جبرائیل علیہ السلام جب حضور ﷺ کے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ اَے جبرائیل (علیہ السلام)! یہود وغیرہ قیامت کے متعلق مجھ سے بہت پوچھتے ہیں، حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ جس سے پوچھا جارہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔

✿...✿...✿

۱۷۹۰. حدثنا بقية عن صفوان وأبو المغيرة قال حدثني الفرج الكلاعي سمع أبا ضمرة الكلاعي يقول ليبيتن أهل هذه المدينة ثم ليصبحن يعني حمص فيخرج خارج من باب الشرقي فلا يرى سنير فيكذب نفسه فيؤذن أهلها فيخرجون فينظرون إلى ما نظر إليه فاذا هم بلبنان مكانه وإذا سنير قد زال عن مكانه فيمكثون ما شا ء الله يومهم ذلك حتى يأتيهم آت من قبل جوارين فيقول مر بنا سنير أمس سائرا منطلقا به ما ندري أين سلك به ويقال إنه وتد من أوتاد جهنم

۱۷۹۰ بقیہ نے صفوان اور ابوالمغیر ہ سے، انہوں نے الفرج کلاعی سے روایت کی ہے کہ ابوالضمر ہ فرماتے ہیں کہ اِس شہر یعنی حمص والے رات گزاریں گے اور صبح کریں گے تو تم میں سے ایک نکلنے والا ایک مشرقی دروازے سے نکلے گا، تو وہ مقامِ سَنِیر کو اس کی جگہ پر نہیں دیکھے گا مگر اُسے اپنا وَہم سمجھے گا، وہ حمص والوں کو اِطلاع دے گا تو وہ بھی نکلیں گے تو وہ بھی دیکھیں گے جس کی طرف وہ دیکھ رہا ہے، تو وہ اپنی جگہ کو لبنان میں پائیں گے، اور مقامِ سَنِیر اپنی جگہ سے جاچکا ہوگا، وہ اِس حالت میں جیسے اللہ تعالیٰ چاہے اُس دِن تک رہیں گے یہاں تک کہ اُن کے پڑوسیوں میں سے کوئی اُن کے پاس آئے گا تو وہ اُنہیں کہے گا کہ سَنِیر گزشتہ دِن ہمارے یہاں سے جارہا تھا، ہمیں نہیں معلوم کہ وہ کہاں گیا، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ جہنم کے کیلوں میں سے ایک کیل ہے۔

✿...✿...✿

۱۷۹۱. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عن شيخ له عن وهب ابن منبه قال بعد الدابة السابعة أن يبعث الله ملائكة على خيل بلق تطيربين السماء والأرض تبقى الأرض ومن عليها ومن فيها والآية الثامنة لا يبقى على الأرض شجرة الا بكت دما والتاسعة أنه لا يبقى على الأرض شجرة الا رنت رنين النساء والعاشرة طلوع الشمس من مغربها

۱۷۹۱ ابوالمغیر ہ نے، ابن عیاش سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ وہب ابن مُنبہ فرماتے ہیں کہ ''دابۃ'' کے بعد ساتویں نشانی یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو چتکبرے گھوڑے پر بھیجیں گے جو آسمان اور زمین کے درمیان اُڑتا ہوگا زمین اور جو اُس پر ہے اور جو اُس میں ہے باقی رہے گا۔ اور آٹھویں نشانی یہ ہے کہ زمین پر کوئی درخت باقی نہ رہے گا مگر وہ خون کے آنسو روئے گا۔ نویں علامت یہ ہے کہ زمین پر کوئی چٹان باقی نہ رہے گی مگر وہ عورتوں کی طرح بین کرے گی، اور دسویں علامت یہ ہے کہ سُورج مغرب سے طلوع ہوجائے گا۔

✿...✿...✿

۱۷۹۲. حدثنا عبدالصمد بن عبدالوارث عن حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن العريان بن الهيثم قال وفدت مع أبي الى يزيد بن معاوية فسمعت عبدالله بن عمرو فقلت له تزعم أنه تقوم الساعة على رأس السبعين، فقال انهم يكذبون علي ليس هكذا قلت ولكني قلت لا تكون السبعين الا كان عندها شدائد وأمور عظام

۱۷۹۲﴾ عبدالصمد بن عبدالوارث نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے علی بن زید سے روایت کی ہے کہ عریان بن ہیثم فرماتے ہیں کہ: میں اپنے والد کے ساتھ یزید بن معاویہ کے پاس گیا تو میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ یہ گمان کرتے ہیں کہ قیامت ستر (70) ہجری کو آجائے گی؟ تو انہوں نے کہا کہ لوگوں نے مجھ پر جھوٹ باندھا ہے، میں نے اس طرح نہیں کہا تھا، بلکہ میں نے کہا تھا کہ ستر (70) ہجری میں سختیاں ہوں گی اور بڑے بڑے معاملات پیش آئیں گے۔

۱۷۹۳. حدثنا ابن وهب عن عبدالله بن عمر عن سعد بن سعيد الأنصاري عن أنس بن مالک رضی الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى تكون السنة كالشهر والشهر كالجمعة والجمعة كاليوم كاضطرام النار

۱۷۹۳﴾ ابن وہب نے عبداللہ بن عمر سے، انہوں نے سعد بن سعید انصاری سے روایت کی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ سال مہینہ کی طرح، اور مہینہ ہفتہ کی طرح، ہفتہ ایک دن کی طرح اور ایک دن آگ جلانے کی دیر کے برابر ہو جائے گا۔

۱۷۹۴. حدثنا ابن وهب عن عمرو بن الحارث عن سعيد بن أبي هلال عن عياش بن عبدالله بن معبد عن أبي معبد مولى ابن عباس عن أبي هريرة قال لا تقوم الساعة حتى يتسافد الناس في الطريق كما يتسافد الدواب يستغني الرجال بالرجال والنساء بالنساء أتدرون ما التساحق؟ قالوا لا، قال تركب المرأة المرأة ثم تسحقها.

۱۷۹۴﴾ ابن وہب نے عمرو ابن حارث سے، انہوں نے سعید بن ابو ہلال سے، انہوں نے عیاش بن عبداللہ سے، انہوں نے ابو معبد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت قائم ہونے سے پہلے لوگ راستوں میں اس طرح بدکاریاں کریں گے جیسے جانور خواہش پورا کرتے ہیں، مرد مردوں کے ساتھ اور عورتیں عورتوں کے ساتھ خواہش پوری کریں گی، کیا تم لوگ جانتے ہو کہ "تَسَاحُق" کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ نہیں! فرمایا کہ عورت عورت پر سوار ہو جائے اور اُس سے اپنی خواہش پوری کرے۔

۱۷۹۵. حدثنا ابن وهب عن يحيى بن أيوب عن أبي الحارث الكوفي عن سعيد بن مسروق قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تغور المياه كلها وترجع إلى أما كنها إلا

نهر الأردن ونيل مصر.

١٧٩٥ ابن وہب نے یحییٰ بن ایوب سے انہوں نے ابوالحارث الکوفی سے روایت کی ہے کہ کعب بن سراق

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: ہر جگہ کا پانی زمین کے اَندر چلا جائے گا، اور اپنی جگہوں کی طرف لوٹ جائے گا، البتہ اُردن اور نیل کے دریا بہتے رہیں گے۔

○ ○ ○

١٧٩٦. حدثنا يحيى بن سليم الطائفي عن الحجاج بن فرافصة عن مكحول قال قال أعرابي يا رسول الله متى الساعة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما المسؤل عنها بأعلم من السائل ولكن أشراطها تقارب الأسواق ومطر ولا نبات وظهور الغيبة وظهور أولاد الغية والتعظيم لرب المال وعلو أصوات الفساق في المساجد وظهور أهل المنكر على أهل المعروف فمن أدرک ذلک الزمان فليرغ بدينه وليكن حلسا من أحلاس بيته.

١٧٩٦ یحییٰ بن سُلیم الطائفی نے حجاج بن فرافصۃ سے روایت کی ہے کہ مکحول کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے کہا کہ اَے اللہ کے رسول ﷺ! قیامت کب آئے گی؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ جس سے پوچھا جا رہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا، لیکن اُس کی علامات یہ ہیں کہ بازار قریب ہو جائیں گے، بارش ہوگی لیکن پودے نہیں اُگیں گے، غیبت ظاہر ہو جائے گی، زانیہ کی اَولاد ظاہر ہو جائے گی، مالدار کی عزّت کی جائے گی، فاسقوں کی آوازیں مسجدوں میں بلند ہوں گے، بدکار لوگ نیک لوگوں پر غالب آجائیں گے، جو شخص یہ زمانہ پالے تو وہ اپنے دِین کی حفاظت کرے، اور اپنے گھروں کے اندر ٹاٹ کی طرح ٹکا رہے۔

○ ○ ○

١٧٩٧. حدثنا مروان الفزاري عن زياد بن المنذر الثقفي حدثني نافع الهمداني عن الحارث الأعور قال قال عبدالله بن مسعود اذا رأيت الناس قد أماتوا الصلاة وأضاعوا الأمانة واستحلوا الكذب وأكثروا الحلف وأكلوا الربا وأخذوا الرشى وشيدوا البناء واتبعوا الهوى وباعوا الدين بالدنيا فالنجا ثم النجا ثكلتک أمک.

١٧٩٧ مروان الفزاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے، زیاد بن مُنذر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے نافع الہمدانی رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حارث الاعور سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب تُو لوگوں کو دیکھے کہ وہ نمازیں قضا کر رہے ہیں، اَمانتوں کو ضائع کر رہے ہیں، جھوٹ کو حلال سمجھتے ہیں، بہت زیادہ قسمیں کھاتے ہیں، سُود کھاتے ہیں، رِشوت لیتے ہیں، پختہ عمارتیں بناتے ہیں، خواہشات کی پیروی کرتے ہیں، دِین کو دُنیا کے عوض بیچتے ہیں، تو کنارہ کشی اِختیار کر لینا! تو کِنارہ کشی اِختیار کر لینا! تیری ماں تجھے روئے!

○ ○ ○

١٧٩٨. حدثنا عبدالرزاق عن سفيان عن منصور عن عامر عن عائشة قالت إذا خرجت

أول الآيات طرحت الأقلام وحبست الحفظة وشهدت الأجساد على الأعمال.

۱۷۹۸﴿عبدالرزاق نے سفیان سے، انہوں نے منصور سے، انہوں نے عامر سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں جب قیامت کی ابتدائی علامتیں ظاہر ہو جائیں گی تو قلم پھینک دیئے جائیں گے، اور حفاظت کرنے والے فرشتے روک دیئے جائیں گے، اور جسموں کو اعمال پر گواہ بنایا جائے گا۔

۱۷۹۹. حدثنا عبدة بن سليمان عن عثمان بن حكيم عن أبي أمامة بن سهل قال سمعت عبدالله بن عمرو يقول لا تقوم الساعة حتى يتسافد الناس في الطريق تسافد الحمير

۱۷۹۹﴿عبدۃ بن سلیمان نے عثمان بن حکیم سے، انہوں نے ابو اُمامۃ بن سہل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: قیامت قائم نہ ہوگی جب تک لوگ راستوں میں ایسے بدکاری کریں جیسے گدھے بدکاری کرتے ہیں۔

۱۸۰۰. حدثنا ابن عبدالوارث عن حماد بن سلمة عن أبي هارون العبدي قال قيل لنوف إن عبدالله بن عمرو يقول لا يلبث الناس بعد التسعين الا قليلا فقال نوف إني لأجدهم يعيشون بعد ذلک زمانا طويلا ولكن عامة المعيشة تكون بالشام. قيل الكوفة والبصرة؟ قال هي محدثة

۱۸۰۰﴿ابن عبدالوارث نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے ابو ہارون العبدی سے روایت کی ہے کہ نوف سے کہا گیا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگ نوے (90) ہجری کے بعد بہت کم باقی رہیں گے، نوف نے کہا کہ میں پاتا ہوں کہ وہ نوے (90) کے بعد بھی طویل زمانہ تک رہیں گے لیکن عام طور پر زندگی شام میں ہوگی، کسی نے کہا کہ کوفہ اور بصرہ میں؟ فرمایا کہ وہ تو نئے بنے ہیں۔

۱۸۰۱. قال حماد عن حجاج الأسود عن شهر بن حوشب عن النبي صلى الله عليه وسلم يوشک أن يخرج الرجل من بيته فتخبره عصاه وسوطه بما أحدث أهله في بيته

۱۸۰۱﴿حماد نے حجاج الاسود سے روایت کی ہے کہ شہر بن حوشب فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: قریب ہے کہ ایک آدمی اپنے گھر سے نکلے جب واپس آئے تو اُس کی لاٹھی اور اُس کا کوڑا اُسے بتائے کہ اُس کے گھر والوں نے اُس کے بعد اُس کے گھر میں کیا ہے۔

۱۸۰۲. حدثنا عيسى بن يونس عن الأعمش عن عبدالرحمٰن بن ثروان عن العريان بن الهيثم قال سمعت عبدالله بن عمرو يقول ان الأشرار بعد الأخيار عشرين ومئة سنة لا

يدري أحد من الناس متى أولها.

۱۸۰۲﴾عیسیٰ بن یونس نے اعمش سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن ثروان سے انہوں نے العریان بن الہیثم رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بے شک نیک لوگوں کے بعد بُرے لوگ ایک سو بیس (120) سال تک ہوں گے، لوگوں میں سے کوئی بھی نہیں جانتا کہ اِن کی اِبتدا کب ہوگی۔

۱۸۰۳. حدثنا المعتمر بن سليمان عن ليث عن مجاهد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة على من يقول لا إله إلا الله وان الملك يريد أن ينفخ في الصور فإذا سمع أحدا يقول لا اله الا الله أخرها سبعين خريفا.

۱۸۰۳﴾المعتمر بن سلیمان نے لیث سے روایت کی ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ قیامت لا الہ الا اللہ کہنے والوں پر قائم نہ ہوگی، فرشتہ صُور پھونکنے کا ارادہ کرتا ہے جب کسی کو لا الہ الا اللہ کہتے ہوئے سُنتا ہے تو سَتّر (70) رسال تک اپنا یہ ارادہ مؤخر کر دیتا ہے۔

۱۸۰۴. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن ثابت عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة على أحد يقول الله الله.

۱۸۰۴﴾عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے ثابت سے روایت کی ہے کہ حضرت اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی کسی ایک پر بھی جو اللہ اللہ کرے۔

۱۸۰۵. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن ابی إسحاق عن علی قال إن شداد اومن شداد الناس من تدركهم الساعة وهم احياء.

۱۸۰۵﴾عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے ابو اِسحاق سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں میں سے بدترین وہ ہیں جن پر قیامت آجائے اور وہ زندہ ہوں۔ (یعنی قیامت کی نشانیاں آجائیں اور وہ بے خوف ہو کر گناہوں میں زندگی گزاریں۔)

۱۸۰۶. قال معمر وأخبرنا زيد بن أسلم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال مثلي ومثل الساعة كمثل قوم بعثوا عينا فبصر بالعدو فخاف أن يسبقه العدو إلى أصحابه فلاح بسيفه أتيتم والي جئت مبعوثا بين يدي الساعة.

۱۸۰۶﴾معمر کہتے ہیں کہ زید بن اسلم فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میری اور قیامت کی مثال اُس قوم کی طرح ہے جو جاسوس بھیجے۔ وہ جاسوس دُشمن کو دیکھ لے اُسے اَندیشہ ہو کہ دُشمن اُس کے ساتھیوں پر پہنچ جائیں گے، پس وہ اپنی

تلوار کی چمک کے ساتھ اِشارہ کرتا ہے کہ دُشمن تم پر آچکا ہے اسی طرح مَیں بھی قیامت سے پہلے بھیجا جاچکا ہوں۔

٭٭٭

۱۸۰۷. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن ابن طاوس عن أبيه عن عبدالله بن عمرو قال ان في البحر شياطين مسجونة يوشك أن تخرج فتقرأ على الناس قرآنا.

۱۸۰۷﴾ عبدالرزاق نے، معمر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے اِبن طاؤس سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: بے شک سمندر میں شیاطین کو قید کیا گیا ہے قریب ہے کہ وہ نکل کھڑے ہوں گے اور لوگوں پر قرآن پڑھنے لگیں۔

٭٭٭

۱۸۰۸. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن محمد بن شبيب عن العريان بن الهيثم قال وفدت على معاوية فبينا أنا عنده إذا جاء رجل عليه حلتان فرحب به معاوية وأجلسه على السرير معه، فقلت من هذا يا أمير المؤمنين؟ قال أما تعرفه هذا عبدالله بن عمرو بن العاص قال قلت أهذا الذي يقول لا يعيش الناس بعد مئة سنة؟ قال فاقبل علي وقلت لک ذالک إنا لنجدهم يعيشون بعد المئة دهرا طويلا ولكن هذه الأمة أجلت ثلاثين ومئة سنة.

۱۸۰۸﴾ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے محمد بن شبیب سے روایت کی ہے کہ العریان بن الہیثم رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مَیں وَفد کی صورت میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا۔ مَیں اُن کے قریب بیٹھا ہوا تھا کہ اسی اِثنا میں ایک آدمی آیا جس پر دو کپڑے تھے، حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُسے مَرحبا کہا اور اُسے اپنے ساتھ اپنی چارپائی پر بٹھایا، میں نے عرض کیا کہ اَے اَمیر المؤمنین یہ کون ہے؟ فرمایا کہ کیا تم اِنہیں نہیں جانتے؟ یہ تو حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں، مَیں نے کہا یہ وہی آدمی ہے جو کہتا ہے کہ لوگ سو(100) سال کے بعد زندہ نہیں رہیں گے؟ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میری طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے کیا مَیں نے تجھ سے یہ بات کہی ہے؟ ہم لوگوں کو پاتے ہیں کہ وہ سو(100) سال کے بعد بھی طویل عرصے تک زندہ رہیں گے، لیکن اِس اُمّت کو ایک سو تیس(130) مُہلت دی گئی ہے۔

٭٭٭

۱۸۰۹. حدثنا ابن عيينة عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال تقوم الساعة والرجلان يتبايعان الثوب ولا يطويانه ولا يتبايعانه حتى تقوم الساعة والرجل يحلب فلا يضع الإناء على فيه حتى تقوم الساعة والرجل يلط الحوض فلا يسقي فيه حتى تقوم الساعة.

۱۸۰۹﴾ اِبن عُیینہ نے، ابو الزناد سے، انہوں نے الأعرج سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: قیامت قائم ہوجائے گی اِس حال میں کہ دو آدمی کپڑے کی خرید و فروخت

کررہے ہوں گے، اُنہوں نے کپڑا لپیٹا نہ ہوگا اور نہ بیچا ہوگا کہ قیامت قائم ہوجائے گی، اور ایک آدمی دُودھ دُوہے گا ابھی تک اُس نے اپنا برتن اپنے منہ تک نہیں پہنچایا ہوگا کہ قیامت قائم ہوجائے گی، ایک آدمی حوض بنائے گا ابھی تک اُس نے اُس میں سے پانی نہیں پیا ہوگا کہ قیامت قائم ہوجائے گی۔

✿ ✿ ✿

۱۸۱۰. حدثنا أبو عبدالصمد عن أبي عمران الجوني عن أبي فراس رجل من أسلم قال قال رجل يا رسول اللّٰه متى الساعة؟ قال ما المسؤل عنها بأعلم من السائل ولكن لها أعلام اذا رعاء الشاء تطاولوا في البينان وإذا الحفاة العراة كانوا ملوكا وهم العريب.

۱۸۱۰﴾ ابوعبدالصمد نے ابوعمران الجونی سے، انہوں نے ابوفراس سے، انہوں نے بنواسلم کے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا اَے اللہ کے رسول ﷺ! قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا جس سے پوچھا جارہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا، ہاں لیکن قیامت کی کچھ علامات ہیں، جب بکریوں کے چرواہے تعمیرات کے سلسلے میں ایک دوسرے پر فخر کرنے لگے اور جب ننگے پاؤں رہنے والے بادشاہ بن جائیں اور یہ لوگ اہل عرب ہوں گے۔

✿ ✿ ✿

۱۸۱۱. حدثنا عبدالوهاب عن يونس عن الحسن عن ابن مسعود قال ان للساعة أشراطا ولن تقوم الساعة حتى يجيء أشراطها

۱۸۱۱﴾ عبدالوہاب رحمہ اللہ تعالیٰ نے، یونس رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے الحسن رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت اِبن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: قیامت کی علامات ہیں اور وہ ہرگز نہ آئے گی جب تک اس کی علامات قائم نہ ہوجائیں۔

✿ ✿ ✿

۱۸۱۲. حدثنا الدراوردي عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة رضى اللّٰه عنه عن النبي صلى اللّٰه عليه وسلم قال تقوم الساعة حتى يمطر الناس مطرا لا يكن منه بيوت المدر لا يكن منه الا بيوت الشعر قال سهل فما فارق أبي بيت شعر حتى لقي اللّٰه تعالى.

۱۸۱۲﴾ الدراوردی نے سُہیل بن ابوصالح سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ لوگوں پر خاص قسم کی بارش برسے گی، اور کوئی کچی مَٹی کا گھر باقی نہ رہے گا اور نہ کوئی بالوں والا گھر باقی رہے گا۔ حضرت سُہیل رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میرے والد بالوں والے گھر سے جُدا نہ ہوئے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے جاملے۔

✿ ✿ ✿

۱۸۱۳. حدثنا ابن ابي حازم عن أبيه عن سهل بن سعد رضى اللّٰه عنه عن النبي ﷺ قال بعث أنا والساعة هكذا وأشار بأصبعيه التي تلي الابهام والوسطى وفرق بينهما.

۱۸۱۳﴾ ابن ابو حازم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی دو اُنگلیوں کے ساتھ اِشارہ کیا شہادت والی اور دَرمیانی اُنگلی، اور اُن کے درمیان جُدائی کرتے ہوئے فرمایا میں اور قیامت ایسے بھیجے گئے ہیں۔

۱۸۱۴. حدثنا وكيع عن سفيان عن ضرار بن مرة عن ابن أبي الهذيل قال ان كان أحدهم ليبول فيتيمم بالتراب مخافة أن تدركه الساعة

۱۸۱۴﴾ وکیع نے سُفیان سے، انہوں نے ضرار بن مُرّہ سے روایت کی ہے کہ اِبن ابو الہذیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: اُن میں سے ایک پیشاب کر کے مَٹی سے تیمم کرے گا اس اَندیشہ سے کہیں قیامت نہ آ جائے۔

۱۸۱۵. حدثنا وكيع عن حنش بن الحارث عن أبيه قال قدمنا القادسية وكان أحدنا ينتج مهره من الليل فاذا أصبح نحر مهره فبلغ ذلک عمر فأتانا كتابه أن أصلحوا إلى ما رزقكم الله فان في الأمر نفسا.

۱۸۱۵﴾ وکیع نے حنش بن الحارث سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ہم ''قادسیہ'' میں تھے۔ جب رات کو کسی کی گھوڑی بچہ جنتی تو صبح کے وقت وہ اُس بچے کو ذبح کر دیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک یہ بات پہنچی تو ہمارے پاس اُن کا خط آیا کہ اللہ تعالیٰ نے جو رزق تمہیں دیا ہے اُس کی اِصلاح کرو اور خواہش کے پیچھے نہ چلو!۔

۱۸۱۶. حدثنا وكيع عن شعبة عن قتادة عن عبدالله بن عتبة عن أبي سعيد الخدري قال لا تقوم الساعة حتى لا يحج البيت.

۱۸۱۶﴾ وکیع نے شُعبہ سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے عبداللہ بن عتبہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: قیامت قائم ہوگی جب بیت اللہ کا حج نہیں کیا جائے گا۔

۱۸۱۷. حدثنا قاص كان بالمدينة يقص قصص الجماعة عن أبيه قال سمعت أنس بن مالک يقول من اقتراب الساعة ظهور المعادن وكثرة المطر وقلة النبات ويمشي الرجل بالوقية والوقيتين لا يجد أحدا يقبله حتى يستغني كل أحد وهم يومئذ أشد ما كانوا تنافسا على دنياهم وذلک لآيت تظهر فيفزغ الغني الى الفقير؟ فيقول ما أصنع بهذا وهذه الساعة تقوم حتى ان الرجل ليذهب بالرغيف ما يملک غيره يجول به فلا يجد من يأخذ وذلک يوم لا ينفع نفسا إيمانها لم تكن آمنت من قبل أو كسبت في إيمانها خيرا (الأنعام)

۱۸۱۷﴾ ہمیں ایک قصہ گو نے مدینہ میں ایک قصہ سُنایا۔ وہ جماعت کو اپنے باپ کی طرف سے ایک نقل شدہ قصے

سُنا تا تھا، اُس نے کہا کہ مَیں نے حضرت اَنس ابنِ مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ قُربِ قیامت میں معدنیات ظاہر ہو جائیں گے، بارشیں زیادہ ہوں گی اور نباتات کم اُگے گی، ایک آدمی ایک اوقیہ یا دو اوقیہ چاندی لے کر گھومے گا لیکن وہ کسی فقیر کو نہ پائے گا جو اُسے قبول کرے، اُن میں سے ہر ایک غنی ہو جائے گا، اگرچہ وہ دُنیا کے بہت زیادہ حریص ہوں گے اور یہ نشانیاں ظاہر ہوں گی، پس غنی فقیر کے پاس مال لے کر ڈرتا ہوا آئے گا، فقیر کہے گا مَیں اِس کا کیا کروں؟ یہ قیامت تو سَر پر کھڑی ہے، ایک آدمی روٹیاں لے کر پھرے گا جس کا اُس کے علاوہ کوئی اور مالک نہ ہوگا لیکن وہ کسی کو نہ پائے گا جو اُن روٹیوں کو لے لے، اور یہ وہ دن ہوگا جس دن اِنسان کو اُس کا ایمان فائدہ نہیں پہنچائے گا، اگر وہ اُس سے پہلے ایمان نہ لایا ہوگا۔

٭٭٭

١٨١٨ . حدثنا وكيع عن سفيان عن أبي اسحاق عن رجاء بن حيوة الكندي قال يأتي على الناس زمان لا تحمل النخلة فيه الا تمرة.

١٨١٨﴾ وکیع نے سُفیان سے، انہوں نے ابو اسحاق سے روایت کی ہے کہ رَجاء بن حیوۃ الکِندی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جس میں کھجور کے دَرخت پر ایک ہی کھجور لگی ہوگی۔

٭٭٭

١٨١٩ . حدثنا وكيع عن سفيان عن منصور عن عامر عن عائشة قالت إذا خرجت أول الآيات طرحت الأقلام وحبست الحفظة وشهدت الأجساد على الأعمال.

١٨١٩﴾ وکیع نے، سُفیان سے، انہوں نے منصور سے، انہوں نے عامر سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ: جب ابتدائی نشانیاں ظاہر ہوں گے تو قلم پھینک دیئے جائیں گے اور حفاظت کرنے والے فرشتے روک دیئے جائیں گے اور جسموں کو اَعمال پر گواہ بنایا جائے گا۔

٭٭٭

١٨٢٠ . حدثنا وكيع عن الأعمش عن يزيد الرقاشي عن أنس بن مالك رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال جاء ني جبريل عليه السلام بمرآة بيضاء فيها نكتة سوداء، فقلت ما هذه قال هذه الجمعة، قلت فما هذه النكتة السوداء قال فيها تقوم الساعة.

١٨٢٠﴾ وکیع نے، الاَعمش سے، انہوں نے، یزید الرقاشی سے روایت کی ہے کہ حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام سفید شیشہ لے کر آئے جس میں کالا نُقطہ تھا، مَیں نے کہا یہ شیشہ کیا ہے؟ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ جمعہ ہے، مَیں نے کہا کہ کالا نُقطہ کیا ہے؟ تو اُس نے کہا کہ اِس میں قیامت قائم ہوگی۔

٭٭٭

١٨٢١ . حدثنا أبو روح الجرمي عن عمارة بن أبي حفصة عن عمارة المعولي عن أبي نضرة عن أبي سعيد الخدري قال اذا اقترب الزمان كثرت الصواعق.

۱۸۲۱﴾ ابوروح الجری نے، عمارۃ بن ابی حفصۃ سے، انہوں نے عمارۃ المعولی سے، انہوں نے، ابونضرۃ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب زمانہ قریب ہوجائے گا تو بجلی کی کڑکیں زیادہ ہوجائیں گی۔

۱۸۲۲. حدثنا جرير بن عبدالحميد عن منصور عن الشعبي قال قالت عائشة اذا خرج أو الآيات طرحت الأقلام وحبست الحفظة وشهدت الأجساد على الأعمال.

۱۸۲۲﴾ جریر بن عبدالحمید نے منصور سے روایت کی ہے کہ الشعبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ: جب قیامت کی نشانیاں ظاہر ہوجائیں گی تو قلم پھینک دیے جائیں گے اور حفاظت کرنے والے فرشتے روک دیے جائیں گے اور جسموں کو اَعمال پر گواہ بنایا جائے گا۔

۱۸۲۳. حدثنا ابن علية عن اسماعيل عن قيس عن آخر عن النبي صلى الله عليه وسلم سمعه بعثت أنا والساعة كهذه من هذه يعني إصبعه

۱۸۲۳﴾ ابن علیۃ نے، اسماعیل سے، انہوں نے قیس سے روایت کی ہے کہ ایک راوی فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا ہے کہ: میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح ساتھ ساتھ بھیجے گئے ہیں۔

۱۸۲۴. حدثنا محمد بن الحارث عن محمد بن عبدالرحمٰن عن أبيه عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى يكثر الطيقان والبنيان ولا تنبت السمر الورق

۱۸۲۴﴾ محمد بن الحارث نے محمد بن عبدالرحمٰن سے وہ اپنے والد سے، وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا ہے کہ: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تعمیرات زیادہ ہوجائیں گی اور درخت پتے نہیں اُگائیں گے۔

۱۸۲۵. حدثنا ابن نمير عن سفيان الثوري عن سلمة بن كهيل عن أبي الزعراء عن عبدالله قال تقوم الساعة على شداد الناس ثم ينفخ ملك في الصور الصور قرن بين السماء والأرض فلا يبقى خلق في السماوات والأرض الا مات الا ما شاء ربك ثم يكون بين النفختين ما شاء الله يكون ثم يرسل الله ماء من تحت العرش منيا كمني الرجال وليس من بني آدم خلق في الأرض الا منه شيء فتنبت جسمانهم لحمانهم من ذلك الماء كما تنبت الأرض من الثرى ثم قرأ عبدالله والله الذي أرسل الرياح فتثير سحابا فسقناه إلى بلد ميت فأحيينا به الأرض بعد موتها كذلك النشور (فاطر) ثم يقوم ملك بين السماء والأرض فينفخ فيه فتنطلق كل نفس إلى جسدها فتدخل فيه ثم يقومون

فيحيون حية رجل واحد قياما لرب العالمين.

۱۸۲۵﴾ ابن نمیر نے سفیان الثوری سے، انہوں نے سلمہ بن کہیل سے، انہوں نے ابوالزعراء سے روایت کی ہے کہ

عبداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: قیامت شریر لوگوں پر قائم ہوگی، فرشتہ صُور میں پھونک مارے گا، صُور آسمان اور زمین کے درمیان ایک سینگ ہے، آسمانوں اور زمین میں کوئی مخلوق باقی نہ رہے گی مگر یہ کہ وہ مَر جائے گی، ہاں! جسے تیرا ربّ باقی رکھنا چاہے گا، پھر دو صُوروں کے درمیان جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا وقت ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ عرش کے نیچے سے پانی برسائے گا۔ وہ پانی مَردوں کی مَنی کی طرح ہوگا لیکن وہ مَردِ بنی آدم کی مَنی نہ ہوگی، زمین میں جو بھی چیز ہے اُس کا جسم اور گوشت اُس پانی سے اُگنے لگے گا، جیسا کہ زمین مٹی سے اُگاتی ہے۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿اَللّٰهُ الَّذِیْ أَرْسَلَ الرِّیَاحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَسُقْنَاهُ اِلٰی بَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَحْیَیْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ۝﴾ (سورۂ فاطر)

پھر آسمان اور زمین کے درمیان ایک فرشتہ کھڑا ہو کر صُور پھونکے گا تو ہر رُوح اپنے جسم کی طرف لوٹ جائے گی اور اُس میں داخل ہو جائے گی، پھر وہ سب کھڑے ہو جائیں گے، اور وہ ایک آدمی کی طرح زندہ ہو جائیں گے، ربّ العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔

٭…٭…٭

١٨٢٦. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن شمر بن عطية عن أبي يحيى الأعرج عن كعب قال لا تقوم الساعة حتى يدبر الرجل أمر خمسين امرأة

۱۸۲۶﴾ ابومعاویہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اعمش رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے شمر بن عطیہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے ابو یحییٰ اعرج سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک مرد پچاس (50) عورتوں کی کفالت کرے گا۔

٭…٭…٭

١٨٢٧. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن عبدالله بن مرة عن حذيفة قال لو ان رجلا ارتبط فرسا فأنتجت مهرا عند أول الآيات ما ركب المهر حتى يرى آخرها

۱۸۲۷﴾ ابومعاویہ نے، اعمش سے، انہوں نے عبداللہ بن مُرّۃ سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: اگر ایک آدمی کی گھوڑی بچہ جَن لے تو وہ اُس بچے پر سوار نہ ہوگا یہاں تک کہ وہ قیامت کی دوسری علامت دیکھ لے گا۔

٭…٭…٭

١٨٢٨. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي صالح عن عبدالله بن ضمرة عن كعب قال لا تقوم الاساعة حتى تكون السنة كالشهر كالجمعة والجمعة كاليوم واليوم كالساعة والساعة كاحتراق السعفة

۱۸۲۸ ابومعاویہ نے، اعمش سے، انہوں نے ابوصالح سے، انہوں نے عبداللہ بن ضمرۃ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت قائم ہوگی جب سال مہینہ کی طرح، مہینہ ہفتہ کی طرح، ہفتہ دن کی طرح، دن گھنٹے کی طرح، گھنٹہ ایندھن میں آگ لگانے کے وقت کے برابر ہوجائے گا۔

۱۸۲۹. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة رضى الله عنه النبي صلى الله عليه وسلم قال مابين النفختين أربعون، قالوا يا أبا هريرة أربعون يوما، قال أبيت قال اربعون شهرا قال أبيت، قال أربعون سنة، قال أبيت، قال ثم ينزل من السماء ما ء فينبتون به كما ينبت البقل وليس من الإنسان شي ء لا عظم واحد وهو عجب الذنب ومنه يركب الخلق يوم القيامة

۱۸۲۹ ابومعاویہ نے، اعمش سے، انہوں نے ابوصالح سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایاہے کہ: دوصُوروں کے درمیان چالیس (40) کا فاصلہ ہوگا، لوگوں نے کہا کہ اے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چالیس دن؟ فرمایامعلوم نہیں! کہا گیاہے کہ چالیس مہینے؟ فرمایامعلوم نہیں! کہا گیا چالیس سال؟ فرمایامعلوم نہیں! پھر آپ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ آسمان سے پانی اُترے گا تو اس سے یہ لوگ ایسے اُگیں گے جیسے پودے اُگتے ہیں، اور اِنسان کی ریڑھ کی ہڈی کے نچلے حصے سے قیامت کے دِن اُن کی تخلیق ہوگی۔

۱۸۳۰. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن القاسم عن أبيه عن عبدالله قال ليأتين على الفرات يوما ولو طلب فيه طست من ماء لم يوجد يرجع كل ماء إلى عنصره وبقية الماء والمؤمنون بالشام

۱۸۳۰ ابومعاویہ نے، اعمش سے، انہوں نے القاسم سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایاہے دریائے فرات پرایک ایسادن آئے گا اگرایک پیالہ پانی بھی اس میں تلاش کیاجائے تو نہ ملے گا، سارا پانی اپنے عنصر کی طرف لوٹ جائے گا، اور بقیہ پانی اور ایمان والے شام میں ہوں گے۔

۱۸۳۱. حدثنا أبو المغيرة وغيره عن المسعودي عن حبيب عن ابن باباه عن ابن مسعود قال أشر الليالي والأيام والشهور والأزمنة أقربها إلى الساعة

۱۸۳۱ ابوالمغیرۃ رحمہ اللہ تعالیٰ نے المسعودی رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حبیب سے، انہوں نے ابن باباہ سے روایت کی ہے کہ ابن مسعود رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اوقات میں سے بدترین وقت وہ ہے جو قیامت کے قریب ہوگا۔

۱۸۳۲. حدثنا ابنالمبارک عن المسعودي عن عبدالرحمن بن ثروان بن قيس الأودي

عن هزيل بن شرحبيل عن عبدالله قال تقوم الساعة على شرار الناس لا يأمرون بمعروف
ولا ينهون عن منكر يتهارجون كما تهارج الحمر أخذ رجل بيد امرأة فخلا بها فقضى
حاجته منها ثم رجع إليهم يضحكون إليه ويضحک اليهم.

۱۸۳۲﴾ ابن المبارک رحمہ اللہ تعالیٰ نے المسعودی رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن ثروان بن قیس اودی سے، انہوں نے ہزیل بن شرحبیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت شریر لوگوں پر قائم ہوگی، جو نہ اَمر بالمعروف کریں گے اور نہ نہی عن المنکر کریں گے، وہ گدھوں کی طرح سرعام خواہش پوری کریں گے، ایک آدمی ایک عورت کا ہاتھ پکڑ کر تنہائی میں چلا جائے گا اور اُس سے اپنی حاجت پوری کرے گا، پھر اپنے لوگوں کی طرف لوٹے گا وہ اُس کے ساتھ مذاق کریں گے یہ اُن کے ساتھ مذاق کرے گا۔

✿ ✿ ✿

۱۸۳۳. حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن سنان عن أبي الزاهرية عن كثير بن مرة قال من علامات البلاء وأشراط الساعة أن يطرقهم صوت من السماء ليلا فيروعهم الصوت فبيناهم في روعتهم اذبعث الله أصواتا من السماء كأصوات الأسد تروع القلو وتحظف الأنفس فبيناهم في روعتهم إذتحدث علامة من السماء يتبادرون لها بالإيمان مؤمنهم وكافرهم

۱۸۳۳﴾ الحکم بن نافع نے سعید بن سنان سے، انہوں نے ابوالزاہریہ سے روایت کی ہے کہ کثیر بن مُرّۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: مصائب اور قیامت کی علامات یہ ہیں کہ رات کے وقت آسمان سے ایک آواز سُنائی دے گی، وہ آواز لوگوں کو خوف زدہ کردے گی، لوگ ڈر کی حالت میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ اُن پر آسمان سے دوسری آواز بھیجے گا جو شیر کی دھاڑ کی طرح ہوگی، دلوں کو ڈرائے گی اور رُوحوں کو اُچک لے گی، وہ اِسی ڈر میں ہوں گے کہ آسمان سے ایک علامت ظاہر ہوجائے گی۔ یہ لوگ اُس پر اِیمان لانے کے لئے جلدی کریں گے، مؤمنین بھی اور کافر بھی۔

✿ ✿ ✿

۱۸۳۴. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن قيس بن شريح عن بن شريح عن حنش الصنعاني عن ابن عباس قال أجل أمة محمد صلى الله عليه وسلم ثلثمائة سنة كسني بنى إسرائيل.

۱۸۳۴﴾ رشدین نے اِبن لہیعہ سے، انہوں نے قیس بن شُریح سے، انہوں نے حنش الصنعانی سے روایت کی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: اُمتِ محمدیہ ﷺ کی مُدّت تین سو(300) سال ہے جتنی بنی اِسرائیل کی مُدّت تھی۔

✿ ✿ ✿

۱۸۳۵. معمر عن ليث عن شهر بن حوشب ومجاهد عن عبد الله بن عمرو قال ما بين

الآيات كالجمعة إلى الجمعة أولهاوآخرها أو سبع خرزات ثقال في خيط ضعيف إذا انقطع تتابعن

۱۸۳۵﴾ معمر نے لیث سے، انہوں نے شہر بن حوشب سے، انہوں نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: قیامت کی نشانیاں ہر جمعہ سے پہلے ظاہر ہوں گی، جیسے سات(7) موتی کسی کمزور دھاگے میں پروئے ہوئے ہوں، جب وہ دھاگہ ٹوٹ جائے تو موتی پے درپے گرتے ہیں اسی طرح قیامت کی علامتیں بھی پے درپے ظاہر ہوں گی۔

✿ ✿ ✿

١٨٣٦. حدثنا ابن المبارک عن ابن لهيعة عن يزيد بن أبي حبيب عن موسى بن سعد بن زيد عن ابن مسعود قال اذا رفع القرآن من صدور الرجال فاضوا في الشعر

۱۸۳۶﴾ ابن المبارک نے ابن لہیعۃ سے، انہوں نے یزید بن ابو حبیب سے، انہوں نے موسیٰ بن سعد بن زید سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب قرآن مَردوں کے سینوں سے اُٹھالیا جائے گا تو لوگ شعروشاعری میں مشغول ہوجائیں گے۔

✿ ✿ ✿

١٨٣٧. حدثنا محمد بن الحارث عن محمد بن عبد الرحمن بن البيلماني عن أبية عن ابن عمر رضى الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا طلعت الشمس من مغربها آمن الناس كلهم فيومئذ لا ينفع نفسا إيمانها.

۱۸۳۷﴾ محمد بن الحارث نے محمد بن عبدالرحمٰن بن البیلمانی سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: جب سُورج مغرب سے طُلوع ہوگا تو سب لوگ اُس وقت ایمان لے آئیں گے، لیکن کسی کو اُس وقت ایمان لانا فائدہ نہ پہنچائے گا۔

✿ ✿ ✿

سُورج کا مغرب سے طُلوع ہونا

طلوع الشمس من المغرب

١٨٣٨. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة عن كثير ابن مرة ويزيد بن شريح وعمر بن سليمان قالوا أخر طلوع الشمس من المغرب يوم واحد قط فيومئذ يطبع على القلوب بما فيها وترفع الحفظة والعمل وتؤمر الملائكة أن لا يكتبوا عملا وتفزع الشمس والقمر خوفا من قيام الساعة.

۱۸۳۸۔ الحکم بن نافع نے جراح سے، انہوں ارطاۃ سے، انہوں نے کثیر ابن مُرّۃ اور یزید بن شُریح اور عمرو بن سلیمان رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ سب سے آخر میں سُورج مغرب سے طلوع ہوگا اور یہ صرف ایک ہی دن ہوگا، اُس دِن دِلوں پر مُہر لگادی جائے گی۔ حفاظت کرنے والے اور کام کرنے والے فرشتے چلے جائیں گے، اُن فرشتوں کو حکم دیا جائے گا کہ کوئی عمل نہ لکھا جائے اور سُورج اور چاند قیامت کے ڈر میں مُبتلا ہوں گے۔

٭٭٭

١٨٣٩. حدثنا سويد بن عبدالعزيز عن اسحاق بن أبي فروة عن زيد بن أبي عتاب سمع أبا هريرة رضى الله عنه يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خمسا لا أدري أيتهن أول الآيات وأيتهن جاء ت لم ينفع نفسا إيمانها لم تكن آمنت من قبل أو كسبت في ايمانها خيرا طلوع الشمس من مغربها والدجال ويأجوج ومأجوج والدخان والدابة.

۱۸۳۹۔ سوید بن عبدالعزیز نے اِسحاق بن ابو فروۃ سے، انہوں نے زید بن ابو عتاب سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: پانچ نشانیاں ہیں مجھے نہیں معلوم کہ اِن میں سے کون سی پہلے آئے گی، اور کون سی ایسی ہے کہ جس کے آنے کے بعد کسی کا اِیمان لانا اُس کو فائدہ نہ پہنچائے گا، سوائے اُس کے جو اُس سے پہلے اِیمان نہ لایا ہو یا جس نے اپنے اِیمان میں کوئی خیر نہ کمایا ہو۔ وہ نشانیاں یہ ہیں سُورج کا مغرب سے طلُوع ہونا، دَجّال، یأجوج مأجوج دُھواں اور دابۃ الارض۔

٭٭٭

١٨٤٠. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عن شيخ له عن وهب بن منبه قال طلوع الشمس الآية العاشرة وهي آخر الآيات ثم تذهل كل مرضعة عما أرضعت ويطرح كل ذي مال ماله ويشتغل كل تاجر عن تجارته.

۱۸۴۰۔ ابوالمغیرۃ نے اِبن عیاش سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ وَہب بن مُنبہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: سُورج کا طلُوع ہونا یہ دس (10) نشانیوں میں سے آخری نشانی ہے، اِس کے بعد ہر دُودھ پلانی والی اپنے بچے کو بھول جائے گی، اور ہر مال دار اپنے مال کو پھینک دے گا، اور ہر تاجر تجارت کو چھوڑ دے گا۔

٭٭٭

١٤٤١. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن مسلم بن صبيح عن مسروق عن عبدالله في قوله يوم يأتي بعض آيات ربک لا ينفع نفسا ايمانها لم تكن آمنت من قبل أو كسبت في ايمانها خيرا قال طلوع الشمس من مغربها

۱۸۴۱۔ ابومعاویۃ، اَعمش، سے انہوں نے مسلم بن صبیح سے، مسروق سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تیرے رَبّ کی بعض نشانیاں ظاہر ہوں گی تو کسی شخص

کو اُس کا اِیمان لانا فائدہ نہ پہنچائے گا، اگر وہ پہلے سے اِیمان نہ لایا ہوگا، اور یہ اُس وقت ہوگا جب سُورج مغرب سے طلُوع ہوگا۔

۱۸۴۲. حدثنا أبو عمير عن ابن لهيعة عن عبدالوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن أبيه عن الحارث عن عبدالله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يستجاب لعيسىٰ وأصحابه على يأجوج ومأجوج ثم يعيشوا حتى يجبوا ليلة طلوع الشمس من مغربها وحتى يتمتعوا بعد خروج دابة الأرض أربعين سنة في نعمة وأمن.

۱۸۴۲: ابوعمر نے اِبن لہیعۃ سے، انہوں نے عبدالوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت سے، وہ اپنے والد سے، وہ حضرت الحارث سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اُس کے ساتھیوں کی بد دُعا یاجوج اور ماجوج کے خلاف قبول ہوگی، پھر یہ لوگ زندہ رہیں گے پھر ایک رات ایسی آئے گی کہ جس کی صبح سُورج مغرب سے طلُوع ہوگا، اور دابۃ الارض کے نکلنے کے بعد لوگ چالیس (40) سال تک نعمتوں اور اَمن سے فائدہ حاصل کرتے رہیں گے۔

۱۸۴۳. حدثنا أبو عمر عن ابن لهيعة عن عبدالوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن أبيه عن الحارث عن عبدالله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تلبثون بعد يأجوج ومأجوج الا قليلا حتى تطلع الشمس من مغربها فيقول من لا خلاق له ما نبالي إذا رد الله ضوءه علينا من حيث ما طلعت من مشرقها أو مغربها، قال فيسمعون نداء من السماء يا أيها الذين آمنو قد قبل منكم إيمانكم ورفع عنكم العمل ويا أيها الذين كفروا وقد أغلق عنكم أبواب التوبة وجفت الأقلام وطويت الصحف فلا يقبل من أحد توبة ولا إيمان إلا من آمن من قبل ذلک فلا يلد بعد ذلک المؤمن الا مؤمنا ولا الكافر إلا كافرا ويخر أبليس ساجدا ينادي الهي مرني أن أسجد لمن شئت ولما شئت وتجتمع اليه شياطين فيقولون له يا سيدنا الى من نفزع فيقول انما سألت ربي أن ينظرني إلى يوم البعث والى يوم الوقت المعلوم وهذه الشمس قد طلعت من مغربها وهو الوقت المعلوم فلا عمل بعد اليوم وتصير الشياطين ظاهرين في الأرض حتى يقول الرجل هذا قريني الذي كان يغويني والحمد لله الذي أخزاه وأرحني منه وينظر الناس الى الجن والشياطين أكلهم وشربهم ومحياهم ومماتهم فلا يزال ابليس ساجدا باكيا حتى تخرج دابة الأرض فتقتله.

۱۸۴۳: ابوعمر نے اِبن لہیعۃ سے، انہوں نے عبدالوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت سے، وہ اپنے والد سے، وہ حضرت الحارث سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے

اِرشادفرمایاہے کہ یاجوج اور ماجوج کے نکلنے کے بعدتم لوگ نہیں رہوگے مگر بہت کم عرصہ اور پھرسورج مغرب سے طُلُوع ہو جائے گا، تو وہ آدمی جس کا کوئی دین نہیں وہ کہے گا جب اللہ تعالیٰ نے سُورج کی روشنی ہم پر لوٹائی تو ہمیں کوئی پروا نہیں کہ یہ مشرق سے طُلُوع ہوتا ہے یا مغرب سے طُلُوع ہوتا ہے، یہ لوگ آسمان سے ایک آواز سُنیں گے کہ: اَے اِیمان والو! تم سے تمہارا ایمان قبول کرلیا گیا اور تمہارے اعمال اُٹھالیے گئے، اور کافرو! تم سے توبہ کا دروازہ بند کردیا گیا، اور قلم سُوکھ چکے ہیں اور صحیفے لپیٹ دیے گئے ہیں۔ اب کسی ایک سے بھی نہ توبہ قبول کی جائے گی اور نہ اِیمان، سِوائے اُس کے جو اِس سے پہلے اِیمان لایا تھا۔ اُس کے بعد مؤمن مؤمن ہی کو جنے گا اور کافر کافر ہی کو جنے گا اِبلیس سجدے میں گر کر چلّائے گا: اَے میرے اِلٰہ! جس شخص کو تُو چاہے اور جس چیز کو تُو چاہے مَیں سجدہ کرنے کو تیار ہوں اور سارے شیاطین اُس کے پاس جمع ہو جائیں گے، اور کہیں گے کہ اَے ہمارے سَردار! اَب ہم کس کی پناہ حاصل کریں؟ تو شیطان کہے گا کہ مَیں نے اپنے رَبّ سے سوال کیا تھا کہ مجھے قیامت تک مُہلت دے، اور یہ سُورج مغرب سے طُلُوع ہو چکا ہے اور یہ وقتِ معلوم ہے، آج کے بعد کوئی عمل نہ ہوگا، اور شیطان زمین پر ظاہر ہو جائے گا، کوئی آدمی کہے گا کہ یہ شیطان میرے ساتھ تھا اور مجھے گمراہ کرنے کی کوشش کرتا تھا، اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اُس نے اِسے رُسوا کیا اور مجھے آرام پہنچایا، اور لوگ جن اور شیاطین کی طرف دیکھیں گے اور اُن کے کھانے پینے اور اُن کی زندگی اور موت کو دیکھیں گے، اِبلیس مُسلسل سجدے میں رو رہا ہوگا اور دابۃ الارض نکل کر اُسے قتل کردے گا۔

۱۸۴۴. حدثنا نوح بن أبي مريم عن مقاتل بن حيان عن عكرمة عن ا بن عباس رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا طلعت الشمس من مغربها تذهل الأمهات عن أولادها والأحبة عن ثمرات قلوبها فتشتغل كل نفس بما آتاها ولا يقبل بعدها لأحد توبة الا من كان محسنا في إيمانه فإنه يكتب له بعد ذلک كما كان يكتب لهم قبل ذلک وأما الكفار فتكون عليهم حسرة وندامة لو ان رجلا أنتج فرسا لم يركبه حتى تقوم الساعة من لدن طلوع الشمس من مغربها إلى أن تقوم الساعة ولتقومن الساعة والناس في أسواقهم قد نشر الرجلان الثوب فلا يتبايعانه وقد رفع الرجل لقمته الى فيه فلا يطعمها ثم تلا ولتأتينهم بغتة وهم لا يشعرون.

۱۸۴۴۔ نوح بن ابو مریم نے مقاتل بن حیان سے، انہوں نے عِکرمہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: جب سُورج مغرب سے طُلُوع ہو جائے گا تو مائیں اپنی اَولاد کو بھول جائیں گی۔ دوستوں کے دِلوں سے ان کی باہمی محبت نکل جائے گی، ہر شخص کو اپنی پڑی ہوگی۔ اُس کے بعد کسی کی توبہ قبول نہ کی جائے گی، سِوائے اُس شخص کے جو پہلے سے سچّا اِیمان دار تھا، اس کے اَعمال جیسے پہلے لکھے جاتے تھے مغرب سے سورج نکلنے کے بعد بھی لکھے جائیں گے، اور کافر حسرت اور ندامت میں ہوں گے، اگر ایک آدمی کی گھوڑی نے سُورج

کے مغرب سے طلوع ہونے کے وقت بچہ بنتا ہوگا تو وہ اُس بچے پر سوار نہ ہو سکے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی، اور ضرور قیامت قائم ہوگی اِس حال میں کہ لوگ بازاروں میں ہوں گے، دو آدمیوں نے کپڑا پھیلا رکھا ہوگا، ابھی تک اُنہوں نے اُسے بیچا نہ ہوگا اور نہ اُسے لپیٹا ہوگا کہ قیامت آ جائے گی، اور ایک آدمی نوالہ مُنہ کی طرف اُٹھائے گا ابھی اُس نے اُسے کھایا نہ ہوگا کہ قیامت آ جائے گی، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿وَلَتَأْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ﴾ (پارہ نمبر 25 سورۂ زخرف)

۱۸۳۵. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة قال أعطاني يزيد بن أبي حبيب كتابا فيه عن عبدالرحمن بن معاوية سمع عبدالله بن عمر يقول إن الشمس والقمر يجتمعان في السماء في منزلة بالعشي فيكون النهار سرمدا عشرين سنة.

۱۸۳۵﴾ ابن وہب کہتے ہیں کہ ابن لہیعہ فرماتے ہیں کہ مجھے یزید بن حبیب نے ایک کتاب دی۔ اُس میں عبدالرحمٰن بن معاویہ سے منقول تھا کہ اُس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ: سورج اور چاند دونوں آسمان کے اندر ایک منزل میں شام کے وقت جمع ہو جائیں گے، اور دن ہمیشہ بیس (20) سال کا ہوگا۔

۱۸۳۶. حدثنا عبد الرزاق وابن ثور عن معمر عن أبي اسحاق عن وهب بن جابر الخيواني قال كنت عند عبد الله بن عمرو فأنشأ يحدثنا فقال ان الشمس اذا غربت سلمت وسجدت واستأذنت فيؤذن لها حتى اذا كان يوم غربت فتقول أي رب ان السير بعيد واني لا يؤذن لي لا أبلغ، قال فتحتبس ماشاء الله ثم يقال لها اطلعي من حيث غربت فمن يومئذ الى يوم القيامة لا ينفع نفسا ايمانها لم تكن آمنت من قبل الآية

۱۸۳۶﴾ عبدالرزاق نے ابن ثور سے، انہوں نے معمر سے، انہوں نے ابو اسحاق سے روایت کی ہے کہ وہب بن جابر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا۔ وہ ہمیں حدیثیں بیان کرنا شروع ہو گئے، کہ سُورج جب غُروب ہوتا ہے تو تابعدار ہوتا ہے اور سجدہ کرتا ہے اور اجازت مانگتا ہے۔ تو اُسے اجازت دیدی جاتی ہے، پھر ایک دن جب وہ غُروب ہوگا تو عرض کرے گا کہ اَے میرے رَبّ! میرا سفر دُور ہے اگر مجھے اجازت نہ دی گئی تو مَیں نہ پہنچوں گا، اُس سُورج کو جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا رُوک دیا جائے گا پھر اُس سے کہا جائے گا کہ جہاں سے غُروب ہوا تھا وہیں سے طُلوع ہو جا! اُس دن سے لے کر قیامت کے دن تک کسی شخص کو اُس کا ایمان لانا فائدہ نہ دے گا اگر وہ پہلے سے ایمان نہ لایا ہوگا۔

۱۸۳۷. حدثنا ابن عيينة عن عمرو بن عبيد بن عمير قال يوم يأتي بعض آيات ربك قال طلوع الشمس من مغربها

۱۸۴۷﴾ ابن عُیینہ کہتے ہیں کہ عمرو بن عبید بن عمیر رحمہ اللہ تعالیٰ آیت:

﴿یَوْمَ یَأْتِیْ بَعْضُ اٰیَاتِ رَبِّکَ o﴾

کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس سے مراد سُورج کا مغرب سے طُلُوع ہونا ہے۔

o—o—o

۱۸۴۸. حدثنا وكيع عن سفيان عن منصور ووكيع عن الأعمش عن أبي الضحى عن مسروق عن عبد الله قال طلوع الشمس من مغربها كالبعيرين المقرنين

۱۸۴۸﴾ وکیع نے سُفیان رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے منصور اور وکیع رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے اَعمش سے، انہوں نے ابوالضحیٰ سے، انہوں نے مسروق سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: سُورج کا مغرب سے طُلُوع ہونا ایسا ہے جیسے دو اُونٹ ملے ہوئے ہو۔

o—o—o

۱۸۴۹. حدثنا وكيع عن اسماعيل بن ابي خالد عن خيثمة عن عبد الله بن عمرو قال يبقى الناس بعد طلوع الشمس من مغربها عشرين ومئة سنة.

۱۸۴۹﴾ وکیع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اِسماعیل بن ابی خالد رحمہ اللہ تعالیٰ سے انہوں نے خیثمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: سُورج کے مغرب سے طُلُوع ہونے کے بعد بھی لوگ ایک سو بیس (120) سال تک باقی رہیں گے۔

o—o—o

۱۸۵۰. حدثنا ابن عيينة عن عاصم سمع عن زرا صفوان بن عسال المرادي قال حدثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان بالمغرب بابا للتوبة مسيرة عرضه سبعون أوأبعون عاما لا يغلق عنه حتى تطلع المشس من قبله ثم تلا هذه الآية يوم يأتي بعض آيات ربک لا ينفع نفسا ايمانها لم تكن آمنت من قبل أو كسبت في إيمانها خيرا آخرالجزء التاسع بسم الله الرحمن الرحيم رب يسربعونک

۱۸۵۰﴾ ابن عُیینہ نے عاصم سے، انہوں نے زرا سے روایت کی ہے کہ صفوان بن عسال المرادی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: مغرب میں توبہ کے لئے ایک دروازہ ہے، جس کی چوڑائی ستّر (70) یا فرمایا چالیس (40) سال چلنے کی مسافت ہے، وہ بند نہ ہوگا جب تک وہاں سے سُورج طُلُوع نہ ہوجائے، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿یَوْمَ یَأْتِیْ بَعْضُ اٰیَاتِ رَبِّکَ لَایَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَالَمْ تَکُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْکَسَبَتْ فِیْ اِیْمَانِهَاخَیْرًا o﴾

o—o—o

دَابَّةُ الْاَرْض کا نکلنا

باب خروج الدابة

أخبرنا ابو بكر محمد بن عبد الله بن أحمد بن ريذة أخبرنا أبو القاسم الطبراني حدثنا أبو زيد عبد الرحمن بن حاتم المرادي بمصر سنة ثما نين ومائتين حدثنا نعيم قال.

۱۸۵۱. حدثنا ابن وهب عن طلحة بن عمرو عن عبد الله بن عبيد بن عمير الليثي عن أبي الطفيل عن أبي سريحة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للدابة ثلاث خرجات من الدهر تخرج خرجة في أقصى اليمن فيفشو ذكرها في أهل البادية فلا يدخل ذكرها القرية يعني مكة ثم تمكث زمانا طويلا بعد ذلك ثم تخرج خرجة أخرى قريبا من مكة فيفشو ذكرها بالبادية ثم تمكث زمانا طويلا ثم بينما الناس ذات يوم في أعظم المساجد عند الله تعالى حرمة وخيرها وأكرمها على الله مسجدا مسجد الحرام لم يرعهم الا نا حية المسجد يربوا ما بين الركن الأسود الى باب بني مخزوم عن يمين الخارج الى المسجد فارفض الناس لها شتيتا وتثبت لها عصابة من المسلمين وعرفوا أنهم لن يعجزوا الله خرجت عليهم تنفض عن رأسها التراب فبدت بهم وجوههم حتى تركها كأنها الكواكب الدرية ثم ولت في الأرض ولا يدركها طالب ولا يعجزها هارب حتى أن الرجل ليتعوذ منها بالصلاه فتأتيه من خلفه، فتقول أي فلان الآن تصلي فيقبل عليه بوجهه فتسمه في وجهه ثم تذهب فيتجاوز الناس في ديارهم ويصتحبون في أسفارهم ويشتركون في الأموال ويعرف الكافر من المؤمن حتى إن الكافر ليقول للمؤمن يا مؤمن اقضي حقي ويقول المؤمن للكافر يا كافر أقضى حقي.

۱۸۵۱﴾ ابن وہب نے، طلحہ بن عمرو سے، انہوں نے عبداللہ بن عبید بن عمیر اللیثی سے، انہوں نے ابوالطفیل سے روایت کی ہے کہ ابوسریحہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: دابۃ الارض تین (3) مرتبہ نکلے گا۔ ایک مرتبہ یمن کے دُوردراز علاقوں میں نکلے گا۔ اُس کا ذکر دیہاتیوں میں عام ہوگا، لیکن اُس کا ذکر مکہ تک نہیں پہنچے گا، پھر کافی عرصہ تک وہ ٹھہرا رہے گا۔ پھر اُس کے بعد دُوسری مرتبہ مکہ کے قریب نکلے گا اور اُس کا ذکر دیہاتیوں میں پھیل جائے گا، پھر طویل زمانے تک وہ ٹھہرا رہے گا۔ پھر لوگ ایک دن مسجدوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک حُرمت کے اِعتبار سے سب سے عظیم مسجد اور سب سے بہترین مسجد اور سب سے معزز مسجد یعنی مسجد الحرام میں جمع ہوں گے، اُنہیں مسجد کے ایک کونے سے ڈرلگ رہا ہوگا،

وہ رُکنِ اَسود جو کہ بنی مخزوم کے دروازے کی طرف مسجد سے باہر دائیں طرف ایک جگہ ہے وہ حصہ بڑھتا رہے گا، تو لوگ اُسے [illegible] جانے کے لئے کوشش کریں گے اور اُس کے لئے مسلمانوں کی ایک جماعت جم جائے گی، اور وہ سمجھ جائیں گے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے، اُس وقت دابۃ الارض اُن پر نکلے گا وہ اَپنے سَر سے مٹی جھاڑے گا اور اُن کے سامنے ظاہر ہو جائے گا اُن کے چہرے روشن ہو جائیں گے، گویا کہ وہ چمک دار ستارے ہیں، پھر وہ زمین پر پھیل جائے گا۔ کوئی تلاش کرنے والا اُس کو نہ پاسکے گا اور نہ کوئی بھاگنے والا اُس کو عاجز کر سکے گا، یہاں تک کہ ایک آدمی نماز میں اُس سے پناہ مانگے گا تو دابۃ الارض اُس کے پیچھے آ کر کہے گا کہ اَے فلاں نے فلاں! کیا اَب تو نماز پڑھتا ہے؟ تو وہ اُس کی طرف اپنے چہرے کے ساتھ متوجہ ہوگا تو دابۃ الارض اُس کے چہرے پر نشان لگائے گا، پھر وہ چلا جائے گا، لوگ اپنے علاقوں میں ظلم کریں گے حالانکہ وہ ہم پیالہ و ہم نوالہ ہوں گے، اور مالوں میں شریک ہوں گے، اور مؤمن اور کافر پہچانے جائیں گے، کافر مؤمن سے کہے گا کہ اَے مؤمن! میرا حق اَدا کر؟ اور مؤمن کافر سے کہے گا کہ اَے کافر! میرا حق اَدا کر؟

o-o-o

۱۸۵۲. عن ابن وهب عن عمر بن مالک ابن الهاد لشرعبي عن ابنالهاد قال حدثني عمر بن الحكم بن ثوبان عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال تخرج الدابة من شعب بالأجياد رأسها يمس السحاب وما خرجت رجلاها من الأرض حتى تأتي الرجل وهو يصلي فتقول ما الصلاة من حاجتک ما هذا الا تعوذا ورياء فتخطمه.

۱۸۵۲﴾ ابن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ نے عمر بن مالک الشرعبی رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے ابن الہاد رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے عمر بن الحکم بن ثوبان سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دابۃ الارض، اجیاد کی گھاٹیوں سے نکلے گا۔ اُس کا سَر بادلوں کو چھو رہا ہوگا، اور اُس کے پاؤں زمین سے باہر نہ ہوں گے، وہ ایک نماز پڑھنے والے شخص کے پاس آ کر کہے گا کہ نماز کی تجھے کوئی حاجت نہیں تھی، تو نماز اِس لئے پڑھ رہا ہے تا کہ پناہ مانگے! اور ریاکاری کرے! پھر وہ اُس کے مُنہ پر نشان لگائے گا۔

o-o-o

۱۸۵۳. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عن شيخ من حضرموت عن وهب بن منبه قال اوّل الآيات الروم ثم الدجال والثالثة يأجوج ومأجوج والرابعة عيسى ابن مريم والخامسة الدخان والسادسة الدابة.

۱۸۵۳﴾ ابوالمغیرۃ رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابن عیاش رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرموت کے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ وہب بن منبہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نشانیوں میں سے پہلی نشانی رُوم ہے، پھر دجّال اور تیسری نشانی یاجوج ماجوج ہے، اور چوتھی نشانی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہیں، اور پانچویں نشانی دُھواں ہے، اور چھٹی نشانی دابۃ الارض ہے۔

o-o-o

١٨٥٤ . حدثنا أبو معاوية حدثناعبيد الله بن الوليد الوصافي عن عطية عن عمر في قوله تعالى واذا وقع القول عليهم أخرجنا لهم دابة من الأرض تكلمهم (النمل) قال اذالم يأمروا بالمعروف ولم ينهوا عن المنكر.

١٨٥٤﴾ ابومعاویہ نے عبیداللہ بن الولیدالوصافی سے، انہوں نے عطیہ سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، اللہ تعالیٰ کے اِس فرمان:

﴿وَاِذَاوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَالَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۝﴾ (سورۂ نمل)

کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ اُس وقت ہوگا جب لوگ اچھائی کا حکم نہ دیں گے، اور بُرائی سے منع نہ کریں گے۔

٥ ٥ ٥

حدثنا عبد الوهاب عن أيوب عن محمد عن عبد الله بن مسعود قال الدجال ويأجوج ومأجوج والدابة وطلوع الشمس من مغربها

١٨٥٥﴾ عبدالوہاب نے، اَیوب سے، انہوں نے محمد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دَجّال اور یاجوج ماجوج اور دَابَّةُ الْاَرْض اور سورج کا مغرب سے طُلوع ہونا قیامت کی نشانیاں ہیں۔

٥ ٥ ٥

١٨٥٦ . حدثنا أبوعمر عن الله لهيعة عن عبد الوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن أبيه عن الحارث عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يتمتع أصحاب عيسى ابن مريم عليه السلام الذين قاتلوا معه الدجال بعد خروج دابة الأرض أربعين سنة في نعمة وأمن

١٨٥٦﴾ ابوعمر رحمہ اللہ تعالیٰ نے، ابن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے عبدالوہاب بن حسین رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے محمد بن ثابت سے، وہ اپنے والد سے، وہ حضرت الحارث سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا ہے کہ: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کہ وہ ساتھی جو اُس کے ہمراہ مِل کر دَجّال سے لڑے تھے، وہ دَابَّةُ الْاَرْض کے نکلنے کے بعد چالیس (40) سال تک نعمتوں اور اَمن میں ہوں گے۔

٥ ٥ ٥

١٨٥٧ . حدثنا أبو عمر عن ابن لهيعة عن عبد الوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن الحارث عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال خروج الدابة بعد طلوع الشمس فاذا خرجت قتلت الدابة ابليس وهو ساجد ويتمتع المؤمنون في الأرض بعد ذلك أربعين سنة لا يتمنون شيئا الا أعطوه ووجدوه فلاجور ولا ظلم وقد أسلم الأشياء لرب العالمين طوعا وكرها والمؤمنون طوعا والكفار كرها والسبع والطير كرها حتى أن

السبع لا يؤذي دابة ولا طيرا ويلد المؤمن فلا يموت حتى يتم أربعين سنة بعد خروج دابة الأرض ثم يعود فيهم الموت فيمكثون بذلك ما شاء الله ثم يسرع الموت في المؤمنين فلا يبقى مؤمن فيقول الكافر قد كنا مرعوبين من المؤمنين فلم يبق منهم أحد وليس يقبل منا توبة فما لنا لا نتهارج فيتهارجون في الطرق تهارج البهائم يقول أحدهم بأمه وأخته وابنته فينكح وسط الطريق يقوم عنها واحد وينزل عليها آخر لا ينكر ولا يغير فأفضلهم يومئذ من يقول لو تنحيتم عن الطريق كان أحسن فيكونوا بذلک حتى لا يبقى أحد من أولاد النكاح ويكون جميع أهل الأرض أولاد السفاح فيمكثون بذلک ماشاء الله ثم يعقم الله أرحام النساء ثلاثين سنة فلا تلد امرأة ولا يكون في الأرض طفل ويكونوا كلهم أولاد الزنا شرار الناس وعليهم تقوم الساعة

۱۸۵۷: ابو عمر نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت سے، انہوں نے اپنے والد سے، وہ حضرت الحارث سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: دابۃ الارض کا خروج مغرب سے سورج کے نکلنے کے بعد ہوگا، جب سورج وہاں سے نکلے گا تو دابۃ الارض ابلیس کو قتل کردے گا، اور ابلیس سجدے میں ہوگا، اور مسلمان زمین میں اُس کے بعد چالیس (40) سال تک فائدہ اُٹھاتے رہیں گے، جس چیز کی وہ تمنا کریں گے وہ اُنہیں دیدی جائے گی، اور وہ اُسے پالیں گے، نہ ظلم ہوگا نہ ستم ہوگا اور تمام اَشیاء رَبُّ العالمین کی تابعدار ہوجائیں گی، بعض خوش دِلی سے اور بعض مجبوری سے، مسلمان خوش دِلی سے تابعدار ہوں گے اور کفار مجبوری سے تابعدار ہوں گے، اور دَرندے اور پرندے بھی مجبوری سے تابعدار ہوں گے، کوئی دَرندہ کسی چوپائے کو اور نہ کسی پرندے کو اَذیّت دے گا، مؤمن صحت مَند رہے گا اور اُسے موت نہیں آئے گی، جب تک اِس حال میں چالیس (40) سال خُروجِ دابّہ کے وقت سے لے کر مکمل نہ ہوجائیں، پھر اُن میں موت لوٹ آئے گی، پھر جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ باقی رہیں گے، پھر مومنین میں موت بہت تیزی سے واقع ہوگی، یہاں تک کہ کوئی مؤمن باقی نہیں رہے گا، پس کافر کہیں گے ہم تو مؤمنین سے ڈرے ہوئے تھے، اُن میں سے کوئی باقی نہ رہا، اور نہ کوئی ایسا ہے جو ہماری توبہ قبول کرے، تو کیا مضائقہ ہے اگر ہم سَرِعام بے حیائی نہ کریں! پھر وہ لوگ راستوں میں سَرِعام جانوروں کی طرح بے حیائی کریں گے، اُن میں سے کوئی اپنی ماں، بہن اور بیٹی کی راستے میں بولی لگائے گا۔ ایک مرد اُن سے ہم بستری کرکے فارغ ہوگا تو دوسرا اُن پر آن پڑے گا، نہ اُنہیں یہ بُرا لگے گا اور نہ وہ یہ حالت تبدیل کریں گے، اُن میں سے سب سے اَفضل وہ ہوگا جو اُنہیں کہے گا کہ یہ بے حیائی اگر تم راستے سے ہٹ کر کرو تو اَچھا ہوگا، وہ اِس حالت میں رہیں گے یہاں تک کہ وہ اُن میں سے کوئی بھی حلالی باقی نہ رہے گا، اور تمام زمین والے حرامی ہوجائیں گے، پھر اِس کے بعد وہ اِس حال میں رہیں گے جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اُن کی عورتوں کو تیس (30) سال تک بانجھ کردے گا، کوئی عورت بچہ نہ جنے گی اور نہ زمین میں کوئی بچہ ہوگا، اور یہ سب کے سب زِنا سے پیدا ہوں گے، وہ بَدتَرین لوگ ہوں گے، اور اِن پر قیامت قائم ہوگی۔

○ ○ ○

١٨٥٨. حدثنا ضمرة عن ابن شوذب قال قال عمر لا تخرج الدابة حتى لا يبقى في الأرض مؤمن واقرؤا ان شئتم واذا وقع القول عليهم أخرجنا لهم دابة من الأرض تكلمهم(النمل) الآية .

۱۸۵۸﴾ ضمرة نے، ابن شوذب سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دابۃ الارض نہیں نکلے گا جب تک زمین پر کوئی مومن باقی نہ رہے، اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو:

﴿وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ۝﴾ (سورۂ نمل)

٥ ٥ ٥

١٨٥٩. حدثنا حسين الجعفي عن فضيل بن مرزوق عن عطية عن عبدالله بن عمرو قال تخرج الدابة من صدع في الصفا حضر الفرس ثلاثة ايام لا يخرج ثلثها.

۱۸۵۹﴾ حسین الجعفی نے فضیل بن مرزوق سے، انہوں نے عطیہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دابۃ الارض مقام صفاء میں ایک چٹان سے نکلے گا تین (3) دن تک اُس کا تہائی نہ نکلا ہوگا، وہاں گھوڑے حاضر ہوں گے۔

٥ ٥ ٥

١٨٦٠. حدثنا عبدالصمد عن حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن أوس بن خالد عن أبي هريرة رضی عنه قال قال رسول الله صلّى الله عليه وسلّم تخرج الدابة

۱۸۶۰﴾ عبدالصمد نے حماد بن سلمۃ سے، انہوں نے علی بن زید سے، انہوں نے اوس بن خالد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: دَابَّةُ الْاَرْض ضرور نکلے گا۔

٥ ٥ ٥

١٨٦١. قال أبو القاسم وحدثنا علي بن عبدالعزيز حدثنا حجاج ابن المنهال حدثنا حماد بن سلمة باسناده عن النبي صلى الله عليه وسلم قال تخرج الدابة ومعها عصى موسى وخاتم سليمان عليهما السلام فتجلو وجه المؤمن بالعصى وتخطم أنف الكافر بالخاتم حتى إن أهل الخوان ليجتمعوا فيقول هذا يا مؤمن وهذا يا كافر.

۱۸۶۱﴾ ابو القاسم نے علی بن عبد العزیز سے، انہوں نے حجاج ابن المنہال سے، وہ حماد بن سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: دَابَّةُ الْاَرْض خروج کرے گا اور اُس کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی۔ وہ لاٹھی کے ذریعے مؤمن کے چہرے کو روشن کرے گا اور انگوٹھی کے ذریعے کافر کی ناک پر داغ لگائے گا، جب لوگ دسترخوان پر جمع ہوں گے تو کہیں گے کہ یہ مؤمن ہے اور یہ کافر ہے۔

٥ ٥ ٥

طوله تدع منافقا الا خطمته.

١٨٦٥﴾ وکیع نے الولید بن جمیع سے انہوں نے عبدالملک بن المغیرۃ سے، انہوں نے ابن البیلمانی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: دَابَّةُ الْاَرض مُزدلفہ کی رات نکلے گا۔ لوگ مُزدلفہ جائیں گا، تو وہاں پر دابۃ الارض نکلے گا، اُس کی گردن لمبائی کی وجہ سے مشہور ہوگی وہ کسی منافق کو نہیں چھوڑے گا مگر یہ کہ وہ اُس کی ناک پر نشان لگائے گا۔

٭ ٭ ٭

١٨٦٦ . حدثنا وكيع عن فضيل عن عطية عن ابن عمر قال تخرج الدابة من صدع في الصفا.

١٨٦٦﴾ وکیع نے، فضیل سے، انہوں نے عطیۃ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ دابۃ الارض مقامِ صفا میں چٹان سے نکلے گا۔

٭ ٭ ٭

١٨٦٧ . حدثنا وكيع عن سفيان عن عمرو بن قيس عن عطية عن ابن عمر واذا وقع القول عليهم أخرجنا لهم دابة من لأرض تكلمهم قال حين لا يأمرون بمعروف ولا ينهون عن منكر.

١٨٦٧﴾ وکیع نے سُفیان سے، انہوں نے عمرو بن قیس سے، انہوں نے عطیۃ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ

﴿وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ﴾ (سورۂ نمل)

اِس آیت کا مِصداق اس وقت واقع ہوگا جب لوگ اَچھائی کا حکم نہ دے اور بُرائی سے منع نہ کریں گے۔

٭ ٭ ٭

١٨٦٨ . حدثنا ابن المبارك وابن ثور عن معمر عن رجل عن قيس بن سعد عن أبي الطفيل عن حذيفة قال ان للدابة ثلاث خرجات تخرج في بعض البوادي ثم تنكمي يعني تكمن وخرجة في بعض القرى حتى تذكر فيهريق الأمراء فيها الدماء ثم تنكمي فبينما الناس عند أشرف المساجد وأعظمها وأفضلها حتى ظننا أنه يسمي المسجد الحرام وما سماه اذ رفعت لهم الأرض فانطلق الناس هرابا وتبقى عصابة من المسلمين فيقولون إنه لن ينجينا من أمر الله شيء فتخرج عليهم الدابة فتجلو وجوههم مثل الكوكب الدري ثم تنطلق فلا يدركها طالب ولا يفوتها هارب وتأتي الرجل وهو يصلي، فتقول والله من كنت من أهل الصلاة فيلتفت اليها فتخطمه، قال تجلو وجه المؤمن وتخطم الكافر، قال فقيل له ما الناس يومئذ يا حذيفة قال جيران في الرباع شركاء في الأموال أصحاب في الأسفار.

۱۸۶۸﴾ اِبن المبارک اور اِبن ثور نے معمر سے، انہوں نے ایک آدمی سے، اس نے قیس بن سعد سے، انہوں نے ابوطفیل سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: دابۃ الارض تین (3) مرتبہ خروج کرے گا، ایک مرتبہ وہ کسی وادی میں خُروج کرے گا پھر چُھپ جائے گا، اور دوسری مرتبہ وہ کسی بستی سے نکلے گا اور اُس کا تذکرہ کیا جائے گا، وہاں کے امراء بہت خون بہائیں گے، پھر وہ چھپ جائے گا۔ تیسری مرتبہ لوگ سب سے معزز، سب سے عظیم اور سب سے افضل مسجد میں ہوں گے (راوی کہتا ہے کہ ہمارا گمان یہ ہوا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ "مسجدِ حرام" کا نام لے رہیں ہیں لیکن انہوں نے اس کا نام نہ لیا) اَچانک لوگوں کے سامنے زمین اُٹھنے لگے گی۔ تو لوگ بھاگ جائیں گے۔ مسلمانوں کی ایک جماعت باقی رہے گی، وہ کہیں گے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ہمیں کوئی چیز نجات نہیں دے سکتی ہے، پھر اُن پر دابۃ الارض کا خُروج ہوگا، دابۃ الارض اُن کے چہروں کو چمک دار ستاوں کی طرح روشن کرے گا، پھر دابۃ الارض چلا جائے گا، نہ اُس کو کوئی تلاش کرنے والا پا سکے گا اور نہ اُس سے کوئی بھاگنے والا بچ سکے گا۔ وہ ایک نماز پڑھنے والے شخص کے پاس آئے گا، اور کہے گا کہا اللہ کی قسم! تو نمازیوں میں سے نہیں ہے، وہ آدمی اُس کے طرف متوجہ ہوگا تو یہ اُس کی ناک پرداغ لگائے گا، وہ مؤمن کے چہرے کو روشن اور کافر کے چہرے کو داغ دار کرے گا، کسی نے عرض کیا اَے حذیفہ! لوگوں کی اُس وقت کیا کیفیت ہوگی؟ فرمایا کہ زمینوں میں پڑوسی ہوں گے مالوں میں شریک ہوں گے اور سفروں میں ایک دوسرے کے ساتھی ہوں گے۔ (یعنی زندگی کا کاروبار معمول کے مطابق رواں دواں آئے گا۔)

o o o

۱۸۶۹. حدثنا محمد بن الحارث عن محمد بن عبدالرحمٰن بن البيلماني عن ابيه عن ابن عمر رضى الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا كان الوعد الذي قال الله تعالى أخرجنا لهم دابة من الأرض تكلمهم قال ليس ذلك بحديث ولا كلام ولكنه سمة تسم من أمرها الله تعالى به يكون خروجها من الصفا ليلة منى فيصبحون بين رأسها وذنبها لا يدخل داخل ولا يخرج خارج حتى اذا فرغت مما أمرها الله تعالى به فهلك من هلك ونجا من نجا كانت أول خطوة تضعها بأنطاكية.

۱۸۶۹﴾ محمد بن الحارث نے، محمد بن عبدالرحمٰن بن البیلمانی سے، وہ اپنے والد سے، وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: جب وہ وعدہ واقع ہوگا جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اِس آیت میں فرمایا ہے کہ

﴿وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۝﴾ (سورۂ نمل)

کہ ہم اُن کے لئے زمین سے ایک جانور نکالیں گے جو اُن سے بات کرے گا، تو یہ بات کرنا کوئی گفتگو نہ ہوگی بلکہ ایک نشان ہوگا جو وہ اللہ کے حکم سے لگائے گا، اُس کا خُروج مِنیٰ کی رات میں مقامِ صفاء سے ہوگا، لوگ اُس کے سَر اور دُم کے درمیان صبح

کریں گے، نہ کوئی اَندر داخل ہو سکے گا اور نہ کوئی باہر نکل سکے گا، جب وہ دابۃ اُس کام سے فارغ ہوجائے گا۔جس کا اللہ تعالیٰ نے اُس کو حکم دیا تھا، تو اس وقت ہلاک ہونے والا ہلاک ہوجائے گا اور نجات پانے والا نجات پائے گا، وہ دابۃ الارض اپنا پہلا قدم انطا کیہ میں رکھے گا۔

o o o

۱۸۷۰. حدثنا ابن المبارک عن سفيان عن الأعمش عن أبي ظبيان عن حذيفة بن اليمان قال ماتلا عن قوم قط الا حق عليهم القول.

۱۸۷۰﴾ ابن المبارک رحمہ اللہ تعالیٰ نے سُفیان رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے الأعمش رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے ، ابوظبیان رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ: حضرت حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: دابۃ الارض کے بعد آنے والی ہر قوم پر عذاب آئے گا۔

o o o

۱۸۷۱. حدثنا الحكم بن نافع عمن حدث عنه عن كعب قال تخرج الدابة والآيات بعد عيسى عليه السلام بسبعة أشهر قال وقال عمرو بن العاص تخرج الدابة من عند الصفا الذي عند المروة يدرب على الله وعلى رسوله

۱۸۷۱﴾ الحکم بن نافع نے ایک روای سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دابۃ اور قیامت کی نشانیاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سات (7) سال کے بعد آئیں گی۔حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دابۃ اُس صفاء سے نکلے گا جو مروہ کے پاس ہے۔

o o o

﴿حبشہ کا بیان﴾

الحبشة

۱۸۷۲. حدثنا سفيان حدثنا زياد بن سعد سمع الزهرى سمع سعيد بن المسيب سمع أبا هريرة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يخرب الكعبة ذوالسويقتين من الحبشة

۱۸۷۲﴾ سُفیان رحمہ اللہ تعالیٰ نے زیاد بن سعد رحمہ اللہ تعالیٰ سے انہوں نے ، الزہری رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے سعید بن المسیب رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے روایت کی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ کعبہ کو دو پتلی پنڈلیوں والا حبشی تباہ کرے گا۔

۱۸۷۳. حدثنا سفيان حدثنا ابن أبي نجيح عن مجاهد عن عبدالله بن عمرو سمعه قال

كاني أنظر الى الكعبة يهدمها رجل من الحبشة أصيلح أفيدع، قال مجاهد فلما هدمها ابن الزبير جئت لأنظر أرى ما قال فيه فلم ارمما قال شيئا

۱۸۷۳﴾ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: گویا کہ مَیں کعبہ کی طرف دیکھ رہا ہوں جسے حبشہ کا ایک آدھا گنجا اور کمزور آدمی منہدم کر رہا ہے، حضرت مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب کعبہ کو ابن زُبیر نے مُنہدم کیا تو مَیں حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بتائی ہوئی نشانیاں دیکھنے کے لئے گیا، تو مَیں نے اُن میں سے کچھ نہ دیکھا۔

○ ○ ○

۱۸۷۴. حدثنا ابن عيينة عن هشام عن حفصة عن أبي العالية عن علي قال استكثروا من الطواف بهذا البيت فكأني برجل أصلع أصمع حمش الساقين معه مسحاة يهدمها.

۱۸۷۴﴾ ابن عُیینہ نے ہشام سے، انہوں نے حفصہ سے، انہوں نے ابو العالیہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ: بیت اللہ کا بکثرت طواف کرو! گویا کہ مَیں ایک آدمی کو دیکھ رہا ہوں جسے آدھے سَر پر بال ہیں۔ وہ کمزور ہے، پتلی پنڈلیوں والا ہے، اور اُس کے پاس پھاوڑا ہے، جس سے وہ بیت اللہ کو مُنہدم کر رہا ہے۔

○ ○ ○

۱۸۷۵. حدثنا الوليد بن مسلم عن ابن لهيعة عن أبي الأسود عن أبي عتبة مولى عمرو بن العاص قال تهلک مصر اذا رميت بالقسي الأربع قوس الترک وقوس الروم وقوس الحبشة وقوس أهل الأندلس

۱۸۷۵﴾ الولید بن مسلم نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو اسود سے، انہوں نے ابو عتبہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مصر ہلاک ہو جائے گا جب چار (4) قسم کی کمانیں چلیں گی:

نمبر 1: تُرکی کی کمان۔

نمبر 2: رُوم کی کمان۔

نمبر 3: حبشہ کی کمان۔

نمبر 4: اور اُندلس والوں کی کمان۔

○ ○ ○

۱۸۷۶. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن بكر بن سوادة عن أبي غطيف عن عبيد بن رفيع قال قال عمر بن الخطاب رضى اللّٰه عنه كم بينكم وبين وسيم قلت على رأس بريد قال ليأتينكم أهل الأندلس فيقاتلونكم بها، قال أبو غطيف وحدثني حاطب بن أبي بلتعة أنه سمع عمر بن الخطاب يقول يأتيكم أهل الأندلس فيقاتلونكم بوسيم حتى تركض الخيل في الدم الى ثنيها ثم يهزمهم اللّٰه.

۱۸۷۶﴾ الولید نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے بکر بن سوادۃ سے، انہوں نے ابو غطیف سے روایت کی ہے کہ عبید بن

رفیع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: تمہارے اور مقامِ وسیم کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ مَیں کہا کہ تقریباً تین (3) میل ہے۔ تو حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ضرور اُندلس والے وہاں آئیں گے اور تم سے جنگ کریں گے، ابو غطیف کہتے ہیں کہ مجھے حاطب بن ابو بلتعہ نے بتایا کہ اُنہوں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ تمہارے پاس اُندلس والے آئیں گے اور وہ ''وسیم'' میں لڑیں گے، یہاں تک کہ گھوڑوں کے کُھر خون میں ڈوب جائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ اُندلس والوں کو شکست دے گا۔

○ ○ ○

جبشہ کے نکلنے کا بیان

خروج الحبشة

۱۸۷۷ . حدثنا بقية وشريح بن يزيد أبو حيوة عن أرطاة عن عبدالرحمن بن جبير قال قام عمر بن الخطاب رضى الله عنه بمكة في الحج فقال يا أهل اليمن هاجروا قبل الظلمتين أما أحدهما فالحبشة يخرجون حتى يبلغوا مقامي هذا.

۱۸۷۷﴾ بقیہ اور شُریح بن یزید نے، ابو حیوۃ سے، انہوں نے ارطاۃ سے روایت کی ہے کہ عبدالرحمٰن بن جُبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حج کے دِنوں میں مکہ میں کھڑے ہوئے اور فرمانے لگے کہ: اَے یمن والو! دو ظُلمتوں سے پہلے ہجرت کرلو! اُن میں سے ایک تو حبشہ کی ظلمت ہے کہ وہ خُروج کریں گے اور میری اِس جگہ تک پہنچ جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۸۷۸ . حدثنا بقية وأبو المغيرة عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب قال تخرج الحبشة خرجة ينتهون فيها إلى البيت ثم يخرج إليهم أهل الشام فيجدونهم قد افترشوا الأرض فيقتلونهم في أودية بني علي وهي قريبة من المدينة حتى ان الحبشي يباع بالشملة. قال صفوان وحدثني أبو اليمان عن كعب قال يخرجون البيت ويأخذون المقام فيدر كون على ذلک فيقتلهم الله تعالى

۱۸۷۸﴾ بقیہ اور ابو المغیرۃ نے صفوان سے، انہوں نے شُریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ: حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حبشہ خُروج کریں گے جس میں وہ بیت اللہ تک پہنچ جائیں گے، پھر اُن کی طرف اَہلِ شام نکلیں گے تو وہ اُن حبشیوں کو پائیں گے کہ اُنہوں نے زَمین کو بچھونا بنایا ہے۔ وہ اُن حبشیوں کو بنی علی کی وادیوں میں قتل کریں گے، جو کہ مدینہ کے قریب ہیں، یہاں تک کہ ایک حبشی ایک چادر کے بدلے میں فروخت ہوگا۔ صفوان کہتے ہیں کہ مجھے ابو الیمان نے بتایا ہے کہ حضرت

کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حبشی بیت اللہ کو تباہ کردیں گے، اور مقامِ ابراہیم کو لے لیں گے، اُس وقت اُن کی پکڑ ہوگی

اور اللہ تعالیٰ اُنہیں برباد کردے گا۔

٭ ٭ ٭

۱۸۷۹. حدثنا عبدالصمد بن عبدالوارث عن حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن العريان بن الهيثم سمع عبدالله بن عمرو يقول تخرج الحبشة بعد نزول عيسى بن مريم فيبعث عيسى طليعة فينهزموا

۱۸۷۹﴾ عبدالصمد بن عبدالوارث رحمہ اللہ تعالیٰ نے، حماد بن سلمۃ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے علی بن زید سے، انہوں نے العریان بن الہیثم سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو نازل ہونے کے بعد حبشہ خُروج کرے گا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُن کی طرف ایک لشکر بھیجیں گے جو اُنہیں شکست دے گا۔

٭ ٭ ٭

۱۸۸۰. حدثنا ابن وهب عن ابن أبي ذئب عن سعيد بن سمعان مولى آل فلان سماه ابن وهب قال سمعت ابا هريرة رضى الله عنه يحدث أبا قتادة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال تأتي الحبشة فيخربون البيت خرابا لا يعمر بعده أبدا وهم الذين يستخرجون كنزه.

۱۸۸۰﴾ اِبن وہب نے، اِبن ابوذئب سے، انہوں نے سعید بن سمعان سے روایت کی ہے کہ اِبن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مَیں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ حضرت اَبوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل کیا ہے کہ: حبشی آئیں گے اور بیت اللہ کو ایسا برباد کریں گے کہ اُس کے بعد وہ کبھی تعمیر نہ ہوگا، اور یہ حبشی بیت اللہ کا خزانہ نکالیں گے۔

٭ ٭ ٭

۱۸۸۱. حدثنا ابن وهب عن يونس عن الزهري عن ابن المسيب سمع أبا هريرة يقول قال رسول الله ﷺ يخرب الكعبة ذو السويقتين من الحبشة

۱۸۸۱﴾ اِبن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ، یونس رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے الزہری انہوں نے رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے اِبن المسیب رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: بیت اللہ کو دو پتلی پنڈلیوں والا حبشی برباد کرے گا۔

٭ ٭ ٭

۱۸۸۲. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن يزيد بن عمرو المعافري عن شيخ من أهل المدينة عن أبي هريرة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كأني أنظر الى أصلع أفيدع أفيحج على ظهر الكعبة يضربها بالكرزنة.

۱۸۸۲﴾ اِبن وہب نے اِبن لہیعہ سے، انہوں نے یزید بن عمرو المعافری سے، انہوں نے مدینہ کے ایک شیخ سے

روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ گویا کہ میں اُس آدھے گنجے، تنگ پیشانی والے، کمزور شخص کو بیت اللہ کی چھت پر دیکھ رہا ہوں کہ وہ کعبہ کو ہتھوڑے سے مار رہا ہے۔

۱۸۸۳. حدثنا الدراوردي عن ثور بن زيد الديلي عن أبي الغيث عن أبي هريرة قال ذوالسويقتين من الحبشة يخرب بيت الله

۱۸۸۳۔ الدراوردی نے ثور بن زید الدیلی سے، انہوں نے ابو الغیث سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: دو پتلی پنڈلیوں والا حبشی بیت اللہ کو برباد کرے گا۔

۱۸۸۴. حدثنا توبة بن علوان عن حميد عن بكر بن عبدالله عن عبدالله بن عمرو قال تهدم الكعبة مرتين ويرفع الحجر في المرة الثالثة.

۱۸۸۴۔ توبہ بن علوان نے، حمید سے، انہوں نے بکر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: بیت اللہ کو دو مرتبہ منہدم کیا جائے گا، اور تیسری مرتبہ حجر اسود کو اٹھا لیا جائے گا۔

۱۸۸۵. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن مجاهد عن عبدالله بن عمرو قال كأني أنظر الى حبشي حمش الساقين جالسا على الكعبة بمسحاته وهي تهدم

۱۸۸۵۔ ابو معاویہ نے اعمش سے، انہوں نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ گویا کہ میں پتلی پنڈلیوں والے حبشی کو بیلچے سمیت کعبہ شریف پر بیٹھا دیکھ رہا ہوں، اور کعبہ منہدم کیا جا رہا ہے۔

۱۸۸۶. حدثنا بقية عن صفوان بن عمرو حدثني أبو اليمان عن كعب قال ليخربن البيت الحبشي وليأخذون المقام فيدر كون على ذلك فيقتلهم الله تعالى

۱۸۸۶۔ بقیہ نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے ابو الیمان سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: بیت اللہ کو حبشی برباد کریں گے، اور مقام ابراہیم کو لے لیں گے۔ اُن کی پکڑ ہو گی اور اللہ تعالیٰ اُنہیں تباہ کر دے گا۔

۱۸۸۷. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن أبي قبيل قال خرج يوما وردان من عند مسلمة بن مخلد وهو أمير على مصر فمر على عبدالله بن عمرو مستعجلا فناداه، فقال اين تريد يا أبا عبيد قال أرسلني الأمير الى منف فأحضر له كنز فرعون، قال فارجع اليه فاقره مني السلام وقل له ان كنز فرعون ليس لك ولا لأصحابك إنما هو للحبشة يأتون في سفنهم يريدون الفسطاط فيسيرون حتى ينزلوا منفا فيظهر الله لهم كنز فرعون

فيأخذون منه ما شاؤا فيقولون ما نبتغي غنيمة أفضل من هذه فيرجعون ويخرج المسلمون

في آثارهم حتى يدركوهم فيهزم الله الحبش فيقتلهم المسلمون ويأسرونهم حتى يباع الحبشي يومئذ بالكساء.

۱۸۸۷﴾ ابن وہب نے ابن لہیعۃ سے روایت کی ہے کہ، ابوقبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایک دِن وَردان مَسلمہ بن مخلد کے ہاں سے نکلے جو مصر کے اُمیر تھے، پس وَردان حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس سے تیزی سے گزرے تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُسے آواز دی کہ اَے اَبوعبید! کہاں جارہے ہو؟ تو انہوں نے کہا کہ مجھے اُمیر نے مقامِ منف کی طرف بھیجا ہے تاکہ مَیں فرعون کے خزانے کو اُس کے سامنے حاضر کرسکوں، تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ اَپنے اُمیر کی طرف واپس چلے جاؤ اور اُس سے کہہ دو کہ فرعون کا خزانہ نہ تیرے لئے ہے اور نہ تیرے ساتھیوں کے لئے ہے، وہ حبشیوں کے لئے ہے، حبشی اپنی کشتیوں میں آئیں گے اور اُن کا اِرادہ مقامِ فسطاط کی طرف جانے کا ہوگا تو وہ مقامِ منف میں پڑاؤ ڈالیں گے، تو اللہ تعالیٰ اُن پر فرعون کا خزانہ ظاہر کردے گا، پھر جتنا وہ چاہیں گے، وہ اُس میں سے لے لیں گے، اور کہیں گے کہ اِس سے اُفضل غنیمت تو ہمیں نہیں چاہئے۔ پھر وہ لوٹ کر چلے جائیں گے، اُن کے پیچھے مسلمان نکل کر اُنہیں پالیں گے۔ اللہ تعالیٰ حبشیوں کو شکست دے گا۔ مسلمان اُنہیں قتل کریں گے اور قیدی بنائیں گے، اور ایک حبشی اُس وقت ایک چادر کے بدلے میں فروخت ہوگا۔

○ ○ ○

۱۸۸۸. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن بكر بن سوادة أن مولى لعبدالله بن عمرو حدثه عن أبي زرعة عن شفي عن عبدالله بن عمرو قال تقتتلون بوسيم أنتم وأهل الأندلس فيأتيكم مددكم من الشام فإذا نزل أولهم هزم الله عدوكم ولا يزالون يقتلونهم الى لوبية ثم ترجعون فتأتيكم الحبشة في ثلثمائة ألف عليهم أسبس فتقاتلونهم أنتم وأهل الشام فيهزمهم الله ثم ترجعون الى القبط فتقولون لم تعينونا على عدونا فيقولون أنتم فعلتم هذا بنا ذهبتم بقوتنا لم تتركوا لنا سلاحا وانكم لأحب الناس إلينا، قال فيصفحون عنهم

۱۸۸۸﴾ رشدین نے ابن لہیعۃ سے، انہوں نے بکر بن سوادۃ سے، انہوں نے ابو زرعۃ سے، انہوں نے شفی سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ تم اَہلِ اُندلس مقامِ وسیم میں لڑو گے، پھر تمہاری اِمداد شام کی طرف سے آئے گی، جب اُس میں سے پہلا اُٹھے گا تو اللہ تعالیٰ تمہارے دُشمنوں کو شکست دیدے گا، تم مقام لوبیۃ میں مسلسل اُنہیں قتل کرتے رہو گے، پھر تم واپس لوٹ آؤ گے، پھر تمہارے خلاف حبشہ خُروج کریں گے، اُن کی تعداد تین (3) لاکھ ہوگی، اُن کا اُمیر اَسبَس ہوگا۔ تم اُن سے لڑو گے اور اَہلِ شام بھی ان سے لڑیں گے، پھر اللہ تعالیٰ اُن حبشیوں کو شکست دے گا، پھر تم قبطیوں کی طرف لوٹ جاؤ گے، تم قبطیوں سے کہو گے کہ تم نے ہمارے دُشمنوں کے خلاف ہماری مدد نہیں کی؟ وہ کہیں گے تم یہ کام ہمارے ساتھ

کررہے ہو۔تم ہماری طاقت لے گئے اورتم نے ہمارا اَسلحہ نہ چھوڑا،اورتم لوگوں میں سے سب سے زیادہ ہمیں پسند ہو، پھر وہ اُن سے اِعراض کریں گے۔

○ ○ ○

۱۸۸۹. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن عبيد بن فيروز عن عبدالله بن عمرو مثل حديث ابن وهب في الحبشة حديث مسلمة بن مخلد

۱۸۸۹﴾رشدین نے اِبن لہیعہ سے، انہوں نے ابوقبیل سے، انہوں نے، عبید بن فیروز سے، اور انہوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہی حدیث روایت کی ہے کہ مَسلمہ بن مخلد سے متعلق جو ابن وہب کی حبشہ والی حدیث تھی اور جو یوں ہے:

اِبن وہب نے، اِبن لہیعہ سے روایت کی ہے کہ ابوقبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایک دِن وَردان مَسلمہ بن مخلد کے ہاں سے نکلے جو مصر کے اَمیر تھے، پس وَردان حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس سے تیزی سے گزرے تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اُسے آواز دی کہ اَے ابوعبید! کہاں جارہے ہو؟ تو اُنہوں نے کہا کہ مجھے اَمیر نے "مقامِ معف" کی طرف بھیجا ہے تاکہ مَیں فرعون کے خزانے کو اُس کے سامنے حاضر کرسکوں، تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ اَپنے اَمیر کی طرف واپس چلے جاؤ اور اُس سے کہہ دو کہ فرعون کا خزانہ نہ تیرے لئے ہے اور نہ تیرے ساتھیوں کے لئے ہے، وہ حبشیوں کے لئے ہے حبشی اپنی کشتیوں میں آئیں گے اور اُن کا اِرادہ "مقامِ فسطاط" کی طرف جانے کا ہوگا تو وہ "مقامِ معف" میں پڑاؤ ڈالیں گے، تو اللہ تعالیٰ اُن پر فرعون کا خزانہ ظاہر کردے گا، پھر جتنا وہ چاہیں گے وہ اُس میں سے لے لیں گے، اور کہیں گے کہ اِس سے اَفضل غنیمت تو ہمیں نہیں چاہئے۔ پھر وہ لوٹ کر چلے جائیں گے، اُن کے پیچھے مسلمان نکل کر اُنہیں پالیں گے۔ اللہ تعالیٰ حبشیوں کو شکست دے گا۔ مسلمان اُنہیں قتل کریں گے اور قیدی بنائیں گے اور ایک حبشی اُس وقت ایک چادر کے بدلے میں فروخت ہوگا۔

○ ○ ○

۱۸۹۰. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن عبدالله بن عمرو أن رجلا من أعداء المسلمين بالأندلس حديث ذي العرف حديث طويل قد كتبته في الروم

۱۸۹۰﴾رشدین رحمہ اللہ تعالیٰ نے اِبن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے ابوقبیل رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کے دُشمنوں میں سے ایک آدمی اُندلس میں ہوگا۔ وہ مشہور لقب والا ہوگا، لمبا ہوگا، رُوم کی فوج میں ہوگا۔

○ ○ ○

۱۸۹۱. حدثنا الوليد بن مسلم عن ابن لهيعة عن بكر بن سوادة قال حدثني مولى لعبدالله بن عمرو عن عبدالله بن عمرو قال يقاتلكم أهل الأندلس بوسيم فيأتيكم مددكم

من الشام فيهزمهم الله.

۱۸۹۱۔ الولید بن مسلم نے ابن لہیعۃ سے، انہوں نے بکر بن سوادۃ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تم سے اُندلس والے مقامِ وسیم میں لڑیں گے، پھر تمہارے لیے شام کی طرف سے مدد آئے گی تو اللہ تعالیٰ اُن اُندلس والوں کو شکست دے گا۔

٭٭٭

۱۸۹۲. حدثنا الوليد بن مسلم عن ليث بنسعد عن عمرو بن الحارث قال قال عمر بن الخطاب رضي الله عنه يقاتلونكم بوسيم فيهزمهم الله ثم يأتي الحبشة في العام الثاني.

۱۸۹۲۔ الولید بن مسلم نے، لیث بن سعد سے، انہوں نے عمرو بن الحارث سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: وہ تم سے مقامِ وسیم میں لڑیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اُنہیں شکست دے گا، پھر دوسرے سال حبشی آئیں گے۔

٭٭٭

۱۸۹۳. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن بكر بن سوادة عن عبدالله بن عمر قال تأتي الحبشة في ثلثمائة ألف عليهم رجل يقال له أسبس فتقاتلونهم أنتم وأهل الشام فيهزمهم الله

۱۸۹۳۔ الولید نے ابن لہیعۃ سے، انہوں نے بکر بن سوادۃ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حبشی تین (3) لاکھ فوج لے کر آئیں گے۔ اُن کے اُمیر کا نام اسبس ہوگا، تم اور اہلِ شام اُن سے لڑو گے۔ اللہ تعالیٰ اُنہیں شکست دے گا۔

٭٭٭

۱۸۹۴. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن عبدالله بن عمرو قال هم الذين يستخرجون كنز فرعون بمدينة يقال لها منف ويخرج إليهم المسلمون فيقاتلونهم ويغنمون تلك الكنوز حتى يباع الحبشي بعباءة.

۱۸۹۴۔ الولید نے، ابن لہیعۃ سے، انہوں نے ابو قبیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: حبشی فرعون کے خزانے کو منف نامی شہر سے نکالیں گے، مسلمان ان کی طرف خروج کریں گے، اور اُن سے لڑیں گے، اور اُس خزانے کو مالِ غنیمت کے طور پر حاصل کرلیں گے، اور حبشی ایک چادر کے بدلے میں بیچا جائے گا۔

٭٭٭

۱۸۹۵. حدثنا الوليد عن ليث وابن لهيعة قال الذي يسير بأهل الأندلس ملك من ملوك العجم يقال له ذو العرف يجلي أهل الأندلس وأهل المغرب من المسلمين حتى يقاتله أهل مصر فيهزمه الله ثم يسلم ذو العرف بعد الهزيمة.

۱۸۹۵﴾ ولید نے لیث اور ابن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ: وہ فرماتے ہیں کہ اُندلس والوں کو عجمی بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ جسے ”ذوالعرف“ کہتے ہوں گے وہ لے کر چلے گا۔ اُندلس والے اور مغرب والے مسلمانوں کو جلا وطن کریں گے۔ ذوالعرف سے مصر والے لڑیں گے۔ اللہ تعالیٰ اُسے شکست دیدے گا، شکست کھانے کے بعد ذوالعرف مسلمان ہوجائے گا۔

○ ○ ○

١٨٩٦. حدثنا الوليد عن سعيد بن بشير عن قتادة عن عقبة بن أوس عن عبدالله بن عمرو قال يوشک بنو قنطور بن كركرا يخرجون فيسوقون أهل خراسان سوقا عنيفا حتى يربطوا خيولهم بنخل الأبلة فيبعثون الى أهل البصرة إما أن تلحقوا بنا وإما أن تخلوها لنا فيلحق بهم ثلث وبالأعراب ثلث وثلث بالكوفة ثم يسيرون الى الكوفة فيلحق بهم ثلث وبالأعراب ثلث وثلث بالشام.

۱۸۹۶﴾ الولید نے، سعید بن بشیر سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے عُقبۃ بن اوس سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ قریب ہے قنطور بن کرکرا کی اولاد خروج کرے گی۔ وہ خراسان والوں کو سختی کے ساتھ لے کر چلیں گے، اور اپنے گھوڑے مقامِ ابلہ کے درختوں کے ساتھ باندھیں گے، پھر وہ بصرہ والوں کو پیغام بھیجیں گے کہ یا تو ہمارے ساتھ شامل ہوجاؤ یا بصرہ خالی کردو؟ اس پر بصرہ والوں میں سے ایک تہائی اُن کے ساتھ مل جائیں گے، اور ایک تہائی دیہاتیوں کے ساتھ جاملیں گے اور تہائی کوفہ چلے جائیں گے۔ پھر بنی قنطور کوفہ جائیں گے۔ وہاں پر بھی ایک تہائی اُن کے ساتھ ملیں گے اور ایک تہائی دیہاتیوں کے ساتھ ملیں گے اور ایک تہائی شامیوں کے ساتھ ملیں گے۔

○ ○ ○

١٨٩٧. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن أيوب عن ابن الضيف عن كعب قال اذا قتل الله ياجوج ومأجوج فبينما الناس كذلک إذ جاء هم الصراخ أن اذا السويقتين قد غزا البيت يريده فيبعث عيسى ابن مريم عليهما السلام طليعة سبع مئة أو بين السبع مئة والثمان مئة حتى اذا كانوا ببعض الطريق بعث الله ريحا يمانية طيبة فتقبض روح كل مؤمن ثم يبقى عجاج من الناس يتسافدون كما يتسافد البهائم فمثل الساعة مثل رجل يطيف حول فرسه ينتظر حتى تضع فمن تكلف بعد قولي هذا شيئا أو بعد علمي هذا شيئا فهم المتكلف

۱۸۹۷﴾ عبدالرزاق نے معمر سے انہوں نے ایوب سے، انہوں نے، ابن الضیف سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کو قتل کردیں گے تو لوگوں کے پاس ایک چلانے والا آئے گا کہ دو پتلی پنڈلیوں والے نے بیت اللہ پر چڑھائی کرلی ہے، اور اسے برباد کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام سات سو (700) یا سات سو اور آٹھ سو کے درمیان ایک دستہ اُن کی طرف بھیجیں گے۔ وہ دستہ راستے میں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ یمن سے

ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو ہر مؤمن کی رُوح قبض کرلے گی، بیکار کچرا لوگ باقی رہ جائیں گے، وہ جانوروں کی طرح بے حیائی کریں گے۔ قیامت کی مثال ایسے آدمی کی ہے جو اپنے گھوڑے کے اِرد گرد گھومتا ہے اور اُس کے بچّے کا اِنتظار کرتا ہے، جو شخص میری اِس بات کے بعد یا میرے اِس علم کے بعد کچھ بناوٹ کرتا ہے تو وہ بناوٹ کرنے والوں میں سے ہے۔

o o o

۱۸۹۸. حدثنا عبدة بن سليمان عن زكريا عن الشعبي عن الحارث بن مالك بن برصاء قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول يوم فتح مكة لاتغزوا بعد هذا اليوم الى يوم القيامة۔

۱۸۹۸﴾ عبدۃ بن سلیمان نے زکریا سے، انہوں نے الشعبی سے روایت کی ہے کہ الحارث بن مالک بن برصاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مَیں نے نبی کریم ﷺ سے سُنا ہے کہ آپ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر اِرشاد فرمایا کہ آج کے بعد قیامت تک جہاد نہیں ہوگا۔

o o o

۱۸۹۹. حدثنا ابن عيينة عن داود بن شابور عن مجاهد قال لما هدم ابن الزبير الكعبة خرجنا إلى منى ثلاثا ننتظر العذاب.

۱۸۹۹﴾ ابن عُیینہ نے داؤد بن شابور سے روایت کی ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب ابن زُبیر نے کعبۃ اللہ کو مُنہدم کیا تو ہم تین 3 دن تک منٰی میں رہے، ہم عذاب کا اِنتظار کرتے تھے۔

o o o

۱۹۰۰. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن مجاهدٌ عن عبدالله بن عمرو قال كاني أنظر الى حبشي أفدع حمش الساقين جالس على الكعبة بمسحاته وهي تهدم.

۱۹۰۰﴾ ابو معاویہ نے، اعمش سے، انہوں نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: گویا کہ مَیں کمزور حبشی کو دیکھتا ہوں، اُس کی پتلی پنڈلیاں ہیں، وہ اپنے بیلچے سمیت بیت اللہ پر بیٹھا ہے اور اُسے مُنہدم کیا جارہا ہے۔

o o o

﴿تُرکوں کا بیان﴾

الترک

۱۹۰۱. حدثنا يحيى بن سعيد العطار وأبو المغيرة عن ابن عياش عن عبدالله بن دينار عن كعب قال تنزل الترك آمد وتشرب من الدجلة والفرات ويسعون في الجزيرة وأهل الاسلام من الحيرة لا يستطيعون لهم شيئا فيبعث الله عليهم ثلجا بغير كيل فيه صر من ريح شديدة وجليد فإذا هم خامدون فإذا أقاموا أياما قام أمير الإسلام في الناس، فيقول يا

أهل الاسلام ألا قوم يهبون أنفسهم لله فينظروا ما فعل القوم فينتدب عشرة فوارس فيجيزون إليهم فإذاهم خامدون فيرجعون، فيقولون ان الله قد اهلكهم وكفا كم هلكوا من عند آخرهم.

۱۹۰۱﴾ یحیٰی بن سعید العطار اور ابوالمغیرۃ نے ابن عیاش سے، انہوں نے عبداللہ بن دینار سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: تُرک مقامِ آمد پر پڑاؤ ڈالیں گے۔ وہ دَجلہ اور فُرات سے پانی پئیں گے، جزیرے میں پھریں گے اور مقامِ حیرہ کے مسلمان اُن کے مقابلے کی طاقت نہیں رکھتے ہوں گے، اللہ تعالیٰ اُن تُرکوں پر برف باری بھیج دے گا۔ اُس میں سخت شدید آندھی ہوگی۔ وہ سب اُوندھے مُنہ تباہ ہوجائیں گے، جب کچھ دِن اِسی حالت میں گُزریں گے تو مسلمانوں کے اُمیر لوگوں میں کھڑے ہو کر کہیں گے کہ: اَے اَہلِ اِسلام! کیا کچھ لوگ ایسے نہیں ہے کہ وہ اپنی جانیں اللہ تعالیٰ کو ہبہ کردیں؟ تاکہ دیکھے کہ قومِ تُرک کی کیا حالت ہوئی؟ دس (10) شہسوار اُس کی پُکار پر لبیک کہیں گے اور وہ اُن کی طرف روانہ ہوجائیں گے تو اُن تُرکوں کو مَرا ہوا پائیں گے، وہ واپس لوٹ آئیں گے اور کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو ہلاک کردیا ہے، اور اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اُن کے مقابلے میں کافی ہوچکا ہے، وہ سب کے سب ہلاک ہوچکے ہیں۔

٭ ٭ ٭

۱۹۰۲. قال ابن عياش وأخبرني عتبة بن تميم عن الوليد بن عامر اليزني عن يزيد بن خمير عن كعب قال ليردن الترک الجزيرة حتى يسقوا خيلهم من الفرات فيبعث الله عليهم الطاعون فيقتلهم فلا يفلت منهم الا رجل واحد

۱۹۰۲﴾ ابن عیاش نے عتبہ بن تمیم سے، انہوں نے الولید بن عامر الیزنی سے، انہوں نے یزید بن خمیر سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: تُرک جزیرے میں ضرور آئیں گے حتیٰ کہ اپنے گھوڑوں کو دَریائے فُرات سے پانی پلائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اُن پر طاعون مُسلط کردے گا۔ جس سے وہ ہلاک ہوجائیں گے۔ اُن میں سے سوائے ایک شخص کے کوئی بھی نہیں بچے گا۔

٭ ٭ ٭

۱۹۰۳. قال ابن عياش وأخبرني عصمة بن راشد عن بسر بن عبيدالله عن أبي حليمة الغنوي قال يقفون على تلال الجزيره ليسبوا نساء غنى حتى إن الرجل ليرى بياض خلخال امرأته لا يقدر يدفع عنها.

۱۹۰۳﴾ ابن عیاش رحمہ اللہ تعالیٰ نے عصمۃ بن راشد رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے بسر بن عبید اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ ابو حلیمۃ الغنوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: لوگ جزیرے کی چٹانوں پر کھڑے ہو کر اپنی عورتوں کی حفاظت بھی نہ کرسکیں گے۔ کوئی مرد اپنی بیوی کے پازیب کی سُفیدی دیکھے گا لیکن اُسے قدرت نہ ہوگی کہ اُس کا دِفاع کرسکے۔

٭ ٭ ٭

۱۹۰۴. قال ابن عياش وأخبرني رجل من آل حبيب بن مسلمة عن الحكم بن عتيبة قال

يخرجون فلا ينهنهم دون الفرات شيء أصاب ملاحهم وفرسان الناس يومئذ قيس عيلان فيستأصلهم لا ترک بعدها

۱۹۰۴﴿ ابن عیاش نے آل حبیب بن مسلمۃ کے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ الحکم بن عُتَیبۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: تُرک نکلیں گے، اُن کے لئے دریائے فُرات کے علاوہ کوئی چیز رکاوٹ نہ ہوگی، اُن کے مَلاح اور شہسوار بیماری میں مُبتلا ہوں گے، لوگ اُس زمانے میں مُقامِ قیسِ عیلان میں ہوں گے، وہ بیماری تُرکوں کو جڑ سے اُکھیڑ دے گی، اُس کے بعد تُرک نہ بچیں گے۔

٥ ٥ ٥

١٩٠٥. قال ابن عياش وأخبرني من سمع مكحولا عن النبي صلى الله عليه وسلم للترک خرجتان خرجة منها خراب أذربيجان وخرجة يخرجون في الجزيرة يحتقبون ذوات الحجال فينصر الله المسلمين فيهم ذبح الله الأعظم لا ترک بعدها

۱۹۰۵﴿ ابن عیاش نے مکحول سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ: تُرک دو مرتبہ خُروج کریں گے۔ ایک مرتبہ آذربائیجان کے کھنڈرات میں، اور دوسری مرتبہ وہ جزیرہ میں خُروج کریں گے۔ پازیب والی عورتوں کو پیچھے پالان میں بٹھائیں گے، اللہ تعالیٰ مسلمان کی مدد فرمائے گا اور اُس کی طرف سے اُن پر بہت بڑی آفت آئے گی، اُس کے بعد کوئی تُرک نہ باقی رہے گا۔

٥ ٥ ٥

١٩٠٦. قال ابن عياش حدثنا نافع وسعيد بن أبي عروبة جميعا عن قتادة حدثنا عبدالله بن بريدة عن سليمان بن ربيعة من نساک أهل البصرة قال أتينا عبدالله بن عمر فسمعته يقول يوشک بني قنطورا يسوقوا أهل خراسان وأهل سجستان سوقا عنيفا حتى يربطوا دوابهم بنخل الأبلة فيبعثون الى أهل البصرة أن خلوا لنا أرضكم أو تنزل بكم فيفرقون على ثلاث فرق فرقة تلحق بالعرب وفرقة بالشام وفرقة بعدوها وأمارة ذلک إذا طبقت الأرض أمارة السفهاء

۱۹۰۶﴿ ابن عیاش نے نافع اور سعید بن ابو عروبۃ سے، انہوں نے قتادۃ سے، انہوں نے عبداللہ بن بُریدہ سے روایت کی ہے کہ سلیمان بن ربیعۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آئے تو انہوں نے ارشاد فرمایا: قریب ہے کہ بنو قنطورا خُراسان اور بجستان والوں کو بُرے طریقہ سے ہنکا کر لے جائیں گے اور اپنے جانور مقامِ اُبلہ کے درخت سے باندھیں گے، پھر وہ بصرہ کو پیغام بھیجیں گے کہ ہمارے لئے اپنی زمین خالی کر دو یا ہم تمہارے خلاف لڑیں گے، بصرہ والے تین (3) حصوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ایک حصہ عرب کے ساتھ مل جائے گا، دوسرا حصہ شام والوں کے ساتھ

اور تیسرا حصہ اپنے دُشمنوں کے ساتھ مل جائے گا، اور حکومت اُس وقت بے وقوفوں کی ہوگی۔

۞ ۞ ۞

۱۹۰۷. قال ابن عياش وأخبرني جعفر الحارث عن سعيد بن جمهان عن أبي بكرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أرض يقال لها البصرة أو البصيرة يأتيهم بنو قنطورا حتى ينزلوا بنهر يقال له دجلة ذي نخل فيتفرق الناس فيه ثلاث فرق فرقة تلحق بأصلها فهلكوا وفرقة تأخذ على أنفسها فكفروا وفرقة تجعل عيالاتها خلف ظهورها فيقاتلونهم فيفتح الله على بقيتهم

۱۹۰۷۔ ابن عیاش کہتے ہیں جعفر الحارث سے، انہوں نے سعید بن جمہان سے، انہوں نے ابو بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اَرشادفرمایا ہے کہ: ایک زمین ہوگی جس کا نام بصرہ یا بصیرہ ہوگا۔ وہاں پر بنو قنطورا آئیں گے، وہ دَجلہ نامی نہر، جو کہ کھجور کے درختوں والی ہوگی، وہاں پڑاؤ ڈالیں گے، وہ لوگ تین (3) حصوں میں تقسیم ہوجائیں گے۔ ایک حصہ اپنے قبیلےکے ساتھ جاملے گا، اور وہ ہلاک ہوجائیں گے، دوسرا حصہ اپنی جانوں کو بچانا چاہیں گے اور کفر اختیار کرلیں گے، اور تیسرا حصہ اپنے اَہلِ وَعیال کو پس پشت ڈال کر اُن سے لڑیں گے، پس اللہ تعالیٰ اُن میں سے بچنے والوں کو فتح عطا فرمائے گا۔

۞ ۞ ۞

۱۹۰۸. قال ابن عياش وأخبرني خالد بن عبدالملك على أبي قلابة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال فيفترقون ثلاث فرق فرقة تمكث وفرقة تلحق بآبائها منابت الشيح والقيصوم وفرقة تلحق بالشام وهي خير الفرق

۱۹۰۸۔ ابن عیاش کہتے ہیں کہ خالد بن عبدالملک علی ابو قلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشادفرمایا ہے کہ: وہ لوگ تین 3 حصوں میں بٹ جائیں گے، ایک حصہ ٹھہر جائے گا۔ دوسرا حصہ اپنے قبیلے کے ساتھ جاملے گا، جو کہ شیح اور قیصوم کی جگہ پر ہے، اور تیسرا حصہ شام والوں سے جاملے گا اور یہ بہترین حصہ ہوگا۔

۞ ۞ ۞

۱۹۰۹. حدثنا يحيى بن سعيد أخبرني أبو اليسع عن ضرار بن عمرو عن محمد بن كعب القرظي عن ابي هريرة قال أعينهم كالودع ووجوههم كالحجف لهم وقعة بين الدجلة والفرات ووقعة بمرج حمار ووقعة بدجلة حتى يكون الجواز أول النهار بمائة دينار للعبور الى الشام ثم يزيد آخر النهار.

۱۹۰۹۔ یحییٰ بن سعید نے ابو الیسع سے، انہوں نے ضرار بن عمرو سے، انہوں نے محمد بن کعب القرظی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اُن کی آنکھیں تنگی ہوں گی۔ اُن کے چہرے ڈھال کی طرح ہوں گے۔ وہ پہلے

دَجلہ اور دَریائے فُرات کے درمیان آئیں گے، پھر مقامِ مَرج حمار اور پھر دَجلہ میں آئیں گے، حتیٰ کہ دِن کے اوّل حصہ میں دَجلہ عبور کر کے شام جائے گا [illegible] وہ سو (100) دینار [illegible] ملیں گے، پھر دِن کے آخری حصہ میں اسے اور بڑھا دیں گے۔

○ ○ ○

۱۹۱۰. قال يحيى وأخبرني الحسن بن بشير بن المهاجر عن عبدالله بن بريدة عن ابيه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول يسوق أمتي قوم عراض الوجوه صغار الأعين كأن وجوههم الحجف حتى يلحقوهم بجزيرة العرب ثلاث مرات أما السائقة الأولى فينجو من يهرب والثانية يهلک بعض وينجو بعض وتصطلم الثالثة وهم الترک والذي نفسي بيده ليربطن خيولهم إلى سواري مسجد المسلمين فكان بريدة لا يفارقه بعيرين أو ثلاث ومتاع السفر للهرب مما سمع من أمر الترک

۱۹۱۰ یحییٰ نے الحسن بن بشیر بن المہاجر سے، انہوں نے عبداللہ بن بُریدہ سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میرے والد نے نبی کریم ﷺ سے سُنا ہے کہ آپ ﷺ ارشاد فرما رہے تھے کہ: میری اُمّت کو ایک قوم ہنکائے گی، چوڑے چہرے والے ہوں گے، پتلی آنکھوں والے ہوں گے، گویا اُن کے چہرے ڈھال ہیں، وہ اُنہیں جزیرۃ العرب سے ملا دیں گے، وہ تین 3 حصوں میں تقسیم ہوں گے۔ پہلا حصہ جو بھاگ جائے گا تو بچ جائے گا۔ دوسرے میں سے بعض بچ جائیں گے اور بعض ہلاک ہو جائیں گے۔ اور تیسرا حصہ اُن سے لڑے گا، اور یہ قوم تُرک ہے۔ اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ ضرور اپنے گھوڑے مسلمانوں کی مسجد کے سُتُونوں سے باندھیں گے، حضرت بُریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب سے تُرک کے متعلق یہ بات سُنی تو بھاگنے کے لیے ہمیشہ دو یا تین اُونٹ اور سفر کا سامان تیار رکھتے تھے۔

○ ○ ○

۱۹۱۱. حدثنا ابن علية عن أيوب عن محمد بن سيرين عن عبدالرحمن بن أبي بكرة عن عبدالله بن عمرو قال يوشک بنو قنطورا أن يخرجوكم من أرض العراق، قلت ثم نعود، قال أنت تشتهي ذاک، قلت أجل، قال نعم ويكون لهم سلوة من عيش.

۱۹۱۱ ابن علیۃ نے ایوب سے، انہوں نے محمد بن سیرین سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابوبکرۃ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ قریب ہے کہ بنو قنطورا تمہیں سَر زمینِ عراق سے نکال دیں، مَیں نے عرض کیا کہ کیا پھر ہم واپس آئیں گے؟ تو اُنہوں نے پوچھا کہ کیا تم یہ چاہتے ہو؟ مَیں نے کہا جی ہاں! فرمایا ہاں! اور تمہاری اچھی زندگی ہوگی۔

○ ○ ○

۱۹۱۲. حدثنا ابن علية أخبرني عوف عن أبي المغيرة القواس عن عبدالله بن عمرو قال ملاحم الناس خمس قد مضت ثنتان وثلاث في هذه الأمة ملحمة الترک وملحمة الروم

وملحمة الدجال ليس بعد ملحمة الدجال ملحمة.

۱۹۱۲﴾ ابن علیہ نے عوف سے، انہوں نے ابو المغیرۃ القواس سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: لوگوں میں پانچ عظیم الشان جنگیں ہیں، دو گذر چکی ہیں، اور تین (3) اِس اُمّت میں ہوں گی: ایک جنگ تو تُرک کے ساتھ، اور دوسری رُوم کے ساتھ، اور تیسری دجال کے ساتھ جنگ ہے۔ دجال کے ساتھ جنگ کے بعد کوئی جنگ نہیں ہے۔

۰-۰-۰

۱۹۱۳. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عن جعفر بن الحارث عن محمد بن إسحاق عن محمد بن إبراهيم عن أبي سلمة بن عبدالرحمٰن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليهبطن الدجال خوز وكرمان في ثمانين ألفا كأن وجوههم المجان المطرقة يلبسون الطيالسة وينتعلون الشعر

۱۹۱۳﴾ اَبوالمغیرۃ نے ابن عیاش سے، انہوں نے جعفر بن الحارث سے، انہوں نے محمد بن اسحاق سے، انہوں نے محمد بن ابراہیم سے روایت کی ہے کہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: دجال مقام خوز اور کرمان میں اَسّی (80) ہزار لشکر کے ہمراہ اُترے گا۔ اُن کے چہرے چپٹی ڈھال کی طرح ہوں گے، وہ سبز چادریں پہنیں ہوں گے، اور وہ بالوں والے جوتے پہنیں گے۔

۰-۰-۰

۱۹۱۴. حدثنا بقية عن صفوان عن مشيخة عن معاوية قال اتركوا الرابضة ما تركوكم يعني الخزر

۱۹۱۴﴾ بقیہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے اپنے مشائخ سے روایت کی ہے کہ معاویہ فرماتے ہیں کہ رابضہ والوں کو چھوڑ دو! جب تک وہ تمہیں چھوڑے ہوئے ہیں۔

۰-۰-۰

۱۹۱۵. حدثنا بقية عن صفوان قال وأخبرني أبو الزاهرية عن أبي الزاهرية عن أبي عطية المذبوح عن كعب لتخرجن الترک خرجة لا ينهنهم شيء دون القطيعة فيهم ذبح الله الأعظم.

۱۹۱۵﴾ بقیہ نے صفوان سے انہوں نے ابوالزاہریہ سے، انہوں نے ابوعطیہ المذبوح سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: تُرک ضرور خروج کریں گے، اُن کو کوئی چیز نہ روکے گی سوائے ایک چھوٹے دستہ کے، اُن تُرکوں پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آئے گا۔

۰-۰-۰

١٩١٦. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش ابن وهب الكلاعي عن بسر عن حذيفة قال لأهل الكوفة ليخرجنكم منها قوم صغار الأعين فطس الأنف كأن وجوههم المجان المطرقة ينتعلون الشعر يربطون خيولهم بنخل جوخا ويشربون حتى ينتهوا إلى الفرات.

۱۹۱۶: أبو المغیرۃ نے ابن عیاش سے، انہوں نے ابو وہب الکلاعی سے، انہوں نے بسر سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اہلِ کوفہ سے ارشاد فرماتے ہوئے کہا کہ: تمہارے خلاف چھوٹی آنکھوں اور چپٹی ناک والے خروج کریں گے، اُن کے چہرے چپٹی ڈھال کی طرح ہوں گے، وہ بالوں کے جوتے پہنیں ہوں گے، وہ اپنے گھوڑوں کو مقامِ جوخہ کے درختوں کے ساتھ باندھیں گے اور دریائے فُرات سے پانی پئیں گے۔

٥-٥-٥

١٩١٧. حدثنا بقية عن أم عبدالله عن أخيها عبدالله بن خالد عن أبيه خالد بن معدان عن معاوية قال اتركوا الرابضة ما تركوكم فإنهم سيخرجون حتى ينتهوا الى الفرات فيشرب منه أولهم ويجيء آخرهم فيقولون قد كان هاهنا ماء

۱۹۱۷: بقیہ نے، اُمّ عبداللہ سے، انہوں نے اپنے بھائی عبداللہ بن خالد سے، وہ اپنے والد سے، وہ خالد بن معدان، سے روایت کرتے ہیں کہ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: رابضہ والوں کو چھوڑ دو جب تک وہ تمہیں چھوڑے ہوئے ہیں، عنقریب وہ نکلیں گے اور دریائے فُرات تک پہنچ جائیں گے، اُن کا اوّل دستہ اُس میں سے پانی پیئے گا، اور جب آخری دستہ آئے گا تو وہ کہے گا کہ یہاں پر کبھی پانی موجود تھا؟

٥-٥-٥

١٩١٨. حدثنا أبو المغيرة عن عبدالملک بن حميد بن أبي غنية عن سلامة بن مليح الضبي عن عبدالله بن عمرو قال أتيناه فقال أممن أنتم؟ فقلنا من أهل العراق، قال والله الذي لا اله الا هو ليسوقنكم بنو قنطورا من خراسان وسجستان سوقا عنيفا حتى ينزلوا بالأبلة فلا يدعوا بها نخلة إلا ربطوا بها فرسا ثم يبعثون الى أهل البصرة اما أن تخرجوا من بلادنا واما ان ننزل عليكم قال فيفترقون ثلاث فرق فرقة تلحق بالكوفة وفرقة بالحجاز وفرقة بأرض العرب البادية ثم يدخلون البصرة فيقيمون بها سنة ثم يبعثون الى الكوفة اما أن ترتحلوا عن بلادنا واما ننزل عليكم فيفترقون ثلاث فرق فرقة تلحق بالشام وفرقة بالبادية أرض العرب وتبقى العراق لا يجد أحد فيها قفيزا ولا درهما قال وذلک إذا كانت إمارة الصبيان فوالله ليوكنن رددها مرات.

۱۹۱۸: ابو المغیرۃ نے عبدالملک بن حمید بن ابو غنیہ سے روایت کی ہے کہ سلامۃ بن ملیح الضبی کہتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے تو اُنہوں نے پوچھا کہ تم کہاں سے ہو؟ ہم نے عرض کیا کہ ہم عراق سے ہیں،

فرمانے لگے اُس اللہ کی قسم جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، ضرور بنو قنطورا تمہیں خراسان اور بجستان سے بری طرح ہنکائیں گے اور وہ مقام اُبلہ میں پڑاؤ ڈالیں گے، وہاں وہ کسی درخت کو نہ چھوڑیں گے مگر اُس کے ساتھ اپنا گھوڑا باندھیں گے۔ پھر وہ بصرہ والوں کی طرف پیغام بھیجیں گے کہ یا تم شہروں سے نکل جاؤ یا ہم تم پر حملہ کرتے ہیں؟ تو وہ تین (3) حصوں پر تقسیم ہو جائیں گے۔ ایک حصہ کوفہ والوں سے جا ملے گا۔ دوسرا حجاز والوں سے ملیں گے اور تیسرا حصہ عرب کے دیہات سے جا ملے گا، وہ ایک سال تک وہاں رہیں گے۔ پھر کوفہ پیغام بھیجیں گے کہ یا تم اپنے شہر سے کوچ کر جاؤ اور یا ہم تم سے لڑیں گے؟ تو وہ بھی تین (3) حصوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ایک حصہ شام والوں سے جا ملے گا، دوسرا حجاز والوں سے اور تیسرا حصہ سرزمینِ عرب کے دیہات والوں سے جا ملے گا۔ وہاں عراق کا یہ حال میں ہو جائے گا کہ کسی کو وہاں پر نہ گندم ملے گی اور نہ کوئی درہم ملے گا۔ وہ بچوں کی حکومت میں ہوگا۔ ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین 3 مرتبہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہا کہ ایسا ہو کر رہے گا۔

○ ○ ○

١٩١٩. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة أن الأعرج حدثه عبدالرحمن عن أبي هريرة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا الترک حمر الوجوه صغار الأعين فطس الأنف كأن وجوههم المجان المطرقة.

۱۹۱۹﴾ ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے اعرج سے، انہوں نے عبدالرحمٰن حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی، جب تک تم تُرکوں سے لڑائی نہ کرو، جو کہ سُرخ چہرے والے، چھوٹی آنکھوں والے اور چپٹی ناکوں والے ہوں گے گویا کہ اُن کے چہرے ڈھال ہیں۔

○ ○ ○

١٩٢٠. حدثنا ابن وهب عن ابن عياش عن عقبة الحضرمي عن الفضل بن عمرو بن أمية الضمري عن أبي هريرة قال أول ما يزوى من أقطار أرضها العرب لقوم حمر الوجوه كأن وجوههم المجان المطرقة.

۱۹۲۰﴾ ابن وہب نے ابن عیاش سے، انہوں نے عقبۃ الحضرمی سے، انہوں نے الفضل بن عمرو بن امیۃ الضمری سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: سب سے پہلے جو زمین کے اطراف سے عرب کی زمین پر آئیں گے وہ سُرخ چہروں والی ایک قوم ہے گویا اُن کے چہرے آزمودہ ڈھال کی طرح ہیں۔

○ ○ ○

١٩٢١. قال ابن وهب وأخبرني يونس عن ابن شهاب عن أبي هريرة مثله وكان عمر يقول للمسلمين تجدوا وجوههم كالدرق أعينهم كالودع فاتركوهم ما تركوكم

۱۹۲۱﴾ ابن وہب نے یونس سے، انہوں نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: سب سے پہلے جو زمین کے اطراف سے عرب کی زمین پر آئیں گے وہ سُرخ چہروں والی ایک قوم ہے گویا اُن کے

چہرے ڈھال کی طرح ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں سے کہا کرتے تھے کہ تم اُن چہروں کو ڈھال کی طرح پاؤ گے، اُن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی۔ جب تک وہ تمہیں چھوڑے ہوئے ہیں تم بھی اُنہیں چھوڑو۔

٭ ٭ ٭

۱۹۲۲. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة حدثني كعب بن علقمة حدثني حسان بن كريب أنه سمع ابن ذي الكلاع يقول كنت عند معاوية فجاء ه بريد من أرمينية من صاحبها فقرأ الكتاب فغضب ثم دعا كاتبه فقال اكتب إليه جواب كتابه تذكر أن الترک أغاروا على طرف أرضک فأصابوا منها ثم بعث رجالا في طلبهم فاستنقذوا الذي أصابوا ثكلتک أمک فلا تعودن لمثلها ولا تحركنهم بشيء ولا تستنقذ منهم شيئا فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انهم سيلحقونا بمنابت الشيح.

۱۹۲۲۔ رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے کعب بن علقمہ سے، انہوں نے حسان بن کُریب سے روایت کی ہے کہ ابن ذی الکلاع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مَیں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا تو آرمینیا کے اُمیر کا قاصد حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن کا خط اُنہوں نے پڑھ کر سُنایا، تو حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ناراض ہوئے اور اُنہوں نے اپنے کاتب سے کہا کہ اِس خط کا جواب لکھوا کہ تُو نے اپنے خط میں ذکر کیا تھا کہ تُرکوں نے تیری زمین کے اطراف میں حملہ کیا ہے اور وہاں سے کچھ مال حاصل کیا ہے تو نے اُن کے پیچھے اپنے آدمی بھیجے جنھوں نے اُن سے مال واپس لے لیا۔ تیری ماں تجھے روئے آئندہ تُو ایسا نہ کرنا۔ تُرکوں کو بالکل نہ چھیڑنا اور نہ اُن سے کوئی چیز واپس چھیننا۔ مَیں نے حضرت رسول اللہ ﷺ سے سُنا ہے کہ وہ ہم سے آملیں گے مقامِ منابت الشیح میں۔

٭ ٭ ٭

۱۹۲۳. حدثنا رشدين عن ليث بن سعد عن أبي قبيل عن غير واحد من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال تخرج الروم في الملحمة العظمى ومعهم الترک وبرجان والصقالبة

۱۹۲۳۔ رشدین رحمہ اللہ تعالیٰ نے، لیث بن سعد رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے ابو قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ سے اور انہوں نے کئی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: اہل رُوم عظیم الشان جنگ کے لیے نکلیں گے، اُن کے ہمراہ تُرک اور بُرجان اور صقالیہ ہوں گے۔

٭ ٭ ٭

۱۹۲۴. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن أبي المغيرة عبيدالله بن المغيرة عن عبدالله بن عمرو قال الملاحم ثلاث مضت ثنتان وبقيت واحدة ملحمة الترک بالجزيرة.

۱۹۲۴۔ الولید نے، ابن لہیعہ سے انہوں نے ابو المغیرۃ سے انہوں نے عبید اللہ بن المغیرۃ سے روایت کی ہے کہ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: تین عظیم الشان جنگیں ہوں گی۔ ان میں دو گزر چکی ہیں اور ایک عظیم الشان جنگ تُرک کے ساتھ جزیرہ میں باقی ہے۔

o o o

حدثنا الوليد عن ابن جابر وغيره عن مكحول عن النبي صلى الله عليه وسلم قال للترك خرجتان إحداهما يخرجون أذربيجان والثانية يشرعون منها على شط الفرات

۱۹۲۵﴾ الولید نے ابن جابر سے روایت کی ہے کہ مکحول رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: تُرک دو مرتبہ خروج کریں گے۔ ایک مرتبہ آذربائیجان میں اور دوسری مرتبہ دریائے فُرات کے کنارے پر۔

o o o

۱۹۲۶ . حدثنا الوليد عن ابن آدم عن أبي الأعيس عن كعب قال يشرع الترک على نهر الفرات فكأني بذوات المعصفرات يصطفقن على نهر الفرات

۱۹۲۶﴾ الولید نے ابن آدم سے، انہوں نے ابو اعیس سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: تُرک نہرِ فُرات کے کنارے سے شروع کریں گے، گویا کہ مَیں رنگین کپڑے پہنی ہوئی عورتوں کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ دریائے فُرات کے کنارے تالیاں بجا رہی ہیں۔

o o o

۱۹۲۷ . حدثنا الوليد عن ابن جابر عن مكحول عن النبي صلى الله عليه وسلم قال فيرسل الله على جثثهم الموت يعني دوابهم فترجلهم فيكون فيهم ذبح الله الأعظم لا ترک بعدها

۱۹۲۷﴾ الولید نے ابن جابر سے روایت کی ہے کہ مکحول رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: اللہ تعالیٰ اُن کے جسموں پر موت بھیج دے گا۔ اور اُنہیں روند ڈالے گا اور اُن میں اللہ تعالیٰ کا بڑا عذاب آئے گا، اُس کے بعد کوئی تُرک باقی نہ رہے گا۔

o o o

۱۹۲۸ . حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن أيوب عن ابن سيرين عن ابن مسعود قال كأني بالترک على براذين مخدمة الآذان حتى يربطوها بشط الفرات

۱۹۲۸﴾ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے ایوب سے، انہوں نے ابن سیرین سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: گویا کہ مَیں تُرکوں کے ساتھ اُن کے لمبے کانوں والے خچروں پر ہوں اور وہ اُن کو دریائے فُرات کے کنارے پر باندھ رہے ہیں۔

o o o

۱۹۲۹ . قال ابن سيرين عن عبدالرحمن بن أبي بكرة قال قال لي عبدالله بن عمرو بن العاص لأوشک بنو قنطورا أن يخرجوكم من أرض العراق، قال قلت ثم نعود، قال ذاک

أحب اليک ثم تعودن فتكون لكم بها سلوة من عيش

۱۹۲۹۔ ابن سیرین کہتے ہیں عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ: قریب ہے کہ تمہیں بنو قنطوراء سرزمینِ عراق سے نکال دے، مَیں نے عرض کیا کہ کیا ہم پھر لوٹیں گے؟ فرمایا کہ کیا یہ تجھے زیادہ پسند ہے؟ پھر تم لوٹو گے اور تمہاری اُس میں اچھی زندگی ہوگی۔

o o o

۱۹۳۰. حدثنا عبدالوهاب عن يونس عن الحسن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من أشراط الساعة أن تقاتلوا أقواما وجوههم كالمجان المطرقة وأن تقاتلوا قوما نعالهم الشعر قد رأينا الأول وهم الترک ورأينا هؤلاء وهم الأكراد. قال الحسن فإذا كنت في أشراط الساعة فكأنک قد عاينته.

۱۹۳۰﴿ عبدالوہاب کہتے ہیں یونس سے کہ الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ تم ایسی قوم سے لڑو گے جن کے چہرے ڈھالوں کی طرح ہوں گے۔ اور تم لڑو گے ایسی قوم سے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔ کسی نے کہا ہم نے پہلی علامت والے لوگوں کو دیکھا ہے وہ تُرک ہیں، اور ہم نے دوسری علامت والوں کو دیکھا ہے کہ وہ کُرد ہیں، حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر تُو خود قیامت کی علامتوں میں ہے اور تُو نے اُس کا معائنہ بھی کر لیا ہے۔

o o o

۱۹۳۱. حدثنا عبدالوهاب عن الجريري عن ابي نضرة عن جابر بن عبدالله قال قال حذيفة يوشک أهل العراق ألا يجي إليهم درهم ولا قفيز يمنعهم من ذلک العجم ويوشک أهل الشام أن لا يجي إليهم دينار ولا مدى يمنعهم من ذلک الرّوم

۱۹۳۱﴿ عبدالوہاب نے، الجریری سے، انہوں نے ابونضرۃ سے روایت کی ہے کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ: قریب ہے کہ اہلِ عراق کے پاس نہ کوئی درہم آئے اور نہ گندم آئے، جو عجمی اُن سے روک دیں گے، اور قریب ہے کہ اہلِ شام کے پاس نہ دینار آئے اور نہ ایک گندم آئے، جو اُن سے رُوم والے روک دیں گے۔

o o o

۱۹۳۲. حدثنا عبدة بن سليمان عن زكريا عن أبي اسحاق عن أرقم بن يعقوب عن ابن مسعود قال كيف أنتم إذا خرجتم من أرضكم هذه الى جزيرة العرب منابت الشيح قالوا ومن يخرجنا قال العدو

۱۹۳۲﴿ عبدۃ بن سلیمان رحمہ اللہ تعالیٰ نے، زکریا رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے ابو اسحاق رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں

نے ارقم بن یعقوب رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: تمہاری کیا حالت ہوگی جب تمہیں تمہاری اِس زمین سے جزیرۂ عرب ''منابت الشیح'' کی طرف نکال دیا جائے گا؟ لوگوں نے کہا کہ ہمیں کون نکالے گا؟ فرمایا کہ دُشمن!

o-o-o

۱۹۳۳. حدثنا ابن عيينة عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا قوما كأن وجوههم المجان المطرقة ولا تقوم الساعة حتى تقاتلوا قوما نعالهم الشعر.

۱۹۳۳﴾ ابن عُیینہ نے الزہری سے، انہوں نے سعید بن المسیب سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اَرشاد فرمایا ہے کہ: قیامت قائم ہوگی اس سے پہلے تم ایسی قوم کے ساتھ لڑو گے جن کے چہرے ڈھال جیسے ہوں گے، اور قیامت قائم نہ ہوگی جب تک تم ایسی قوم سے نہ لڑو جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔

o-o-o

۱۹۳۴. حدثنا ابن عيينة عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا قوما ذلف الأنوف صغار الأعين كأن وجوههم المجان المطرقة.

۱۹۳۴﴾ ابن عُیینہ نے ابوالزناد سے، انہوں نے اعرج سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم ایسی قوم سے لڑو گے جو چپٹی ناک والے اور چھوٹی آنکھوں والے ہوں گے گویا کہ اُن کے چہرے ڈھال ہیں۔

o-o-o

ما وقت في الفتن من الأوقات للسنين والشهور والأيام

فتنوں کے اَوقات

۱۹۳۵. حدثنا أبو عمر الصفار عن أبي التياح عن أبي العوام عن كعب قال تدور رحى العرب بعد خمس وعشرين ومئة سنة من وفاة نبيها صلى الله عليه وسلم ثم الفتن.

۱۹۳۵﴾ ابوعمر الصفار رحمہ اللہ تعالیٰ نیز ابو التیاح سے، انہوں نے ابو العوام سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے ایک سو پچیس (125) سال بعد عرب کی چکی گھوم جائے گی، پھر فتنے ہوں گے۔

o-o-o

۱۹۳۶. حدثنا ضمرة عن ابن شوذب عن أبي التياح عن أبيه عن أبي العوام مثله

۱۹۳۶﴾ضمرۃ نے ابن شوذب سے، انہوں نے ابو التیاح سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابو العوام سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے ایک سو پچیس (125) سال بعد عرب کی چکی گھوم جائے گی، پھر فتنے ہوں گے۔

○-○-○

۱۹۳۷. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن يزيد بن أبي حبيب عن حديج بن عمرو عن المستورد بن شداد رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول أمة أجل وان لأمتي مئة سنة فاذا مر على أمتي مئة سنة أتاها ما وعدها الله

۱۹۳۷﴾رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے یزید بن ابو حبیب سے، انہوں نے حدیج بن عمرو سے روایت کی ہے کہ المستورد بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: ہر اُمّت کے لئے ایک وقتِ مقرر ہوتا ہے، میری اُمّت کے لئے سو (100) سال کا وقت مقرر ہے، جب میری اُمّت پر سو (100) سال گزر جائیں گے تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے ساتھ جو وعدہ کیا ہے وہ اُن پر آجائے گا۔

○-○-○

۱۹۳۸. قال ابن لهيعة وأخبرني رجل عن الهجنع عن غالب بن الهذيل عن جويرية بنت شمر عن علي قال سلطان أمة محمد صلى الله عليه وسلم بعد وفاته مئة سنة وسبع وستين سنة واحد وثلاثين يوما حتى يسلط الله عليهم الوهن.

۱۹۳۸﴾ابن لہیعہ نے ایک راوی سے، انہوں نے ہجنع سے، انہوں نے غالب بن ہذیل سے، انہوں نے جویریہ بنت شمر سے روایت کی ہے کہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: اُمّتِ محمدیہ ﷺ کی سلطنت پیغمبر ﷺ کی وفات کے بعد ایک سو سینتیس (137) سال اور اکتیس (31) دِن رہے گی، پھر اللہ تعالیٰ اُن پر بُزدِلی مسلط فرمادے گا۔

○-○-○

۱۹۳۹. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن عبدالعزيز بن صالح عن حذيفة قال الفتن بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم الى أن تقوم الساعة أربع فتن فالأولى خمس والثانية عشرون والثالثة عشرون والرابعة الدجال.

۱۹۳۹﴾رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالعزیز بن صالح سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ کے بعد قیامت تک چار (4) بڑے فتنے ہوں گے، پہلا پانچ ہے، دوسرا بیس ہے، اور تیسرا بیس ہے، اور چوتھا دجّال ہے۔

○-○-○

۱۹۴۰. حدثنا محمد بن يزيد الواسطي عن العوام بن حوشب عن سعيد بن جهمان عن

سفينة مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الخلافة في أمتي ثلاثين سنة فحسبوا ذلک فكان تمام ذلک ولاية علي رضى الله عنه.

۱۹۴۰﴾ محمد بن یزید الواسطی نے العوام بن حوشب سے، انہوں نے سعید بن جمہان سے، انہوں نے سفینہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام سے روایت کی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میری اُمّت میں خلافت تیس(30) سال رہے گی، لوگوں نے جب اُس کا حساب لگایا تو تیس(30) سال حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکومت کے اختتام پر پورے ہوتے تھے۔

○ ○ ○

۱۹۴۱. حدثنا الوليد بن مسلم عن أبي عبدة المشجعي عن أبي أمية الكلبي قال لما اختلف الناس بعد موت معاوية وفتنة ابن الزبير أتينا شيخا قديما قد سقط حاجباه على عينيه قد أدرک الجاهلية فقلنا أخبرنا عن زماننا هذا، قال إن هذا الأمر سيصير الى رجل من بني أمية يليكم اثنين وعشرين سنة ثم يموت خلفاء يتتابعون في سنيات يسيرة ثم رجل علامته في عينه يعني هشام بن عبدالملک يجمع المال جمعا لم يجمعه أحد يعيش تسعة عشر سنة وشيئا ثم يموت.

۱۹۴۱﴾ الولید بن مسلم نے ابوعبدۃ المشجعی سے، انہوں نے ابو اُمیّہ الکلبی رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فوت ہونے اور ابن زُبیر کے فتنے کے بعد لوگوں میں اِختلاف ہوا تو ہم ایک بوڑھے شیخ کے پاس آئے جس کی بھوئیں آنکھوں پر گری ہوئی تھیں، اُس نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا تھا، ہم نے کہا کہ ہمیں موجودہ دور کے متعلق بتائیے؟ تو شیخ نے کہا کہ یہ حکومت بنواُمیّہ کے ایک آدمی کے ہاتھ میں چلی جائے گی جو بائیس 22 سال تک تمہارا اُمیر رہے گا، پھر خلفاء چند سالوں میں پے دَر پے مَرتے جائیں گے، پھر ایک آدمی آئے گا جس کی نشانی آنکھ میں ہوگی، اِس سے مُراد ہشام بن عبدالملک ہے۔ وہ اِتنا مال جمع کرے گا کہ جتنا کسی اور نے نہ جمع کیا ہوگا، وہ اُنیس (19) سال اور کچھ دِن زندہ رہے گا پھر فوت ہوجائے گا۔

○ ○ ○

۱۹۴۲. حدثنا رشدين عن معاوية بن صالح قال حدثني بعض المشيخة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا أتى على أمتي خمس وعشرين ومئة سنة كانت الملاحم وكل ما يذكر في آخر الزمان.

۱۹۴۲﴾ رشدین رحمہ اللہ تعالیٰ نے معاویہ بن صالح رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے اپنے مشائخ سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: جب میری اُمّت پر ایک سو پچیس (125) سال گزر جائیں گے تو جنگیں

ہوں گی، اور ہر وہ چیز واقع ہوگی جس کے واقع ہونے کا ذکر آخری زمانے میں کیا جاتا ہے۔

٭ ٭ ٭

۱۹۴۳. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن يزيد بن أبي حبيب عن كعب قال بعد معاوية رجل يلي حمل امرأة وفصالها ولدها ويملك آخر لا يكون شيء حتى يهلك ثم يكون رجل من تيماء قد حضر أجله يلي هو وولد خمسين سنة.

۱۹۴۳﴾ رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے یزید بن ابو حبیب سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد ایک آدمی حکومت کرے گا اتنی مدّت جتنی مدّت میں عورت کا حمل ہوتا ہے اور وہ اپنے بچے سے دُودھ چھڑاتی ہے یعنی ڈھائی برس، اور پھر دوسرا بادشاہ بنے گا جو جلد ہلاک ہو جائے گا، پھر قبیلۂ تیماء کا آدمی جس کی موت کا وقت قریب ہوگا وہ اور اُس کی اُولاد پچاس (50) سال تک حکومت کریں گے۔

٭ ٭ ٭

۱۹۴۴. قال ابن لهيعة عن ابن قوذر عن ابي صالح عن تبيع قال آخر خليفة من بني أمية سلطانه سنتين لا يبلغ ذلک لا يجاوز ثمانية عشر شهرا.

۱۹۴۴﴾ ابن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابن قوذر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے ابو صالح رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت تبیع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنواُمیّہ کا آخری خلیفہ کی بادشاہت دو سال ہوگی، بلکہ دو سال بھی نہ ہوگی اَٹھارہ (18) مہینے سے اس کی حکومت نہ بڑھے گی۔

٭ ٭ ٭

۱۹۴۵. حدثنا رشدين عن جرير بن حازم عن الحسن عن أبي هريرة وعبدالرزاق وابن ثور عن معمر عن طارق عن منذر الثوري عن محمد بن علي قال عبدالرزاق أراه ذكر عليا وابن وهب عن ابن لهيعة عن حمزة بن أبي حمزة النصيبي عن أبي هريرة قالوا كلهم ويل للعرب بعد الخمس والعشرين والمأة سنة

۱۹۴۵﴾ رشدین نے جریر بن حازم سے، انہوں نے الحسن سے روایت کی ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اور اسی طرح عبدالرزاق اور ابن ثور نے، انہوں نے معمر سے، انہوں نے طارق سے، انہوں نے منذر الثوری سے، انہوں نے محمد بن علی سے روایت کی ہے۔ اسی طرح ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے حمزہ بن ابو حمزہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عرب کے لئے ایک سو پچیس (125) سال کے بعد ہلاکت ہے۔

٭ ٭ ٭

۱۹۴۶. حدثنا أبو يوسف المقدسي عن فطر عن محمد بن الحنفية قال يتشعب أمر بني العباس في سنة سبع وتسعين أو تسع وتسعين ويقوم المهدي سنة مئتين

۱۹۴۶﴾ ابو یوسف المقدسی نے فطر سے روایت کی ہے کہ محمد بن الحنفیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنی عباس کا معاملہ

سخت ہوجائے گا ایک سوستانوے(197) یا ایک سوننانوے(199) میں، اور مہدی دوسو(200) میں کھڑا ہوجائے گا۔

○ ○ ○

۱۹۴۷ . حدثنا الوليد بن مسلم قال قال كعب يملك بنو العباس تسع مئة شهر

۱۹۴۷﴾ الولید بن مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنوعباس نوسو(900) مہینے حکومت کریں گے۔

○ ○ ○

۱۹۴۸ . حدثنا الوليد بن مسلم قال حدثنا أبو إسحاق الأقرع عن سليمان بن كثير أبي داود الواسطي عن حاتم بن أبي صغيرة عن ابن بحر عن أبي الجلد قال يملك رجلان رجل وولده من بني هاشم اثنين وسبعين سنة.

۱۹۴۸﴾ الولید بن مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے، ابو اسحاق اقرع رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے سلیمان بن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے ابوداؤد الواسطی سے، انہوں نے حاتم بن ابوصغیرۃ ابن بحر سے روایت کی ہے کہ ابوالجلد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: کہ دوآدمی بہتر(72) سال تک بادشاہ رہیں گے، ایک وہ آدمی ہوگا اور ایک اُس کا بیٹا ہوگا اور یہ بنو ہاشم سے ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۹۴۹ . حدثنا أبو معاوية عن موسى الجهني عن زيد العمي عن أبي الصديق عن أبي سعيد ومحمد بن مروان عن عمارة بن أبي حفصة عن زيد العمي عن أبي الصديق عن أبي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يملك المهدي سبع ثمان تسع سنين

۱۹۴۹﴾ ابومعاویہ نے موسیٰ الجہنی سے، انہوں نے زید العمی سے، انہوں نے ابوالصدیق سے، انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور اسی طرح محمد بن مروان نے، عمارۃ بن ابوحفصۃ سے، انہوں نے زید العمی سے، انہوں نے ابوالصدیق سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشادفرمایا ہے کہ: مہدی سات(7)، آٹھ(8)، نو(9) سال حکومت کرے گا۔

○ ○ ○

۱۹۵۰ . حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي زرعة عن صباح قال يمكث تسع وثلاثين سنة بني هاشم سبعون سنة وبين خراب روذس والهاشمي سبعون سنة

۱۹۵۰﴾ رشدین نے ابن لہیعۃ سے، انہوں نے ابوزرعۃ سے روایت کی ہے کہ صباح رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مہدی اُنتالیس(39) تک رہے گا۔ پھر بنی ہاشم میں ستّر(70) سال حکومت رہے گی اور پھر رُوڈس اور ہاشمی کے درمیان اختلاف ستّر(70) سال تک رہے گی۔

○ ○ ○

۱۹۵۱ . قال الوليد وقرأت على دانيال قال جميع شأن هذه الأمة بعد نبيها محمد صلى

الله عليه وسلم الى عيسى أربع وسبعين ومئتي سنة لبني أمية من ذلک حقب ثمانون سنة

والمتسلطون وهم اثنا عشر لهم مئة سنة ويملک الجبارون أربعين سنة ويبقى الناس لا أحد لهم سبع سنين ويخرج الدجال سبع سنين ويخرج عيسى ابن مريم عليهما السلام فيكون أربعين سنة

۱۹۵۱﴾ ولید کہتے ہیں کہ دانیال فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے بعد اِس اُمّت کی حالت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آنے تک دوسو چوہتر (274) سال رہے گی، اِس میں سے بنواُمیّہ کے دور کے اَسّی (80) سال ہوں گے، اور زبردستی آئے ہوئے حکمران جو کہ بارہ (12) ہوں گے اُن کے سو (100) سال ہوں گے، اور ظالم بادشاہ چالیس (40) سال تک ہوں گے، سات (7) سال تک لوگ اِس حالت میں ہوں گے کہ کوئی اُن کا حکمران نہ ہوگا، اور سات (7) سال دجّال کے خُروج میں گُزریں گے، اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام آئیں گے، پس وہ چالیس (40) سال تک رہیں گے۔

o o o

۱۹۵۲. حدثنا الوليد عن صدقة بن يزيد عن ابي حمزة النضر ابن شميط قال من حين ينزع الحق فيدفع الى أهله ألف يوم وثلثمائة وخمس وثلاثين يوما ألف يوم وخمسه يوما طوبى لمن صبر عليه يعصب البلاء فيه بالأمير ذي التاج فصاحب البر فمن بينهما قال قلت فما لک نقصت من العدة الأولى أربعين يوما قال فيها الرجف والقذف والخسف ثم إمام عادل ثم إمام عال ثم إمام عدل يملكون جميعا بضعا وعشرين سنة ثم إمام عدل خمس عشرة سنة

۱۹۵۲﴾ الولید نے صدقۃ بن یزید سے روایت کی ہے کہ ابوحمزۃ النضر ابن شمیط رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حق کو چھین کر دوبارہ اُس کے اَہل کی طرف لوٹایا جائے گا، ایک ہزار (1000) دِن اور تین سو پینتیس (335) دِن ایک ہزار (1000) دِن اور دوسو (200) دِن اور پانچ (5) دِن۔ خوش بختی ہے اُس آدمی کے لئے جو اِس پر صبر کرے۔ اِس میں آفتیں تاج والے بادشاہ کی وجہ سے آئیں گی، پھر نیکی والا آدمی ہوگا جو اُن کے درمیان ہوگا، مَیں نے عرض کیا کہ آپ نے کیوں پہلی کی گنتی میں چالیس (40) دِن کم کئے؟ فرمایا کہ اُس میں کڑک اور اُوپر سے مارنا اور دَھنسنا ہوگا، پھر عادل اِمام آئے گا پھر عالی اِمام آئے گا پھر عدل اِمام آئے گا، یہ سب بیس (20) سال سے زیادہ بادشاہت کریں گے، پھر عادل اِمام پندرہ (15) سال تک ہوگا۔

o o o

۱۹۵۳. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي قيس عن الهيثم ابن الأسود قال سمعت عبدالله بن عمرو يقول ان الأشرار بعد الأخيار عشرين ومئة سنة لا يدري أحد من الناس

متى يدخل أولها

۱۹۵۳﴾ ابومعاویہ نے اعمش سے، انہوں نے ابوقیس سے، انہوں نے الہیثم ابن اسود سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ نیک لوگوں کے بعد بُرے لوگ ایک سو بیس (120) سال کے بعد آئیں گے، لوگوں میں سے کوئی بھی نہ جانے گا کہ شریر لوگوں میں پہلا کب داخل ہوا۔

○ ○ ○

۱۸۵۴ . حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن عبدالعزيز بن صالح عن علي بن رباح عن ابن مسعود قال يخرج رجل من الموالي يمر ويدعو الى بني هاشم يدعى عبدالله يلي أربع سنين ثم يهلک

۱۹۵۴﴾ رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالعزیز بن صالح سے، انہوں نے علی بن رباح سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک آدمی خُروج کرے گا۔ وہ بنو ہاشم کی طرف دعوت دے گا، اُسے عبداللہ کہہ کر بلایا جائے گا، وہ چار (4) سال تک حکومت کرے گا، پھر وہ ہلاک ہو جائے گا۔

○ ○ ○

۱۹۵۵ . حدثنا رشدين عن ابن لهيعة يزيد بن أبي حبيب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خروج السفياني سنة سبع وثلاثين كان ملكه ثمانية وعشرين شهرا وإن خرج في تسع وثلاثين كان ملكه تسعة أشهر

۱۹۵۵﴾ رشدین نے ابن لہیعہ سے روایت کی ہے کہ یزید بن ابوحبیب رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: سُفیانی کا خُروج سینتیس (37) میں ہوگا۔ اُس کی بادشاہت اٹھائیس (28) مہینے رہے گی، اور اگر وہ اُنتالیس (39) میں خُروج کرے تو اُس کی بادشاہت نو (9) مہینے رہے گی۔

○ ○ ○

۱۹۵٦ . قال ابن لهيعة واخبرني عبدالعزيز بن صالح عن عكرمة عن ابن عباس قال ان كان خروج السفياني من سبع وثلاثين.

۱۹۵٦﴾ ابن لہیعہ رحمہ اللہ تعالی نے عبدالعزیز بن صالح رحمہ اللہ تعالی سے روایت کی ہے کہ حضرت عکرمہ رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے ارشاد فرمایا ہے کہ: سُفیانی کا خُروج سینتیس (37) میں ہوگا۔

○ ○ ○

۱۹۵۷ . حدثنا عبدالصمد بن عبدالوارث عن حماد بن سلمة عن أبي هارون قال قلت لنوف إن عبدالله بن عمرو يقول لايلبث الناس بعد السبعين الا قليلا فقال اني لأجدهم يعيشون بعد ذلک زمانا طويلا

۱۹۵۷﴾ عبدالصمد بن عبدالوارث نے حماد بن سلمہ سے روایت کی ہے کہ ابو ہارون رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ میں

نے نوف سے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگ ستّر (70) کے بعد بہت کم باقی رہیں گے۔ نوف نے کہا میں دیکھتا ہوں کہ وہ اس کے بعد بھی طویل زمانہ تک زندہ رہیں گے۔

٭ ٭ ٭

١٩٥٨. حدثنا بقية بن الوليد وأبو المغيرة عن أبي بكر بن أبي مريم عن راشد بن سعد عن سعد بن أبي وقاص رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اني لأرجو أن لا تعجز أمتي عند ربي أن يؤخرهم نصف يوم قال سعد نصف يوم خمس مئة سنة

۱۹۵۸﴾ بقیۃ بن الولید نے، ابوالمغیرۃ سے، انہوں نے ابوبکر بن ابومریم سے، انہوں نے راشد بن سعد سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد بن ابووقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: مجھے اُمید ہے کہ میری اُمّت میرے رَبّ کے ہاں اس بات سے عاجز نہ آئے گی کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں آدھے دن تک مؤخر کردے۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آدھے دن سے مُراد پانچ سو (500) سال ہیں۔

٭ ٭ ٭

١٩٥٩. حدثنا بقية عن صفوان عن سعيد بن خالد حدثه عن مطر أبي خالد مولى أم حكيم بنت أبي هاشم عن كعب قال أظلتكم فتنة كقطع الليل المظلم لا ينجو منها شرقها ولا غربها الا من استظل بظل لبنان فيما بينه وبين البحر فهم أسلم غيرها وذلك إذا احترقت داري هذه واحترقت سنة اثنتين وعشرين ومئة.

۱۹۵۹﴾ بقیۃ نے صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے سعید بن خالد رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے مطر ابو خالد رحمہ اللہ تعالیٰ سے جو اُمِّ حکیم بنت اَبی ہاشم کے آزاد کردہ غلام تھے سے روایت کی ہے کہ: حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: تم پر اندھیری راتوں کے ٹکڑوں کی طرح فتنے سایہ فگن ہیں، نہ اُس سے مشرق والے، اور نہ مغرب والے نجات پاسکتے ہیں سوائے اُس کے جو لبنان کے سائے کی پناہ میں آجائے، جو اُس کے اور سمندر کے درمیان ہوگا تو وہ دوسروں کی بہ نسبت زیادہ سلامتی میں ہوگا، اور یہ اُس وقت ہوگا جب میرا یہ گھر جل جائے، اور یہ گھر ایک سو بائیس سال (122) بعد جلے گا۔

٭ ٭ ٭

١٩٦٠. حدثنا أبو المغيرة عن بشير بن عبدالله بن يسار سمع عبدالله بن بسر صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بين فتح القسطنطنية وبين خروج الدجال سبع سنين.

۱۹۶۰﴾ ابوالمغیرۃ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بشر بن عبداللہ بن یسار رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قسطنطنیہ کی فتح اور دجّال کے خُروج کے درمیان سات (7) سال کا وقفہ ہوگا۔

٭ ٭ ٭

١٩٦١. حدثنا يحيى بن سعيد العطار عن ضرار بن عمرو عن اسحاق بن أبي فروة عن

ابي هريرة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الفتنة الرابعة تقيم ثمانية عشر ثم تحسر الفرات عن جبل من ذهب فيقتتلوا عليه حتى يقتل من كل تسعة سبعة.

۱۹۶۱﴾ یحییٰ بن سعید العطار نے، ضرار بن عمر سے، انہوں نے اسحاق بن ابی فروۃ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ چوتھا فتنہ اٹھارہ (18) تک قائم رہے گا، پھر دریائے فُرات کا پانی سونے کے پہاڑ سے ہٹ جائے گا، لوگ اُس پر لڑیں گے، حتیٰ کہ نو (9) میں سے سات (7) مارے جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۹۶۲. حدثنا يحيى بن سعيد عن معاوية بن يحيى عن بحير بن سعد قال تخرج فتنة من صيدا الى أعالي الشام فتلبث فيهم أربع سنين.

۱۹۶۲﴾ یحییٰ بن سعید نے معاویہ بن یحییٰ سے روایت کی ہے کہ بحیر بن سعد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایک فتنہ مقام صید سے شام کی بلند جگہوں کی طرف نکلے گا، اور وہ چار (4) سال تک رہے گا۔

○ ○ ○

۱۹۶۳. حدثنا يحيى بن سعيد عن أبي معاوية شيبان النحوي وهو ابن عبدالرحمن عن منصور بن المعتمر عن ربعي بن حراش عن البراء بن ناجية الكاهلي عن ابن مسعود رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ستزول رحا الاسلام لخمس وثلاثين او ست وثلاثين أو سبع وثلاثين سنة فان يهلكوا فكسبيل من هلك فان تم فسبعين عاما قالوا يا رسول الله بما مضى أو بما بقى؟ قال لا بما بقى

۱۹۶۳﴾ یحییٰ بن سعید ابو معاویہ شیبان النحوی سے، انہوں نے ابن عبدالرحمٰن سے، انہوں نے منصور بن المعتمر سے، انہوں نے ربعی بن حراش سے، انہوں نے البراء بن ناجیۃ الکاہلی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: عنقریب اسلام کی چکی پینتیس (35) یا سینتیس (37) سال کے بعد گھوم جائے گی، اگر وہ لوگ ہلاک ہوگئے تو اُن لوگوں کے راستے پر ہوں گے جو پہلے ہلاک ہوگئے، اور اگر وہ باقی رہے تو ستّر (70) سال پورا کریں گے، حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! گزرے ہوؤں کے ساتھ یا اُس کے علاوہ جو باقی ہوں گے؟ فرمایا نہیں اُس کے علاوہ جو باقی ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۹۶۴. حدثنا يحيى بن سعيد العطار عن أيوب بن خوط عن حميد بن هلال العدوي عن عبدالله بن معقل عن عبدالله بن سلام أنه قال لعلي إنك كنت شاورتني في أرض تشتريها حياز الأراضي فنهيتك فإن كان لك بها حاجة فاشتريها فإنه سيكون على رأس الأربعين صلح وجماعة

١٩٦۴﴾ یحییٰ بن سعید العطار رحمہ اللہ تعالیٰ نے ،ایوب بن خوط رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حمید بن ہلال العدوی سے، انہوں نے عبداللہ بن مغفل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ تُو نے مجھ سے مشورہ کیا تھا اُس زمین کے خریدنے کے متعلق جو فلاں زمینوں کے سامنے ہیں، مَیں نے آپ کو منع کیا تھا، اگر آپ کو اُس زمین کی حاجت ہے تو آپ اُسے خرید لیں؟ اس لئے کہ عنقریب چالیس (40) کے سَر پر صُلح اور جماعت ہوگی۔

٥ ٥ ٥

١٩٦٥. حدثنا يحيى بن سعيد عن اسماعيل بن عياش عن عطاء ابن عجلان عن منصور بن المعتمر عن البراء بن ناجية عن ابن مسعود رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ستدور رحا الإسلام لخمس وثلاثين سنة فان يهلكوا فسبيل من هلك وإن يبقوا فسبعين قبلها أو سبعين بعدها قال بل سبعين بعدها.

١٩٦٥﴾ یحییٰ بن سعید نے اِسماعیل بن عیاش سے، انہوں نے عطاء اِبن عجلان سے، انہوں نے منصور بن المعتمر سے، انہوں نے البراء بن ناجیۃ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: عنقریب اِسلام کی چکی پینتیس (35) سال میں پھر جائے گی، اگر وہ ہلاک ہو گئے تو اُن لوگوں کے راستے پر ہوں گے جو ہلاک ہو گئے، اور اگر وہ باقی رہے تو سَتّر (70) سال پورا کریں گے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ اَے اللہ کے رسول ﷺ! گُزرے ہوؤں کے ساتھ یا اُس کے علاوہ جو باقی ہوں گے؟ فرمایا نہیں اُس کے علاوہ جو باقی ہوں گے۔

٥ ٥ ٥

١٩٦٦. حدثنا يحيى بن سعيد عن يحيى بن بكير عن القاسم بن محمد عن ابراهيم بن عبدالله بن الحسن قال في سنة سبع وستين الغلاء وثمان وستين الموت وفى تسع وتسعين إختلاف وفي سبعين ومئة يسلبون ثم بعد السبعين رجلا من أهلي حتى يضعف العطاء وتضعف الثمرة في زمانه ويرغب الناس في التجارة فقال حذيفة ما بال أهل ذلك الزمان يا رسول الله؟ قال رحمة ربكم ودعوة نبيكم صلى الله عليه وسلم

١٩٦٦﴾ یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ تعالیٰ نے یحییٰ بن بکیر سے، انہوں نے القاسم بن محمد سے روایت کی ہے کہ اِبراہیم بن عبداللہ بن الحسن رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سڑسٹھ (67) میں مہنگائی ہوگی، اور اَڑسٹھ (68) میں موت ہوگی، اور اُنسٹھ (69) میں اِختلاف ہوگا، اور ایک سوسَتّر (170) چھینا جھپٹی ہوگی، پھر سَتّر (70) کے بعد میرے اَہلِ بیت کا ایک آدمی ہوگا حتیٰ کہ عطیات اور پھل اُس کے زمانے میں کم ہو جائیں گے، اور لوگ تجارت میں رَغبت رکھیں گے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اَے اللہ کے رسول ﷺ! اُس زمانے والوں کی کیا حالت ہوگی؟ تو آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ تیرے رَبّ کی رحمت ہوگی اور تیرے نبی کریم ﷺ کی دُعا ہوگی۔

٥ ٥ ٥

۱۹٦۷ . حدثنا يحيى بن سعيد عن سعيد عن غالب بن عبيدالله عن يحيى بن أبي عمرو السيباني عن جبير بن نفير قال قيل يا رسول الله أخبرنا بما يكون؟ فقال أخبركم أن بعد نبيكم صلى الله ۱۹٦۷ . عليه وسلم إختلافا بسنين يسيرة فأما الثلاث والثلاثون ومئة فالحليم لا يفرح بولده والخمسين ومئة تظهر الزنادقة والستين ومئة ادخروا طعام حولين والست والستين النجا النجا والتسعين والمئة تسلب الملوک ملكها إلى الثمانين إلى التسعين البلاء على أهل المعاصي والثنتين والتسعين ومئة الحصب بالحجارة وخسف ومسخ وظهرر الفواحش المئتين القضاء عذاب يفجأ الناس في أسواقهم.

۱۹٦۷۔ یحییٰ بن سعید نے غالب بن عبیداللہ سے، انہوں نے یحییٰ بن ابوعمرو الشیبانی سے روایت کی ہے کہ جبیر بن نفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمیں آنے والی باتوں کی خبر دیجئے؟ ارشاد فرمایا میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ تمہارے نبی ﷺ کے چند سالوں کے بعد اختلاف ہوگا، یا تو ایک سو تینتیس (133) سال بعد اختلاف ہوگا۔ پس بردبار آدمی اپنی اولاد پر خوش نہ ہوگا، اور ایک سو پچاس (150) زندیق ظاہر ہو جائیں گے، اور ایک سو ساٹھ (160) میں دو سال کے لیے کھانے کا ذخیرہ کر لینا، اور ایک سو چھیاسٹھ (166) میں نجات ہوگی، اور ایک سو نوّے (190) میں بادشاہت چھن جائے گی، پھر اسّی (80) سے نوّے (90) تک اُس کی بادشاہت میں گنہگاروں پر مصیبتیں ہوں گی، اور ایک سو بیانوے (192) میں پتھروں سے مارنا ہوگا، دھنسنا ہوگا اور مسخ ہونا ہوگا، اور بے حیائی ظاہر ہو جائے گی، اور دو سو (200) میں عذاب کا فیصلہ ہوگا، لوگ اپنے بازاروں میں جاتے ہوئے ڈریں گے۔

○ ○ ○

۱۹٦۸ . حدثنا يحيى بن سعيد عن فلان بن حجاج عن يحيى بن أبي عمرو عن جبير بن نفير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اختلاف أصحابي بعدي بخمس وعشرين سنة يقتل بعضهم بعضا الخمس والعشرين والمائة جوع شديد وتقتل بنو أمية خليفتها ثلاث وثلاثين ومئة يربي أحدكم جرو كلب خير من ولد يربيه الخمسين ومئة ظهور الزنادقة والستين ومئة جوع سنة أو سنتين فمن أدرک ذلک فليدخر من الطعام وينتقض شهاب من المشرق الى المغرب وهدة يسمعها كل أحد سنة ست وستين ومئة من كان له دين متفرق فليجمعه ومن كان له بنت فليزوجها ومن كان أعزبا فليصبر عن التزويج ومن كانت له زوجة فلعتزل عنها السبعين والمئة سلب الملوک ملكها الثمانين البلاء التسعين الفناء المئتين القضاء.

۱۹۶۸﴾ یحییٰ بن سعید نے فلان بن حجاج سے، انہوں نے یحییٰ بن ابوعمرو سے روایت کی ہے کہ جبیر بن نفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشادفرمایا ہے کہ: میرے پچیس(25) سال بعد میرے صحابہ میں اِختلاف ہوگا وہ ایک دوسرے کو قتل کریں گے، ایک سوپچیس(125) میں شدید بھوک ہوگی، اور بنواُمیّہ اپنے خلیفہ کو قتل کریں گے، اور ایک سوتینتیس (133) میں آدمی اپنی اَولاد کی تربیت سے زیادہ کُتّے کے پلّے کو پالنا اچھا سمجھتا ہوگا، ایک سوپچاس(150) میں زندیق ظاہر ہوں گے، ایک سوساٹھ(160) میں شدید بھوک ہوگی جو ایک سال یا دوسال تک ہوگی، جو وہ وقت پالے تو وہ کھانے کا ذخیرہ کرلے، اور شہابِ ثاقب ٹوٹ جائے گا جو مشرق سے مغرب کی طرف جارہا ہوگا، اُس کی آواز ہر ایک شخص سُنے گا، اور ایک سوچھیاسٹھ(166) میں جس کا مختلف لوگوں پر قرض ہو تو وہ اُسے جمع کرلے، اور جس کی بیٹی ہو تو وہ اُس کی شادی کرادے، اور غیر شادی شدہ کو شادی کرنے سے روکا جائے اور جس کی بیوی ہو تو وہ اُس سے جُدا ہوجائے، ایک سوستّر(170) میں بادشاہت چھن جائے گی، اَسّی(80) میں مصائب ہوں گے، نوّے(90) میں فنا ہوگی، اور دوسو(200) میں فیصلہ ہوگا۔

۞ ۞ ۞

۱۹۶۹. حدثنا يحيى بن سعيد عن محمد الأسدي عن الأعمش عن أبي وائل عن حذيفة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال سنة خمسين ومئة خير أولادكم البنات

۱۹۶۹﴾ یحییٰ بن سعید نے محمد بن اسدی سے، انہوں نے، اعمش سے، انہوں نے ابووائل سے روایت کی ہے کہ حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشادفرمایا ہے کہ: ایک سوپچاس(150) میں تمہاری اَولاد میں سے لڑکیاں بہتر ہوں گی۔

۞ ۞ ۞

۱۹۷۰. حدثنا ابن المبارک عن سليمان بن المغيرة عن حميد بن هلال عن عبدالله بن معقل عن عبدالله بن سلام أن عليا استأمره في أرض بجنب أرضه يشتريها فقال هذه رأس أربعين سنة سيكون عندها صلح فاشترها وكان جماعة معاوية عند رأس الأربعين

۱۹۷۰﴾ ابن المبارک نے سلیمان بن المغیرۃ سے، انہوں نے حمید بن ہلال سے، انہوں نے عبداللہ بن معقل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن سے مشورہ مانگا اُس زمین کے خریدنے کے متعلق جو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زمین کے برابر تھی، تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یہ چالیسویں(40) سال کے شروع میں عنقریب اِس میں صُلح ہوگی۔ لہٰذا آپ اِسے خرید لیجئے، یاد رہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جماعت چالیس(40) کے شروع میں بنی ہے۔)

۞ ۞ ۞

۱۹۷۱. حدثنا عبدالله بن مروان عن أرطاة بن المنذر قال حدثني تبيع عن كعب قال ملک بني أمية مئة عام لبني مروان من ذلک نيف وستون عاما عليهم حائط من حديد

لايرام حتى ينزعوه بأيديهم ثم يريدون سده فلا يستطيعون كلما سدوه من ناحية انهدم من ناحية أخرى حتى يهلكهم اللّٰه يفتتحون بميم ويختتمون بميم فينقضي دوران رحاهم ويسقط ملكهم ولا يسقط ملكهم حتى يخلع خليفة منهم فيقتل ويقتل حملاه ويقبل حمار الجزيرة الأصهب معه الشيطان وشرار الناس من الجوف وهو مروان فيكون على يديه هدم الأكاليل يعني هدم المدن ويكون على يديه الرجف

۱۹۷۱۔ عبداللہ مروان نے ارطاۃ بن المنذر رسے، انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بنواُمیّہ کی بادشاہت سو(100) سال ہوگی، جس میں سے بنی مروان کی حکومت ساٹھ(60) سال سے زیادہ ہوگی، اُن پرایک لوہے کی دیوار ہوگی، جوتوڑی نہ جاسکے گی، حتی کہ وہ اپنے ہاتھوں سے اُس میں شگاف کردیں گے، پھروہ اُسے بند کرنے کا اِرادہ کریں گے تو بند نہ کرسکیں گے۔ جب بھی وہ ایک کونے کو بند کریں گے تو دوسرا کونہ مُنہدم ہوجائے گا، اللہ تعالیٰ اُن کو ہلاک کردے گا، اُن کا اِفتتاح ''م'' سے ہوگا اور اِختتام بھی ''م'' ہوگا، اُن کی چکی کا گھومنا ختم ہوجائے گا، اوراُن کی بادشاہت ختم ہوجائے گی، جب اُن میں سے ایک خلیفہ کو معزول کرکے قتل کردیا جائے گا، اوراُس کے اُٹھانے والوں کو بھی قتل کردیا جائے گا، اور جزیرۂ اَصْہَب کے گدھے کو قبول کیا جائے گا۔ اُس کے ساتھ شیطان اور بدترین لوگ ہوں گے اور وہ مروان ہوگا، اُس کے ہاتھوں تاج ٹوٹیں گے، یعنی شہر ٹوٹیں گے، اوراُس کے ہاتھوں میں کپکپاہٹ ہوگی۔

o o o

۱۹۷۲. حدثنا عبدالصمد بن عبدالوارث عن حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن العريان بن الهيثم سمع عبداللّٰه بن عمرو يقول وقلت له تزعم أن الساعة تقوم على رأس السبعين، فقال انهم يكذبون علي ليس هكذا، قلت ولكن قلت لايكون السبعين إلا كان عندها شدائد وأمور عظام وإن الساعة لا تقوم حتى تعبد العرب ماكانت تعبد آباؤها عشرين ومئة سنة

۱۹۷۲۔ عبدالصمد بن عبدالوارث نے حماد بن سلمۃ سے، انہوں نے علی بن زید سے، انہوں نے العریان بن الہیثم سے روایت کی ہے کہ مَیں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ آپ کہتے ہیں کہ ستّر (70) کے شروع میں قیامت قائم ہوجائے گی؟ اُنہوں نے فرمایا کہ لوگ مجھ پر جھوٹ بولتے ہیں، ایسی بات مَیں نے نہیں کہی، ہاں! مَیں نے یہ کہا ہے کہ ستّر (70) سال بعد سختی ہوگی اور بڑے بڑے واقعات ہوں گے، اور قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک عرب والے ایک سوبیس (120) سال تک اُن چیزوں (بتوں) کی عبادت نہ کریں جن کی عبادت اُن کے آباء وَ اَجداد کرتے تھے۔

o o o

۱۹۷۳. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن قيس بن شريح عن حنش الصنعاني عن ابن عباس قال أجل أمة محمد صلى اللّٰه عليه وسلم ثلاث مأة سنة كبني إسرائيل.

۱۹۷۳ رشدین رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے قیس بن شُریح سے، انہوں نے حنش الصنعانی رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اُمّتِ محمدیہ ﷺ کی مُدّت تین سو (300) سال ہے۔

۱۹۷۴. حدثنا ضمرة عن أبي حسن بونة قال لا بد من أن يملک من بني العباس ثلاثة أول أسمائهم عين

۱۹۷۴ ضمرۃ کہتے ہیں کہ ابو حسان بونہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنو عباس میں سے تین (3) بادشاہوں کا ہونا ضروری ہے جن کے ناموں کا پہلا حرف ''ع'' ہوگا۔

٭ ٭ ٭

۱۹۷۵. أخبرنا عبدالله بن مروان عن أرطاة بن المنذر عمن حدثه عن كعب وأبو المغيرة عن ابن عياش قال حدثنا مشايخنا عن كعب يزيد أحدهما على صاحبه في الحديث قالوا اجتمع كعب الأحبار وراهب يقال له نشوع وكان عالما قارئا للكتب فتذاكرا أمر الدنيا وما هو كائن فيها، فقال نشوع يا كعب يظهر نبي له دين يظهر دينه على الدين كله، فقال له نشوع أخبرني عن ملوكهم يا كعب أصدقک وأدخل في دينک فقال كعب أجد في التوراة يملک منهم اثنا عشر ملكا أولهم صديق يموت موتا ثم الفاروق يقتل قتلا ثم الأمير يقتل ثم رأس الملوک يموت موتا ثم صاحب الأحراس يموت موتا ثم جبار يموت موتا ثم صاحب العصب وهو آخر الملوک يموت موتا ثم يملک صاحب العلامة يموت موتا قال نشوع فأخبرني عن فتنتهم الصماء التي تسفک فيها الدماء ويكثر فيها البلاء قال كعب ذلک يكون إذا قتل ابن ماحق الذهبيات فعند قتله يسقط البلاء ويرفع الرخاء يشتعلها قوم متفقهون متواضعون فيكون لهم عند ذلک أربعة ملوک من اهل بيت صاحب العلامة ملكان لا يقرأ لهما وملک يموت على فراشه ويكون مكثه قليل وملک يجيء من قبل الجوف وعلى يديه يكون البلاء وعلى يديه تكسر الأكاليل يقيم على حمص أربعة أشهر ثم يأتيه الفزع من قبل أرضه فمرتحل منها فيقع البلاء بالجوف فاذا كان ذلک وقع الهرج بينهم ووقعت فتنة بني العباس يبعثون أحد عشر راكبا الى المشرق فلا يرضى الله أعمالهم يبتلى بهم أهل ذلک الزمان فلا يبقى أهل بيت في العرب الا دخلت عليهم مضربهم يزفون من المشرق زف العروس وعند ذلک تظهر راياتهم رايات سود يربطون خيولهم بزيتون الشام يقتل الله على أيديهم كل جبار أو عدو لهم حتى لا يبقى الا هارب أو مختف من أهل بيتهم يكون ثلاثة المنصور والسفاح والمهدي، وقال نشوع فمن يكون قادتهم وولاة أمرهم قال الذين يمشون أفواجا ويلبسون أفواجا وعند ذلک يسوم السفاح أهل المغرب الخسف يرابط أرم خمس

وأربعين صباحا ثم يدخلها سبعون ألف سيفا مسلولة شعارهم أمت أمت ثم يكون بعد ذلک للسفاح وقعتان وقعة في المغرب وأخرى في الجوف ثم تضع الحرب أوزارها قال نشوع وكم يمكث ملكهم؟ قال كعب تسعا في سبع ويكون لهم في آخر ذلک الويل قال نشوع فما آية هلاكهم؟ قال قحط في المشرق وهدة في المغرب وحمرة في الجوف وموت فاشي في القبلة ثم يجتمع للسفاح ظلمة أهل ذلک الزمان يتخذون دينهم هزوا ولعبا يبيعونه بالدنا نير والدراهم حتى اذا كانوا حيث ينظرون الى عدوهم وظنوا أنهم مواقعوا بلادهم أقبل رأس طاغيتهم لم يكن يعرف قبل ذلک رجل ربعة جعد الشعر غائر العينين مشرف الحاجبين مصفار حتى اذا كان الى المنصور في آخر تلک السنة التي يجتمع فيها أهل ذلک الزمان للسفاح مات المنصور وهم متفرقون في غير بلدة فاذا جاء هم الخبر ضربوا حيث كانوا فبايعوا لعبد اللّٰه فيرجع السفياني فيدعوا الى نفسه بجماعة أهل المغرب فيجتمعون له مالم يجتمعوا لأحد قحط ثم انه يقطع بعثا من الكوفة فان لم يكن البعث من البصرة فعند ذلک يهلک عامتهم من الحرق والغرق وعند ذلک يكون بالكوفة خسف ويلتقي الجمعان بأرض يقال لها قرقيسيا فيفرغ عليهما الصبر ويرفع عنهما النصر حتى يتفانوا وان يكن البعث قبل المغرب كانت وقعة الصفرى فويل عند ذلک لعبداللّٰه بن عبداللّٰه وأخاف عليكم عند ذلک من الرايات الصفر اذا نزلوا من المغرب مصرلهم وقعتان وقعة بفلسطين والأخرى بالشام ثم تميل عليهم المهاجرون بعد أن تذبح امرأة من قريش لو أشاء أن أسميها سميتها فيهلكون ثم يثور ثائر يقال له عبداللّٰه أخبث البرية يشتعل أمره بحمص ويوقد بدمشق ويخرج بفلسطين يظهر على من ناوأه يهلک على يديه أهل المشرق ودعوته شر دعوة وقتلاه شر قتلى يملک حمل امرأة يخرج على ثلاثة جيوش الى كوفان يصيبون بها أبياتا من قيس يستنقذون من يومهم وجيش إلى مكة والمدينة فيصيبهم خسف لا يفلت منهم الا رجلان من جهينة رجل يرجع إلى الشام ورجل ينطلق إلى مكة.

۱۹۷۵﴿ عبداللہ بن مروان نے، ارطاۃ بن المنذر سے، انہوں نے کعب اور ابوالمغیرۃ سے، انہوں نے ابن عیاش سے روایت کی ہے کہ مشائخ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب الاحبار رضی اللہ تعالٰی عنہ اور ایک راہب جس کا نام نشوع تھا، اور جو عالم اور اپنی کتابوں کا قاری تھا، یہ دونوں اکٹھے ہوئے اور انہوں نے دُنیا میں ہونے والے حوادث کا آپس میں مذاکرہ کیا، نشوع نے کہا کہ اَے کعب! ایک نبی ظاہر ہوگا جس کا دِین تمام دینوں پر غالب آجائے گا، آپ مجھے اُن کے بادشاہوں کی اطلاع دیجئے؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ مَیں آپ کی تصدیق کرتا ہوں اور مَیں اُس کے دِین میں داخل ہوں، اور مَیں تورات میں پاتا ہوں کہ اِن میں سے بارہ (12) بادشاہ بنیں گے، جن میں سے پہلا صِدّیق ہوگا، جو اپنی طبعی موت مَرے گا، پھر فاروق ہوگا جسے قتل کردیا جائے گا، پھر اَمیر ہوگا جسے قتل کردیا جائے گا، پھر بادشاہوں کا سَردار ہوگا جو اپنی طبعی موت مَرے گا، پھر چوکیداروں والا ہوگا وہ بھی اپنی طبعی موت مَرے گا، پھر ایک جابر ہوگا وہ بھی اپنی طبعی موت مَرے گا، پھر عصب نامی جگہ کا ایک آدمی ہوگا اور یہ اِن

کا آخری بادشاہ ہوگا وہ بھی اپنی طبعی موت مَرے گا، پھر صاحبِ علامت بادشاہ بنے گا، وہ بھی اپنی طبعی موت مَرے گا، نشوع نے کہا مجھے بہرے فتنے کے بارے میں بتایئے؟ جس میں خون بہے گا اور بکثرت مصیبتیں ہوں گی، تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے فرمایا کہ ایسا ہوگا جب سابقہ آثار کو مٹانے والے کا بیٹا قتل کردیا جائے گا، پس اُس کے قتل کے وقت بلائیں آن پڑیں گی، سہولتیں ختم ہوجائیں گی، اُس میں سمجھدار اور عاجزی کرنے والے مُشتعل ہوجائیں گے۔ اُس وقت اُن کے چار(4) بادشاہ صاحبِ علامت کے گھرانے سے ہوں گے، دو بادشاہ تو ایسے ہوں گے جن کی کتاب نہ پڑھی جائے گی، اور ایک بادشاہ اپنے دستر پر مَرے گا اور اُس کا دور بہت کم ہوگا۔ اُس کی بادشاہت جوف نامی جگہ کی طرف سے آئے گی۔ اُس کے ہاتھوں مصائب ہوں گے، اور اُس کے ہاتھوں تاج ٹوٹیں گے، وہ حمص میں چار(4) مہینے رہے گا، پھر اُسے اپنی زمین کی طرف سے خطرہ لاحق ہوگا، وہ حمص سے کوچ کرجائے گا، اس موقع پر مقامِ جوف میں مصائب آپڑیں گے، اُن میں باہم قتل و غارتگری ہوگی، اور بنو عباس کا فتنہ رُونما ہوگا، وہ گیارہ(11) سوار مشرق کی طرف بھیجیں گے، اللہ تعالیٰ اُن کے اَعمال سے راضی نہ ہوگا، اُس زمانے کے لوگوں کو اُن کے ذریعہ آزمایا جائے گا۔ عرب کے گھروں میں سے کوئی گھر باقی نہ رہے گا لیکن اُن پر اُن کی مُہر داخل ہوجائے گی، وہ مشرق سے دُلہن کی طرح سج سنور کر آئیں گے۔ اس وقت اُن کے کالے جھنڈے ظاہر ہوجائیں گے۔ وہ اپنے گھوڑوں کو شام کے زیتون کے درختوں کے ساتھ باندھیں گے، اللہ تعالیٰ اُن کے ہاتھوں سوائے بھاگنے والے یا روپوش آدمی کے ہر ظالم کو یا اُن کے دُشمن کو قتل کردے گا، اُن کے اہلِ بیت میں سے تین(3) بادشاہوں گے: منصور، سفاح اور مَہدی، نشوع نے کہا کہ اِن کا قائد اور ان کی حکومت کا اُمیر کون ہوگا؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ لوگ فوج دَر فوج چلیں گے اور فوج دَر فوج رہیں گے، اس وقت سفاح اہلِ مغرب سے مُقامِ حسف کی، اور مُقامِ اِرم کی سودے بازی کرے گا۔ پینتالیس(45) دِنوں تک چوکیداری کرے گا، پھر اس میں ستّر 70 ہزار فوج ننگی تلواریں لئے داخل ہوجائیں گے، اُن کا شعار "اُمت اُمت" ہے، پھر اِس کے بعد سفاح کے لئے دو جنگیں ہوں گی، ایک جنگ مغرب میں اور دوسری جنگ مُقامِ جوف میں، پھر جنگ اپنے ہتھیار رکھ دے گی، نشوع نے کہا کہ اُس کی بادشاہت کِتنے عرصہ رہے گی؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سولہ(16) برس۔ لوگوں کے لئے اُس کے آخر میں ہلاکت ہے، نشوع نے کہا کہ لوگوں کی ہلاکت کی نشانی کیا ہے؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مشرق میں قحط ہوگا۔ اور مغرب میں دھماکہ ہوگا اور مُقامِ جوف میں سُرخی ہوگی اور قبلہ میں موت پھیل جائے گی، پھر اُس زمانے کے ظالم لوگ سفاح کے لئے جمع ہوجائیں گے جنہوں نے اپنے دِین کو کھیل کود بنایا ہوگا، اور جو اپنے دِین کو دِرہم اور دِینار کے عِوض فروخت کرتے ہوں گے، جب وہ ایسی جگہ پر ہوں گے جہاں سے وہ اپنے دُشمن کو دیکھیں اور اُن کا گمان یہ ہوگا کہ وہ اُن کے شہروں پر حملہ کرنے والے ہیں تو اُن لوگوں کے سَرکشوں کا سُردار آجائے گا، جسے اِس سے پہلے غیر معروف جانا جاتا تھا، وہ ایک آدمی ہوگا درمیانی قد کا جس کے گھنگریالے بال ہوں گے دَھنسی ہوئی آنکھیں ہوں گی اور اُس کی بھوئیں اُٹھی ہوئی ہوگی، زَرد رَنگ ہوگا، وہ سال جس میں اُس زمانے والے سفاح کے لئے جمع ہوئے تھے اُس سال کے آخر میں منصور مَر جائے گا، اور وہ مختلف شہروں میں پھیل جائیں گے، جب اُن کے پاس اس کی خبر پہنچے گی تو وہ جہاں کہیں پر بھی وہ ہوں گیمار دھاڑ شروع کردیں گے۔ وہ عبداللہ کے لئے بیعت لیں گے، سُفیانی لوٹ جائے گا اور اہل مغرب کی ایک جماعت کے ساتھ اپنی ذات کی طرف دعوت دے گا، اُس کے لئے اِتنی بڑی تعداد میں لوگ جمع ہوجائیں گے کہ کسی کے لئے اِتنے لوگ جمع نہ ہوئے ہوں گے، پھر وہ ایک لشکر کوفہ سے بھیجے گا،

اگر لشکر کا بھیجنا بصرہ سے نہ ہو تو اس وقت اُن کے عام لوگ جلنے اور غرق ہونے کی وجہ سے ہلاک ہوں گے، اور اس وقت کوفہ میں دَھنسنا ہوگا، اور دونوں لشکر قرقیسیا نامی جگہ پر ٹکرائیں گے، اِن پر صبر ڈال دیا جائے گا، اور مدد اُن سے اُٹھالی جائے گی، حتی کہ وہ فنا ہو جائیں گے، اور اگر لشکر مغرب کی طرف بھیجے گا تب چھوٹا حادثہ ہوگا، اُس وقت عبداللہ بن عبداللہ کے لئے ہلاکت ہے، اور اُس وقت مجھے زرد جھنڈوں کی طرف سے تم پر اَندیشہ ہے، جب مغرب سے مصر میں اُتریں گے، وہ دو (2) جنگیں کریں گے، ایک جنگ فلسطین میں ہوگی اور دوسری شام میں، اور جب قریش کی ایک عورت کو ذبح کر دیا جائے گا تو مہاجرین اُن کی طرف متوجہ ہوں گے، اگر مَیں اُس عورت کا نام لینا چاہوں تو لے سکتا ہوں، پھر وہ ہلاک ہو جائیں گے، پھر ایک پراگندہ حال اُٹھے گا، جسے عبداللہ کہا جاتا ہوگا، مخلوق میں سب سے خبیث ترین آدمی ہوگا، اُس کا شعلہ حمص میں بھڑکے گا اور اُس کی آگ دِمشق میں جلے گی، اور وہ فلسطین کی طرف خُروج کرے گا، جس کی بھی وہ نیت کرے گا اُس پر وہ غالب آ جائے گا۔ اُس کے ہاتھوں مشرق والے ہلاک ہوں گے، اُس کی دَعوت بدترین دعوت ہوگی، اور اُس کے ساتھ قتل شدہ لوگ بدترین مقتولین ہوں گے، وہ عورت کے حمل کی مُدّت کے برابر یعنی نو ماہ تک حکمرانی کرے گا، وہ تین (3) لشکروں پر خُروج کرے گا، کوفہ کی طرف، اور وہاں قبیلۂ قیس کے گھروں کو لوٹے گا جنہیں اُسی دِن چھڑا دیا جائے گا، اور ایک لشکر مکہ اور مدینہ کی طرف جو دھنس جائے گا، اُن میں سے قبیلۂ جہینہ کے دو مَرد بچ جائیں گے، ایک مَرد شام چلا جائے گا اور دوسرا مکہ چلا جائے گا۔

o—o—o

١٩٧٦. وقال ابن عياش وأخبرني بعض أهل العلم عن محمد بن جعفر قال قال علي بن أبي طالب يخرج رجل من ولد حسين إسمه نبيكم يفرح بخروجه أهل السماء والأرض فقال له رجل يا أميد المؤمنين فالسفياني ما اسمه؟ قال هو من ولد خالد بن يزيد بن أبي سفيان رجل ضخم الهامة بوجهه آثار جدري وبعينه نكتة بياض خروجه خروج المهدي ليس بينهما سلطان هو يدفع الخلافة إلى المهدي يخرج من الشام من وادي من أرض دمشق يقال له وادي اليابس يخرج في سبعة نفر مع رجل منهم لواء معقود يعرفون في لوائه النصر يسير بين يديه على ثلاثين ميلا لا يرى ذلک العلم أحد يريده إلا انهزم يأتي دمشق فيقعد على منبرها ويدني الفقهاء والقراء ويضع السيف في التجار وأصحاب الأموال ويستصحب القراء ويستعين بهم على أمورهم لا يمتع عليه منهم أحد الا قتله ويجهز الجيش إلى المشرق جيشا وآخر الى المغرب وآخر الى اليمن ويولي جيش العراق رجلا من بني حارثه يقال له قمر بن عباد رجل جسيم له غديرتان على مقدمته رجل من قومه قصير أصلح عريض المنكبين يقاتله من بالشام من أهل المشرق وبها يومئذ منهم جند عظيم يقاتلهم فيما بين دمشق وفي موضع يقال له البنية وأهل حمص في حرب أهل المشرق وأنصارهم كل ذلک يهزمهم السفياني ثم ينحاز من بدمشق وحمص مع السفياني ويلتقون وأهل المشرق في موضع من أرض حمص

يقال له البدين الى جانب سليمة يقتل من الناس نيف وستون ألفا ثلاثة أرباعهم من أهل المشرق ثم تكون الدبرة عليهم ويسير الجيش الذي يوجهه الى المشرق حتى ينزل الكوفة فيكون بينهم قتال شديد يكثر فيه القتلى ثم تكون الهزيمة على أهل الكوفة فكم من دم مهراق وبطن مبقور ووليد مقتول ومال منهوب وفرج مستحل وتهرب الناس الى مكة ويكتب السفياني الى صاحب ذلک الجيش أن الحجاز فيسير بعد أن يعركها عرک الأديم فينزل المدينة فيضع السيف في قريش فيقتل منهم ومن الأنصار أربع مائة رجل ويبقر البطون ويقتل الولدان ويقتل أخوين من قريش من بني هاشم ويصلبهما على باب المسجد رجل وأخته يقال لهما محمد وفاطمة ويهرب الناس منه الى مكة فيسير بجيشه ذلک الى مكة يريدها فينزل البيداء فيأمر الله تعالى جبريل عليه السلام فيصرخ بصوته يا بيداء بيدي بهم فيبادون من عند آخرهم ويبقى منهم رجلان يلقاهما جبريل عليه السلام فيجعل وجوههما إلى أدبارهما فلكأني أنظر اليهما يمشيان القهقري يخبران الناس مالقوا

٧٩٧٦﴿ ابن عیاش بعض اَہلِ العِلم سے، انہوں نے محمد بن جعفر سے روایت کی ہے کہ علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حسین کی اَولادمیں سے ایک آدمی خُروج کرے گا۔اُس کا نام تمہارے نبی ﷺ کے نام پر ہوگا۔اُس کے نکلنے پرآسمانوں اورزَمین والے خوش ہوں گے،ایک آدمی نے کہا کہ سُفیانی کا کیانام ہے؟ فرمایاوہ خالدبن یزیدبن ابو سُفیان کی اَولادمَیں سے ہوگا،اُس کا بڑاسَر ہوگا،اوراُس کے چہرے پرخسرہ کے نشان ہوں گے،اوراُس کی آنکھ میں سفید نقطہ ہوگا،اس کا نکلنامَہدی کا نکلنا ہوگا۔اُن دونوں کے درمیان کوئی سُلطان نہیں ہوگا،وہ خلافت مَہدی کے حوالے کرے گا،وہ دِمشق کی سَرزَمین کی وادی سے جس کانام وَادِیُ الْیَابِس ہے،شام کی طرف سے خُروج کرے گا،اس کے ساتھ سات(7) آدمی ہوں گے۔اُن میں سے ایک آدمی کے پاس ،گرہ لگاہواجھنڈاہوگا،لوگ اُس کے جھنڈے کوجان جائیں گے اوراُس کے ساتھ تیس(30)میل تک چلیں گے۔کوئی اُس کے جھنڈے کوبُرے اِرادے سے نہ دیکھے گامگر یہ کہ شکست کھائے گا،وہ دِمشق آئے گااوراس کے منبر پربیٹھے گااورفقہاء اورقاریوں کوقریب کرے گا،اورتلوارتاجروں اورمال داروں میں رکھے گا،اوراپنا ساتھی قاریوں کوبنائے گا،اوراُن سے ان کے کاموں میں مددحاصل کرے گامگر جواُس سے اِنکارکرے گاتو یہ اُسے قتل کردے گا،ایک لشکرتیارکر کے مشرق کی طرف بھیجے گا،دوسرامغرب کی طرف اورایک لشکریمن کی طرف بھیجے گا،عراق کے لشکر پربنوحارثہ کے ایک آدمی کوجس کانام قمربن عباد ہے مقررکرے گا،یہ قمربن عبادفربہ جسم والاہوگا،اُس کی دوچٹیا ئیں ہوں گی،لشکر کے اَگلے حصے پراُس کی قوم کاایک چھوٹے قدکاآدمی ہوگاجوآدھا گنجاہوگا،چوڑے کندھوں والاہوگااورمشرق والوں میں سے جوبھی شام میں ہوں گے،وہ اُس سے لڑیں گے مشرق والوں کابڑالشکرشام میں جمع ہوگا،وہ اُن سے دِمشق اورالبنیۃ نامی جگہ کے دَرمیان لڑے گا،اورحمص والے جنگ میں اَہلِ مشرق کے ساتھ ہوں گے اوراُن کے مددگار رہوں گے،سُفیانی اِن سب کوشکست دیدے گا،پھرحمص اوردِمشق میں جتنے لوگ ہیں وہ سب

سُفیانی کے ساتھ ہو جائیں گے اور مشرق والے حمص میں ایک بدین نامی زمین پہ جمع ہوں گے، جو کہ سَلیمہ کی طرف ایک علاقہ ہے۔ ساٹھ (60) ہزار سے زیادہ لوگ قتل ہو جائیں گے جن میں سے ایک تہائی تعداد مشرق والوں کی ہوگی، پھر مشرق والوں کو شکست ہو جائے گی، پھر لشکر جو اس کے سامنے تھا اُسے مشرق کی طرف بھیجے گا۔ تاکہ وہ لشکر کوفہ میں اُترے گا۔ اِن کے درمیان شدید جنگ ہوگی، اور اس میں بکثرت لوگ مَریں گے، پھر کوفہ والوں کو شکست ہوگی۔ وہاں پر بہت زیادہ خون بہے گا، پیٹ پھٹیں گے، بچے قتل کیے جائیں گے، مال لوٹا جائے گا، اور شرمگاہوں کو حلال سمجھا جائے گا، لوگ بھاگ کر مکہ آئیں گے، سُفیانی اُس لشکر کے اُمیر کو لکھے گا کہ حجاز کی طرف جاؤ! تو وہ اُس کی طرف بعد اس کے اُس نے کوفہ والوں کو چمڑے کی طرح رگڑ دیا ہوگا روانہ ہوگا پھر وہ مدینہ میں پڑاؤ ڈالے گا، اور تلوار قُریش میں رکھے گا، قُریش میں سے اور اَنصار میں سے چار سو (400) آدمیوں کو قتل کرے گا، اور پیٹوں کو پھاڑے گا اور بچوں کو قتل کرے گا، اور قُریش کے دو بہن بھائیوں کو جو بنو ہاشم سے ہوں گے اُنہیں قتل کرے گا، اور اُنہیں مسجد کے دَروازے پر لٹکا دے گا، ایک آدمی ہوگا جس کا نام ''محمد'' اور ایک اُس کی بہن ہوگی جس کا نام ''فاطمہ'' ہوگا، اور لوگ وہاں سے مکہ کی طرف بھاگیں گے، وہ اپنا لشکر لے کر مکہ کے اِرادے سے چلے گا اور ''بیداء'' نامی جگہ پر پڑاؤ ڈالے گا۔ اللہ تعالیٰ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم دے گا۔ اپنی سخت آواز میں چلائیں گے کہ اَے بیداء! اِن لوگوں کو دَھنسا دے! تو وہ سب کے سب دَھنسا دیے جائیں گے اور اُن میں سے دو آدمی باقی رہیں گے، حضرت جبرائیل علیہ السلام اُن دونوں سے ملیں گے اور اُن کے چہروں کو پیٹ کی طرف پھیر دیں گے، گویا کہ مَیں اُن دونوں کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ ایڑیوں کے بَل چل رہے ہیں اور جو حادثہ اُن کو پیش آیا لوگوں کو اُس کی خبر دے رہے ہیں۔

○ ○ ○

۱۹۷۷. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن عياش بن عباس عن أبي الحصين الحجري عن كعب قال ليس من أمة إلا قد فتنت بعد نبيها على رأس خمس وثلاثين سنة فإن نجوتم ان تفتنوا على رأس خمس وثلاثين سنة وإلا فإن فتنتم على رأس خمس وثلاثين أصابكم ما أصاب الأمم.

۱۹۷۷﴿ ابن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ نے اِبن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے عیاش بن عباس رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے ابوالحصین الحجری سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر اُمّت کو اُس کے نبی کے پینتیس (35) سال بعد فتنے میں مُبتلا کیا گیا ہے، اگر تم پینتیسویں سال فتنے میں مُبتلا ہونے سے نجات پالو تب تو ٹھیک ہے ورنہ اگر تم فتنے میں مُبتلا ہو گئے تو تم پر وہی حالات آئیں گے جو سابقہ اُمّتوں پر آئے تھے۔

○ ○ ○

۱۹۷۸. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة بن المنذر عن شريح بن عبيد وأبي عامر الهوزني وضمرة بن حبيب قالوا بلغنا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أمتي خمس طبقات كل طبقة أربعون سنة فالطبقة الأولى أنا ومن معي أهل يقين وعلم والطبقة

الثانية أهل بر ووفاء والطبقة الثالثة أهل تواصل وتراحم والطبقة الرابعة أهل تقاطع وتدابر والطبقة الخامسة أهل فرح ومرح الهرج الهرج وفي العشر والمئتين يقع القذف والخسف والمسخ وفي العشرين والمئتين يقع الموت في علماء الأرض حتى لا يبقى الا الرجل بعد الرجل وفي الثلاثين والمئتين تمطر السماء بردا كالبيض فتهلک البهائم وفي الأربعين والمئتين ينقطع النيل والفرات حتى يزرع بشاطئيهما وفي الخمسين والمئتين تنقطع الطرق وتسلط السباع على بني آدم ويلزم كل قوم مدينتهم وفي الستين والمئتين تحتبس الشمس نصف ساعة فيهلک نصف الانس ونصف الجن وفي السبعين والمئتين لا يولد مولود ولا تحمل أنثى وفي الثمانين والمئتين تصير النساء أمثال البغال الدهم حتى ان المرأة يواقعها أربعون رجلا لا ترى ذلک شيئا وفي التسعين والمئتين تصير السنة كالشهر والشهر كالجمعة والجمعة كاليوم واليوم كالساعة والساعة كاضطرام السعفة حتى ان الرجل ليخرج من منزله فلا يصل الى باب المدينة حتى تغيب الشمس وفي الثلاثمئة طلوع الشمس من مغربها ويطبع على كل قلب بما فيه ولا ينفع نفسا ايمانها لم تكن آمنت من قبل أو كسبت في إيمانها خيرا ولا تسألوا عما وراء ذلک.

۱۹۷۸۔ الحکم بن نافع رحمہ اللہ تعالیٰ نے جراح سے، انہوں نے ارطاۃ بن المنذر رسے، انہوں نے شُریح بن عبید سے، ابوعامر الہوزنی سے روایت کی ہے کہ ضمرۃ بن حبیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: میری اُمّت کے پانچ طبقات ہیں۔ ہر طبقہ چالیس سال رہے گا، پہلا طبقے میں مَیں اور میرے ساتھ یقین اور علم والے لوگ ہیں۔ دوسرے طبقے میں نیکی اور وفا کرنے والے لوگ ہیں۔ تیسرے طبقے میں صلہ رَحمی اور رَحم کرنے والے لوگ ہیں۔ چوتھے طبقے میں کاٹنے والے اور پیٹ پھاڑنے والے لوگ ہیں، اور پانچویں طبقے میں خوشیوں میں مبتلا اور قتل وغارتگری کرنے والے لوگ ہیں، اور دو سو دس (210) میں اُوپر سے مارنا، دَھنسنا اور مسخ ہوگا اور دو سو بیس (220) میں زمین کے علماء پر موت واقع ہوگی، ان میں سے کوئی آدمی باقی نہ رہے گا، اور دو سو تیس (230) میں آسمان سے اولوں کی بارش ہوگی، جیسے اَنڈے جس سے چوپائے ہلاک ہو جائیں گے۔ اور دو سو چالیس میں دَریائے نیل اور فُرات کا پانی خشک ہو جائے گا حتی کہ کھیتی اِن دونوں کے کناروں پر کی جائے گی، دو سو پچاس (250) میں راستے بند ہو جائیں گے، دَرندے بنی آدم پر مُسلط ہو جائیں گے، ہر قوم اپنے شہروں میں محدود ہو جائے گی اور دو سو ساٹھ (260) میں آدھے گھنٹے کے لئے سُورج روک دیا جائے گا، جس سے آدھے اِنسان اور آدھے جنات ہلاک ہو جائیں گے، اور دو سو ستر (270) میں نہ کوئی بچہ پیدا ہوگا۔ ورنہ کوئی عورت حاملہ ہوگی، اور دو سو اَسی (280) میں عورتیں سَرکش خچروں کی طرح ہو جائیں گی، یہاں تک کہ ایک عورت سے چالیس آدمی (40) جماع کریں گے، لیکن وہ اِسے کچھ نہ سمجھے گی، دو سو نوے (290) میں سال مہینے کی طرح ہو جائے گا اور مہینہ جمعہ کی طرح ہو جائے گا، جمعہ دِن کی طرح ہو جائے گا، دِن ایک گھنٹے

کی طرح ہوجائے گا اور گھنٹہ ایندھن میں آگ لگانے کے وقت کے برابر ہوجائے گا۔ آدمی اپنے گھر سے نکلے گا وہ شہر کے دروازے تک نہ پہنچا ہوگا کہ سُورج غُروب ہوجائے گا، اور تین سو (300) میں سُورج مغرب کی طرف سے طلُوع ہوجائے گا اور دِلوں پر مُہر لگادی جائے گی، اور کسی شخص کو اُس کا ایمان لانا اگر وہ پہلے سے ایمان نہ لایا ہو، کوئی فائدہ نہ پہنچائے گا، یا اپنے ایمان میں اُس نے کوئی اچھائی نہ کمائی ہو اور اَب اَچھائی کرتا ہو تو بھی فائدہ نہ پہنچائے گا، اور اِس کے علاوہ اور چیزوں کے متعلق نہ پوچھو!

٭ ٭ ٭

۱۹۷۹. حدثنا وكيع عن اسماعيل بن أبي خالد عن أبي خيثمة عن عبدالله بن عمرو قال يبقى الناس بعد طلوع الشمس من مغربها عشرين ومئة سنة.

۱۹۷۹﴾ وکیع نے اِسماعیل بن ابوخالد سے، انہوں نے ابوخیثمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب سُورج مغرب سے طلُوع ہوگا، اس کے بعد بھی لوگ ایک سو بیس (120) سال تک باقی رہیں گے۔

٭ ٭ ٭

۱۹۸۰. عن عبدالرزاق عن معمر عن الزهري قال أخبرني سالم بن عبدالله وأبو بكر بن سليمان أن عبدالله بن عمرو رضى الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أرأيتم ليلتكم هذه فان على رأس مئة سنة لا يبقى ممن هو على ظهر الأرض أحد قال ابن عمر فوهل الناس في مقالة رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما يتحدثون من هذه الأحاديث من مئة سنة وانما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يبقى ممن هو اليوم على ظهر الأرض أحد يريد بذلك أن ينخرم ذلك القرن.

۱۹۸۰﴾ عبدالرزاق رحمہ اللہ تعالیٰ نے، معمر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے الزہری رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے سالم بن عبداللہ اور ابوبکر بن سلیمان سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اَرشاد فرمایا ہے کہ: کیا تم اپنی اِس رات کو دیکھ رہے ہو؟ بے شک سو سال (100) کے بعد زمین کی پُشت پر جو لوگ آج موجود ہیں اُن میں سے کوئی بھی باقی نہ رہیں گے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی اِس بات کے متعلق سو سال (100) کی وہ اَحادیثیں بنالی ہیں جو وہ بیان کرتے ہیں، حالانکہ نبی کریم ﷺ کا مقصد اپنے اِس فرمان سے کہ زمین کی پُشت پر کوئی باقی نہ رہے گا یہ تھا کہ صدی گُزر جائے گی۔

٭ ٭ ٭

۱۹۸۱. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن اسماعيل بن أمية عن رجل عن أبي هريرة قال ويل للعرب من شرقد اقترب على رأس ستين تصير الأمانة غنيمة والصدقة غرامة والشهادة بالمعرفة والحكم بالهوى

۱۹۸۱﴾ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے اِسماعیل بن اُمیّہ سے، انہوں نے ایک روای سے روایت کی ہے کہ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ: ہلاکت ہے عرب کے لئے اُس شر کی وجہ سے جو قریب آچکا ہے، ساٹھویں سال میں امانت مال غنیمت ہوجائے گا۔ صدقات تاوان ہوجائیں گے۔ گواہی جان پہچان کے لوگوں کی دی جائے گی، اور فیصلہ خواہشات کے مطابق کیا جائے گا۔

۱۹۸۲. قال معمر عن أبي إسحاق عن رجل عن ابن مسعود قال اذا كانت سنة خمس وثلاثين حدث أمر عظيم فان يهلكوا فبالحرا وإن ينجوا فعسى فاذا كانت سنة سبعين رأيتم ماتنكرون

۱۹۸۲﴾ معمر کے، ابو اسحاق سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ جب پینتیسواں (35واں) سال ہوگا تو ایک عظیم حادثہ پیش آئے گا، اگر وہ ہلاک ہو گئے تو ٹھیک، اگر وہ نجات پا گئے تو ستر (70) ویں سال تم منکرات دیکھو گے۔

۱۹۸۳. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن محمد بن شبيب عن العريان بن الهيثم قال سمعت عبدالله بن عمرو وعنده معاوية يقول أجلت هذه الأمة ثلاثين ومئة سنة

۱۹۸۳﴾ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے محمد بن شبیب سے، انہوں نے العریان بن الہیثم سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اِس اُمّت کی مُدّت ایک سوتیس (130) سال ہے۔

۱۹۸۴. حدثنا محمد بن عمير عن النجيب بن السري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كانت سنة خمسين ومئة فخير نسائكم كل عقيم.

۱۹۸۴﴾ محمد بن عُمیر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ النجیب بن السری رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا ہے کہ جب ایک سو پچاسواں (150) سال ہوگا تو تمہاری بہترین عورتیں وہ ہوں گی جو بانجھ ہوں گی۔

۱۹۸۵. حدثنا وكيع عن سفيان عن الأعمش عن عمارة بن عمير وعبدالملك بن ميسرة عن حذيفة قال ما أبالي بعد سنة سبعين لو دحرجت صخرة من فوق المسجد فقتلت بها عشرة منكم

۱۹۸۵﴾ وکیع نے سُفیان سے، انہوں نے الأعمش سے، انہوں نے عمارۃ بن عُمیر سے، انہوں نے عبدالملک بن میسرۃ سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ: مجھے ستر سال کے بعد کسی چیز کی پروا نہیں، اگر کوئی چٹان مسجد کے اوپر لُوھک جائے تو وہ تم میں سے دس (10) کو قتل کردے گی۔

۱۹۸۶. حدثنا وكيع وأبو معاوية عن الأعمش عن مجاهد قال قال ابن عمر هل تدري

کم لبث نوح في قومه قلت نعم ألف سنة الا خمسين عاما، قال فإن من كان قبله كانوا أطول أعمارا ثم لم يزل الناس ينقصون في الخلق والخلق والأجل إلى يومهم هذا.

۱۹۸۶﴾ وکیع اور ابومعاویہ نے اعمش سے روایت کی ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ کیا تم جانتے ہو کہ نوح علیہ السلام اپنی قوم میں کتنے عرصے رہے؟ حضرت مجاہد کہتے ہیں کہ جی ہاں ساڑھے نوسو سال (950) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا پہلے لوگوں کی عمریں طویل تھیں، پھر جسموں اور عمروں میں کمی آتی گئی جو ہمارے اِس دور تک جاری ہے۔

۰-۰-۰

۱۹۸۷ . حدثنا جرير بن عبدالحميد عن يعقوب بن عبدالله الأشعري عن جعفر عن سعيد بن جبير قال لم يكن نبي فيما خلا الا عاش نصف عيش الآخر وعاش عيسى عليه السلام أربعين ومئة سنة

۱۹۸۷﴾ جریر بن عبدالحمید نے، یعقوب بن عبداللہ اشعری سے، انہوں نے جعفر سے روایت کی ہے کہ سعید بن جبیر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ پہلے نبیوں میں سے کوئی نبی نہ رہا مگر یہ کہ اُس سے پہلے والے نبی سے آدھی عمر پائی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک سو بیس (120) سال زندہ رہیں گے۔

۰-۰-۰

۱۹۸۸ . حدثنا ابن عيينة عن محمد بن سوقة عن مجاهد قال قال لي ابن عمر أتعلم من أطول الناس عمرا قلت ان الله تعالى ذكر نوحا فقال لبث فيهم ألف سنة الا خمسين عاما أدري ما كان قبل ذلک قال فان الناس لم يزالوا ينقصون في الخلق والخلق والأعمار

۱۹۸۸﴾ اِبن عُیینہ نے محمد بن سوقہ سے روایت کی ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تُو جانتا ہے کہ لوگوں میں سب سے طویل عمر کس کی ہے؟ مَیں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کا ذکر کیا کہ وہ اپنی قوم میں ساڑھے نوسو (950) سال رہے، اُس سے پہلے لوگوں کے متعلق مَیں نہیں جانتا، تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ لوگ مسلسل جسم میں اور عمر میں کم ہوتے رہے ہیں۔

۰-۰-۰

۱۹۸۹ . حدثنا محمد بن الحارث عن محمد بن عبدالرحمن بن البيلماني عن ابيه عن ابن عمر رضى الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال بين كل اثنين اربعون سنة واربعون شهدا واربعون يوما حتى تطلع الشمس من مغربها.

۱۹۸۹﴾ محمد بن الحارث رحمہ اللہ تعالیٰ نے محمد بن عبدالرحمٰن بن البیلمانی سے، انہوں نے اپنے والد سے وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ ہر دو اَدوار کے دَرمیان چالیس سال اور چالیس مہینے اور چالیس دِن ہیں، یہاں تک کہ سُورج مغرب سے طُلُوع ہو جائے گا۔

۰-۰-۰

۱۹۹۰. حدثنا ابو معاوية عن الأعمش عن أبي قيس عن الهثيم ابن الأسود سمع عبدالله بن عمرو يقول ان الأشرار بعد الأخيار عشرين ومئة سنة لا يدري احد متى يدخل اولها

۱۹۹۰﴾ ابومعاویہ نے اعمش سے، انہوں نے ابوقیس سے، انہوں نے الہیثم ابن اسود سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نیک لوگوں کے بعد شریر لوگ ایک سو بیس (120) سال کے بعد آئیں گے اُن میں سے کوئی بھی نہیں جانتا کہ اُن میں سے پہلا کب داخل ہوا۔

○ ○ ○

۱۹۹۱. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن ارطاة بن المنذر قال بلغنا ان نالا كان نبينا وأنه ذكر الدهر فقال الدهر سبعة سوابيع والسابوع سبعة آلاف سنة والعدان ألف سنة فوصف القرون الماضية فبين ما كان من أمرها حتى انتهى الى آخر القرون، فقال اذا كان عند انقضاء أربع عدانات من السابوع الآخر ولدت العذراء البتول فيجيء بالآيات ويحيى الموتى ويرفع الى السماء وتختلف بعده الأهواء ثم يخرج من بعده مولد الأمة الطريدة اثنا عشر لواء ا أولهم مولده في الحرم تهلل السماء لمولده وتستبشر الملائكة لمخرجه فيظهر على جميع الأمم من صدقه آمن ومن جحده كفر يظهر على فارس وملكها وإفريقية وملكها وسورية يكون ثلاثة سوابيع الى سبع سابوع ثم يقبضه الله حميدا، ثم يملك من بعده أمية ضعيف صدوق قصير الحياة يشتد في خلافته الجوع بمصر ويهلك ملك الهند حياته سبع سابوع ثم يملك من بعده القوي العادل ويفتح الشام فقده مصيبة حياته سابوع الا نصف سابوع ثم يملك بعده العيي فيقتل ولا يظفر قاتله حياته سابوعان الا سبع سابوع ثم يملك من بعده الرأس في البيت الأكبر يجمع الأموال يكون على يديه ملاحم كثيرة فويل للرأس من الأجنحة من الرأس حياته ثلاث سوابيع الا ثلث سبع سابوع ثم يملك من صلبه الأمرد تبيس في زمانه ثمر سورية ويهلك ملك رومية حياته نصف سابوع الا ثلث سبع سابوع ثم يملك من بعده الجبهة من بيت الرأس الثاني حكيم متأني يخرج من صلبه أربعة ملوك حياته ثلاث سوابيع الا سبع سابوع ثم يملك من بعده المصاب من صلبه يهلك في زمانه جمهور الروم وتكون زلزلة بالشام حتى ينهدم البنيان حياته سابوع وثلث سابوع الا نصف سبع سابوع ثم يملك من بعده المروي لا يبلغ ما يأمل صاحب الجيش الأعظم بأرض الروم حياته ثلث سابوع ثم يملك الأشج ليس في دينه خدعة يأمر بالعدل حياته قليلة وموته مصيبة تكون حياته ثلث سابوع ثم يملك بعده الصلف هادم البنيان، ومغير الصور حياته ثلاث سوابيع الا ثلث سابوع، ثم يملك من بعده الشاب ذوالجروين فيقتل ليس لقاتله بقاء

يفشو الموت في زمانه في أرض مصر الى الفرات حياته سبع سابوع، وثلث سبع سابوع، ثم تهيج ريح الجوف يقودها جبار يدبرها هرجا سابوعا الا سبع سابوع، مصرعه بأرض بابل ثم تهيج عليه ريح المشرق قوادتها عجم وسواسها هجن يقودهم شعر الحاجبين ينزل بجمعة بين النهرين فيروح بجمعه الى الثور ويخرج الجبار فيتخذا الرجال جسورا وينزل الشام فغدا ويفتح الشام بالسيوف قهرا يدبرها شقراء الحاجبين ثلاثة سوابيع وثلثي سابوع واسماهما اسم واحد يهلک أحدهما على فراشه الآخر في حربه قد كفر بربه فاذا كثر ظلمهم هاج عليها ريح المشرق فيصدع جدرها بمنبت الزعفرا ن وينهض الثور فزعا مما يأتيه ويترک أرضه وينزل مدينة الأصنام وينزل صاحب المشرق مريض فينهض الثور بين النهرين علامته أسمر ضرب اللحم ملون العينين فيتجبر الأكار أحد وعشرين سابوعا وذلک سبع وأربعين ومئة سنة من ظهور قريش على اشام ان الملک الغربي قد ثار وتمد الأمم أعناقها فانهم لعلى ذلک اذا أشرف رضخ الغرب يسقى التراب على المشرق فيبعث اليه الثور جنودا لا قوة فيصرع بوجهه ويصيرها معه مغنما ويتمخض المشرق مخضا وينزل مرج صفر فيلقاه بها الأسمر المقرون الصغير العينين فيقض اللّٰه جمعه ثم ينتقل عن موضعه فاذا كان بين العين السخنة وبين الخرقدونة ناداه من السماء الويل لما بين الخرقدونة والعين السخنة فتبكي كل عين شجونها ثم يرحل فينزل وسط الأنهار فيخوضها الرجال ويقتل عليها الجبار ويقسم هنالک المال ثم ينهض الى مدينة الأصنام فيفتحها عنوة وينطع الثور نطحة تبقر منها بطنه ويبدد جمعه ويقطع بها نسله ويهدم ما بين باب نصيبين ويبعث الى المشرق بما استوعب كارها غير طائع ثم يقيم ثلثي سبع سابوع ثمانية أشهر يدين له المشرق وتقع بينه وبين صاحب الروم هدنة سبع سابوع، ثم يرحل فينزل مدينة العبيد فيقتل فيها الشديد ثم يخرج منها فينزل الربوض فينهب فيها الأموال ويخمس الأخماس ويصيب أرض فارس منه هوان ويحدث في الوساد خرابا عظيما وترد خيله أبر شهر ويملک ما بين الصين الى بحر أطرابلس أو أنطابلس ويعتزل صاحب المشرق ناحية جبال الجوف لا يريد ولا يراد ثم يغدر به رجل من أهل بيته فيقتله فيبلغ ذلک صاحب المشرق فيقبل حتى ينزل فيما بين حران والرها فالويل لحران يلقاه بها الأمرد من ابناء الرأس فتكون بينهما ملحمة عظيمة وقتلى كثيرة ثم يصبح صاحب المشرق وقد غاض وقل جمعه ويخرج الأمرد حتى ينزل الشام فيغيربها أشياء كانت ويسيب أشياء وتخرج الروم الى الأعماق فيلقاهم بها ذوالوجنتين من أولاد نزار فيقتلهم قتل عاد وينفلت طاغيتهم بطعنة وتفترق الروم فرقتين فرقة تأخذ على نهر

ساوس والأخرى في درب جيحان وتخلع قريش صلحها وتمنع مصر خراجها وتظهر الافرنج

سلاحها ويملك أرض اليمن رجل من ولد قحطان يسمى منصور ذو أنف وخال وضفيرتين فترد خيله الرملة وأرض حران والأمرد يومئذ يسود الروم قائم غير نبهان فينهض اليه بكعب وهوازن فيقتل قحطان بكل شعب وتقسم ذراريهم في البلدان ويسير حتى ينزل جبال سنير ولبنان ومنصور بأرض الرملة فيسير اليه حتى ينزل بمرج عذراء فيلتقي بها الجمعان فيفرغ عليهما الصبر ويهزم منصور فتقبل خيله ويظهر الأمرد على الأردن يمكث بذلک سبع سابوع وخمس سبع سابوع ثم يظهر رجل من ولد الحكيم المتأني فيسير بأهل مصر والأقباط فاذا نزل الجفار أصبحت الأرض منه قفراء من غير حدب بخبد يأتيه عن أرض بربر بإقبال صاحب الأندلس ببربر وأفربخة والأشبال فيقتل صاحب الأندلس حتى يحل على نهر الأردن فيقاتله الأمرد الشاب فيقتله ثم ينزل مصر وجفار فيأتيه ضجة من ورائه أن صاحب الأدهم قد ظهر بالأسكندرية واستولى على مصر فيلحق العرب يومئذ بيثرب الحجاز ويقبل صاحب الأدهم بجمعه فينزل الشام فيجلي أهلها وتصير الجزيرة قفراء وتلحق كل قبيلة بأهلها ويبعث جيشا فاذا انتهوا بين الجزيرتين نادى مناديهم ليخرج الينا كل صريح أو دخيل كان منا في المسلمين فيغضب الموالي فيبايعون رجلا يسمى صالح بن عبدالله بن قيس بن يسار فيخرج بهم فيلتقي جيش الوم المبعوث اليهم فيقتلهم ويقع الموت في جيش صاحب الأدهم من الروم وهم نزول ببيت المقدس فيموتون موت الجراد ويملک صاحب الأدهم وينزل الصالح بالموالي أرض سورية ويدخل عمورية وينزل قمولية ويفتح بزنطية وتكون أصوات جيشه فيها بالتوحيد علانية ويقسم أموالها بالآنية ويظهر على رومية ويستخرج منها باب صهيون وتابوت جزع فيه قرط حواء وكتونة آدم يعني كسائه وجبته وحلة هارون فبينا هو كذلک اذا أتاه خبر وهو باطل أن صاحب صور قد ظهر فيرجع حتى ينزل مرج جو مطيس فيقيم هنالک ثلث سبع سابوع فتمسک السماء في تلک السنة ثلث مطرها وفي السنة الثانية ثلثيها وفي السنة الثانية ثلثيها وفي السنة الثالثة كله فلايبقى ذو ظفر ولا ناب الا هلک فيقع الجوع والموت حتى لا يبقى من كل سبعين عشرة ويهرب الناس الى الجبال الجوف ثم يخرج عليهم دجالهم.

۱۹۹۱ھ، الحکم بن نافع نے جراح سے روایت کی ہے کہ ارطاۃ بن المنذر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "تاث" ایک نبی تھا جس نے زمانے کا ذکر کیا، اور فرمایا کہ زمانہ سات سوابع کا ہے، ہر سابوع سات ہزار (7000) سال کا ہے، اورعدان ہزار (1000) سال ہے، اس طرح انہوں نے اُس نے گزشتہ زمانوں کی حالت بیان کی، پھر فرمایا جب آخری سابوع سے

چارعدان گزر جائیں گے تو بغیر شادی شدہ لڑکیاں بچے جنیں گی، ایسی نشانیاں آئیں گی، کہ مردے زندہ ہوں گے، اور آسمان کی طرف اُٹھائیں جائیں گے اور اُس کے بعد خواہشات مختلف ہوں گی، پھر اُس کے بعد دحکاری ہوئی اُمّت کی اَولاد میں سے بارہ (12) جھنڈے ہوں گے، اُن میں سے پہلی اَولاد حرم کے اَندر ہوگی۔ آسمان اُس کی اَولاد کی وجہ سے ہلتا ہوگا، اور فرشتے اُس نکلنے کے خوشخبری دیتے ہوں گے، وہ تمام اُنھوں پر غالب آجائے گا، جو اُس کی تصدیق کرے گا وہ مؤمن اور جو اُس کا اِنکار کرے گا وہ کافر ہوگا، وہ فارس اور اُس کی بادشاہت پر اور اَفریقہ اور اُس کی بادشاہت پر اور شام پر غالب آجائے گا۔ وہ سبع سابوع میں سے تین سوابیع رہے گا، پھر اللہ تعالیٰ اُسے اَچھی طریقے سے اُٹھالے گا پھر اُس کے بعد ایک ضعیف بچّا اور کم زندگی والا شخص بادشاہ بنے گا، اُس کی خلافت میں سختی ہوگی، مصر میں بھوک ہوگی، اور ہندوستان کا بادشاہ ہلاک ہوگا، اُس کی زندگی سابوع میں سے سبع ہوگی، پھر اس کے بعد بڑا عادل بادشاہ بنے گا اور شام کو فتح کرے گا، اُس کی زندگی سوائے نصف سابوع کے ایک سابوع اور ایک سابوع کا دو تہائی ہوگی، پھر اُس کے بعد ایک تھکا ماندہ آدمی بادشاہ بنے گا مگر وہ قتل کردیا جائے گا، اور اُس کا قاتل کامیاب نہ ہوگا اُس کی زندگی ایک سابوع میں سے ساتواں حصہ کم دو سابوع ہوگی، پھر اُس کے بعد بڑے گھر کا سَردار بادشاہ بنے گا، جو مالوں کو جمع کرے گا اور اُس کے ہاتھوں بہت ساری جنگیں ہوں گی، ہلاکت ہے سَر کے لئے پَروں سے اور پَروں کے لئے سَر سے، اُس کی زندگی سوائے ایک سابوع کی تہائی کے تین سوابیع ہوگی، پھر اُس کے بعد اُسی کی اَولاد میں سے ایک نوجوان بادشاہ بنے گا، اُس کے زمانے میں شام پھل دے گا اور رُوم کا بادشاہ ہلاک ہوگا، اُس کی زندگی آدھا سابوع ہوگا، سوائے ایک سابوع کے سُبع کی تہائی کے، پھر اُس کے بعد وہ شخص بادشاہ بنے گا جو دوسرے سَردار کے گھر کی پیشانی ہوگا، حکیم ہوگا، متین ہوگا، اُس کی پُشت سے چار بادشاہ پیدا ہوں گے۔ اُس کی زندگی تین سوابیع ہوگی، سوائے ایک سابوع کے سُبع کے، پھر اُس کے بعد عمگین شخص جو اُسی کی پُشت میں سے ہوگا وہ بادشاہ بنے گا، اُس کے زمانے میں رُوم کے عوام مَریں گے، اور شام میں زلزلہ ہوگا، اور اُس کی عمارتیں مُنہدم ہوجائیں گی اُس کی زندگی ایک سابوع اور ایک سابوع کا تہائی ہے، سوائے ایک سابوع کے سُبع کے نصف، پھر اُس کے بعد سیراب کیا ہوا آدمی بادشاہ بنے گا، جو اپنی اُمیدوں تک نہ پہنچ سکے گا، وہ رُوم کی زمین پر بڑے لشکر والا ہوگا، اُس کی زندگی سابوع کا تہائی ہوگا، پھر زخمی بادشاہ بنے گا، اُس کے دِین میں کوئی دھوکہ نہیں ہوگا، وہ اِنصاف کا حکم کرے گا، اُس کی زندگی کم ہوگی، اور اُس کی موت مصیبت ہوگی، اُس کی زندگی سابوع کا تہائی ہوگا، پھر اُس کے بعد سخت آدمی بادشاہ بنے گا جو عمارتوں کو ڈھائے گا اور صورتوں کو تبدیل کرے گا، اُس کی زندگی تین سوابیع ہوگی سوائے ایک سابوع کے تہائی کے، پھر اُس کے بعد دو پلّوں والا نوجوان بادشاہ بنے گا، مگر اُسے قتل کردیا جائے گا اُس کے قاتل کی بھی زیادہ عمر نہیں ہوگی، اُس کے زمانے میں موت مصر کی سَرزمین سے لے کر دَریائے فُرات تک پھیل جائے گی، اُس کی زندگی سات سابوع ہوگی، اور ایک سابوع کے سُبع کا تہائی ہوگا، پھر مقامِ جوف کی ہوا اُٹھے گی جس کی قیادت ظالم کر رہے ہوں گے اور جس کی تدبیر قتل وغارتگری کر رہی ہوگی، ایک سابوع تک رہے گی سوائے ایک سابوع کے سُبع کے، اُس کا پچھاڑنا بابل کے سَرزمین میں ہے، پھر اُس پر مشرق کی ہوا چلے گی، جس کو چلانے والے اہلِ عجم ہوں گے اور جن کی سیاست عہد شکنی ہوگی، اُنہیں دو بھوؤں کے بالوں والا کھینچ کرلے جائے گا، وہ اپنی فوج کے ساتھ دو نہروں کے دَرمیان اُترے گا تو وہ اپنی

فوج لے کر ثور کی طرف جائے گا، ایک جابر نکلے گا جو مَردوں کا ئپل بنائے گا اور شام میں پڑاؤ ڈالے گا اور شام کو زبردستی تلواروں کے ساتھ فتح کرے گا۔ اُس کی تدبیر دو کمی بھوؤں والا کرے گا، تین سوابع اور ایک سابوع کا دوتہائی اُس کا عرصہ ہوگا اُن دونوں آدمیوں کا نام ایک ہی ہوگا، اُن دونوں میں سے ایک جنگ میں مَرے گا، وہ اپنے رَبّ کا اِنکار کرے گا جب اُن کا ظلم زیادہ ہوجائے گا تو اُن پر مشرق کی ہوا چلے گی جو اُن کی زعفران کے اُگنے کی جگہ کے ساتھ دیواروں کو توڑ دے گی، اور ثور ڈر کر کھڑا ہوجائے گا اُن مصائب کی وجہ سے جو اُس پر آنے والے ہیں، وہ اپنی زمین چھوڑ دے گا اور بُتوں کے شہر جا اُترے گا، اور صاحب مشرق مقام مربز میں اُترے گا۔ ثور دونہروں کے درمیان اُٹھے گا اُس کی علامت گندمی ہوگی، اُس کا گوشت نشان زدہ ہوگا، اُس کی آنکھیں رَنگین ہوں گی، وہ مَزدُوروں پر جبر کرے گا اِکیس سابوع تک رہے گا اور یہ دَور ایک سوسینتالیس کا ہوگا، قریش شام پر غالب آجائیں گے اور مغرب کی بادشاہت اُٹھ کھڑی ہوگی، اور تمام اُمتیں اپنی گردنیں دَراز کریں گی۔ وہ اِسی حالت میں ہوں گے کہ اَچانک اُن پر مغرب کی گڑگڑاہٹ ظاہر ہوگی جو مٹی کو مشرق پر سیراب کرے گی۔ اُس کی طرف ثور ایک لشکر بھیجے گا جن میں طاقت نہ ہوگی، وہ مُنہ کے بَل پچھاڑ دیا جائے گا اور اُسے اُن کے ساتھ مالِ غنیمت بنا دیا جائے گا اور مشرق کو خوب اَچھی طرح دَبایا جائے گا، اور مُقامِ مَرجع صفر میں وہ پڑاؤ ڈالے گا۔ وہاں پر اُس کا سامنا گندمی رَنگ کی چھوٹی آنکھوں والے سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اُس پر اُس کی جماعت پر بھی فیصلہ فرمادے گا، پھر وہ اپنی جگہ سے منتقل ہوگا جب وہ العین المخنیہ اور خرقدونہ کے دَرمیان ہوگا تو آسمان سے آواز دینے والا آواز دے گا۔ کہ ہلاکت ہے اُس کے لئے جو خرقدونہ اور عین المخنیہ کے دَرمیان ہے۔ پھر ہر آنکھ روئے گی جسے اُنہوں نے زخمی کیا، پھر وہ کوچ کرے گا اور وسطُ الانہار میں پڑاؤ ڈالے گا۔ وہاں مَرد گھسیں گے اور اُس پر ایک جابر لڑے گا اور وہاں مال تقسیم ہوگا۔ پھر بُتوں کے شہر کی طرف اُٹھے گا اور اُسے لڑ کر فتح کرے گا، اور ایک بیل سینگ مارے گا جس سے اُس کا پیٹ پھٹ جائے گا اور اُس کا لشکر ظلم کرے گا اور اُس کی نسل منقطع ہوجائے گی، نصیبین کے دروازے کے دَرمیان جو کچھ ہے وہ مُنہدم ہوجائے گا، اور وہ مشرق کی طرف جبری طور پر بھیجے گا۔ پھر وہ ٹھہرا رہے گا سابوع کے سُبع کے دوتہائی تک آٹھ مہینے، مشرق والے اس کی اِطاعت کریں گے اور اُس کے اور رُوم والوں کے دَرمیان صُلح ہوگی سابوع کے سُبع میں۔ پھر وہ کوچ کرے گا اور غلاموں کے شہر میں اُترے گا اور وہاں پر شدید قتل وغارت کرے گا، پھر وہاں سے نکلے گا اور رَبوض میں پڑاؤ ڈالے۔ وہاں پر مال لوٹے گا اور خُمسوں کا خُمس لے گا۔ پھر فارس کی زمین سے فائدہ اُٹھائے گا اور ''وَساد'' میں بڑی خرابی پیدا کرے گا، اور اُس کے گھوڑے ایک مہینے کی مسافت پر پھریں گے اور وہ چین سے لے کر طرابلس یا اِطابلس تک کا بادشاہ بنے گا اور صاحب مشرق ''مقامِ جوف'' کے پہاڑوں کے ایک کونے میں جُدا ہوجائے گا، نہ وہ اِرادہ کرے گا اور نہ اُس کا اِرادہ کیا جائے گا، پھر اُس کے ساتھ اُس کے گھر کا ایک آدمی دھوکہ کرے گا اور اُسے قتل کرے گا، یہ بات صاحب مشرق کو پہنچے گی تو وہ آ کر حران اور الرُہا کے دَرمیان پڑاؤ ڈالے گا۔ ہلاکت ہے حران کے لئے اُس کا سامنا سَرداروں کی اَولادوں میں سے ایک لڑکا کرے گا۔ اُن کے دَرمیان عظیم الشان جنگ ہوگی اور بہت سے لوگ قتل کئے جائیں گے۔ پھر صاحب مشرق صبح کرے گا اِس حال میں کہ وہ کمزور ہوگا اور اُس کی فوج کم ہوگی۔ وہ لڑکا خُروج کرے گا اور شام پر جا ٹھہرے گا۔ وہاں کی جو چیزوں کو تبدیل کرے گا اور بہت ساری چیزوں کو لاوارث

قراردے گا۔رُوم والے اعماق کی طرف خُروج کریں گے تو اُن کا سامنا تنوار کی اَولاد میں سے ذوالوجنتین کرے گا۔وہ اُنہیں قوم عاد کی طرح قتل کرے گا، اوراُن کے سَرکش لوگ بھاگ جائیں گے۔رُوم دوحصوں میں بٹ جائے گا۔ایک حصہ ''ساوس'' کی نہر پر ہوگااور دوسرا ''دُربِ جیہان'' میں ہوگا،اورقُریش اپنا صُلح نامہ توڑ دیں گے اورمصر اپنا خراج روک دے گا،اور رومی اپنے ہتھیارظاہرکریں گے،اورسَرزَمینِ یمن کابادشاہ قحطان کی اَولاد میں سے ایک آدمی بادشاہ بنے گا جس کانام منصور ہوگا۔وہ لمبی اورخال اوردوچٹیوں والا ہوگا اُس کے گھوڑے رَملہ میں اورحران کی زَمین میں لوٹیں گے اُس کالڑکا اُس زَمانے میں رُوم کی قیادت کرے گا۔اُس کی طرف کعب اورہوازن کھڑے ہوں گے۔قحطانی ہرگھاٹی میں قتل کیے جائیں گے،اوراُن کی اَولادوں کوشہروں میں تقسیم کیاجائے گا اوروہ چل کر مقام سنیر اورلبنان کے پہاڑوں پر پڑاؤڈالے گااورمنصوررَملہ کی زَمین پر ہوگا۔منصوراُس کی طرف بڑھ کرمَرج عذراء میں پڑاؤڈالے گا۔وہاں پر یہ دونوں لشکرلڑیں گے اِن دونوں لشکروں پرصبرڈال دیاجائے گا۔منصورکوشکست ہوگی اُس کے گھوڑے واپس آجائیں گے،اوروہ لڑکا اُردُن پرغالب آجائے گا وہ ٹھہرا رہے گاایک سابوع کاسُبع اورایک سابوع کے سُبع کے پانچواں حصہ،پھرحکیم،بتین کی اَولاد میں سے ایک آدمی ظاہر ہوگا، جو اہلِ مصر اورقبطیوں کولے کرچلے گاجب وہ مقام جفار میں پڑاؤڈالے گاتووہ علاقہ بغیرجنگ کے ہی برباد ہوجائے گا،اُس خبر کی وجہ سے کہ جوبَربَر کی سَرزَمین کی طرف آرہی ہوگی کہ اُندلس والابَربَراور رومی اوراشبال کولے کرآرہاہے پھراُندلس والاآئے گااور اُردن کے دریا پرٹھہرے گا، اُس کے ساتھ وہ نوجوان لڑکالڑے گاتووہ اُسے قتل کردے گا۔پھروہ مصر اور جفار میں پڑاؤڈالے گا۔اُسے یہ اَفواہ پہنچے گی کہ صاحبِ اَدہَم اسکندریہ پرغالب آگئے ہیں،اورمصر پراُس نے چڑھائی کردی ہے،عرب اُس وقت حجاز کے یثرب سے جاملیں گے،صاحبِ اَدہَم اپنی فوج کے ساتھ آئے گااورشام میں پڑاؤڈالے گا۔اُس کے رہنے والوں کوجلاوطن کرے گااور جزیرہ ویران ہوجائے گا۔ہرقبیلہ اپنے لوگوں کے ساتھ جاملے گااوروہ ایک لشکربھیجے گا۔جب وہ لشکروالے دوجزیروں کے درمیان پہنچیں گے تواُن میں آوازدینے والا آوازدے گا۔کہ ہماری طرف نکل آئے ہروہ شخص جوآزاد ہے یاہمارے مسلمانوں میں ملا ہواہے؟اس پر موالی ناراض ہوجائیں گے اوروہ ایک آدمی کے ہاتھ پر بیعت کریں گے جس کانام صالح بن عبداللہ بن قیس بن یسار ہے۔وہ اُنہیں لے کرنکلے گااوراَدہَم کے لشکر کے ساتھ جواُن کی طرف بھیجا گیا ہوگا اُن سے لڑے گاپس وہ اُنہیں قتل کرے گااوراَدہَم کے لشکر میں موت واقع ہوگی۔وہ رُوم سے اوربیت المقدس میں ٹھہریں گے اور ٹِڈیوں کی طرح مَریں گے اورصاحبِ اَدہَم بادشاہ بنے گااورصالح اپنے موالیوں کولے کرشام کی سَرزَمین میں جائے گا اورعموریہ میں داخل ہوگااورقمولیہ میں ٹھہرے گا اورزَنطیہ کوفتح کرے گا۔اُس کے لشکر کی آوازعلی الاعلان توحید کے ساتھ ہوگی۔وہ اُن کے مالوں کوبرتنوں کے ساتھ تقسیم کریں گے وہ رُومیوں پرغالب آئے گااوروہاں سے بابِ صہیون اورتابوتِ جزع کونکالے گاجس میں حواعلیہاالسلام کی بالیاں اورحضرت آدم علیہ السلام کے کپڑے اورجبہ اور حضرت ہارون علیہ السلام کاکپڑوں کاجوڑاہے، وہ اِسی حالت میں ہوں گے کہ اُن کے پاس ایک جھوٹی خبر آئے گی کہ صاحبِ صورغالب آگیاہے۔تو وہ واپس جائیں گے۔اور مَرج جوطیس میں ٹھہریں گے۔ وہاں پرطویل عرصہ تک ٹھہریں گے۔آسمان اُس سال اپنی تہائی بارش کوروک دے گا، دوسرے سال اپنی دوتہائی بارش کواور تیسرے سال پوری بارش کوروک دے گا۔کوئی ناخن

والا اور نوکیلے دانتوں والا باقی نہ رہے گا مگر ہلاک ہو جائے گا، بھوک اور موت واقع ہوگی، اور ستر (70) میں سے دس (10) لوگ بھی باقی نہ رہیں گے، لوگ بھوک کے پہاڑوں کی طرف بھاگ جائیں گے پھر ان پر دجال کا خروج ہوگا۔

○ ○ ○

۱۹۹۲. حدثنا أبو المغيرة عن عبدالله بن السمط الكندي قال حدثني زكريا بن يحيى الصدفي عن ابن لحذيفة بن اليمان عن أبيه عن جدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير أولادكم بعد أربع وخمسين ومئة سنة البنات وخير نسائكم بعد ومئة قال سنة العواقر فاذا كان سنة ثمان وستين ومئة فتقاضى دينك وسنة تسع وسبعين ومئة اقض دينك وسنة تسعين ومئة الهرج الهرج قالوا يا رسول الله فما النجاة والخلاص؟ قال الهرج الهرج حتى تقوم الساعة

۱۹۹۲ ابوالمغیرۃ نے عبداللہ بن السمط الکندی سے، انہوں نے زکریا بن یحییٰ الصدفی سے، انہوں نے ابن ابن حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، وہ اپنے والد سے، وہ اپنے والد سے، وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ: تمہاری بہترین اولاد ایک سو چون (154) کے بعد بیٹیاں ہیں، اور تمہاری بہترین عورتیں ایک سو ساٹھ (160) سال کے بعد بانجھ عورتیں ہیں، جب ایک سو اڑسٹھ ہو جائے تو تُو اپنا قرض واپس لے لے، اور ایک سو اُناسی میں اپنا قرض اُدا کر، اور ایک سو نوے (190) میں قتل وغارتگری ہوگی، لوگوں نے عرض کیا! اَے اللہ کے رسول ﷺ! اس سے نجات اور چھٹکارا کیسے ہوگا؟ فرمایا { قتل وغارتگری ہوتی رہے گی یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

○ ○ ○

۱۹۹۳. حدثنا ابن وهب عن ابن أبي ذئب عن سعيد المقبري عن أبي هريرة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أمتي بأخذ الأمم قبلها شبرا بشبر فقال الرجل فقلت فارس والروم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهل الناس الا أولئك

۱۹۹۳ ابن وہب نے ابن ابوذئب سے، انہوں نے سعید المقبری سے روایت کی ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ: عنقریب میری اُمّت سابقہ اُمتوں کے نقشِ قدم پر چلے گی۔ ایک آدمی نے کہا کہ سابقہ اُمتیں یعنی فارس اور رُوم؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا تو اِن کے علاوہ اور کون ہے !

○ ○ ○

۱۹۹۴. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن يزيد بن أبي حبيب عن ربيعة بن لقيط سمع مسلمة بن مخرمة قال لما انتزى ابن أبي حذيفة بمصر وخلع عثمان دعا الناس الى أعطياتهم فابيت أن آخذ منه ثم ركبت الى عثمان فقلت ان ابن أبي حذيفة امام ضلالة كما قد علمت وانه انتزى عليها بمصر فدعانا الى أعطياتنا فابيت أن آخذ منهم، فقال قد عجزت انما هو حقك.

۱۹۹۴﴿ ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے یزید بن ابوحبیب سے، انہوں نے ربیعہ بن لقیط سے روایت کی ہے کہ مسلمہ بن مخرمہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت توڑ دی تو لوگوں کو اُن کے عطیات کی طرف دعوت دی، مَیں نے وہ لینے سے اِنکار کیا، مَیں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا اور اُن سے کہا کہ حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیٹا گمراہ اِمام ہے، جیسا کہ آپ جانتے ہیں، اور اس نے مصر میں سَرکشی کی ہے، وہ ہمیں اپنے عطیات کی طرف دعوت دے رہا ہے، مَیں نے وہ لینے سے اِنکار کر دیا ہے، تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تُو نے عاجزی ظاہر کی ہے اور وہ تیرا حق تھا۔

٭ ٭ ٭

۱۹۹۵. حدثنا ابن وهب عن ابن عياش عن راشد بن داود الصنعاني عن ابي أسماء الرحبي عن تبيع قال اذا دخل الرايات الصفر مصر فغلبوا عليها وقعدوا على منبرها فليحفر أهل الشام أسرابا في الأرض فانه البلاء

۱۹۹۵﴿ ابن وہب نے ابن عیاش سے، انہوں نے راشد بن داؤد الصعانی سے، انہوں نے ابواسماء الرحی سے روایت کی ہے کہ حضرت تبیع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: جب زَرد جھنڈے مصر میں داخل ہو جائیں، اور غالب آ جائیں اور اُس کے منبر پر بیٹھ جائیں، تو شام والوں کو چاہیئے کہ وہ زمین میں سُرنگیں کھود لیں، اِس لئے کہ ان کے لیے وہ تباہی ہے۔

٭ ٭ ٭

۱۹۹۶. حدثنا رشدين عن ليث عن حدثه عن تبيع قال اذا كانت هدة بالشام قبل البيداء فلا بيداء ولا سفياني قال ليث قد كانت الهدة بطبرية فاستيقظت لها بالفسطاط وتخلع لها أجنحة

۱۹۹۶﴿ رشدین نے، لیث سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ تبیع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: جب شام میں بیداء سے پہلے دھماکہ ہوگا تو نہ بیداء بچے گا اور نہ سُفیانی، حضرت لیث رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ یہ دَھماکہ "طبریہ" میں ہوگا جس کی وجہ سے "فسطاط" والے بیدار ہو جائیں گے، اور یہ دھماکہ اپنے پَروں کو پھیلائے گا۔

٭ ٭ ٭

۱۹۹۷. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن محمد بن زيد المهاجر عن أبي اسحاق عن عبدالله بن شرحبيل أخبره قال أخبرني عمرو بن العاص رضى الله عنه عن النبي ﷺ أنه قام على هذا المنبر خطيبا فقال إن أول الناس فناء قريش وأولهم قتلى أهل بيتي

۱۹۹۷﴿ ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے محمد بن زید المہاجر سے، انہوں نے ابو اِسحاق سے، انہوں نے عبداللہ بن شرحبیل سے، انہوں نے عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے منبر پر بیان کرتے ہوئے کھڑے ہو کر فرمایا لوگوں میں سب سے پہلے قریش فنا ہوں گے، اور سب سے پہلے میرے اہلِ بیت قتل کیے جائیں گے۔

٭ ٭ ٭

١٩٩٨. حدثنا يحيى بن سعيد العطار عن السفر بن نهار عن حميد ابن ابي حميد عن سيف المازني عن ابن عمر قال لا أقاتل في فتنة وأصلي خلف من غلب.

۱۹۹۸﴾ یحییٰ بن سعید العطار نے السفر بن نہار سے، انہوں نے حمید ابن ابوحمید سے، انہوں نے سیف المازنی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: میں فتنے میں نہیں لڑوں گا اور جو غالب آئے گا اُس کے پیچھے نماز پڑھوں گا۔

٭ ٭ ٭

١٩٩٩. حدثنا رجل ممن بني شعوذ بصري عن الحكم بن أبان عن وهب بن منبه عن طاوس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا حضر الغريب فالتفت عن يمينه وعن شماله فلم ير الا غريبا فتنفس كتب الله له بكل نفس تنفسها ألفي ألف حسنة وحط عنه ألفي سيئة فاذا مات مات شهيدا

۱۹۹۹﴾ ہم سے بیان کیا بنی شعوذ بصری کے ایک آدمی نے، اس سے الحکم بن ابان نے، اس نے وہب بن منبہ نے کہ طاؤس رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب کوئی اجنبی شخص لوگوں میں آجاتا ہے اور اس کے دائیں اور بائیں طرف سب اجنبی نظر آتے ہیں تو ایسے ماحول میں جو سانس لیتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے ہر سانس کے بدلے دو لاکھ نیکیاں لکھتا ہے، اور اُس سے دو لاکھ بُرائیاں ختم کرتا ہے اور جب وہ مَرتا ہے تو شہادت کی موت مَرتا ہے۔

٭ ٭ ٭

٢٠٠٠. حدثنا يحيى قال وأخبرني عبدالعزيز بن أبي رواد عن عكرمة عن ابن عباس قال موت الغربة شهادة.

۲۰۰۰﴾ یحییٰ نے عبدالعزیز بن ابوُرواد سے، انہوں نے عِکرمۃ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: سفر کی موت شہادت ہے۔

٭ ٭ ٭

٢٠٠١. حدثنا يحيىحدثنا المعلى بن راشد النبال حدثني جدتي قالت دخل علينا نبيشة الخير وكان من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن نأكل في صحفة فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من أكل في صحفة لحسها استغفرت له الصحفة.

۲۰۰۱﴾ یحییٰ کہتے ہیں کہ المعلی بن راشد النبال رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے میری دادی نے فرمایا ہے کہ ہمارے پاس نبیشۃ الخیر جو کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں، تشریف لائے اور ہم پلیٹ میں کھانا کھا رہے تھے، تو اُنہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے پلیٹ میں کھانا کھایا اور آخر میں اُسے چاٹ لیا تو وہ پلیٹ اس کے حق میں بخشش کی دعا کرتی ہے۔

٭ ٭ ٭

آخر كتاب الفتن لنعيم بن حماد المروزي رحمه الله تعالى